نضّر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاها فأداها کما سمعها — الحدیث

تذکرۃ الحفاظ

(اردو ترجمہ)

تالیف

امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد الذہبیؒ

اردو ترجمہ

شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق

تقدیم و تہذیب

منیر احمد السلفی

اسلامک پبلشنگ ہاؤس

لاہور، پاکستان

نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاها فاداها کما سمعها

الحدیث

تذکرۃ الحفاظ

تالیف

امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد الذہبی

۱-۲

اردو ترجمہ

شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق

تقدیم و تہذیب

منیر احمد السلفی

اسلامک پبلشنگ ہاؤس

لاہور، پاکستان

Marfat.c

۲۳۲۵۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

ناشر —— منیر احمد

اسلامک پبلشنگ ہاؤس ۲۔ شیش محل روڈ لاہور

طابع —— قیصر پرنٹرز۔ دربار مارکیٹ لاہور

تعداد —— گیارہ سو

طبع اول —— شعبان ۱۴۰۱ھ مطابق جون ۱۹۸۱ء

قیمت : جزاول۔ دوم
روپے

دار نشر الکتب الاسلامیۃ

SHOW RO
Rs.160/-
LAHORE
Islamic Publishin

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

عرضِ ناشر

حدیث وسنت کی جمع وتدوین کے سلسلہ میں امت مسلمہ نے جو علوم ایجاد کئے ہیں ان میں سے ایک نہایت عظیم الشان علم رجال واسانید کا ہے۔ اس علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول کی احادیث وسنن کا ذخیرہ بالکل محفوظ کر دیا ہے۔ چنانچہ آج یا ادوار گذشتہ میں کسی بھی ملحد و بے دین کے لئے یہ ممکن نہیں ہوا کہ وہ رسول پاک کی طرف کوئی بات غلط طور پر منسوب کر سکے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ارشادِ گرامی اور آپ کے ہر عمل مبارک کے ساتھ صحابہؓ و تابعین اور تبع تابعین وغیرہم کا ایک سلسلہ رواۃ لگا ہوتا ہے۔ جس کی تحقیق کرکے بآسانی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ ارشاد حقیقتاً آپ کا ہے یا نہیں۔ اسی سلسلہ رواۃ کی جانچ پڑتال کا نام علم رجال و اسانید ہے۔ لہذا حفاظت احادیث وسنن کے اعتبار سے دیکھا جائے تو علم رجال کی اہمیت اور افادیت بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں ان رجال امت پر جنہوں نے کسی پہلو سے بھی اس علم کی خدمت کی ہے۔

اسلامک پبلشنگ ہاؤس کے کارپردازوں کو اللہ تعالیٰ نے شروع سے ہی اس علم شریف کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے ادارہ نے فن اسماء الرجال پر [illegible] ایک رسالہ المغنی شائع کیا اور بعد ازاں فن رجال کی تحقیق و تنقیح کے [illegible] کی مشہور تالیف تقریب التہذیب طبع ہو کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی۔ [illegible] اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امام ذہبی کی شہرۂ آفاق تالیف تذکرۃ الحفاظ [illegible] کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کاوشوں کو [illegible] کے لئے [illegible] اور دین کی راہ میں یہ حقیر مساعی قبول فرما کر [illegible] آمین

منیر احمد

منیجنگ ڈائریکٹر

اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور

فہرست اسماء حفاظ

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
	ابوبکر الصدیق رض	۲۷
	امیر المومنین عمر رض بن الخطاب	۲۹
	امیر المومنین عثمان رض بن عفان	۳۲
	امیر المومنین علی رض بن ابی طالب	۳۳
	ابن مسعود الامام الربانی رض	۳۶
	ابی بن کعب بن قیس	۳۷
	ابوذر الغفاری رض	۳۸
	معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس	۳۹
	سعد بن ابی وقاص	۴۱
	ابوموسیٰ الاشعری	۴۲
	ابوالدرداء عویمر بن زید	۴۳
	عبداللہ بن سلام بن الحارث	۴۴
	ام المومنین عائشہ رض	۴۵
	عمران بن حصین بن عبید	۴۶
	زید بن ثابت بن الضحاک	۴۶
	ابوہریرۃ الدوسی الیمانی الحافظ	۴۸
	عبداللہ بن عمر رض بن الخطاب الامام	۵۱
	عبداللہ بن عباس رض بن عبدالمطلب	۵۲
	عبداللہ بن عمرو رض بن العاص	۵۴
	عقبہ بن عامر الجہنی	۵۵

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۲۱	جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام	۵۵
۲۲	ابوسعید الخدری سعد بن مالک	۵۵
۲۳	انس بن مالک بن النضر	۵۶
	دوسرا طبقہ	
۲۴	علقمہ بن قیس بن عبداللہ	۵۸
۲۵	ابومسلم الخولانی	۵۸
۲۶	مسروق بن الاجدع	۵۹
۲۷	عبیدۃ بن عمرو سلمانی مرادی	۵۹
۲۸	عبید بن عمیر بن قتادہ اللیثی	۶۰
۲۹	الاسود بن یزید بن قیس	۶۰
۳۰	عبدالرحمٰن بن غنم	۶۰
۳۱	کثیر بن مرۃ الحضرمی الحمصی	۶۱
۳۲	جبیر بن نفیر الحضرمی الحمصی	۶۱
۳۳	کعب الاحبار	۶۱
۳۴	اسلم ابو زید العدوی	۶۱
۳۵	علقمہ بن وقاص	۶۲
۳۶	سوید بن غفلۃ	۶۲
۳۷	ام الدرداء ہجیمۃ	۶۲
۳۸	سعید بن المسیب	۶۲

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۳۹	ابوادریس الخولانی	۶۴
۴۰	زر بن حبیش	۶۴
۴۱	الربیع بن خثیم	۶۵
۴۲	عبدالرحمن بن ابی لیلی	۶۵
۴۳	ابوعبدالرحمن السلمی	۶۵
۴۴	شریح بن الحارث	۶۶
۴۵	شریح بن ہانی	۶۶
۴۶	ابووائل شقیق بن سلمۃ	۶۶
۴۷	قبیصۃ بن ذؤیب	۶۷
۴۸	صفوان بن محرز	۶۷
۴۹	قیس بن ابی حازم	۶۷
۵۰	ابوالعالیۃ الریاحی رفیع بن مہران	۶۸
۵۱	عروہ بن زبیر بن العوام	۶۸
۵۲	ابوسلمہ بن عبدالرحمن	۶۹
۵۳	ابوبکر بن عبدالرحمن	۶۹
۵۴	مطرف بن عبداللہ بن الشخیر	۷۰
۵۵	عمرو بن میمون	۷۰
۵۶	ابوعثمان النہدی	۷۱
۵۷	ابورجاء العطاردی	۷۱
۵۸	زید بن وہب الجہنی	۷۲
۵۹	المعرور بن سوید	۷۲
۶۰	مرۃ الطیب	۷۲
۶۱	مالک بن اوس	۷۲
۶۲	ابوعمرو الشیبانی	۷۳
۶۳	عبداللہ بن محیریز بن جنادۃ	۷۳
۶۴	ابورافع الصائغ	۷۳

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۶۵	ربعی بن حراش الغطفانی	۷۴
	تیسرا طبقہ	
۶۶	الحسن بن ابی الحسن یسار	۷۵
۶۷	ابوالشعثاء جابر بن زید	[illegible]
۶۸	ابوالخیر مرثد بن عبداللہ	[illegible]
۶۹	[illegible]	[illegible]
۷۰	[illegible]	[illegible]
۷۱	[illegible] بن ابی طالب	[illegible]
۷۲	[illegible]	[illegible]
۷۳	[illegible]	۸۵
۷۴	[illegible]	[illegible]
۷۵	[illegible]	[illegible]
۷۶	[illegible]	[illegible]
۷۷	[illegible]	[illegible]
۷۸	[illegible]	[illegible]
۷۹	[illegible]	[illegible]
۸۰	[illegible]	۹۰
۸۱	[illegible]	۹۰
۸۲	[illegible]	۹۱
۸۳	[illegible]	۹۱
۸۴	خالد بن معدان	۹۲
۸۵	[illegible]	۹۲
۸۶	[illegible]	۹۲
۸۷	[illegible]	۹۴
۸۸	[illegible]	۹۵

نمبرشمار	اسماء حفاظ	صفحہ
٨٩	الاعرج الحافظ المقری	٩٥
٩٠	عطاء بن ابی رباح مفتی اہل مکہ	٩٦
٩١	میمون بن مہران	٩٧
٩٢	نافع الامام العلم	٩٧
٩٣	وہب بن منبہ الحافظ	٩٨
٩٤	ابن ابی ملیکہ الامام شیخ الحرم	٩٩
٩٥	عبداللہ بن بریدۃ بن الحصیب	٩٩
	چوتھا طبقہ	
٩٦	مکحول	١٠٢
٩٧	الزہری اعلم الحفاظ ابوبکر محمد بن مسلم	١٠٣
٩٨	عمرو بن دینار الحافظ الامام	١٠٥
٩٩	ابواسحاق سبیعی	١٠٦
١٠٠	حبیب بن ابی ثابت	١٠٩
١٠١	سعید بن ابی سعید	١٠٩
١٠٢	الحکم بن عتیبہ	١٠٩
١٠٣	رجاء بن حیوۃ الامام	١١٠
١٠٤	عمر بن عبدالعزیز بن مروان	١١٠
١٠٥	عمرو بن مرۃ الحافظ	١١٣
١٠٦	القاسم بن مخیمرۃ	١١٣
١٠٧	قتادۃ بن دعامۃ	١١٤
١٠٨	محمد بن ابراہیم بن الحارث تیمی	١١٥
١٠٩	ابوجعفر الباقر	١١٥
١١٠	ثابت بن اسلم	١١٦
١١١	عبداللہ بن دینار الامام	١١٧
١١٢	عبدالرحمن بن القاسم	١١٧

نمبرشمار	اسماء حفاظ	صفحہ
١١٣	ابوزبیر محمد بن مسلم بن تدرس	١١٧
١١٤	محمد بن المنکدر	١١٧
١١٥	یحیی بن ابی کثیر الامام	١١٨
١١٦	یزید بن ابی حبیب الامام الکبیر	١١٩
١١٧	ایوب بن ابی تمیمہ کیسان	١٢٠
١١٨	زید بن اسلم الامام	١٢١
١١٩	ابوحازم سلمۃ بن دینار المخزومی	١٢٢
١٢٠	صفوان بن سلیم	١٢٢
١٢١	ابوالزناد فقیہ المدینہ	١٢٣
١٢٢	العلاء بن عبدالرحمن	١٢٣
١٢٣	عبدالملک بن عمیر الامام	١٢٤
١٢٤	سعد بن ابراہیم الزہری	١٢٤
١٢٥	عبیداللہ بن ابی جعفر	١٢٤
١٢٦	یزید بن الہاد	١٢٥
١٢٧	عوف الاعرابی	١٢٥
١٢٨	سہیل بن ابی صالح	١٢٥
١٢٩	اشعث الحمرانی	١٢٥
١٣٠	یحیی بن سعید	١٢٥
١٣١	زید بن ابی انیسۃ	١٢٧
١٣٢	عبدالکریم بن مالک	١٢٧
١٣٣	علی بن زید بن جدعان	١٢٨
١٣٤	منصور بن زاذان الثقفی	١٢٨
١٣٥	منصور بن المعتمر	١٢٩
١٣٦	مغیرۃ بن مقسم	١٢٩
١٣٧	حصین بن عبدالرحمن	١٣٠
١٣٨	ہشام بن عروہ	١٣٠

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۱۳۹	یونس بن عبید الامام	۱۳۱
۱۴۰	داؤد بن ابی ہند	۱۳۲
۱۴۱	موسیٰ بن عقبہ	۱۳۳
۱۴۲	صالح بن کیسان الحافظ	۱۳۳
۱۴۳	خالد الحذاء	۱۳۳
۱۴۴	عاصم بن سلیمان الحافظ	۱۳۴
۱۴۵	سلیمان التیمی الحافظ الامام	۱۳۴
۱۴۶	حمید الطویل الحافظ	۱۳۶
۱۴۷	ابو اسحاق الشیبانی	۱۳۶
۱۴۸	اسمٰعیل بن ابی خالد	۱۳۶
۱۴۹	الاعمش الحافظ الثقہ	۱۳۸
۱۵۰	الجریری الحافظ الحجۃ	۱۳۸
۱۵۱	عبدالملک بن ابی سلیمان العرزمی	۱۳۸
۱۵۲	ابن عون	۱۳۸
۱۵۳	ربیعۃ بن ابی عبدالرحمٰن	۱۳۹
	پانچواں طبقہ	
۱۵۴	عبیداللہ بن عمر بن حفص	۱۴۲
۱۵۵	عقیل بن خالد بن عقیل	۱۴۳
۱۵۶	یونس بن یزید	۱۴۳
۱۵۷	الزبیدی الحافظ	۱۴۳
۱۵۸	ہشام بن حسان الحافظ	۱۴۴
۱۵۹	ہشام الدستوائی	۱۴۵
۱۶۰	حبیب بن الشہید	۱۴۵
۱۶۱	محمد بن عجلان الامام	۱۴۵
۱۶۲	جعفر بن محمد بن علی	۱۴۶

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۱۶۳	ابوحنیفہ الامام اعظم	۱۴۷
۱۶۴	ابن جریج الامام الحافظ	۱۴۸
۱۶۵	ابن ابی لیلیٰ الامام العلم	۱۴۹
۱۶۶	جعفر بن برقان	۱۵۰
۱۶۷	محمد بن اسحاق بن یسار	۱۵۰
۱۶۸	مقاتل بن حیان	۱۵۱
۱۶۹	کہمس	۱۵۲
۱۷۰	الحسین المعلم	۱۵۲
۱۷۱	ثور بن یزید [illegible]	۱۵۲
۱۷۲	[illegible]	۱۵۳
۱۷۳	[illegible]	۱۵۳
۱۷۴	حنظلہ بن ابی سفیان	[illegible]
۱۷۵	[illegible]	[illegible]
۱۷۶	سعید بن ابی عروبہ	[illegible]
۱۷۷	الاوزاعی شیخ الاسلام [illegible]	[illegible]
۱۷۸	[illegible]	[illegible]
۱۷۹	[illegible]	[illegible]
۱۸۰	[illegible]	[illegible]
۱۸۱	[illegible]	[illegible]
۱۸۲	[illegible]	[illegible]
۱۸۳	[illegible]	[illegible]
۱۸۴	[illegible]	۱۶۳
۱۸۵	ابن ابی ذئب الامام الثبت	[illegible]
۱۸۶	[illegible]	[illegible]
۱۸۷	[illegible]	[illegible]
۱۸۸	[illegible]	[illegible]

Marfat.c

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۱۸۹	زیاد بن سعد	۱۶۸
۱۹۰	قرۃ بن خالد السدوسی	۱۶۸
۱۹۱	جریر بن حازم الامام	۱۶۹
۱۹۲	یزید بن ابراہیم التستری	۱۷۰
۱۹۳	مبارک بن فضالۃ	۱۷۰
۱۹۴	ہمام بن یحیٰ الامام	۱۷۱
۱۹۵	ابان بن یزید	۱۷۱
۱۹۶	ہشام بن سعد	۱۷۱
۱۹۷	حماد بن سلمہ بن دینار	۱۷۱
۱۹۸	سفیان بن سعید بن مسروق	۱۷۲
۱۹۹	مالک بن انس بن مالک	۱۷۵
۲۰۰	ابراہیم بن طہمان الامام الحافظ	۱۷۹
۲۰۱	اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق	۱۷۹
۲۰۲	زائدہ بن قدامہ الامام	۱۸۰
۲۰۳	الحسن بن صالح بن حی	۱۸۱
۲۰۴	شیبان بن عبدالرحمٰن	۱۸۲
۲۰۵	سعید بن عبدالعزیز الامام	۱۸۲
۲۰۶	سلیمان بن المغیرۃ	۱۸۳
۲۰۷	شعیب بن ابی حمزۃ	۱۸۴
۲۰۸	الماجشون الامام العلم ابو عبداللہ	۱۸۴
۲۰۹	فلیح بن سلیمان الامام المحدث	۱۸۵
۲۱۰	اللیث بن سعد الامام الحافظ *	۱۸۶
۲۱۱	قیس بن الربیع الحافظ	۱۸۷
۲۱۲	یحیٰ بن ایوب	۱۸۸
۲۱۳	حماد بن زید بن درہم	۱۸۸
۲۱۴	ابو حمزہ السکری الامام المحدث	۱۸۹
۲۱۵	ورقاء بن عمر بن کلیب	۱۹۰
۲۱۶	نافع بن عمر القرشی	۱۹۰
۲۱۷	جویریۃ بن اسماء	۱۹۱
۲۱۸	شریک بن عبداللہ	۱۹۱
۲۱۹	زہیر بن معاویہ بن حدیج	۱۹۱
۲۲۰	سلیمان بن بلال	۱۹۲
۲۲۱	ابو معشر السندی المدنی	۱۹۲
۲۲۲	وہیب بن خالد بن عجلان	۱۹۳
۲۲۳	ابو عوانہ الوضاح بن خالد	۱۹۴
۲۲۴	ابن لہیعۃ الامام الکبیر قاضی الدیار	۱۹۵
۲۲۵	القاسم بن معن بن عبدالرحمٰن	۱۹۶
۲۲۶	بکر بن مضر	۱۹۶
۲۲۷	جعفر بن سلیمان الامام ابو سلیمان	۱۹۶
۲۲۸	عبیداللہ بن عمرو الامام	۱۹۷
۲۲۹	ابو غسان محمد بن مطرف	۱۹۷
۲۳۰	معاویہ بن سلام	۱۹۸
۲۳۱	مہدی بن میمون الحافظ ابو یحییٰ	۱۹۸

چھٹا طبقہ

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۲۳۲	الفضیل بن عیاض	۲۰۰
۲۳۳	ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ	۲۰۱
۲۳۴	عبدالرحمٰن بن ابی الزناد	۲۰۱
۲۳۵	ہشیم بن بشیر بن ابی خازم	۲۰۲
۲۳۶	ابو الاحوص سلام بن سلیم	۲۰۳
۲۳۷	اسماعیل بن ابی کثیر الامام	۲۰۳
۲۳۸	المفضل بن فضالہ	۲۰۴

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ	نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۲۳۹	ابراہیم بن سعد بن ابراہیم	۲۰۴	۲۶۵	یحییٰ بن یمان الحافظ الصدوق	۲۲۵
۲۴۰	اسماعیل بن عیاش الامام	۲۰۵	۲۶۶	یحییٰ بن حمزہ	۲۲۶
۲۴۱	مسلم بن خالد الامام الفقیہ	۲۰۶	۲۶۷	المعافی بن عمران الامام القدوۃ	۲۲۶
۲۴۲	یزید بن زریع الحافظ الحجۃ	۲۰۶	۲۶۸	حمید بن عبدالرحمٰن	۲۲۷
۲۴۳	عبدالوارث بن سعید الحافظ	۲۰۷	۲۶۹	بقیۃ بن الولید	۲۲۷
۲۴۴	عبدالواحد بن زیاد الامام	۲۰۸	۲۷۰	علی بن مسہر الامام الحافظ ابوالحسن	۲۲۸
۲۴۵	عبثر بن القاسم الحافظ	۲۰۸	۲۷۱	عبدالرحیم بن سلیمان	۲۲۹
۲۴۶	خالد بن عبداللہ	۲۰۹	۲۷۲	عمر بن علی بن عطاء	۲۲۹
۲۴۷	عباد بن عباد بن حبیب	۲۰۹	۲۷۳	القاضی ابویوسف الامام العلامۃ	۲۲۹
۲۴۸	عباد بن العوام	۲۱۰	۲۷۴	ابومعاویۃ الحافظ الثبت	۲۳۰
۲۴۹*	سفیان بن عیینہ بن میمون	۲۱۰	۲۷۵	مروان بن معاویہ	۲۳۱
۲۵۰	ابوبکر بن عیاش الامام القدوۃ	۲۱۲	۲۷۶	مروان بن شجاع	۲۳۲
۲۵۱	معتمر بن سلیمان الامام	۲۱۳	۲۷۷	عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ	۲۳۲
۲۵۲	یحییٰ بن زکریا	۲۱۳	۲۷۸	السینانی الحافظ الامام الحجۃ	۲۳۲
۲۵۳	عبدالعزیز بن ابی حازم	۲۱۴	۲۷۹	حفص بن غیاث الامام الحافظ	۲۳۳
۲۵۴	عبدالعزیز بن محمد بن عبید	۲۱۴	۲۸۰	یحییٰ بن سعید بن فروخ الامام	
۲۵۵	عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی	۲۱۵	۲۸۱	غندر الحافظ المتقن [illegible]	۲۳۵
۲۵۶	عبدالسلام بن حرب الحافظ	۲۱۵	۲۸۲	الولید بن مسلم الامام الحافظ	۲۳۶
۲۵۷	جریر بن عبدالحمید	۲۱۶	۲۸۳	عبداللہ بن وہب بن مسلم	۲۳۷
۲۵۸	ابوخالد الاحمر	۲۱۶	۲۸۴	وکیع بن الجراح	۲۳۹
۲۵۹	ابواسحاق الفزاری الامام	۲۱۷	۲۸۵	خالد بن الحارث الحافظ الحجۃ	۲۴۰
۲۶۰	عبداللہ بن مبارک بن واضح	۲۱۸	۲۸۶	بشر بن المفضل	۲۴۰
۲۶۱	عیسیٰ بن یونس بن الامام ابی اسحاق	۲۲۱	۲۸۷	محمد بن حرب الامام الثقۃ الفقیہ	۲۴۱
۲۶۲	عبداللہ بن ادریس بن یزید	۲۲۲	۲۸۸	عبیدہ بن حمید	۲۴۱
۲۶۳	المفضل بن زیاد الامام الحجۃ	۲۲۴	۲۸۹	الاشجعی الامام	۲۴۲
۲۶۴	الہیثم بن حمید الغسانی مولاہم	۲۲۵	۱۹۰	[illegible] بن سلیمان	۲۴۲

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۲۹۱	المحاربی الحافظ	۲۴۲
۲۹۲	ابو عبیدہ الحداد عبدالواحد	۲۴۳
۲۹۳	النضر بن شمیل الامام الحافظ العلامہ	۲۴۳
۲۹۴	محمد بن فضیل بن غزوان المحدث	۲۴۴
۲۹۵	محمد بن شعیب	۲۴۴
۲۹۶	محمد بن سلمۃ الامام المفتی	۲۴۵
۲۹۷	علی بن عاصم بن صہیب	۲۴۵
۲۹۸	یزید بن ہارون بن زاذی الحافظ	۲۴۶
۲۹۹	اسحاق بن یوسف بن مرداس ابومحمد	۲۴۸
۳۰۰	عبدالوہاب الثقفی الحافظ	۲۴۸
۳۰۱	ابواسامۃ الحافظ الامام الحجۃ	۲۴۸
۳۰۲	محمد بن بشر	۲۴۹
۳۰۳	اسماعیل ابن علیۃ الحافظ الثبت	۲۴۹
۳۰۴	انس بن عیاض الامام الثقۃ	۲۵۰
۳۰۵	محمد بن ابی عدی	۲۵۰
۳۰۶	معاذ بن معاذ	۲۵۱
۳۰۷	معاذ بن ہشام	۲۵۱
۳۰۸	یحیی بن سعید بن ابان بن سعید	۲۵۱
۳۰۹	یحیی بن سلیم	۲۵۲
۳۱۰	یونس بن بکیر	۲۵۲
۳۱۱	عبداللہ بن نمیر	۲۵۲
۳۱۲	شجاع بن الولید بن قیس	۲۵۳

ساتواں طبقہ

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۳۱۳	عبدالرحمن بن مہدی	۲۵۵
۳۱۴	معن بن عیسی الحافظ الحجۃ	۲۵۷
۳۱۵	محمد بن عبید	۲۵۷
۳۱۶	یعلی بن عبید	۲۵۸
۳۱۷	یعقوب بن ابراہیم بن سعد	۲۵۹
۳۱۸	وہب بن جریر بن حازم المحدث	۲۵۹
۳۱۹	بشر بن عمر	۲۶۰
۳۲۰	الخریبی الحافظ	۲۶۰
۳۲۱	عبدالوہاب بن عطاء المحدث	۲۶۱
۳۲۲	قراد ہو الحافظ	۲۶۱
۳۲۳	عمر بن ہارون الحافظ	۲۶۲
۳۲۴	بہز بن اسد الحافظ	۲۶۳
۳۲۵	ازہر بن سعد الامام الحجۃ	۲۶۳
۳۲۶	ہشام بن الکلبی الحافظ	۲۶۴
۳۲۷	عبداللہ بن بکر	۲۶۴
۳۲۸	عبدالصمد بن عبدالوارث	۲۶۴
۳۲۹	حجاج بن محمد	۲۶۵
۳۳۰	ابن ابی فدیک الحافظ الکبیر	۲۶۵
۳۳۱	ہشام بن یوسف	۲۶۶
۳۳۲	یحیی بن الضریس الحافظ المتقن ابوزکریا	۲۶۶
۳۳۳	العقدی	۲۶۶
۳۳۴	الواقدی ہو محمد	۲۶۷
۳۳۵	مروان بن محمد	۲۶۷
۳۳۶	حسین الجعفی ہو الحسین بن علی بن الولید	۲۶۸
۳۳۷	روح بن عبادہ	۲۶۸
۳۳۸	زید بن الحباب	۲۶۹
۳۳۹	سعد بن عامر	۲۶۹
۳۴۰	ابوداؤد الطیالسی الحافظ الکبیر	۲۷۰

at.com

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
٣٤١	القاسم بن یزید	٢٧٠
٣٤٢	ضمرۃ بن ربیعہ	٢٧١
٣٤٣	عبید اللہ بن موسی	٢٧١
٣٤٤	اسحاق بن سلیمان القیسی	٢٧٢
٣٤٥	بشر بن السری	٢٧٢
٣٤٦	عبدالرحمن بن القاسم	٢٧٣
٣٤٧	ابو احمد الزبیری	٢٧٤
٣٤٨	ابو کامل الحافظ الکبیر	٢٧٤
٣٤٩	منصور بن سلمۃ	٢٧٥
٣٥٠	ابو النضر ہاشم بن قاسم اللیثی	٢٧٥
٣٥١	یحیٰی بن آدم الحافظ	٢٧٦
٣٥٢	شبابۃ بن سوار الفزازی	٢٧٦
٣٥٣	یونس بن محمد بن مسلم البغدادی ابو محمد	٢٧٦
٣٥٤	الشافعی الامام العلم حبر الامۃ	٢٧٧
٣٥٥	الہیثم بن جمیل	٢٧٨
٣٥٦	داؤد بن یحیٰی	٢٧٩
٣٥٧	عبدالرزاق	٢٧٩
٣٥٨	حبان بن ہلال	٢٧٩
٣٥٩	مکی بن ابراہیم	٢٨٠
٣٦٠	ابو عاصم الضحاک	٢٨١
٣٦١	المقرئ الامام	٢٨١
٣٦٢	حفص بن عبداللہ	٢٨٢
٣٦٣	الاسود بن عامر	٢٨٢
٣٦٤	الاشیب	٢٨٣
٣٦٥	علی بن حسن بن شقیق الحافظ	٢٨٣
٣٦٦	الانصاری الامام	٢٨٤
٣٦٧	ابو عبیدہ معمر	٢٩٤
٣٦٨	الفراء	٢٩٥
٣٦٩	ابو نعیم الفضل	٢٩٥
٣٧٠	قبیصہ بن عقبہ	٢٩٦
٣٧١	عثمان بن الہیثم	٢٩٧
٣٧٢	الفریابی الحافظ	٢٩٧
٣٧٣	یحیٰی بن اسحاق	٢٩٧
٣٧٤	معلی بن منصور الحافظ ابو یعلی	٢٩٨
٣٧٥	موسیٰ بن داؤد	٢٩٩
٣٧٦	عثمان بن عمر بن فارس	٢٩٥
٣٧٧	خلف بن تمیم	٢٩٦
٣٧٨	عفان بن مسلم الحافظ الثبت	٢٩٦
٣٧٩	ابو مسہر	٢٩٠
٣٨٠	ابو الولید الطیالسی	٢٩١
٣٨١	حجاج بن المنہال	٢٩١
٣٨٢	القعنبی عبداللہ	[illegible]
٣٨٣	علی بن عیاش الحافظ	٢٩٣
٣٨٤	یحیٰی بن ابی بکیر القاضی الحافظ	٢٩٣
٣٨٥	ابو المغیرۃ عبدالقدوس	٢٩٠
٣٨٦	محمد بن المبارک	٢٩٣
٣٨٧	ہشام بن عبداللہ	٢٩٤
٣٨٨	ابو حذیفہ النہدی	٢٩٥
٣٨٩	عبداللہ بن صالح	٢٩٥
٣٩٠	عبداللہ بن صالح بن مسلم العجلی	٢٩٦
٣٩١	عمرو بن عاصم	٢٩٧
٣٩٢	سعید بن ابی مریم	٢٩٨

fat.com

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۳۹۳	سلیمان بن حرب الحافظ	۲۹۸
۳۹۴	مسلم بن ابراہیم	۲۹۹
۳۹۵	التبوذکی الحافظ	۲۹۹
۳۹۶	زکریا بن عدی	۳۰۰
۳۹۷	عاصم بن علی	۳۰۱
۳۹۸	سہل بن بکار الدارمی	۳۰۲
۳۹۹	سعید بن سلیمان	۳۰۲
۴۰۰	علی بن الجعد الحافظ الثبت المسند	۳۰۲
۴۰۱	احمد بن عبداللہ	۳۰۳
۴۰۲	عبدان الحافظ	۳۰۴
۴۰۳	اسد بن موسیٰ	۳۰۴
۴۰۴	ابوغسان الحافظ	۳۰۴
۴۰۵	حجاج بن منہال	۳۰۵
۴۰۶	عبداللہ بن رجاء	۳۰۶
۴۰۷	عبداللہ بن یوسف	۳۰۶
۴۰۸	الحوضی الحافظ	۳۰۶
۴۰۹	حسین بن محمد	۳۰۷
۴۱۰	ابوعمر الضریر	۳۰۷
۴۱۱	خالد بن مخلد	۳۰۷
۴۱۲	ابوالجماہر الحافظ	۳۰۸
۴۱۳	الوحاظی الامام	۳۰۸
۴۱۴	آدم بن ابی ایاس	۳۰۹
۴۱۵	اسماعیل بن ابی اویس الامام الحافظ	۳۰۹
۴۱۶	عارم الحافظ	۳۱۰
۴۱۷	ابن الطباع محمد بن عیسیٰ	۳۱۰
۴۱۸	ابوالیمان الحکم	۳۱۱

آٹھواں طبقہ

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۴۱۹	الحمیدی	۳۱۲
۴۲۰	السورینی	۳۱۲
۴۲۱	یحییٰ بن یحییٰ	۳۱۳
۴۲۲	سعید بن منصور	۳۱۳
۴۲۳	ابوعبید القاسم بن سلام	۳۱۴
۴۲۴	نعیم بن حماد	۳۱۵
۴۲۵	یحییٰ بن بکیر	۳۱۶
۴۲۶	مسدد بن مسرہد	۳۱۶
۴۲۷	محمد بن سلام	۳۱۷
۴۲۸	یحییٰ بن عبدالحمید	۳۱۸
۴۲۹	یزید بن عبدربہ الجرجسی	۳۱۸
۴۳۰	ابوزرعۃ الجرجانی	۳۱۹
۴۳۱	محمد بن سعد	۳۱۹
۴۳۲	حیوہ بن شریح	۳۲۰
۴۳۳	محمد بن ابی یعقوب	۳۲۰
۴۳۴	عمرو بن عون	۳۲۰
۴۳۵	سعید بن عفیر	۳۲۰
۴۳۶	علی بن المدینی	۳۲۱
۴۳۷	یحییٰ بن معین	۳۲۲
۴۳۸	احمد بن حنبل	۳۲۳
۴۳۹	ابوبکر بن ابی شیبہ	۳۲۴
۴۴۰	اسحاق بن ابراہیم	۳۲۵
۴۴۱	ابراہیم بن محمد بن عرعرۃ بن البرند	۳۲۶
۴۴۲	خلیفہ بن خیاط	۳۲۶

at.com

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ	نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۴۴۳	ابو خیثمہ زہیر بن حرب	۳۲۷	۴۶۹	محمد بن اسد	۳۴۱
۴۴۴	سلیمان بن عبدالرحمٰن	۳۲۷	۴۷۰	سعد بن یعقوب الطالقانی	۳۴۲
۴۴۵	القواریری	۳۲۸	۴۷۱	صاحب البصری	۳۴۲
۴۴۶	محمد بن عبداللہ بن نمیر	۳۲۹	۴۷۲	الرقاشی	۳۴۲
۴۴۷	ابو جعفر النفیلی	۳۲۹	۴۷۳	معلی بن اسد	۳۴۳
۴۴۸	الدولابی	۳۳۰	۴۷۴	احمد بن عبدالملک بن واقد	۳۴۳
۴۴۹	شیبان بن فروخ	۳۳۱	۴۷۵	احمد بن شبویہ الامام القدوۃ	۳۴۴
۴۵۰	عثمان ابن ابی شیبہ	۳۳۱	۴۷۶	ہدبہ بن خالد بن اسود بن ہدبہ	۳۴۴
۴۵۱	علی بن محمد	۳۳۲	۴۷۷	یعقوب بن حمید بن کاسب	۳۴۵
۴۵۲	عمرو الناقد	۳۳۲	۴۷۸	عبدالاعلیٰ بن حماد	۳۴۶
۴۵۳	قتیبہ بن سعید	۳۳۳	۴۷۹	المقدمی	۳۴۶
۴۵۴	محمد بن المنہال	۳۳۳	۴۸۰	الزہرانی	۳۴۶
۴۵۵	محمد بن مہران	۳۳۴	۴۸۱	الہیثم بن خارجہ	۳۴۷
۴۵۶	ابراہیم بن موسیٰ	۳۳۴	۴۸۲	علی بن بحر بن بری	۳۴۷
۴۵۷	علی بن حجر بن ایاس	۳۳۵	۴۸۳	ابراہیم بن المنذر	۳۴۸
۴۵۸	ہشام بن عمار	۳۳۶	۴۸۴	ابو معمر الہذلی	۳۴۸
۴۵۹	سہل بن زنجلہ	۳۳۶	۴۸۵	ابو توبہ الحلبی	[illegible]
۴۶۰	سہل بن عثمان	۳۳۷	۴۸۶	محمد بن ابی السری	۳۴۹
۴۶۱	ابراہیم بن یوسف	۳۳۷	۴۸۷	الحکم بن موسیٰ بن شیرزاد	۳۵۰
۴۶۲	سوید بن سعید	۳۳۸	۴۸۸	محمود بن غیلان	۳۵۰
۴۶۳	محمد بن حاتم	۳۳۸	۴۸۹	الحسن بن الصباح بن محمد	۳۵۱
۴۶۴	احمد بن منیع	۳۳۹	۴۹۰	[illegible]	۳۵۲
۴۶۵	داؤد بن عمرو	۳۳۹	۴۹۱	[illegible] الجمال	۳۵۲
۴۶۶	اصبغ بن الفرج	۳۴۰	۴۹۲	[illegible]	۳۵۳
۴۶۷	الحسن بن الربیع البورانی	۳۴۰	۴۹۳	[illegible]	۳۵۳
۴۶۸	سنید بن داؤد	۳۴۱	۴۹۴	[illegible]	۳۵۴

fat.com

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ	نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۴۹۵	نصر بن سادر	۳۵۳	۵۲۱	یعقوب بن ابراہیم الدورقی	۳۶۹
۴۹۶	احمد بن منیع	۳۵۵	۵۲۲	ہناد بن السری بن مصعب	۳۶۹
۴۹۷	ابو مصعب	۳۵۵	۵۲۳	زیاد بن ایوب	۳۷۰
۴۹۸	ابراہیم بن عبداللہ	۳۵۶	۵۲۴	عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر الحمصی	۳۷۰
۴۹۹	اسحاق بن ابی اسرائیل	۳۵۶	۵۲۵	محمد بن رافع	۳۷۱
۵۰۰	حرملہ بن یحییٰ	۳۵۷	۵۲۶	بندار	۳۷۲
۵۰۱	یحییٰ بن جعفر بن اعین	۳۵۸	۵۲۷	محمد بن المثنیٰ	۳۷۲
۵۰۲	عمرو بن علی بن بحر بن کنیز	۳۵۸	۵۲۸	ابو ثور	۳۷۳
۵۰۳	الشاذکونی	۳۵۸	۵۲۹	اسحاق بن موسیٰ الانصاری الخطمی	۳۷۳
۵۰۴	عبداللہ بن محمد بن اسماء	۳۵۹	۵۳۰	الحارث بن مسکین	۳۷۳
۵۰۵	عبیداللہ بن معاذ بن معاذ	۳۶۰	۵۳۱	یحییٰ بن حکیم	۳۷۴
۵۰۶	محمد بن حمید بن حیان	۳۶۰	۵۳۲	ابراہیم بن سعید الجوہری	۳۷۵
۵۰۷	المسندی	۳۶۱	۵۳۳	عمر بن شبہ	۳۷۵
۵۰۸	ابن ابی الاسود	۳۶۱	۵۳۴	زکریا بن یحییٰ	۳۷۶
۵۰۹	ابو معمر	۳۶۲	۵۳۵	اسحاق بن بہلول بن حسان	۳۷۶
۵۱۰	ابن عمار	۳۶۲	۵۳۶	نصر بن علی الجہضمی	۳۷۷
۵۱۱	احمد بن صالح	۳۶۲	۵۳۷	المخرمی	۳۷۷
۵۱۲	ابو کریب	۳۶۴	۵۳۸	احمد بن سنان بن اسد بن حبان	۳۷۸
۵۱۳	صدقہ بن الفضل	۳۶۵	۵۳۹	الحلوانی	۳۷۸
۵۱۴	محمد بن ابان	۳۶۵	۵۴۰	محمد بن مسعود بن یوسف العجمی	۳۷۹
۵۱۵	عبیداللہ بن سعید	۳۶۶	۵۴۱	العنبری	۳۷۹
۵۱۶	العدنی	۳۶۶	۵۴۲	الکوسج	۳۸۰
۵۱۷	الاشج	۳۶۶	۵۴۳	الزعفرانی	۳۸۰
۵۱۸	البحرانی	۳۶۷	۵۴۴	عبدالوہاب بن عبدالحکیم بن نافع الوراق	۳۸۱
۵۱۹	ابن السرح	۳۶۷	۵۴۵	یونس بن عبدالاعلیٰ	۳۸۲
۵۲۰	ابو عبداللہ العبدی الدورقی	۳۶۸	۵۴۶	الزبیر بن بکار	۳۸۲

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
٥٩٧	داؤد بن علی	٤١١
٥٩٨	الصاغانی	٤١٢
٥٩٩	محمد بن اشکاب	٤١٢
٦٠٠	ابن وارہ	٤١٣
٦٠١	یعقوب بن شیبہ بن الصلت بن عصفور	٤١٤
٦٠٢	محمد بن سنجر	٤١٤
٦٠٣	عباس بن محمد بن حاتم	٤١٥
٦٠٤	ابو قلابہ	٤١٥
٦٠٥	ابو امیہ	٤١٦
٦٠٦	محمد بن عوف بن سفیان	٤١٦
٦٠٧	الفسوی	٤١٧
٦٠٨	یوسف بن سعید بن مسلم	٤١٧
٦٠٩	الحربی	٤١٨
٦١٠	الختلی	٤١٩
٦١١	المرادی	٤١٩
٦١٢	ابو اللیث	٤١٩
٦١٣	مسلم بن الحجاج	٤٢٠
٦١٤	حمدان	٤٢١
٦١٥	ابو داؤد	٤٢٢
٦١٦	سلیمان بن سیف	٤٢٣
٦١٧	ابن ابی غرزہ	٤٢٣
٦١٨	احمد بن ملاعب	٤٢٤
٦١٩	احمد بن ابی خیثمہ زہیر بن حرب	٤٢٤
٦٢٠	البرتی	٤٢٥
٦٢١	احمد بن مہدی بن رستم	٤٢٥
٦٢٢	ابو احمد الفراء	٤٢٦

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
٦٢٣	فضلک الصائغ	٤٢٧
٦٢٤	حنبل بن اسحاق بن حنبل بن ہلال بن اسد	٤٢٨
٦٢٥	الطرسوسی	٤٢٩
٦٢٦	الدیر عاقولی	٤٢٩
٦٢٧	المیمونی	٤٢٩
٦٢٨	عبیداللہ بن واصل بن عبدالشکور بن زید	٤٢٩
٦٢٩	محمد بن اسماعیل	٤٢٩
٦٣٠	ابو الاحوص	٤٣٠
٦٣١	ابو معین	٤٣٠
٦٣٢	کیلجہ	٤٣١
٦٣٣	ابن دیزیل	٤٣١
٦٣٤	رماب	٤٣١
٦٣٥	محمد بن حماد الطہرانی	٤٣٢
٦٣٦	بشر بن موسیٰ	٤٣٣
٦٣٧	ہلال بن العلاء	٤٣٣
٦٣٨	حرب بن اسمٰعیل الکرمانی	[illegible]
٦٣٩	عبداللہ بن شبیب الربعی	[illegible]
٦٤٠	ابن سمیع	٤٣٥
٦٤١	موسیٰ بن قریش بن نافع التیمی	٤٣٥
٦٤٢	تمتام	٤٣٥
٦٤٣	ابو الموجہ	٤٣٦
٦٤٤	جیحان	٤٣٦
٦٤٥	الکدیمی	٤٣٨
٦٤٦	الحارث بن محمد بن ابی اسامہ	٤٣٩
٦٤٧	ابو مسلم الکجی	٤٣٩
٦٤٨	الدارمی	٤٣٩

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۵۴۷	ابوالتقی	۳۸۳
۵۴۸	علی بن الحسن	۳۸۳

نواں طبقہ

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۵۴۹	الذہلی	۳۸۵
۵۵۰	محمد بن اسلم بن سالم	۳۸۶
۵۵۱	عبد بن حمید بن نصر	۳۸۷
۵۵۲	الدارمی	۳۸۷
۵۵۳	الترمذی الکبیر	۳۸۸
۵۵۴	عبدالملک بن حبیب	۳۸۹
۵۵۵	عبید اللہ بن فضالہ	۳۸۹
۵۵۶	الرباطی	۳۹۰
۵۵۷	محمد بن عمیرۃ	۳۹۰
۵۵۸	زید بن اخزم	۳۹۰
۵۵۹	احمد بن نصر	۳۹۱
۵۶۰	علی بن نصر بن علی	۳۹۱
۵۶۱	الحسن بن شجاع	۳۹۲
۵۶۲	رجاء بن مرجی	۳۹۲
۵۶۳	سلمہ بن شبیب	۳۹۳
۵۶۴	احمد بن الفرات	۳۹۳
۵۶۵	احمد بن الازہر بن منیع بن سلیط	۳۹۴
۵۶۶	محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم	۳۹۵
۵۶۷	احمد بن سعید بن صخر	۳۹۶
۵۶۸	الجوزجانی	۳۹۶
۵۶۹	حجاج ابن الشاعر	۳۹۷
۵۷۰	حمید بن زنجویہ	۳۹۷

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۵۷۱	خشیش بن اصرم	۳۹۸
۵۷۲	زہیر بن محمد بن قمیر	۳۹۸
۵۷۳	الاعین	۳۹۸
۵۷۴	الفضل بن سہل	۳۹۹
۵۷۵	صاعقہ	۳۹۹
۵۷۶	محمد بن عبدالملک بن زنجویہ	۴۰۰
۵۷۷	محمد بن یحیٰ بن موسیٰ	۴۰۰
۵۷۸	البخاری	۴۰۰
۵۷۹	ابوزرعہ	۴۰۲
۵۸۰	الرہاوی	۴۰۳
۵۸۱	احمد بن سیار بن ایوب	۴۰۳
۵۸۲	العجلی	۴۰۴
۵۸۳	عیسیٰ بن شاذان البصری القطان	۴۰۴
۵۸۴	عمار بن رجاء	۴۰۵
۵۸۵	الوزدولی	۴۰۵
۵۸۶	الرخامی	۴۰۵
۵۸۷	البحرانی	۴۰۶
۵۸۸	حاشد بن اسمٰعیل	۴۰۶
۵۸۹	الرمادی	۴۰۶
۵۹۰	احمد بن یوسف بن خالد	۴۰۷
۵۹۱	سمویہ	۴۰۷
۵۹۲	ابوحاتم الرازی	۴۰۸
۵۹۳	ابن البرقی	۴۰۹
۵۹۴	احمد بن عبداللہ البرقی	۴۱۰
۵۹۵	الاثرم	۴۱۰
۵۹۶	قبیط	۴۱۱

t.com

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۶۴۹	علی بن عبدالعزیز بن المرزبان بن سابور	۴۴۰
۶۵۰	عثمان بن خرزاذ	۴۴۱
۶۵۱	ابوزرعہ الدمشقی	۴۴۱
۶۵۲	اسمٰعیل القاضی	۴۴۲
۶۵۳	جعفر بن محمد بن ابی عثمان	۴۴۲
۶۵۴	الشعرانی	۴۴۳
	دسواں طبقہ	
۶۵۵	ابراہیم بن اورمہ	۴۴۵
۶۵۶	بقی بن مخلد	۴۴۵
۶۵۷	المروزی	۴۴۶
۶۵۸	الترمذی	۴۴۷
۶۵۹	ابن ماجہ	۴۴۹
۶۶۰	احمد بن سلمہ	۴۴۹
۶۶۱	ابراہیم بن ابی طالب	۴۵۰
۶۶۲	الابار	۴۵۱
۶۶۳	ابن ابی عاصم	۴۵۲
۶۶۴	جزرہ	۴۵۲
۶۶۵	ابن الضریس	۴۵۳
۶۶۶	ابوعمرو المستملی	۴۵۴
۶۶۷	محمد بن جابر بن حماد المروزی	۴۵۴
۶۶۸	الحکیم الترمذی	۴۵۴
۶۶۹	احمد بن النضر بن عبدالوہاب	۴۵۵
۶۷۰	محمد بن وضاح بن بزیع	۴۵۵
۶۷۱	قاسم بن محمد بن قاسم بن محمد بن سیار	۴۵۶
۶۷۲	الخشنی	۴۵۷

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۶۷۳	خیاط السنۃ	۴۵۷
۶۷۴	محمد بن نصر	۴۵۸
۶۷۵	البزار	۴۵۹
۶۷۶	ابوعمرو الخفاف	۴۶۰
۶۷۷	عبداللہ بن ابی الخوارزمی	۴۶۱
۶۷۸	البوشنجی	۴۶۳
۶۷۹	ابن اخت غزال	۴۶۳
۶۸۰	یوسف القاضی	۴۶۳
۶۸۱	محمد بن عثمان ابن ابی شیبہ	۴۶۳
۶۸۲	مطین	۴۶۴
۶۸۳	المروزی	۴۶۵
۶۸۴	بحشل	۴۶۵
۶۸۵	عبداللہ بن احمد بن حنبل	۴۶۶
۶۸۶	ثعلب	۴۶۶
۶۸۷	العمری	۴۶۷
۶۸۸	موسیٰ بن اسحاق بن موسیٰ	[illegible]
۶۸۹	موسیٰ بن ہارون بن عبداللہ البزاز	[illegible]
۶۹۰	ابو خلیفہ	۴۶۹
۶۹۱	علی بن الحسین بن الجنید	۴۷۰
۶۹۲	عبید العجل	۴۷۰
۶۹۳	محمد بن النضر بن سلمہ بن الجارود بن یزید	۴۷۰
۶۹۴	ابو بشر	۴۷۱
۶۹۵	عبدوس	۴۷۲
۶۹۶	تمیم بن محمد بن طمغاج	۴۷۳
۶۹۷	الخفاف	۴۷۳
۶۹۸	[illegible]	۴۷۳

fat.com

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ	نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۶۹۹	ابن ابی الدنیا	۴۷۳	۷۲۵	ابن شیرویہ	۴۹۰
۷۰۰	العنبری	۴۷۴	۷۲۶	ابویعلی الموصلی	۴۹۱
۷۰۱	الحسین بن فہم	۴۷۵	۷۲۷	الساجی	۴۹۲
۷۰۲	القبانی	۴۷۵	۷۲۸	محمد بن جریر بن یزید بن کثیر	۴۹۳
۷۰۳	الاسماعیلی	۴۷۶	۷۲۹	الفرہیانی	۴۹۸
۷۰۴	ابن عبدوس	۴۷۷	۷۳۰	المطرز	۴۹۹
۷۰۵	ابن خراش	۴۷۷	۷۳۱	السمنانی	۴۹۹
۷۰۶	محمد بن محمد بن رجاء بن السندی	۴۷۸	۷۳۲	السعدی	۵۰۰
۷۰۷	ابراہیم بن معقل بن الحجاج	۴۷۹	۷۳۳	البجیری	۵۰۰
۷۰۸	عبدان بن محمد بن عیسیٰ	۴۷۹	۷۳۴	ابن خزیمہ	۵۰۱
۷۰۹	عبدان	۴۸۰	۷۳۵	السراج	۵۰۴
۷۱۰	عبداللہ بن محمد بن علی	۴۸۱	۷۳۶	ابن مکرم	۵۰۷
۷۱۱	عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم	۴۸۱	۷۳۷	الباغندی	۵۰۷
۷۱۲	ابوسعد الہروی	۴۸۱	۷۳۸	البغوی	۵۰۸
۷۱۳	السنجانی	۴۸۲	۷۳۹	ابن متویہ	۵۱۰
۷۱۴	الفریابی	۴۸۲	۷۴۰	ابن مندہ	۵۱۰
۷۱۵	البلخی	۴۸۳	۷۴۱	محمد بن ابی بکر	۵۱۱
۷۱۶	الحسین بن ادریس بن المبارک بن الہیثم	۴۸۴	۷۴۲	البرذعی	۵۱۲
۷۱۷	ابن ناجیہ	۴۸۴	۷۴۳	یحییٰ بن زکریا بن یحییٰ	۵۱۲
۷۱۸	السامی	۴۸۵	۷۴۴	ابوالاذان	۵۱۲
۷۱۹	النسائی	۴۸۶	۷۴۵	قرطمہ	۵۱۳
۷۲۰	الانماطی	۴۸۸	۷۴۶	ابن صدقہ	۵۱۳
۷۲۱	البشتی	۴۸۸	۷۴۷	البردیجی	۵۱۴
۷۲۲	الاسفرائنی	۴۸۸	۷۴۸	ابن الاخرم	۵۱۴
۷۲۳	الحصیری	۴۸۹	۷۴۹	شکر	۵۱۵
۷۲۴	الحسن بن سفیان بن عامر	۴۸۹	۷۵۰	العسکری	۵۱۵

نمبر شمار	اسماء حفاظ	صفحہ
۷۵۱	علی بن سعید بن بشیر بن مہران	۵۱۶
۷۵۲	جعفرک	۵۱۶
۷۵۳	الجارودی	۵۱۷
۷۵۴	جعفر بن احمد بن سنان بن اسد	۵۱۷
۷۵۵	الرویانی	۵۱۷
۷۵۶	الدینوری	۵۱۸
۷۵۷	علی بن سراج	۵۱۹
۷۵۸	المہلبی	۵۲۰
۷۵۹	التستری	۵۲۰
۷۶۰	الدولابی	۵۲۱
۷۶۱	الغازی	۵۲۲
۷۶۲	الحیری	۵۲۲
۷۶۳	السختیانی	۵۲۳
۷۶۴	الج…	۵۲۳
۷۶۵	ابن ق…	[illegible]
۷۶۶	الہیثم…	۵۲۴
۷۶۷	ابو قریش	۵۲۵
۷۶۸	ابن ابی داؤد	۵۲۵
۷۶۹	عبدوس بن احمد بن عباد الثقفی الہمذانی	۵۲۹
۷۷۰	ابو خر…	۵۳۰
۷۷۱	یحییٰ بن محمد بن صاعد بن …	۵۳۱

تمت الفہرست

t.com

تقدیم

امام ذہبی شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز ترکمانی ۳ ربیع الآخر ۶۷۳ھ کو دمشق میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباء نسلاً ترکمانی تھے اور کسی زمانہ میں دیار بکر کے شہر میافارقین میں آباد ہوئے اور پھر وہاں سے دمشق آ گئے اور چونکہ پیشہ کے لحاظ سے سنار تھے۔ بنا بریں ذہبی کہلائے۔

آپ کی پیدائش کے وقت سرزمین شام علوم و فنون کا مرکز بنی ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ نے اول دمشق ہی کے ارباب کمال کی طرف رجوع کیا اور اٹھارہ برس کی عمر میں تعلیم حدیث کی غرض سے ابوالحفص عمر بن القواس، ابوالفضل احمد بن ہبۃ اللہ بن عساکر اور یوسف بن احمد القوبلی جیسے اکابر محدثین سے مستفید ہوئے۔ ۶۹۵ھ میں آپ نے امام ابن تیمیہ سے ملاقات کی اور ان سے بھی چند احادیث کا سماع کر کے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ازاں بعد دوسرے سرچشمہ ہائے علم سے فیضیاب ہونے کے لئے آپ گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ اور بعلبک، مصر، اسکندریہ، مکہ، حلب اور نابلس کے اکابر شیوخ سے ملاقات کی اور ان سے خوب خوب استفادہ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ فن حدیث میں آپ کے شیوخ اور اساتذہ کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے۔ جن میں سے عبدالخالق بن علوان، زینب بنت عمر کندی، احمد بن اسحاق ابرقوہی، عیسیٰ بن عبدالمنعم بن شہاب، شیخ الاسلام ابن دقیق العید، حافظ ابومحمد دمیاطی، حافظ ابو العباس ظاہری، ابوالحسن علی بن احمد العراقی، ابوالحسن یحییٰ بن احمد بن الصواف، توزری، سنقر زینی اور عماد بن بدران بہت مشہور ہیں۔

امام ذہبیؒ کے آباء شافعی المذہب تھے مگر آپ اپنی علمی تحقیق اور حدیث و سنت سے خصوصی دلچسپی کی بنیاد پر احکام و عقائد میں امام حنبل کے پیرو ہو گئے۔ دوسرے لفظوں میں آپ کا مسلک، مسلک محدثین تھا۔

وقت کے اکابر علماء سے فیضیاب ہونے کے بعد آپ اپنے عہد کے سب سے بڑے محدث اور مؤرخ بن چکے تھے نیز بلند پایہ فقیہ اور اقوال کے پورے ماہر تھے۔ فن رجال میں تو کوئی دوسری شخصیت آپ کے پایہ کی موجود نہ تھی۔ حافظ سبکی طبقات الشافعیہ میں لکھتے ہیں "آپ کے زمانہ حفاظ حدیث چار تھے۔ مزی، برزالی، ذہبی اور میرے والد — مگر ان سب میں امام ذہبی کا درجہ فائق تر تھا۔ جرح و تعدیل کے اگر شیخ تھے تو ذہبی تھے ...." تحصیل علم سے فراغت کے بعد آپ نے متعدد مدارس میں تدریس و تعلیم کے فرائض انجام دیئے۔ اول اول آپ مدرسہ ام صالح کے شیخ الحدیث مقرر کئے گئے بعد ازاں دارالحدیث الظاہریہ، پھر نفیسیہ اور پھر التنکزیہ کے شیخ الحدیث رہے۔

ان اداروں میں تعلیمی خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ آپ تصنیف و تالیف میں بھی مصروف رہے اور سو کے لگ بھگ بلند پایہ تصانیف سپردِ قلم و قرطاس کیں۔ آپ کی بیشتر تصانیف کا موضوع تاریخ اور فن رجال ہے۔ مشہور تصانیف حسب ذیل ہیں۔ تاریخ الاسلام الکبیر، اس ضخیم تاریخ کو موصوف نے ستر طبقات میں تقسیم کیا ہے۔ اور ہر طبقہ دس سال کے واقعات و حوادث پر مشتمل ہے یوں ابتدائے عہدِ اسلام سے لے کر ۷۰۰ھ تک کے سیاسی واقعات اور ہر دور کے علماء و فضلا کے مختصر حالات نہایت خوبصورتی کے ساتھ اس میں بیان کئے گئے ہیں۔ تذکرۃ الحفاظ۔ اس پر الگ عنوان کے تحت ہم آگے لکھ رہے ہیں۔ میزان الاعتدال۔ یہ کتاب دس ہزار نو سو سات جھوٹے متہم بالکذب، وضاع اور ضعیف راویوں کے حالات پر مشتمل ہے۔ تجرید اسماء الصحابہ یہ کتاب ابن اثیر کی مشہور تالیف اسد الغابہ کا اختصار ہے۔ نیز امام نے اس میں بہت سے اسماء کا اضافہ بھی کیا ہے۔ ان کتب کے علاوہ" دول الاسلام، العبر فی خبر من غبر، سیر النبلاء، کتاب معرفۃ القراء علی الطبقات والاعصار، تذہیب التہذیب، الکاشف، المعجم الکبیر، المعجم الصغیر، المعجم المختص، قرۃ العینین فی ضبط رجال الصحیحین، تلخیص المستدرک، مختصر تاریخ بغداد، مختصر المحلّٰی لابن حزم، کتاب الکبائر و بیان المحارم وغیرہ من الکتب والرسائل۔

امام نہایت اچھے اخلاق و عادات کے حامل تھے۔ پورے عالم اسلام میں اپنے علم و فضل کی بناء پر احترام کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے با ایں ہمہ نہایت متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ تذکرہ نگاری میں ہم عصر علماء و اعیان میں سے جو تعریف و توصیف کے مستحق ہوتے کھلے دل کے ساتھ ان کی تحسین فرماتے۔

آپ سے بے شمار علما و فضلا اور طلبہ نے استفادہ کیا۔ آپ کے مشہور تلامذہ میں سے قاضی القضاۃ تاج الدین ابو نصر عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی السبکی، الشافعی (م ۷۷۱ھ) شمس الدین ابوالمحاسن محمد بن علی الحسینی (م ۷۶۵ھ) قاضی جمال الدین ابو الطیب الحسینی بن علی السبکی۔ علامہ سبکی کے بڑے بھائی۔ (م ۷۵۵ھ) ابو عبداللہ محمد بن مفلح الصالحی الحنبلی، صلاح الدین ابو الصفاء خلیل بن ایبک الشافعی (م ۷۶۴ھ) قاضی القضاۃ موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن محمد الحجاوی الحنبلی (م ۷۶۹ھ) ہیں۔

کتب تاریخ و تذکرہ میں آپ کی اولاد کا ذکر بھی ملتا ہے مگر صرف ایک لڑکا اور ایک لڑکی کا۔ آپ کے فرزند ابوہریرہ عبدالرحمٰن ۷۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ علم حدیث کی تکمیل کے بعد قریہ بطنا میں امامت کے فرائض انجام دینے لگے اور ربیع الاول ۷۹۹ھ کو اسی میں وفات پائی۔ آپ کی صاحبزادی کا نام امۃ العزیز تھا۔ یہ بھی بہت عالمہ تھیں۔ ان کا انتقال ۷۸۵ھ

23450

Marfa

میں ہوا۔

امام ذہبیؒ جنہوں نے ساری عمر خدمتِ علم حدیث میں بسر کی اور لکھنے پڑھنے کا کام کرتے رہے۔ ۷۴۱ھ میں آپ کی آنکھوں میں پانی اتر آیا اور بصارت جاتی رہی اور بالآخر علم و عمل کا یہ آفتاب دوشنبہ کی رات نمازِ عشاء کے بعد ۳ ذوالقعدہ ۷۴۸ھ کو ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ مدرسہ ام صالح میں آپ نے وفات پائی۔ دوسرے دن نمازِ جنازہ پڑھی گئی اور بابِ صغیر کے مقبرہ میں آپ کو دفن کر دیا گیا۔

تذکرۃ الحفاظ حفاظِ حدیث کا یہ تذکرہ اکیس طبقات پر مشتمل ہے۔ اس میں کل ۱۱۷۶ حفاظ کے حالات درج ہیں۔ پہلے طبقہ کا آغاز حضرت ابوبکر الصدیقؓ سے ہوتا ہے۔ اور آخری طبقہ میں علامہ ابن تیمیہ اور حافظ مزی وغیرہم کا ذکر ہے۔ آخر میں امام نے اپنے چھتیس شیوخ کے مختصر حالات بیان کئے ہیں — کہ جن سے موصوف نے فنِ حدیث و رجال کی تعلیم حاصل کی تھی۔

تراجمِ حفاظ میں امامؒ نے جن امور کا اہتمام کیا ہے ان میں سے اولاً ہر حافظ حدیث کے نام و نسب اور تاریخ پیدائش کا بیان ہے ثانیاً اس کے ان اساتذہ و شیوخ کا ذکر کہ جن سے اس نے استفادہ کیا ہے۔ ثالثاً اس سے جن طلبہ و تلامذہ نے علم حاصل کیا۔ ان کی مختصر تفصیل۔ رابعاً اس کے اخلاق و عادات، اس کا علم و فضل اور اس کی ثقاہت وغیرہ کے بارے میں معاصرین کی آراء درج کی ہیں۔ خامساً اس کی تاریخ وفات اور اس سال جن مشہور محدثین یا شخصیات نے انتقال کیا ان کا ذکر ہے اور آخر میں امام کو اس کے واسطے سے جو حدیث ملی اس حدیث کا متن دے کر اعادہ ختم کر دیتے ہیں۔

دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن نے سب سے پہلے اس بے نظیر کتاب کو ۱۳۰۹ھ میں طبع کیا۔ اس کے بعد دائرۃ المعارف ہی کے اہتمام میں دوبارہ اسے طبع کیا گیا۔ بعد ازاں حرم مکہ مکرمہ کی لائبریری میں موجود ایک قلمی نسخہ سے اس کا تقابل کرکے اس کی مزید تصحیح و تنقیح کی گئی اور اس طرح تذکرۃ الحفاظ کا ایک نظر ثانی شدہ تیسرا ایڈیشن وجود میں آیا جس کی طباعت کا اہتمام دار احیاء التراث العربی بیروت نے کیا۔ تذکرۃ الحفاظ کا یہی مؤخر الذکر ایڈیشن زیرِ نظر اردو ترجمہ کی بنیاد ہے۔

اردو ترجمہ حضرت الاستاذ شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد اسحاق مدظلہ صدر مدرس دار العلوم تقویۃ الاسلام لاہور نے کیا ہے۔ موصوف نے تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ متعدد عربی کتب کے تراجم بھی کئے ہیں۔ جن کی علمی حلقوں میں بہت کچھ پذیرائی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا کو اور بھی ایسے علمی و تحقیقی کاموں کی فرصت و توفیق ملے تاکہ ان کی اسلامی خدمات کا

"شجرۂ طیبہ" ہمیشہ تک سایہ و ثمر دیتا رہے۔ اور اہلِ اسلام اس سے مستفید ہوتے رہیں۔ آمین۔

اصطلاحات ہم نے کوشش کی ہے کہ محدثین کرام کے حالات پر مشتمل یہ جلیل القدر کتاب اردو دان قارئین کے لئے زیادہ سے زیادہ سہل اور مفید بنا کر پیش کی جائے۔ اس مقصد کے لئے خود ترجمہ کی زبان کی بھی تہذیب کی گئی ہے۔ نیز دورانِ مطالعہ جن مصطلحاتِ علمِ حدیث سے ہمارے محترم قارئین کو سابقہ پیش آئے گا ان کی وضاحت بھی ذیل میں کر دی جاتی ہے۔

صحیح حدیث: وہ حدیث جس کی سند متصل ہو اور اس کے تمام راوی صاحبِ عدالت اور مکمل یادداشت رکھنے والے ہوں نیز اس کا کوئی راوی متنِ حدیث میں دوسرے ثقہ راویوں کی مخالفت نہ کرتا ہو۔ علاوہ ازیں اس کی سند میں ظاہراً یا مخفی طور پر از قسم اوہام و اغلاطِ رواۃ کوئی چیز نہ پائی جائے۔

مرفوع: جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو خواہ وہ آپ کا فرمان ہو یا آپؐ کا اسوۂ و عمل ہو یا آپؐ کے سامنے وہ کام کیا گیا ہو اور آپؐ نے اس پر سکوت اختیار فرمایا ہو۔

مُرسل: جس حدیث کی سند (سلسلہ رواۃ) کے آخر میں انقطاع ہو جیسے کوئی تابعی براہِ راست رسولِ پاک سے روایت کرے اور صحابی کا واسطہ ذکر نہ کرے۔

ضعیف: جس حدیث میں نہ صحیح حدیث کے شرائط جمع ہوں نہ حسن کے۔

موضوع: جس حدیث کا کوئی راوی کذاب ہو۔ اور کذاب اس راوی کو کہتے ہیں جس سے حدیثِ نبویؐ میں جھوٹ بولنا ثابت ہو چکا ہو۔

عالی و نازل سند: عالی سند وہ ہوتی ہے جس میں رواۃ کے واسطے کم ہوں اور نازل سند وہ ہوتی ہے جس میں راویانِ حدیث کے واسطے زیادہ ہوں۔

عوالی ابن عیینہ: حدیث کی ایک کتاب جو الحسن بن ابی العظائم ہبۃ اللہ بن محفوظ کی تالیف ہے۔

رباعیات التابعین: ابو محمد عبد الغنی بن سعید الازدی کے مرتب کردہ مجموعۂ حدیث کا نام ہے۔

ثمانیات: ابو الحسین یحیٰی بن علی بن عبد اللہ العطار کی ایک کتاب جس کا نام تحفۃ المستفید فی الاحادیث الثمانیۃ الاسانید ہے۔ اس موضوع پر ضیاء المقدسی نے بھی ایک کتاب ترتیب دی ہے۔

الفوائد: احادیث کی مختلف کتب کا نام ہے جیسے فوائد تمام بن محمد بن عبد اللہ۔ فوائد ابی بشر اسماعیل بن عبد اللہ العبدی یا فوائد ابی عمرو عبد الوہاب بن محمد بن اسحاق بن

مندہ وغیرہم۔

مَحامِلیات : سولہ اجزاء پر مشتمل ایک کتابِ حدیث جسے قاضی ابو عبداللہ الحسین بن اسماعیل بن محمد ضبی بغدادی محاملی نے مرتب کیا۔

امالی : احادیث کے سلسلہ میں کوئی محدث جو کچھ املاء کرائے۔ ویسے اس نام سے ابوالمظفر منصور بن محمد بن عبدالجبار تمیمی نے ایک کتاب بھی لکھی ہے جس میں سو شیوخ سے ایک ہزار احادیث روایت کی ہیں۔

مسند : وہ محدث جس سے کسی خصوصیت کی وجہ سے سند لی جائے مثلاً اس کی سند میں واسطے کم ہوں یا کوئی اور وجہ ہو۔ ایسا محدث اگر پورے علاقہ میں معروف ہو تو اس علاقے کی طرف نسبت کر دی جاتی ہے۔ جیسے مسند بغداد، مسند دمشق وغیرہ۔

مفید : جس محدث کا افادہ بہت عام ہو اور بکثرت طلبہ جس سے مستفید ہوئے ہوں۔ اسے مفید کہا جاتا ہے۔ جیسے مفید بصرہ، مفید شام۔

مقری : قرآن مجید پڑھانے والا۔

متقن : جس شخص کو متنِ حدیث کے الفاظ یا سند کے رجال اچھی طرح ضبط ہوں اسے متقن کہا جاتا ہے۔

حافظ : وہ محدث جسے ایک لاکھ احادیث سند و متن کے ساتھ ضبط ہوں۔

حُجت : جس محدث کو تین لاکھ احادیث، متون و اسانید کی تحقیق کے ساتھ ... اسے حجت کہا جاتا ہے۔

حاکم : جس محدث کبیر کو جملہ احادیث متن و سند اور جرح و تعدیل کے ساتھ ضبط ہوں اسے حاکم کے لقب سے ملقب کرتے ہیں۔

اشارات تراجم و طبقات کی وضاحت کے لئے کتاب میں نمبر لگائے گئے ہیں۔ نیز اس امر کی وضاحت کے لئے کہ کس راوی کی روایت کو محدثین صحاح ستہ میں سے کس نے لیا ہے بعض اشارات درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً [۱۶۴ $\frac{11}{5}$ ع] کا مطلب یہ ہے کہ اس ترجمہ کا مسلسل نمبر ۱۶۴ ہے اور پانچویں طبقہ کا یہ گیارہواں ترجمہ ہے اور اس محدث کی روایت جمیع اصحاب صحاح ستہ نے قبول کی ہے۔ یا مثلاً [۱۳۳ $\frac{38}{4}$ م ۴] کا مطلب ہے کہ اس ترجمہ کا مسلسل نمبر ۱۳۳ ہے اور یہ چوتھے طبقہ کا اڑتیسواں ترجمہ ہے اور اس محدث کی روایت سنن اربعہ کے مؤلفین اور امام مسلم نے اپنی کتب حدیث میں لی ہے۔ صحاح ستہ کے لئے تذکرۃ الحفاظ کے زیر نظر ترجمہ

میں حسب ذیل اشارات استعمال کیئے گئے ہیں۔

۱۔ صحیح البخاری خ	۲۔ صحیح مسلم م	۳۔ سنن ابی داؤد د
۴۔ سنن النسائی س	۵۔ سنن الترمذی ت	۶۔ سنن ابن ماجہ ق
۷۔ چاروں سنن کے لئے ۴	۸۔ صحیحین اور سنن کے چھ مجموعوں کے لئے ع	

کلامِ آخر ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ اس کتاب سے عام اُردو خواں حضرات کما حقہ استفادہ کر سکیں۔ اس مقصد کے لئے حفاظ حدیث کے اسماء پر اعراب لگادیئے ہیں۔ یہ کام میرے فاضل دوست مولانا ارشاد الحق اثری نے انجام دیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا۔

پورے ترجمہ پر نظر ثانی اور اُردو عبارت کی تہذیب و تزئین خود راقم الحروف نے کی ہے اس لئے اہلِ علم سے گزارش ہے کہ کسی فروگذاشت پر نظر پڑے تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے۔

استاذ مکرم مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کا بھی شکر گذار ہوں کہ جن کی تحریک و ترغیب سے اس کتاب کی طباعت و اشاعت کا خیال پیدا ہوا اور جن کی رہنمائی سے برابر مستفید ہوتا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام اصحاب کو جزائے خیر دے اور ان کی مساعی کو قبول فرمائے۔

لاہور ۱۰ر شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ
۱۳ر جون ۱۹۸۱ء

منیر احمد

Marfa

پہلا طبقہ

١ $\frac{1}{1}$ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوبکر، نام عبد اللہ اور لقب صدیق اکبر اور عتیق ہے۔ سلسلۂ نسب یوں ہے: ابوبکر عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان القرشی التیمی۔ امت مسلمہ کے افضل ترین فرد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ اول، غار میں آپ کے رفیق، ایک عظیم اور شفیق دوست اور دانشمند وزیر۔ میں نے آپ کی سیرت پر متوسط درجہ کی ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے۔ آپ سب سے پہلے شخص ہیں جس نے روایات کے قبول کرنے میں احتیاط کو ملحوظ رکھا۔ قبیصہ بن ذویب فرماتے ہیں: ایک دادی صدیق اکبرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ورثہ سے اپنا حق دلانے کا مطالبہ کیا۔ فرمایا کتاب اللہ میں تو تمہارا کوئی حق بیان نہیں ہوا، اور میرے علم میں یہ بھی نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کو کچھ دلوایا ہے یا نہیں۔ پھر اس کے متعلق لوگوں سے استفسار کیا تو مغیرہ بن شعبہ کھڑے ہو کر بولے، میری موجودگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کا چھٹا حصہ دلوایا تھا۔ فرمایا تمہارے ساتھ اس واقعہ کا کوئی اور گواہ بھی ہے؟ تو اس پر محمد بن مسلمہ نے مغیرہ کے بیان کی تائید میں شہادت دی تو یہ دو شہادتیں سامنے آنے پر آپ نے دادی کو [illegible]

ابن ابی ملیکہ کی ایک مرسل روایت میں ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صدیق اکبرؓ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرتے ہو تو اس میں اختلاف کرتے ہو۔ تمہارا یہ حال ہے تو تمہارے بعد آنے والے لوگ تو اس سے زیادہ اختلاف کریں گے۔ اس لیے بہتر ہے کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان نہ کیا کرو۔ اگر کوئی مسئلہ پوچھے تو کہو ہمارے درمیان اللہ تعالٰی کی کتاب موجود ہے اس کی حلال کی ہوئی چیز کو حلال جانو اور حرام کی ہوئی چیز کو حرام سمجھو۔

اس مرسل حدیث سے حضرت صدیق اکبرؓ کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ احادیث بیان کرتے وقت تحقیق و تفحص سے کام لیا جائے۔ حاشا و کلا! آپ کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ عمل بالحدیث کا دروازہ مطلقاً بند کر دیں۔ آپ نے ابھی ملاحظہ فرمایا کہ جب ان کے سامنے دادی کے ورثہ کا مسئلہ پیش ہوا اور انہیں یہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملا تو لوگوں سے پوچھا حدیث میں اس کا حل کیا ہے؟ پھر جب ایک ثقہ آدمی نے شہادت دی تو مزید تحقیق کے لیے ایک دوسرے ثقہ شخص سے شہادت لے کر دادی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اور خوارج کی طرح یہ نہیں کہا کہ ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے حدیث کی ضرورت نہیں۔

Marfat.c

زہری کہتے ہیں حضرت ابو بکرؓ نے ایک آدمی سے ایک حدیث بیان کی وہ مزید تصدیق کے لئے دوبارہ پوچھنے لگا تو آپ نے فرمایا حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تجھ سے بیان کی ہے۔ مجھے زمین کیسے اٹھائے گی اگر میں وہ بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں۔ اور یہ بھی صحیح روایت سے ثابت ہو چکا ہے کہ صدیقِ اکبرؓ نے ایک خطبہ میں لوگوں سے کہا اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ، جھوٹ بدکرداری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکرداری کا انجام جہنم کی آگ ہے۔ قیس بن ابی حازم کہتے ہیں میں نے حضرت ابو بکرؓ سے یہ کہتے ہوئے سنا اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ جھوٹ ایمان کی ضد ہے۔

میں کہتا ہوں صدیقِ اکبرؓ نے سچ فرمایا ہے۔ جھوٹ نفاق کی جڑ ہے اور منافق کی علامت ہے۔ مومن معصیت اور ناجائز شہوت رانی کا مرتکب تو ہو سکتا ہے لیکن اس کی فطرت میں خیانت اور کذب بیانی راسخ نہیں ہو سکتی۔ ذرا تصور کیجئے کہ الصادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کا انجام کیا ہو سکتا ہے؟ جب کہ آپ نے خود فرمایا ہے مجھ پر جھوٹ باندھنا تم میں سے کسی ایک پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہیں ہو سکتا جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے گا، اس کا گھر آگ میں بنایا جائے گا۔ نیز فرمایا جو کوئی میری طرف منسوب کر کے وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی الخ یہ وعید تو اس شخص کے بارہ میں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ بات نقل کرے جو اس کے غالب خیال میں آپ نے نہیں کہی تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جان بوجھ کر اور قصداً جھوٹ بولنے کی جرأت کرتا ہے اور آپ کی طرف سے وہ بات کہتا ہے جو آپ نے نہیں کہی حالانکہ آپ نے واضح طور پر اعلان فرما دیا ہے کہ جو شخص میری طرف سے ایسی روایت بیان کرے جو اس کے خیال میں جھوٹی ہے تو دوسرے جھوٹے آدمیوں کی طرح وہ بھی ایک جھوٹا آدمی ہے۔

مذکورہ بالا ارشاداتِ عالیہ سے واضح ہوا کہ جھوٹی اور باطل احادیث (جن کے راوی جھوٹ اور کذب بیانی کے ساتھ متہم ہیں)، بیان کرنے والوں کو خوفناک انجام سے دوچار ہونا پڑے گا۔ لہٰذا ہر حدیث بیان کرنے والے کے لئے لازم ہے کہ وہ پرہیزگاری اور احتیاط سے کام لیتے ہوئے اپنی جمع کردہ احادیث کی صحت اور کمزوری معلوم کرنے کے لئے اہلِ فن کی طرف رجوع کرے۔

یاد رہے! رواتِ حدیث پر جرح و تعدیل کرنے والے کے لئے ماہرِ فن ہونا ضروری ہے اس کے لئے دائمی جستجو، تفحص، وسعتِ معلومات، کثرتِ مذاکرات، شبہائے دراز کی بیداری، روشن دماغی، رواتِ حدیث کے حالات سے پوری آگاہی اور علمائے فن کی خدمت میں مسلسل حاضری ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اس کے لیے تقویٰ، انصاف، دیانتداری، جذبۂ اظہارِ حق اور کمالِ حفظ سے موصوف ہونا بھی لازمی ہے۔

اے حدیث بیان کرنے والے اگر وہ یہ نہیں کر سکتا تو ؎

فدع عنك الكتابة لست منها ولو سوّدت وجهك بالمدادِ

تو حدیث کی تحریر و تعلیم کا دھندا چھوڑ دے، تو اس کا اہل نہیں خواہ وہ سیاہی کے ساتھ اپنے ہاتھ پیر اور بدن

Marfa

کالا ہی کرے اگر وہ اپنے آپ کو فہم، صداقت، دیانت داری اور پرہیزگاری سے موصوف پاتا ہے تو بہتر ورنہ معیبت نہ اٹھا، اگر تجھ پر ہوائے نفس یا کسی رائے اور مذہب کا تعصب غالب ہے تو خدا کے لئے تکلیف نہ کر، اگر تو حق و باطل کو ملانے والا، مخبوط الحواس اور اللہ کی حدود کی خلاف ورزی کرنے والا ہے تو ہم پر رحم کر، جلد ہی کھوٹ ظاہر ہو جائے گا، باطل مٹ جائیگا۔ بری تدبیر اختیار کرنے والا ہی خدا کے گھاٹ اترتا ہے۔ میں نے مبالغہ بہت کر دی ہے، علم حدیث مظلوم ہے اس پر مزید ظلم نہ کر۔ آہ! علم حدیث کیا ہوا؟ اس کے جاننے والے کہاں گئے؟ میں تو علم کو کتابوں میں اور اس کے جاننے والوں کو مٹی میں مدفون دیکھتا ہوں۔

ہاں اس امت میں رئیس الصادقین صدیق اکبرؓ ہیں۔ بات کہنے اور اس کے قبول کرنے میں حق کی تلاش ان پر ختم ہے۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میرے والد حضرت صدیق اکبرؓ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ سو احادیث کتابی صورت میں جمع تھیں۔ ایک رات وہ بستر پر پریشانی کے ساتھ کروٹیں بدلنے لگے۔ میں نے گھبرا کر پوچھا، ابا جان! آپ بیماری کی وجہ سے کروٹیں بدل رہے ہیں یا کسی ناخوشگوار خبر نے پریشان کر دیا ہے؟ اس وقت تو خاموش ہو رہے، صبح ہوتے ہی مجھ سے کہنے لگے۔ بیٹی! احادیث کا جو مجموعہ تمہارے سپرد کیا تھا وہ لے آؤ۔ چنانچہ میں نے وہ حاضر کر دیا آپ نے آگ منگائی اور مجموعہ کو جلا کر راکھ کر دیا۔ میں نے پوچھا ابا جان! آپ نے اس کو کیوں جلایا ہے؟ فرمایا مجھے خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں میں مر جاؤں اور یہ میرے پاس پڑی رہیں، ممکن ہے ان میں ایسی احادیث ہوں جو میں نے کسی آدمی سے اسے ثقہ اور قابل اعتماد جان کر لی ہوں اور اس نے صحیح بیان نہ کی ہوں۔ اس طرح ان کے نقل کرنے کی ذمہ داری مجھ پر آ پڑے۔ مگر یہ واقعہ صحیح نہیں۔ واللہ اعلم۔

صدیق اکبرؓ نے ۶۳ سال کی عمر پا کر ۱۳ھ میں ۲۲ جمادی الثانی کو وفات پائی۔

۲ $\frac{۲}{۱}$ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی کنیت ابو حفص، لقب فاروق اور نام عمر بن الخطاب تھا، قریش کے مشہور قبیلہ بنو عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر با تدبیر تھے۔ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت بخشی اور آپ کے عہدِ حکومت میں بہت سے علاقے فتح ہوئے۔ آپ راست گفتار اور ملہم من اللہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق بات آپ کے دل میں القا کی جاتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ ان کو دیکھ کر شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ اسلام کو سربلند کیا ہے۔ آپ نے اپنے مسلمان ہونے کا کھلے بندوں اعلان کیا تھا۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے قلب و زبان

پرحق جاری کر دیا ہے۔
برادرِ عزیز! اگر آپ اس امام کے حقیقی اور سچے حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں، تو ہماری کتاب "نعم السمر فی سیرۃ عمر" کا مطالعہ کریں۔ آپ پر اس کے مطالعہ سے مسلمان اور رافضی کے درمیان فرق واضح ہو جائے گا۔ بخدا! حق سے برگشتہ جاہل یا بدکردار رافضی کے سوا کوئی شخص آپ سے بغض و عداوت نہیں رکھتا۔ آپ جامع الصفات شخصیت تھے اور چشم فلک نے آج تک آپ جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

روایت حدیث کے بارہ میں آپ نے محدثین کے لئے تحقیق و تثبت کا طریقہ جاری کیا ہے۔ اگر کبھی آپ کو کسی حدیث کی صحت میں تردد ہوتا تو جب تک اطمینان نہ کر لیتے اس کے قبول کرنے میں توقف فرماتے۔ ابو سعید الخدریؓ بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ابو موسیٰ اشعریؓ نے آپ کے دروازے پر تین بار سلام کہا اور جواب نہ پا کر واپس چلے گئے۔ آپ نے آدمی بھیج کر بلایا اور پوچھا تم واپس کیوں چلے گئے؟ بولے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ جب کوئی تم میں سے تین دفعہ سلام کہے اور جواب نہ پائے تو واپس چلا جائے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس کا کوئی ثبوت پیش کرو، ورنہ خیر نہیں۔ ابو موسیٰؓ گھبرائے ہوئے ہمارے پاس آئے، ہم نے پوچھا کیا بات ہے؟ آپ کا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ انہوں نے ماجرا سنایا اور بولے تم میں سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ ہم نے کہا ہاں ہم سب نے یہ حدیث سنی ہے۔ پھر ان کے ساتھ ایک آدمی بھیجا جس نے حضرت عمرؓ کے پاس شہادت دی کہ ابو موسیٰؓ ٹھیک کہتے ہیں، ہم نے آنحضرتؐ سے یہ حدیث سُنی ہے۔ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ حدیث قبول کرنے کے معاملہ میں حد درجہ محتاط تھے۔ نیز

آپ چاہتے تھے کہ کسی اور صحابی سے سن کر ابو موسیٰؓ کی حدیث کی مزید تاکید ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک آدمی کی نسبت دو ثقہ اور قابلِ اعتماد آدمیوں کی خبر زیادہ قوی ہوتی ہے۔ نیز اس میں حدیث کی زیادہ سے زیادہ سندیں تلاش کرنے کی ترغیب بھی پائی جاتی ہے تاکہ وہ ظن کے درجہ سے ترقی کر جائے اور یقین کے درجہ تک پہنچ جائے کیونکہ ایک آدمی کے حق میں نسیان و وہم کا امکان ہے مگر دو قابلِ اعتماد اور ثقہ آدمیوں پر جب کسی نے ان کی مخالفت بھی نہ کی ہو اس کا امکان بہت ہی کم رہ جاتا ہے۔

حضرت عمرؓ اس خوف سے کہ کہیں کوئی صحابی غلطی سے آنحضرتؐ کی طرف نادرست بات منسوب نہ کردے صحابہؓ کو حکم دیتے تھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کم از کم احادیث بیان کریں۔ دوسرے خطرہ یہ بھی تھا کہ لوگ قرآن حفظ کرنے سے توجہ ہٹا کر ہمہ تن حدیث کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔

قرظہ بن کعبؓ کہتے ہیں، جب حضرت عمرؓ نے ہمیں لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے عراق روانہ کیا تو دور تک ہمارے ساتھ چلتے رہے، پھر فرمانے لگے جانتے ہو میں تمہیں یہاں تک وداع کرنے کیوں آیا ہوں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں ہماری عزت افزائی کے لیے فرمایا ہاں یہ درست ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں تمہیں یہ بھی

t.com

ہدایت کرنے کے لئے آیا ہوں کہ تم ایک ایسے شہر میں جا رہے ہو، جہاں کے لوگ قرآن حکیم کو اس سوز و گداز سے پڑھتے ہیں کہ ان کے سینوں سے مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح رونے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ خبردار بکثرت احادیث بیان کرکے ان کی توجہ قرآن سے نہ ہٹا دینا۔ زیادہ تر قرآن حکیم کی تعلیم پر زور دینا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کم از کم احادیث بیان کرنا۔ اب جاؤ تمہارے اس مشن میں میں بھی تمہارے ساتھ شریک ہوں۔ قرظہ کہتے ہیں جب ہم وہاں پہنچے اور لوگوں نے ہم سے حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی تو ہم نے کہا حضرت عمرؓ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع کر دیا ہے۔ ابوسلمہؓ کہتے ہیں۔ میں نے ابوہریرہؓ سے پوچھا کہ جس طرح آپ اب بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں، حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی اسی طرح بکثرت بیان کرتے تھے؟ بولے۔ اگر میں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی اسی طرح روایات بیان کرتا جس طرح اب بیان کرتا ہوں تو وہ اپنی چھڑی سے میری خبر لیتے۔ ابراہیم کہتے ہیں ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن مسعودؓ، ابوالدرداءؓ اور ابو مسعود انصاریؓ کو قید کر دیا۔ اور کہا تمہارا جرم یہ ہے کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بکثرت احادیث بیان کرنا شروع کر دی ہیں۔ زیاد بن ابی سلمہؓ کہتے ہیں، مجھے معاویہؓ سے خبر ملی ہے کہتے تھے وہ احادیث سیکھو جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگوں کو سکھائی جاتی تھیں انہوں نے لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بلا تحقیق احادیث بیان کرنے سے خوف زدہ کر دیا تھا۔ عروہ مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے عورت کے مردہ بچہ کے متعلق لوگوں سے مشورہ کیا تو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کے بارہ میں مجرم کو ایک غرہ (گھوڑا یا غلام) دینے کا حکم دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اگر سچ کہتے ہو تو کوئی دوسرا آدمی پیش کرو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ حکم جانتا ہو اس پر محمد بن مسلمہؓ نے شہادت دی کہ واقعی آنحضرتؐ نے یہی حکم دیا ہے۔

عبداللہ بن ابی بکرؓ کا بیان ہے کہ حضرت عباسؓ کا گھر مسجد کی قبلہ والی جانب تھا۔ جب نبیؐ کے بعد مسجد کی توسیع کی ضرورت محسوس ہوئی تو حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ کو مکان بیچنے کے لئے کہا۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ یہ طویل قصہ ہے اس کے آخر میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابی سے کہا جو کچھ تم نے کہا ہے اس کے ثبوت کے لئے کوئی گواہ پیش کرو۔ گواہ کی تلاش میں دونوں باہر نکلے تو انصار کی ایک جماعت ملی۔ حضرت ابی نے ان سے تذکرہ کیا تو وہ سب بولے ہم سب نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنی ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے حضرت ابی کو مخاطب کرکے فرمایا۔ میں تمہیں جھوٹا نہیں سمجھتا میں تحقیق اور اطمینان چاہتا تھا۔

ابن عیینہ کہتے ہیں ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ ابی آ رہے ہیں اور ان کے پیچھے پیچھے ایک جماعت چل رہی ہے۔ قریب آنے تو ان پر اپنا درہ دے مارا۔ ابی کہنے لگے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ نے یہ کیا کیا؟ بولے تم نہیں جانتے کہ تمہارا یہ طریقہ متبوع کیلئے فتنہ اور تابع کے لئے ذلت کا باعث ہے۔

امیر المومنین حضرت عمرؓ نے آخر ذی الحجہ ۲۳ھ میں ۶۰ سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ نے

Marfat.c

آپ کی عمر ۵۰ سال بتائی ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ آپ نے ۶۳ سال عمر پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۳ ۳/۱ امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفانؓ

آپ کی کنیت ابو عمرو، عثمان بن عفان نام اور ذوالنورین لقب تھا۔ فرشتے آپ سے حیا کرتے تھے اختلاف رونما ہونے کے بعد آپ ہی تھے جنہوں نے تمام امت کو ایک مصحف پر جمع کر دیا۔ آپ کے گورنروں نے خراسان وغیرہ، بلادِ شرق اور ممالک غرب فتح کئے۔ آپ کا شمار پہلے پہل اسلام لانے والے لوگوں میں ہوتا ہے۔ صدقِ مقال آپ کا شیوہ تھا۔ قیام اللیل کے آپ عادی اور صیام النہار کے دلدادہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر مال خرچ کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی تھی اور یکے بعد دیگرے حضورؐ کی دو صاحبزادیاں رقیہؓ اور اُمِ کلثومؓ آپ کے حبالۂ عقد میں آئی تھیں۔ قرآنِ مجید جمع کرنے کا حکم دیتے وقت آپ کے حزم و احتیاط پر جس نے غور کیا ہے، وہ آپ کے مرتبہ عالیہ اور جلالتِ قدر کا اعتراف کرنے پر مجبور رہے۔ میں نے آپ کی سیرت پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے۔

آپ کا شمار سابقین اولین، عشرہ مبشرہ اور خلفاء راشدین میں ہوتا ہے۔ براہِ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآنِ حکیم سیکھنے والے صحابہ میں بلند تر مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ نے پہلے پہل حبشہ اور دوسری دفعہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور علوم اسلام کے ایک بڑے حصہ کے آپ راوی ہیں۔

تلامذہ | آپ کے تینوں صاحبزادوں عمرو، ابان، سعید اور غلام حمران نے آپ سے علم دین حاصل کیا۔ علاوہ ازیں حضرت انس بن مالک، ابوامامہ بن سہل، احنف بن قیس، سعید بن المسیّب، ابووائل، طارق بن شہاب، ابوعبدالرحمٰن سلمیؒ علقمہ بن قیس، مالک بن اوس بن حدثان اور دوسرے بہت سے لوگوں نے بھی آپ سے کتاب و سنت کا علم حاصل کیا۔

جنگ میں نہ جانے کے باوجود آپ کا شمار جنگِ بدر میں شریک ہونے والے صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی اور ان کی بیوی حضرت رقیہؓ بیمار تھیں۔ آپ انہیں ان کی تیمارداری کے لئے چھوڑ گئے تھے اور اُن سے آپؐ نے شرکتِ جہاد میں اجر کا وعدہ فرمایا تھا۔ نیز غنیمت کے مال سے دوسرے صحابہؓ کے برابر حصہ بھی دیا تھا۔

آپ کی خلافت کے آخری دور میں فتنہ و فساد کے علمبرداروں نے آپ کے خلاف شورش برپا کر دی۔ مدینہ منورہ میں آکر آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ اور آپ کو مسندِ خلافت سے دستبردار ہونے پر مجبور کرنے لگے۔ آپ کے انکار پر لڑائی کے لئے تیار ہو گئے مگر آپ نے صبر کا مظاہرہ کیا۔ نہ خود مقابلہ میں آئے اور نہ اپنے خدام اور متوسلین کو اس کی اجازت دی۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ چار شرپسند باغی دیوار پھاند کر آپ کے مکان میں گھس آئے، اور آتے ہی آپ کو لٹا کر ذبح کر ڈالا۔ اس وقت آپ قرآنِ حکیم سامنے رکھ کر تلاوت فرما رہے تھے۔ آپ کی

بیوی نائلہ بھی آپ کے پاس موجود تھیں بروز جمعہ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو سودان بن حمران نے آپ کو قتل کیا۔ آپ کا عہدِ خلافت ۱۲ سال ہے۔ آپ نے ۸۰ سال سے کچھ زیادہ عمر پائی۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے ہمعصر تھے اور حضرت علیؓ سے ۲۸ سال بڑے تھے۔ آپ عالم باعمل، روزہ و تہجد کے عادی، اصول دین کے ضابط و حافظ اور جہاد فی سبیل اللہ اور صلہ رحمی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ رافضیوں کو برباد کرے جو اُن سے بلاوجہ عداوت رکھتے ہیں۔

آپ کے غلام ہانی کا بیان ہے کہ آپ قبر پر کھڑے ہو کر اس قدر روتے تھے کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔

۴ ۴/۱ امیر المؤمنین حضرت علیؓ بن ابی طالب

آپ کا اسم گرامی علی اور کنیت ابوالحسن تھی، آپ ہاشمی النسب تھے۔ اُمت کے قاضی، اسلام کے شاہسوار اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد ہونے کا شرف بھی آپ کو حاصل تھا۔ آپ نے اسلام قبول کرنے میں سبقت کی اور اس میں ذرہ برابر تردد اور پس و پیش کا مظاہرہ نہیں کیا۔ جہاد کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کا پورا حق ادا کیا اور یوں علم و عمل کی ذمہ داریوں کو بطریق احسن نبھایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے حق میں جنت کی شہادت دی اور فرمایا جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کے دوست ہیں۔ نیز فرمایا علی میرے ہاں تمہارا وہ مقام ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام کا تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا یہ بھی فرمایا مومن تم سے محبت اور منافق تم سے بغض رکھیں گے۔

حضرت علیؓ کے بہت سے فضائل ہیں۔ جو میں نے ایک الگ کتاب میں لکھے ہیں اور اس کا نام "فتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب" رکھا ہے۔

آپ علم میں امامت کے رتبہ پر فائز تھے اور اخذِ حدیث میں اس قدر محتاط تھے کہ حدیث بیان کرنے والے سے پہلے حلفیہ بیان لیتے اس کے بعد اس کی بیان کردہ حدیث کو قابلِ اعتماد اور لائق عمل سمجھتے تھے۔ چنانچہ اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں حضرت علیؓ فرماتے تھے جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو حسب توفیق الٰہی میں اس سے فائدہ اٹھاتا اور جب مجھے کوئی دوسرا آدمی آپ کی حدیث سناتا تو پہلے اس سے قسم لیتا اگر وہ قسم اٹھا لیتا تو میں اس کی حدیث کو سچا سمجھتا تھا۔ ایک دفعہ مجھ سے ابوبکرؓ نے حدیث بیان کی اور ابوبکرؓ نے سچ کہا۔ بولے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا۔ جو مسلمان گناہ کر بیٹھے پھر وہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

کمیل بن زیاد نخعیؒ کہتے ہیں ایک دن حضرت علیؓ میرا ہاتھ پکڑ کر کوفہ کے قبرستان کی طرف چلنے لگے۔ ب ہم چلتے چلتے صحرا میں پہنچے تو ایک مناسب جگہ پہ بیٹھ گئے۔ پھر ایک سرد آہ بھر کر فرمایا کمیل! دل علم ے خزانے ہیں، لیکن بہتر دل وہ ہے جو علم کو خوب یاد رکھنے والا ہو۔ جو کچھ میں کہنے لگا ہوں اسے خوب د رکھو: لوگ تین قسم کے ہیں۔ ایک عالم ربانی، دوسرا نجات کے طریقے سیکھنے والا عالم، تیسرے جاہل عوام جو ر داعی کی آواز پہ لبیک کہنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ یہ جاہل ہوا کا رخ دیکھ چل پڑتے ان کے دل علم کی روشنی ے منور نہیں نہ مضبوط عقیدہ رکھتے ہیں جس پر اپنے مستقبل کی تعمیر کریں۔ مال سے علم بہتر ہے وہ تمہاری فاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔ علم عمل کرنے سے بڑھتا ہے اور مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے، عالم سے محبت رکھنا دین ہے۔ انسان اس کی زندگی میں فرماں برداری کر کے اجر حاصل کرتا ہے اور مرنے ے بعد اس کی خوبیاں اور احسانات کا ذکر کر کے ثواب پاتا ہے۔ مال سے تعلق رکھنے والا احسان صاحب مال کے رنے پر ختم ہو جاتا ہے۔ مال کے پجاری اپنی زندگی میں ہی مر جاتے ہیں۔ لیکن علما جب تک زمانہ قائم ہے باقی ہتے ہیں۔ ان کے جسم تو پیوند خاک ہو جاتے ہیں مگر ان کی نیک نامی اور کارنامے لوگوں کے دلوں میں زندہ یا وید ہوتے ہیں۔ پھر اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے بولے اس میں علم کا خزانہ موجود ہے۔ کاش! اس کے حاصل رنے والے ملتے اگر کچھ ملے بھی تو بعض ایسے چالاک نکلے جو امانت علم کے اہل ثابت نہ ہوئے۔ انہوں نے دین کی خدمت ے بجائے اُسے دنیا کے کمانے کا ذریعہ سمجھا یا اہل حق کے فرمانبردار ملے جو حق کو زندہ کرنے کی صلاحیت سے محروم تھے، معمولی شبہ کی بنا پر ان کے دلوں میں شکوک و شبہات کی آگ بھڑک اُٹھتی تھی الٰہی! مجھ کو اس کی اور اُس ں دونوں کی ضرورت نہیں یا پھر لذات جسمانیہ کے دلدادہ اور شہوات نفسانیہ کے غلام ملے یا مال کے جمع کرنے اور ذخیرہ اندوزی کے رسیا ان دونوں میں بھی نشر و اشاعت دین کی صلاحیت نہیں۔ بلکہ یہ تو جنگل میں گھاس پھوس چرنے والے حیوانات سے بھی بدتر ہیں۔

آہ! اس طرح علم حاملین علم کے مرنے سے مر جاتا ہے مگر نہیں دنیا اللہ تعالیٰ کی حجت قائم کرنے والے اہل علم سے ہرگز خالی نہیں ہوتی تاکہ اللہ تعالیٰ کے براہین و بینات دنیا سے ناپید نہ ہو جائیں لیکن ایسے لوگ تعداد میں کم مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبہ کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے دلائل و بینات کو پائندہ و تابندہ رکھتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے جیسے اہل علم کی طرف منتقل کر دیتے ہیں۔ یا اہل حق کے دلوں میں ان کے بیج بو دیتے ہیں ان کو علم نے حقیقت کی تہ تک پہنچا دیا ہے۔ وہ بظاہر جسم خاکی کے پتلے ہیں مگر ان کے ارواح ایک مقام اعلیٰ سے متعلق ہیں یہی لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں اور یہی لوگ دین کی نشر و اشاعت کا فریضہ ادا کرنے والے ہیں ہائے! میرا دل ان کے دیدار کا کس قدر خواہشمند اور مشتاق ہے اور میں اپنے اور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں۔

Marfa

کمیل سے یہ حدیث ایک دوسری کمزور سند سے بھی مروی ہے اس میں دینِ الٰہی کو باقاعدہ ضبط کرنیوالے عالی مقام عالم، اس سے کم درجہ کے عالم اور دین و علم میں شک و شبہ کی آمیزش کرنے والے جہال کے اوصاف پر متنبہ کیا گیا ہے۔ اس میں ضرار نے جو ایک نامعتبر راوی ہے اس بات کے بعد کہ علم نے ان کو حقیقت کی تہ تک پہنچا دیا ہے۔ یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ جس علم کو عیش پرست مشکل سمجھتے تھے انہوں نے اسے آسان بنا لیا اور جس سے جہال گھبراتے تھے وہ ان کا مونس و غمخوار بن گیا۔ یہ لوگ جسمانی طور پر دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں، مگر ان کے دل مقامِ اعلیٰ سے تعلق رکھتے ہیں یہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے نائب اور اس کے دین کا بول بالا کرنے والے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بجز قرآن حکیم کے اور بجز اس تحریر کے جو اس صحیفہ میں ہے کچھ نہیں لکھا۔

خزیمہ بن نصیر کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو صفین میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ ان کو برباد کرے کیسی پاکیزہ جماعت کو انہوں نے روسیاہ کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی احادیث میں فساد ڈالا۔

قیس بن عبادؒ کہتے ہیں میں مدینہ منورہ میں علم و شرف حاصل کرنے کے لئے آیا ہوا تھا۔ ایک دن میں نے ایک شخص کو دھاری دار حلہ میں ملبوس دیکھا جس کے سر کے دونوں جانب لمبے لمبے بال لٹک رہے تھے میں نے امیر المومنین حضرت عمر کے کندھوں پر ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہے، انہوں نے کہا یہ حضرت علی بن ابی طالب ہیں۔ عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں ایک دن حضرت علیؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ بتاؤں کہ اصلی فقیہ کون ہے؟ اصلی فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور معصیت کی اجازت نہ دے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے مکر و تدبیر سے بے خوف نہ کرے۔

ابوالطفیل کہتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا، لوگوں سے وہی احادیث بیان کرو جو وہ پہچانتے ہوں اور ان احادیث کو ان کے سامنے بیان کرنا چھوڑ دو جن کو وہ نہیں جانتے کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے یہ کہہ کر حضرت علیؓ نے منکر احادیث بیان کرنے سے منع فرمایا ہے اور صحیح احادیث بیان کرنے کی ترغیب دی ہے اور دراصل یہ فضائل اعمال، عقائد اور دل میں رقت و گداز پیدا کرنے والی چیزوں میں بے بنیاد اور باطل احادیث پھیلانے سے منع کرنے کا ایک عظیم اصول ہے جس کی اس مختصر کلام میں نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی رواۃ حدیث کی گہری پہچان بھی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر صحیح اور باطل حدیث میں تمیز کرنا انتہائی مشکل ہے۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۷ رمضان ۴۰ھ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۳ سال یا اس سے ایک یا دو سال کم و بیش تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۵ ⁵⁄₁ امام ربانی حضرت عبداللہ بن مسعود الہذلیؓ (ع)

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابی اور انتہائی وفادار خادم ہیں سابقین اولین اور بدر میں شریک ہونے والے جلیل القدر صحابہؓ میں سے ہیں۔ بڑے سمجھدار فقیہ اور اعلیٰ درجہ کے معلم قرآن تھے۔ حدیث بیان کرنے میں بے حد محتاط اور روایت کے سلسلہ میں تشدد سے کام لیتے تھے۔ اپنے تلامذہ کو الفاظ حدیث کے حفظ میں تساہل برتنے پر سختی سے منع کیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قرآن حکیم کی ۷۰ سورتیں حفظ کیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں دعا کرتے سنا تو فرمایا عبداللہ تعالیٰ سے کچھ مانگو جو مانگو گے مل جائے گا اور فرمایا جو قرآن حکیم کو اس طرح تازہ بتازہ پڑھنا چاہتا ہے جیسا کہ وہ اترا ہے تو وہ اسے عبداللہ بن ام عبد کی قرات پر پڑھے۔ عبدالرحمٰن یزید کہتے ہیں، ایک دفعہ ہم حضرت حذیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا اخلاق و عادات اور عمومی طور طریقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے زیادہ قریب کون ہیں؟ ہم ان سے علم سیکھنا اور احادیث سننا چاہتے ہیں۔ انہوں نے فوراً جواب دیا، عبداللہ بن مسعودؓ۔ حسد و بغض سے پاک اصحاب رسولؐ جانتے ہیں کہ ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعودؓ) ان سب سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہیں۔

حارثؓ بن مضرب کہتے ہیں، ہمیں حضرت عمرؓ کا ایک مکتوب پڑھ کر سنایا گیا جس میں تحریر تھا میں نے عمار بن یاسرؓ کو تم پر گورنر اور عبداللہ بن مسعودؓ کو معلم اور وزیر بنا کر بھیجا ہے۔ یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جلیل القدر بدری صحابی ہیں۔ ان سے علم سیکھو اور ان کی اقتدار کرو اور میں نے عبداللہ بن مسعودؓ کو بھیج کر تمہیں اپنے آپ پر ترجیح دی ہے۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن مسعودؓ کو مجلس سے اٹھ کر جاتے دیکھا تو فرمایا یہ علم کا بھرپور خزانہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ احتیاط کی بنا، پر احادیث بہت کم بیان کرتے تھے۔ اگر کبھی بیان بھی کرتے، تو انتہائی کوشش کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بیان کردہ الفاظ میں کسی قسم کا تغیر نہ آنے پائے۔

آپ نے ۳۲ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔ آپ کے تلامذہ علم و فضل میں کسی دوسرے صحابیؓ کو آپ پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مختصر سا خطاب فرمایا، پھر فرمایا ابوبکر! اب تم خطاب کرو۔ حضرت ابوبکرؓ کھڑے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بھی مختصر خطاب کیا پھر فرمایا عمر! کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو۔ حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے بھی مختصر کلمات کہے۔ پھر آپ نے ایک دو آدمیوں کے بعد فرمایا عبداللہ! اب تم کھڑے ہو اور خطاب کرو۔ چنانچہ حضرت

Marfa

عبداللہؓ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد کہا لوگو! اللہ تعالیٰ ہمارا رب، اور اسلام ہمارا دین ہے اور آنحضرتؐ کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ ہمارے رسول ہیں جو چیز اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہمارے لئے پسند فرمائے وہ ہمیں بھی پسند ہے۔ والسلام علیکم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابن ام عبد نے درست کہا، ابن ام عبد نے سچ کہا۔ واضح رہے کہ یہ روایت منقطع ہے۔

ابو عمرو شیبانیؒ کہتے ہیں میں سال بھر حضرت عبداللہؓ کی مجلس میں حاضر ہوتا رہا۔ اکثر وہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر حدیث بیان نہیں کرتے تھے۔ اگر کبھی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر حدیث بیان کرنے لگتے تو ان پر لرزہ طاری ہو جاتا پھر کہتے اس طرح فرمایا، یا اس کی مثل فرمایا، یا اس کے قریب قریب فرمایا۔

آپ فرماتے تھے، جب تم لوگوں سے ایسی حدیث بیان کرو گے جو ان کی سمجھ سے بالا ہے، تو وہ بعض لوگوں کے لئے فتنہ کا باعث ہوگی۔ نیز فرماتے تھے، آدمی کے گناہ گار ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کردے۔

ابو قلابہؒ کہتے ہیں حضرت عبداللہ نے کہا مٹ جانے سے پہلے علم سیکھو اہل علم کے مرنے سے علم مٹ جاتا ہے تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ لوگوں کو اس کی کب ضرورت پڑ جائے۔ تمہیں بہت سے لوگ ملیں گے جو کہیں گے ہم تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف دعوت دیتے ہیں، حالانکہ خود انہوں نے اس کو چھوڑ رکھا ہے۔ علم دین سیکھو، بدعات سے بچو، غلو سے پرہیز کرو، اپنے آپ پر سختی نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی قدیم کتاب کو مضبوط پکڑو وغیرہ فرمایا۔ علم سیکھنا چاہو تو قرآن کو کھولو، اس میں پہلے جانے والوں اور بعد میں آنے والوں کا علم ہے۔ سنت میں میانہ روی اختیار کرنا بدعت میں جدوجہد کرنے سے افضل ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ کی سیرت پر ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ آپ کا شمار [illegible] علم کا خزانہ رکھنے والے چوٹی کے صحابہؓ میں ہوتا ہے پھر بھی بعض مسائل اور قرات میں آپ منفرد ہیں جن میں دوسرے صحابہؓ نے آپ کی متابعت نہیں کی۔ آپ کے یہ تفردات علم کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ الصادق المصدوق امام المتقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا ہر امام کے قول پر عمل بھی ہو سکتا ہے اور اسے ترک بھی کیا جا سکتا ہے۔ کتنا تعجب ہے اس عالم پر جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متواتر صحیح احادیث اس کے امام کے مذہب کے خلاف ہیں پھر بھی دین کی ہر بات میں وہ معین امام کی تقلید فرض سمجھتا ہے۔

۶ ۶/۱ حضرت ابی بن کعب الانصاریؓ

آپ کی کنیت ابو المنذر، ابی بن کعب نام اور سید القراء لقب ہے۔ یہ انصاری ہیں۔ ابو الطفیل [illegible]

Marfat.c

ابی بن کعب بن قیس الانصاری الخزرجی۔ آپ انصار کے مشہور قبیلہ بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ اقرءِ الصحابہ اور سید القراء جیسی ممتاز صفات سے متصف تھے۔ آپ بدر اور بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآنِ حکیم حفظ کیا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سا علم حاصل کر کے جامع بین العلم والعمل کہلائے۔ قدرت نے آپ کی شخصیت میں بہت سی خوبیاں ودیعت کر رکھی تھیں۔

آپ سے حضرت ابوایوب انصاریؓ، ابن عباسؓ، سوید بن غفلہؓ، حافظ صحابہ حضرت ابوہریرہؓ، اور دیگر مختلف گروہوں نے کتاب وسنت کا علم حاصل کیا۔ آپ کا قد درمیانہ، رنگ گندمی اور سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔

ابوالعالیہؒ کہتے ہیں، ایک آدمی نے آپ سے کہا، مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ بولے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اپنا امام بناؤ۔ پھر اس کے ہر حکم اور ہر فیصلہ پر راضی ہو جاؤ۔ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے درمیان اپنا نائب مقرر فرما گئے ہیں۔ یہ ایسا شفیع ہے جس کی ہر سفارش مقبول ہے اور ایسا شاہد ہے جس کی شہادت پر اعتراض نہیں۔ اس میں تمہارا اور تم سے پہلے لوگوں کا ذکر ہے۔ اس میں تمہارے عمل سے تعلق رکھنے والے تمام احکام مذکور ہیں۔ نیز اس میں تمہاری اور بعد کی سب خبریں درج ہیں۔

امیر المومنین حضرت عمرؓ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے، اُن سے فتویٰ پوچھتے تھے اور ان کے قلب و دماغ پر آپ کی ہیبت چھائی ہوئی تھی۔ جب آپ فوت ہوئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا' آج سید المسلمین وفات پا گئے۔

ہیثم بن عدیؒ وغیرہ کے قول کے مطابق آپ نے ۱۹ھ میں اور واقدیؒ، ابن نمیرؒ اور ذہلیؒ وغیرہ کے قول کے مطابق ۲۲ھ میں مدینہ منورہ میں داعی اجل کو لبیک کہا، رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ۔

۷ ۱/۷ حضرت ابوذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی کنیت ابوذر ہے اور صحیح قول کے مطابق آپ کا نام جندب بن جنادہؓ ہے۔ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان بسنے والے عرب کے مشہور قبیلہ بنو غفار سے تعلق رکھتے تھے۔ سابقین اولین میں سے تھے۔ بعثت کی ابتدا میں اسلام قبول کیا۔ آپ سے پہلے چار آدمی اسلام لائے تھے پانچویں آپ تھے۔ مسلمان ہونے کے بعد اپنے قبیلہ میں واپس آ گئے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ چھوڑنے کے بعد ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں چلے آئے۔ علم، زہد، جہاد، صدق مقال اور اخلاص میں آپ کا شمار چوٹی کے صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ آپ کا رنگ گندمی اور جسم ذرا فربہ تھا۔ داڑھی بھاری تھی۔ ابوداؤدؒ فرماتے ہیں، آپ نے جنگِ بدر میں شرکت نہیں کی مگر حضرت عمرؓ آپ کو کتاب اللہ کے قاریوں میں شمار کرتے تھے۔ آپ علم وفضل میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ہم پلہ

ہیں۔ آپ کو ۴۰۰ دینار وظیفہ ملتا تھا۔ آپ مال جمع رکھنے کے حق میں نہیں تھے۔ حق بات کہنے کے دلدادہ
خواہ سننے والوں کو کتنی ہی ناگوار ہو۔

آپ سے انس بن مالکؓ، زید بن وہب، جبیر بن نفیر، احنف بن قیس، ابوسالم الجیشانی، سفیان بن ہانی
عبدالرحمٰن بن غنم، سعید بن مسیّب اور کبار تابعین کی ایک جماعت نے علم حدیث حاصل کیا ہے۔

آپ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے حق میں فرمایا ہے زمین
کی سطح پر اور آسمان کے سائے میں ابوذرؓ سے زیادہ سچا کوئی آدمی نہیں۔

ابوذرؓ فرماتے ہیں مجھے میرے خلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی ہے کہ جو سونا اور چاندی
جمع کرکے رکھا جائے، وہ مالک کے لئے آگ کے انگارے ہیں الا یہ کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کردے۔

ابوکثیر مرثدؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا
حضرت عثمانؓ کے مُصدِّق (زکوٰۃ وصول کرنے والے حاکم) ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے کہ ان کی زیادتی
کے مطابق ہم اپنا مال چھپالیں؟ فرمایا ہرگز نہیں، اپنا سارا مال ان کے سامنے پیش کردو اور کہو جتنا تمہارا
حق بنتا ہے وہ لے لو اور جو زائد ہے واپس کردو۔ اس پر بھی اگر وہ زیادہ لیں تو وہ قیامت کے دن تمہارے
اعمال میں تولا جائے گا۔ اس وقت قریش کا ایک نوجوان آپ کے سر پر کھڑا تھا وہ بولا امیرالمؤمنین نے
آپ کو فتویٰ دینے سے منع نہیں کیا؟ بولے تم میرے نگہبان ہو؟ بخدا! اگر میری گردن پر تلوار رکھ دو اور میں
سمجھوں کہ تمہارے قتل کرنے سے پہلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی بات کہہ سکتا ہوں تو
میں ضرور کہہ دوں گا خاموش نہیں رہونگا۔

میں کہتا ہوں حق گوئی میں آپ کی بیباکی اور اخلاق میں درشتی کی وجہ سے آپ کو ... کر
دیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے آخری چند سال ربذہ میں علیحدگی میں بسر کئے اور ربذہ ہی
میں ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔

۸ — عالم ربانی حضرت مُعاذ بن جَبَلؓ (ت)

آپ ابوعبدالرحمٰن کنیت رکھتے تھے اور معاذ بن جبل آپ کا نام تھا۔ نسب نامہ یوں ہے ابوعبدالرحمٰن
معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس الانصاری۔ آپ انصار کے قبیلہ بنو خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۸ سال یا اس
سے بھی کم عمر میں بیعت عقبہ میں شریک ہوئے۔ بدر اور بعد کی لڑائیوں میں حصہ لیا۔ آپ کا شمار نجیب، فقیہ
اور عاقل صحابہؓ میں ہوتا ہے۔

آپ کا قد اونچا، رنگ سفید، دانت چمکیلے اور خوبصورت، آنکھیں موٹی موٹی، دونوں ابرو ملے ہوئے،

Marfat.c

ر بال چھلے دار تھے۔

حضرت انس بن مالکؓ، ابوطفیل، اسلم مولی عمر، اسود بن ہلال، اسود بن یزید، ابومسلم خولانی، ابووائل، ابو بحریہ السکونی عبداللہ بن قیس، صنابحی، عبدالرحمٰن بن غنم، مالک بن یخامر، مسروق، قیس بن ابی حازم، یزید ن عمیرہ زبیدی اور دوسرے لوگ آپ کے تلامذۂ حدیث ہیں ان میں سے بعض آپ سے جو روایت کرتے ہیں اس یں انقطاع پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا معاذ! بخدا مجھے تم سے محبت ہے۔ یز فرمایا میری اُمت میں سے حلال وحرام کو معاذؓ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ ایک مرسل روایت میں پؐ نے فرمایا۔ علماء محشر میں آئیں گے تو معاذؓ ان سے آگے آگے ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے یں۔ ہم معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ سے تشبیہ دیا کرتے تھے کان امۃ قانتا للہ حنیفا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، اگر میں عاذ کو خلیفہ مقرر کردوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بارہ میں مجھ سے سوال کرے تو میں عرض کروں گا میں نے تیرے نبی ملی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے سنا تھا جب علماء خداوند کریم کے دربار میں حاضر ہوں گے تو معاذؓ اُن سے بت آگے آگے ہوں گے۔ ابومسلم خولانیؒ کہتے ہیں۔ میں مسجد حمص میں داخل ہوا تو میں نے وہاں تقریباً تیس معمر سحابہؓ کو دیکھا ان میں ایک نوجوان سرمگیں آنکھوں والے اور چمکیلے دانتوں والے بیٹھے تھے۔ جب ان صحابہؓ کو کسی سئلہ میں شک ہوتا تو ان سے پوچھتے۔ مجھے بتایا گیا یہ معاذ بن جبلؓ ہیں۔ عائذ اور بن عبداللہؒ کہتے ہیں۔ امیرالمؤمنین حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دنوں کا واقعہ ہے میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں حلقہ میں ایک نوجوان دیکھا س کا رنگ گندمی، دانت چمکیلے اور گفتگو بڑی میٹھی تھی۔ وہ حاضرین میں سب سے کم عمر تھا۔ جب کوئی شبہ پڑتا تو س نوجوان سے حل کراتے۔ ابوبحریہ کہتے ہیں، میں مسجد حمص میں داخل ہوا تھا وہاں گھونگریالے بالوں والے ایک وجوان کو دیکھا جس کے چاروں طرف لوگ بیٹھے تھے۔ جب وہ بولتا تو یوں لگتا جیسے اس کے منہ سے نور نکل رہا ہے ور موتی جھڑ رہے ہیں۔ لوگوں نے کہا یہ معاذ بن جبلؓ ہیں۔

موسیٰ بن علیؒ کے والد کہتے ہیں امیرالمؤمنین حضرت عمرؓ نے جابیہ شہر میں خطبہ دیا، اس میں فرمایا، جس نے قرآن سیکھنا ہو وہ ابی بن کعبؓ سے سیکھے، جس نے علمِ میراث کا کوئی مسئلہ پوچھنا ہو وہ زید بن ثابتؓ سے پوچھے جس نے علمِ فقہ الحدیث پڑھنا ہو وہ معاذ بن جبلؓ سے پڑھے اور جسے مالی اعانت کی ضرورت ہو وہ میرے پاس آئے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے مال جمع کرنے اور اس کے خرچ کرنے پر مقرر فرمایا ہے۔

عاصم بن حمید سکونیؒ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذؓ کو یمن کا حاکم مقرر کرکے بھیجا تو آپ اُس کو وداع کرنے کے لئے دُور تک اس کی سواری کے ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ واپس ہونے لگے تو فرمایا معاذ! شاید اب کے بعد میری تمہاری ملاقات نہ ہو۔ واپس آؤ گے تو میری مسجد اور میری قبر کو دیکھو گے۔ یہ سُن کر معاذؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی کے تصور سے رونے لگے۔ آپ نے فرمایا، مت رو رونے سے شیطان خوش

t.com

ہوتا ہے۔

عبداللہ بن کعبؒ فرماتے ہیں۔ معاذؓ نرم مزاج، خوبصورت اور اپنی قوم کے بہترین نوجوان تھے۔ مال جمع کرنے کے عادی نہیں تھے۔ موقعہ بموقعہ قرض لے کر بھی خرچ کرنے سے دریغ نہ کرتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ قرض اُن کی ساری جائداد سے بڑھ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ قرض خواہوں سے کچھ قرض معاف کرنے کی سفارش کریں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفارش کرنے کی بجائے ان کی ساری جائداد قرض میں فروخت کردی اور ان کے لئے ایک پائی بھی نہ بچی۔ فتح مکہ کے سال ان کے افلاس کا تدارک کرنے کے لئے آپ نے انہیں یمن کے ایک علاقہ کا حاکم مقرر کرکے بھیجا۔

حافظ ذہبیؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔ الحمد للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس کی مدد سے میں نے روزہ رکھا اور اس کا رزق کھا کر افطار کیا۔

حضرت معاذؓ نے طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو کر اُردن میں تقریباً ۲۵ سال عمر پا کر ۱۸ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

۹ $\frac{۹}{۱}$ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ع)

آپ کی کنیت ابو اسحاق اور سعد بن ابی وقاص نام ہے۔ پورا نسب نامہ یہ ہے۔ ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص مالک بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب الامیر۔ جنگِ بدر میں شریک ہوئے اور ان دس سعادتمندوں میں سے بھی ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی زندگی میں جنت کی بشارت دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں یہ پہلے تیر پھینکنے والے ہیں۔ اُن سے ان کی اولاد عامر، محمد، مصعب، ابراہیم، اور عائشہ کے علاوہ قیس بن ابی حازم، سعید بن المسیب، علقمہ، ابو عثمان نہدی، مجاہد، ایمن مکی اور دوسرے لوگوں نے علم حاصل کیا۔

سترہ سال کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ قد سے پست قد اور بھاری جسم تھے۔ رنگ گندمی، ناک پست اور بال گھنگھریالے تھے عموماً جسم پر بال بکثرت تھے۔ بعض نے کہا ہے دراز قد تھے۔ سعد کے ایک لڑکے کا بیان ہے۔ کہ میرے والد فرماتے ہیں" جب میں مسلمان ہوا اس وقت ابھی میری داڑھی نہیں تھی۔ نیز کہتے ہیں اسلام لانے کے بعد میں تین دن تک اسلام کا تیسرا حصہ تھا۔ یہ بھی کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کی جنگ میں مجھے فرمایا تم پر میرا ماں باپ قربان! دشمن پر تیر چلاؤ۔ آپ مستجاب الدعوات اور بڑی فضیلتوں اور خوبیوں کے مالک تھے۔ جہاد میں آپ کی خدمات بے مثال ہیں۔ آپ کی فتوحات عظیم الشان تھیں۔ اس وجہ سے آپ مسلمانوں میں بہت قدر اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ صحابہؓ کرام کی نزاعات میں غیر جانبدار رہے۔ حضرت

علیؓ اور حضرت معاویہؓ میں سے کسی کا ساتھ نہیں دیا۔ حضرت علیؓ آپ کے اس رویہ پر رشک کیا کرتے تھے۔ کبھی فرماتے سعدؓ اور ابن عمرؓ نے غیر جانبداری کا جو رویہ اختیار کیا ہے اگر یہ گناہ ہے تو بہت چھوٹا گناہ ہے اور اگر نیکی ہے تو بہت بڑی نیکی ہے۔ زہری کہتے ہیں جب آپ پر نزع کی حالت طاری ہوئی تو اون کا ایک پرانا جبہ منگوایا اور کہا مجھے اس میں کفن دینا۔ جنگِ بدر میں میں نے یہ پہنا اور پھر آج تک اپنے کفن کے لئے چھپا رکھا تھا۔ کہتے ہیں ان کا ترکہ بیس لاکھ پچاس ہزار درہم تھا۔ ۵۵ھ میں عقیق نامی گاؤں میں اپنے تعمیر کردہ محل میں گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ وفات کے بعد آپ کا جسدِ مبارک مدینہ منورہ لا کر جنت البقیع میں سپردِ خاک کیا گیا۔ رضی اللہ عنہ

۱۰ ــ ۱۰/۱ ــ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ (ع)

آپ کی کنیت ابوموسیٰ اور عبداللہ نام ہے۔ پورا نسب یوں ہے۔ ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس بن سلیم بن حضار الاشعری۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کی اور جعفرؓ بن ابی طالب کی معیت میں فتح خیبر کے وقت خیبر پہنچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اور معاذؓ کو یمن کے دو الگ الگ صوبوں میں امیر مقرر کیا۔ حضرت عمرؓ کی طرف سے کوفہ اور بصرہ کے بھی گورنر رہے۔ آپ عالم باعمل، صالح اور کتاب اللہ کی بکثرت تلاوت کرنے والے تھے۔ خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں آپ بے مثال تھے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت پاکیزہ اور بڑا مبارک علم روایت کیا ہے۔ آپ لوگوں کو قرآن حکیم پڑھایا کرتے تھے۔ آپ سے طارق بن شہاب، سعید بن مسیب، اسود، ابووائل، ابوعبدالرحمان سلمی، ربعی بن ابن خراش، ابو عثمان اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا ہے۔ آپ اہلِ بصرہ میں سب سے بڑے قاری اور سب سے بڑے فقیہ تھے۔

عیاض اشعری کہتے ہیں جب یہ آیت (فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ۔ عنقریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم پیدا کرے گا جو اللہ تعالےٰ سے محبت کرے گی اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرے گا) تو آپ نے ابوموسیٰ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ ابوموسیٰ! اس آیت میں تیری قوم کا ذکر ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے صحیح کہا اور عیاض ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ صحیحین میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوموسیٰ کے حق میں یوں دعا فرمائی الٰہی! عبداللہ بن قیس کے گناہ معاف کر دے۔ اور اس کو قیامت کے دن عزت والے مقام میں داخل فرما۔ بریدہ کہتے ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی توجہ سے ابوموسیٰ کو پڑھتے ہوئے سنا اور فرمایا اسے داؤد علیہ السلام جیسی خوش آوازی سے نوازا گیا ہے۔ ابوالبختری کہتے ہیں ہم نے ایک دفعہ حضرت علیؓ سے ابوموسیٰ اشعری کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ جس طرح کپڑے کو رنگ میں ڈبو کر نکالا جاتا ہے انہیں علم میں ڈبو کر نکالا گیا ہے۔ اسود کہا کرتے تھے۔ میں نے کوفہ میں حضرت علی اور حضرت ابوموسیٰ اشعری سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔ شعبی کہتے ہیں عموماً لوگ علم ان چھ نفوس سے حاصل کرتے ہیں۔ حضرت عمر، حضرت علی، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، زید بن ثابت اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم اجمعین نیز کہتے ہیں۔ اس امت میں کامل ترین چار قاضی

ہیں۔ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، زید بن ثابتؓ اور ابوموسیٰؓ۔ صفوان کا بیان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ان چار نفوس حضرت عمرؓ، علیؓ، معاذؓ اور ابوموسیٰؓ کے سوا کوئی فتویٰ نہیں دیتا تھا۔ ابوعثمان ہندی فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی باجا، کوئی تال اور کوئی بانسری ابوموسیٰ کی آواز سے اچھی نہیں سنی۔ ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو ہم چاہتے تھے کہ سورہ بقرہ پڑھیں۔ یہ پڑھتے رہیں اور ہم سنتے رہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری بڑے عبادت گذار، قائم اللیل صائم النہار اور گرامی قدر تھے۔ صحیح قول کے مطابق ماہ ذی الحجہ ۴۴ھ میں وفات پائی۔

۱۱ ۱/۱۱ امام ربانی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی کنیت ابوالدرداء اور عویمر بن زید نام ہے اور نسب یوں ہے ابوالدرداء عویمر بن زید الانصاری الخزرجی آپ کی ولدیت میں اختلاف ہے بعض نے عبداللہ اور بعض نے ثعلبہ بتائی ہے۔ آپ کو اس امت کا حکیم کہا جاتا تھا۔ جنگِ بدر تک حلقہ بگوش اسلام نہیں ہوئے تھے بعد میں اسلام لائے۔ جنگِ احد میں شریک ہوئے اور بڑی بہادری کے کارنامے انجام دیئے۔ آپ نے قرآن حکیم براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حفظ کیا تھا۔ اہلِ شام کے عالم اور قرآن خوانی میں اہلِ دمشق کے استاد تھے۔ وہاں کے فقیہ اور قاضی بھی تھے۔

آپ نے خاصی تعداد میں احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے آپ کے صاحبزادے بلال، آپ کی عالمہ فاضلہ بیوی ام الدرداء، جبیر بن نفیر، علقمہ، سعید بن مسیب، خالد بن معدان، ابوادریس خولانی اور بے شمار دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے اور سلمان فارسی کے درمیان عہد مواخاۃ قائم کیا تھا۔ آپ کا اپنا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں تجارتی کاروبار کرتا تھا میں تجارت اور عبادت دونوں کو ساتھ ساتھ جاری رکھنا چاہتا تھا لیکن دونوں باہم نہ چل سکیں چنانچہ میں نے تجارت ترک کر دی اور عبادت میں مصروف ہو گیا واللہ! میں نہیں چاہتا کہ میری دکان مسجد کے دروازہ پر ہو اور مجھ سے ایک نماز بھی باجماعت فوت ہو مجھے ہر روز ۴۰۰ اشرفی منافع ملے اور میں وہ سب اشرفیاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کر دوں (عبادت میں جو مزا آتا ہے اس کے مقابلہ میں یہ سب کچھ ہیچ ہے) فرمایا کرتے تھے میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے شوق میں موت کو، تواضع اور فروتنی کے لئے فقر کو اور گناہ معاف کرانے کے لئے بیماری کو دوست رکھتا ہوں۔ صحیح بخاری میں حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے وقت چار صحابہ ابوالدرداءؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ اور ابوزیدؓ کے سوا قرآن حکیم کا کامل حافظ کوئی نہیں تھا[1]۔ قاسم بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ حضرت ابوالدرداءؓ کا ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جنہیں دانائی کے ساتھ علم عمل ہوا ہے۔ مسروق فرماتے ہیں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[1] حضرت انس نے اپنے علم کی حد تک یہ بات کہی ہے یا یہ انصار کے ساتھ خاص ہے اس سے لازم نہیں آتا کہ صحابہ میں کامل حافظ کوئی نہیں تھا (مترجم)

Marfat.c

کے جملہ صحابہ کا علم ان چھ آدمیوں میں سمٹ آیا ہے۔ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، معاذ بن جبلؓ، ابوالدرداؓ اور زید بن ثابتؓ رضی اللہ عنہم۔ یزید بن معاویہ کہتے تھے ابوالدرداء کا ان فقیہ علماء سے تعلق ہے جو بیماری کے حملہ سے نحیف و لاغر ہو جاتے ہیں۔ فقیہ مصر حضرت لیث ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جو کہتا تھا میں نے ابوالدرداء کو مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ان کے ساتھ اتنے آدمی تھے جیسے کسی بادشاہ کے ساتھ خدم و حشم ہوتے ہیں۔ یہ سب آپ سے مسائل دریافت کرنے کے لئے آئے تھے۔

۱۲ $\frac{۱۲}{۱}$ حضرت عبداللہ بن سلام حلیفِ انصار

آپ کی کنیت ابو یوسف اور عبداللہ نام ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے ابو یوسف عبداللہ بن سلام بن الحارث الاسرائیلی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس دن مدینہ منورہ آئے اسی دن آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کا نام حصین تھا اسے بدل کر آنحضرتؐ نے عبداللہ نام رکھا۔ آپ نے ان کے لئے جنت کی شہادت دی ہے اور قرآنِ حکیم میں ان کے بارہ میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ " وشهد شاهد من بني اسرائيل على مثله " اور " ومن عنده علم الكتاب "۔ آپ اپنے زمانہ میں مدینہ منورہ میں اہلِ کتاب کے عالم فاضل تھے۔ بڑی مقدار میں احادیث کے راوی ہیں آپ سے حضرت انس بن مالک، قاضی بصرہ زرارہ بن اوفی، ابوسلمہ بن عبدالرحمان، ابوسعید مقبری، ابوبردہ بن موسیٰ آپ کے دونوں صاحبزادوں محمد اور یوسف اور دوسرے لوگوں نے حدیثِ پاک کی تعلیم حاصل کی ہے۔ یزید بن عمیرہ کہتے ہیں جب حضرت معاذ پر نزع کا وقت آیا تو لوگوں نے کہا ہمیں کچھ وصیت فرمائیے۔ بولے علم اور ایمان اپنی جگہ موجود ہیں جو انہیں تلاش کرے گا پا لے گا۔ علم ابوالدرداء، سلمان فارسی، عبداللہ بن مسعود اور یہود میں سے اسلام لانے والے عالم عبداللہ بن سلام سے حاصل کرو۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مؤخر الذکر کے متعلق سنا ہے آپ فرماتے تھے جنت میں داخل ہونے والے دس آدمیوں میں یہ دسویں ہیں (ترمذی) حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بجز عبداللہ بن سلام کے کسی کے حق میں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا ہے کہ یہ جنتی ہے ان کے بارہ میں یہ آیت اتری ہے " وشهد شاهد من بني اسرائيل على مثله (متفق علیہ) سعد یہ بھی فرماتے ہیں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ابھی اس راستہ سے ایک جنتی آدمی گزرے گا۔ ہم نے دیکھا تھوڑی دیر بعد اس راستہ سے عبداللہ بن سلام نمودار ہوئے۔ متعدد احادیث میں آتا ہے کہ ایک رات حضرت عبداللہ بن سلام نے خواب دیکھا، آنحضرتؐ سے تعبیر پوچھی، تو آپ نے فرمایا تمہاری موت اس حالت میں واقع ہوگی کہ تمہارے ہاتھ اسلام کا مضبوط کڑا موجود ہوگا۔ ایک دن حضرت عبداللہ لکڑیوں کی ایک گٹھڑی اٹھائے ہوئے بازار سے گذرے کسی نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قسم کی باربرداری سے بے نیاز نہیں کیا؟ فرمایا کیوں نہیں اللہ تعالیٰ نے بے نیاز کر دیا ہے۔ لیکن میں تکبر کی بیخ کنی کرنا چاہتا ہوں آپ کے صاحبزادے یوسف کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ابا جان نے آنحضرت صلی اللہ

t.com

علیہ وآلہ وسلم سے کہا میں نے قرآن بھی پڑھا ہے۔ اور توراۃ بھی پڑھی ہے آپ نے فرمایا ایک رات قرآنِ حکیم کی تلاوت کیا کرو اور دوسری رات توراۃ کا مطالعہ کر لیا کرو۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ توراۃ کو بار بار پڑھنے اور اس میں تدبر کرنے کی اجازت ہے۔ تمام علماء کے نزدیک بالاتفاق حضرت عبد اللہ بن سلام کا مدینہ منورہ میں ۴۳ھ میں انتقال ہوا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۳ ۱۳/۱ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (ع)

آپ کی کنیت اُم عبد اللہ ہے۔ آپ خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دخترِ نیک اختر ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے بے حد محبت تھی۔ بڑے بڑے فقہاء صحابہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے بلکہ بڑے بڑے فقیہ صحابی مشکل مسائل کے حل کے لئے آپ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت نے آپ سے فقہ حدیث کا علم حاصل کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر کے بعد ماہ شوال میں آپ کو اپنے گھر آباد کیا اور آپ نے حضورؐ کے ساتھ ۸ سال ۵ ماہ بسر کئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی سب بیویوں سے ان کے ساتھ زیادہ محبت تھی۔

اہلِ افک نے آپ پر تہمت باندھی، تو آپ کی برأت اور طہارت میں متعدد آیات نازل ہوئیں۔ آپ نے ۶۵ سال عمر پائی اور آپ سے صحابہ کی ایک جماعت، مسروق، اسود، سعید بن مسیب، عروہ، قاسم، شعبی، عطاء، ابن ابی ملیکہ، مجاہد، عکرمہ، عمرہ، معاذہ عدویہ، نافع مولیٰ ابن عمر اور بہت سے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کے پاس سب لوگوں سے زیادہ علم تھا اور بڑے بڑے صحابہ آپ سے مسائل پوچھتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں جب ہم صحابی کسی حدیث کے سمجھنے میں مشکل پاتے تو حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے وہ اپنے بے پناہ علم کی بدولت ہماری مشکل حل فرما دیتیں۔ آپ کا علم بہت وسیع تھا۔ عروہ کہتے ہیں میں نے ان سے بڑھ کر علم طب کا جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ نیز فرماتے ہیں میں نے قرآنِ حکیم، فرائض، حلال و حرام، شعر، تاریخ اور انساب عرب میں حضرت عائشہ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں دیکھا۔

ایک دفعہ امیر معاویہؓ نے حضرت عائشہ کی خدمت میں ایک لاکھ درہم ارسال کئے۔ مگر آپ نے سورج غروب ہونے سے پہلے سب غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیئے۔ شام کے وقت آپ کی خادمہ نے عرض کیا۔ ہمارے لئے ان میں سے ایک درہم کا گوشت ہی خرید لیتیں؟ اس پر آپ نے فرمایا، مجھے پہلے کیوں نہیں یاد دلایا۔ ام ذرہ کہتی ہیں۔ ایک دن حضرت عائشہؓ کے پاس دو تھیلیوں میں بند مال بھیجا گیا۔ میرا خیال ہے وہ مال ایک لاکھ اسی ہزار درہم ہوگا۔ آپ نے اس دن روزہ رکھا ہوا تھا۔ ایک پلیٹ منگوائی اور وہ سب کا سب مال تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ شام کے وقت ان کے پاس ایک درہم بھی نہیں بچا شام کے وقت خادمہ سے روزہ کھولنے کیلئے افطاری لاؤ خادمہ نے خشک روٹی اور زیتون کا تیل پیش کیا۔ ام ذرہ نے حضرت عائشہؓ سے کہا۔ آپ سے یہ بھی نہ ہو سکا کہ ایک درہم کا گوشت ہی خرید لیتیں۔ ہم

Marfat.c

سب اس سے روزہ افطار کرتے۔ فرمایا مجھے ملامت نہ کرو، اگر تم یاد دلاتیں تو میں ضرور گوشت منگوا دیتی۔ عائشہؓ بنت طلحہ کہتی ہیں ایک دن حضرت عائشہؓ نے گھر میں ایک سانپ مار ڈالا۔ رات خواب میں دیکھا کوئی کہہ رہا ہے آپ نے ایک مسلمان جن کو مار ڈالا ہے؟ فرمایا اگر وہ مسلمان ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کے گھر داخل نہ ہوتا۔ جواب آیا، وہ تو اس وقت آیا جس وقت آپ نے اپنا جسم کپڑوں میں چھپا رکھا تھا۔ اس پر آپ چونک پڑیں اور اس روز ۱۲ ہزار درہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں تقسیم کئے۔

آپ کا انتقال ۵۷ھ میں اور ایک قول کے مطابق ۵۸ھ میں ہوا۔ حافظ ذہبیؒ نے آپ کے حالات میں ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے۔

۱۴ ۱۴/۱ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ع)

آپ کی کنیت ابو نجید ہے اور آپ عرب کے مشہور قبیلہ بنو خزاعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسلام لانے کا زمانہ ایک ہے کثیر تعداد میں احادیث روایت کرتے ہیں۔ جن لوگوں کو حضرت عمرؓ نے اہلِ بصرہ کی طرف دینی تعلیم دینے کے لئے بھیجا تھا۔ ان میں سے ایک آپ بھی تھے۔ زرارہ بن اوفیٰ کہتے ہیں میں نے حضرت عمران بن حصین کو ریشمی لباس پہنے دیکھا ہے[1] آپ بصرہ کے قاضی بھی رہے ہیں حضرت حسن بصریؒ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اہلِ بصرہ کے حق میں ان سے بہتر کوئی آدمی بصرہ میں نہیں آیا۔

آپ سے زرارہ، حسن بصری، محمد بن سیرین، زہدم جرمی، عامر شعبی، ابن بریدہ، مطرف بن عبداللہ بن الشخیر، ابو رجاء عطاردی اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا ہے۔ ان کو فرشتے السلام علیکم کہتے تھے۔ ۵۲ھ میں وفات پائی۔ اکثر نواسیر (زہریلے پھوڑوں) کی وجہ سے بیمار رہتے تھے۔ ایک دفعہ ان پر آگ سے داغ بھی لگوائے چنانچہ فرماتے ہیں، ہم نے علاج کے طور پر آگ سے داغا جانا برداشت کیا لیکن کامیاب نہ ہوئے۔ روایت میں آیا ہے۔ آگ کے داغ لگانے کے بعد مدت تک ان پر فرشتوں کا سلام موقوف رہا۔ پھر جب اس علاج کو ترک کیا تو فرشتوں کا سلام دوبارہ شروع ہو گیا۔ کتب حدیث میں ان کی روایات بڑی تعداد میں مذکور ہیں۔ آپ کا شمار بڑے زیرک اور فاضل صحابہؓ میں ہوتا تھا۔ آپ کا اور حضرت ابو ایوبؓ انصاری، حضرت ابو بکرہ ثقفی، کعب بن عجرہ اور معاویہ بن خدیج کا ایک ہی سال میں انتقال ہوا ہے۔ یہ پانچوں صحابی جنگِ صفین سے کنارہ کش رہے تھے ہاں حضرت ابو ایوبؓ کے متعلق اختلاف ہے۔

۱۵ ۱۵/۱ حضرت زید بن ثابت انصاری (ع)

آپ کی کنیت ابو سعید اور ابو خارجہ اور زید بن ثابت نام ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے۔ ابو سعید زید بن ثابت ضحاک بن زید بن لوذان الخزرجی النجاری۔ آپ قرآن حکیم کے معلّم اور علمِ فرائض کے ماہر تھے۔ آنحضرت صلی

[1] یہ بواسیر کے مریض تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عذر کی وجہ سے ریشمی لباس پہننے کی اجازت دی تھی ورنہ مرد کے لیے ریشم حرام ہے۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب وحی بھی تھے۔ آپ کے والد ہجرت سے پہلے اوس اور خزرج کے درمیان واقع ہونے والی لڑائی بعاث میں قتل ہو گئے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو زید ۱۲ سال کے تھے۔ بڑے ذہین اور شریف الطبع تھے۔ اسلام لانے کے بعد آپ نے ان کو [illegible]
جس میں انہوں نے بہت جلد مہارت حاصل کر لی۔ آنحضرت [illegible]
زید حافظ اور علم میراث میں [illegible] اور [illegible]
ہو چکے تھے صدیق اکبرؓ نے ان کو پہلے [illegible] قرآن مجید کو کتابی [illegible]
محنت سے کام لے کر مختلف چیزوں سے قرآن حکیم کو پہلی دفعہ کتابی شکل میں [illegible] امیر المومنین حضرت عثمانؓ نے بھی اپنے عہد خلافت میں آپ کے حفظ، دین و امانت اور حسن کتابت پر اعتماد کرتے ہوئے قرآن حکیم کے مختلف نسخے تیار کرنے پر آپ کو مقرر کیا۔ آپ سے حضرت عبداللہ بن عباس اور ابو عبدالرحمن سلمی جیسے ممتاز صحابہ و تابعین کی ایک جماعت نے قرآن حکیم کی تعلیم حاصل کی اور حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن المسیب کے صاحبزادہ خارجہ، سلیمان بن یسار، ابان بن عثمان، عبید بن سباق، عطاء بن یسار، بشر بن سعید، حجر مدری، طاؤس، عروہ اور دیگر کثیر مخلوق نے علم حدیث حاصل کیا۔ حضرت عمرؓ جب فریضہ حج ادا کرنے مکہ معظمہ تشریف لے جاتے تو مدینہ منورہ میں آپ کو اپنا نائب مقرر فرماتے۔ آپ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ مکحول روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ مشہور صحابی حضرت عبادہ بن صامت نے بیت المقدس کے پاس ایک شامی دیہاتی کو اپنا گھوڑا پکڑنے کے لئے کہا اس کے انکار پر انہوں نے اسے پیٹا ہے جس سے اس کا سر زخمی ہو گیا۔ اس نے امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے پاس شکایت کی آپ نے پوچھا عبادہ! کیا معاملہ ہے؟ عبادہ بولے میں نے اسے گھوڑا پکڑنے کو کہا اس کے انکار کرنے پر غصہ میں آ کر اسے پیٹا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا تو اب قصاص کے لئے بیٹھ جاؤ۔ پاس سے حضرت زیدؓ بولے آپ اپنے بھائی سے اپنے غلام کو قصاص دلوائیں گے؟ اس پر حضرت عمرؓ نے قصاص پر اصرار ترک کر دیا۔ اور دیہاتی کو دیت دے کر راضی کیا۔ خارجہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے پہلے ۱۷ سورتیں حفظ کر چکا تھا میں نے آپ کو قرآن پڑھ کر سنایا تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا مجھے اپنی خط و کتابت میں یہود پر اعتماد نہیں ہے تم ان کی زبان میں لکھنا پڑھنا سیکھو تاکہ آئندہ میری خط و کتابت تمہارے ذریعہ ہو چنانچہ میں نے صرف پندرہ دن میں ان کی زبان میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا اور اس میں پوری مہارت حاصل کر لی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں انصار کے چار آدمی قرآن حکیم کے مکمل حافظ ہو چکے تھے۔ حضرت ابی بن کعب سید القراء، زید بن ثابت، معاذ بن جبل اور ابو زید رضی اللہ عنہم اجمعین۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے سب سے بڑے علم فرائض کے عالم زید ہیں۔ شعبی فرماتے ہیں کہ زید قرآن، فرائض اور میراث کے علم میں سب لوگوں پر غالب آ گئے ہیں۔ مسروق کا بیان ہے کہ صحابہ کرام میں او نچے معیار کے [illegible]

حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہؓ بن مسعود، حضرت زیدؓ بن ثابت اور حضرت ابوموسیٰؓ اشعری تھے۔ سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اپنے اپنے عہدِ حکومت میں فتویٰ، علمِ فرائض اور علمِ قراءت میں کسی شخص کو حضرت زید بن ثابت پر مقدم نہیں سمجھتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے زید کو باقاعدہ عہدۂ قضا پر مامور فرمایا اور ان کی تنخواہ بھی مقرر کی۔ احمد عجلی کہتے ہیں کہ قراءت اور علمِ فرائض میں لوگ زید بن ثابت کے تابع ہیں۔ حضرت عبداللہؓ بن عباس فرماتے ہیں زید بن ثابت راسخ فی العلم ہیں۔ عبداللہ بن عباس حضرت زید کی رکاب تھام کر چلتے تھے۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا آج اُمت کا سب سے بڑا عالم فوت ہو گیا۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ ابن عباس کو ان کا خلیفہ اور جانشین بنا دے۔ حضرت زید کا معمول تھا کہ جب کوئی شخص اُن سے فتویٰ پوچھتا تو فرماتے تم قسم اٹھا کر کہتے ہو کہ واقعہ اسی طرح ہے جس طرح تم بیان کر رہے ہو؟ اگر وہ قسم اُٹھاتا تو فتویٰ دیدیتے ورنہ سکوت فرماتے۔ واقدی، یحییٰ بن بکیر، خلیفہ اور ابن نمیر کے قول کے مطابق ۴۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ ایک اور قول ۵۴ھ اور دوسرا قول ۵۵ھ کا بھی ہے۔

۱۶ ۱۶/۱ حضرت ابوہریرۃؓ الدّوسی الیمانی

آپ مشہور فقیہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ کا اسلامی نام بروایت مشہور عبدالرحمٰن بن صخر ہے دورِ جاہلیت میں آپ کا نام عبدشمس تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میری کنیت میرے والد نے ابوہریرۃ رکھی تھی۔ میں بکریاں چراتا تھا اور جنگل سے مجھے جنگلی بلی کے بچے ملے جنہیں اٹھا کر میں گھر لے آیا۔ جب میرے والد نے ان کی آوازیں سنیں اور میں نے سارا ماجرا انہیں کہہ سنایا تو انہوں نے کہا تو ابوہر ہے، حالانکہ میرا نام عبدشمس تھا۔

حضرت ابوہریرۃؓ رسولِ اکرم کی خدمت میں فتح خیبر کے ایام میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے بہت سے ارشادات سن کر حفظ کر لئے۔ علاوہ ازیں حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، ابیّ بن کعب اور کعبؓ سے بھی حضرت ابوہریرۃؓ نے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے الاغرّ، ابومسلم، سعید بن المسیّب، بشیر بن نہیک، حفص بن عاصم، حمید بن عبدالرحمٰن زہری، حمید بن عبدالرحمٰن حمیری، ابوصالح السمان، خلاس بن عمرو، سالم ابوالغیث، سعید مقبری اور ان کا باپ ابوسعید، سعید بن مرجانہ، سلمان الاغر، ابوحازم، سلمان اشجعی، ابویونس سلیم بن جبیر، سلیمان بن یسار، شہر بن حوشب، صالح مولی التوءمۃ، ضمضم بن جوس، طاؤس، شعبی، ابوادریس الخولانی، ابوعثمان نہدی، عبدالرحمٰن اعرج، عراک بن مالک، عکرمہ، عروہ، عطاءؒ، مجاہدؒ ابن سیرین، محمد بن زیاد جمحی، محمد بن کعب، موسیٰ بن وردان، نعیم مجمر، نافع، مولا ابن عمرؓ، ہمام بن منبہ اور دوسرے بیشمار لوگوں نے احادیث روایت کیں۔ آپ علم کا خزانہ تھے اور اپنی جلالتِ قدر، عبادت اور تواضع کے ساتھ ساتھ آپ بہت بڑے مفتی بھی تھے۔ امام بخاریؒ نے فرمایا ہے کہ حضرت ابوہریرۃ سے آٹھ سو یا اس سے بھی زائد افراد نے احادیث روایت کی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوہریرۃؓ کا رنگ گندمی اور شانے کشادہ تھے۔ نیز آپ کے اگلے دو دانتوں کے درمیان خلا

تھا اور آپ کے سر کے بال دو مینڈھیوں کی صورت میں ہوتے تھے جنہیں آپ سرخ رنگ کا خضاب لگائے رکھتے۔ آپ کا شمار تنگدست اصحاب صفہ میں ہوتا تھا اس دور میں فقر و فاقہ کی مصیبت میں بھی آپ مبتلا رہے۔ لیکن نبی اکرم کی وفات کے بعد خلافت راشدہ میں ان کی معاشی حالت کافی سدھر گئی تھی اور آپ بہت مالدار ہو گئے تھے۔ بایں ہمہ آپ بہت بڑے عابد اور ذاکر بھی تھے۔ مدینہ منورہ کے گورنر بھی رہے اور مروان کے دور امارت میں اس کی نیابت بھی کرتے رہے۔ اپنے دور امارت میں کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ لکڑیوں کا گٹھا اٹھائے ہوئے بازاروں سے گزرتے اور پکارتے جاتے کہ اپنے گورنر کے لئے راستہ چھوڑ دو۔ کچھ مزاح کا عنصر بھی آپ کی طبیعت میں پایا جاتا تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

ابوبکر بن ابی داؤد کا بیان ہے کہ جب وہ سجستان میں ابوہریرہؓ کی روایت کردہ احادیث زیر تحریر لا رہے تھے تو انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کو خواب میں دیکھا ان کی داڑھی بہت گھنی تھی ان کا رنگ براؤن تھا اور موٹے کپڑوں میں ملبوس تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں میں نے عرض کی "میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں" اس پر آپ نے فرمایا "میں دنیا میں پہلا شخص ہوں جس نے احادیث کا اتنا بڑا ذخیرہ محفوظ کیا ہے"۔

قیس، حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا "جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے سفر کر رہا تھا اس وقت میری زبان پر یہ شعر تھا

یا لیلۃ من طولہا و عنائہا　　　علی انہا من دارۃ الکفر نجت

یہ رات کتنی طویل اور پرمشقت ہے۔ تاہم مجھے گوارا ہے کہ کفر کے ماحول سے اس نے نجات بخشی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا، میرا ایک غلام بھاگ گیا تھا۔ جب میں مدینہ آیا اور حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت اسلام کر لی تو اچانک وہ غلام مل گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ یہ تمہارا غلام ہے۔ میں نے عرض کی یہ آزاد ہے۔ چنانچہ میں نے اسے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے آزاد کر دیا۔ ایک شخص مضارب [illegible] ہیں کہ آپ اپنی بیٹی سے فرما رہے تھے سونا مت پہنا میں آگ کے شعلوں کی لپیٹ [illegible] کہتے ہیں کہ میرے باپ نے بیان کیا حضرت ابوہریرہؓ فرما رہے تھے میں نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ حالت مسکنت میں ہجرت کی اور غزوان کی بیٹی کی مزدوری کرتا تھا۔ جب وہ سواری کرتے تو میں پیٹ بھر کھانے کے بدلے ان کی خدمت گزاری کرتا تھا اور جب وہ کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو میں ان کے لئے ایندھن کے لئے لکڑیاں اکٹھی کرتا۔ پس اللہ کا شکر ہے جس نے دین کی وجہ سے ابوہریرہ کو امام بنا دیا۔ سالم کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگوں نے بحالت احرام میں مجھ سے پوچھا کہ بعض دوسرے حضرات جو احرام کھول چکے ہیں انہوں نے جس شکار کا ہدیہ بھیجا ہے اسے کھا لیں؟ تو میں نے انہیں کہہ دیا کہ کھا لو۔ بعد ازاں حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان کو اس بارے میں بتایا۔ اس پر جناب عمرؓ نے فرمایا اگر تم انہیں اس کے علاوہ کسی اور بات کا حکم دیتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔

سعید بن ابی ہند، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ابوہریرہ تم ان اموال غنیمت کے لئے مجھ سے سوال نہیں کرتے ہو؟ تو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول میں آپ سے درخواست

fat.com

یہ ہے کہ آپ مجھے اس علم دین کی تعلیم دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم فرمایا ہے۔ اس پر آپ نے میری پشت پر پڑی چادر اتار کر میرے اور اپنے درمیان زمین پر بچھا دی اور میں اس پر ایک کیڑا سا رینگتا ہوا دیکھنے لگا۔ پھر آپ نے مجھ سے ایک بات ارشاد فرمائی جب میں پوری طرح سن چکا تو آپ نے فرمایا اب اس چادر کو اکٹھا کر کے اپنے اوپر اوڑھ لو۔ ابوہریرہؓ نے بیان کیا اس واقعہ کے بعد آپ کی ارشاد فرمودہ حدیث کا کوئی ایک حرف بھی مجھے نہیں بھولا۔

جناب عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا میں ہر روز اللہ تعالیٰ سے بارہ ہزار مرتبہ توبہ و استغفار کرتا ہوں اور یہ تعداد میرے گناہوں کے مطابق ہے۔ (بارہ ہزار کا عدد کثرت استغفار پر دلالت ہے نفس تعداد پر نہیں۔ مترجم) ابونعیم بن محرر بن ابوہریرہؓ اپنے دادا (یعنی حضرت ابوہریرہؓ) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک لمبا دھاگا تھا۔ جس میں دو ہزار گرہ لگی ہوئی تھی۔ آپ سونے سے پہلے اس کے ساتھ تسبیح الٰہی کرتے تھے۔ قیس بن حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں خیبر کی لڑائی کے موقع پر اس وقت آپ کی خدمت میں پہنچا جب آپ قتال سے فراغت پا چکے تھے۔ ابن سیرین کا بیان ہے کہ ان دنوں ابوہریرہؓ پر فقر و فاقہ کا یہ عالم تھا کہ ابوہریرہؓ کہتے ہیں "میں بھوک سے نڈھال اس مقام پر پڑا تھا جو حضورؐ کے منبر اور روضہ مبارک کے درمیان ہے۔ اور لوگ مجھے پاگل یا آسیب زدہ سمجھتے اور کوئی میرے سینے پر بیٹھ جاتا تو میں سر اٹھا کر کہتا مجھے وہ تکلیف نہیں جو تم سمجھتے ہو، میری یہ حالت سخت بھوک کی وجہ سے ہے۔ امام احمد نے اپنی مسند میں ابوہریرہؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے فرمایا" اے اللہ اپنے ان بندوں کو (یعنی ابوہریرہؓ اور اس کی ماں کو) اپنے ایماندار بندوں کا محبوب بنا دے اور ان کو ان دونوں کا محبوب بنا دے۔ طفاوی کا بیان ہے میں حضرت ابوہریرہؓ کے پاس مدینہ میں چھ ماہ تک رہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں ان سے زیادہ مستعد اور مہمان نواز کسی کو نہیں پایا۔ مقبری نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو برتن (یعنی دو طرح کے ارشادات) محفوظ کئے ایک قسم کے ارشادات تو لوگوں میں بغرض تعلیم پھیلا دیئے۔ البتہ دوسری قسم کے ارشادات (جن کا تعلق آنے والے حالات اور شرور و فتن سے تھا۔ مترجم) اگر لوگوں کو بتا دیتا تو میری رگ جاں کاٹ دی جاتی۔ صالح السمان نے کہا کہ حضرت ابوہریرہؓ کو رسول پاک کے دوسرے صحابہ کے مقابلے میں سب سے زیادہ احادیث یاد تھیں۔ امام شافعی نے بھی فرمایا کہ حضرت ابوہریرہؓ اپنے زمانے کے راویان حدیث میں سب سے بڑے حافظ حدیث تھے۔ عبداللہ بن شقیق کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے خود فرمایا "میں کسی ایسے صحابی رسول کو نہیں جانتا جسے آپ کے فرمودات مجھ سے زیادہ یاد ہوں"۔ ابورافع سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے حضرت کعب سے ملاقات کی۔ آپ ان سے حدیث بیان بھی کرتے تھے اور ان سے حدیث پوچھتے بھی تھے اس پر جناب کعب نے فرمایا "میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس نے تورات نہ پڑھی ہو اور ابوہریرہؓ سے زیادہ اس کا علم رکھتا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت ابوہریرہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا اے ابوہریرہؓ آپ ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چمٹے رہتے تھے اس لئے ہم سب سے زیادہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کا علم ہے۔ ابوعثمان نہدی نے کہا کہ میں سات روز ابوہریرہؓ کا مہمان رہا۔ ان کا ان کی اہلیہ کا اور ان کے خادم کا معمول یہ تھا کہ رات کو تین

t.com

حصوں میں تقسیم کر لیتے تھے۔ ایک تہائی رات ان میں سے ایک بیدار رہتا اور نماز پڑھتا پھر رات کے درمیانی حصہ میں عبادت کے لئے دوسرے کو جگا دیتا اور آخری حصہ شب کے لئے وہ تیسرے کو بیدار کر دیتا۔

محمد بن زیاد سے مروی ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ جناب ابوہریرہؓ کو مدینہ کا گورنر بنا دیتے تھے پھر جب ان پر کسی وجہ سے ناراض ہو جاتے تو مروان کو گورنر بنا دیتے اور ابوہریرہؓ کو معزول کر دیتے۔ بعد ازاں تھوڑا ہی عرصہ گزرتا تو پھر ابوہریرہؓ کو گورنر بنا دیتے اور مروان کو معزول کر دیتے۔ ایسے ہی ایک دفعہ جب حضرت ابوہریرہؓ گورنر مدینہ تھے انہوں نے اپنے سیاہ فام غلام کو حکم دیا کہ دروازہ پر کھڑے ہو جاؤ اور اندر آنے سے کسی کو [illegible] سوائے مروان کے۔ چنانچہ غلام نے ایسے ہی کیا۔ اس کے بعد جب پھر مروان کو گورنر بنا دیا گیا تو وہ [illegible] حضرت ابوہریرہؓ کے پاس اندر چلے گئے اور کہا آپ کے غلام نے تو ہمیں پہلے اندر آنے سے روک دیا تھا۔ [illegible] حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا بیشک [illegible]

حضرت ابوہریرہؓ نے ۵۸ھ میں وفات پائی۔ محدثین کی ایک جماعت کا یہی قول ہے [illegible] نے سال وفات ۵۹ھ اور ۵۷ھ بھی بتایا ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۷ $\frac{۱۷}{۱}$ امام عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما

امام ابو عبدالرحمان عدوی مدینہ کے رہنے والے تھے اور علم و عمل [illegible] بلند پایہ تھے آپ نے غزوہ [illegible] میں شرکت کی اور بیعۃ الرضوان کے موقع پر [illegible] آپ [illegible] کی پوری اہلیت رکھتے تھے [illegible] کی موجودگی میں ان کا نام خلافت کے لئے پیش کیا گیا [illegible] وسلم نے ان کی تعریف کی ہے اور ان کی [illegible] دے رکھا تھا۔ آپ ان کی یاد [illegible] کی ہے۔ بیت اللہ کو ویران کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے [illegible] کون ہے؟ کسی نے کہا یہ عبداللہ بن عمر ہیں [illegible] نے اپنے کسی [illegible] سے کہا [illegible] سبب آپ بیمار ہو گئے اور [illegible] السلام علیکم کہا۔ مگر آپ نے سلام کا جواب نہ دیا [illegible] میں یہ واقعہ مختصر طور پر ذکر ہوا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں [illegible] کوئی نیکی کرنے یا نیکی کی بات کہنے [illegible] وقت حضرت عبداللہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ اور [illegible] مجھے خلافت کے معاملہ میں قریش کے ساتھ مزاحمت کرنے سے [illegible]

عمرو بن العاص تحکیم کے سلسلہ میں مدینہ آئے تو ابو موسیٰ نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے سوا کسی کو خلافت کا اہل نہیں سمجھتا تو عمرو بن عاص حضرت عبداللہ سے کہا ہم آپ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کرنا چاہتے ہیں، کیا آپ یہ کرنے کے لئے تیار ہیں کہ بہت سا مال لے کر اس آدمی کے حق میں دستبردار ہو جائیں جو آپ سے خلافت کا زیادہ حریص ہے؟ یہ سن کر آپ ناراض ہو گئے اور اُٹھ کر جانے لگے لیکن عبداللہ بن زبیرؓ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور کہا ابو عبدالرحمان! ان کی غرض یہ ہے کہ آپ انہیں کچھ مال دیں تا کہ یہ آپ کے حق میں خلافت کا فیصلہ کر دیں اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا۔ اے عمرو! تم پر افسوس ہے اس پر عمرو بولے میں نے تو محض آزمانے کے لئے یہ بات کہی ہے۔ حضرت عبداللہ نے کہا بخدا! خلافت کے سلسلہ میں نہ میں کسی کو کچھ دوں گا اور نہ کسی سے کچھ لوں گا۔ اور سلسلہ میں عام مسلمانوں کے رضامندی کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا۔ حضرت علیؓ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ کہتے ہیں حضرت عبداللہؓ بن عمر اس وقت کے ممتاز مفکر ہیں۔ حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں اگر میں کسی کے جنتی ہونے کی شہادت دوں تو وہ صرف حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہوں گے۔ حسن بصری فرماتے ہیں لوگوں نے حضرت عبداللہ سے کہا کہ آپ سردار ہیں اور سردار کے بیٹے ہیں آپ پر سب لوگ راضی ہیں۔ آیئے ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ واللہ! میں نہیں چاہتا کہ میری ناطہ خون کا ایک قطرہ بھی بہے۔ محمد بن زید کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ فرماتے رو پڑتے اور آپ کے مکان کے پاس احتراماً آنکھیں جھکا کر گذرتے سفیان ثوری کا یہ قول کتنا برحق ہے کہ اجتماع کی صورت میں حضرت عمرؓ لائق اتباع ہیں اور افتراق کی حالت میں ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔

سلیمان بن یسار کہتے ہیں میں نے تحصیل علم کے لئے اپنا وقت حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے درمیان برابر برابر تقسیم کر رکھا تھا۔ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کو اکثر یہ کہتے سنتا تھا کہ مجھے یہ مسئلہ معلوم نہیں لیکن اس کے برعکس عبداللہ بن عباس کسی کو جواب دیئے بغیر نہیں جانے دیتے تھے اور کہتے تھے عبداللہ بن عمر پر تعجب ہے کہ وہ لوگوں کو کچھ جواب دیئے بغیر واپس کر دیتے ہیں۔ وہ دریافت شدہ مسئلہ میں غور کیوں نہیں کرتے اگر اس میں کوئی حدیث وارد ہے تو وہ بتائیں ورنہ اپنی رائے و قیاس سے ہی کچھ نہ کچھ جواب دیں۔ پھر میں نے یہ بھی دیکھا کہ ایک دفعہ عبداللہ بن عباسؓ سے کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا جس میں وہ اُلجھ گئے کوئی صحیح جواب نہ بن پڑا، تو کہنے لگے کہ یہ ساری مصیبت اس کوشش کی وجہ سے ہے کہ ہر مسئلہ میں کچھ نہ کچھ کہا جائے۔ امام مالک فرماتے ہیں مجھے میرے شیخ ابن شہاب زہری نے کہا کسی کی رائے کو عبداللہ بن عمرؓ کی رائے کے برابر نہ سمجھو۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ۶۰ سال تک بقید حیات رہے ہیں۔ ان سے آپ کی اور آپ کے صحابہؓ کی کوئی بات چھپی ہوئی نہیں تھی۔ یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں، میں نے امام مالکؒ سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ کہا ہے کہ میں نے اپنے مشائخ سے سنا ہے کہ جس نے عبداللہ بن عمرؓ کے قول پر عمل کیا اس نے انتہائی محقق قول پر عمل کیا؟ فرمایا

ہاں میں نے یہ کہا ہے۔

نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ بن عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوامر اور آپ کے اقوال وافعال کی دیوانہ وار اتباع کیا کرتے تھے۔ ابوجعفر محمد باقر کہتے ہیں کہ صحابہ میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سن کر اس میں کمی بیشی اور ردوبدل کرنے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بڑھ کر ڈرنے والا ہو۔ محمد کہتے ہیں ایک دفعہ حجاج نے اپنے خطبہ میں کہا عبداللہ بن زبیرؓ نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدل ڈالا۔ اس غلط بیانی سے عبداللہؓ بن عمر جوش میں آ کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو۔ نہ عبداللہ بن زبیرؓ اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدل سکتا ہے اور نہ تم بدل سکتے ہو۔ اس پر حجاج نے کہا بڈھے تمہاری عقل کام نہیں کرتی۔ حضرت عبداللہ بولے اگر تم نے دوبارہ غلط بیانی کی تو مجھے بھی دوبارہ تردید کرنا پڑے گی۔ ابو مجلز کہتے ہیں۔ میں نے دیکھا لوگ حضرت عبداللہ سے مسئلے پوچھ رہے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں تم دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔ میں ان لوگوں کے ساتھ رہتا تھا جو مجھ سے علم میں زیادہ سمجھدار تھے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں گا کہ مسئلے دریافت کرنے میں لوگوں کو میری حاجت ہوگی تو میں تمہارے لئے زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرتا۔ ۷۴ھ کے شروع میں حضرت عبداللہؓ بن عمر کا انتقال ہوا۔ آپ ام المومنین حضرت حفصہؓ کے حقیقی بھائی تھے۔ حضرت جابرؓ فرمایا کرتے تھے بجز عبداللہ بن عمرؓ ہم میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جسے دنیا نے اپنی طرف مائل کیا ہو اور وہ اس کی طرف مائل نہ ہوا ہو۔ رضی اللہ عنہما۔

۱۸ ۱۸/۱ امام ابوالعباس عبداللہ بن عباس ہاشمیؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۳ سال تھی۔ آپ نے ان کے لئے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین کی سمجھ عطا فرمائے اور قرآن کریم کی تفسیر کا علم سکھائے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے تو پانی کا برتن رکھا پایا۔ پوچھا کس نے رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا، میں نے۔ میرا جواب سن کر آپ نے فرمایا الٰہی! اسے تفسیر قرآن کا علم سکھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا، عبداللہ بن عباسؓ قرآن کریم کے بڑے اچھے مفسر ہیں اگر یہ ہماری عمر کے ہوتے تو ہم میں سے کوئی شخص علم میں ان کا مقابلہ نہ کر سکتا۔

ابووائل کہتے ہیں ایک دفعہ حضرت علی نے عبداللہ بن عباس کو امیر الحج مقرر کیا اس سال انہوں نے ایسا بلیغ اور پرمغز خطبہ ارشاد فرمایا کہ اگر ترک اور رومی سن لیتے تو اسلام قبول کئے بغیر ان سے کوئی چارہ نہ ہوتا۔ پھر سورت نور کی تلاوت کی اور اس کی تفسیر بیان فرمائی۔ ابوبکر کہتے ہیں عبداللہ بن عباس بصرہ میں امیر ہو کر آئے تو اس وقت وہاں قد و قامت، جمال و کمال، علم و ادب اور فن خطابت میں ان کا ہمسر کوئی عربی نہ تھا۔ معمر کہتے ہیں عبداللہ بن عباس نے زیادہ تر علم حضرت عمرؓ، حضرت علی اور ابی بن کعب سے حاصل کیا ہے

Marfat.c

خود فرماتے ہیں اگر مجھے پتہ چلتا کہ کسی شخص کے پاس کوئی حدیث موجود ہے تو میں اس کے دروازے پر آکر بیٹھ جاتا جب وہ باہر آتا تو میں اس سے وہ حدیث حاصل کرتا حالانکہ اگر میں چاہتا تو اس کو آواز دے کر باہر بلا سکتا تھا۔ عبداللہ بن شداد کا بیان ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھے کہا ابن شداد! آؤ تمہیں ایک عجیب واقعہ سناؤں میں دوپہر کے وقت آرام کرنے کے لیے بستر پر لیٹا تھا کہ غلام نے آکر کہا دروازہ پر ایک آدمی کھڑا اجازت مانگ رہا ہے؟ میں نے کہا اسے ضرور کوئی کام ہوگا اندر بھیجدو۔ وہ اندر آیا تو بولا حضرت علیؓ کے متعلق فرمایئے وہ کب مبعوث ہوں گے؟ میں نے کہا تمہارا سوال عجیب ہے۔ جب دوسرے لوگ قبروں سے نکلیں گے تو وہ بھی نکل آئیں گے بولا آپ بھی دوسرے بیوقوفوں کی طرح یہی کہتے ہیں۔ میں نے خادم سے کہا اسے باہر نکالو ورنہ اس کی خیر نہیں یہ میرے ہاتھ سے پٹے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں ایک گھڑی کا مذاکرہ علمیہ ساری رات کے قیام سے بہتر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ۶۸ھ میں طائف میں انتقال ہوا۔ محمد بن حنفیہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور کہا آج دنیا سے اس امت کا عالم ربانی اٹھ گیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۹ $\frac{19}{1}$ عالم ربانی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما

آپ ابو محمد اور ابو عبدالرحمٰن کنیت رکھتے تھے۔ فتح مکہ سے تھوڑا عرصہ پہلے اپنے باپ کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ منورہ آئے۔ آپ اپنے باپ سے صرف گیارہ سال چھوٹے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں ان کے والد سے افضل سمجھتے تھے۔ حضورؐ کے زمانہ سے ہی آپ نماز و روزہ کے بیحد دلدادہ تھے۔ قرآن حکیم کی بکثرت تلاوت کرتے تھے اور طلب علم میں بڑے مستعد تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ علم لکھ کر محفوظ کیا جس کا حافظ حدیث حضرت ابوہریرہؓ بھی اعتراف کرتے ہیں اور فرماتے ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث لکھ لیتے تھے اور میں نہیں لکھ سکتا تھا۔ آپ بڑے پارسا اور اپنے کام میں مگن رہنے والے تھے۔ اپنے والد کو فتنہ میں دخل دینے پر ملامت کرتے تھے لیکن باایں ہمہ نافرمانی کے خوف سے اُن کی حکم عدولی کو گناہ سمجھتے تھے۔ ان کے کہنے پر صفین میں حاضر ہوئے مگر تلوار کو میان سے باہر نہیں نکالا۔ ان کو اہل کتاب کا ایک وسیع کتب خانہ ہاتھ لگا جس کا انہوں نے بڑی گہری نظر سے مطالعہ کیا اور بڑے بڑے نادر معلومات فراہم کیے ان کے والد ان کے لیے بہت مال چھوڑ گئے تھے ان کے اپنے خدم و حشم اس کے علاوہ تھے اور دس لاکھ روپے کا طائف میں ایک باغ تھا جو وہط کے نام سے مشہور تھا اہل مصر نے ان سے بہت زیادہ علم حاصل کیا۔ ان کا ۶۵ھ میں انتقال ہوا۔ اس وقت شہر فسطاط کا محاصرہ جاری تھا۔ اور مروان بن حکم اور عبداللہ بن زبیرؓ کی فوجوں کے درمیان لڑائی کی وجہ سے ان کا جنازہ قبرستان نہ جا سکا اور انہیں اپنے مکان میں ہی سپرد خاک کیا گیا۔ مندرجہ ذیل تلامذہ نے ان سے علم حدیث حاصل کیا۔

سعید بن مسیبؒ، عکرمہؒ، ابو عبدالرحمٰن حبلی، عروہ، وہب، ابن ابی ملیکہ اور ان کے پوتے ابو عمرو شعیب بن محمد وغیرہم۔

t.com

۲۰ — ۲۰/۱ — حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ

آپ بڑے فقیہ عالم اور کتاب اللہ کے قاری ہونے کے ساتھ ساتھ علم فرائض کے ماہر بھی تھے۔ فصیح البیان خطیب اور عظیم المرتبت شاعر بھی تھے۔ ابن یونس کہتے ہیں انہوں نے اپنے قلم سے قرآن مجید کا ایک نسخہ تحریر کیا تھا جو اب تک موجود ہے۔ حضرت معاویہ کی طرف سے مصر کے گورنر مقرر ہوئے۔ پھر انہیں [illegible] میں سمندر پار لڑائی پر مامور کیا گیا۔ کہتے ہیں یہ بالوں کو سیاہ خضاب لگایا کرتے تھے۔ ان سے بکثرت احادیث مروی ہیں۔ اور مندرجہ ذیل حضرات نے ان سے علم حدیث حاصل کیا ہے۔

جبیر بن نفیر، ابو عشانہ حی بن یومن معافری، ابو قبیل حی بن ہانی معافری، بعجہ بن عبداللہ [illegible]، سعید مقبری، ابو الخیر مرثد یزنی اور علی بن رباح وغیرہ۔ ابن یونس نے ان کی تاریخ وفات [illegible] بتائی ہے۔ رضی اللہ عنہ

۲۱ — ۲۱/۱ — حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ امام فقیہ اور اپنے زمانہ میں مدینہ منورہ کے مفتی تھے۔ جب قبل از ہجرت [illegible] کے پاس ۷۰ انصاریوں نے بیعت کی تو ان سب کے آخر میں بیعت کرنے والے یہی بزرگ تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت نافع علم حاصل کیا تھا۔ ان سے [illegible] مشتمل ایک مختصر رسالہ تھا جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے [illegible] شمولیت [illegible] تھے۔ لیکن ان کے والد ان کی بہنوں کی حفاظت کیلئے ان کو [illegible] اپنے والد کی شہادت کے بعد جنگ خندق اور بیعۃ الرضوان میں شرکت کی۔ آپ نے [illegible] آخر عمر میں [illegible] بھی ہوگئے تھے۔ جابرؓ فرماتے ہیں جس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] لئے ۲۵ مرتبہ مغفرت کی دعا کی۔ کہتے ہیں [illegible] کے لئے کنوئیں سے پانی بھرا کرتا تھا [illegible] انت الماء یوم علیہ" ابن مندہ کہتے ہیں [illegible] اعتراف کیا تھا [illegible] ان سے مندرجہ ذیل تابعین نے علم حدیث حاصل کیا۔

سعید بن مینا، ابو الزبیر، ابو سفیان [illegible] اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین [illegible] رضی اللہ عنہ

۲۲ — ۲۲/۱ — حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ سعد بن مالک بن سنان الانصاری۔ آپ [illegible] رہنے والے اور

انصار کے مشہور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا اہلِ علم صحابہؓ میں شمار ہوتا ہے۔ بیعت رضوان میں حاضر ہوئے تھے۔ بہت زیادہ احادیث کے راوی ہیں اور مدت تک منصب افتاء پر فائز رہے۔ ان کے والد اُحد میں شہید ہوئے تھے۔ حضرت ابو سعیدؓ نے ۸۶ سال عمر پائی۔

۲۳ ۲۳/۱ حضرت امام اَنسؓ بن مالک انصاریؓ

آپ کی کنیت ابو حمزہؓ اور لقب خادمِ رسول اللہ ہے۔ مدینہ کے رہنے والے اور انصار کے مشہور قبیلہ بنو نجار سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہجرت سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات تک آپ کی خدمت گاری کا شرف پایا ہے۔ اسی طولِ صحبت کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علمِ حدیث میں کمال حاصل کیا اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، سید القراء ابی بن کعبؓ اور دیگر صحابہؓ سے بھی استفادہ کیا۔ صحابہؓ میں سب سے آخر میں انتقال فرمایا۔ ان سے حسن بصری، ابن شہاب زہری، قتادہ، ثابت بنانی، حمید طویل، سلیمان تیمی، یحییٰ بن سعید انصاری اور دوسرے مختلف حضرات نے علمِ حدیث کی تحصیل کی۔ صحیحین میں ان کی ۱۲۸ احادیث متفق علیہ ہیں اور الگ الگ بخاری شریف میں ۸۰ اور صحیح مسلم میں ۷۰ ہیں۔ ان کے سالِ وفات میں ۴ اقوال ہیں۔ ۹۰ھ، ۹۱ھ، ۹۲ھ، ۹۳ھ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دیگر اصحابِ رسولؐ

متذکرۃ الصدر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ درج ذیل فہرست اُن صحابہ کرام کے اسمائے گرامی پر مشتمل ہے جن سے مروی احادیث کتبِ صحاح میں درج ہیں۔ لیکن احادیث کی بڑی تعداد ان سے مروی نہیں۔ اسید بن حضیر الاشہلی البدری، براء بن عازب الانصاری، بریدہ بن الحصیب اسلمی، بلال بن رباح التیمی مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جابر بن سمرہ السوائی، جبیر بن مطعم القرشی، جریر بن عبداللہ البجلی، حذیفہ بن الیمان جو رازدانِ رسولؐ پاک تھے اور بڑے اہلِ علم میں سے تھے۔ حکیم بن حزام الاسدی، ابو ایوب خالد بن زید الانصاری جو بدری صحابہ میں سے ہیں۔ خالد بن ولید بن المغیرہ المخزومی جن کا لقب سیف اللہ تھا۔ خباب بن الارت جو السابقون الاولون میں سے تھے، رافع بن خدیج الانصاری، الزبیر بن العوام بن خویلد القرشی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حواری اور آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے۔ زید بن ارقم الانصاری جو بیعت الرضوان کرنے والوں میں سے تھے، زید بن خالد الجہنی، ابوطلحہ زید بن سہل الانصاری، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ سلمان الفارسی ابو عبداللہ جو صحابہ کرامؓ میں بلند رتبہ اور کبیر السن تھے۔ سلمہ بن الاکوع جو بڑے بہادر تھے، سمرہ بن جندب الفزاری، سہل بن حنیف جو بدری صحابی ہیں۔ سہل بن سعد الساعدی جنہوں نے مدینہ منورہ میں صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں وفات پائی۔ شداد بن اوس الانصاری، ابو امامہ صدی بن

عجلان الباہلی، صہیب بن سنان النمری، جو سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والوں میں سے ہیں۔ طلحہ بن عبید اللہ التیمی جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ اس اُمت کے امین ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن الجراح القرشی، عبادہ بن الصامت الانصاری جو بدری صحابہ میں سے ہیں اور بیعتِ عقبہ کے موقع پر مقرر کیے گئے نقباء میں سے ایک۔ نبی پاک کے چچا عباس بن عبد المطلب الہاشمی، عبد اللہ بن ابی اوفیٰ الاسلمی جنہوں نے کوفہ میں صحابہؓ میں سے سب سے آخر میں وفات پائی۔ عبد اللہ بن الزبیر بن العوام الاسدی، عبد اللہ بن مغفل المزنی جو مدینہ کے عالم تھے، عبد الرحمٰن بن ابوبکر الصدیق التیمی، عبد الرحمٰن بن سمرۃ القرشی، عبد الرحمٰن بن عوف الزہری جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، عتبان بن مالک السالمی، عدی بن حاتم الطائی، عقبۃ بن عمرو ابو مسعود البدری، عمار بن یاسر، جو السابقون الاولون میں سے ہیں۔ عمر بن ابو سلمہ المخزومی، عمرو بن امیۃ الضمری، عمرو بن العاص السہمی، عوف بن مالک الاشجعی، قیس بن سعد بن عبادۃ الخزرجی جو نبی پاک کے حکم سے مجرموں کی گردن مارنے والے تھے۔ کعب بن عجرۃ الانصاری، کعب بن مالک السلمی نبی پاک کے شاعر، محمد بن مسلمہ الانصاری، مالک بن الحویرث اللیثی، المسور بن مخرمۃ بن نوفل الزہری، المسیب بن حزن المخزومی، معاویہ بن ابو سفیان الاموی اور ان کے والد ابو سفیان، معقل بن یسار، المغیرۃ بن شعبۃ الثقفی کوفہ کے نائب، المقداد بن الاسود الکندی جو السابقون الاولون میں سے ہیں۔ ابو برزہ نضلۃ بن عبید الاسلمی، النعمان بن بشیر بن سعد الانصاری، النعمان بن مقرن المزنی، نفیع بن الحارث ابو بکرۃ الثقفی، واثلۃ بن الاسقع الکنانی، ابو جحیفہ وہب السوائی، ابو اسید الساعدی اور ان کا نام مالک ہے۔ ابو حمید الساعدی منذر اور کہا گیا ہے کہ ان کا نام عبد الرحمٰن ہے۔ ابو رافع القبطی جو نبی پاک کے غلام تھے۔ ابو شریح الخزاعی۔ ابو قتادہ الانصاری ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کا نام نعمان یا عمرو ہے۔ ابو لبابۃ الانصاری ان کا نام عبد المنذر یا رفاعہ بتایا گیا ہے۔ اور ابو واقد اللیثی الحارث جن کا نام بعض نے عوف بتایا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اور صحابیاتؓ میں سے

اسماء بنت ابوبکر الصدیق، اُم المؤمنین جویریۃ بنت الحارث المصطلقیہ، اُم المؤمنین حفصہ بنت عمر العدویۃ، اُم المؤمنین ام حبیبۃ رملۃ بنت ابوسفیان الامویۃ، ام المؤمنین زینب بنت جحش الاسدیۃ، زینب بنت ابو سلمۃ المخزومیۃ، فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الہاشمیہ، ام الفضل لبابۃ بنت الحارث الہلالیہ اور ان کی بہن ام المؤمنین میمونۃ، ام عطیۃ الانصاریۃ، ام المؤمنین ام سلمۃ ہند المخزومیہ، ام حرام بنت ملحان الانصاریۃ اور ان کی بہن ام سلیم، ام ہانی جو حضرت علیؓ بن ابی طالب کی بہن ہیں۔ رضی اللہ عنہن۔

دوسرا طبقہ

جو کبار تابعین کے حالات پر مشتمل ہے

۲۴ ‏ ۱/۲ امام عَلقمہ بن قَیس فقیہ عراق (ع)

آپ کی کنیت ابوشبل اور نام علقمہ ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ ابوشبل علقمہ بن قیس بن عبداللہ النخعی الکوفی آپ عراق کے مشہور فقیہ ابراہیم نخعی کے ماموں اور اسود نخعی کے چچا ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی میں پیدا ہوئے اور جاہلیت کا کچھ زمانہ بھی پایا۔ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، عبداللہ بن مسعود، حضرت علی اور ابوالدرداءؓ سے علم حاصل کیا۔ باتجوید پورا قرآن حکیم حضرت عبداللہ بن مسعود سے حفظ کیا اور فقہ حدیث کا درس بھی انہیں سے لیا آپ کا شمار حضرت عبداللہ بن مسعود کے بڑے زیرک اور عقلمند تلامذہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں جس طرح میں قرآن مجید پڑھتا ہوں علقمہ اس طرح پڑھ سکتے ہیں اور جو کچھ میں جانتا ہوں وہ علقمہ بھی جانتے ہیں۔ قابوس بن ابی ظبیان کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا آپ صحابہ کرام کو چھوڑ کر علقمہ کے حلقہ میں کیوں حاضر ہوتے ہیں؟ بولے اس لئے کہ میں نے خود صحابہ کو دیکھا ہے کہ علقمہ سے مسائل پوچھتے اور ان سے فتوے لیتے تھے۔ میں کہتا ہوں، علقمہ فقیہ، امام، ماہر فن، خوش آوازی سے قرآن حکیم کی تلاوت کرنے والے اور حدیث کی روایت کرنے میں نہایت قابل اعتماد، نیکوکار اور پرہیزگار انسان تھے۔ اخلاق و عادات، سیرت اور علم و فضل میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے ملتے جلتے تھے۔ ابراہیم بن یزید نخعی۔ ابراہیم بن سوید نخعی، ابوالضحی مسلم بن صبیح، شعبی، قاسم بن مخیمرہ، یحییٰ بن وثاب اور دوسرے بہت سے لوگوں نے آپ سے علم حاصل کیا ہے ۶۲ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

فائدہ۔ میں نے علقمہ اور دوسرے بہت سے متقدمین کے حالات میں ان کی احادیث کے نمونے پیش کرنے میں تساہل سے کام لیا ہے کیونکہ ان کی روایات صحاح ستہ کی کتابوں میں بکثرت موجود ہیں۔ نیز کتاب کو طوالت سے بچانے کے لئے ان کے حالات بھی مختصر ہی درج کئے ہیں۔ بنیادی کتابیں جن میں ان کے تراجم اور احادیث درج ہیں محفوظ ہیں۔ واللہ الموفق للصواب۔

۲۵ ‏ ۲/۲ حضرت ابومسلم خولانی (م)

یہ مشہور فقیہ، عابد، زاہد اور ملک شام کے پھول ہیں۔ ان کو نبوت کے جھوٹے مدعی اسود عنسی نے آگ

میں ڈلوا دیا تھا جس سے یہ صحیح سلامت بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ شرحبیل بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ یہ حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں چلے آئے تھے۔ حضرت عمرؓ، معاذ بن جبلؓ، ابو عبیدہؓ اور کبار صحابہ سے علم حاصل کیا اور ان کے سامنے ابو ادریس خولانی، ابو العالیہ ریاحی، جبیر بن نفیر، عطاء، ابو قلابہ اور دوسرے لوگوں نے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ جرح و تعدیل کے امام یحییٰ بن معین اور دوسرے ائمہ نے ان کی توثیق کی ہے۔ ان کے فضائل و مناقب اور ان کی کرامات لوگوں میں بہت مشہور ہیں۔ ان کو اس امت کا حکیم بھی کہا جاتا ہے۔ ۶۲ھ کے قریب وفات پائی۔ ابن سعد وغیرہ نے کہا ہے کہ یزید کی خلافت میں انتقال کیا۔

۲۶ — ۳/۲ — امام مسروق بن اجدع ہمدانی کوفی (ع)

ان کی کنیت ابو عائشہ ہے۔ چوٹی کے فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے والد اپنے زمانہ میں اہل یمن کے شہسوار تھے۔ آپ عرب کے شہرۂ آفاق پہلوان عمرو بن معدیکرب کے بھانجے ہیں۔ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، معاذ بن جبلؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ سے علم حاصل کیا۔ اور ان سے ابراہیم، شعبی، ابو الضحیٰ، ابو اسحاق اور دوسرے لوگوں نے پڑھا۔ شعبی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے مسروق کو اپنا متبنیٰ بنا لیا تھا۔ نیز شعبی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے بڑھ کر محنت اور شوق سے علم حاصل کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ انہیں فتویٰ کا علم شریح سے زیادہ حاصل تھا۔ شریح اکثر ان سے مشورہ لیتے تھے۔ مگر انہیں علمی مسائل کے بارے میں شریح کے پاس جانے کی حاجت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ ابو اسحاق کہتے ہیں مسروق فریضۂ حج ادا کرنے گئے تو ذکر الٰہی اور عبادت کا یہ حال تھا کہ واپسی تک نیند ترک کر دی۔ اگر کسی نے دیکھا تو صرف سجدے کی حالت میں دیکھا۔ آپ کی بیوی کا بیان ہے کہ نماز میں اس قدر لمبا قیام کرتے تھے کہ دونوں قدم متورم ہو جاتے تھے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں میں عبداللہ بن مسعودؓ کے تلامذہ میں مسروق پر کسی کو مقدم نہیں سمجھتا۔ آپ کو حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ۶۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ۔

۲۷ — ۴/۲ — حضرت عبیدہ بن عمرو سلمانی کوفی (ع)

آپ چوٹی کے فقیہ ہیں۔ شرف صحبت سے مشرف ہوتے ہوتے رہ گئے۔ فتح مکہ کے وقت یمن میں اسلام لائے تھے۔ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے تلمیذ خاص ہیں۔ شعبی کہتے ہیں یہ قضا میں بہت مشہور اور قاضی شریح کے ہم پایہ ہیں۔ عجلی کہتے ہیں یہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ان تلامذہ میں سے ہیں جو قرآن پڑھایا کرتے تھے اور لوگوں کو فتویٰ دیا کرتے تھے۔ ابن سیرین فرماتے ہیں میں نے قبول علم کے سلسلہ میں عبیدہ سے زیادہ محتاط کوئی آدمی نہیں دیکھا اور لوگوں نے ان سے علم کثیر حاصل کیا۔ آپ بنی سلمان کی طرف منسوب ہیں۔ وہ سلمان بن ناجیہ بن مراد ہیں۔ ان سے علم حدیث سیکھنے والے تلامذہ ابن سیرین، شعبی، نخعی، تیمی، عبداللہ بن

سلمہ اور مسلم بن حسان الاعرج وغیرہ ہیں۔ صحیح قول کے مطابق ۱۰۳ھ میں فوت ہوئے۔

۲۸ ۵/۲ حضرت عُبید بن عُمیر بن قتادہ اللیثی (ع)

آپ کی کنیت ابو عاصم ہے اور مکہ کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے حضرت عمرؓ، ابوذرؓ، علیؓ، حضرت عائشہؓ اور دوسرے متعدد صحابہؓ سے علم حاصل کیا اور اُن سے عطاء، ابن ابی ملیکہ، عمرو بن دینار، ابوالزبیر، عبدالعزیز بن رفیع اور ایک دوسری جماعت نے علم سیکھا۔ بڑے عالم اور جلیل القدر واعظ تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ بلکہ ان سے پہلے ۷۴ھ میں وفات پائی۔

۲۹ ۶/۲ امام اَسود بن یزید نخعی (ع)

آپ کی کنیت ابوعمرو اور اسود بن یزید نام ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے۔ ابوعمرو اسود بن یزید بن قیس نخعی آپ بہت بڑے فقیہ، عابد، زاہد۔ کوفہ کے عالم، حضرت علقمہ کے بھتیجے، نامور فقیہ ابراہیم نخعی کے ماموں اور عبدالرحمان بن یزید کے بھائی ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حذیفہ، بلال اور دیگر کبار صحابہؓ سے علم حاصل کیا اور اُن سے ان کے صاحبزادے عبدالرحمان، ابراہیم نخعی، ابواسحاق، سبیعی اور بے شمار دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ عبادت گذاری اور ادائے حج کے سلسلہ میں آپ دوسرے علماء سے آگے تھے۔ ابوحمزہ میمون کہتے ہیں اسود بن یزید نے حج اور عمرہ ادا کرنے کے لیے ۸۰ سفر کیے۔ اور کبھی ایک سفر میں دونوں کو جمع نہیں کیا۔ ان کے صاحبزادے نے بھی حج اور عمرہ کے لیے اتنے ہی سفر کیے۔ کہتے ہیں عبدالرحمان بن اسود ہر روز سات سو رکعت نماز پڑھتے تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عبادت کے معاملہ میں ان کی کوششیں تمام اہلِ خانہ سے کم تھیں۔ لوگ کثرتِ عبادت و ریاضت کی وجہ سے اسود کو جنتی کہتے تھے ۷۵ھ یا اس کے قریب وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ

۳۰ ۷/۲ عبدالرحمان بن غَنم اَشعری (۴)

آپ اہلِ فلسطین کے استاد اور اہل شام کے فقیہ ہیں۔ حضرت عمرؓ، معاذ بن جبلؓ اور صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے تعلیم حاصل کی۔ اور ان سے ابوسلام عظور، رجاء بن حیوۃ، مکحول، اسماعیل بن عبداللہ اور ایک جماعت نے علم حاصل کیا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد غنم صحابی ہیں۔ کہتے ہیں کہ عبدالرحمان کو بھی حضورؐ کی رؤیت کا شرف حاصل ہے۔ آپ تابعین کے سردار ہیں۔ کہتے ہیں جملہ تابعین شام نے علم فقہ حدیث ان سے حاصل کیا ہے۔ آپ راست گفتار، عالم فاضل اور گرامی قدر تھے۔ جابر بن عبداللہ صحابی کے ساتھ ۷۸ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمۃ اللہ علیہ

Marfa

۳۱ ۸/۲ کثیر بن مُرّہ حضرمی حمصی (۴)

اہلِ حمص کے فقیہ اور عالم ہیں۔ علم حدیث میں امامت کے درجہ پر فائز تھے۔ بڑی جانفشانی اور محنت سے علم حاصل کیا۔ ۷۰ بدری صحابہؓ سے ملاقات کی۔ حضرت معاذ بن جبل، ابو الدرداء، عبادہ بن صامت اور ان کے طبقہ کے صحابہؓ سے حدیث پڑھی۔ اور ان سے ابو الزاہریہ، خالد بن معدان، مکحول، سلیم بن عامر، عبدالرحمٰن بن جبیر وغیرہ اہل علم نے کسب فیض کیا۔ امام نسائی نے ان کے متعلق لاباس بہ کہا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۳۲ ۹/۲ جُبیر بن نُفیر حضرمی حمصی (۴)

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، ابو ذرؓ، ابو الدرداءؓ اور صحابہ کی ایک جماعت سے علم حاصل کیا اور ان سے ان کے صاحبزادے عبدالرحمان بن جبیر، خالد بن معدان، مکحول، سلیم بن عامر اور بے شمار دوسرے لوگ مستفیض ہوئے۔ آپ جلیل القدر عالم تھے۔ صحیح بخاری کے علاوہ ان کی احادیث صحاح کی سب کتابوں میں موجود ہیں۔ صحیح بخاری میں ان کی احادیث کا عدم ذکر ان کی کمزوری کی وجہ سے نہیں، بلکہ یہ قدمائے صحابہ سے تدلیس کے عادی تھے اور امام بخاری اس راوی کی روایت قبول نہیں کرتے جو اپنے استاذ سے ملاقات کی صراحت نہ کرے۔ ۸۰ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

۳۳ ۱۰/۲ کعب احبار (خ و ت س)

یہ کعب بن ماتع حمیری ہیں۔ علم کا خزانہ اور اہل کتاب کے کبار علماء میں سے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور امیر المومنین حضرت عمرؓ کے عہد میں یمن سے مدینہ منورہ چلے آئے۔ صحابہ اور تابعین نے ان سے بہت کچھ سیکھا اور انہوں نے صحابۂ کرام سے کتاب و سنت کا علم حاصل کیا۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات پائی۔ تابعین کی ایک جماعت ان سے مرسل احادیث روایت کرتی ہے۔ ان کی ذاتی کردہ کچھ معلومات صحیح بخاری اور دوسری کتابوں میں بھی مذکور ہیں۔

۳۴ ۱۱/۲ ابو زید اسلم عَدَوی (ع)

یہ اپنے آقا حضرت عمرؓ، ابو بکر صدیقؓ، معاذ، ابو عبیدہ اور دوسرے کبار تابعین سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حبشی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ جب ۱۱ھ میں حج کرنے گئے تو انہیں خرید لائے۔ بعض کہتے ہیں عین التمر کے قیدیوں میں آئے تھے ان سے ان کے بیٹے زید بن اسلم، نافع اور مسلم بن جندب نے علم حدیث حاصل کیا۔ مدینہ منورہ میں ۸۰ھ میں وفات پائی۔

fat.com

۳۵ ۱۲/۲ عَلقمہ بن وقّاص لیثی عُتواری (ع)

آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے ثقہ اور شریف عالم ہیں۔ آپ حضرت عمرؓ، حضرت عائشہؓ اور ابن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین سے علمِ حدیث روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے دونوں لڑکے عمرو اور عبد اللہ، زہری، محمد بن ابراہیم تیمی اور ابن ابی ملیکہ تیمی روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ۸۰ھ کے بعد ان کا انتقال ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۳۶ ۱۳/۲ سُوَید بن غَفَلہ نخعی (ع)

آپ کوفہ میں رہنے والے معمر تابعی ہیں۔ عام الفیل یا اس سے دو سال بعد پیدا ہوئے۔ یہ بوڑھے ہونے کے بعد اسلام لائے پھر مدینہ کی طرف سفر ہجرت کیا۔ لیکن اُس وقت وہاں پہنچے جب صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن سے فارغ ہو چکے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، علیؓ، ابی بن کعبؓ اور دوسرے صحابہؓ سے علم حاصل کیا۔ ان سے ابراہیم نخعی، سلمہ بن کہیل، عبدہ بن ابی العالیہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ ثقہ، شریف، عابد زاہد، تھوڑی چیز پر قناعت کرنے والے اور جلیل القدر شخصیت کے مالک ہیں ۸۱ھ میں انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۳۷ ۱۴/۲ اُم الدرداء ھُجیمہ (ع)

آپ قبیلہ حمیر کی شاخ بنو وصاب سے تعلق رکھتی ہیں۔ مشہور فقیہ صحابی ابو الدرداءؓ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ بڑی عالم فاضل، عبادت گذار، وسیع العلم اور کثیر العقل تھیں۔ اپنے شوہر ابو الدرداءؓ، سلمان فارسی اور حضرت عائشہؓ سے کثیر احادیث روایت کرتی ہیں۔ ان سے اکتساب علم کرنے والے مکحول، سالم بن ابی الجعد، زید بن اسلم، اسماعیل بن عبید اللہ، ابو حازم مدینی، عطا کیخارانی وغیرہ بہت سے لوگ ہیں۔ ۸۱ھ میں حج کیا۔ حضرت معاویہؓ نے ان کو شادی کا پیغام بھیجا تھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ رحمہا اللہ تعالیٰ۔

۳۸ ۱۵/۲ شیخ الاسلام حضرت امام سعید بن مُسَیّب (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد، سعید نام اور مسیب۔ آپ کے والد کا اسم گرامی قریش کے قبیلہ بنو مخزوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ فقیہ مدینہ اور تمام تابعین کے سرتاج ہیں۔ امیر المومنین حضرت عمر کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے دو سال بعد پیدا ہوئے۔ خطبہ میں امیر المومنین سے کچھ احادیث کا سماع بھی کیا ہے۔ عموماً حضرت عثمانؓ، زید بن ثابت، ام المؤمنین حضرت عائشہ، سعد بن ابی وقاص، ابو ہریرہؓ اور دوسرے صحابہؓ سے اکتساب علم کیا۔ آپ وسیع العلم، واجب الاحترام،

دینداری میں مضبوط، حق کا برملا اعلان کرنے والے اور فقیہ النفس تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں۔ واللہ! سعید بن مسیب مدینہ کے ایک مفتی ہیں۔ امام احمد بن حنبل اور دوسرے ائمہ کہتے ہیں۔ سعید بن مسیب کی مرسل احادیث صحیح ہوتی ہیں۔ زہری، مکحول اور دوسرے بہت سے اہل علم نے بھی یہی کہا ہے اور عجیب کہا ہے جرح و تعدیل کے امام اور امام بخاری کے شیخ کبیر علی بن مدینی کہتے ہیں وسعتِ علم میں کوئی تابعی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور آپ میرے نزدیک سب تابعین سے زیادہ جلیل القدر ہیں۔ عجلی اور دوسرے اہل علم کہتے ہیں آپ بادشاہوں کے نذرانے اور تحائف قبول نہیں کرتے تھے۔ ان کے پاس اپنے ذاتی چار سو دینار تھے جن سے تیل زیتون وغیرہ کی تجارت کرتے تھے۔

سعد بن ابراہیم کا بیان ہے میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سنا ہے فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے فیصلہ جات مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ امام ابن شہاب زہری سے کسی نے پوچھا سعید بن مسیب نے اتنا وسیع علم کس سے حاصل کیا ہے؟ بولے زید بن ثابت، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر سے، حضرت عثمان، حضرت علی اور صہیب سے بھی بہت کچھ سیکھا ہے۔ ان کی اکثر مسند روایتیں حضرت ابی ہریرہ سے سنی ہوئی ہیں۔ آپ حضرت ابی ہریرہؓ کے داماد تھے یہ مشہور تھا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے فیصلہ جات ان سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ معمر زہری سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے فیصلوں کا علم ان کو سب سے زیادہ تھا۔ قتادہ کہتے ہیں حسن بصری کو جب کوئی علمی اشکال پیش آتا تو اس کے حل کے لئے حضرت سعید بن مسیب سے خط و کتابت کرتے۔ یزید بن ابی حازم کا بیان ہے کہ آپ مسلسل نفلی روزہ رکھا کرتے تھے۔ عبدالرحمان بن حرملہ کہتے ہیں میں نے خود حضرت سعید سے سنا ہے فرماتے ہیں میں نے ۴۰ دفعہ حج کیا ہے۔

مطلب بن سائب کہتے ہیں میں ایک دفعہ حضرت سعید بن مسیب کے ساتھ بازار میں بیٹھا ہوا تھا کہ پاس سے بنو مروان کا ہرکارہ گذرا۔ حضرت سعید نے پوچھا تم بنو مروان کے قاصد ہو؟ وہ بولا ہاں فرمایا تم نے بنی مروان کو کس حال میں چھوڑا ہے۔ بولا میں نے ان کو خیر و عافیت میں چھوڑا ہے۔ فرمایا تم نے ان کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ لوگوں کو بھوکوں مارتے ہیں اور کتوں کو پیٹ بھر کر کھلاتے ہیں۔ یہ سن کر وہ قاصد غصے میں آ کر آپ کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے اٹھ کر بڑی مشکل سے اسے ہٹایا۔ وہ چلا گیا تو میں نے کہا آپ کیوں ناحق اپنی جان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں؟ بولے احمق! خاموش رہو۔ جب تک میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کی نگہداشت کرتا رہوں گا وہ مجھے کسی کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑے گا۔ فقیہ شام حضرت مکحول کو جب حضرت سعید کی وفات کی خبر ملی تو فرمایا اب سب لوگ علم میں برابر ہو گئے ہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حضرت سعید فرمایا کرتے تھے میں نے اکثر ایک حدیث کی طلب میں کئی کئی راتوں اور کئی کئی دنوں کا سفر کیا ہے۔

مصعب بن عثمان کا بیان ہے جب اس بات پر ہجوم ہوا کہ ہشام بن عتبہ نے سعید بن مسیب کو قتل کرنا چاہا تو عمرو بن عثمان اور مروان بن حکم نے شہادت دی یہ تو دیوانہ ہے تب کہیں جا کر اس نے آپ کی خلاصی کی اور یہیں

کہتے ہیں ایک دفعہ میں مسجد میں داخل ہُوا تو حضرت سعید کو الگ اور تنہا بیٹھا ہُوا پایا۔ میں نے سبب پوچھا تو لوگوں نے کہا حکومت نے منادی کرا دی ہے کہ ان کے پاس کوئی نہ بیٹھے۔ میں کہتا ہوں، میں نے حضرت سعید کی سیرت پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔ آپ کے سن وفات میں اختلاف ہے۔ ہشیم بن عدی، سعید بن عفیر اور ابن نمیر وغیرہ نے ۹۴ھ بتایا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ یحییٰ قطان نے سن وفات ۹۱ھ بتایا ہے۔ ضمرہ نے ۹۱ یا ۹۲ ذکر کیا ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن معین اور مدائنی ۱۰۵ھ بتاتے ہیں۔ حاکم کہتے ہیں اکثر ائمہ حدیث اسی پہ ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۹ ۱۶/۲ ابو ادریس خولانی

آپ کا نام عائذ اللہ دمشقی ہے۔ آپ اہلِ شام کے عالم اور فقیہ ہیں۔ علم اور عمل میں پیشوا ہیں۔ آپ غزوۂ حنین کے سال پیدا ہُوئے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے علم سیکھا۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں آپ کا سماع حضرت معاذؓ سے صحیح ہے۔ آپ کے اساتذہ کی فہرست میں مندرجہ ذیل نام قابل ذکر ہیں۔ حضرت ابوالدرداء، ابوذر، حذیفہؓ عبادہ بن صامت، عوف بن مالک، ابوہریرہ اور صحابہؓ کی ایک اور جماعت ہے۔ اور آپ سے فیض پانے والے زہریؒ مکحول، ربیعۃ القصیر، یحییٰ بن یحییٰ غسانی، یونس بن میسرہ اور دوسرے مشہور تابعی ہیں۔ آپ اہلِ دمشق کے واعظ نامور مقرر اور مانے ہُوئے قاضی تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں آپ کو ابوالدرداء اور عبادہ بن الصامت سے سماع حاصل ہے۔ مکحول کہتے ہیں میں نے ابوادریس خولانی سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔ امام نسائی وغیرہ محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ دحیم کے پاس آپ کا اور جبیر بن نفیر کا تذکرہ ہوا تو بولے میرے نزدیک ابوادریس جبیر سے مقدم ہیں۔ ان کی اسناد اور احادیث جبیر سے اعلیٰ و ارفع ہیں۔ زہری کہتے ہیں آپ اہلِ شام کے فقیہ ہیں۔ سعید بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ آپ حضرت ابوالدرداء صحابی کے بعد اہلِ شام کے سب سے بڑے عالم ہیں۔ ابن جابر کہتے ہیں عبدالملک نے آپ کو وعظ و خطابت کے منصب سے معزول کیا اور عہدۂ قضا پہ بحال رکھا تو فرمایا میرے مرغوب اور پسندیدہ منصب سے علیحدہ کر دیا ہے اور جس سے میں ڈرتا ہوں اس پہ برقرار رکھا ہے۔ سیار اور ابن معین کے قول کے مطابق آپ نے ۸۰ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۰ ۱۷/۲ امام زر بن حُبَیش اسدی

آپ کی کنیت ابو مریم ہے۔ محدثین کے پیشوا اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے زندگی کی ایک سو بیس بہاریں دیکھی ہیں۔ حضرت عمرؓ، ابی بن کعب، حضرت علی اور حضرت حذیفہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ سے عاصم بن بہدلہ نے اکتسابِ علم کیا۔ انہیں سے قرآن کریم حفظ کیا۔ عاصم آپ کے بہت مداح ہیں۔ کہتے ہیں زر کو عربی زبان میں سب لوگوں سے زیادہ دسترس حاصل ہے۔ حتیٰ کہ خود حضرت عبداللہ بن مسعود عربی کے بعض مسائل میں ان کی طرف رجوع فرمایا کرتے تھے۔ آپ سے عبدہ بن ابی لبابہ، ابن ابی خالد، عدی بن ثابت، ابو

t.com

اسحاق شیبانی، اعمش اور دیگر تلامذہ بھی روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ۸۱ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

٤١ ‏$\frac{18}{2}$‏ امام ربیع بن خثیم ثوری کوفی (خ م ت س ق)

آپ کی کنیت ابویزید ہے۔ آپ بھی محدثین کوفہ کے پیشوا اور مقتدا ہیں۔ آپ عبداللہ بن مسعودؓ، ابوایوب انصاری نیز دیگر صحابہ کی ایک جماعت اور عمرو بن میمون اودی تابعی سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے شعبی، نخعی، ہلال بن یساف، بکر بن ماعز اور دوسرے تابعین روایت کرتے ہیں۔ اپنے معاصرین میں سب سے پہلے وفات پانے والے ہیں۔ ابن معین کہتے ہیں آپ کی ثقاہت وعدالت کے متعلق پوچھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ شعبی کا کہنا ہے آپ صدق وامانت کی کان ہیں۔ ابو عبیدہ بن عبداللہ کہتے ہیں جب آپ عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو جب تک یہ دونوں ایک دوسروں سے اپنی علمی پیاس نہ بجھا لیتے کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوتی تھی اور استاذِ محترم حضرت عبداللہ فرمایا کرتے تھے۔ ابویزید! اگر تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ لیتے تو ضرور تم سے محبت کرتے میں جب تمہیں دیکھتا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے لوگ یاد آجاتے ہیں۔ شعبی کہتے ہیں آپ تورع اور پرہیزکاری میں اپنے معاصرین سے بہت آگے تھے۔ کہتے ہیں یزید بن معاویہ کی خلافت میں آپ کا انتقال ہوا۔

٤٢ ‏$\frac{19}{2}$‏ امام ابوعیسیٰ عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ انصاری (ع)

آپ کوفہ کے فقیہ اور قاضی محمد کے پدر بزرگوار ہیں۔ آپ نے حضرت عمرؓ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ آپ نے حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوذرؓ اور صحابہ کی ایک جماعت سے علم حاصل کیا۔ مدینہ منورہ میں حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے۔ ابن سیرین کہتے ہیں میں نے ان کی مجلس دیکھی ہے۔ ان کے تلامذہ ان کی بادشاہوں کی طرح تعظیم کرتے تھے۔ ابوحصین کہتے ہیں مشہور ظالم حجاج بن یوسف نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کو منصب قضا پر متعین کیا پھر معزول کر دیا اور ان سے کہا کہ حضرت علیؓ کو گالیاں دیں۔ آپ گو بظاہر تو ان کا نام لیتے مگر صراحۃً گالیاں دینے سے پرہیز کرتے تھے۔ آپ نے ابن اشعث کے ساتھ مل کر حجاج کے خلاف بغاوت کی، لیکن دجیل کی اتھاہ پانی میں ڈوب کر ۸۲ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

٤٣ ‏$\frac{20}{2}$‏ ابوعبدالرحمان سُلَمی (ع)

آپ کا نام عبداللہ بن حبیب ہے آپ کوفہ کے مشہور معلم قرآن اور عالم دین ہیں۔ آپ نے حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے قرآن کریم پڑھا اور ان سے اور حضرت عمرؓ سے علم حدیث حاصل کیا۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں قرآنِ کریم کی تعلیم دینے کے لئے مسند درس پر رونق افروز ہوئے اور وفات تک اسی پر

زندگی اسی کام میں صرف کر دی۔ آپ کی وفات عراق پر بشر بن مروان کے عہد گورنری میں ۷۳ھ یا اس کے کچھ بعد واقع ہوئی۔ مشہور قاری عاصم نے آپ سے فن قرأت سیکھا اور ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر، علقمہ بن مرثد، عطاء بن سائب اور اسماعیل بن عبدالرحمان سدی نے حدیث روایت کی۔ آپ ثقہ اور بڑے اونچے مرتبہ کے حامل تھے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۴ ۲۱/۲ قاضی ابو امیہ شُرَیح بن حارث کِندی (خ س)

آپ بھی کوفہ کے رہنے والے ایک فقیہ ہیں۔ بعض نے آپ کے والد کا نام شرجیل بتایا ہے۔ آپ مخضرم ہیں یعنی اسلام اور جاہلیت دونوں دور دیکھے ہیں۔ پہلے پہل حضرت عمرؓ نے آپ کو کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ اور بعد میں آنے والے خلفاء نے بھی آپ کو اسی منصب پر بحال رکھا۔ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے شعبی، نخعی، عبدالعزیز بن رفیع اور دوسرے لوگوں نے تعلیم حاصل کی۔ آپ اپنی وفات سے ایک سال پہلے عراق پر حجاج کے عہدِ حکومت میں منصبِ قضا سے مستعفی ہوئے۔ اور آپ نے ایک سو بیس سال عمر پائی۔ جرح و تعدیل کے ماہر امام یحییٰ بن معین نے آپ کو ثقہ کہا ہے آپ فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ ظرافت سے بھی وافر حصہ پایا تھا۔ ۷۸ھ میں اور ایک قول کے مطابق ۸۰ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۵ ۲۲/۲ شُرَیح بن ہانی کوفی (م ۴)

آپ کی کنیت ابو المقدام ہے۔ عرب کے مشہور قبیلہ بنو مذحج سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے بھی جاہلیت اور اسلام کے دونوں دور دیکھے ہیں۔ آپ نے حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عائشہؓ اور دیگر صحابہ سے اور آپ سے آپ کے دونوں صاحبزادوں محمد اور مقدام، شعبی، قاسم بن مخیمرہ، حبیب بن ابی ثابت اور یونس بن ابی اسحاق نے علم حاصل کیا۔ آپ حضرت علیؓ کے سپہ سالاروں میں سے ایک سپہ سالار تھے کہتے ہیں آپ نے ایک سو بیس سال عمر پائی۔ ۷۸ھ میں سجستان میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ صحیح بخاری کے علاوہ صحاح کی ساری کتابوں میں آپ کی روایت کردہ احادیث مذکور ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۶ ۲۳/۲ ابو وائل شَقیق بن سَلمہ اَسدی کوفی (ع)

آپ کوفہ کے شیخ اور نامور عالم ہیں۔ آپ نے بھی جاہلیت اور اسلام کے دونوں دور دیکھے ہیں یعنی مخضرم ہے۔ بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ نے حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ اور دیگر صحابہؓ سے کسبِ فیض کیا۔ اور آپ سے اعمش، منصور، حصین اور دوسر

لوگوں نے ... ل کیا۔ کہتے ہیں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہدِ مبارک میں مشرف باسلام ہوئے ان کے ... ین کے مطابق انہوں نے دو ماہ میں مکمل قرآنِ حکیم حفظ کر لیا تھا اور یہ انتہائی ذکاوت کی دلیل ہے۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ابو وائل کے وجہ سے اللہ تعالیٰ ہماری بہت سی مشکلات دور فرماتا ہے۔ عاصم بن بہدلہ کا بیان ہے۔ شقیق نے فرمایا ہے مجھے علیؓ سے عثمانؓ بہت محبوب ہیں۔ نیز فرمایا میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرستادہ مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا حاکم) آیا تھا۔ ۸۲ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۷ ۲۴/۲ ابو سعید قَبِیصہ بن ذُؤَیب خُزاعی (ع)

یہ مدینہ کے رہنے والے مشہور فقیہ ہیں۔ بعد میں دارالخلافہ دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ خلیفہ عبدالملک کی مہر کی حفاظت آپ ہی کے سپرد تھی۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، ابوالدرداؓ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فیض حاصل کیا۔ اور آپ سے مکحول، زہری، رجاء بن حیوۃ، ابو قلابہ اور دوسرے تابعین نے علم حدیث حاصل کیا۔ زہری کہتے ہیں قبیصہ اس امت کے عالم ہیں۔ مکحول کہتے ہیں میں نے ان سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔ شعبی کا بیان ہے۔ زید بن ثابت کے فیصلے قبیصہ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ کہتے ہیں یہ پیدا ہوئے تو دعا کے لئے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ ۸۶ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۸ ۲۵/۲ صفوان بن مُحرِز مازِنی بصری (خ م س ق)

آپ عالم باعمل تھے۔ آپ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ، عمران بن حصینؓ اور حکیم بن حزامؓ وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ اور آپ سے ثابت بنانی، قتادہ، بکر مزنی، عاصم احول، جامع بن شداد اور دوسرے متعدد تابعین روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں آپ ثقہ، صاحب فضل اور بڑے پرہیزگار تھے۔ آپ نے ۷۴ھ میں جان جان آفریں کے سپرد کی۔ (تقریب)

۴۹ ۲۶/۲ امام ابو عبداللہ قیس بن ابی حازم احمسی بجلی (ع)

آپ کوفہ کے رہنے والے اور وہاں کے جلیل القدر محدث ہیں آپ گھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی نیت سے چلے تھے مگر راستہ ہی میں تھے کہ حضورؐ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، ابوعبیدہ، عبداللہ بن مسعودؓ اور دوسرے متعدد اکابر صحابہؓ سے علم حاصل کیا۔ آپ عثمانی (حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے افضل جانتے) تھے۔ بیان بن بشر، اعمش، اسماعیل بن ابی خالد، مجالد اور دوسرے لوگ آپ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دوسرے ائمہ نے آپ کی توثیق کی ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں۔ مجھے یحییٰ بن سعید نے کہا یہ منکر الحدیث ہیں۔ پھر ان کی بیان کردہ روایت کلاب الحوأب کا حوالہ دیا۔ میں کہتا ہوں ان کی احادیث قابلِ حجت ہیں اور اسلام کی تمام کتابوں میں مذکور ہیں۔ ۸۹ھ یا ۹۰ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۵۰ ۲۷/۲ ابو العالیہ رفیع بن مہران رباحی (ع)

آپ بصرہ کے رہنے والے مشہور فقیہ اور نامور معلمِ قرآن ہیں۔ بنو تمیم کے قبیلہ بنو ریاح کی ایک عورت کے آزاد کردہ تھے۔ آپ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ حضرت ابی بن کعب اور دوسرے قاری صحابہ سے قرآن حکیم پڑھا اور حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عائشہؓ اور چند دوسرے ممتاز صحابہ رضی اللہ عنہم سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے قتادہ، خالد حذاء، داؤد بن ابی ہند، عوف اعرابی، ربیع بن انس، ابوعمرو بن العلاء اور ایک جماعت نے حدیث پاک کا سماع کیا۔ قتادہ آپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے دس سال بعد قرآن حکیم پڑھا۔ ابو خلدہ آپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھاتے تھے جب کہ قریش کے معززین نیچے بیٹھے ہوتے تھے۔ پھر فرماتے علم شرفاء کی شرافت کو اس طرح بڑھاتا اور ایک غلام کو تخت پر اس طرح بٹھاتا ہے۔ ابوبکر بن ابو داؤد کہتے ہیں صحابہؓ کے بعد ابو العالیہ اور اس کے بعد سعید بن جبیر سے زیادہ قرآنِ حکیم جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ ابو حاتم، ابو زرعہ اور دوسرے ائمہ فن نے آپ کی توثیق کی ہے۔ ۹۰ھ میں وفات پائی۔ لیکن زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ آپ کا سال وفات ۹۳ھ ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۵۱ ۲۸/۲ عالم مدینہ امام عُروہ بن زُبیر قُرشی (ع)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور آپ قریش کے مشہور خاندان بنو اسد سے تعلق رکھتے ہیں۔ تھوڑا سا علم اپنے والد زبیر سے حاصل کیا۔ اور زیادہ تر حضرت زید بن ثابت، اسامہ بن زید، سعید بن زید، حکیم بن حزام، اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ حافظِ صحابہ حضرت ابو ہریرہؓ اور دیگر ممتاز صحابہ سے حاصل کیا۔ فقہ حدیث کا درس خصوصاً اپنی خالہ اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ سے لیا۔ آپ سیرۃ النبی کے بڑے عالم، نامور محقق اور حافظ تھے۔ آپ سے آپ کے صاحبزادوں ہشام، محمد، عثمان، یحییٰ، عبداللہ اور آپ کے پوتے عمر بن عبداللہ کے علاوہ زہری، ابو الزناد، ابن المنکدر، صالح بن کیسان، آپ کے زیر سایہ تربیت پانے والے یتیم ابو الاسود اور دوسرے نامور علماء نے علم حدیث حاصل کیا۔ زہری کہتے ہیں، میں نے آپ کو علم میں گدلا نہ ہونے والا سمندر پایا۔ نیز کہا لوگ آپ کے درس حدیث پر فوج در فوج جمع ہوتے تھے۔ ہشام بن عروہ نے کہا میں اپنے والد کی احادیث سے ہزارواں حصہ حدیث بھی نہیں سیکھ سکا، نیز کہا میرے والد اکثر روزہ سے ہوتے تھے اور روزہ کی حالت میں ہی

Marfa

انتقال کیا۔ ابن شوذب کا بیان ہے حضرت عروہ ہر روز ربع قرآن مصحف پر دیکھ کر پڑھتے تھے اور وہی ہر رات کو قیام میں تلاوت فرماتے۔ اس معمول میں بجز اس ایک رات کے جس میں آپ کے پاؤں کو ایک خبیث زخم کی بنا پر کاٹ کر جسم سے الگ کیا گیا کبھی فرق نہیں آنے پایا۔ آپ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں پیدا ہوئے۔ شہاب نے کہا ہے بلکہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخری دنوں میں پیدا ہوئے اور ۹۴ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۲ ۲۹/۲ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان رح

آپ کا تعلق قریش کے مشہور خاندان بنو زہرہ سے ہے۔ آپ نامور حافظ حدیث اور مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ آپ کی کنیت ہی آپ کا نام ہے۔ ایک غیر مشہور قول یہ ہے کہ آپ کا نام عبداللہ ہے۔ اپنے والد سے تھوڑا سا علم حاصل کیا۔ اور زیادہ تر حضرت عثمان، ابو قتادہ، ابو اسید، ام المومنین حضرت عائشہؓ، حضرت ابوہریرہ، حسان بن ثابت اور دوسرے متعدد ممتاز صحابہ سے کسب فیض کیا۔ آپ سے سالم ابو النضر، قاضی سعد بن ابراہیم، ابوالزناد، زہری، یحییٰ بن ابی کثیر [illegible] اور دوسرے لوگ حدیث روایت کرتے ہیں۔ آپ ائمہ علم کے ناقل [illegible] تابعین سے تعلق رکھتے ہیں۔ ثقہ اور [illegible] ہیں۔ زہری کہتے ہیں میرے چار اساتذہ سمندر جیسا علم رکھتے ہیں۔ حضرت عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، ابو سلمہ اور عبیداللہ بن عبداللہ۔ میں کہتا ہوں ابوسلمہ حضرت ابن عباس سے اکثر حدیث کا درس لیا کرتے تھے۔ اس دوران ان میں اکثر باہمی مناظرہ بازی اور بحث و تکرار ہوا کرتی تھی۔ ۹۴ھ میں اور ایک قول کے مطابق ۱۰۴ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۵۳ ۳۰/۲ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمان

آپ قریش کے ممتاز خاندان بنو مخزوم سے تعلق رکھتے ہیں [illegible] اور وہاں کے فقہاء سبعہ کے ایک عالی مقام رکن ہیں۔ کہتے ہیں ان کا نام [illegible] اور آپ کی کنیت ایک ہی ہے۔ آپ نے [illegible] عبدالرحمان بن [illegible] اور ان کے علاوہ [illegible] ایک جماعت سے [illegible] آپ کے غلام سمی، زہری، عمرو بن دینار اور آپ کے صاحبزادے عبداللہ، عبدالملک [illegible] بن عبدالرحمان، عبدالواحد بن ایمن اور دوسرے علماء روایت حدیث کرتے ہیں۔ [illegible] امام کثیر الروایہ ہونے کے ساتھ ساتھ اونچے درجے کے [illegible] آپ [illegible]

ابن سعد کہتے ہیں آپ نابینا تھے۔ مدینہ میں سنۃ الفقہاء یعنی ۹۴ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی احادیث تمام دواوین اسلام میں بھری پڑی ہیں۔

۵۴ ۳۱/۲ امام مُطَرِّف بن عبداللہ بن الشِّخِّیر رضی اللہ عنہ (ع)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ بنو عامر کے ذیلی قبیلہ بنو حریش کی طرف نسبت کی وجہ سے عامری حرشی کہلاتے ہیں۔ شہر بصرہ میں رہائش رکھتے تھے۔ علم وعمل میں بہت بلند مرتبہ پر فائز تھے۔ اسلام میں آپ کی بڑی قدر اور اہلِ اسلام کے دلوں میں بڑی عزت تھی۔ علم حدیث اپنے والد کے علاوہ حضرت علی، عمار، عمران بن حصین، عائشہ عیاض بن حمار، عبداللہ بن مغفل اور متعدد دیگر صحابہؓ سے حاصل کیا۔ اور آپ سے آپ کے بھائی ابوالعلاء یزید کے سوا، حمید بن بلال، ثابت بن اسلم بنانی، سعید جریری، قتادہ، غیلان بن جریر، محمد بن واسع اور ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ابن سعید کہتے ہیں آپ حضرت ابی بن کعب سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ثقہ ہیں، علم وفضل، تورع اور عقل وادب کے مالک ہیں۔ احمد عجلی کا بیان ہے، بصرہ میں ابن اشعث کے فتنہ سے مطرف بن شخیر اور ابن سیرین کے سوا اور کوفہ میں خیثمہ بن عبدالرحمان اور ابراہیم نخعی کے سوا کوئی شخص محفوظ نہیں رہا۔

غیلان بن جریر کہتے ہیں ایک دفعہ کسی آدمی نے آپ کے متعلق کوئی جھوٹ بولا۔ آپ نے فرمایا الٰہی! اگر یہ جھوٹ کہتا ہے تو اسے ہلاک کر چنانچہ وہ اسی جگہ مر کر گر پڑا۔ داؤد بن ابی ہند کا بیان ہے آپ فرماتے تھے یہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ اونچی جگہ چڑھ کر گر پڑے پھر کہے اللہ تعالیٰ نے میری تقدیر میں یوں ہی لکھا تھا اپنی طرف سے بچاؤ کی پوری پوری کوشش کرنا چاہیئے پھر اگر اسے کوئی گزند پہنچ جائے تو یقین کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اسی طرح لکھا تھا۔ نیز فرمایا موت نے اہلِ نعمت کی نعمتوں کو فاسد کر دیا ہے اس لئے ایسی نعمتیں تلاش کرو جن میں موت کو دخل نہ ہو۔ میں کہتا ہوں مطرف بڑے گرامی قدر سردار تھے، لباس فاخرہ پہنتے اور عمدہ عمدہ گھوڑوں پر سواری کرتے تھے اور بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوتے تھے، ۹۵ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۵۵ ۳۲/۲ امام عَمرو بن میمون اَوْدی (ع)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے آپ یمن کے مشہور قبیلہ بنو مذحج سے نسبت رکھتے ہیں۔ بعد میں کوفہ آبسے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں حضرت معاذؓ کے ساتھ مدینہ منورہ آئے حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ اور ابن مسعودؓ رضی اللہ عنہم سے علمِ حدیث حاصل کیا اور آپ سے ابواسحاق، حصین، عبدۃ بن ابی لبابہ اور محمد بن سوقہ وغیرہ نے روایت کی امام الجرح والتعدیل امام یحییٰ بن معین نے آپ کی توثیق کی ہے۔ ابواسحاق کہتے ہیں آپ نے ایک سو مرتبہ حج اور عمرہ کیا اور آپ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آجاتے تھے۔ ابراہیم کا بیان ہے جب عمرو بوڑھے ہوگئے تو ان کے لئے دیوار

Marfa

میں ایک میخ لگا دی گئی جب رات قیام کرتے کرتے تھک جاتے تو اس میخ کا سہارا لیتے۔ ۱۳۵ھ یا ۱۳۶ھ میں انتقال فرمایا آپ کی احادیث اگرچہ زیادہ نہیں مگر حدیث کی سب ہی کتابوں میں موجود ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۶ ۳۳/۲ حضرت ابو عثمان نہدی (ع)

آپ کا نام عبدالرحمٰن اور ولدیت مل ہے۔ عراق کے شہر بصرہ میں رہائش پذیر تھے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ حضرت عمر کی خلافت میں مدینہ منورہ آئے اور حضرت عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، حذیفہ بن یمانؓ، اسامہ بن زیدؓ اور ان کے علاوہ ممتاز صحابہ کی ایک جماعت سے علم حدیث کی تحصیل کی اور آپ سے قتادہ، خالد حذاء، حمید، داؤد بن ابی ہند، سلیمان تیمی اور دوسرے لوگوں نے سماع کیا۔ جنگ یرموک میں حاضر ہوئے، جاہلیت میں دو دفعہ حج کیا، پھر مشرف بہ اسلام ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمال کو زکوٰۃ ادا کرتے رہے۔ مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی کی خدمت میں ۱۲ سال بسر کئے۔ چوٹی کے عالم، رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھنے کے عادی تھے۔ نماز میں کھڑے کھڑے اکثر آپ پر غشی طاری ہو جاتی تھی۔ ابراہیم تیمی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ سے کسی دن [illegible] نہیں ہوا ہوگا۔ آپ کا انتقال ۱۰۰ھ یا اس سے تھوڑا عرصہ بعد ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۷ ۳۴/۲ حضرت ابو رجاء عطاردی بصری (ع)

آپ کا نام عمران بن ملحان ہے آپ نے جاہلیت اور اسلام کے دونوں دور دیکھے یعنی مخضرمین تابعین میں سے آپ کا شمار کبار علماء میں ہوتا ہے۔ آپ فتح مکہ کے زمانہ میں مسلمان ہوئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ کافی عرصہ بعد مدینہ منورہ آئے اور حضرت عمر، علی، عمران بن حصین، ابو موسیٰ اشعری [illegible] صحابہؓ سے علم حدیث کا سماع کیا۔ حضرت ابو موسیٰ سے قرآن مجید پڑھا اور حضرت عبداللہ بن عباس کو دیکھا۔ آپ سے ابو الاشہب عطاردی وغیرہ نے قرآن اور ایوب، ابن عون، عوف، سلم بن [illegible] بن جویریہ، مہدی بن میمون اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث پڑھا۔

جریر کہتے ہیں میں نے آپ سے خون کا مزہ پوچھا تو فرمایا خون میٹھا ہوتا ہے۔ ابو الحارث کرمانی کہتے ہیں آپ ثقہ ہیں اور ابو سلمہ منقری کے استاذ ہیں میں نے ابو رجاء سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے اس وقت ابھی میری داڑھی نہیں نکلی تھی میں نے عربوں سے زیادہ گمراہ کوئی قوم نہیں دیکھی۔ سفید بکری پکڑ کر لے آتے ہیں اور اس کی عبادت کرنے لگ جاتے ہیں ابو رجاء سر کو مہندی لگاتے تھے مگر داڑھی کے بال سفید رکھتے تھے۔ ابن الاعرابی کا بیان ہے آپ بہادر، عبادت گذار، طویل نماز پڑھنے اور بہت تلاوت کرنے والے تھے۔

میں کہتا ہوں آپ ثقہ، باشعور اور عالم باعمل تھے۔ زندگی کی ایک سو بیس بہاریں دیکھیں۔ ابو الاشہب کہتے

Marfat.c

ہیں ابو رجاء کہتے ہیں رمضان میں تراویح پڑھاتے اور دس دن میں ایک دفعہ قرآن کریم ختم کر دیتے تھے آپ کی وفات ۱۰۷ھ میں ہوئی ۱۰۸ھ اور ۱۰۵ھ کو بھی بعض نے آپ کا سال وفات قرار دیا ہے۔

۵۸ ‏$\frac{۳۵}{۲}$‏ امام زید بن وہب جُہَنیؒ (ع)

آپ کی کنیت ابو سلیمان ہے اور کوفہ کے رہنے والے ہیں آپ بھی مخضرم ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چند دن بعد مدینہ منورہ آئے حضرت عمرؓ، حضرت عثمان، علی، عبداللہ بن مسعود، ابوذر، حذیفہ اور دوسرے صحابہ سے تعلیم حاصل کی اور آپ سے حصین، عبدالعزیز بن رفیع، اعمش، اسماعیل بن ابی خالد اور دوسرے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا آپ ثقہ اور کثیر العلم تھے۔ آپ کے متعلق فسوی کی جرح کا کچھ اعتبار نہیں۔ تمام اصحاب صحاح ستہ نے آپ کی احادیث سے حجت پکڑی ہے ۸۴ھ کے قریب قریب فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۹ ‏$\frac{۳۶}{۲}$‏ ابو اُمیہ مَعرُور بن سُوَید کوفی (ع)

آپ عرب کے قبیلہ بنو اسد سے تعلق رکھتے ہیں اور طویل عمر پانے والے ثقات علماء میں شمار ہوتے ہیں آپ نے ایک سو بیس سال عمر پائی۔ حضرت عمرؓ، ابوذر، ابن مسعودؓ سے علم سیکھا اور عاصم بن بہدلہ، اعمش، واصل احدب اور مغیرہ یشکری نے آپ سے سماع کیا۔ امام الجرح والتعدیل حضرت یحییٰ بن معین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ رحمہم اللہ۔

۶۰ ‏$\frac{۳۷}{۲}$‏ مُرّۃ الطیب (ع)

آپ کو مرۃ الخیر بھی کہا جاتا ہے۔ پورا نام مرۃ بن شراحیل ہمدانی کوفی ہے آپ عابد اور مشہور مفسر قرآن ہیں آپ حضرت ابوبکر صدیق، عمر، ابوذر، ابن مسعودؓ، ابو موسیٰ سے اور اسلم کوفی، اسماعیل سدی، زبید یامی، عطاء بن سائب، اسماعیل بن ابی خالد، حصین بن عبدالرحمان اور دوسرے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن معین نے آپ کو ثقہ کہا ہے مشہور ہے کہ آپ اس قدر طویل سجدے کرتے تھے کہ زمین پر رکھے رکھے آپ کی پیشانی زخمی ہو گئی تھی۔ آپ فن تفسیر کے ماہر تھے سنہ ۹۰ھ کے لگ بھگ داعیٔ اجل کو لبیک کہا آپ بھی مخضرم ہیں۔

۶۱ ‏$\frac{۳۸}{۲}$‏ حضرت مالک بن اَوس بن حَدَثان نَصری مَدنی (ع)

آپ کی کنیت ابو سعید ہے آپ مخضرم ہیں، حضرت ابوبکر صدیق کو دیکھا ہے بعض کہتے ہیں آپ کو شرف صحبت بھی حاصل ہے آپ حضرت عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہ اور صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں آپ سے ابن المنکدر، عکرمہ بن خالد، زہری اور تابعین کی ایک جماعت نے علم حاصل کیا آپ ثقہ اور لائق اعتماد عالم ہیں فصحاء عرب میں شمار ہوتے ہیں علم بلاغت اور علم بیان میں آپ کی شہرت دور دور تک پھیل ہوئی تھی۔ بیت المقدس کی فتح میں حاضر

t.com

نے [illegible]ھ میں وفات پائی۔

۶۲ $\frac{۳۹}{۲}$ حضرت ابو عَمرو شَیبانی

آپ کا تعلق عرب کے قبیلہ بنو شیبان بن ثعلبہ بن عوکابہ سے ہے آپ کا نام سعد بن ایاس ہے کوفہ کے رہنے والے ہیں ان کا بیان ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منصب نبوت پر فائز ہوئے اس وقت میں [illegible] میں اونٹ چرایا کرتا تھا اور جنگ قادسیہ کے وقت میری عمر ۴۰ سال تھی حضرت علی، عبداللہ بن مسعود اور حذیفہ سے حدیث پڑھی اور آپ سے منصور، اعمش، ابن ابی خالد، سلیمان تیمی، ولید بن عیزار، عمرو بن عبداللہ ابو معاویہ نخعی، اور دوسرے متعدد لوگوں نے سماع کیا۔ ایک [illegible] سال تک پانی [illegible] کہتے ہیں ابو عمرو جامع مسجد میں قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے میں نے ان سے قرآن پاک کا علم سیکھا پھر میں نے ایک دن ان سے ایک آیت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے مجھے [illegible] کے ساتھ متہم کیا میں کہتا ہوں آپ کا انتقال [illegible]ھ میں ہوا۔

۶۳ $\frac{۴۰}{۲}$ حضرت عبداللہ بن مُحَیرِیز بن جُنادہ (ت)

آپ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو جمح سے ہے ابو محیریز کنیت ہے مکہ کے رہنے والے جو [illegible] کے [illegible] آخر میں بیت المقدس میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ حضرت عبادہ بن صامت، ابو محذورہ مؤذن [illegible] اور صحابہ کی ایک جماعت سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے مکحول، زہری، [illegible] بن عطیہ اور [illegible] نے کسب فیض کیا۔ آپ فضیلت اور بزرگی میں ممتاز مقام رکھتے تھے مشہور محدث [illegible] کہا کرتے تھے اگر اہل [illegible] اپنے عابد حضرت عبداللہ بن عمر کی وجہ سے ہم پر فخر کریں تو ہم اپنے عابد عبداللہ بن محیریز کے ساتھ [illegible] گے۔ بخدا! میں [illegible] ان کی زندگی کو [illegible] سمجھتا ہوں۔ امام اوزاعی [illegible] کرتے ہوئے ابن محیریز جیسے انسان کامل کی اقتدا کرنی چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن محیریز [illegible] کے عہد خلافت تک زندہ رہے شاید آپ کا انتقال [illegible]ھ میں ہوا۔ [illegible]

۶۴ $\frac{۴۱}{۲}$ حضرت ابو رافع صائغ

آپ کا نام نُفیع ہے۔ مدینہ کے رہنے والے اور حضرت عمر کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ نے [illegible] دیکھا ہے۔ آپ نے حضرت ابی بن کعب، عمر بن خطاب، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ [illegible] متعدد دیگر اصحاب سے علم حدیث پڑھا۔ اور آپ سے حسن بصری، ثابت بنانی، قتادہ [illegible] اور علی بن زید بن جدعان نے روایت کی۔ امام عجلی اور دوسرے متعدد علماء نے آپ کی توثیق کی ہے۔ آپ سے [illegible] احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی وفات حضرت انس بن مالک کی وفات سے قریب [illegible] [illegible]

۶۵ ✓ ۴۲/۲ حضرت رِبعی بن حِراش غطفانی عبسی

آپ کوفہ کے رہنے والے عالم باعمل ہیں۔ حضرت عمرؓ سے شرفِ سماع حاصل ہے اور جابیہ میں آپکے ساتھ ش سفر تھے۔ حضرت علیؓ، حذیفہ، ابوموسیٰ اور صحابہ کی ایک جماعت سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ ان سے منصور، عبدالملک عمیر، ابومالک اشجعی اور دوسرے لوگ مستفیض ہوئے ان کے متعلق آیا ہے کہ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور ا نے قسم کھا رکھی تھی کہ جب تک یہ معلوم نہ کرلوں کہ میرا مقام جنت میں ہے یا جہنم میں ہنسنے کا مطلق نام نہیں لوں گ آپ کی ثقاہت، امامت اور آپ کے قابلِ حجت ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ ۱۰۱ھ میں انتقال فرمایا۔

اس مثالی دور میں حکومت اسلام کے اطراف و اکناف میں اہل علم، ائمہ اجتہاد اور پرجوش و زور آور مجاہدین بھاری تعداد موجود تھی۔ ان میں زہاد، عباد، اقطاب اور ابدال ہر قسم کے لوگ پائے جاتے تھے۔ ممکن ہے جن لوگو تذکرہ زبان قلم پر نہیں آیا وہ علم و فضل میں مذکورین سے فائق اور بالاتر ہوں۔

خلیفہ ولید بن عبدالملک کی خلافت میں ۹۰ھ کے بعد مذہب اسلام تمام روئے زمین پر غالب آچکا تھا۔ ا وقت صفحۂ ہستی پر کوئی حکومت اسلامی سلطنت کا مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔ مشرق میں ترکی ممالک سے لے کر مغرب م اندلس تک تمام حکومتیں خلیفۃ المسلمین کے زیر نگین تھیں اور ساری امت مسلمہ اس کے تابع فرمان تھی۔

اسی زمانہ میں مدینہ منورہ میں مسجد نبویؐ کی انتہائی سجاوٹ اور کمال خوبصورتی کے ساتھ از سر نو تعمیر کی گئی ا اس کی تعمیر پر لاکھوں روپے صرف ہوئے اسی طرح دمشق کی جامع مسجد پر جو اپنی وسعت اور زیبائش کے لحاظ سے بےنظ تھی، ساٹھ لاکھ دینار سے زیادہ خرچ اُٹھا۔ یہ سب کچھ حکومت کی پائیداری اور استحکام کی بدولت تھا۔ حکومت ک خزانے بھرپور تھے۔ دنیا کے مختلف ممالک سے وصول ہونے والا خراج حدِ حساب سے باہر تھا۔ حضرت عمر بن عبدالع نے اپنے عہد خلافت میں صرف قبطیوں پر جو خراج مقرر کیا تھا اس کا شمار ایک کروڑ بیس لاکھ دینار تھا۔ اس س اندازہ لگائیے کہ اس سے بدرجہا بڑے اور خوشحال ممالک روم اور فارس کے خراج کا شمار کیا ہوگا

حکومت کے استحکام، افواج کی کثرت اور مال کی فراوانی کا یہ حال تھا کہ سلطنت اموی کا کوئی بھی خلیف اقصائے چین تک بہ آسانی فوج کشی کرسکتا تھا چنانچہ امیر المؤمنین سلیمان بن عبدالملک نے تختِ خلافت پر متمکن ہوت ہی جہاد کے لئے اپنی افواج قاہرہ بحر و بر میں پھیلا دیں اور اقصائے روم میں رومی امپائر کے پایہ تخت قسطنطنیہ کا محاصرہ کرلیا یہ محاصرہ تقریباً ۲ ماہ جاری رہا۔ اتفاق یہ کہ اس زمانہ میں دور دور تک اسلامی مقبوضات میں قحط رونما ہوگیا۔ اور لوگوں کو ہوشربا گرانی اور فاقوں سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن ہماری اطلاع کے مطابق لشکر اسلام میں پہاڑوں کی طرح غلے کے انبار لگے ہوئے تھے تاکہ ایک طرف عساکر اسلام کے راشن میں کسی طرح کمی واقع نہ ہو اور دوسری طرف رومی حکومت پر اپنے استحکام کا سکہ بٹھایا جائے مگر حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خلیفہ بننے کے بعد رومیوں نے صلح کرلی جس کے ماتحت خلیفہ نے اپنی فوج کو واپسی کا حکم دیدیا۔ رضی اللہ عنہ

تیسرا طبقہ

"یہ طبقہ جس کے سرخیل حضرت امام حسن بصری ہیں اوساطِ تابعین سے تعلق رکھتا ہے اور زیادہ تر یزید اور ہشام ابنائے عبدالملک کے عہدِ خلافت میں آسمان علم پر آفتاب نصف النہار بن کر چمکا ہے۔"

۶۶ — ۱/۳ شیخ الاسلام امام حسن بن ابی الحسن یسار

آپ کی کنیت ابو سعید ہے اور بصرہ میں رہنے والے سرتاج تابعین ہیں۔ بعض اہل علم آپ کو زید بن ثابت کا اور بعض جمیل بن قطبہ کا مولی کہتے ہیں۔ آپ کی والدہ خیرہ ام المومنین حضرت ام سلمہ کی کنیز تھیں۔ آپ نے مدینہ منورہ میں پرورش پائی۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں قرآن حکیم حفظ کیا اور انہیں متعدد دفعہ خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ حضرت عثمانؓ کے اپنے گھر میں محصور ہونے کے وقت ان کی عمر ۱۴ سال تھی۔ بڑے ہو کر جہاد میں سرگرم حصہ لیا اور علم و عمل میں انتہائی بلند مرتبہ پر فائز ہوئے۔ آپ کی شجاعت اور بہادری کے چرچے دور و نزدیک سرگرم پھیلے ہوئے تھے شجاعت میں آپ کو مشہور خارجی لیڈر قطری بن فجاءہ کا ہم پایہ سمجھا جاتا تھا۔ حضرت معاویہ کے دورِ حکومت میں خراسان کے گورنر ربیع بن زیاد کے ریڈر تھے۔

اساتذہ : آپ نے مندرجہ ذیل صحابہ کرامؓ سے علم حدیث حاصل کیا۔

حضرت عثمانؓ، عمران بن حصین، مغیرہ بن شعبہ، عبدالرحمان بن سمرہ، سمرہ بن جندب، جندب بجلی، ابن عباسؓ، ابن عمر، ابو بکر، عمرو بن تغلب اور ایک بڑی جماعت۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

تلامذہ : آپ کے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے قابل ذکر درج ذیل ہیں۔

قتادہ، ایوب، ابن عون، یونس، خالد حذاء، ہشام بن حسان، حمید الطویل، جریر بن حازم، شیبان نحوی، منذر بن ابراہیم تستری، مبارک بن فضالہ، ربیع بن صبیح، ابان بن یزید عطار، قرۃ بن خالد اور ان کے علاوہ بے شمار لوگ۔

علم میں آپ کا مرتبہ : ابن سعد صاحب طبقات کبریٰ کہتے ہیں۔

آپ بلند پایہ عالم، ثقہ، حجت، دین و شریعت کے امین، عبادت گذار، صوفی منش، کثیر العلم، فصیح البیان اور حسین و جمیل تھے۔ آپ کے خصائل حمیدہ اور صفات جمیلہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ آپ کی مرسلات قابل حجت

Marfat.c

نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ مدلس ہیں ان کی وہ حدیث استدلال کے لائق نہیں جسے وہ کسی ایسے راوی سے بصیغہ "عن" روایت کریں جن سے ان کی ملاقات ثابت نہیں کبھی ان اساتذہ سے بھی تدلیس کرتے ہیں جن سے سماع اور ملاقات ثابت ہے لیکن اپنے اور ان کے درمیان کا واسطہ گرا دیتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ویسے بہت بڑے عالم، حافظِ حدیث اور علم کا سمندر ہیں۔ فقہ حدیث میں آپ کا مقام بہت اونچا ہے پُرتاثیر وعظ و نصیحت میں آپ کا کوئی جواب نہیں ہر قسم کی نیکی میں کمال تک پہنچے ہوئے ہیں میں نے ان کے حالات میں ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے اس کا نام الزخرف القصری رکھا ہے۔

۸۸ سال عمر پاکر ۱۱۰ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۶۷ $\frac{۲}{۳}$ حضرت ابوالشعثاء جابر بن زید بصری

آپ عرب کے مشہور قبیلہ ازد کی طرف منسوب ہیں آپ ایک چوٹی کے عالم اور حضرت عبداللہ بن عباس کے تلمیذ خاص ہیں۔ آپ سے قتادہ، ایوب، عمرو بن دینار اور ایک جماعت نے حدیث کا علم حاصل کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں اگر اہل بصرہ صرف جابر بن زید کے قول پر کاربند ہو جائیں تو انہیں کتاب اللہ میں ذکر ہونیوالے تمام کمال علم پر عمل کرنا سکھا دیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ بھی فرمایا تم جابر بن زید کو موجود پاتے ہوئے بھی مجھ سے مسائل پوچھتے ہو؟ عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے جابر بن زید سے بڑھ کر فتویٰ کا علم رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ضحاک ضبی کا بیان ہے بیت اللہ کا طواف کرتے وقت عبداللہ بن عمر کی جابر بن زید سے ملاقات ہوئی تو فرمایا جابر! تم بصرہ کے ممتاز فقیہ ہو، لوگ تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں مگر خوب سن لو! اللہ تعالیٰ کی کتاب ناطق اور صحیح حدیث کے بغیر فتویٰ نہ دینا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کر دو گے۔ جب آپ کو سپردِ خاک کیا گیا تو قتادہ نے کہا آج روئے زمین کا علم دفن ہو گیا۔ ایاس بن معاویہ کہتے ہیں میں نے اہلِ بصرہ کو دیکھا ہے ان کے مفتی جابر بن زید تھے۔ کسی نے ایوب سے پوچھا آپ نے جابر بن زید کو دیکھا ہے؟ بولے ہاں دیکھا ہے سمجھدار تھے سمجھدار تھے۔ ایوب اُن کے علمِ فقہ حدیث پر بہت تعجب کرتے تھے۔

امام احمد فلاس اور امام بخاری نے آپ کی وفات ۹۳ھ میں بتائی ہے۔ واقدی اور ابن سعد نے سالِ وفات ۱۰۳ھ لکھا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۶۸ $\frac{۳}{۳}$ حضرت ابوالخیر مرثد بن عبداللہ مصری

آپ حمیر کے ذیلی قبیلہ بنو یزن سے تعلق رکھتے ہیں۔ نامور فقیہ اور اہلِ مصر کے مفتی ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاری، ابوبصرہ غفاری، عقبہ بن عامر جہنی، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمرو اور دوسرے صحابہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ فقہِ حدیث کا درس عقبہ بن عامر سے لیا۔ آپ سے عبدالرحمٰن بن شماسہ، جعفر بن ربیعہ، یزید بن ابی حبیب،

t.com

وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں اپنے زمانہ میں اہل مصر کے مفتی تھے۔ سنہ ۹۰ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۶۹ ۴/۳ حضرت ابراہیم التیمی

آپ کی کنیت ابو اسماء، نام ابراہیم ہے۔ نسب نامہ یوں ہے۔ ابو اسماء بن یزید بن شریک تیمی، آپ عرب کے قبیلہ تیم الرباب کی طرف منسوب ہیں اور کوفہ کے رہنے والے عالم باعمل ہیں۔ اپنے والد اور حارث بن سوید، عمرو بن میمون اودی اور ایک جماعت سے علم حاصل کیا اور آپ سے بیان بن بشر، یونس بن عبید، اعمش اور ایک جماعت روایت کرتی ہے اور آپ کا شمار ثقہ راویوں میں ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ حجاج بن یوسف نے آپ کو قتل کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں ان کا انتقال حجاج کی جیل میں ہوا تھا۔ ابھی آپ نے اپنی عمر کے ۴۰ سال بھی پورے نہیں کیے تھے۔ اعمش کہتے ہیں میں نے ان کو ایک دفعہ یہ کہتے ہوئے سنا، بسا اوقات مجھے دو دو مہینے کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا۔ پھر ہدایت کی یہ بات کسی کو نہ بتانا۔

میں کہتا ہوں آپ کی روایت کردہ احادیث کچھ زیادہ نہیں ہیں مگر کتب حدیث کے تمام مصنفین آپ سے حجت پکڑتے ہیں۔ آپ کا انتقال حضرت انس بن مالک صحابی سے پہلے سنہ ۹۲ھ میں ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۷۰ ۵/۳ فقیہ عراق حضرت ابراہیم نخعی

ابو عمران کنیت، ابراہیم نام، فقیہ عراق لقب، پورا نسب یوں ہے۔ ابو عمران ابراہیم بن یزید بن قیس بن اسود [illegible] آپ کوفہ کے رہنے والے مفتی و فقیہ ہیں۔ علقمہ، مسروق، اسود اور ایک دوسری جماعت سے علم سیکھا۔ ایک دفعہ بچپن میں ام المؤمنین حضرت عائشہ کے گھر بھی گئے۔ آپ سے حماد بن ابی سلیمان فقیہ، سماک بن حرب، [illegible] ابن عون، اعمش، منصور اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ کا شمار پر خلوص علماء میں ہوتا ہے۔ مغیرہ کہتے ہیں ہم ابراہیم سے اس طرح ڈرتے تھے جیسے لوگ حاکم شہر سے ڈرتے ہیں۔ اعمش کا بیان ہے۔ ابراہیم [illegible] پوچھتے، پھر [illegible] کے پاس آتے تو دیر تک ان پر بیمار کی سی حالت طاری رہتی۔ یہ بھی کہا ابراہیم علم حدیث کے نقاد تھے۔ شہرت سے بچتے تھے اسی لئے (عام علماء کی طرح) مسجد کے کسی ستون کے پاس نہیں بیٹھتے تھے۔ امام شعبی کو جب آپ کی موت کی خبر ملی تو فرمایا اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑ گئے۔ ابن عون کہتے ہیں ابراہیم حکام کے درباروں میں جانے اور ان سے نذرانوں اور تحائف کا سوال کرنے [illegible] تھے۔ حسن بن عمرو فقیمی کا بیان ہے۔ ابراہیم [illegible] خوب پہنتے تھے اور [illegible] کرتے۔ [illegible] کو تحفے دیتے تھے۔ امام ابو حنیفہ حماد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو حجاج کی موت کی بشارت دی تو سجدہ میں گر پڑے اور خوشی سے رونے لگے۔ سعید بن جبیر تابعین سے کہتے تھے ابراہیم تم میں موجود ہیں اور پھر مجھ سے فتویٰ پوچھتے ہو۔ آپ کی بیوی ہنیدہ کہتی ہیں ابراہیم کا معمول تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ [illegible] سے ثابت ہوا ہے کہ جب تک سوال نہیں ہوتا تھا ابراہیم کسی علمی بحث [illegible]

میں کلام نہیں کرتے تھے۔ فرماتے تھے علماء ناپسند کرتے ہیں کہ جب لوگ جمع ہوں تو آدمی (بغیر پوچھے) اپنی بہترین تحقیق ان کے سامنے پیش کرے۔ آپ نے بڑھاپے سے پہلے عہد کہولت میں ۹۵ھ کے آخر میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۷۱ ۶/۳ حضرت علی بن حسین

آپ کی کنیت ابوالحسین، نام علی لقب زین العابدین ہے۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے ابوالحسین زین العابدین علی بن حسین بن امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب الہاشمی المدنی۔ آپ بیماری کی حالت میں کربلا میں حاضر تھے۔ عمر بن سعد نے اپنے سپاہیوں سے کہا انہیں کچھ نہ کہنا۔ اس وقت آپ کی عمر بیس سال سے کچھ زیادہ تھی۔ اپنے والد حضرت حسین، چچا حضرت حسن، عائشہ، ابوہریرہ، ابن عباس، مسور بن مخرمہ، ابن عمر اور دیگر بہت سے صحابہؓ سے علم حاصل کیا۔ آپ سے آپ کے بیٹوں ابوجعفر، محمد، زید، عمر اور عبداللہ کے علاوہ زید بن اسلم، عاصم بن عمر، زہری، یحییٰ بن سعید، ابوزناد اور دوسرے لوگوں نے کسب فیض کیا۔ زہری کہتے ہیں میں نے علی بن حسین سے زیادہ فقیہ کوئی نہیں دیکھا لیکن حدیث کم روایت کرتے ہیں۔ افضل ہیں اطاعت الٰہی میں سب سے زیادہ ہیں۔ عبدالملک کو ان سے بہت محبت تھی۔ ابوحازم اعرج کہتے ہیں میں نے کوئی ہاشمی ان سے افضل نہیں دیکھا۔ ابن المسیب کہتے ہیں میں نے ان سے بڑا پرہیزگار کوئی نہیں دیکھا۔ امام مالک فرماتے ہیں مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ دن اور رات میں ایک ہزار رکعت نفل پڑھتے تھے اور وفات تک یہی معمول رہا۔ آپ فرماتے تھے جو ایک دفعہ کھلکھلا کر ہنسا اس نے علم کو ٹھوک دیا۔ نیز فرمایا جسم اگر بیمار نہ پڑے تو انسان غرور میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ثابت ہو چکا ہے کہ آپ پوشیدہ طور پر بکثرت صدقہ کرتے تھے۔ ربیع الاول ۹۴ھ میں آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رضی اللہ عنہ

۷۲ ۷/۳ قاضی یحییٰ بن یَعمُر عَدوانی

آپ کی کنیت ابوسلیمان ہے بعض نے کہا ہے آپ کی کنیت ابوعدی ہے۔ آپ بصرہ کے رہنے والے نامور فقیہ اور مرو کے قاضی ہیں۔ آپ حضرت ابوذر، عمار بن یاسر، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ابوالاسود دیلی وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے عبداللہ بن بریدہ، قتادہ، یحییٰ بن عقیل، عطاء خراسانی، سلیمان تیمی اور اسحاق بن سوید عدوی روایت کرتے ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کچھ نہیں سنا میں کہتا ہوں تب حضرت عائشہؓ سے پہلے انتقال کرنے والے صحابہ سے ان کا سماع کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ کہتے ہیں انہوں نے سب سے پہلے قرآن مجید میں نقطے لگائے فصیح البیان ادیب اور ممتاز فقیہ تھے۔ انہوں نے عربی زبان کا علم ابوالاسود سے سیکھا تھا۔ حجاج نے ان کو ملک بدر کر دیا تو قتیبہ بن مسلم نے انہیں اپنے پاس بلا لیا اور خراسان کا قاضی مقرر کر دیا۔ ان کے ماتحت متعدد نائب قاضی تھے۔ پھر جب قتیبہ کو خبر ملی کہ یہ منصف (ایک قسم کی شراب) پیتے ہیں تو ان کو معزول کر دیا۔ ان کی ثقاہت اور ان کی حدیث کی صحت پر علماء کا اتفاق ہے۔

t.com

۷۳ $\frac{۳}{۳}$ حضرت سعید بن جُبیر (ع)

آپ بنو والب کے آزاد کردہ غلام، کوفہ کے مشہور معلّم قرآن اور چوٹی کے علماء میں سے ایک ممتاز فقیہ ہیں۔ حضرت ابنِ عباس، عدی بن حاتم، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن مغفل وغیرہ سے سماعِ حدیث کیا اور ان سے جعفر بن ابی المغیرہ، ابو بشر جعفر بن ایاس، ایوب، اعمش، عطاء بن سائب اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ زیادہ مشہور قول کے مطابق ان کو حجاج نے ۴۹ سال کی عمر میں ۹۵ھ میں قتل کیا۔ بعض کہتے ہیں آپ پچاس سے کچھ زیادہ سال تک بقیدِ حیات رہے۔ آپ کا رنگ سیاہ تھا۔ جب اہلِ کوفہ حج کرنے کے لئے آتے اور حضرت عبداللہ بن عباس سے مسئلے پوچھتے تو آپ فرماتے کیا تم میں سعید بن جبیر نہیں رہتے؟

اشعث بن اسحاق کہتے ہیں سعید بن جبیر کو علماء کا نقاد کہا جاتا تھا۔

قتل کی وجہ حجاج کے آپ کو قتل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے لڑائی میں حجاج کے خلاف عبدالرحمن بن اشعث کا ساتھ دیا تھا۔

خدا کا خوف اور عبادت کا شوق قاسم کہتے ہیں سعید بن جبیر رات کو اس قدر روتے تھے کہ آپ کی بینائی میں فرق آگیا تھا۔ اور آنکھوں سے پانی بہنے لگا تھا اور ہم نے سنا ہے کہ آپ اس آیت کو "واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ" کو بیس سے کچھ زیادہ مرتبہ دہراتے تھے اور روتے جاتے تھے۔ کہتے ہیں ایک رات آپ نے خانہ کعبے [کے اند]ر قیام کیا اور ایک ہی رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کر ڈالا۔ ویسے آپ کا معمول دو رات میں ایک دفعہ قرآن مجید ختم کرنے کا تھا۔

[مو]ت پر صبر عمر بن سعید کہتے ہیں، سعید بن جبیر نے قتل سے کچھ پہلے اپنے لڑکے کو آخری ملاقات کے لئے [بل]ایا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ فرمانے لگے روتے کیوں ہو؟ ۵۷ سال کے بعد تمہارے باپ کی عمر ہی کیا [رہ گ]ئی ہے؟

[حج]اج کے سامنے حاضری سالم بن ابی حفصہ کہتے ہیں، جب آپ کو حجاج کے سامنے پیش کیا گیا تو بولا تم شقی بن [کس]یر ہو؟ آپ نے فرمایا میں تو سعید بن جبیر ہوں۔ بولا میں تمہیں قتل کرنے لگا ہوں۔ فرمایا پھر تو میری ماں نے [میر]ا نام ٹھیک ہی رکھا ہے۔ یہ اس کی تصدیق ہے۔ لیکن پہلے مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ جب نماز پڑھنے [لگے]، تو حجاج نے کہا اس کا منہ عیسائیوں کے قبلہ کی طرف کر دو۔ آپ نے فرمایا فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ پھر [فرمای]ا میں تم سے انہیں کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں جن کے ساتھ مریم علیہا السلام نے پناہ مانگی تھی۔ [انی] اعوذ بالرحمٰن منک ان کنت تقیا

[واقعہ] شہادت نبہان کا غلام عتبہ کہتا ہے، میں سعید کے قتل کے وقت موجود تھا۔ حجاج کہنے لگا، میں نے [تم پر] یہ احسان نہیں کیا تھا؟ فرمایا ہاں کیا تھا۔ بولا پھر تمہاری بغاوت کا سبب کیا ہے؟ فرمایا میں بیعت

fat.com

کر چکا تھا۔ اس پر حجاج پیچ پا ہو گیا اور تالی بجا کر کہنے لگا۔ امیر المومنین کی بیعت پہلے اور وفا کے زیادہ لائق تھی
پھر آپ کا سر قلم کرنے کا حکم دے دیا۔

اخلاق عالیہ | کہتے ہیں کہ آپ اپنے پاس کسی کو غیبت نہیں کرنے دیتے تھے۔ اسماعیل بن عبدالملک کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا ہے محراب میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں کرتے تھے۔ عمامہ باندھتے تھے اور اسے ایک بالشت پیچھے لٹکا دیتے تھے۔ میمون بن مہران کہتے ہیں سعید بن جبیر فوت ہوئے تو روئے زمین پر کوئی آدمی ایسا نہیں تھا جو آپ کے علم کا محتاج نہ ہو۔ فطر بن خلیفہ کا بیان ہے، میں نے حضرت سعید کو دیکھا ہے ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ ابومعشر کہتے ہیں، سعید بن جبیر فرماتے تھے مجھے حضرت ابومسعودؓ انصاری صحابی نے عید کے دن دیکھا میرے سر پر بچپن کے بال تھے۔ فرمانے لگے بچے! اس دن میں امام کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہیں ہوتی۔ غیلانیات میں یہ روایت ہے، سعید بن جبیر حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی کہ میں نے یحییٰ کے بدلے ستر ہزار آدمی ہلاک کئے تھے اور تمہارے نواسے کے بدلے دو دفعہ ستر ہزار ہلاک کروں گا۔

یہ روایت غریب ہے لیکن اس کی سند کے راوی عبداللہ بن ابی حلیب کی حدیث امام مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

۴۷ $\frac{9}{3}$ امام ربانی محمد بن سیرینؒ (ع)

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ اور آپ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس بن مالک کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اصل میں آپ کے والد سیرین جرجرایا کے رہنے والے تھے۔ انس بن سیرین کہتے ہیں، حضرت عثمانؓ کی خلافت کے دو سال رہتے تھے جب میرے بھائی محمد پیدا ہوئے اور میں ان سے ایک سال چھوٹا ہوں۔ آپ نے حضرت ابوہریرہؓ، عمران بن حصین، ابن عباس، ابن عمر اور دیگر صحابہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے ایوب، ابن عون، قرۃ بن خالد، ابوہلال، محمد بن سلیم، عوف، ہشام بن حسان، یونس، مہدی بن میمون، جریر بن حازم اور بہت سے دوسرے لوگوں نے علم حاصل کیا۔

آپ فقہ حدیث میں امامت کے رتبہ پر فائز تھے۔ بے حد وسیع علم کے حامل، حدیث کے حافظ اور ثقہ تھے۔ تعبیر رؤیا میں ماہر اور تورع اور پرہیزگاری میں کامل تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ صفیہ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ مورق عجلی کہتے ہیں، میں نے پرہیزگار ہوتے ہوئے سب سے بڑا فقیہ اور سب سے بڑا فقیہ ہوتے ہوئے سب سے بڑا پرہیزگار محمد بن سیرین کے سوا کوئی نہیں دیکھا۔ ابوقلابہ کہتے ہیں جو کچھ محمد بن سیرین کرتے ہیں دوسرا کون کر سکتا ہے؟ وہ تو تلوار کی دھار پر چڑھ جاتے ہیں۔ شعیب بن حبحاب کا بیان ہے مجھے امام شعبی نے وصیت کی علم کی طلب ہے تو اس بہرے یعنی محمد بن سیرین کے حلقۂ درس کو لازم پکڑو۔ ابن عون فرماتے ہیں

میری آنکھوں نے محمد بن سیرین، قاسم اور رجاء بن حیوہ جیسا کوئی عالم نہیں دیکھا۔ ابو عوانہ کہتے ہیں میں نے ابن سیرین کو دیکھا ہے جو انہیں دیکھتا تھا اسے اللہ تعالیٰ یاد آجاتا تھا۔ زبیر اقطع کہتے ہیں محمد بن سیرین جب موت کا ذکر کرتے تو ان کے ہر عضو پر موت طاری ہو جاتی تھی۔ ابن عون کا بیان ہے کہ محمد بن سیرین ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے امام حسن بصری سے پورے سو دن بعد شوال ۱۱۰ھ میں انتقال فرمایا آپ علم حدیث میں حضرت حسن بصری سے زیادہ محقق تھے۔ رحمۃ اللہ علیہما۔

۷۵ $\frac{۱۰}{۳}$ حضرت عُبَیدُ اللہ بن عبد اللہ

نام ونسب آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور نام عبید اللہ ہے۔ سلسلۂ نسب یہ ہے ابو عبد اللہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود الہذلی المدنی۔ آپ نابینا ہونے کے باوجود چوٹی کے عالم اور مدینہ منورہ کے فقہاء سبعہ کے ممتاز رکن ہیں، علم حدیث حضرت عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، عبد اللہ بن عباس، ابو سعید خدری اور دیگر متعدد صحابہ کرامؓ سے سیکھا اور آپ سے آپ کے رفیق عراک بن مالک، زہری، صالح بن کیسان اور ابو الزناد نے کسب کمال کیا۔ آپ فقہ حدیث میں امامت کے درجہ پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ آپ حضرت عمر بن عبد العزیز کے اتالیق ہیں۔ زہری کہتے ہیں عبید اللہ علم کے بحر بیکراں تھے۔ امام مالک فرماتے ہیں ابن شہاب زہری عالم ہونے کے بعد حضرت عبید اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے آپ انہیں علم حدیث پڑھاتے تھے۔ اور زہری ان کے لیے کنوئیں سے پانی بھر کر لاتے تھے۔ آپ بہت لمبی نماز پڑھتے تھے اور کسی ملنے والے کی خاطر جلدی نہیں کرتے تھے ایک دفعہ حضرت زین العابدین علی آپ سے ملنے آئے اتفاقاً آپ اس وقت نماز میں مشغول تھے وہ بیٹھ کر انتظار کرنے لگے۔ آپ نے معمول کے مطابق بہت لمبی نماز پڑھی۔ فارغ ہوئے تو کسی نے ملامت کرتے ہوئے کہا رسول اللہ کے نواسے آپ کے پاس علمی تحقیق کے لئے آئے اور آپ نے انہیں اتنی دیر انتظار کے لیے مجبور کیا؟ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کوتاہی کی معافی چاہتا ہوں مگر جو شخص طلب علم کے لئے آتا ہے اسے کچھ نہ کچھ مشقت تو اٹھانا ہی پڑتی ہے۔

صحیح قول کے مطابق آپ نے ۹۹ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

۷۶ $\frac{۱۱}{۳}$ علامۃ التابعین حضرت ابو عمرو شعبی ہمدانی

آپ کا نام عامر بن شراحیل ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور قبیلہ ہمدان سے تعلق رکھتے ہیں کہا جاتا ہے آپ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے۔ آپ فقہ حدیث میں امامت کے درجہ تک پہنچے ہوئے تھے حفظ و اتقان میں بے نظیر تھے اور مختلف علوم میں بحر ناپید اکنار فرمایا کرتے تھے میں نے سفید کاغذ پر کبھی سیاہ حرف نہیں لکھا یعنی سارا علم سینہ میں محفوظ تھا۔ تحریر سے مدد نہیں لی۔ حضرت علیؓ، عمران بن حصین، جریر بن عبد اللہ، ابو ہریرہ

ابن عباس، عائشہؓ، حضرت عبداللہ بن عمر، عدی بن حاتم، مغیرہ بن شعبہ، فاطمہ بنت قیس اور دیگر صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت علیؓ سے آپ کی حدیث مرسل ہے۔

تلامذہ: آپ کے تلامذہ کی فہرست کافی طویل ہے چند قابلِ ذکر درج ذیل ہیں۔

اسماعیل بن ابی خالد، اشعث بن سوار، داؤد بن ابی ہند، زکریا بن ابی زائدہ، مجالد بن سعید، اعمش، امام ابوحنیفہ ابنِ عون، یونس بن ابی اسحاق، سری بن یحییٰ اور دوسرے بہت سے لوگ۔ آپ امام ابوحنیفہ کے سب سے بڑے استاد ہیں۔ احمد عجلی کہتے ہیں، شعبی کی مرسل احادیث صحیح ہوتی ہیں اور صحیح حدیث کے علاوہ کسی حدیث کو مرسل بیان نہیں کرتے واقدی نے کہا ہے شعبی یمن کے مشہور قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا شمار ہمدان میں ہوتا ہے اس قبیلہ کے جو لوگ کوفہ میں رہتے ہیں شعبی کہلاتے ہیں۔ جو شام میں رہتے ہیں وہ شعبانی اور یمن میں رہنے والے آل ذی شعبین کہلاتے ہیں۔ ان کے کچھ افراد مغرب میں بھی رہتے ہیں، انہیں وہاں اشعوب کہا جاتا ہے۔ یہ سب حسان بن عمرو بن شعبین کی نسل سے ہیں۔ صاحب ترجمہ امام شعبی علی بن حسان کے خاندان سے متعلق ہیں۔ یہ سب یمن کے مشہور قبیلہ ہمدان کی مختلف شاخیں ہیں۔

امام شعبی پتلے دبلے نحیف الجسم انسان تھے۔ یہ ایک حمل میں دوسرے بھائی کے ساتھ مل کر پیدا ہوئے تھے اس لئے کہا کرتے تھے رحم میں کافی جگہ نہ ملنے کی وجہ سے میری جسمانی ساخت کمزور رہی۔ مشہور جنگ جلولاء کے سال پیدا ہوئے آپ فتنۂ مختار میں مدینہ منورہ بھاگ آئے کئی ماہ تک یہاں مقیم رہے اور حضرت عبداللہ بن عمر سے سماعِ حدیث کیا۔ آپ نے حساب حارث اعور سے سیکھا تھا۔ واقعہ جماجم میں ابن اشعث کے ساتھ مل کر حجاج کے خلاف لڑے لیکن پھر کسی طرح حجاج کی تلوار سے بچ نکلے اور کوفہ کے قاضی مقرر ہوئے۔

ابنِ سعد اپنی سند سے محمد بن ابی امیہ شعبانی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ یمن میں خوب موسلا دھار بارش ہوئی۔ پانی نے سیلاب کی شکل اختیار کی تو اس نے ایک مقام پر زمین کو کھود دیا۔ جہاں پتھر کا دروازہ نمودار ہوا، اُسے کھولا گیا تو سامنے ایک بہت بڑا ہال نظر آیا، اس میں سنہری تخت بچھا ہوا تھا اور اس پر ایک آدمی بیٹھا تھا، ہم نے اس کی پیمائش کی تو اس کا قد بارہ بالشت نکلا۔ اس نے سنہری منقش لباس زیب تن کیا ہوا تھا پاس ہی ایک سونے کی چھڑی رکھی تھی جس کے سرے پہ سرخ یاقوت جڑا ہوا تھا، نزدیک ہی ایک دوسرا آدمی تھا جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ سر کے بال مینڈھیوں میں گندے ہوئے دونوں طرف لٹک رہے تھے۔ اس کے پاس ایک تختی رکھی تھی جس پہ یہ عبارت حمیری زبان میں تحریر تھی۔

"باسمک اللهم اے حمیر کے رب! میں حسان بن عمرو بادشاہ ہوں، مجھے اعتراف ہے کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی بادشاہ نہیں ہے۔ میں بہت آرزوئیں لے کر جیا اور وخز ہید کے زمانہ میں اپنی موت آپ مرا۔ وخز ہید کیا ہے؟ وہ ایک ایسا زمانہ ہے جس میں بارہ ہزار بادشاہ ہلاک ہوئے ان سب سے آخری بادشاہ میں ہوں میں اپنی جان بچانے کیلئے پہاڑ ذی شعبین میں آیا۔ لیکن اس نے میری کچھ مدد نہ کی اور میں موت سے نہ بچ سکا،

Marfa

اس کے پہلو میں ایک تلوار پڑی تھی، جس پر حمیری زبان میں لکھا تھا۔ "میں ایک بادشاہ کی تلوار ہوں میرے ذریعہ انتقام لیا جائے گا۔"

شرف تابعیت اور علماء کی نظر میں آپ کا مقام

خود فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ سو صحابہ سے ملاقات کی اور فیض حاصل کیا۔ مکحول کہتے ہیں، میں نے امام شعبی سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔ امام شعبی کا اپنا بیان ہے میرے رشتہ داروں میں سے جو قرضدار مرا، میں نے اپنے مال سے اس کا قرض ادا کیا اور میں نے اپنے کسی غلام کو کبھی زدوکوب نہیں کیا۔ ابوحصین کہتے ہیں میں نے امام شعبی سے بڑھ کر کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔ مجالد کہتے ہیں میں ایک دفعہ مشہور فقیہ ابراہیم نخعی کے پاس بیٹھا تھا کہ امام شعبی تشریف لے آئے۔ ابراہیم نے کھڑے ہوکر ان کا استقبال کیا، پھر لاکر انہیں اپنی مخصوص جگہ پہ بٹھایا۔ ابومجلز کا بیان ہے کہ میں نے شعبی سے بڑا فقیہ کوئی نہیں دیکھا۔ سعید بن مسیب، طاؤس، عطاء، حسن بصری اور محمد بن سیرین بھی ان کے مقابلے کے نہیں تھے۔

فتویٰ دینا

جریر بن ایوب کہتے ہیں۔ ایک دن کسی آدمی نے آپ سے پوچھا کیا زانی سے ولد الزنا بدترین ہے؟ فرمایا اگر وہ ایسا ہوتا تو اس کی ماں کو حمل کی حالت میں رجم کر دیا جاتا۔ کیسانی کہتے ہیں ایک آدمی نے [illegible] متوسلین اور غلاموں کے لئے بوجھ تھے آپ نے فرمایا تمہارے قتل پر افسوس ہے۔ اپنے غلاموں کے ساتھ [illegible] ہی تو حضرت عثمانؓ کے قتل کا سبب بنا۔

ابوبکر ہذلی کہتے ہیں مجھے ابن سیرین نے کہا شعبی کے حلقہ درس کو لازم پکڑو، میں نے دیکھا ہے وہ بکثرت ... تھے پھر بھی لوگ ان سے فتویٰ پوچھا کرتے تھے۔

وسعت علم

علی بن مدینی کہتے ہیں کسی نے امام شعبی سے پوچھا اتنا وسیع علم آپ نے کیسے حاصل کیا؟ فرمایا علم اپنے موجودہ علم پر بے اعتمادی، مختلف ممالک میں سفر و سیاحت، جمادات کی طرح صبر اور کوے کی طرح سویرے سویرے نکلنے کی بدولت حاصل ہوا ہے۔ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں ... اپنے زمانہ میں، شعبی اپنے زمانہ میں اور سفیان ثوری اپنے زمانہ میں ... امام ابن ابی لیلیٰ شعبی اور ابراہیم نخعی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، شعبی تو فن حدیث میں ماہر تھے اور ابراہیم قیاس سے کام لیتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے امام شعبی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے جنگی واقعات بیان کرتے سنا تو فرمایا میں ان لوگوں کے ساتھ خود سب جنگوں میں شریک رہا ہوں لیکن یہ شعبی ان واقعات کو مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔

علم سیکھنے کے اہل کون لوگ ہیں؟

امام شعبی فرماتے ہیں پہلے علم دین وہ لوگ حاصل کرتے تھے جن میں عبادت اور عقل دونوں وصف جمع ہوتے تھے۔ طالب علم اگر عاقل ہوتا لیکن عبادت سے گریز کرتا تو اسے کہا جاتا کہ اس کو علم حاصل نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس اگر عبادت گزار ہوتا لیکن عقل سے محروم تو کہا جاتا یہ علم عقلمندوں کے بغیر کوئی نہیں سیکھ سکتا۔ ... اب دیکھ رہا ہوں کہ یہ علم وہ لوگ حاصل کرتے ہیں جن میں نہ عقل ہے نہ عبادت۔

حفص بن غیاث اعمش سے بیان کرتے ہیں کہ امام شعبی نے فرمایا ہائے زمانے کی تیرہ بختی کے ساتھ ...

fat.com

کئے ہوئے جانور کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے اعمش سے کہا اے ابو محمد! آپ امام شعبی کے حلقہ درس میں شریک کیوں نہیں ہوتے؟ بولے افسوس! میں ان کے درس میں کیسے شریک ہو سکتا ہوں وہ مجھے جب دیکھتے ہیں تو میرا مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ کسی عالم کی شکل وصورت ہے؟ تمہاری شکل وصورت تو ایک جولاہے کی ہے لیکن میں جب ابراہیم کے حلقہ میں جاتا ہوں تو وہ میری عزت کرتے ہیں اور مجھے اپنے نزدیک بٹھاتے ہیں۔

امام شعبی فرماتے ہیں اس امت میں جتنا حضرت علیؓ پر جھوٹ بولا گیا ہے کسی پر نہیں بولا گیا۔

ابن سیرین کہتے ہیں میں کوفہ میں آیا تو امام شعبی کا بہت بڑا حلقہ درس دیکھا، حالانکہ اس وقت وہاں صحابہ کرامؓ بکثرت موجود تھے مگر کسی کا اتنا بڑا حلقہ نہیں تھا۔ شعبی فرماتے ہیں حاسدین کا یہ حال ہے کہ اگر میں سو دفعہ بات صحیح کہوں اور ایکدفعہ غلطی کروں تو وہ میری اسی ایک غلطی کو اچھالیں گے اور میرے خلاف پروپیگنڈا کریں گے نیز فرمایا جو شخص حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے بغض رکھتا ہے میں اس سے بغض رکھتا ہوں۔

تفسیر قرآن پر تنبیہ | زکریا بن ابی زائدہ کہتے ہیں امام شعبی ابو صالح پر گزرے تو اس کا کان پکڑ کر کہا تمہیں قرآن تو آتا نہیں اور تم قرآن کی تفسیر کرتے ہو؟ مجالد شعبی سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خلفائے امت زیادہ حدیث بیان کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ نیز جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی پہلے معلوم ہو جاتی تو میں صرف وہی احادیث بیان کرتا جن کی صحت پر اہل حدیث کا اتفاق ہوتا۔

غلط حدیث بیان کرنے پر تنبیہ | امام حاکم نے امام شعبی کے حالات میں ربیعہ بن زید سے بیان کیا ہے کہتے ہیں میں خلیفہ عبد الملک کے عہد حکومت میں ایک مرتبہ دمشق میں امام شعبی کے پاس بیٹھا تھا، صحابہ میں سے کسی آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا، اپنے رب کی عبادت کرو اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ اپنے حکام کی اطاعت کرو اگر نیکی کا حکم دیں تو تمہیں ثواب ملے گا اور اگر برائی کا حکم دیں تو اس کا وبال ان پر ہوگا، تم اس سے بری الذمہ ہو گے اس پر امام شعبی نے کہا یہ غلط ہے۔

فقہاء کون ہیں؟ | مجالد کا بیان ہے امام شعبی نے فرمایا، میں کوفہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں کے علاوہ کسی کو فقیہ نہیں سمجھتا اس پر قیس ارقب نے کہا، آپ حضرت علیؓ کے شاگردوں کو نہیں جانتے؟ بولے ہاں جانتا ہوں، اس نے پھر کہا۔ آپ حارث اعور کو جانتے ہیں؟ فرمایا جانتا ہوں۔ میں نے علم فرائض اور میراث الجد کا حساب اس سے سیکھا ہے، مجھے تو خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ میں وسواس میں مبتلا ہو جاؤں گا معلوم نہیں وہ حساب اس نے کس سے سیکھا ہے۔ اس نے کہا کیا آپ ابن صبوہ کو بھی جانتے ہیں؟ فرمایا جانتا ہوں وہ نہ فقیہ ہے نہ اس میں کوئی اور خوبی ہے وہ بولا کیا آپ صعصعہ بن صوحان کو جانتے ہیں؟ فرمایا وہ خطیب تو ہے لیکن عالم نہیں وہ پھر بولا کیا آپ رشید ہجری کو جانتے ہیں؟ فرمایا ہاں جانتا ہوں ایک دفعہ میں ہجر کے رہنے والے لوگوں کے درمیان کھڑا تھا ان میں سے ایک آدمی مجھے کہنے لگا ایسے آدمی سے ملنا چاہتے ہو جو امیر المومنین سے محبت رکھتا ہے؟ میں نے کہا ہاں وہ مجھے رشید ہجری کے پاس لے گیا۔ اس نے مجھے دیکھ کر ہاتھ سے اشارہ کیا اور یہ واقعہ بیان

t.com

کرنے لگا۔ ایک دفعہ میں حج کرنے گیا۔ حج سے فارغ ہونے کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ امیر المومنین کی زیارت بھی ضرور کرنی چاہیئے چنانچہ میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت علیؓ کے دروازہ پہ پہنچ کر ایک شخص سے کہا میں سید المسلمین سے ملنا چاہتا ہوں میرے لئے اجازت لو، وہ بولا اس وقت آپ سوئے ہوئے ہیں۔ اس نے سمجھا میں حضرت حسنؓ سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس سے دوبارہ کہا میں حسن سے نہیں بلکہ امیر المومنین، امام المتقین اور قائد غر المحجلین سے ملنا چاہتا ہوں تو بولا، کیا وہ فوت نہیں ہوئے؟ میں نے کہا نہیں ہرگز نہیں!! بخدا وہ تو اب زندوں کی طرح سانس لے رہے ہیں اور انہیں موٹے اور بھاری لباس کی وجہ سے پسینہ آرہا ہے تب وہ بولا تمہیں آل محمد کا راز معلوم ہوگیا ہے اس لئے آؤ امیر المومنین کو سلام کہو اور زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کرو، چنانچہ میں امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے مجھے آئندہ ہونے والی بہت سی چیزوں کے متعلق خبر دی۔ یہ سن کر میں نے رشید کو کہا اگر یہ سب کچھ تم نے جھوٹ کہا ہے تو تم پر خدا کی لعنت ہے اس کے بعد میں وہاں سے چلا آیا۔ اس واقعہ کی زیاد کو خبر ملی تو اس نے رشید کو اپنے پاس بلایا پہلے اس کی زبان کاٹ دی پھر اس کو سولی پر لٹکا دیا۔

تاریخ پیدائش اور حافظہ کی فراوانی خود فرماتے ہیں میں جنگ جلولاء کے سال ۱۷ھ میں پیدا ہوا۔ عاصم احول کہتے ہیں، شعبی حسن بصری سے دو سال بڑے تھے اور ان سے علم حدیث بھی زیادہ رکھتے تھے۔ ابن شبرمہ کہتے ہیں میں نے امام شعبی سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے آج تک کاغذ پہ کچھ نہیں لکھا، جب کوئی شخص مجھے کوئی حدیث سناتا مجھے حفظ ہو جاتی تھی۔ مجھے کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ وہ اسے میرے سامنے دوبارہ پڑھے۔ نہ لکھنے کی وجہ سے اب مجھے اتنا علم بھول گیا ہے کہ اگر کسی کو یاد ہوتا تو وہ عالم بن جاتا۔ واضح راوی روایت کرتے ہیں کہ امام شعبی نے کہا باقی علوم کی نسبت شعر مجھے بہت کم یاد ہیں لیکن اگر میں چاہوں تو کسی شعر کو دوبارہ پڑھے بغیر مہینہ ایک مہینہ تک شعر سنا سکتا ہوں۔ ایک نسخہ میں یونس اور واضح دونوں اس خبر کے راوی ہیں [illegible] اسے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے۔ داؤد بن ابی ہند کہتے ہیں، میں نے شعبی سے کسی بڑے عالم کے [illegible] نہیں، عاصم احول کہتے ہیں میں نے امام شعبی سے بڑھ کر اہل کوفہ، اہل بصرہ اور اہل حجاز کی حدیث جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ اعمش کہتے ہیں امام شعبی نے کہا تم اس اعور ابراہیم نخعی سے تعجب نہیں کرتے رات کو آکر مجھ سے پوچھ جاتا ہے اور دن کو فتویٰ دینا شروع کر دیتا ہے۔ صلت بن بہرام کہتے ہیں میں کوئی ایسا آدمی نہیں جانتا جو شعبی جتنا وسیع علم رکھتا ہو پھر ان سے زیادہ لا ادری (میں نہیں جانتا) کہتا ہو۔ ابن عون کہتے ہیں جب امام شعبی کے پاس کوئی فتویٰ آتا تو حتی الوسع بچنے کی کوشش کرتے اس کے برخلاف ابراہیم اس معاملہ میں بیباک تھے اور ہر مسئلہ میں کچھ نہ کچھ ضرور جواب دیتے تھے۔ نیز کہا شعبی وسیع علم رکھتے تھے اور ابراہیم موزوں لیکن فتویٰ دیتے وقت شعبی مجتنب ہو جاتے اور ابراہیم دلیری اور بے باکی سے فتویٰ دیتے تھے۔ ابو الیاس فزاری روایت کرتے ہیں۔ امام شعبی نے فرمایا، ہم فقہاء نہیں ہیں ہم تو حدیث سنتے ہیں اور آگے بیان کرتے ہیں۔ فقہاء دراصل وہ ہیں جو علم حاصل کرنے کے بعد اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں۔

آپ کی وسعت علم پر شاہ روم کا حسد ابن عائشہ کہتے ہیں خلیفہ عبد الملک نے امام شعبی کو روم کے بادشاہ کے پاس سفیر بنا کر بھیجا۔ جب واپس آئے تو عبد الملک نے کہا آپ کو معلوم ہے بادشاہِ روم نے میری طرف کیا لکھا ہے؟ اس نے لکھا ہے تعجب ہے تمہارے اہلِ مذہب نے تمہارے سفیر کو خلیفہ کیوں نہیں بنایا؟ میں نے کہا امیر المؤمنین! اس نے یہ اس لئے کہا ہے کہ اس نے مجھے دیکھا ہے اور آپ کو نہیں دیکھا۔ اصمعی نے بھی یہ واقعہ ذکر کیا ہے اور اس میں اتنی بات زیادہ کی ہے کہ عبد الملک نے کہا اس نے مجھے آپ کے قتل پر ابھارا ہے۔ بادشاہِ روم کو اس کا علم ہوا تو اس نے کہا عبد الملک ٹھیک سمجھا ہے۔ میرا یہی ارادہ تھا۔

حجاج کے خلاف بغاوت مجالد روایت کرتے ہیں امام شعبی نے کہا ایک دفعہ حجاج نے مجھ سے چند سوالات پوچھے اور میرے جوابات کو تسلی بخش پا کر نہ صرف مجھے میری قوم کا نمبردار اور تمام ہمدان قبیلہ کا سربراہ بنا دیا بلکہ بیت المال سے میری تنخواہ بھی مقرر کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میرے اور ان کے درمیان نہایت گہرے مراسم قائم ہو گئے۔ حتیٰ کہ عبد الرحمن بن اشعث نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ کوفہ کے تمام علماء اس کے ساتھ مل گئے۔ چنانچہ وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے آپ علماء کے زعیم ہیں۔ اس نازک مرحلہ میں آپ کو پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ انہوں نے مجھ پر اتنا دباؤ ڈالا کہ میں بھی بغاوت میں ان کے ساتھ شریک ہو گیا۔ پھر تو یہ حالت ہوئی کہ میں دونوں صفوں کے درمیان کھڑا ہو کر برملا حجاج کی برائیاں بیان کرنے لگا۔ حجاج نے سنا تو کہنے لگا۔ اور تو اور اس شعبی خبیث پر بڑا تعجب ہے اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دی تو میں دنیا اس پر اونٹ کی کھال سے بھی زیادہ تنگ کر دوں گا۔ اس لڑائی کا انجام یہ ہوا کہ جلد ہی ہمیں شکست ہو گئی اور ہمیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اب تو میں گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا اور ۹ مہینہ تک باہر نہیں نکلا۔

اتنے میں خراسان کے حالات بگڑ گئے۔ حجاج نے اعلان کیا خراسان کی مہم سر کرنے کے لئے کون اپنے آپ کو پیش کرتا ہے؟ قتیبہ بن مسلم آگے آیا اور کہنے لگا اس مہم کو سر کرنے کے لئے میں تیار ہوں۔ حجاج نے جھنڈا اس کے حوالے کیا اور منادی کرا دی کہ جو شخص قتیبہ کی فوج میں بھرتی ہو گا اس کے لئے امن ہے۔ میں نے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور اپنے غلام کو تیاری کا حکم دیا۔ اس نے سواری کے لئے ایک گدھا خریدا اور سفر خرچ کا بھی انتظام کیا۔ میں فوج میں بھرتی ہو گیا اور قتیبہ کے ساتھ چلنے لگا جب ہم فرغانہ پہنچے اور ایک دن میں نے اسے باہر بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا اے امیر! میں عالم ہوں، میرے علم سے فائدہ اٹھائیے۔ بولا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں پناہ چاہتا ہوں یہ نہ پوچھئے کہ کون ہوں؟ بہرحال اس نے معلوم کر لیا کہ میں چھپ کر اور گمنام ہو کر رہنا چاہتا ہوں، پھر اس نے کاغذ منگوایا اور نمونہ کے طور پر کچھ لکھنے کو کہا۔ میں نے کہا اس کی ضرورت نہیں چنانچہ میں حجاج کی طرف بشارتِ فتح کی تحریر لکھوانے لگا اور وہ دیکھتا رہا جب فارغ ہوا تو اس نے مجھے سواری کے لئے ایک خچر دی اور تحفہ کے طور کچھ ریشم بھیجا۔ اس کے بعد اس کے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات استوار ہو گئے۔ اتفاقاً ایک رات میں اس کے ساتھ شام کا کھانا کھا رہا تھا کہ حجاج کا قاصد ایک مکتوب لایا جس میں لکھا تھا جب

t.com

میرا یہ مکتوب پڑھو، تو جس سے تم نے فتح کی چٹھی لکھوا کر بھیجی ہے اسے فوراً گرفتار کر لو وہ عامر شعبی ہے۔ خبردار! اگر وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تو نہ صرف تمہیں معزول کر دوں گا بلکہ تمہارے ہاتھ پاؤں بھی کاٹ دوں گا۔

مکتوب پڑھ کر قتیبہ نے میری طرف دیکھا اور کہا اب سے پہلے میں نے تمہیں نہیں پہچانا اس لئے جہاں چاہو چلے جاؤ میں اسے قسم اٹھا کر ہر طرح مطمئن کرنے کی کوشش کروں گا۔ میں نے کہا میرے جیسا آدمی نہیں چھپ سکتا۔ بولا اچھا جس طرح تمہاری مرضی! پھر اس نے مجھے حجاج کی طرف روانہ کر دیا اور محافظوں کو حکم دیا کہ واسط شہر کے قریب پہنچیں تو مجھے بیڑیاں پہنا دیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو وہاں کے حاکم یزید بن ابی مسلم نے میرا استقبال کیا اور کہا اے ابو عمرو! میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح آپ کی جان بچ جائے اور آپ قتل سے محفوظ رہیں۔ جب حجاج کے سامنے پیش ہوں تو یوں یوں کہنا۔ جب میں حجاج کے سامنے ہوا تو دیکھتے ہی بولا تیرے لئے نہ مرحبا ہے اور نہ اہلاً و سہلاً ہے۔ تو پہلے پہل میرے پاس آیا تو تجھے اپنی قوم میں بھی عزت و وقار حاصل نہیں تھی۔ میں نے تجھے تیری قوم کا نمبردار اور سارے ہمدان قبیلہ کا سربراہ بنا دیا پھر احسان فراموش کرتے ہوئے تم نے میرے خلاف بغاوت کر دی۔ میں یہ سن کر بھی خاموش رہا اور کوئی جواب نہ دیا۔ کہنے لگا بول! جواب کیوں نہیں دیتا۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کو سلامت رکھے جو کچھ آپ نے فرمایا ہے بجا ہے لیکن آپ سے علیحدہ ہونے کے بعد ہماری راتوں کی نیند اور دن کا چین حرام ہو گیا، ساتھ ہی ہم نیکوکار و پرہیزگار نہیں رہے اور نہ ہی طاقتور بدکردار ثابت ہو سکے۔ اب آپ کے لئے یہ وقت ہے جان بخشی کرنے اور توبہ قبول کرنے کا ہے۔ بولا جاؤ میں نے معاف کر دیا۔ اعمش نے کہا ہے جب شعبی کو حجاج کے سامنے پیش کیا گیا تو حجاج بولا۔ اے شعبی بلد تم بغاوت کرنے کے لئے نکلے پاس کیا عذر ہے؟ فرمایا تم اس شہر میں سخت مصیبتوں میں پھنس گئے ہماری راتوں کی نیند اور دن کا چین حرام ہو گیا، وہ زمانہ [illegible] میں نہ ہم نیکوکار و پرہیزگار رہے اور نہ طاقتور بدکردار ہی ثابت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو [illegible] فرمائے۔ ابن سعد لکھتے ہیں امام شعبی کافی عرصہ چھپے رہے اور اس مدت میں [illegible] رکھی کہ وہ بیچ میں پڑ کر حجاج سے تحریری معافی کرائے۔

مالک بن مغول نے بیان کیا کہ امام شعبی نے [illegible] زمانہ پر آنسو بہائے۔

ظرافت و خوش طبعی ایک دفعہ امام شعبی چل رہے تھے ساتھ ہی ایک عورت بھی جا رہی تھی ایک آدمی پوچھنے لگا تم دونوں میں سے شعبی کون ہے؟ امام صاحب نے اس عورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ شعبی ہے۔ عامر بن زیاد کہتے ہیں۔ ایک دن امام شعبی نے مجھے کہا آؤ طالبان حدیث سے بچنے کے لئے [illegible] چلیں۔ چنانچہ ہم شہر سے باہر جا رہے تھے راستے میں ایک بوڑھا ملا۔ امام صاحب نے پوچھا بڑے میاں کیا کام کرتے ہو؟ بولا میں رفوگری کرتا ہوں۔ امام صاحب ازراہ ظرافت بولے ہمارا ایک ٹوٹا ہوا مٹکا ہے اسے رفو کر دو گے؟ بوڑھا بولا آپ مجھے ریت سے بنے ہوئے تاگے مہیا کر دیں میں آپ کا مٹکا رفو کر دوں گا۔ [illegible] امام صاحب

fat.com

اس قدر ہنسے کہ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گئے۔

امام صاحب نے فرمایا کوئی امت اپنے نبی کے بعد کے اختلاف و انتشار کا شکار نہیں ہوتی مگر اہل باطل اہل حق پر غلبہ پا لیتے ہیں۔ حسن بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں، میں نے امام شعبی کو دیکھا ہے، ایک عیسائی کے پاس سے گزرے تو اسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کسی نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا کیا اس پر اللہ کی رحمت نہیں اگر اس پر رحمت نہ ہوتی تو کبھی کا ہلاک ہو چکا ہوتا مجالد کہتے ہیں ایک دفعہ سوالات سے تنگ آکر امام صاحب نے کہا اللہ تعالےٰ اَرَأیتَ (کلمہ سوال) کو اپنی رحمت سے دور رکھے۔ ابوبکر ہذلی کا بیان ہے امام شعبی نے کہا بتاؤ اگر مشہور مفکر احنف بن قیس قتل ہو جائے اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا بچہ بھی قتل ہو جائے تو کیا دونوں کی دیت برابر ہو گی؟ یا احنف کی عقل و ہوشمندی کے پیش نظر اس کی دیت کچھ زیادہ ہو گی؟ میں نے کہا نہیں دونوں کی دیت برابر ہو گی بولے پس معلوم ہوا کہ قیاس کوئی چیز نہیں ہے۔ مجالد کہتے ہیں امام شعبی نے کہا عوام الناس بھی کتنے اچھے ہوتے ہیں سیلاب آئے تو اس کے آگے بند باندھتے ہیں، آگ لگے تو اسے بجھاتے ہیں اور بُرے حکام کے خلاف آواز بلند کرنے میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ امام موصوف فرمایا کرتے تھے کاش! میں اپنے علم سے برابر سرابر نجات پا جاؤں نہ اس کا مجھے فائدہ ہو اور نہ اس کی ذمہ داری کے متعلق مجھ سے باز پرس ہو۔ اعمش کہتے ہیں ایک آدمی آیا اور امام صاحب سے پوچھا شیطان کی بیوی کا کیا نام ہے؟ فرمایا میں اس کی شادی میں شریک نہیں ہوا تھا (کہ اس سے اس کی بیوی کا نام پوچھتا)، ابن سبرمہ کہتے ہیں امام شعبی سے کسی نے پوچھا جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کی نذر مان لے اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا یہ نذر کچھ نہیں ہے پھر میرے توجہ دلانے پہ فرمایا اس آدمی کو میرے پاس لاؤ وہ آیا تو فرمایا قیامت تک تمہاری نظر تمہاری گردن میں معلق ہے۔ عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں میں نے امام شعبی کو مسجد میں شعر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ سرخ چادر اور زرد تہبند زیب تن کئے ہوئے تھے۔ ابن شبرمہ کہتے ہیں امام صاحب نے کہا بیس سال سے میں نے کسی حدیث کو کسی آدمی سے نہیں سنا مگر میں اس کی نسبت اس کو (حدیث کو) زیادہ جانتا ہوں۔ ابن ہبیرہ نے امام شعبی کو قاضی مقرر کیا اور ساتھ ہی اپنی قصہ گوئی کی محفل میں شرکت کی بھی تاکید کی امام بولے مجھ سے جونسا چاہو ایک کام لے لو دونوں کام مجھ سے نہیں ہو سکتے۔

۷۷ $\frac{12}{3}$ حضرت سالم بن عبداللہ (ع)

آپ ابوعمرو یا ابوعبداللہ کنیت کرتے تھے اور سالم نام تھا۔ قریش کے مشہور قبیلہ بنو عدی سے تعلق رکھتے ہیں سلسلہ نسب یوں ہے ابوعمرو سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب العمری آپ خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے پوتے اور مدینہ منورہ کے نامور فقیہ ہیں۔ آپ کا قول قابلِ حجت ہے اور آپ کی ذات میں علم و عمل اور زہد و شرف جیسے صفات عالیہ مجتمع ہیں۔ اپنے والد حضرت عبداللہ، حضرت عائشہؓ، ابوہریرہ، رافع بن خدیج، سفینہ اور سعید بن مسیب سے سماع حدیث کیا۔ اور آپ سے عمرو بن دینار، زہری، عبیداللہ بن عمر، صالح بن کیسان، موسیٰ بن عقبہ، حنظلہ بن ابی سفیان،

Marfa

اور دوسرے بہت سے لوگوں نے کسبِ فیض کیا۔ آپ کا رنگ سیاہ اور جسم عجمیوں کی طرح مضبوط تھا۔ سادہ زندگی بسر کرنے، تواضع اور انکساری کی بناء پر اونی لباس پہنتے اور اپنے خارشتی اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے دوائی ملا کرتے تھے۔ آپ بہت خوبیوں کے مالک تھے آپ کے والد آپ سے بہت خوش تھے اور آپ سے بڑی محبت کرتے تھے اور آپ کے حق میں اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

یلومونني في سالم والومهم وجلدة بين العين والانف سالم

لوگ سالم سے محبت کرنے پر مجھے ملامت کرتے ہیں اور میں ان کو ملامت کرتا ہوں۔ سالم تو میری آنکھ کا تارا ہیں۔

امام مالک فرماتے ہیں سالم کے زمانہ میں زہد و تورع اور علم و فضل میں ان سے بڑھ کر صحابہ کرام کے ساتھ مشابہت رکھنے والا کوئی نہیں تھا۔ کہتے ہیں سالم دو درہم کا کپڑا خرید کر گذارا کر لیتے تھے۔ ایک دفعہ خلیفہ سلیمان نے آپ سے پوچھا آپ کی خوراک کیا ہے؟ بولے روٹی اور زیتون کا تیل گوشت مل جاتا ہے تو وہ بھی کھا لیتا ہوں۔ میمون بن مہران کہتے ہیں۔ سالم اخلاق و عادات اور سادہ زندگی بسر کرنے میں اپنے والد حضرت عبداللہ کے نقش قدم پر چلتے تھے اپنا سودا سلف خود خریدتے اور منڈی میں تجارتی کاروبار کرتے تھے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ آپ سادہ اور موٹے جھوٹے لباس میں بلا تکلف خلیفہ سلیمان کے دربار میں چلے گئے۔ خلیفہ نے برا منانے کی بجائے آپ کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھا لیا۔

آپ نے بوڑھا ہونے کے بعد ۱۰۶ھ میں انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۷۸ ‏۱۳/۳ حضرت ابو صالح سمان (ع)

آپ کی کنیت ابو صالح، نام ذکوان اور لقب سمان ہے۔ آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے اور جویریہ [illegible] کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ مختلف علاقوں سے زیتون کا تیل اور گھی لا کر کوفہ میں بیچا کرتے تھے۔ جب باغیوں نے حضرت عثمان کے گھر کا محاصرہ کیا، اس وقت آپ مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ سعد بن ابی وقاص سے دین کے مسئلے پوچھے اور حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عائشہؓ، ابن عباس اور دیگر متعدد صحابہ کرامؓ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے آپ کے صاحبزادے سہیل، اعمش، سمی، زید بن اسلم، بکیر بن الاشج، یحییٰ بن سعید قطان اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ امام احمد نے آپ کا ذکر کیا تو فرمایا ثقہ ہیں ثقہ ہیں۔ آپ کا شمار بزرگ تر اور ثقہ تر لوگوں میں ہوتا ہے۔ اعمش کہتے ہیں میں نے ابو صالح سے ایک ہزار حدیث کا سماع کیا ہے۔

میں کہتا ہوں آپ نے ۱۰۱ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۷۹ ‏۱۴/۳ حضرت طاؤس بن کیسان (ع)

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے آپ یمن کے شہر جند کے رہنے والے ہیں آپ نے زید بن ثابت، عائشہ

ابوہریرہ، زید بن ارقم، ابن عباس اور صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کا سماع کیا ہے اور آپ سے آپ کے صاحبزادے عبداللہ، زہری، ابراہیم بن میسرہ، ابوالزبیر مکی، عبداللہ بن ابی نجیح، حنظلہ بن ابوسفیان اور دوسرے متعدد لوگوں نے تحصیل علم کی۔ علم و عمل کے لحاظ سے آپ اپنے معصروں میں سرفہرست تھے۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے طاؤس کی مثل کوئی عالم نہیں دیکھا۔ قیس بن سعد کہتے ہیں ہمارے درمیان طاؤس کا وہی مقام ہے جو اہلِ بصرہ میں محمد بن سیرین کا ہے۔

عطاء ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرماتے تھے، میں طاؤس کو ایک جنتی آدمی خیال کرتا ہوں، نعمان بن زبیر صنعانی نے کہا ہے امیریمن نے حضرت طاؤس کو ۵۰۰ دینار دیئے لیکن آپ نے قبول نہ کئے۔ ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں میں نے طاؤس کے سوا کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس کے نزدیک عزیز اور ذلیل یکساں ہوں۔

میں کہتا ہوں۔ طاؤس اہل یمن کے شیخ، ان کے لئے باعث برکت اور ان کے مفتی تھے۔ لوگوں کے دلوں میں آپ کی بڑی عظمت تھی۔ آپ کثرت سے حج کرنے کے عادی تھے حتیٰ کہ آپ کی موت بھی حج کے سفر میں واقع ہوئی ۱۰۶ھ میں یوم الترویہ سے ایک دن پہلے مکہ معظمہ میں انتقال فرمایا اور خلیفہ ہشام بن عبدالملک نے آپ کا جنازہ پڑھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۸۰ $\frac{۱۵}{۳}$ امام ربانی حضرت عطاء بن یسار (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ ام المؤمنین حضرت میمونہ کے آزاد کردہ غلام اور مدینہ کے مشہور فقیہ ہیں۔ مدینہ منورہ میں وعظ کہا کرتے تھے، سلیمان فقیہ، عبداللہ اور عبدالملک کے بھائی ہیں۔ حضرت زید بن ثابت، ابوایوب، عائشہ، اسامہ بن زید، ابوہریرہ اور دیگر متعدد صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ سے زید بن اسلم، عمرو بن دینار، صفوان بن سلیم، بلال بن ابی میمونہ اور شریک بن ابی نمر نے علم حاصل کیا۔ آپ قابلِ اعتماد عالم، جلیل القدر محدث اور سینہ میں علم کا خزانہ محفوظ رکھنے والے فقیہ تھے۔ ۱۰۳ھ میں وفات پائی ایک اور قول کے مطابق ۹۰ھ سے کچھ سال بعد انتقال فرمایا، امام ابوداؤد کہتے ہیں آپ نے عبداللہ بن مسعود سے حدیث کا سماع کیا ہے خود کہتے ہیں۔ مجھے حضرت ابوالدرداءؓ نے بتایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ولمن خاف مقام ربہ جنتان (جو شخص اپنے رب کے پاس کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں) تو میں نے پوچھا خواہ اس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں الحدیث۔

۸۱ $\frac{۱۶}{۳}$ حضرت سُلیمان بن یَسار

آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے چوٹی کے فقیہ ہیں، حضرت عائشہؓ، ابوہریرہؓ، زید بن ثابت، ابن عباس، حضرت میمونہ اور صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے عمرو بن دینار، زہری، سالم ابوالنضر، یحییٰ

بن سعید، صالح بن کیسان اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ کا شمار آئمہ مجتہدین میں ہوتا ہے۔ حسن بن محمد بن حنفیہ کہتے ہیں آپ ہمارے نزدیک سعید بن مسیّب سے زیادہ سمجھدار تھے۔

کہتے ہیں جب کوئی شخص سعید بن مسیّب کے پاس فتویٰ پوچھنے کے لیے آتا تو فرماتے سلیمان بن یسار کے پاس جاؤ۔ امام مالک فرماتے ہیں، سلیمان علم رکھنے والے لوگوں میں سے ہیں۔ مصعب بن عثمان کا بیان ہے سلیمان بن یسار بڑے خوبصورت نوجوان تھے۔ ایک عورت ان پر فریفتہ ہوگئی اور ان سے گناہ کا مطالبہ کرنے لگی لیکن آپ نے اس کی خواہش پوری کرنے سے انکار کر دیا اور بھاگ کر اس سے اپنا دامن بچایا۔ ایک قول کے مطابق آپ نے ۱۰۷ھ میں وفات پائی دوسرا قول ۱۰۴ھ ہے اس کے علاوہ بھی کچھ اقوال ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۸۲ ۱۷/۳ حضرت خارجہ بن زید بن ثابت

آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے مشہور فقیہ ہیں۔ کبار علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن قلیل الحدیث ہیں۔ اس لئے میں نے ان کو حفاظ حدیث میں ذکر نہیں کیا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۸۳ ۱۸/۳ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ کی کنیت ابوالحجاج، مجاہد نام ولدیت جبر ہے۔ پورا نسب یوں ہے ابوالحجاج مجاہد بن جبر المخزومی المکی قریش کے مشہور قبیلہ بنو مخزوم کی طرف نسبت ولاء کی بناء پر مخزومی کہلاتے ہیں۔ مکہ معظمہ میں رہنے والے نامور عالم و مفسر قرآن حکیم اور مشہور حافظ حدیث ہیں۔ سائب بن ابوسائب مخزومی سے نسبت ولاء [illegible] لکھتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عائشہ، ابوہریرہ، ام [illegible] عبداللہ بن عمر اور ابن عباس سے سماع حدیث کیا ہے [illegible] عرصہ تک حضرت عبداللہ بن عباس کی خدمت میں رہ کر قرآن حکیم پڑھا اور اس کی تفسیر [illegible] سینہ میں محفوظ رکھتے تھے۔

آپ کے تلامذہ میں یہ لوگ قابل ذکر ہیں قتادہ، حکم بن عتیبہ، عمرو بن دینار، اعمش، منصور، ایوب، ابن عون، [illegible] بن ذر اور دوسرے بہت سے لوگ۔

خود فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو تین دفعہ قرآن حکیم سنایا، ہر ایک آیت پڑھ کر ٹھہر جاتا اور پوچھتا یہ کس کے بارہ میں اتری ہے اور شان نزول کیا ہے۔ آپ سے خصوصیت کے ساتھ ابن کثیر، عمرو بن علاء اور ابن محیصن نے فن قرات اور علم تفسیر قرآن حاصل کیا۔ قتادہ کہتے ہیں موجودہ لوگوں میں تفسیر قرآن کے سب سے بڑے عالم مجاہد ہیں۔ ابن جریج کہتے ہیں امام مجاہد سے حدیث کا سماع کرنا مجھے اپنے اہل اور مال سے زیادہ پسند ہے۔ خصیف کا بیان ہے موجودہ دور میں تفسیر کا علم مجاہد سب سے زیادہ رکھتے ہیں۔ خود مجاہد فرماتے ہیں میں سوار ہوتا تو اکثر حضرت عبداللہ بن عمر میری رکاب تھامتے۔

Marfat.c

اعمش کہتے ہیں جب میں مجاہد کو دیکھتا تو انہیں سادہ اور نہایت کم قیمت لباس پہننے کی وجہ سے حقیر سمجھتا
میں سمجھتا یہ کوئی خرکار ہے جس کا گدھا گم ہو گیا اور اس کی وجہ سے پریشان ہے لیکن جب علمی مباحث میں لب
کشائی فرماتے تو ان کے منہ سے موتی جھڑتے۔ حمید اعرج کا بیان ہے مجاہد والضحیٰ سے لے کر آخر قرآن تک ہر
سورت کے بعد اللہ اکبر کہتے تھے۔

اکثر علماء کہتے ہیں کہ آپ کا ۱۰۳ھ میں انتقال ہوا۔ واقدی ابن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ۸۳
سال عمر پائی۔ اعمش کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد کو ہر عجیب چیز دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ ایک دفعہ برہوت کا کنواں دیکھنے
حضرموت (یمن) گئے تو دوسری دفعہ ہاروت اور ماروت کو دیکھنے کے لئے بابل کا سفر کیا۔ وہاں کے حاکم سے اپنا
ارادہ ظاہر کیا تو اس نے ایک جادوگر کو بلایا اور کہا انہیں لے جاؤ اور ہاروت اور ماروت دکھلاؤ جادوگر یہودی
تھا۔ بولا شرط یہ ہے کہ یہ ان کے پاس جا کر اللہ کا نام نہ لیں چنانچہ وہ آپ کو ایک قلعہ میں لے گیا ایک جگہ پہنچ
کر ایک پتھر اکھاڑا اور کہنے لگا میرا پاؤں پکڑ لو۔ اس کے بعد وہ ایک مہیب گڑھے میں اترا جہاں پہاڑوں
کی طرح عظیم الجثہ ہاروت و ماروت الٹے لٹکے ہوئے تھے۔ ان کے دیکھتے ہی میرے منہ سے سبحان اللہ
خالقکما نکلا، پھر کیا تھا وہ تھر تھر کانپنے لگے ایسا معلوم ہوا کہ پہاڑ آپس میں ٹکرا گئے ہیں اور مجھ پر اور اس یہودی
پر غشی طاری ہو گئی۔ جب کچھ دیر کے بعد ہوش میں آئے تو یہودی کہنے لگا تم نے تو مجھے بھی اور اپنے آپ کو
بھی ہلاک کر ڈالا تھا۔

۸۴ $\frac{19}{3}$ حضرت خالد بن مَعدان

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے عرب کے قبیلہ بنو کلاع کی طرف منسوب ہیں، حمص میں رہتے تھے اور اپنے
وقت میں شہر کے سب سے بڑے عالم تھے۔ حضرت ثوبان، معاویہ، ابو امامہ، مقدام بن معدی کرب، جبیر بن نفیر
کثیر بن مرہ اور دوسرے متعدد اہل علم سے علم حاصل کیا۔ معاذ بن جبل اور دوسرے کبار صحابہؓ سے مرسل روایت
بیان کرتے ہیں آپ سے بحیر بن سعد، ثور بن یزید، حریز بن عثمان، صفوان بن عمرو اور آپ کی صاحبزادی عبدۃ
اور دوسرے لوگوں نے حدیث پاک کا سماع کیا۔

صفوان کہتے ہیں خالد فرماتے تھے میں نے ۷۰ صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے۔ بحیر کہتے ہیں، میں نے آپ سے
بڑھ کر علم کو لازم پکڑنے والا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ آپ کا علم ایک ضخیم کتاب میں تحریر تھا جس کو بند کرنے کے
لئے بٹن لگے ہوئے تھے۔ صفوان کا بیان ہے جب مستفیدین کا حلقہ زیادہ وسیع ہو جاتا تو آپ شہرت کے خوف
سے اُٹھ کر چلے جاتے، سفیان ثوری فرماتے ہیں، میں خالد بن معدان سے کسی کو آگے نہیں سمجھتا کہتے ہیں کہ آپ
ہر روز ۴۰ ہزار مرتبہ تسبیح پڑھتے تھے۔ خود فرمایا کرتے تھے اگر موت کے لئے کوئی حد مقرر ہوتی تو اس کی طرف
صرف وہی شخص سبقت لے جاتا جو طاقت میں مجھ سے زیادہ ایک جماعت کے قول کے مطابق آپ نے ۱۰۴ھ

Marfa

میں انتقال کیا۔ مشہور امام تھے اور دوسری عبادت کی ہے ستہ ھ میں فوت ہوئے آپ ثقہ اور قرآن مجید کے
لیکن تدلیس اور ارسال سے ماروت تھے آپ کی احادیث صحاح ستہ کی سبھی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔

۸۵ ۔ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا نام عبداللہ بن زید ہے۔ عرب کے قبیلہ جرم سے تعلق رکھتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے بڑے
ائمہ میں سے ایک ہیں۔ حضرت عمرو بن جندب، ثابت بن قیس، انس بن مالک، مالک بن حویرث، سمرہ
بن جندب، عمرو بن سلمہ اور دوسرے بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ حضرت حذیفہ، حضرت عائشہ اور آپ
سے مرسل احادیث بیان کرتے ہیں۔ باوجود کمال کے حضرت ... سے آپ کی روایات صحیحین میں موجود ہیں۔ آپ سے
ایوب، قتادہ، یحییٰ بن ابی کثیر، خالد حذاء، عاصم احول، داؤد بن ابی ہند اور دوسرے لوگوں نے حدیث روایت کی۔
حکومت نے آپ کو عہدۂ قضا دینے کے لیے طلب کیا تو آپ چھپ کر ملک شام کی طرف چلے گئے۔ آپ حد درجہ
متقی و پرہیزگار تھے۔ لوگوں کے دلوں میں آپ کی بڑی قدر تھی۔ ... ایک زمانہ تک
شام میں مقیم ہو گئے۔ امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز آپ کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے تو فرمایا
ہمت سے کام لو، آپ کو ... دیکھ کر منافق خوش نہ ہوں۔ ... سے حضرت ابوقلابہ کی
ملک شام ہی میں انتقال ہوا۔ وفات سے پہلے اپنی کتابیں حضرت ایوب سختیانی کو دینے کی وصیت فرمائی
وہ ایک اونٹ پر لاد کر ان کو پہنچا دی گئیں۔ ابن سعد کہتے ہیں ایوب نے بیان کیا کہ ابوقلابہ اپنی کتابیں مجھے دینے
کی وصیت کر گئے تھے چنانچہ انہیں شام سے منگوایا اور ان کے کرایہ پر دس درہم خرچ کئے۔

ابوعبیدہ، شباب اور ابوسعید بن یونس کہتے ہیں کہ آپ کا ۱۰۴ھ میں انتقال ہوا۔ بعض حضرات
۱۰۷ھ بتاتے ہیں۔ یحییٰ بن معین نے ۱۰۶ یا ۱۰۷ھ بتایا ہے۔

حافظ حدیث عبدالمومن بن خالد کہتے ہیں ابوقلابہ کو تقاضائے عہدہ کی پاداش میں ... کرنا
پڑا۔ بعد میں آپ کو منصب قضاء کی پیشکش کی گئی جسے آپ نے ٹھکرا دیا اور جان بچا کر شام چلے گئے۔ آپ ... کی
نواحی بستی میں ۱۰۴ھ میں فوت ہوئے۔ وفات سے پہلے آپ کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے تھے اور بینائی بھی جاتی
رہی تھی اس پر بھی صبر و شکر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

۸۶ ۔ حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری

آپ لائق اعتماد امام اور نامور فقیہ ہیں۔ اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری، علی بن ابی طالب، زبیر بن
عوام، حذیفہ، عبداللہ بن سلام اور ابوہریرہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے آپ کے صاحبزادے بلال اور
آپ کے پوتے بُرید بن عبداللہ، بکیر بن الاشج، ثابت بنانی، قتادہ، ابواسحاق سبیعی اور بہت سے دوسرے لوگ

روایت کرتے ہیں آپ بڑے عالم اور بہت حدیث بیان کرنے والے ہیں۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ آپ کا نام عامر ہے۔ مشہور قاضی شریح کے بعد آپ کوفہ کے قاضی رہے ہیں۔ عیاش قتبانی بیان کرتے ہیں جب یزید بن مہلب خراسان کے گورنر بن کر آئے تو کہنے لگے مجھے کوئی ایسا آدمی بتاؤ جس میں تمام خوبیاں بدرجۂ کمال پائی جائیں۔ لوگوں نے حضرت ابوبردہ کا نام لیا پھر جب ان کو دیکھا تو حقیقۃً وجیہ اور گرامی قدر پایا۔ گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ بظاہر دیکھنے میں جیسے معلوم ہوتے ہیں علم و فضل میں اس سے کہیں بڑھ کر ہیں چنانچہ ہر لحاظ سے معیار کے مطابق پا کر کہنے لگا۔ میں نے آپ کو فلاں منصب پر متعین کر دیا ہے ابوبردہ نے کہا مجھے معاف فرمائیے میں کوئی عہدہ نہیں لینا چاہتا۔ جب گورنر نے اصرار کیا اور ان کو معاف دینے کے لئے تیار نہ ہوا تو فرمانے لگے میرے باپ نے خبر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی عہدہ قبول کر لے اور وہ جانتا ہو کہ وہ اس کی اہلیت نہیں رکھتا تو اسے اپنی جگہ آگ میں بنا لینی چاہیئے۔

ابو نعیم کے قول کے مطابق آپ نے ۱۰۴ھ میں انتقال فرمایا لیکن واقدی نے سالِ وفات ۱۰۳ھ بتایا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۸۷ ۲۲/۳ حبرِ امت حضرت عکرمہ (ع)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس کے مولیٰ ہونے کی وجہ سے ہاشمی کہلاتے ہیں۔ بربر قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنے آقا حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عائشہ، عقبہ بن عامر، ابوسعید خدری اور دیگر متعدد صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کی حضرت علی سے روایت سنن نسائی میں مذکور ہے اور حضرت علیؓ سے ان کی ملاقات ممکن ہے۔ کیونکہ یہ حضرت عبداللہ بن عباس کی ملکیت میں اُس وقت آئے جب وہ حضرت علیؓ کی طرف سے بصرہ کے گورنر تھے۔

ان سے ایوب، ابوبشر، عاصم احول، ثور بن یزید، خالد حذاء، داؤد بن ابی ہند، عقیل بن خالد، عباد بن منصور، عبدالرحمٰن بن سلیمان بن الغسیل نے حدیث پاک کا درس لیا۔ انہوں نے اتنی علمی استعداد پیدا کر لی تھی کہ حضرت عبداللہ بن عباس کی زندگی میں فتویٰ دینا شروع کر دیا تھا۔ خود کہتے ہیں میں مسلسل چالیس سال تک تعلیم حاصل کرتا رہا ہوں۔ مجھے بھاگنے اور مکتب سے غیر حاضر ہونے کی عادت تھی۔ اس لئے حضرت عبداللہ بن عباس کتاب و سنت کی تعلیم دینے کے لئے میرے پاؤں میں زنجیر ڈال دیتے تھے، ابوالشعثاء کا بیان ہے عبداللہ بن عباس کے مولیٰ عکرمہ سب سے بڑے عالم ہیں۔ سعید بن جبیر سے کسی نے پوچھا آپ سے کوئی بڑا عالم بھی ہے؟ بولے ہاں عکرمہ مجھ سے بڑا عالم ہے۔ امام شعبی فرماتے ہیں موجودہ لوگوں میں عکرمہ سے بڑھ کر کتاب اللہ کا عالم کوئی نہیں ہے۔ عکرمہ کا اپنا بیان ہے میں بازار سے گزرتے ہوئے کسی سے کوئی کلمہ سنتا ہوں تو اس سے میرے لئے علم کے پچاس دروازے کھل جاتے ہیں۔

میں کہتا ہوں بلاشبہ یہ امام علم کا سمندر ہے بعض لوگوں نے خوارج کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے ان میں کلام کیا ہے اسی وجہ سے امام مالک اور امام مسلم نے ان سے اعراض کر لیا ہے۔ قرۃ بن خالد کہتے ہیں جب عکرمہ بصرہ میں آئے تو جب تک وہ وہاں مقیم رہتے حضرت حسن بصری تفسیر قرآن کا درس دینے اور فتویٰ نویسی سے باز رہتے۔ طاؤس کہتے ہیں اگر ابن عباس کا مولیٰ خدا سے ڈرے اور بعض عقائد سے سکوت اختیار کرے تو لوگ اس سے استفادہ کرنے کے لئے دور دراز ممالک سے اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں۔ ۱۰۷ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۸۸ ۲۳/۳ امام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق (ت)

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ قریش کے مشہور قبیلہ بنو تیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں رہنے والے ممتاز فقیہ ہیں۔ اپنی پھوپھی حضرت عائشہ صدیقہ، ابن عباس، معاویہ، فاطمہ بنت قیس، ابن عمر اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے آپ کے صاحبزادے عبدالرحمان، زہری، ابن المنکدر، ابن عون، ربیعۃ الرای، افلح بن حمید، حنظلہ بن ابوسفیان، ایوب اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ والد کے قتل ہونے کے بعد اپنی پھوپھی ام المومنین حضرت عائشہ کی گود میں یتیمی کی حالت میں پرورش پائی اور انہی سے فقہ سیکھی۔

یحییٰ بن سعید انصاری کہتے ہیں مدینہ میں کوئی عالم ایسا نہیں ہے جسے ہم قاسم پر برتری دیں۔ ابوالزناد کہتے ہیں میں نے قاسم سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی فقیہ نہیں دیکھا اور نہ ان سے زیادہ حدیث کا علم رکھنے والا کوئی انسان معلوم ہے۔ سفیان بن عیینہ کا بیان ہے قاسم اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں ان سے دو سو احادیث مروی ہیں۔ ابن سعد نے ثقہ قابل اعتماد امام، کثیر فقیہ [illegible] اور بہت زیادہ احادیث بیان کرنے والے محدث ہیں۔ ایوب سختیانی کہتے ہیں میں نے ان سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا [illegible] انہوں نے ایک لاکھ درہم لینے سے انکار کر دیا حالانکہ وہ ان کے لئے حلال تھا۔

امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں اگر میرا اختیار ہوتا تو میں اپنے بعد [illegible] قاسم بن محمد کو خلیفۃ المسلمین نامزد کرتا اور یہ سچ ہے کیونکہ ان کے بعد یزید [illegible] ولی عہد ہو چکے تھے۔

خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں آپ کا انتقال ۱۰۶ھ کے آخر میں یا ۱۰۷ھ کے شروع میں ہوا۔ ہیثم بن عدی اور ابن [illegible] نے سال وفات ۱۰۸ھ بتایا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۸۹ ۲۴/۳ حافظ حدیث اور معلم قرآن امام اعرج مدنی (ع)

آپ کی کنیت ابو داؤد اور نام عبدالرحمن بن ہرمز ہے۔ کاتب مصاحف، ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کے مولیٰ ہونے کی وجہ سے ہاشمی کہلاتے ہیں۔ حافظ حدیث، حضرت ابوہریرہ، ابوسعید خدری، عبداللہ بن بحینہ اور ایک جماعت صحابہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے زہری، ابوالزناد، صالح بن کیسان، یحییٰ بن سعید، عبداللہ

fat.com

بن لہیعہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ ثقہ، ثبت، عالم اور معلم قرآن تھے۔ زندگی کے آخری دن اسکندریہ کی سرحد کی پاسبانی کرتے ہوئے گذارے۔ ۱۱۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۰ ‏ ۲۵/۳ ‏ اہلِ مکہ کے مفتی اور محدث حضرت عطاء بن ابی رباح (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ نسبت ولاء کی وجہ سے قرشی کہلاتے ہیں۔ ساری زندگی تک مکہ مکرمہ میں کتاب سنت کی نشر و اشاعت میں بسر کی۔ محدثین کے پیشوا اور چوٹی کے عالم ہیں۔ سیاہ فام تھے۔ حضرت عثمان کے اور صحیح تر قول کے مطابق حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے۔ حضرت عائشہ، ابوہریرہ، ابن عباس، ابوسعید خدری، ام سلمہ اور دوسرے صحابہ سے علم حاصل کیا اور ان سے ایوب، حسین معلم، ابن جریج، ابن اسحاق، اوزاعی، ابوحنیفہ، ہمام بن یحیی، جریر بن حازم اور دوسرے بہت سے لوگوں نے حدیث پاک کا سماع کیا۔ رنگ سیاہ اور منہ پر چیچک کے داغ تھے۔ فصیح البیان اور کثیر العلم تھے۔ یمن کے مشہور شہر جند کے غلاموں سے تعلق رکھتے تھے۔

امام ابوحنیفہ کہتے ہیں میں نے عطاء سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ابن جریج کہتے ہیں شوقِ عبادت اور کثرتِ ذکر الٰہی کا یہ حال تھا کہ بیس سال تک جلد کی چٹائی ہی آپ کا بستر رہی بڑے اچھے طریق پر نماز پڑھا کرتے تھے امام اوزاعی کا بیان ہے جس دن انتقال فرمایا آپ سب لوگوں کے نزدیک تمام اہل زمین سے زیادہ پسندیدہ تھے محمد بن عبداللہ دیباج کہتے ہیں میں نے عطاء سے بہتر کوئی مفتی نہیں دیکھا۔ آپ کی مجلس ذکرِ الٰہی کی مجلس تھی جو یاد خدا سے کبھی خالی نہیں ہوئی تھی۔ جس وقت آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا نہایت تسلی بخش جواب دیتے تھے۔ اسماعیل بن امیہ کہتے ہیں آپ خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ لیکن جب بولتے تو یوں معلوم ہوتا کہ آپ کو آسمانی تائید حاصل ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا کرتے تھے اے اہل مکہ! تم عطاء کے ہوتے ہوئے مسئلے پوچھنے کے لئے میرے پاس جمع ہو جاتے ہو؟ عمرو بن سعید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمر مکہ میں آئے اور لوگوں نے ان سے مسائل پوچھنے شروع کئے تو فرمایا عطاء تم میں موجود ہیں اور پھر بھی تم مسئلے میرے لئے جمع کر رکھتے ہو؟

ابوجعفر باقر کا بیان ہے روئے زمین پر حج کے مسائل عطاء سے زیادہ جاننے والا کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ میں کہتا ہوں علم، زہد اور خدا پرستی میں عطاء کے فضائل حد سے باہر ہیں۔ صحیح تر قول کے مطابق ۱۱۴ھ میں مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا بعض نے ۱۱۵ھ بھی ذکر کیا ہے۔

۹۱ ‏ ۲۶/۳ ‏ امام میمون بن مہران (ع)

آپ کی کنیت ابو ایوب ہے۔ آپ عراق کے مشہور شہر رقہ کے رہنے والے اور اہل جزیرہ کے عالم ہیں آپ کو کوفہ کی ایک عورت نے آزاد کیا تھا۔ وہاں ہی پل کر جوان ہوئے اور بعد میں جزیرہ کو اپنا وطن بنا لیا۔ حضرت

عائشہ، ابوہریرہ، ابن عباس، ابن عمر اور دیگر صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر اور زبیر سے مرسل احادیث بیان کرتے ہیں ان سے ابوبشر، خصیف، جعفر بن برقان، حجاج بن ارطاۃ، سالم بن ابی المہاجر، اوزاعی، ابوالملیح رقی، معقل بن عبید اللہ اور دوسرے بہت سے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں یہ عکرمہ مولی ابن عباس سے زیادہ ثقہ ہیں۔ جعفر بن برقان میمون سے روایت کرتے ہیں ایک دفعہ میں عمر بن عبد العزیز کی مجلس سے اٹھ کر جانے لگا تو انہوں نے فرمایا جب یہ اور ان کے ہم نظیر دوسرے علماء دنیا سے اٹھ جائیں گے تو بے کار لوگ باقی رہ جائیں گے۔ سلیمان بن موسیٰ فقیہ فرماتے ہیں ہشام بن عبد الملک کے عہد حکومت میں سرفہرست یہ علماء تھے۔ امام حسن بصری، مکحول، میمون بن مہران اور امام زہری رحمہم اللہ اجمعین۔ ابوالملیح کہتے ہیں میں نے میمون بن مہران سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

میں کہتا ہوں امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز نے آپ کو جزیرہ فرات کا خراج وصول کرنے کے علاوہ منصب قضاء پر بھی متعین فرمایا تھا۔ آپ کے صاحبزادے عمرو کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا ہے فرماتے تھے مجھے یہ بات پسند ہے کہ میری انگلی جڑ سے کٹ جاتی اور میں عمر بن عبد العزیز یا کسی دوسرے خلیفہ کا کوئی منصب قبول نہ کرتا۔

روایت ہے کہ میمون بن مہران نے سترہ دن میں سترہ ہزار رکعت نماز پڑھی۔ امام نسائی نے کہا ہے ثقہ ہیں۔ ۱۱۷ھ میں وفات پائی اور زندگی کی اسی بہاریں دیکھیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۹۲ $\frac{۲۷}{۳}$ عظیم المرتبت امام حضرت نافع (ع)

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر کا مولی ہونے کی وجہ سے عدوی کہلاتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں سکونت رکھتے تھے۔ اپنے آقا حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عائشہ، ابوہریرہ، ام سلمہ، رافع بن خدیج، ابولبابہ اور صحابہ کرام کی ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ سے ایوب، عبید اللہ بن عمر، ابن عون، ابن جریج، اوزاعی، مالک، عقیل بن خالد، لیث اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام بخاری اور دوسرے علماء نے کہا ہے سب سندوں سے زیادہ صحیح سند مالک عن نافع عن ابن عمر ہے عبید اللہ بن عمر کہتے ہیں امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے دور حکومت میں نافع کو لوگوں کو علم حدیث پڑھانے کے لئے مصر بھیجا۔ نافع خود فرماتے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کو عبد اللہ بن جعفر میری قیمت بارہ ہزار روپیہ دیتے تھے لیکن انہوں نے اتنی بڑی قیمت لینے سے انکار کر دیا اور مجھے ہمیشہ کے لئے پروانۂ آزادی عنایت فرمایا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں جب نافع اور سالم اور دوسرے علماء کے درمیان اختلاف ہو جائے تو میں ان دونوں پر کسی کو مقدم نہیں سمجھتا۔

امام مالک فرماتے ہیں۔ میں بچپن میں ایک غلام کی نگرانی میں حضرت نافع کے ہاں علم حدیث پڑھنے جاتا آپ مجھے دیکھ کر بالاخانہ سے نیچے اتر آتے اور مجھے علم حدیث پڑھاتے۔ آپ صبح کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ جاتے کسی کو آپ سے ہم کلامی کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ جب سورج طلوع ہوتا تو آپ اٹھ کر اپنے معمولات زندگی میں مصروف

ہو جاتے۔ فرمایا کرتے تھے میں اس زہری کا کیا علاج کروں مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر کی حدیثیں سیکھتا ہے پھر جا کر ان کے صاحبزادہ سالم سے پوچھتا ہے کیا تم نے یہ حدیث اپنے والد سے سنی ہے؟ وہ کہتے ہیں ہاں سنی ہے پھر وہ سالم کے واسطے سے حدیث بیان کرتا ہے۔ اور مجھے چھوڑ دیتا ہے حالانکہ وہ حدیث مجھ سے سنتا ہے۔

حماد بن زید، محمد بن سعد اور ایک جماعت کہتی ہے کہ نافع کا انتقال ۱۱۷ھ میں ہوا۔ امام الجرح والتعدیل امام یحیٰ بن معین کہتے ہیں، نافع دیلمی تھے ان کی زبان میں لکنت تھی ۱۱۷ھ میں فوت ہوئے۔

خود فرماتے ہیں میں نے اپنے آقا حضرت عبداللہ بن عمر کی تیس سال خدمت کی ہے۔ ابن عامر تیس ہزار روپیہ دے کر مجھے خریدنا چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا مجھے خطرہ ہے ابن عامر کے روپے مجھے فتنہ میں ڈال دیں گے جاؤ تم آج سے لوجہ اللہ آزاد ہو۔ کہتے ہیں نافع کے پاس ایک کنیز تھی جس کا نام کوکب الصبح (صبح کا ستارہ) تھا۔

۹۲ $\frac{۲۸}{۳}$ حافظ حدیث حضرت وَہب بن مُنَبِّہ (خ م د ت س)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ صنعاء شہر میں رہنے والے اور اہل یمن کے چوٹی کے عالم ہیں ۳۴ھ میں پیدا ہوئے، ابو ہریرہؓ سے کسی قدر کم اور عبداللہ بن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابو سعید خدریؓ، جابر بن عبداللہؓ وغیرہ سے زیادہ تر روایت کرتے ہیں ان کے پاس اہل کتاب کے علم کا وسیع ذخیرہ تھا انہوں نے زیادہ تر توجہ اسی طرف مبذول رکھی اور بڑی حد تک کامیاب رہے۔ ان کی احادیث ان کے بھائی ہمام کے واسطے سے صحیح بخاری میں موجود ہیں۔ ہمام کے پاس تحریر شدہ احادیث کا ایک مشہور مجموعہ تھا جو ان سے معمر روایت کرتے ہیں اور صحاح ستہ میں اس کا بیشتر حصہ نقل ہو چکا ہے۔ ہمام نے ایک سو تیس برس سے بھی زیادہ عمر پائی۔

وہب سے ان کے بھتیجے وہب بن عبدالصمد اور دوسرے عزیزوں کے علاوہ عمرو بن دینار، اسرائیل ابو موسیٰ، سماک بن فضل، عوف اعرابی اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ ثقہ اور وسیع العلم اور اپنے زمانہ میں مشہور نومسلم یہودی عالم کعب احبار کے ہم پایہ تھے۔ عجلی کہتے ہیں۔ ثقہ تابعی ہیں اور صنعاء شہر میں عہدۂ قضا پر مامور تھے۔ کہتے ہیں آپ کے والد منبہ فارس کے شہر ہرات کے رہنے والے تھے۔ کسریٰ شہنشاہ ایران نے انہیں یمن فتح کرنے کے لئے بھیجا تھا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسلام قبول کیا۔ وہب کا اپنا بیان ہے، لوگ کہتے ہیں عبداللہ بن سلام اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم ہیں۔ کعب احبار اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم ہیں۔ اس شخص کو کیا کہتے گا جس کے پاس ان دونوں کا علم ہے۔ یعنی میرا علم ان دونوں کے علم کے برابر ہے۔ مثنی بن صباح کہتے ہیں عموماً بیس سال تک وہب نے فجر کی نماز عشاء کے وضو کے ساتھ پڑھی ہے۔ تاریخ دمشق میں ان کے حالات بڑی تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ ۱۱۴ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۹۴ ‏‎$\frac{۲۹}{۳}$‏ شیخ الحرم امام ابنِ ابی مُلَیکہ احوَل (ع)

آپ کی کنیت ابوبکر اور ابو محمد، عبداللہ نام اور عبیداللہ ولدیت ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے۔ ابوبکر وابو محمد عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ بن زہیر بن عبداللہ بن جدعان۔ آپ قریش کے مشہور قبیلہ بنو تیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ مکہ معظمہ میں رہائش رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کی خلافت میں مکہ مکرمہ کے قاضی تھے۔ آپ حرم پاک کے مؤذن بھی رہے ہیں۔ اپنے دادا، حضرت عائشہ، ام سلمہ، عبداللہ بن عمرو بن عاص، ابنِ عباس، ابنِ عمر اور صحابہ کرامؓ کی ایک اور جماعت سے روایت کرتے ہیں۔

اور آپ سے عمرو بن دینار، ایوب، ابن جریج، یزید بن ابراہیم، جریر بن حازم، نافع بن عمر جُمحی، ابو عامر خزاز، عبدالواحد بن ایمن، لیث بن سعد اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ فقہ حدیث میں امامت کے درجہ پر فائز تھے۔ آپ کا قول حجت سمجھا جاتا ہے۔ بڑے نادر الکلام فصیح و بلیغ خطیب ہیں۔ آپ کی ثقاہت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ ایوب روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن زبیر نے اپنے عہد خلافت میں مجھے طائف کا قاضی بنا کر بھیج دیا۔ میں وہاں حضرت عبداللہ بن عباس سے پیچیدہ مسائل حل کیا کرتا تھا۔ آپ نے ۱۱۷ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۹۵ ‏‎$\frac{۳۰}{۳}$‏ ممتاز حافظِ حدیث حضرت عبداللہ بن بُریدہ بن حُصیب

آپ کی کنیت ابوسہل ہے عرب کے مشہور قبیلہ بنو اسلم سے تعلق رکھتے ہیں مرو کے ممتاز قاضی اور خراسان کے نامور عالم ہیں اپنے والد حضرت عائشہ، سمرہ بن جندب، عمران بن حصین، ابوموسیٰ اشعری، ابو اسود ظالم دؤلی، ... شعبہ اور عبداللہ بن مغفل سے علم حدیث حاصل کیا۔ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود سے ان کی ملاقات ثابت ہے۔ حضرت عمر کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔ ان سے بشیر بن ... حسین معلم، مقاتل بن حیان، ... کہمس بن حسن معاویہ بن عبدالکریم ثقفی، مالک بن مغول، حسین بن واقد قاضی مرو اور بہت سے دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں آپ سے حجت پکڑنے پر سب کا اتفاق ہے۔ ۱۱۵ھ میں انتقال فرمایا۔ علم کی نشر و اشاعت میں آپ نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔

علمائے تابعین

اور اس دور میں متذکرۃ الصدر حفاظ کے علاوہ مملکت اسلامیہ میں بہت سے علمائے تابعین بھی موجود تھے۔ ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔ الاعرج ابو مسلم کوفی۔ یہ اصلاً مدینہ کے رہنے والے تھے اور ابو ہریرہ وغیرہ اصحابؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انس بن سیرین ان کا شمار علمائے بصرہ میں ہوتا ہے۔ اور ان کی ... ...

بن سعید المدنی، یہ بہت نیک آدمی تھے۔ بشر بن عبداللہ حضرمی، جو حمص کے ثقہ بزرگوں میں سے ہیں۔ بُشَیر بن یسار المدنی
یہ انصار کے موالی میں سے ہیں۔ بکر بن عبداللہ مزنی بصری۔ ان کا ذکر حسن کے ساتھ کیا جاتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وفات
پا گئے تھے۔ ابو الصدیق بکر بن عمرو الناجی، بصرہ کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔ ابو الزاہریۃ حدیر بن کریب شامی ثقہ
بزرگ ہیں۔ حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب مدنی۔ خارجہ بن زید بن ثابت جو مدینہ کے فقہاء میں سے ایک ہیں۔ ذر بن
عبداللہ ہمدانی کوفی۔ حمص کے علماء میں سے راشد بن سعد ہیں اور سالم بن ابی الجعد اشجعی ان کے موالی میں سے ہیں۔
سالم ابو الغیث، جو حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھی تھے۔ سعد بن عبیدہ کوفی سلمی۔ سعید بن ابی سعید مقبری اور ان کے والد
دونوں علمائے تابعین میں سے ہیں۔ سعید بن مرجانہ مدنی۔ سعید بن ابی ہند مدنی۔ سعید بن یسار ابو الحباب مدنی۔
سلمان مولیٰ عزت ابو حازم اشجعی کوفی۔ سلیم بن عامر خبائری جو حمص کا باشندہ ہے۔ شداد ابو عمار دمشقی جو معاویہ کا غلام
ہے۔ شفی بن ماتع اصبحی مصری۔ شریح بن عبید حضرمی حمصی۔ شہر بن حوشب اشہری۔ ضحاک بن شرحبیل مشرقی کوفی ضحاک
بن عرزب اردنی۔ ضحاک بن مزاحم خراسانی، جو مفسر ہیں۔ ضمرۃ بن حبیب حمصی۔ طریف ابو تمیمہ ہجیمی۔ طلحہ بن نافع ابو سفیان
کوفی۔ طلق بن حبیب بصری۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص زہری۔ عامر بن سعد بجلی کوفی۔ عباد بن تمیم مازنی مدنی۔ عبادۃ بن
نسی الکندی الاردنی۔ عبادۃ بن ولید بن عبادۃ بن صامت انصاری۔ عباس بن سہل بن سعد ساعدی۔ عبداللہ بن خباب
انصاری۔ ابو رافع عبداللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہ۔ عبداللہ بن شقیق عقیلی۔ عبداللہ بن عامر یحصبی، جو شام کے قاری ہیں۔
عبداللہ بن عبداللہ بن امیر المؤمنین عمر عدوی۔ عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی مکی۔ عبداللہ بن محیریز جمحی۔ عبداللہ بن مرۃ
خارفی کوفی۔ عبداللہ بن معبد بن عباس ہاشمی۔ عبداللہ بن معبد زمانی۔ عبداللہ بن نیار بن مکرم اسلمی۔ عبداللہ بن یزید
ابو عبدالرحمٰن حبلی الفقیہ۔ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب العدوی۔ عبدالرحمٰن بن اسود بن یزید نخعی۔ عبدالرحمٰن
بن ابی بکرۃ ثقفی۔ عبدالرحمٰن بن بیلمانی والد ضعیف محمد۔ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر حضرمی۔ عبدالرحمٰن بن جبیر مصری موذن۔
عبدالرحمٰن بن رافع تنوخی قاضی افریقہ۔ عبدالرحمٰن بن ثابت جمحی۔ عبدالرحمٰن بن شماسۃ مہری۔ عبدالرحمٰن بن عائذ ثمالی حمصی۔
عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک۔ اور ان کے چچا عبدالرحمٰن بن کعب۔ عبدالرحمٰن بن مطعم ابو المنہال البنانی۔
عبدالرحمٰن بن ابی نعم البجلی الکوفی۔ عبدالرحمٰن بن ہلال عبسی۔ عبدالرحمٰن بن وعلۃ مصری۔ عبدالرحمٰن بن یعقوب حرقی والد
العلاء۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن موہب تیمی۔ عبیداللہ بن مقسم بن جریج مدنی۔
عبید بن جبیر مدنی۔ عبید بن سباق ثقفی۔ عراک بن مالک غفاری۔ عروۃ بن مغیرۃ ثقفی۔ عطاء بن مینا مدنی۔ عطاء بن یزید
لیثی۔ عطیہ بن سعد عوفی۔ عطیہ بن قیس حمصی۔ عکرمہ بن خالد مخزومی۔ عکرمہ بن عبدالرحمٰن ابن حارث بن ہشام۔ علقمہ
بن وائل بن حجر کندی۔ علی بن داؤد ابو المتوکل ناجی۔ علی بن رباح لخمی۔ علی بن عبداللہ بن عباس ہاشمی۔ علی بن عبداللہ
بارقی۔ عمارۃ بن عمیر تیمی کوفی۔ عمر بن حکم بن ثوبان مدنی۔ عمر بن رافع مدنی۔ عمر بن کثیر بن افلح مولیٰ ابو ایوب۔
عمرو بن اوس ثقفی طائفی۔ عمرو بن سلیم زرقی جو مدینہ کے علماء میں سے ہیں۔ عمرو بن شرید بن سوید طائفی۔ عمرو بن علقمہ
بن وقاص لیثی۔ عمرو بن مالک ابو علی جنبی بصری۔ عمرو بن مرثد ابو اسماء الرحبی شامی۔ عمیر بن ہانی عنسی دارانی۔ عیاض

t.com

بن عبداللہ بن سعد عامری۔ عیزار بن حریث عبدی۔ قاسم بن مخیمرۃ فقیہ ابوعروہ ہمدانی۔ قزعۃ ابن یحییٰ جن کی کنیت ابوالغادیہ ہے۔ کریب ابورشدین عباسی۔ لقمان بن عامر وصابی حمصی۔ محمد بن جبیر مطعم نوفلی اور ان کا بھائی نافع۔ محمد بن زیاد جمحی صاحب ابی ہریرہؓ۔ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر عمری۔ اور ان کے بچے بھی اہل علم ہیں۔ محمد بن سعد بن ابی وقاص زہری۔ محمد بن عباد بن جعفر مخزومی جو مکہ کے فقیہ ہیں۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان مدنی۔ محمد بن عمرو بن عطاء عامری مدنی۔ محمد بن کعب قرظی جو مدینہ کے عالم ہیں۔ مسلم بن صبیح ابوالضحیٰ جو کوفہ کے علماء میں سے ہیں۔ مسلم بن یسار فقیہ ابوعبداللہ۔ مسیب بن رافع ابوالعلاء کوفی جو نابینا فقیہ ہیں۔ مصدع ابویحییٰ معرقب۔ مصعب بن سعد بن ابی وقاص۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب مخزومی مدنی۔ معاویہ بن قرۃ ابوایاس مزنی۔ جو علمائے بصرہ میں سے ہیں۔ معبد بن سیرین جو الاخوۃ میں سے ایک ہیں۔ معبد بن کعب بن مالک سلمی وہ بھی الاخوۃ میں سے ایک ہیں۔ ممطور ابوسلام حبشی اسود۔ علمائے شام میں سے ہیں۔ منذر بن جریر بن عبداللہ بجلی۔ منذر بن مالک۔ ابونضرۃ عبدی جو بصرہ کے عالم ہیں۔ نافذ ابومعبد الفقیہ جو ابن عباس کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ نضر بن عاصم لیثی نحوی بصری۔ نضر بن انس بن مالک، جو علمائے بصرہ میں سے ہیں۔ نعمان بن سالم جن کا زمانہ شعبہ نے پایا۔ نعمان بن ابی عیاش زرقی۔ نعیم بن عبداللہ مجمر مدنی۔ ہلال بن یساف اشجعی ان کا مولیٰ کوفی ہے۔ واسع بن حبان بن منقذ انصاری مدنی۔ ولید بن عبدالرحمٰن جرشی، یہ حمص کے فقیہ ہیں۔ ابومجلز لاحق بن حمید، جو علمائے بصرہ میں سے ہیں۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب مدنی۔ یحییٰ بن عقیل خزاعی جو فقیہ ہیں اور مرو میں مقیم ہو گئے۔ یحییٰ بن عمارۃ بن ابی الحسن مازنی مدنی۔ یحییٰ بن وثاب اسدی جو کوفہ کے قاری تھے۔ یحییٰ بن یعمر جو مرو میں قاضی گزرے ہیں۔ یزید بن اصم، جو فقیہ ہیں اور خالد بن عباس کے بیٹے ہیں۔ یزید بن عبداللہ بن شخیر جو مطرف ابوالعلاء عامری کا بھائی ہے۔ یزید، جو منبعث مدنی کا آزاد کردہ غلام ہے اور حجت ہے۔ یوسف بن ماہک جو مکہ کے علماء میں سے ہے۔ یونس بن جبیر ابوغلاب بصری، جو فقیہ ہے۔ ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ عدوی، مشہور فقیہ۔ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، جو مدینہ کے قاضی ہیں۔ ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری۔ ابوالجوزاء الربعی، اس کا نام اوس بن عبداللہ ہے۔ ابوحرب بن ابی الاسود دیلی بصری۔ ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی مصری، جو فقیہ ہے۔ ابوزرعۃ بن عمرو بن جریر بجلی کوفی۔ ابوالسائب، جو ہشام بن زہرۃ مدنی کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ابوالسفر ہمدانی سعید بن یحمد۔ ابوسفیان، جو عبداللہ بن ابی احمد کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ابوظبیان الجنبی حصین بن جندب۔ ابوالعالیۃ بصری البراء۔ ان کا نام زیاد اور لقب اذینۃ ہے۔ ابوالعباس جو شاعر ہیں۔ ان کا نام سائب بن فروخ مکی ہے۔ ابوعبداللہ اغر۔ ان کا نام سلمان ہے۔ ابوالملیح بن اسامۃ ہذلی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عامر یا زید ہے۔ ابوالوداک ہمدانی جبر بن نوف۔ ابوالوضئ قیس عباد بن نسیب۔ ابویونس مولیٰ ابی ہریرہ۔ سلیم بن جبیر۔ ابویونس مولیٰ عائشہ جن کا نام نہیں لیا گیا۔ زینب بنت کعب بن عجرۃ۔ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص۔ عمرۃ بنت عبدالرحمٰن جو مشہور فقیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

چوتھا طبقہ

یہ طبقہ تابعین میں سے ان حفاظِ حدیث کے تراجم پر مشتمل ہے جو دیر تک زندہ رہے یا دیگر تابعین کے ساتھ ہی وفات پا گئے، مگر کبار حفاظ کے ہمعصر رہے۔

۹۶ ۱/۴ امام مکحول بن ابو مسلم ہذلی (م ۴)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ اہلِ شام کے عالم، نامور فقیہ حافظِ حدیث ہیں۔ بنو ہذیل کی ایک عورت کا مولیٰ ہونے کی وجہ سے ہذلی کہلاتے ہیں۔ اصل میں کابل کے رہنے والے ہیں اور بعض کہتے ہیں آپ کسریٰ شاہِ ایران کی اولاد سے ہیں۔ دمشق میں سوق الاحد کے ایک کونہ پر ان کا گھر تھا۔ اکثر مرسل احادیث بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابی بن کعب، عبادہ بن صامت ام المؤمنین حضرت عائشہؓ اور دوسرے کبار صحابہ سے تدلیس بھی کرتے ہیں۔ حضرت ابو امامہ باہلی، واثلہ بن اسقع، انس بن مالک، محمود بن ربیع، عبدالرحمٰن بن غنم، ابو ادریس خولانی، ابو سلام ممطور اور دوسرے ممتاز علماء سے انہوں نے علم حاصل کیا اور ان سے ایوب بن موسیٰ، علاء بن حارث، زید بن واقد، ثور بن یزید، حجاج بن ارطاۃ، اوزاعی، سعید بن عبدالعزیز اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔

ابنِ اسحاق نے کہا میں نے مکحول کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، میں تحصیلِ علم کے لئے اسلامی دنیا کے کونے کونے میں پھرا ہوں۔ ابو وہب مکحول سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے مصر میں غلامی سے نجات ملی تو میں طلبِ علم کی طرف متوجہ ہوا، جہاں تک سمجھتا ہوں میں نے جلد ہی وہاں کا سارا علم سیکھ لیا۔ پھر عراق اور اس کے بعد مدینہ منورہ آیا تو اپنے خیال کے مطابق ان دونوں جگہوں کا پورا پورا علم بھی حاصل کر لیا، پھر شام میں آیا تو یہاں کا چپہ چپہ چھان مارا۔ زہری کہتے ہیں عالم تین ہی ہیں ان میں ایک مکحول ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں میں نے ملک شام میں مکحول سے بڑھ کر فقہِ حدیث کا کوئی عالم نہیں دیکھا۔ ابن زریع کا بیان ہے مکحول کہتے تھے میں پہلے پہل سعید بن عاص کا غلام تھا اس نے مصر میں مجھے ہذیل کی ایک عورت کے لئے ہبہ کر دیا میں وہاں سے نکلا تو اپنے خیال میں میں وہاں کا سارا علم سن چکا تھا میں نے امام شعبی کی مثل کوئی عالم نہیں دیکھا۔ سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں مکحول فرماتے تھے میں نے جو علم اپنے سینہ کے سپرد کیا اسے جب چاہا حاضر پایا۔ پھر سعید کہتے تھے مکحول زہری سے زیادہ فقیہ ہیں اور انکارِ تقدیر کے الزام سے بری ہیں، یہی سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ ایک دفعہ امام مکحول کو دس ہزار اشرفی کی تھیلی پیش کی گئی تو انہوں نے جہاد کے لئے گھوڑے کی قیمت پچاس پچاس اشرفی فی کس پوری رقم

تقسیم کر دی۔ کہتے ہیں آپ کی زبان میں لکنت تھی قاف کو کاف سے بدل کر پڑھتے تھے۔

ابو مسہر اور ایک جماعت کے مطابق آپ ۱۱۳ھ میں فوت ہوئے۔ ابو نعیم اور دحیم نے سال وفات ۱۱۲ھ بتایا ہے اور اس سلسلہ میں کچھ اور اقوال بھی ہیں۔

۹۷ — امام ابن شہاب زہریؒ (ت)

نام و نسب | آپ کی کنیت ابوبکر، محمد بن مسلم نام اور اعلم الحفاظ لقب ہے۔ پورا نسب یہ ہے ابوبکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب بن عبد اللہ بن حارث بن زہرہ بن کلاب الزہری۔ قریش کے مشہور قبیلہ بنو زہرہ کی طرف منسوب اور مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ ۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر، سہل بن سعد، انس بن مالک، محمود بن ربیع، سعید بن مسیّب، ابو امامہ بن سہل اور اس طبقہ کے دوسرے بزرگوں اور کبار تابعین سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے عقیل، یونس، زبیدی، صالح بن کیسان، معمر، شعیب بن ابی حمزہ، اوزاعی، لیث، مالک، ابن ابی ذئب، عمرو بن حارث، ابراہیم بن سعد، سفیان بن عیینہ اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

طلب علم میں آپ کی مساعی | امام ابوداؤد فرماتے ہیں زہری سے دو ہزار دو سو احادیث مروی ہیں، ان میں سے نصف مسند ہیں۔ معمر کہتے ہیں زہری نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے دو حدیثیں سنی ہیں۔ امام زہری کا اپنا بیان ہے میں نے سعید بن مسیب کے حلقہ درس میں مسلسل آٹھ سال حاضری دی ہے۔ ابو زناد کہتے ہیں ہم زہری کے ساتھ مختلف علماء کے حلقہ ہائے درس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ ان کے پاس تختیاں اور دفتر ہوتے تھے اس میں جو کچھ سنتے تھے لکھ لیتے تھے۔ لیث کہتے ہیں میں نے زہری سے زیادہ جامع کوئی عالم نہیں دیکھا۔ اگر انہیں ترغیب و ترہیب بیان کرتے سنیں تو کہیں گے یہ اس فن میں ماہر ہیں۔ اگر انساب میں کلام کریں آپ کہیں گے یہ اس علم میں بے نظیر ہیں اور اگر کتاب و سنت بیان فرماتے ہیں تو آپ کا انداز ہوگا کہ یہ اس فن میں یکتائے زمانہ ہیں۔ اسحاق بن راشد نافع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات بالالتزام زہری کو قرآن حکیم سنایا۔ خود امام زہری فرماتے ہیں، طلب علم میں جس قدر سختیاں میں نے جھیلی ہیں کسی نے نہیں جھیلیں اور اس کی نشر و اشاعت میں جتنی کوشش میں نے کی ہے کسی نے نہیں کی۔

امام زہری ہمعصر علماء کی نظر میں | امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں زہری سے بڑھ کر گذشتہ احادیث کو جاننے والا کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ لیث امام زہری سے روایت کرتے ہیں میں اپنے دل میں علم محفوظ کرنے کے بعد کبھی نہیں بھولا۔ امام مالک فرماتے ہیں ابن شہاب نے اس طرح زندگی بسر کی ہے کہ دنیا میں ان کا جواب نہیں تھا۔ ایوب سختیانی کہتے ہیں میں نے ان سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا۔

جود و سخا | امام عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس کے نزدیک درہم و دینار زہری

سے زیادہ بے ونعت ہوں ان کے نزدیک درہم و دینار بھیڑ بکریوں کی مینگنیوں کی طرح تھے۔ امام لیث کہتے ہیں آپ اپنے زمانہ کے سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے کہتے ہیں امام زہری ایک نامی گرامی سپاہی تھے اور اپنے سفید بالوں میں مہندی اور وسمہ کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں ایک دفعہ خلیفہ ہشام بن عبدالملک نے امام زہری کی طرف سے سات ہزار اشرفی قرض ادا کیا آپ اس کے لڑکے کے اتالیق اور خود اس کے مصاحب تھے

خلیفہ عبدالملک کے دربار میں حاضری | میں کہتا ہوں امام زہری ۸۲ھ کے دوران خلیفہ عبدالملک کے دربار میں حاضر ہوئے وہ آپ کا علمی کمال دیکھ کر بہت خوش ہُوا۔ آپ کو تحائف دیئے اور آپ کا پورا قرض بھی ادا کر دیا۔

قوتِ حفظ | سعید روایت کرتے ہیں ایک دفعہ خلیفہ ہشام نے امام زہری سے درخواست کی کہ آپ اس کے لڑکے کو کچھ احادیث تحریر کرا دیں، چنانچہ آپ نے اس کو چار سو احادیث لکھا دیں۔ پھر باہر آکر آواز دی حدیث کے طالبو کدھر ہو؟ ادھر آؤ پھر ان کو بھی وہی چار سو احادیث لکھا دیں، تقریباً ایک ماہ گذرنے کے بعد ہشام نے کہا آپ کی وہ تحریر کردہ احادیث گم ہوگئی ہیں، آپ نے اسی وقت کاتب کو بلا کر وہی چار سو احادیث دوبارہ لکھوا دیں، پھر ہشام نے اس تحریر کا پہلی تحریر سے مقابلہ کیا تو ایک حرف کی کمی بیشی بھی ظاہر نہ ہوئی۔ امام زہری کی یادداشت کا کمال یہ ہے کہ آپ نے اسی دن کی قلیل مدت میں پورا قرآن حکیم حفظ کر لیا تھا۔ یہ بات آپ کی نسبت آپ کے بھتیجے محمد بن عبداللہ نے بیان کی ہے۔ امام زہری خود فرماتے ہیں میں نے کسی علمی بات کو کبھی دوبارہ نہیں پوچھا شعیب بن ابی حمزہ نے بیان کیا ہے۔ کسی نے مکحول سے پوچھا جن اہل علم سے آپ کو ملنے کا اتفاق ہُوا ہے، ان میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ بولے ابن شہاب، اس نے کہا ان کے بعد؟ فرمایا وہ بھی ابنِ شہاب ہی ہے۔

مذاکرہ علمیہ | امام مالک فرماتے ہیں ایک دفعہ امام زہری مدینہ منورہ تشریف لائے تو میرے نامی گرامی شیخ ربیعہ کو ہاتھ سے پکڑ کر ایک دفتر میں لے گئے اور مذاکرہ علمیہ میں مشغول ہُوئے، عصر کے وقت باہر نکلے تو زہری کہتے تھے میرا خیال نہیں تھا کہ مدینہ منورہ میں ربیعہ کے مرتبہ کا کوئی عالم موجود ہے، ربیعہ کہتے تھے میرا خیال نہیں تھا کہ علم کے جس مقام پر زہری پہنچے ہوئے ہیں وہاں کوئی اور آدمی پہنچا ہو گا۔

نماز میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا | عقیل سے روایت ہے کہ امام ابن شہاب زہری نے کہا ہے، نماز کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اونچی آواز سے پڑھی جائے پھر سورۂ فاتحہ پڑھی جائے، اس کے بعد پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھی جائے اور اس کے بعد کوئی دوسری سورت پھر کہتے تھے۔ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پوشیدہ آواز سے پڑھنے والا سعید بن عمرو بن عاص ہے۔

شہد کا استعمال اور سیب سے پرہیز | امام لیث فرماتے ہیں، ابن شہاب شہد بکثرت پیا کرتے تھے اور سیب نہیں کھاتے تھے۔

روایت بالاجازہ | عبیداللہ بن عمر کہتے ہیں، میں نے دیکھا ہے تلامذہ کتاب لاکر ابن شہاب کے سامنے پیش کرتے

جیسے نہ امام صاحب خود پڑھتے اور نہ پڑھ کر انہیں سنائی جاتی، پھر پوچھتے کیا ہم اس کتاب میں تحریر شدہ احادیث آپ کی طرف سے بیان کریں؟ فرماتے ہاں بیان کرو، چنانچہ وُہ اسے بیان کرتے حالانکہ امام صاحب نظر اٹھا کر بھی اس کی طرف نہ دیکھتے۔

امام ابن شہاب خود فرماتے ہیں میں نے پڑھتے وقت استاذ سے کسی حدیث کو دوبارہ بیان کرنے کے لئے کبھی نہیں کہا اور نہ مجھے کبھی کسی حدیث میں شک ہُوا ہے۔ ایک دفعہ مجھے ایک حدیث میں شک ہوا۔ میں نے اپنے ساتھی سے پوچھی تو اسی طرح نکلی جس طرح مجھے یاد تھی۔

<u>مراسیل ابن شہاب</u> امام الجرح والتعدیل امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں۔ ابن شہاب کی مرسل احادیث دوسرے راویوں کی مرسل احادیث سے زیادہ کمزور ہوتی ہیں۔ کیونکہ آپ حافظ حدیث ہیں جب کسی راوی کا نام لینا چاہیں لے سکتے ہیں، لہذا آپ اسی راوی کا نام چھوڑتے ہیں جس کا بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔

<u>کتاب پر دیکھ کر نہیں پڑھاتے تھے</u> قرہ بن حیوئیل کہتے ہیں امام زہری کے پاس بجز اپنے قبیلوی نسب نامہ کے اور کوئی کتاب نہیں تھی۔

۹۸ ۳/۴ مُمتاز حافظ حدیث امام عَمرو بن دینار (رح)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے اور عالم حرم لقب ہے۔ قریش کے مشہور قبیلہ بنو جمح کے ساتھ تعلق ولاء کی بناء پر جمحی کہلاتے ہیں، زندگی بھر مکہ مکرمہ ہی میں رہائش پذیر رہے۔ آپ اثرم تھے (جس کے دانت جڑ سے اکھڑ گئے ہوں اس کو عربی زبان میں اثرم کہتے ہیں)، ۴۶ھ میں یا اس کے قریب قریب پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس، ابن عمر، جابر بن عبداللہ، بجالہ بن عبدۃ، انس بن مالک، ابو الشعثاء، طاؤس اور دوسرے اہل علم سے سماع کیا۔ ...سے شعبہ، ابن جریج، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، ورقاء اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔

شعبہ کہتے ہیں، میں نے علم حدیث میں عمرو سے زیادہ پختہ کار کوئی آدمی نہیں دیکھا، سفیان کہتے ہیں آپ مسجد سے باہر نہیں جاتے تھے، اپاہج ہونے کی وجہ سے آپ کو گدھے پر سوار کرکے لایا جاتا تھا۔ میں نے انہیں ...وں سے معذور ہی دیکھا ہے نامور فقیہ تھے، روایت بالمعنی بیان کرتے تھے۔ فرماتے تھے مجھ سے کسی کو حدیث لکھنے کی اجازت نہیں اس لئے میں ان سے زبانی حدیث یاد کیا کرتا تھا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کا بیان ہے مجھ سے شعبہ نے بیان کیا ہے میں نے عمرو جیسا کوئی عالم نہیں دیکھا۔ یحییٰ بن سعید قطان اور امام احمد فرماتے ہیں، آپ ...سے زیادہ پختہ کار ہیں، عبداللہ بن ابی نجیح کہتے ہیں۔ میں نے کبھی عمرو بن دینار سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا، اس فن میں عطاء، مجاہد اور طاؤس بھی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے تھے۔ سفیان بن عیینہ نے آپ کا تذکرہ کیا تو فرمایا ثقہ ...، ثقہ ہیں، ثقہ ہیں آپ نے رات کو تین برابر حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک حصہ میں آرام فرماتے دوسرے

حصہ میں سیکھی ہوئی احادیث دہراتے اور تیسرا حصہ تہجد اور نماز میں بسر کرتے۔ نعیم بن حماد سفیان بن عیینہ سے بیان کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک عمرو بن دینار سے بڑا فقیہ بڑا عالم اور حدیث پاک کو زیادہ یاد رکھنے والا کوئی نہیں تھا۔

واقدی کہتے ہیں آپ نے ۸۰ سال عمر پائی۔ میں کہتا ہوں آپ نے ۱۲۶ھ کے شروع میں انتقال فرمایا، حافظ ابن المفضل نے اپنی کتاب اربعین میں جن چار اشخاص کو طبقہ اولیٰ میں ذکر کیا ہے، ان میں سے ایک آپ ہیں، باقی تین زہری، قتادہ اور ابواسحاق سبیعی ہیں۔

صاحبِ کتاب نے اپنی سند سے عمرو بن دینار کے واسطہ سے حضرت جابر بن عبداللہ کی یہ حدیث ذکر کی ہے جب آیت قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابًا من فوقکم اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں او من تحت ارجلکم آپ نے اس پر بھی فرمایا الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، او یلبسکم شیعًا ویذیق بعضکم باس بعض آپ نے فرمایا، عذاب کی یہ دونوں قسمیں آسان اور ہلکی ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری اپنی صحیح سے اس سند میں لائے ہیں۔ عن علی عن سفیان بن عیینہ۔

۹۹ ۴/۴ ابواسحاق سُبَیعی (ع)

آپ کا نام عمرو بن عبداللہ ہمدانی ہے آپ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں، چوٹی کے علماء میں آپ شمار ہوتے ہیں، آپ نے حضرت علیؓ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت زید بن ارقم، عبداللہ بن عمرو، عدی بن حاتم، براء بن عازب، مسروق اور دوسرے بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں میں نے تین سو مشائخ سے علمِ حدیث حاصل کیا اور آپ سے اعمش، شعبہ، سفیان ثوری، اسرائیل، زہیر، ابوالاحوص، زائدہ، شریک، ابوبکر بن عیاش، سفیان بن عیینہ اور دوسرے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔

آپ نے ابوعبدالرحمان سلمی اور اسود بن یزید سے قرآن حکیم پڑھا اور حمزہ زیات نے آپ کو قرآن سنایا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہدِ حکومت میں رومیوں کے خلاف لڑائی میں شریک ہوئے کہتے ہیں، حضرت معاویہ نے مجھ سے پوچھا تمہارے والد کو حکومت کی طرف سے کتنا وظیفہ ملتا ہے؟ میں نے کہا تین سو چنانچہ انہوں نے میرے لئے بھی اتنا ہی وظیفہ مقرر کر دیا، کہتے ہیں آپ نے ۳۸ صحابہ سے علمِ حدیث حاصل کیا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں آپ ثقہ ہیں کثرتِ احادیث اور وفورِ علم میں زہری سے ملتے جلتے ہیں اور ابواسحاق شیبانی سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے ہیں۔

تلاوتِ قرآن اور شوقِ عبادت فضیل بن غزوان کہتے ہیں امام ابواسحاق ہر تین رات دن میں قرآن حکیم ختم کر لیتے تھے، کہتے ہیں آپ روزہ کے دلدادہ اور قیام اللیل کے عادی تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے اور علم کا خزانہ تھے، آپ کی ذات ستودہ صفات میں بہت سے فضائل و مناقب جمع تھے۔

علمِ حدیث میں کمال امام ابوداؤد طیالسی فرماتے ہیں، ہم نے علمِ حدیث کا ذخیرہ ان چار علماء، زہری، قتادہ

Marf

ابو اسحاق اور اعمش کے پاس موجود پایا۔ ان میں قتادہ اختلاف علما کے بڑے عالم تھے زہری علم الاسناد زیادہ جانتے تھے۔ ابو اسحاق حضرت علی اور عبداللہ بن مسعودؓ کی احادیث کا علم زیادہ رکھتے تھے اور اعمش ان تمام فنون میں ماہر تھے ان میں ہر ایک کا علم دو دو ہزار حدیث پر مشتمل تھا۔

یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں ۱۲۶ھ میں جس روز ضحاک بن قیس کوفہ میں داخل ہوئے امام ابو اسحاق نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ محدثین کی ایک جماعت نے یہی تاریخ وفات بتائی ہے لیکن ابو نعیم کا ایک شاذ قول ۱۲۷ھ بھی ہے۔ مغیرہ کہتے ہیں جب میں ابو اسحاق کو دیکھتا تو مجھے قرن اول کے لوگ (صحابہ کرام) یاد آجاتے تھے فرماتے ہیں: میں نے چالیس سال سے اپنی آنکھوں کو جی بھر کر سونے نہیں دیا۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں ایک دن عون بن عبداللہ نے ابو اسحاق سے پوچھا اب عبادت گذاری میں آپ کی طاقت کتنی باقی رہ گئی ہے؟ بولے اب میں نماز پڑھتا ہوں تو ایک رکعت میں صرف سورہ بقرہ ہی پڑھ سکتا ہوں۔ اس پر عون نے کہا: اس وقت آپ کی عمر کا خراب حصہ گذر گیا اور بہتر حصہ باقی رہ گیا ہے۔ ابو الاحوص ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں اب میں بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہوں اور پیر، جمعرات اور محرم کے علاوہ ہر مہینے کے تین روزے رکھتا ہوں۔

مجھے ابو اسحاق کی عالی سند کی بہت سی احادیث حاصل ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک براء بن عازب کی یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام گھر سے نکلے میقات پر پہنچ کر ہم نے حج کا احرام باندھا۔ جب مکہ پہنچے تو آپ نے فرمایا حج کو چھوڑ دو اور عمرہ کی نیت کر لو۔ صحابہ نے کہا ہم نے حج کا احرام باندھا ہے اس کو عمرہ میں کیسے تبدیل کریں۔ آپ نے فرمایا دیکھو! جو میں حکم دیتا ہوں اس کے مطابق عمل کرو۔ صحابہ نے پھر پہلی بات کہی، اس پر آپ ناراض ہو گئے۔ اور اسی ناراضگی کی حالت میں حضرت عائشہ پر داخل ہوئے حضرت عائشہؓ نے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے، تو بولیں آپ کو کس نے غصہ میں مبتلا کیا؟ ... اس کو غصہ میں مبتلا کرے۔ آپ نے فرمایا مجھے غصہ کیوں نہ آئے، میں ایک حکم دیتا ہوں لیکن لوگ اس کو ... کے لئے تیار نہیں ہیں۔

امام مالک فرماتے ہیں سعید بن مسیب فوت ہوئے تو اپنے پیچھے کوئی کتاب نہیں چھوڑ گئے۔ اسی طرح قاسم اور ابن شہاب نے بھی کوئی کتاب نہیں چھوڑی۔ میں نے ابن شہاب سے زور دے کر لکھنے سے متعلق کہا ... لکھا نہیں کرتے تھے بولے نہیں۔ میں نے پھر کہا کسی مشکل حدیث کے سمجھنے کے لئے آپ کو پوچھنے کی ضرورت پڑتی تھی؟ فرمایا نہیں۔ امام زہری خود فرماتے ہیں مجھے سمندر جیسا وسیع علم رکھنے والے چار قریشی علماء کی ہمنشینی حاصل ہے اور وہ ہیں: سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، عبیداللہ اور ابو سلمہ بن عبدالرحمان۔ علی بن مدینی ... قابل اعتماد اور فائق تر علماء کا علم گھوم پھر کر ... میں امام زہری اور عمرو بن دینار، اور بصرہ میں قتادہ اور ... بن ابی کثیر اور کوفہ میں ابو اسحاق اور اعمش کے پاس جمع ہو گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تمام تابعین اور ان ... کے احاطہ علم سے باہر نہیں ہیں۔

حلیہ اور شکل وصورت محمد بن عبد العزیز کہتے ہیں، میں نے ولید بن محمد موقری سے کہا، میرے لئے امام زہری کی شکل وصورت بیان فرمائیے بولے آپ پست قد اور نحیف الجسم تھے، آنکھوں میں کچھ نقص تھا یعنی اعمش تھے، سر پر لمبے لمبے بال تھے فصاحت و بلاغت آپ پر ختم تھی، میں نے ایک دن اُن سے کہا، اے ابوبکر مجھے آپ میں ایک بڑا عیب نظر آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ ہمیشہ مقروض رہتے ہیں، آپ نے فرمایا، مجھ پر کتنا قرض ہے؟ صرف چار ہزار اشرفی اور میری ملکیت میں چار کنوئیں ہیں، ان میں سے ہر کنوئیں کی قیمت چالیس ہزار اشرفی سے زیادہ اور پھر سوائے ایک پوتے کے میرا کوئی وارث بھی تو نہیں ہے میری خواہش ہے کہ کاش! میرا کوئی وارث نہ ہوتا۔

غلط حدیث بیان کرنے پر غصہ محمد بن عثمان تنوخی کا بیان ہے کہ سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں امام زہری مندرجہ ذیل حدیث بیان کرنے والے راوی پر لعنت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پہلے میں نے تمہیں نبیذ (ایک قسم کی شراب) سے منع کیا تھا اب اجازت ہے پی لیا کرو۔" میں نے سعید سے کہا یہ حدیث تو عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں بولے زہری بھی اسی کا ارادہ کرتے تھے۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں مسجد الحرام میں داخل ہوا تو امام زہری کو باب الصفا کے پاس ایک ستون کے نزدیک بیٹھا دیکھا، میں آکر ان کے سامنے بیٹھ گیا تو پوچھنے لگے لڑکے! تم نے قرآن مجید پڑھ لیا ہے میں نے کہا جی ہاں پڑھ چکا ہوں، بولے علم میراث بھی سیکھا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا پھر پوچھا حدیث بھی لکھی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں لکھی ہے، پھر میں نے باتوں میں امام ابو اسحاق ہمدانی کا ذکر کیا تو فرمایا، ابو اسحاق علم حدیث کے ماہر استاذ ہیں۔ اسماعیل مکی کہتے ہیں امام زہری نے کہا جو شخص حدیث حفظ کرنا چاہتا ہے اسے منقیٰ استعمال کرنا چاہیئے۔

لائق ترا استاذ کی خدمت میں حاضر ہونے کی وصیت خود امام زہری فرماتے ہیں، ایک دن مجھے مدینہ منورہ کے مشہور فقیہ جناب قاسم بن محمد کہنے لگے میں دیکھتا ہوں تمہیں تحصیلِ علم کا بے حد شوق ہے کیا میں تمہیں ایک ایسا استاذ نہ بتاؤں جس کے پاس علم کا خزانہ ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور بتائیے بولے عمرہ بنت عبد الرحمان کے حلقۂ درس کو لازم پکڑو انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ کی گود میں پرورش پائی ہے اور انہیں سے کتاب سنت کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں کبھی گدلا نہ ہونے والا علم کا سمندر پایا۔

امام زہری فرماتے ہیں ہر چالیس سال کے بعد ایک ممتاز حافظ حدیث پیدا ہوتا ہے۔

وسعت علم معمر کا بیان ہے ہم سمجھتے تھے کہ ہم نے امام زہری سے بہت زیادہ علم حاصل کر لیا ہے لیکن جب ولید بن یزید قتل ہوئے اور ان کے گھر سے امام زہری کی لکھوائی ہوئی کتابیں جانوروں پر لاد کر آئیں تو معلوم ہوا کہ ہم نے ان سے بہت تھوڑا علم سیکھا ہے۔ امام زہری فرماتے ہیں حصولِ علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کی بہتر عبادت نہیں ہو سکتی۔ دوسرے الفاظ میں علوم شریعت کی تحصیل بہترین عبادت ہے اس سے بڑی عبادت اور کوئی نہیں ہے۔

امام موصوف کے فضائل ومناقب چالیس اوراق سے کم میں نہیں آسکتے۔ حافظ ابن عساکر نے آپ کا ترجمہ بڑی

تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ آپ کی تقریباً ستر عالی حدیثیں مجھے حاصل ہوئی ہیں۔ آپ نے رمضان المبارک ۱۲۴ھ میں انتقال فرمایا۔

۱۰۰ ۵/۴ حبیب بن ابی ثابت (ع)

آپ کوفہ کے رہنے والے نامور فقیہ اور ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، انس، ابوعبدالرحمان سلمی، ابووائل، سعید بن جبیر اور ایک دوسری جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ آپ سے مسعر، شعبہ، سفیان ثوری، ابوبکر بن عیاش اور دوسرے لوگوں نے کسب فیض کیا۔ علی بن مدینی کہتے ہیں۔ آپ کو حضرت عائشہؓ سے سماع حاصل ہے امام بخاری فرماتے ہیں، انہوں نے عروہ سے کچھ نہیں سنا۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں آپ اور حماد بن ابی سلیمان اہلِ کوفہ کے دو ممتاز فقیہ ہیں۔ ابو یحییٰ قتات کہتے ہیں میں ایک دفعہ حبیب کے ساتھ طائف آیا تو آپ کو دیکھ کر اہل طائف اس قدر خوش ہوئے جیسے اُن کے پاس کوئی نبی آگیا ہو۔

امام بخاری اور محدثین کی ایک جماعت کہتی ہے، حبیب کا انتقال ۱۱۹ھ میں ہوا۔ بعض نے تاریخ وفات ۱۲۲ھ بتائی ہے۔

۱۰۱ ۶/۴ امام سعید مقبُری (ع)

آپ کی کنیت ابوسعید اور والد کا نام ابوسعید کیسان ہے۔ آپ مدینہ کے رہنے والے ممتاز محدث اور قابلِ اعتماد عالم ہیں بنولیث سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں۔ اپنے والد ماجد کے علاوہ حضرت ابوہریرہ، ابوسعید خدری، سعد بن ابی وقاص، جبیر بن مطعم، جابر بن عبداللہ، انس، عائشہؓ، معاویہ، ابوشریح خزاعی اور دوسرے لوگوں سے کسب فیض کیا اور شریک بن ابی نمر تک نے مستفید ہوئے۔ آپ سے اسماعیل بن اُمیہ، ایوب بن موسیٰ، زید بن ابی انیسہ، یحییٰ بن سعید انصاری، عمرو بن ابی عمرو، ولید بن کثیر، عبدالحمید بن جعفر، ابن اسحاق، ابن ابی ذئب، ہشام بن سعد، امام مالک، لیث، محمد بن موسیٰ فطری اور دوسرے بہت سے لوگوں نے علم حاصل کیا۔

امام احمد اور یحییٰ بن معین فرماتے ہیں۔ ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ علی بن مدینی، ابنِ سعد، ابوزرعہ، اور محدثین کی ایک جماعت کہتی ہے آپ ثقہ ہیں۔ بعض کہتے ہیں بڑھاپے میں وفات سے چار سال پہلے آپ کا حافظہ خراب ہوگیا تھا، آپ کی روایت کردہ احادیث صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں موجود ہیں۔

ابوعبید کہتے ہیں آپ نے ۱۲۵ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ایک قول کے مطابق ۱۲۶ھ میں وفات پائی ان دو کے علاوہ اور قول بھی ہیں۔

۱۰۲ ۷/۴ حکم بن عُتَیبہ کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابوعمر ہے یمن کے مشہور قبیلہ کندہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں نامور حافظ حدیث، ممتاز

Marfat.c

فقیہ اور اہلِ کوفہ کے شیخ ہیں۔ ابوحنیفہ سوائی، قاضی شریح، ابووائل، ابراہیم نخعی، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، سعید بن جبیر اور دوسرے لوگوں سے علمِ حدیث حاصل کیا، اور آپ سے مسعر، اوزاعی، حمزہ زیات، شعبہ، ابوعوانہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ عبدہ بن ابولبابہ کہتے ہیں کوفہ کے دو کناروں کے درمیان حکم سے بڑا فقیہ کوئی نہیں ہے۔
امام احمد فرماتے ہیں ابراہیم نخعی کی احادیث میں حکم تمام لوگوں سے زیادہ قابلِ اعتماد ہیں۔ حکم کا اپنا بیان ہے میں بچپن میں ایک جنازہ میں شریک ہوا اس میں مشہور صحابی حضرت زید بن ارقمؓ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کوفہ کے اہلِ علم میں حکم اور حماد کا جواب نہیں تھا۔ عجلی کہتے ہیں لائقِ اعتماد محدث، پختہ کار فقیہ، سنت کے پابند اور اہلِ حدیث تھے۔ مغیرہ کہتے ہیں جب حکم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ ان کے نماز پڑھنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ستون چھوڑ دیتے تھے۔ لیث بن ابوسلیم کہتے ہیں حکم شعبی سے بڑے فقیہ ہیں۔ مجاہد رومی کا بیان ہے حکم کے جوہر اس وقت کھلتے جب دنیا بھر کے علماء ان کے پاس منیٰ کی مسجد میں جمع ہوتے۔ مجھے محسوس ہوتا کہ یہ سب علماء ان کے عیال ہیں۔ آپ نے ۱۱۵ھ میں انتقال فرمایا۔ بعض نے سالِ وفات ۱۱۴ھ بتایا ہے۔

۱۰۳ $\frac{۵}{۴}$ امام رجاء بن حیوہ کندی (م ۴)

آپ کی کنیت ابونصر اور ابوالمقدام ہے۔ آپ اہلِ شام کے شیخ اور اموی حکومت کے بہت بڑے اہلکار ہیں۔ حضرت معاویہ، عبداللہ بن عمر، ابوامامہ، جابر بن عبداللہ، قبیصہ بن ذؤیب اور دوسرے بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے ابنِ عون، ثور بن یزید، ابن عجلان اور ایک جماعت نے علم حاصل کیا ہے۔ مطر وراق کہتے ہیں میں نے کوئی شامی رجاء سے زیادہ فقہ حدیث کا ماہر نہیں دیکھا۔ مکحول کہتے ہیں رجاء اہلِ شامیوں کے نزدیک اہل شام کے سردار ہیں۔ امیر مسلمہ کہتے ہیں رجاء اور ان جیسے دوسرے اہلِ علم کی بدولت ہمیں تائیدِ آسمانی حاصل ہوتی ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں رجاء ثقہ، فاضل اور کثیر العلم تھے۔ ابواسامہ کا بیان ہے جب ابن عون اپنے نزدیک کسی پسندیدہ آدمی کا ذکر کرتے تو رجاء کا ذکر کرتے تھے یہی ابنِ عون فرماتے ہیں میں نے شام میں رجاء، عراق میں ابنِ سیرین اور حجاز میں قاسم جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔
میں کہتا ہوں انہوں نے ہی سلیمان بن عبدالملک کو اپنے بعد عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ نامزد کرنے کا مشورہ دیا تھا آپ نے بوڑھے ہونے پر ۱۱۲ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۱۰۴ $\frac{۹}{۴}$ امام عمر بن عبدالعزیز (ع)

ابوحفص کنیت، عمر بن عبدالعزیز، امیرالمؤمنین لقب، آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ ابوحفص عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم الاموی قرشی۔ آپ قریش کے مشہور خاندان بنوامیہ کے ایک نامور اور ممتاز فرد ہیں، یزید کے

t.com

عہدِ خلافت میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور اپنے والد کے عہدِ گورنری میں مصر میں پرورش پائی۔ حضرت عبداللہ بن جعفر، انس بن مالک، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، سعید بن مسیّب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور علماء کی ایک دوسری جماعت سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ آپ امامت کے درجہ تک پہنچے ہوئے مجتہد فقیہ، حدیث کی معرفت رکھنے والے عظیم الشان حافظ، لائق اعتماد اور پختہ کار عالم تھے۔ اطاعت گذاری انابت الی اللہ اور خشیت الٰہی آپ کا شیوہ تھا۔ آپ سے آپ کے دونوں صاحبزادوں عبداللہ اور عبدالعزیز کے علاوہ زہری، ایوب، حمید، ابراہیم بن ابی عبلہ، ابوبکر بن حزم اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے اکتسابِ فیض کیا مؤخر الذکر دونوں امام آپ کے شیخ بھی ہیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ ام عاصم خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کی پوتی ہیں۔ آپ حسین وجمیل، گورے رنگ اور چھریرے بدن کے حامل تھے چہرے پر داڑھی بڑی بھلی معلوم ہوتی تھی جبین مبارک پر گھوڑے کے سم کا داغ تھا جو کسی طرح بچپن میں لگ گیا تھا۔ پیشانی کے اسی داغ کی وجہ سے آپ کو "اشج بنو امیہ" کہا جاتا تھا۔ آخر عمر میں بالوں میں کچھ سفیدی آگئی تھی۔ چالیس سال کی عمر میں دنیائے دوں کو الوداع کہا۔ آپ کا عدل وانصاف اور زہد و ورع ضرب المثل تھا۔

خلفائے راشدین میں شمار | امام شافعیؒ فرماتے ہیں خلفائے راشدین پانچ ہیں۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ اور عمر بن عبدالعزیزؒ۔

مدینہ طیبہ کی گورنری | آپ پہلے پہل ولید بن عبدالملک کے عہدِ خلافت میں مدینہ منورہ کے گورنر مقرر ہوئے، اسی زمانہ میں آپ نے مسجد نبوی عظیم الشان زیب وزینت کے ساتھ از سرِ نو تعمیر کی۔ اس وقت آپ کے عدل و زہد کا اتنا چرچا نہیں تھا لیکن تختِ خلافت پر متمکن ہوتے ہی آپ کی کایا پلٹ گئی اور آپ حسن کردار اور عدل وانصاف قائم کرنے میں اپنے نانا حضرت عمر فاروقؓ، زہد و ورع میں حسن بصری اور علم وفضل میں امام زہری کے ہم پلہ شمار ہونے لگے چونکہ آپ کی موت آپ کے شیوخ کی موت سے قریب قریب واقع ہوئی تھی اس لئے آپ کے علم کی نشر و اشاعت نہ ہو سکی۔

ابوجعفر باقرؒ کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز بنو امیہ کے نجیب انسان ہیں قیامت کے دن تنہا ایک امت کی طرح اٹھائے جائیں گے۔ مجاہد کہتے ہیں ہم عمر بن عبدالعزیز کو علم پڑھانے کے لئے آئے مگر انہیں تو کیا پڑھاتے الٹا خود ان سے پڑھنے لگے۔ میمون بن مہران کا بیان ہے امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز کی مجلس میں علماء کی وہی حیثیت ہوتی تھی جو استاد کے حلقۂ درس میں تلامذہ کی ہوتی ہے۔

قول و عمل کا اتحاد | کہتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز تختِ خلافت پر رونق افروز ہوئے تو تمام خوشامد پسند شاعر اور خطیب علیحدہ ہو گئے لیکن زاہد اور فقیہ لوگ بدستور آپ سے وابستہ رہے اور کہنے لگے جب تک آپ کے قول و عمل میں مخالفت ظاہر نہیں ہوتی ہمارے لئے ان سے علیحدگی کا کوئی جواز نہیں ہے۔

خلافت نقصان علم کا سبب بنی | اسماعیل بن ابی حکیم کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو کہتے ہوئے سنا ہے میں مدینہ منورہ سے نکلا تو کوئی شخص علم میں مجھ سے آگے نہیں تھا لیکن شام میں آنے کے بعد بہت سا علم بھول

گیا ہوں۔

خلافت کی بشارت رباح بن عبیدہ کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو حضرت عمر بن عبدالعزیز کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر چلتے دیکھا تو میں نے کہا یہ بڑا نادان ہے جب آپ نماز سے فارغ ہو کر واپس آنے لگے تو میں نے پوچھا یہ شخص کون تھا؟ بولے تم نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! دیکھا ہے فرمایا تم صالح آدمی معلوم ہوتے ہو، یہ میرے بھائی خضرؑ تھے مجھے بشارت دینے آئے تھے کہ میں خلیفہ بنوں گا اور عدل وانصاف کروں گا۔

کمال عدل میمون بن مہران کہتے ہیں میں نے عمر بن عبدالعزیز سے سنا ہے فرماتے تھے اگر میں تم پہ پچاس سال بھی حکومت کروں تو جس طرح چاہتا ہوں پورا عدل وانصاف قائم نہیں کر سکوں گا، میں کچھ کام کرنا چاہتا ہوں لیکن ڈرتا ہوں کہ لوگ اسے دل سے قبول نہیں کریں گے تو طمع دنیا میں آکر اسے چھوڑ دیتا ہوں۔

تواضع اور فروتنی سعید بن سوید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جمعہ پڑھایا، نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے تو آپ کی قمیص کا گریبان پھٹا ہوا تھا کسی نے کہا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ دے رکھا ہے ذرا اس سے بہتر لباس استعمال فرمائیے۔

دنیا سے بے رغبتی مالک بن دینار فرماتے ہیں لوگ مجھے زاہد کہتے ہیں، میں زاہد نہیں ہوں زاہد دراصل عمر بن عبدالعزیز ہیں۔ دنیا ان کے قدموں پر گری لیکن انہوں نے اسے منہ نہیں لگایا۔ عمرو بن مہاجر کہتے ہیں، حضرت عمر بن عبدالعزیز کا روزانہ کل خرچ دو درہم (آٹھ آنے) ہوتا تھا۔

خشیت الٰہی کی انتہا آپ کی زوجہ محترمہ فاطمہ بنت عبدالملک کہتی ہیں، نماز و روزہ تو عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ کرنے والے لوگ بھی ہوں گے لیکن میں نے ان سے بڑھ کر خدا سے ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا، عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ جاتے ہاتھ اٹھا کر دعا میں مصروف ہوتے تو زار و قطار رونے لگتے اسی حالت میں نیند آجاتی بیدار ہوتے تو پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے کرتے رونے لگ جاتے پھر نیند آجاتی ساری رات اسی طرح بسر ہو جاتی، یہی فاطمہ فرماتی ہیں جب سے آپ خلیفہ بنے ہیں میں نے جنابت کا غسل کبھی نہیں کیا۔ مکحول کہتے ہیں اگر میں قسم کھاؤں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ دنیا سے بے رغبت اور خدا سے زیادہ ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا تو میں حانث نہیں ہوں گا۔

زہر خوانی اور وفات میں کہتا ہوں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خلیفہ بننے کے بعد اپنے عزیزوں اور خاندانِ خلافت سے وابستہ لوگوں کا کڑا محاسبہ کیا اور تمام ناجائز حاصل کردہ مال اُن سے چھین کر بیت المال میں جمع کر دیا اس برتاؤ سے وہ آپ کے مخالف ہو گئے اور کھانے میں زہر ملا دیا۔ امام مجاہد کہتے ہیں جب زہر کھانے کے بعد آپ کی بیماری خطرناک صورت اختیار کر گئی تو مجھ سے پوچھنے لگے میری بیماری کے متعلق لوگوں کی کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا لوگوں کا خیال ہے کہ کسی نے آپ پر جادو کر دیا ہے فرمایا نہیں! کسی نے مجھ پر جادو نہیں کیا پھر اپنے ایک غلام کو بلایا اور فرمایا تم پر افسوس ہے بتاؤ تمہیں مجھے زہر دینے کا کیا معاوضہ ملا؟ بولا جناب ایک ہزار اشرفی اور آزادی کا

Marfa

وعدہ فرمایا، وہ ہزار اشرفی لے آؤ وہ لے آیا تو اسے بیت المال میں جمع کرا دیا اور اسے کہا اب ایسی جگہ چلے جاؤ جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھ سکے۔

ہشام روایت کرتے ہیں جب امام حسن بصری کو آپ کے انتقال کی اطلاع ملی تو فرمایا آج سب لوگوں سے بہتر انسان دنیا سے اٹھ گیا۔

میں کہتا ہوں آپ کی سیرت پر ایک ضخیم جلد تیار ہو سکتی ہے۔ آپ کا دیر سمعان میں انتقال ہوا اور وہیں سپرد خاک کئے گئے آپ کا مزار زیارت گاہ عوام ہے، رجب ۱۰۱ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا اور چھ ماہ کم ۴۰ سال عمر پائی، رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ کاملۃ شاملۃ۔

۱۰۵ $\frac{۱}{۴}$ حافظ حدیث عمرو بن مرہ کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے، عرب کے قبیلہ مراد سے تعلق رکھتے تھے اور نابینا تھے۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ، سعید بن مسیب، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، مرۃ الطیب اور اس طبقہ کے دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور آپ سے زید بن ابی انیسہ، مسعر، شعبہ، سفیان اور قیس بن ربیع نے علم حاصل کیا۔ آپ ثقہ اور حجت و امام تھے۔ تقریباً دو سو احادیث کے راوی ہیں مسعر کہتے ہیں ان سے افضل کسی آدمی سے میری ملاقات نہیں ہوئی عبدالرحمان بن مہدی کہتے ہیں آپ کوفہ کے حفاظ حدیث میں شمار ہوتے ہیں، شعبہ فرماتے ہیں میں عمرو بن مرہ کو نماز پڑھتے دیکھتا تو سمجھتا کہ سلام پھیرنے سے پہلے ان کی بخشش ہو جائے گی۔ جس دن آپ کو [illegible] عبدالملک بن میسرہ نے کہا میرا ان کے متعلق خیال یہ ہے کہ روئے زمین پر رہنے والے سب لوگوں سے [illegible] کہتے ہیں کہ عمرو بن مرہ عقیدہ ارجاء کی طرف مائل ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے محدثین [illegible] نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے انہوں نے ۱۱۶ھ میں وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۰۶ $\frac{۱۱}{۴}$ امام قاسم بن مخیمرہ ہمدانی (م)

آپ کی کنیت ابو عروہ ہے کوفہ کے رہنے والے ہیں بعد میں دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی حضرت ابو سعید خدری، علقمہ بن قیس، شریح بن ہانی اور ایک جماعت سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے سماک بن حرب، عمر بن ابی زائدہ، اوزاعی، عبدالرحمان بن یزید بن جابر، سعید بن عبدالعزیز اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے امام بخاری نے ان کی کوئی حدیث اپنی صحیح میں ذکر نہیں کی۔ مسجد میں اذان کہا کرتے تھے عالم باعمل تھے تھوڑے مال پر قناعت کر لیتے تھے کہا کرتے تھے میں اپنا دروازہ بند کرتا ہوں تو اس کے پیچھے کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو میرے لئے فکرمندی کا باعث ہو سعید بن عبدالعزیز روایت کرتے ہیں قاسم نے کہا میں ایک دفعہ عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں

نے میرا قرض . . اشرفیاں ادا کیا سواری کے لئے ایک خچر دی اور پچاس روپے وظیفہ مقرر کر دیا میں نے کہا آپ نے مجھے تجارتی کاروبار سے بے نیاز کر دیا ہے پھر انہوں نے مجھ سے ایک حدیث پوچھی تو میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! مجھے معاف فرمائیے۔ سعید کہتے ہیں معلوم ہوتا ہے انہوں نے ایسی حالت میں حدیث بیان کرنا پسند نہیں کیا۔

ھیثم بن عدی کہتے ہیں آپ نے ۱۱۱ھ میں انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۰۷ ۱۲/۴ قَتَادَہ بن دُعَامہ سَدُوسی بَصری (ع)

آپ کی کنیت ابو الخطاب ہے بہت بڑے عالم اور مشہور حافظ حدیث ہیں مادر زاد نابینا تھے۔ قرآن حکیم کے نامی گرامی مفسر ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن سرجس، انس بن مالک، سعید بن مسیّب، معاذہ، ابو الطفیل اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے مسعر، ابن ابی عروبہ، شیبان، شعبہ، معمر، ابان بن یزید، ابو عوانہ اور حماد بن سلمہ کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ معمر کہتے ہیں قتادہ سعید بن مسیب کے پاس آٹھ دن ٹھیرے تیسرے دن ہی سعید کہنے لگے اندھے میاں! اب کسی اور جگہ چلے جاؤ تم نے میرا سارا علم ختم کر لیا ہے قتادہ کا اپنا بیان ہے میں نے کبھی کسی محدث سے نہیں کہا کہ یہ حدیث مجھے دوبارہ سناؤ کیونکہ میرے کان جو کچھ سنتے ہیں اسے میرا دل فوراً یاد کر لیتا ہے ابن سیرین کہتے ہیں قتادہ سب لوگوں سے زیادہ قوی الحفظ ہیں۔ معمر کہتے ہیں میں نے قتادہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے قرآن حکیم میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق میں نے کچھ نہ کچھ نہ سنا ہو۔ امام احمد فرماتے ہیں قتادہ قرآن حکیم کی تفسیر اور علماء کے اختلاف کو جانتے ہیں نیز امام صاحب نے ان کے حافظہ اور تفقہ کی تعریف کی اور کہا علم میں کوئی کم ہی ان سے آگے ہوگا۔

ہمام کہتے ہیں میں نے قتادہ سے سنا ہے فرماتے تھے بیس سال ہوئے ہیں میں نے کبھی رائے اور قیاس سے فتویٰ نہیں دیا سفیان ثوری کہتے تھے قتادہ جیسا بھی کوئی آدمی دنیا میں موجود ہے؟ معمر کہتے ہیں میں نے زہری سے پوچھا آپ کے نزدیک قتادہ بڑے عالم ہیں یا مکحول؟ فرمایا قتادہ بڑے عالم ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں قتادہ اہل بصرہ میں سب سے بڑے حافظ حدیث تھے جو کچھ سنتے تھے یاد کر لیتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت جابر کا صحیفہ سنا تو پہلی ہی بار سارے کا سارا حفظ کر لیا۔ شعبہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں نے قتادہ کو ستر حدیثیں پڑھ کر سنائیں بجز چار کے سب کے متعلق کہا یہ میں نے حضرت انس بن مالک سے سنی ہیں۔

میں کہتا ہوں قتادہ مشہور مدلس ہیں امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں اس نے سعید بن جبیر اور مجاہد سے کچھ نہیں سنا شعبہ کہتے ہیں ابو رافع سے ان کے سماع کا پتہ نہیں چلا، میں کہتا ہوں قتادہ حدیث کے نامور حافظ اور عالم ہونے کے ساتھ ساتھ عربی زبان، عربوں کے جنگی واقعات اور ان کے انساب کے بڑے ماہر تھے۔ ابو عمرو بن علاء کہتے ہیں قتادہ فن نسب سب لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں بکر بن عبداللہ کا بیان ہے جو شخص ہم سے ملنے والے محدثین کا حافظہ ملاحظہ کرنا چاہتا ہے وہ قتادہ کو دیکھے۔ سید الفقہاء حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں عراق سے ہمارے

پاس قتادہ سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں آیا۔

میں کہتا ہوں آپ کا ۱۱۷ھ میں شہر واسط میں طاعون کی بیماری سے انتقال ہوا بعض نے سن وفات ۱۱۸ھ بتایا ہے، ۵۶ سال عمر پائی قتادہ تقدیر کے قائل نہیں تھے۔ ابن شوذب کہتے ہیں یہ اپنے اس عقیدہ کا برملا اعلان کرتے تھے ابن ابی عروبہ اور دستوائی کہتے ہیں قتادہ کہا کرتے تھے بجز معاصی سب امور تقدیر کے ماتحت ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

میں کہتا ہوں اس گمراہ کن اور فاسد عقیدہ کے باوجود کسی نے ان کی حدیث سے حجت پکڑنے میں پس وپیش نہیں کی اللہ تعالیٰ ان سے درگذر فرمائے۔

۱۰۸ — ۱۳/۴ — ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن حارث (ع)

آپ بنو تیم سے تعلق رکھتے ہیں اور مدینہ منورہ میں رہنے والے لائق اعتماد امام ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری، جابر بن عبداللہ، علقمہ بن وقاص اور عیسیٰ بن طلحہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے یحییٰ بن سعید انصاری ہشام بن عروہ، محمد بن عمرو، اوزاعی اور محمد بن اسحاق وغیرہ نے روایت کی ہے۔ آپ لائق اعتماد محدث اور جلیل القدر فقیہ ہیں، مشہور حدیث "الاعمال بالنیۃ" کے راوی ہیں ۱۲۰ھ میں وفات پائی آپ کی احادیث صحاح ستہ کی ساری کتابوں میں مذکور ہیں۔

۱۰۹ — ۱۴/۴ — امام ابو جعفر باقر (ع)

آپ کی کنیت ابو جعفر، نام محمد بن علی اور لقب باقر ہے، سلسلہ نسب یوں ہے ابو جعفر محمد بن علی بن [illegible] الہاشمی۔ آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے چوٹی کے عالم ہیں۔ اپنے والد علی کے علاوہ حضرت جابر [illegible] خدری، ابن عمر، عبداللہ بن جعفر اور چند دیگر اہلِ علم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ، ام سلمہ [illegible] سے بالارسال بھی روایت کرتے ہیں۔ آپ سے آپ کے صاحبزادے جعفر بن محمد کے سوا عمرو بن دینار، اعمش، اوزاعی، ابن جریج، قرہ بن خالد اور بہت سے دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ ۵۶ھ میں پیدا ہوئے۔ سنن نسائی میں آپ کے نانا حضرت حسن سے آپ کی روایت موجود ہے۔ اسی طرح حضرت عائشہ سے بھی آپ کی ایک روایت سنن نسائی میں مذکور ہے آپ اپنے زمانہ میں بنو ہاشم کے سردار تھے۔ اپنے لقب باقر سے مشہور ہیں۔ یہ لقب بقر العلم کے لفظ سے ماخوذ ہے یعنی آپ علم کو چیر کر اس کی تہ اور مخفی باتوں تک پہنچ گئے ہیں۔ کہتے ہیں آپ دن رات میں ایک سو پچاس رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

امام نسائی اور دوسرے محدثین نے آپ کو مدینہ منورہ میں رہنے والے فقہا تابعین میں شمار کیا ہے۔ ابو نعیم اور جماعت کے قول کے مطابق آپ نے ۱۱۴ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ ایک قول ۱۱۸ھ کا بھی ہے۔

fat.com

۱۱۰ ۱۵/۴ امام ثابِت بُنَانِیْ (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے اور بصرہ میں رہنے والے محدثین کے پیشوا ہیں آپ کا قول قابل حجت ہے۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن مغفل، ابن زبیر، انس بن مالک اور دیگر اہل علم سے کسب فیض کیا اور آپ سے شعبہ حماد بن سلمہ، ہمام بن یحیٰ، جعفر بن سلیمان، حماد بن زید اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ علی بن مدینی کہتے ہیں، آپ سے دو سو پچاس حدیثیں مروی ہیں سلیمان بن مغیرۃ کہتے ہیں میں نے دیکھا ہے ثابت بنانی قیمتی لباس اور طیلسان پہنتے اور عمامہ باندھتے تھے۔ بکر بن عبداللہ کہتے ہیں جو اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عابد دیکھنا چاہتا ہے وہ ثابت کو دیکھ لے ہم نے ان سے بڑا عابد کوئی نہیں دیکھا اور جو اپنے زمانہ کا سب سے بڑا حافظ حدیث دیکھنا چاہتا ہے وہ قتادہ کو دیکھے۔

شعبہ فرماتے ہیں ثابت بنانی ہر دن اور رات میں ایک دفعہ قرآن حکیم ختم کر لیتے تھے اور ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ حماد بن زید کہتے ہیں میں نے ثابت کو اس طرح روتے دیکھا ہے کہ آپ کی پسلیاں ادھر سے اُدھر ہوتی دکھائی دیتی تھیں۔ جعفر بن سلیمان کا بیان ہے۔ ثابت بنانی اس قدر روتے کہ آنکھیں ضائع ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا، کسی نے سمجھایا تو بولے اگر آنکھیں نہ روئیں تو ان کا فائدہ کیا ہے؟ بیماری میں علاج نہیں کراتے تھے ۱۲۳ھ میں انتقال فرمایا، بعض نے آپ کی وفات ۱۲۷ھ میں بتائی ہے۔ ۸۰ سال سے کچھ زیادہ عمر پائی۔

۱۱۱ ۱۶/۴ امام عبداللہ بن دِیْنَار (ع)

آپ مدینہ کے رہنے والے نامور فقیہ ہیں آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ عبداللہ بن عمر کے ساتھ نسبت ولاء کی بنا پر عمری کہلاتے ہیں اپنے آقا حضرت عبداللہ بن عمر کے علاوہ انس بن مالک، سلیمان بن یسار اور ابو صالح سمان سے روایت کرتے ہیں آپ سے موسیٰ بن عقبہ، شعبہ، مالک، سفیان ثوری، ورقاء، اسماعیل اور دوسرے لوگوں نے علم حاصل کیا۔ آپ کی احادیث صحاح ستہ کی سب کتابوں میں موجود ہیں۔ آپ ۱۲۷ھ میں فوت ہوئے۔

۱۱۲ ۱۷/۴ امام عبدالرحمٰن بن قاسم (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد اور نام عبدالرحمٰن ہے سلسلہ نسب یوں ہے ابو محمد عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر بن قحافہ القرشی التیمی آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے نامور فقیہ ہیں آپ کا قول حجت مانا جاتا ہے۔ اپنے والد کے علاوہ انہوں نے اسلم مولیٰ عمر اور محمد بن جعفر سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے شعبہ، سفیان، اوزاعی، مالک اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں آپ ثقہ، پرہیزگار اور جلیل القدر امام تھے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں آپ اپنے زمانہ کے سب لوگوں سے افضل تھے جعفر صادق کے ماموں ہیں، حضرت عائشہ کی زندگی میں پیدا ہوئے ۱۲۶ھ میں آپ کا انتقال حوران

میں ہوا جب آپ کو وہاں ولید بن یزید نے کوئی فتویٰ پوچھنے کے لئے بلایا تھا۔

۱۱۳ ۱۸/۴ ابو الزبیر محمد بن مُسلم بن تدرُس (ع)

آپ مکہ معظمہ کے رہنے والے بہت بیان کرنے والے حافظ حدیث ہیں۔ مشہور صحابی حکیم بن حزام قرشی کے مولیٰ ہیں حضرت عبداللہ بن عباس، ابن عمر، جابر۔ ابوالطفیل، سعید بن جبیر، حضرت عائشہ اور چند دیگر صحابہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے ایوب، سفیان، شعبہ، حماد بن سلمہ، لیث اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں، سب سے آخر میں سفیان بن عیینہ نے ان سے استفادہ کیا۔

یعلیٰ بن عطاء کہتے ہیں ہمیں ابوالزبیر نے علم حدیث پڑھایا یہ عقل میں سب لوگوں سے زیادہ کامل اور حدیث میں سب سے زیادہ حافظ تھے۔ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں ہم حضرت جابر سے حدیث پڑھ کر پھر تکرار کرتے۔ تو ابوالزبیر ہم سب سے زیادہ یاد رکھنے والے ثابت ہوتے۔ امام الجرح التعدیل امام یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے آپ کی توثیق کی ہے۔ لیکن ابوزرعہ اور ابوحاتم کہتے ہیں یہ قابل حجت نہیں ہیں۔ ایوب کہتے ہیں ہم سے ابوالزبیر نے حدیث بیان کی اور ابوالزبیر نے اور ابوالزبیر نے ہی بیان کی ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اس سے ایوب کی غرض ان کی تضعیف کرنا ہے بہت سے محدثین کہتے ہیں یہ مدلس ہیں لیکن جب سماع کی تصریح کریں تو قابل حجت ہیں امام بخاری نے دوسرے راوی سے ملا کر ان کی حدیث اپنی صحیح میں ذکر کی ہے حضرت عائشہ سے ان کی حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے۔ لیکن میرے خیال میں ان کی حضرت عائشہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

فلاں وغیرہ کہتے ہیں انہوں نے ۱۲۸ھ میں وفات پائی۔

۱۱۴ ۱۹/۴ امام محمد بن مُنکدِر قرشی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ، نام محمد اور لقب شیخ الاسلام ہے مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں اور قریش کے قبیلہ بنو تیم کی طرف منسوب ہیں، آپ ابوبکر اور عمر پسران منکدر کے بھائی ہیں، حضرت ابوہریرہ، ابن عباس، جابر، انس، سعید بن مسیّب اور ان کے سوا اہل علم کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ اور آپ سے آپ کے صاحبزادے منکدر، شعبہ، معمر، روح بن قاسم، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، مالک اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں آپ صدق وصفا کی کان ہیں، صلحاء کی آپ کے پاس بھیڑ لگی رہتی تھی حمیدی کہتے ہیں ابن منکدر ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں انہیں حضرت عائشہ سے سماع حاصل ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں آپ سید القراء ہیں میں کہتا ہوں آپ کی ثقاہت اور علم و عمل میں آپ کے تقدم پر تمام محدثین کا اجماع ہے آپ کا تعلق عطاء بن ابی رباح کے طبقہ سے ہے لیکن ان کی موت تاخیر سے واقع ہوئی ہے کہتے ہیں ایک رات

Marfat.c

تہجد پڑھتے وقت آپ بے حد روئے آپ کے بھائیوں نے سبب پوچھا تو فرمایا یہ آیت پڑھ کر مجھ پر خوف طاری ہو گیا تھا "وبدالھم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون" (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے وہ وہ گناہ ظاہر کئے جائیں گے جوان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوں گے ، نزع کے وقت بھی اُن پر بہت گھبراہٹ طاری ہوئی تھی کہتے تھے ، میں اس آیت سے ڈرتا ہوں ، مجھے اندیشہ ہے اللہ تعالیٰ میری کوئی ایسی لغزش نہ ظاہر کر دے جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں ہے ۔ ابن عیینہ فرماتے ہیں آپ کا کوئی ہمسایہ بیماری میں مبتلا تھا جب وہ تکلیف کی وجہ سے اونچی آواز سے چلاتا تو آپ بلند آواز سے صحت و عافیت کا شکر ادا کرتے ۔

خود فرماتے ہیں میں نے اپنے نفس سے چالیس سال لڑائی لڑی ہے تب کہیں جاکر طبیعت درست ہوئی ہے ۔
امام مالک فرماتے ہیں محمد بن منکدر سید القراء ہیں جب کوئی سائل ان سے کسی حدیث کے متعلق سوال کرتا تو ان پر اتنی رقت طاری ہوتی کہ تقریباً رو ہی پڑتے ۔ واقدی کہتے ہیں انہوں نے ۱۳۰ھ میں وفات پائی ۔

۱۱۵ $\frac{۲۰}{۴}$ امام یحییٰ بن ابی کثیر (ع)

آپ کی کنیت ابو نصر ہے قبیلہ طے کی طرف نسبتِ ولاء کی وجہ سے طائی کہلاتے ہیں ، یمامہ کے رہنے والے چوٹی کے عالم ہیں ، ابو امامہ باہلی سے آپ کی روایت صحیح مسلم میں موجود ہے اور انس بن مالک سے آپ کی حدیث سنن نسائی میں ہے لیکن یہ مرسل ہے ۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمان ، ابو قلابہ ، عمران بن حطان ، بلال بن ابی میمونہ اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے آپ کے صاحبزادے عبداللہ ، عکرمہ بن عمار ، معمر ، ہشام دستوائی ، اوزاعی ، ہمام بن یحییٰ ، ابان بن یزید ، ایوب بن عتبہ اور بہت سے دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں ۔
شعبہ کہتے ہیں یہ زہری سے زیادہ اچھی حدیث بیان کرتے ہیں امام احمد فرماتے ہیں جب یحییٰ اور زہری کے درمیان اختلاف ہو جائے تو یحییٰ کی بات کا اعتبار ہوتا ہے ۔ ابو حاتم کہتے ہیں قابلِ اعتماد امام ہیں اور قابل اعتماد راوی سے ہی حدیث لیتے ہیں ۔ ایوب سختیانی کہتے ہیں اب زمین پر یحییٰ جیسا کوئی آدمی باقی نہیں رہا ۔
کہتے ہیں بنو امیہ کی تنقیص کرنے کے باعث مصائب میں مبتلا ہوئے انہیں زدوکوب کیا گیا اور داڑھی بھی مونڈی گئی ۔ ایک جماعت کہتی ہے انہوں نے ۱۲۹ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا ۔

آپ کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ کی یہ حدیث منقول ہے ۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ آدم اور موسیٰ علیہما السلام کے درمیان جھگڑا ہو گیا ، حضرت موسیٰ نے کہا آپ وہی آدم ہیں جس نے لوگوں کو جنت سے نکالا اور بدبختی اور شقاوت کے عمیق غار میں دھکیل دیا ۔ آدم علیہ السلام نے جواب میں کہا تم وہ موسیٰ ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے رسالت اور اپنی ہم کلامی کے ساتھ نوازا تم مجھے ایسے فعل پر ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے میری پیدائش سے ۴۰ سال پہلے مقدر کر دیا تھا ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس جھگڑے میں آدم علیہ السلام موسیٰ پر غالب آئے ۔

t.com

۱۱۶ ‏ ۲۱/۴ ‏ امام کبیر یزید بن ابی حبیب مصری (ع)

آپ کی کنیت ابو رجاء ہے۔ بنو ازد کا مولی ہونے کی وجہ سے ازدی کہلاتے ہیں، مصر کے رہنے والے نامور فقیہ ہیں۔ عبداللہ بن حارث زبیدی، ابو الطفیل، سعید بن ابی ہند، عراک بن مالک اور دوسرے بہت سے کبار تابعین سے علمی فیوض حاصل کئے ان سے سعید بن ابی ایوب، حیوۃ بن شریح، یحییٰ بن ایوب، محمد بن اسحاق، لیث اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ سعید بن یونس کہتے ہیں، آپ اہل مصر کے مفتی تھے حلیم الطبع اور عقلمند تھے پہلے پہل آپ نے مصر میں حلال وحرام اور دیگر ضروری احکام و مسائل کی تعلیم دی ان سے قبل صرف ترغیب، ترہیب ملاحم اور فتن کی احادیث پڑھانے پہ اکتفاء کی جاتی تھی، امام لیث بن سعد فرماتے ہیں، یزید ہمارے عالم اور ہمارے سردار ہیں آپ کی بیعت امیر المؤمنین حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں بتائی جاتی ہے۔ کہتے ہیں یزید ان تین علماء میں سے ایک ہیں جن کو امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیزؒ نے مصر میں منصب افتاء پر مقرر کیا تھا۔ ابن لہیعہ کہتے ہیں آپ ملک حبشہ سے تعلق رکھنے والے سیاہ فام تھے ۵۳ھ میں پیدا ہوئے۔ میں نے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے والد دمقلہ شہر کے رہنے والے تھے لیکن میں نے مصر میں پرورش پائی ہے۔ اہل مصر شیعہ تھے میں نے ان کو عثمانی (حضرت عثمان کو حضرت علی پر فضیلت دینے والے) بنا دیا ہے۔

امام لیث فرماتے ہیں ابن ابی جعفر اور یزید بن ابی حبیب علم حدیث میں ہمارے استاذ ہیں یہ دونوں ہمارے ملک کے جوہر ہیں جب کسی خلیفہ کی بیعت کا موقعہ آتا تو سب سے پہلے ان دونوں سے بیعت لی جاتی تھی۔ ابن لہیعہ کہتے ہیں یزید کوئلے کی طرح سیاہ تھے۔ ابن وہب فرماتے ہیں عمرو بن حارث سے پوچھا گیا یزید اور عبیداللہ بن ابی جعفر سے افضل کون ہے؟ بولے اگر ان دونوں کو ترازو کے دونوں پلڑوں میں رکھا جائے تو ان میں سے کوئی دوسرے پر بھاری نہیں ہوگا۔ ابن لہیعہ کہتے ہیں ایک دفعہ یزید بیمار ہوئے تو گورنر مصر حوثرہ بن سہیل عیادت کے لئے آیا اور کہنے لگا، اے ابو رجاء! کپڑے میں مچھر کا خون لگا ہو تو نماز کا کیا حکم ہے؟ آپ نے دیوار کی طرف منہ کر لیا اور اس سے گفتگو کرنا گوارا نہ کیا وہ اٹھ کر جانے لگا تو یزید نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا ہر روز مخلوق خدا کو قتل کرتے ہو اور مجھ سے مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتے ہو؟ امام لیث یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ابن جزء سے سنا کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں سے کوئی شخص قبلہ رخ ہو کر پیشاب نہ کرے۔

یزید فرمایا کرتے تھے میں کسی بھائی کو اپنے اوپر دو دفعہ ناراض ہونے کا موقعہ نہیں دیتا یعنی جسے وہ ناپسند کرتا ہے میں وہ چیز چھوڑ دیتا ہوں۔ سعید بن عفیر راوی کہتے ہیں ایک دفعہ ابان بن عبداللہ نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرے پاس آئیے میں آپ سے علمی مسئلہ حل کرنا چاہتا ہوں اس پر آپ نے کہلا بھیجا کہ تم خود میرے پاس آؤ تمہارا آنا تمہارے لئے زینت کا باعث ہے اور میرا آنا تمہارے لئے ملامت اور عیب کی چیز ہے۔ ضمام بن اسماعیل کہتے

fat.com

ہیں جب یزید کے پاس حل طلب مسائل زیادہ آنے لگے تو انہوں نے گھر سے نکلنا بند کر دیا میں کہتا ہوں آپ حجت اور حافظِ حدیث تھے ۱۳۱ھ میں وفات پائی۔

۱۱۷ امام ایوب سختیانیؒ ۲۲/۴ (ع)

آپ کی کنیت ابو بکر، ایوب نام اور آپ کے والد کا اسم گرامی ابو تمیمہ کیسان ہے سلسلہ نسب یوں ہے ابو بکر ایوب بن ابی تمیمہ کیسان السختیانی آپ بصرہ کے رہنے والے نامور محدث اور چوٹی کے عالم ہیں۔ آپ آزاد شدہ غلام ہیں، حضرت عمرو بن سلمہ جرمی، ابو العالیہ ریاحی، سعید بن جبیر، ابو قلابہ، عبداللہ بن شقیق، ابن سیرین اور دوسرے بہت سے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے شعبہ، معمر، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، معتمر بن سلیمان، ابن علیہ اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

امام علی بن مدینی فرماتے ہیں آپ آٹھ سو احادیث روایت کرتے ہیں شعبہ کہتے ہیں ایوب علماء کے سردار ہیں ابن عیینہ کہتے ہیں میں نے ان جیسے کسی عالم سے ملاقات نہیں کی۔ حماد بن زید کہتے ہیں میں جن علماء کی مجلس درس میں حاضر ہوا ہوں ایوب ان سب سے افضل ہیں اور ان سب سے زیادہ متبع سنت ہیں حسن بصری کا بیان ہے ایوب بصرہ کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ ابن عون کہتے ہیں جب امام محمد بن سیرین کا انتقال ہوا تو ہم سوچنے لگے اب ان کا جانشین کون ہوگا؟ پھر ہم نے کہا ایوب ہی ان کی جانشینی کے اہل ہیں۔

ابن سعد کہتے ہیں ایوب ثقہ، حدیث میں پختہ کار، جامع الصفات، کثیر العلم، عادل اور حجت ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں آپ جیسے لائق فائق عالم کے متعلق پوچھنے کی حاجت نہیں ہے۔ اشعث کہتے ہیں آپ علماء کے نقاد ہیں ہشام بن عروہ کا بیان ہے میں نے بصرہ میں ایوب کا ہم پلہ کوئی عالم نہیں دیکھا۔ امام مالک فرماتے ہیں ہم ایوب کی مجلس میں حاضر ہوتے اور ان کے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا تذکرہ کرتے تو وہ اس قدر روتے کہ ہم ان پر ترس کھانے لگتے۔ ہشام بن حسان کہتے ہیں ایوب نے ۴۰ حج کئے تھے۔ وہیب کہتے ہیں میں نے ایوب سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے جب صلحاء کا تذکرہ ہوتا ہے تو میں اُن سے دور ہی ہوتا ہوں۔

حماد بن زید کہتے ہیں ایوب اور یزید بن ولید کے درمیان دوستانہ مراسم تھے جب یزید خلیفہ بنا تو ایوب دعا کرنے لگے الٰہی! اب اس کو میری یاد بھلا دے۔ فرمایا کرتے تھے۔ انسان کو خدا سے ڈرنا چاہیئے۔ اگر وہ زہد اختیار کرے تو اسے اپنے زہد کو لوگوں کے لئے عذاب نہیں بنانا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ ایوب اپنے زہد کو مخفی رکھتے تھے۔ سلام کہتے ہیں ایوب ساری رات قیام اللیل میں مصروف رہتے تھے مگر اس کو کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ صبح ہوتی تو بلند آواز سے بولتے جیسے وہ ابھی بیدار ہوئے ہیں۔

رائے اور قیاس سے نفرت حماد بن زید بیان کرتے ہیں کسی نے ایوب سے کہا اب رائے اور قیاس سے کام کیوں نہیں لیتے؟ فرمایا یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسا کسی نے گدھے سے پوچھا تم جگالی کیوں نہیں کرتے؟ بولا میں باطل

t.com

اور بے کار چیز کو چبانا پسند نہیں کرتا۔ یہی حماد کہتے ہیں۔ میں نے ایوب سے بڑھ کر لوگوں کے سامنے تبسم کرنیوالا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

آپ کی کرامت | شمائل زہاد میں ہے ابوالربیع کہتے ہیں میں نے ابو معمر کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دفعہ مکہ معظمہ کے راستہ میں پیاس نے لوگوں کو سخت پریشان کیا اور پانی کا کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا ایوب نے فرمایا اگر تم اس واقعہ کو سیغہ راز میں رکھنے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں پانی پلانے کی تدبیر کرتا ہوں۔ سب نے بیک زبان وعدہ کیا تب آپ نے ایک دائرہ کھینچا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں پانی کا ایک چشمہ اُبلنے لگا۔ جس سے لوگوں نے خود بھی پانی پیا اور اپنے اونٹوں کو بھی پلایا۔ جب سب فارغ ہو چکے تو آپ نے پانی میں اپنا ہاتھ ہلایا اور وہ جگہ پہلے کی طرح خشک ہو گئی۔ ابوالربیع کہتے ہیں جب میں بصرہ میں واپس آیا تو میں نے حماد بن زید کو یہ واقعہ سنایا وہ بولے مجھے عبدالواحد بن زیاد نے بتایا ہے کہ جس سفر میں یہ حادثہ پیش آیا اس سفر میں میں ایوب کے ساتھ تھا۔ نضر بن کثیر سعدی کہتے ہیں مجھے عبدالواحد بن زید نے بتایا ہے کہ ایوب کے ساتھ ایک سفر میں پیاس نے مجھے بے ندنڈھال کر دیا۔ ایوب نے فرمایا اگر تم راز میں رکھو تو میں ایک تدبیر کرتا ہوں میں نے اس راز کو نہ ظاہر کرنے کا وعدہ کیا تو آپ نے اپنا پاؤں ایک پتھر پر مارا، پانی کا چشمہ اُبلنے لگا۔ میں نے اس سے جی بھر کر پانی پیا اور ساتھ لے جانے کے لئے مشکیزہ میں بھی بھر لیا۔ ایوب نے طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو کر ۱۳۱ھ میں انتقال کیا وفات کے وقت ان کی عمر ۶۳ سال تھی۔

۱۱۸ امام زید بن اسلم المدنی ۲۳/۴ (ع)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے حضرت عمر سے تعلق ولاء کی بناء پر عمری کہلاتے ہیں آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے نامور فقیہ ہیں، اپنے آقا حضرت عبداللہ بن عمر، سلمہ بن اکوع، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عطاء بن یسار، علی بن حسین اور چند دیگر اہل علم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام مالک، ہشام بن سعد، دونوں سفیان، عبدالعزیز دراوردی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

علم پڑھانے کے لئے آپ کا حلقہ درس مسجد نبوی میں قائم تھا۔ ابوحازم اعرج کہتے ہیں ایک دفعہ ہم فقیہ زید بن اسلم کی مجلس درس میں جمع تھے ہم سب میں چھوٹی سے چھوٹی خصلت یہ تھی کہ باہم مواسات سے کام لیتے تھے اور ایک دوسرے پر اپنا مال خرچ کرنے میں دریغ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم کسی حدیث میں بے فائدہ بحث و تکرار کرتے تھے ابوحازم کہا کرتے تھے "اللہ تعالیٰ مجھے زید بن اسلم کی موت کا دن نہ دکھائے میرے دین اور میری جان کے حق میں ان سے زیادہ پسندیدہ آدمی کوئی نہیں رہا ہے جب ابوحازم کو زید کی موت کی خبر ملی تو وہ اپنا دماغی توازن کھو بیٹھے اس لئے ان کے جنازہ میں حاضر نہ ہو سکے۔

امام بخاری فرماتے ہیں علی بن حسین اکثر زید بن اسلم کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے تھے کسی نے اس معاملہ میں ان

پر اعتراض کیا تو بولے آدمی اسی کے پاس بیٹھتا ہے جس کے پاس بیٹھنے سے دین میں نفع ہو۔
میں کہتا ہوں زید فن تفسیر کے ماہر تھے جسے ان سے ان کے صاحبزادے عبدالرحمان روایت کرتے ہیں نیکوکار علماء میں شمار ہوتے تھے۔ ابن عجلان کہتے ہیں، میں جس قدر زید بن اسلم سے ڈرتا ہوں کسی سے نہیں ڈرتا۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں زید کا حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت جابر سے سماع ثابت نہیں ہے۔ ۱۳۶ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۱۱۹ $\frac{۲۴}{۴}$ ابو حازِم سلمہ بن دِینار مخزُومی (ع)

آپ قریش کے مشہور قبیلہ بنو مخزوم سے تعلقِ ولار کی بنار پر مخزومی کہلاتے ہیں، مدینہ منورہ کے رہنے والے نامور قصہ گو اور واعظ ہیں، پاؤں سے لنگڑے اور بدن کے کبڑے تھے، کھجور کا کاروبار کرتے تھے، عالم المدینہ یا شیخ المدینہ کے لقب سے ملقب تھے۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی، سعید بن مسیّب، نعمان بن ابی عیاش، ابوصالح سمان اور چند دیگر اہلِ علم سے حدیث کا سماع کیا اور آپ سے امام مالک، دونوں سفیان، دونوں حماد، ابوضمرہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں ان کے زمانہ میں ان جیسا کوئی عالم نہیں تھا، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کہتے ہیں میں نے کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس کے منہ سے ابوحازم کی نسبت حکمت کی زیادہ باتیں نکلتی ہوں یعقوب بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں ابوحازم کہا کرتے تھے جس عمل کی سزا سے بچنے کے لئے تم موت کو ناپسند کرتے ہو اسے چھوڑ دو پھر جب بھی تم مرو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا، نیز فرمایا جو بندہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق درست کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوسرے بندوں کے درمیان باہمی تعلقات کو درست کر دیتا ہے اور جو شخص اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان باہمی تعلق بگاڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوسرے بندوں کے درمیان تعلقات بگاڑ دیتا ہے اس لئے بہت سے بندوں کو خوش کرنے کی نسبت ایک ذات کو خوش کر لینا زیادہ آسان ہے۔
ایک دفعہ خلیفہ ہشام بن عبدالملک نے امام ابوحازم سے پوچھا انسان حکومت کی ذمہ داریوں سے کس طرح نجات پا سکتا ہے؟ بولے یہ بہت آسان کام ہے بس حلال طریقہ کے بغیر کوئی چیز نہ لو اور ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھو۔ ہشام بولا یہ بالکل درست ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خواہشات نفسانیہ سے بچا لیا اس کے لئے واقعی آسان ہے۔
آپ فقیہانہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کے مناقب بے شمار ہیں، لائق اعتماد فقیہ، پختہ کار محدث اور جلیل القدر عالم تھے آپ فارسی ہیں اور آپ کی والدہ رومی تھیں مؤرخین نے آپ کی تاریخ وفات ۱۴۰ھ بتائی ہے۔

۱۲۰ $\frac{۲۵}{۴}$ امام صفوان بن سُلَیم زُہری (ع)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے بعض کہتے ہیں آپ کی کنیت ابوالحارث ہے۔ بنو زہرہ کا مولیٰ ہونے کی وجہ سے زہری کہلاتے ہیں۔ آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے ممتاز فقیہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر، جابر بن عبداللہ،

t.com

انس، سعید بن مسیّب، اپنے آقا حمید بن عبدالرحمان اور متعدد دوسرے اہل علم سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے ابن جریج، مالک، دونوں سفیان، ابراہیم بن سعد، ابوضمرہ اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ ثقہ، حجت اور ہدایت کے نشان تھے۔ ابوضمرہ کہتے ہیں، میں نے انہیں اتنا سرگرم عمل دیکھا ہے کہ اگر کہا جائے کل قیامت ہے تو ان سے اس سے زیادہ عمل متصور نہیں ہو سکتا۔ امام احمد فرماتے ہیں آپ ثقہ اور اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں میں سے ہیں جن کے ذکر سے بارش ہونے لگتی ہے۔ ابن عیینہ فرماتے ہیں صفوان نے قسم کھا رکھی تھی کہ وہ تا زندگی اپنا پہلو زمین پر نہیں لگائیں گے۔ چنانچہ تیس سال اسی حالت میں گذارے حتیٰ کہ بیٹھنے کی حالت میں ان کی موت واقع ہوئی کہتے ہیں کثرت سجود کی وجہ سے ان کی پیشانی زخمی ہوئی تھی۔ امام مالک فرماتے ہیں سردی اور گرمی کی شدت سے بیدار رہنے کے لئے صفوان سردیوں میں چھت پہ اور گرمیوں میں مکان کے اندر نماز پڑھتے تھے اور قیام کرتے کرتے ان کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے۔ حتیٰ کہ بے بس ہو کر گر پڑتے ۱۳۲ھ میں آپ کی وفات پر سب کا اتفاق ہے

۱۲۱ ۲۶/۴ فقیہ مدینہ امام ابوزناد مدنی (ع)

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن اور نام عبداللہ بن ذکوان ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت انس بن مالک، ابوامامۃ اسعد بن سہل بن حنیف، عبداللہ بن جعفر اور سعید بن مسیّب سے حدیث کا سماع کیا۔ شعروشاعری میں عبدالرحمٰن اعرج سے بہت شعر نقل کرتے تھے۔ ان سے امام مالک، شعیب بن ابی حمزہ، لیث، دونوں سفیان، ان کے صاحبزادے عبدالرحمان اور دوسرے بہت لوگوں نے علم حاصل کیا۔

لیث بن سعد کہتے ہیں، میں نے فقہ، شعر اور دوسرے علوم وفنون سیکھنے کے لیے تین سو تابعین کو ان کے پیچھے پیچھے پھرتے دیکھا ہے پھر جلد ہی یہ تنہا رہ گئے اور وہ سارے تلامذہ امام ربیعۃ الرائی کے ساتھ ہو گئے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں میں نے ربیعہ اور ابوالزناد دونوں کو دیکھا ہے دونوں میں سے ابوالزناد زیادہ فقیہ تھے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ربیعہ سے زیادہ عالم تھے۔ سفیان ثوری ابوالزناد کو امیر المومنین فی الحدیث کہا کرتے تھے۔ مصعب زبیری کہتے ہیں آپ مدینہ منورہ کے نامور فقیہ ہیں۔ حساب و کتاب خوب جانتے تھے ایک دفعہ انہوں نے مدینہ منورہ کے دفتر کا پورا حساب خلیفہ ہشام کے سامنے پیش کیا تھا۔ ربیعہ سے انہیں دشمنی تھی ابراہیم بن منذر کہتے ہیں ربیعہ کو کوڑے لگنے کا یہی سبب تھے لیکن بعد میں جب کسی حاکم نے ابوالزناد کو مکان میں ڈال کر اینٹوں سے دروازہ بند کرا دیا تو ربیعہ نے ہی سفارش کر کے انہیں رہائی دلائی تھی۔

میں کہتا ہوں محدثین کی ایک جماعت نے ان کی توثیق کی ہے ۱۳۱ھ میں انتقال فرمایا ۱۳۰ھ کا بھی ایک قول ہے مجھے ان کی بہت سی عالی اسناد احادیث حاصل ہوئی ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۲۲ ۲۷/۴ علاء بن عبدالرحمان (م ۴)

حرقہ قبیلہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ نامور حافظ حدیث ہیں۔ مقنع میں ان کا تذکرہ موجود ہے۔

۱۲۳ ۲۸/۴ امام عبدالملک بن عُمَیر لَخمی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابوعمرو ہے۔ بنو لخم کی طرف منسوب ہیں۔ حضرت جابر بن سمرہ، جندب بن عبداللہ، عدی بن حاتم، ابن زبیر، ربعی بن حراش اور دوسرے لوگوں سے علم حاصل کیا۔ ان سے زائدہ، دونوں سفیان، اسرائیل، عبیدہ بن حمید، زیاد بکائی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام شعبی کے بعد کوفہ کے منصب قضاء پر فائز ہوئے۔ چوٹی کے علماء میں شمار ہوتے ہیں۔

امام نسائی اور دوسرے محدثین کہتے ہیں، ان کے ساتھ کوئی حرج نہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم نے ان سے حجت پکڑی ہے۔ لیکن ابوحاتم کہتے ہیں یہ حافظِ حدیث نہیں ہیں۔ امام یحیٰی بن معین فرماتے ہیں ان کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ میں کہتا ہوں ان کا حافظہ نہیں بگڑا تھا البتہ بڑھاپے کی وجہ سے کچھ تغیر آگیا تھا۔ علم حدیث میں ان کی غلطیوں کی وجہ سے امام احمد نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ سو سال سے زیادہ عمر پائی ان کے ذی الحج ۱۳۶ھ میں انتقال کرنے میں کوئی اختلاف نہیں۔ مجھے ان کی عالی احادیث حاصل ہوئی ہیں۔

۱۲۴ ۲۹/۴ سعد بن ابراہیم الزُہری (ع)

اس محدث کا ترجمہ تہذیب التہذیب میں ملاحظہ فرمائیے۔ (ناشر)

۱۲۵ ۳۰/۴ امام عُبَیداللہ بن ابی جعفر لَیثی (ع)

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ بنولیث کا مولیٰ ہونے کی وجہ سے لیثی کہلاتے ہیں۔ آپ کے والد مغرب کے رہنے والے تھے آپ مصر کے ممتاز فقیہ اور محدثین کے پیشوا ہیں۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمان، اعرج، حمزہ بن عبداللہ بن عمر، عطاء بن ابی رباح اور ایک جماعت سے کسبِ فیض کیا۔ ابن یونس کہتے ہیں آپ عابد زاہد عالم تھے ۶۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ابوحاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں اور یزید بن ابی حبیب کے تلمیذِ خاص ہیں۔

میں کہتا ہوں حیوہ بن شریح، عمرو بن حارث، سعید بن ابی ایوب، لیث، ابن لہیعہ اور دوسرے لوگوں نے آپ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ ابن سعد کہتے ہیں اپنے زمانہ کے انتہائی قابلِ اعتماد محدث تھے کہا کرتے تھے جو شخص بات کرے اور اپنی بات پر خوش ہونے لگے تو اس کو خاموش ہوجانا چاہیئے اور اگر خاموش ہے اور خاموشی اسے تعجب میں ڈالتی ہے تو اس سے بات کرنی چاہیئے۔ سلیمان بن ابوداؤد کہتے ہیں میری آنکھ نے بجز عبیداللہ بن ابی جعفر کوئی کامل زاہد عالم نہیں دیکھا۔ آپ نے ۱۳۲ھ میں اور ایک قول کے مطابق ۱۳۵ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۱۲۶ $\frac{۳۱}{۴}$ یزید بن الہاد (ع)

آپ نامور حافظِ حدیث ہیں۔ ممتع میں آپ کا تذکرہ موجود ہے۔

۱۲۷ $\frac{۳۲}{۴}$ عوف اَعرابی (ع)

ان کا بھی یہی حال ہے یعنی مشہور محدث ہیں اور ان کا تذکرہ بھی ممتع میں موجود ہے۔

۱۲۸ $\frac{۳۳}{۴}$ سُہَیل بن ابی صالح (م۴)

آپ کا شمار بھی حفاظِ حدیث میں ہوتا ہے۔

۱۲۹ $\frac{۳۴}{۴}$ اشعث حُمرانی (ع)

ان کا بھی یہی حال ہے یعنی مشہور حافظ حدیث ہیں (اور مذکورہ بالا تینوں محدثین کا تفصیلی تذکرہ بھی
تہذیب التہذیب میں ملاحظہ فرمائیں۔ ناشر)

۱۳۰ $\frac{۳۵}{۴}$ شیخ الاسلام یحییٰ بن سعید انصاری (ع)

آپ کی کنیت ابو سعید ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں اور انصار کے قبیلہ بنو نجار سے تعلق رکھتے
ہیں۔ آپ مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ پھر خلیفہ منصور کی خلافت میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کے عہدہ
پر فائز ہوئے۔ حضرت انس بن مالک، سائب بن یزید، ابو امامہ بن سہل، سعید بن مسیّب، قاسم بن محمد اور دوسرے
لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے شعبہ، مالک، دونوں سفیان، دونوں حماد، عبد اللہ بن مبارک، یحییٰ بن
سعید قطان اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام ایوب سختیانی کہتے ہیں جب میں واپس آیا تو میں نے مدینہ منورہ میں یحییٰ بن سعید سے بڑا فقیہ کوئی نہیں
دیکھا۔ یحییٰ قطان کہتے ہیں علم و فضل میں یحییٰ زہری سے آگے ہیں۔ زہری کی روایات میں اختلاف ہوتا ہے لیکن
ان کی احادیث اس سے پاک ہوتی ہیں۔ ثوری کہتے ہیں یحییٰ حفاظ حدیث میں شمار ہوتے ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں
وہ زہری کے ہم پلہ ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں ان سے تقریباً تین سو احادیث مروی ہیں۔ عجلی کہتے ہیں ثقہ ہیں
صالح آدمی اور نامور فقیہ ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں آپ کی کنیت ابو نصر ہے۔

سلیمان بن بلال کہتے ہیں ایک دفعہ امام یحییٰ کی حالت بہت پتلی ہو گئی، سخت تنگ دستی کا شکار ہو گئے
قرض نے پریشان کر دیا۔ اسی عرصہ میں عہدہ قضا کی پیش کش پر مشتمل خلیفہ منصور کا مکتوب موصول ہوا۔ اور آپ

اہل و عیال کا انتظام میرے سپرد کر کے عراق جانے کے لئے تیار ہو گئے رخصت ہوتے وقت فرمانے لگے۔ میں مدینہ سے جا رہا ہوں اور اپنے علم میں کسی طرح کی کمی محسوس نہیں کرتا لیکن جب عراق پہنچے تو میری طرف ایک مکتوب لکھا جس میں تحریر تھا کہ مجلس عدالت میں پہلے ہی دن پہلے دو شخصوں نے میرے سامنے ایک ایسا مقدمہ رکھا ہے جس کے متعلق میں کچھ بھی نہیں جانتا میرا یہ خط دیکھتے ہی ربیعۃ الرائی سے پوچھو وہ جو جواب دیں میری طرف فوراً لکھ بھیجو اور خبردار اس کا کسی کے پاس ذکر نہ کرنا۔

یہی سلیمان کہتے ہیں جب آپ عراق کے سفر پہ روانہ ہوئے تو میں بھی وداع کرنے کے لئے باہر نکلا۔ آگے سے ایک جنازہ آتا ہوا ملا یہ دیکھ کر میرا رنگ اڑ گیا، بولے اے محمد! تمہارا رنگ کیوں بدل گیا ہے؟ میں نے کہا اگر نحوست ہے تو وہ بھی تیری ہی طرف سے ہے فرمایا اگر سچ مچ تم نے اسے نحوست سمجھا ہے تو یقین جانو میرا معاملہ ترقی کرے گا۔ چنانچہ یہی ہوا ابھی دو مہینے بھی نہیں گزرے تھے کہ آپ کی حالت بہتر ہو گئی اور آپ کا سارا قرض ادا ہو گیا۔

ابن عون کہتے ہیں یحییٰ بن سعید فرماتے تھے میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو ایک واعظ کے ہاں دیکھا رفع یدین کرتے وقت کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے۔ حماد بن زید کہتے ہیں ایک دفعہ یحییٰ بن سعید نے اپنا نسب نامہ اس طرح بیان کیا۔ میں یحیی بن سعید بن قیس بن عمرو بن سہل ہوں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں یحییٰ بن سعید علماء میں سب سے زیادہ محقق ہیں۔ سفیان کہتے ہیں میں نے حفاظ حدیث میں سے تین ہی کامل حافظوں سے ملاقات کی ہے اور وہ یہ ہیں اسماعیل بن ابی خالد، عبدالملک بن ابی سلیمان اور یحییٰ بن سعید انصاری۔ ایک موقعہ پہ ہشام بن عروہ نے فرمایا یہ حدیث میں نے اپنے والد سے تو نہیں سنی۔ لیکن ان کی طرف سے ایک عادل، پسندیدہ اور امانتدار انسان یحییٰ بن سعید نے بیان کی ہے۔ وہب کہتے ہیں میں مدینہ منورہ میں آیا تو وہاں جن علماء سے ملاقات ہوئی اگر ان میں کچھ اچھی باتیں تھیں تو کچھ بری باتیں بھی موجود تھیں مگر یحییٰ بن سعید اور امام مالک میں خوبیاں ہی خوبیاں دیکھنے میں آئیں۔

توہین عدالت کی سزا ابو عیسیٰ اور دوسرے لوگ بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ کچھ لوگوں کا مسیب بن زہیر کے ساتھ کوئی جھگڑا تھا، انہوں نے امام یحییٰ بن سعید انصاری قاضی منصور کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ انہوں نے مسیب بن زہیر کی طرف عدالت میں حاضر ہونے کا پروانہ لکھا اور ایک پیادہ کو دے کر بھیج دیا۔ مسیب نے یہ پروانہ پڑھ کر پیادہ کو برا بھلا کہا اور عدالت میں حاضر ہونے سے انکار کر دیا، قاضی صاحب کو پتہ چلا تو غصہ سے تلملا کر اٹھے اور مسیب کے گھر کی طرف چل پڑے۔ اتفاقاً وہ سوار ہو کر کہیں جا رہا تھا اس کے آگے آگے دو سو چوبدار چل رہے تھے قاضی یحییٰ کو دیکھ کر چوبدار پیچھے ہٹ گئے قاضی صاحب آگے بڑھے اور مسیب کے تلوار کے پرتلے سے پکڑ کر زمین پہ دے پٹخا اس کے سینہ پہ چڑھ گئے۔ اور تلوار کی حمائل کے ساتھ اس کا گلا گھونٹ دیا۔ حاضرین میں سے کسی کو چھڑانے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ خود خلیفہ منصور نے بڑی مشکل سے حمائل ان کے ہاتھ سے چھینی اور مسیب کو رہائی دلائی۔

جریر بن عبدالحمید کہتے ہیں میں نے کوئی شیخ یحییٰ بن سعید سے بڑھ کر شریف الطبع نہیں دیکھا، حماد بن

زید کہتے ہیں، یحییٰ بن سعید اپنی مجلس عدالت میں اکثر اللّٰھم سَلِّم سَلِّم کہتے تھے الٰہی سلامت رکھنا، سلامت رکھنا اور فرماتے تھے کہ عبید اللہ بن عدی بن خیار بکثرت اپنی مجلس عدل میں کہا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنَا وَ سَلِّمِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَّا خدایا! ہمیں ایمانداروں سے اور ایمانداروں کو ہم سے سلامت رکھنا۔

اہلِ علم کی وسعت ظرف امام لیث کا بیان ہے یحییٰ بن سعید فرماتے تھے اہلِ علم وسیع الظرف ہوتے ہیں مفتیوں کا ہمیشہ آپس میں اختلاف ہوتا ہے ایک کسی چیز کو حلال کہتا ہے تو دوسرا اس کو حرام کہہ دیتا ہے پھر بھی وہ ایک دوسرے کے عیب بیان نہیں کرتے ہر مفتی کے سامنے پہاڑوں جیسے وزنی مسئلے پیش ہوتے ہیں اگر وہ انہیں حل کر لیتا ہے تو سمجھتا ہے یہ بہت آسان مسئلے تھے۔ یعقوب بن کاسب کسی عالم سے بیان کرتے ہیں جو کہہ رہے تھے میں نے مروان بن محمد کے عہدِ حکومت میں ایک منادی کو مکہ مکرمہ میں منادی کرتے ہوئے سنا ہے کہ بجز یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمرو اور امام مالک حاجیوں کو کوئی شخص فتویٰ نہ دے۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں، میں نے امام یحییٰ بن سعید سے تین ہزار حدیثیں یاد کیں پھر میں بیمار ہوگیا اور ان میں سے نصف مجھے بھول گئیں۔ آپ نے قصبہ ہاشمیہ میں ۱۴۳ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۱۳۱ $\frac{۳۶}{۴}$ حافظ حدیث زید بن ابی انیسہ رہاوی (ت)

آپ کی کنیت ابو اسامہ ہے فن حدیث کے امام اور پختہ کار عالم ہیں۔ آپ سعید مقبری، شہر بن حوشب، حکم، طلحہ بن مصرف، نعیم اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان کو منہال بن عمرو، نافع عمری، شرحبیل بن سعد، عطاء بن ابی رباح سے بھی سماع حاصل ہے۔ نچلے طبقہ کے ائمہ مثلاً ابن حبان اور امام مالک سے بھی ... اور آپ سے امام ابو حنیفہ، مسعر، مالک، عبید اللہ بن عمر، خالد بن ابی یزید اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا ... بڑھاپے سے قبل جوانی کے عالم میں انتقال کر گئے۔ اگر زندہ رہتے تو اونچے مرتبہ تک رسائی حاصل کرتے آپ کی روایت کردہ احادیث صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں مذکور ہیں ۱۲۴ھ یا ۱۲۵ھ میں جزیرہ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۱۳۲ $\frac{۳۷}{۴}$ ابو سعید عبد الکریم بن مالک حرانی (ع)

آپ ممتاز حافظ حدیث اور نامور فقیہ ہیں۔ بنو امیہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ سعید (الفقیہ) سعید بن مسیب، سعید بن جبیر، طاؤس، مقسم اور چند دیگر اہل علم سے فن حدیث سیکھا اور آپ سے معمر، سفیان، مالک، سفیان بن عیینہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ امام نسائی اور دوسرے محدثین نے آپ کی توثیق کی ہے اور حفظ حدیث کے ساتھ موصوف کیا ہے ۱۲۷ھ میں وفات پائی ان کے ایک ہمنام عبد الکریم بن ابی المخارق ابو امیہ بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں، مگر وہ علم حدیث میں قوی نہیں۔ حضرت انس بن مالک، مجاہد، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں یہ بھی فقیہ تھے لیکن مرتبہ طبقہ سے اتفاق

رکھتے تھے یہ تمیمیہ کے طبقہ سے ہیں باہمی فرق کے لئے ان کا یہاں تذکرہ کیا گیا ہے۔

۱۳۳ ۳۸/۴ امام علی بن زید بن جُدعان (م ۴)

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے قریش کے قبیلہ بنو تیم کی طرف منسوب ہیں۔ آپ نابینا تھے۔ عالم بصرہ کے لقب سے ملقب ہیں آپ نے حضرت انس بن مالک، سعید بن مسیّب، ابوعثمان نہدی، عروہ بن زبیر اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے قتادہ، شعبہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، دونوں حماد، عبدالوارث اور اسماعیل بن علیہ روایت کرتے ہیں، آپ نابینا پیدا ہوئے تھے۔ علم کا خزانہ تھے اور تشیع کی طرف مائل تھے امام ابوزرعہ اور ابوحاتم کہتے ہیں یہ قوی نہیں ہیں امام احمد اور یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ضعیف ہیں امام ترمذی کہتے ہیں۔ صدوق ہیں کبھی موقوف حدیث کو مرفوع بیان کر دیتے ہیں۔ منصور بن زاذان کہتے ہیں جب امام حسن بصری کا انتقال ہوا تو ہم نے علی بن زید سے کہا ان کی مسند سنبھالئے۔ میں کہتا ہوں شیخین نے ان سے حجت نہیں پکڑی ہاں امام مسلم نے دوسرے راوی سے ملا کر ان کی روایت ذکر کی ہے۔ انہوں نے ۱۲۹ھ اور ایک قول کے مطابق ۱۳۱ھ میں وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۳۴ ۳۹/۴ منصور بن زاذان ثقفی (ع)

طائف کے مشہور قبیلہ بنو ثقیف کے ساتھ تعلق ولاء رکھتے ہیں۔ شہر واسط کے رہنے والے چوٹی کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔ حضرت انس بن مالک، ابوالعالیہ ریاحی، حسن، محمد، عطا اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے شعبہ، ہشیم، ابوعوانہ، خلف بن خلیفہ اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

آپ ثقہ، حجت صالح اور بڑے عبادت گذار تھے۔ ہشیم کہتے ہیں۔ ان کی عملی حالت یہ تھی کہ اگر کہا جاتا ملک الموت دروازہ پر کھڑا ہے تو اس سے زیادہ کچھ نہ کر سکتے جو اعمال روزانہ معمولاً کرتے تھے سورج کے طلوع ہونے سے لے کر عصر سے فارغ ہونے تک نماز میں مصروف رہتے اس کے بعد مغرب تک تسبیح و تحمید میں وقت گذارتے ہشام بن حسان کہتے ہیں ایک دن میں نے مغرب اور عشاء کے درمیان منصور بن زاذان کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ آپ نے اس قدر طویل قیام کیا کہ پہلی رکعت میں قرآن شروع کیا اور دوسری رکعت میں سورت نحل ختم کر دی مخلد بن حسین نے بھی ہشام سے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ اور اس کی سند صحیح ہے۔

منصور فرمایا کرتے تھے غم و اندوہ نیکیوں میں اضافہ کرتے ہیں اور تکبر اور غرور برائیوں میں۔ عباد بن عوام کہتے ہیں آپ کی ہر دلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے جنازہ میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک ہوئے۔ عیسائی، مجوسی اور یہودی الگ الگ صفوں میں کھڑے تھے اس قدر اژدحام تھا کہ میرے ماموں نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا تھا، میں کہتا ہوں ان کی کنیت ابومغیرہ ہے ۱۳۱ھ میں انتقال فرمایا۔

Marfa

۱۳۵ ۳۰/۴ امام منصور بن معتمر السلمی الکوفی (ع)

آپ کی کنیت ابو عتاب ہے ممتاز حافظِ حدیث، حجت اور چوٹی کے عالم ہیں۔ صحابہؓ سے ان کے سماع کا ثبوت نہیں ملا۔ ابو وائل، ربعی بن حراش، ابراہیم، سعید بن جبیر، مجاہد، شعبی، ابو حازم اشجعی اور ان کے طبقہ کے محدثین سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے شعبہ، شیبان، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، شریک، فضیل بن عیاض اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ شعبہ ان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ابن مہدی کہتے ہیں کوفہ میں منصور سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں تھا۔

عبادت سے شیفتگی | زائدہ کہتے ہیں ۴۰ سال تک منصور کا معمول تھا کہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے ساری رات رونے اور گریہ و زاری میں بسر ہوتی۔ صبح کے وقت آنکھوں میں سرمہ لگاتے اور سر میں تیل لگا کر بالوں اور ہونٹوں کو چکنا بنتے جیسے رات عبادت میں بسر ہی نہیں کی۔ ان کی یہ حد سے بڑھی ہوئی عبادت اور آہ و بکا کو دیکھ کر ان کی والدہ پوچھتیں تم نے کہیں قتل کا ارتکاب تو نہیں کیا؟ فرماتے میرے نفس نے جو کچھ کیا ہے وہ میں ہی جانتا ہوں۔

عہدہ قضاۃ سے انکار | ایک دفعہ امیر عراق یوسف بن عمر نے آپ کو عہدہ قضا قبول کرنے پر مجبور کیا تو آپ نے صاف انکار کر دیا۔ میں نے وہاں ذکر سنا کہ اس نے آپ کو پہنانے کے لئے بیڑیاں منگوائیں لیکن پھر کچھ سوچ کر چھوڑ دیا۔ احمد عجلی کہتے ہیں کہ منصور فن حدیث میں تمام اہل کوفہ سے زیادہ پختہ اور محقق ہیں ان میں کسی کا اختلاف نہیں۔ بڑے نیکوکار اور عبادت گذار تھے۔ عہدہ قضا پر مجبور کئے گئے تو صرف دو مہینے کام کیا پھر مستعفی ہو گئے۔ قدرے تشیع کی طرف مائل تھے۔ کثرت گریہ کی وجہ سے آپ کی آنکھیں خراب ہو گئی تھیں۔ ہمسایوں کی ایک لڑکی نے ایک دفعہ پوچھا۔ ابا جان! منصور کے گھر میں جو ایک ستون نظر آتا تھا وہ کیا ہوا؟ باپ نے جواب دیا۔ بیٹی! وہ تو منصور تھے رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اب انتقال کر گئے ہیں۔ سفیان ثوری کہتے ہیں اگر تم منصور کو نماز پڑھتے دیکھتے تو کہتے یہ ابھی مر جائیں گے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے منصور کو خواب میں دیکھا تو پوچھا بتاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ [illegible] بولے میں نے قریب ایک حج کے عمل [illegible] کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات [illegible] میں آتا ہوں۔ آپ نے ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

۱۳۶ ۲۱/۴ مغیرہ بن مقسم ضبی (ع)

آپ کی کنیت ابو ہشام ہے۔ ممتاز فقیہ اور محدث اور حافظ حدیث ہیں۔ بنو ضبہ سے نسبت [illegible] کہلاتے ہیں آپ نابینا پیدا ہوئے تھے لوگ آپ کی [illegible] دیکھ کر [illegible] ابو وائل [illegible] نخعی، مجاہد اور دیگر متعدد اہل علم سے علم حدیث کا سماع حاصل کیا۔ آپ سے [illegible] ابو عوانہ، جریر، ابن فضیل، ہشیم اور دوسرے [illegible] نے [illegible]

Marfat.c

سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے تھے۔ جریر مغیرہ سے بیان کرتے ہیں میں جو بات ایک دفعہ سن لیتا تھا اسے کبھی نہیں بھولتا تھا۔ امام احمد نے ان کی صرف ابراہیم نخعی سے روایت کردہ احادیث کو ضعیف کہا ہے فرماتے تھے مغیرہ عقلمند، حافظ حدیث اور متبع سنت تھے احمد عجلی کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ ابراہیم سے مرسل حدیث بیان کرتے تھے لیکن جب لوگ پوچھتے یہ کس سے سنی ہے تو بتا دیتے تھے ابراہیم نخعی کے فقیہ تلامذہ میں سے ہیں عثمانی تھے۔ (حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے افضل سمجھتے تھے) بعض وقت حضرت علیؓ پر غیر محسوس حملے کرتے تھے۔

۱۳۷ $\frac{۴۲}{۴}$ ابو الہذیل حُصَین بن عبدالرحمان سُلمی کوفی (ع)

آپ کوفہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ امام منصور بن معتمر کے چچا زاد بھائی ہیں آپ نے حضرت جابر بن سمرہ، عمارہ بن رویبہ، ابن ابی لیلیٰ، ابو وائل، زید بن وہب اور چند دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے شعبہ، ثوری، ابو عوانہ، جبثر، علی بن عاصم اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ ثقہ، حجت اور حافظ حدیث ہیں۔ سند عالی رکھتے تھے۔ امام احمد فرماتے ہیں، حصین ثقہ، مامون اور اکابر اہلحدیث سے تعلق رکھتے ہیں، ۹۳ سال عمر پائی اور ۱۳۶ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۳۸ $\frac{۴۳}{۴}$ امام ہشام بن عُروہ بن زُبیر قرشی (ع)

آپ کی کنیت ابو المنذر ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ممتاز فقیہ اور نامور محدث ہیں اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، اپنے والد عروہ، اپنی زوجہ فاطمہ بنت المنذر، ابو سلمہؓ بن عبدالرحمان اور صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں آپ سے شعبہ، ایوب، امام مالک، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، ابن نمیر، یحییٰ قطان، ابو اسامہ، عبیداللہ بن موسیٰ اور دوسرے لوگوں نے فیض حاصل کیا ہے۔ خود فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور میرے حق میں دعا کی تھی۔ وہیب کہتے ہیں ہمارے ہاں بصرہ میں ہشام بن عروہ آئے اور وہ امام حسن بصری اور امام محمد بن سیرین کا پورا پورا جواب تھے۔

ابن سعد کہتے ہیں ہشام ثقہ، ثبت، کثیر الحدیث اور حجت تھے۔ ابو حاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں اور فن حدیث میں امامت کے درجہ پر فائز ہیں۔ صاحب تذکرہ اپنی سند سے ہشام عن ابیہ عن عائشہؓ یہ حدیث لائے ہیں۔

ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، یارسول اللہ! میری ماں دفعۃً فوت ہو گئی ہے میرا خیال ہے اگر اسے کلام کرنے کا موقعہ ملتا تو ضرور صدقہ و خیرات کا حکم دیتی۔ اب فرمائیے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اسے اجر ملے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اُسے اجر ملے گا۔

یعقوب بن ابی شیبہ کہتے ہیں ہشام بن عروہ قابل اعتماد اور پختہ کار محدث ہیں ہاں عراق جانے کے بعد انہوں نے اپنی روش بدل لی اور احادیث ذرا پہلے سے زیادہ بیان کرنے لگے آپ کے اہل شہر نے پسند نہ کیا کیونکہ پہلے وہ

اپنے والد عروہ سے صرف وہی احادیث بیان کرتے تھے جو ان سے سنی ہوئی تھیں پھر وہ ان سے مرسل روایات بھی بیان کرنے لگے۔ عثمان دارمی کہتے ہیں میں نے امام الجرح والتعدیل حضرت یحییٰ بن معین سے دریافت کیا ہشام بن عروہ اور زہری سے آپ کو زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا مجھے دونوں ہی محبوب ہیں اور کسی کو کسی پر ترجیح نہ دی۔ کہتے ہیں امام ہشام نے بغداد میں ۱۴۶ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۳۹ ۴۴/۴ امام یونس بن عُبید بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ بنو عبد کی طرف نسبت ولاء کے تعلق سے عبدی کہلاتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور محدثین کے پیشوا ہیں۔ آپ کو مشہور صحابی، خادم رسول اللہ حضرت انس بن مالک کو دیکھنے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت حسن بصری، محمد بن سیرین، عطاء، ابراہیم تیمی، حمید بن ہلال، زیاد بن جبیر، نافع عمری اور متعدد دوسرے اہل علم سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے شعبہ، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، عبد الوارث، بشر بن مفضل، ہشیم اور ابن علیہ نے علم حدیث کا سماع کیا۔ آپ یونس کے بیہ [illegible] سے ہیں فرماتے تھے میں نے کبھی کوئی چیز نہیں لکھی۔ ابو حاتم کہتے ہیں آپ ابراہیم تیمی سے بڑے ہیں ابراہیم آپ کے رتبہ کو نہیں پہنچے۔ سعید بن عامر کہتے ہیں میں نے یونس سے کبھی کوئی افضل آدمی نہیں دیکھا اور اہل بصرہ بھی یہی کہتے ہیں۔ حماد بن زید کہتے ہیں یونس بیمار ہوئے تو ایوب کہنے لگے آپ کے بعد زندگی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

اخلاق عالیہ کا نمونہ امیہ بن بسطام فرماتے ہیں ایک دفعہ ایک عورت امام یونس کے ہاتھ [illegible] ایک [illegible] فروخت کرنے کے لئے لائی آپ نے پوچھا اس کی قیمت کیا ہے؟ بولی پانچ سو درہم۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کی قیمت اس سے زیادہ ہے۔ عورت بولی پھر چھ سو درہم دے دیجئے فرمایا اس کی قیمت اس سے بھی زیادہ [illegible] اس کی قیمت زیادہ بتاتے رہے حتیٰ کہ اس کا ایک ہزار درہم ادا کیا۔ امام نضر بن شمیل کہتے ہیں [illegible] کرتے تھے ایک دفعہ [illegible] مہنگا ہو گیا اور آپ نے ایک آدمی سے ۔۔۔۔ ۳۰ ہزار کا [illegible] سامان خریدا۔ بعد میں اس کو بلا کر فرمایا تمہیں معلوم ہے فلاں فلاں ملک میں [illegible] بہت [illegible] گئے ہیں اگر تمہیں معلوم ہوتا تو تم یہ سامان کبھی فروخت نہ کرتے پھر اپنا تیس ہزار روپیہ لے کر اس کا سامان واپس کر دیا۔

ہشام بن حسان کہتے ہیں یونس کے علاوہ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے لوجہ اللہ علم حاصل کیا ہو۔ صاحب کتاب نے اپنی سند سے یونس عن [illegible] ابن [illegible] حدیث نقل کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ رعیت پر حکمرانی کرنے کا موقعہ دے پھر وہ اس سے [illegible] طرح کا دھوکہ کر کے مرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔

اس حدیث کی سند عمدہ ہے لیکن اصحاب صحاح ستہ نے اس کو اپنی کتابوں میں ذکر نہیں کیا۔ اس سند میں ذکر ہونے والے راوی محمد بن [illegible] امام ابن ماجہ کے مشائخ میں سے ہیں۔

fat.com

معاذ بن معاذ کہتے ہیں یونس کا انتقال ۱۳۹ھ میں ہوا، اور میں نے اُن کے جنازہ میں شرکت کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۴۰ ۴۵/۴ امام داؤد بن ابی ہند بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے بصرہ کے رہنے والے ایک محقق عالم ہیں۔ آپ کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھنے کا فخر حاصل ہے۔ ابوالعالیہ، سعید بن مسیب، ابو عثمان نہدی، شعبی اور عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے شعبہ، دونوں حماد، ابن علیہ، یحییٰ بن سعید قطان اور یزید بن ہارون روایت کرتے ہیں۔ اہل بصرہ کے حفاظ حدیث میں سے ہیں اور ان کے مفتی ہیں۔ ان کی احادیث صحاح ستہ کی ساری کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ مگر امام بخاری ان کی حدیث بطور استشہاد لاتے ہیں۔ یزید بن زریع کہتے ہیں آپ اہل بصرہ کے مفتی تھے۔

منکر تقدیر سے مذاکرہ علمیہ | سعید بن عامر ضبعی روایت کرتے ہیں داؤد بن ابی ہند فرماتے تھے میں ایک دفعہ ملک شام میں آیا تو مشہور منکر تقدیر غیلان قدری میرے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ سے چند مسائل پوچھنا چاہتا ہوں، میں نے کہا چند چھوڑ پچاس مسئلے پوچھئے مگر پہلے میں آپ سے صرف دو مسئلے پوچھتا ہوں، بولا پوچھئے میں نے کہا پہلے بتائیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو سب سے بڑی نعمت کون سی عطا فرمائی ہے؟ کہنے لگا عقل، میں نے کہا اب بتائیے! کیا عقل مباحات کا حکم رکھتی ہے کہ جو چاہے لے لے اور جو چاہے چھوڑ دے؟ یا یہ مقسوم چیز ہے جو کسی کو ملنی تھی مل گئی اور جسے نہ ملی وہ محروم رہا؟ یہ سن کر وہ چپکے سے اٹھ گیا اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔

میں کہتا ہوں وہ لاجواب ہو گیا تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دین اور ایمان کو بھی لوگوں کی قسمت میں لکھ دیا ہے۔ ولا قوۃ الا باللہ۔

کتمان عمل | ابن عدی کہتے ہیں داؤد بن ابی ہند نے ۴۰ سال روزے رکھے اور ان کے گھر والوں کو اس کا علم نہ ہو سکا اس طرح کہ یہ ریشم کا کاروبار کرتے تھے۔ صبح کو کام پر جاتے ہوئے گھر سے کھانا پکوا کر لے جاتے اور راستے میں اسے بازار میں تقسیم کر دیتے اور شام کو گھر آکر بال بچوں کے ساتھ رات کا کھانا کھاتے۔ ایک دن کہنے لگے نوجوانو! میں تمہیں ایک عمل بتاتا ہوں، شاید تم اس سے فائدہ اٹھا سکو۔ میں نوجوانی میں کاروبار کے لئے بازار جاتا تھا جب واپس گھر آنے لگتا تو میں قسم کھا لیتا کہ فلاں مقام تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا جاؤں گا جب وہاں پہنچتا تو پھر قسم کھا لیتا کہ فلاں جگہ تک اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رکھوں گا اس طرح اللہ کا ذکر کرتا کرتا گھر پہنچ جاتا۔

کہتے ہیں آپ [illegible] میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۴۰ھ میں حج سے واپسی پر انتقال فرمایا آپ علم و عمل میں سرآمد روزگار تھے مجھے اپنی سند سے داؤد بن ابی ہند کی ابو نضرہ عن ابی سعید خدری کے واسطہ سے یہ حدیث ملی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت دو حصوں میں بٹ جائے گی اور ان میں سے خارجی (باغی) جماعت پیدا ہو گی اور دونوں جماعتوں میں سے جو جماعت حق پر ہو گی وہ اسے قتل کرے گی۔

داؤد بن ابی ہند کی یہ حدیث مجھے اپنی سند سے بواسطہ مکحول عن ابی ثعلبہ ملی ہے۔

آخر زمانہ میں اللہ [illegible] میں نے مجھے [illegible] اور بہت [illegible] نزدیک [illegible] ہیں
کے اخلاق [illegible] اچھے ہو [illegible] اور مجھے بہت [illegible] جن کے اخلاق [illegible] برے ہوں گے
اور جو بہت باتونی، متکبر اور بخاری [illegible]
اس سند کے علاوہ [illegible] داؤد [illegible] جو اس [illegible] ان کے سب
راوی ثقہ ہیں لیکن مکرا [illegible] اور ابو ثعلبہ کے درمیان منقطع ہے۔

۱۴۱ امام موسیٰ بن عقبہ اسدی ۱۴۱/۴ (ع)

آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے ثقہ حافظ حدیث ہیں اور آل زبیر کے غلام [illegible] رکھتے ہیں۔ مشہور صحابیہ خاتون حضرت ام خالد، عروہ، سالم، ابو سلمہ بن عبدالرحمان، اعرج اور [illegible] سے روایت کرتے ہیں۔ فن مغازی میں ایک شہرہ آفاق کتاب کے مصنف [illegible] امام مالک [illegible] حاتم بن اسماعیل، ابن المبارک، ابو ضمرہ، محمد بن فلیح اور دوسرے مشہور لوگوں نے علم حدیث [illegible] کہتے ہیں موسیٰ نامور فقیہ اور مشہور مفتی تھے۔ ابو حاتم کہتے ہیں صالح تھے۔ امام [illegible] کی فن مغازی میں تصنیف کردہ کتاب پڑھو وہ ثقہ ہیں [illegible] سے سبقاً پڑھی تھی۔ ۱۴۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۴۲ امام صالح بن کیسان ۱۴۰/۴ (ع)

آپ مدینہ منورہ کے علماء میں سے ایک نامور امام اور مشہور حافظ حدیث ہیں۔ [illegible] عبدالعزیز کے لڑکوں کے اتالیق رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا [illegible] کچھ سنا نہیں ہے۔ حضرت عروہ بن زبیر، نافع، سالم [illegible] جماعت سے علم حدیث حاصل کیا۔ تحصیل علم میں امام [illegible] تھے۔ آپ سے ابن جریج، امام مالک، سلیمان بن بلال [illegible] نے حدیث کا سماع کیا۔ ان کے متعلق امام احمد سے پوچھا گیا تو [illegible] زیادہ عمر پائی۔ واقدی کا بیان ہے کہ ۱۴۰ھ کے بعد وفات پائی [illegible] رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۴۳ امام خالد حذاء البصری ۱۴۱/۴ (ع)

آپ کی کنیت ابو المنازل، نام خالد بن مہران اور [illegible] ہے [illegible] نامور حافظ حدیث اور [illegible] عالم ہیں۔ آپ حذاء (موچی) نہیں تھے ان کے پاس بیٹھا کرتے تھے [illegible] محمد بن سیرین، ابو عثمان

Marfat.com

مدی، عکرمہ، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حفصہ بنتِ سیرین، ان کے بھائی محمد بن سیرین اور ایک جماعت سے علم حدیث اصل کیا۔ آپ سے آپ کے شیخ محمد بن سیرین، شعبہ، بشر بن مفضل، ابواسحاق فزاری، اسماعیل بن علیہ، سفیان بن عیینہ ر بہت سے دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں سب سے آخر میں وفات پانے والے عبدالوہاب بن عطاء یں۔ امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے آپ کی توثیق کی ہے۔ تمام اصحاب سنن نے آپ کے ساتھ حجت پکڑی ہے و حاتم کہتے ہیں قابلِ حجت نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ نے ۱۴۱ھ یا ۱۴۲ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۴۴ ۔ ۴۹/۴ ۔ امام عاصم بن سلیمان اَحوَل بصری (ع)

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمان ہے اور بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ مدائن کے قاضی بھی رہے یں۔ حضرت عبداللہ بن سرجس، انس بن مالک، شعبی، ابوالعالیہ، معاذہ عدویہ اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل یا، آپ سے شعبہ، قتادہ، ابن المبارک، ابومعاویہ اور یزید بن ہارون کے علاوہ بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں ام علی بن مدینی اور دوسرے محدثین نے آپ کی توثیق کی ہے۔ آپ بہت حدیث بیان کرنے والے مشہور حافظ حدیث یں، آپ کے حافظہ میں بے ضرر سا نقص ہے اور آپ کی احادیث تمام آئمہ حدیث کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔

عاصم کے واسطہ سے میری اپنی سند سے اسامہ بن زید کی یہ حدیث ہے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زینبؓ کی لڑکی لائی گئی اور اس کی سانس اس طرح رُک رُک کر چل ہی تھی جیسے مشکیزے میں پانی کی حرکت سنائی دیتی تھی تو آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے قیس بن عبادہ کہنے لگے، یارسول اللہ آپ رونے سے منع فرماتے ہیں اور اب خود رونے لگے ہیں؟ فرمایا یہ اس رحمت کا جوش ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور رحم کرنے والے بندوں پر ہی اللہ کی رحمت ہوتی ہے۔

۱۴۲ھ میں آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں لوگوں میں حافظ حدیث چار ہی ہیں۔ اسماعیل بن ابی خالد، عاصم احول، یحییٰ بن سعید انصاری اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور سفیان نے اعمش کو ان کے ساتھ شامل کرنے سے انکار کر دیا۔ محمد بن عباد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں عاصم اکثر روزہ رکھتے تھے، عشاء کی نماز کے بعد الگ ہو کر نماز پڑھنے لگتے اور صبح صادق طلوع ہونے تک نماز پڑھتے رہتے تھے۔

۱۴۵ ۔ ۵۰/۴ ۔ شیخ الاسلام امام سلیمان تیمی بصری

آپ کی کنیت ابوالمعتمر اور نام سلیمان بن طرخان ہے آپ بنو قیس کے ساتھ نسبتِ ولاء رکھتے ہیں اور بصرہ کے رہنے والے جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ آپ دراصل تیمی نہیں ہیں۔ بنو تیم میں رہنے کی وجہ سے تیمی

Marfa

مشہور ہو گئے ہیں۔ حضرت انس بن مالک، ابو عثمان نہدی، طاؤس، حسن بصری اور دوسرے متعدد لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے شعبہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، ابن المبارک، یزید بن ہارون، انصاری، ہوذہ بن خلیفہ اور دوسرے لوگ مستفیض ہوئے۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے سلیمان تیمی سے زیادہ سچا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے تو آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ معتمر کہتے ہیں چالیس سال تک میرے والد کی یہ عادت رہی کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور اکثر عشاء کے وضو کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے۔ ۹۷ سال عمر پائی تھی۔

میں کہتا ہوں آپ سے تقریباً دو سو احادیث مروی ہیں آپ بصرہ کے عبادت گذار اور مشہور عالم تھے۔ یحییٰ قطان فرماتے ہیں میں نے آپ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ سفیان کہتے ہیں بصرہ میں حافظ حدیث تین ہیں، سلیمان تیمی، عاصم احول اور داؤد بن ابی ہند لیکن عاصم ان سب سے بڑے حافظ ہیں۔ جریر کہتے ہیں سلیمان پر کوئی گھڑی ایسی نہیں گذرتی تھی جس میں صدقہ خیرات نہ کرتے اگر صدقہ نہ کر سکتے تو دو رکعت نماز پڑھتے۔ خالد بن حارث کہتے ہیں اگر تم ہر عالم کی رخصت اور ہر عالم کی لغزش پر عمل کرنے لگو گے تو تم میں سارا شر جمع ہو جائے گا۔ سعید بن عامر ضبعی کا بیان ہے کہ سلیمان تیمی سجدہ میں ۷ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ کہتے تھے۔ حماد بن سلمہ کہتے ہیں ہم جب بھی سلیمان تیمی کے پاس کسی ایسے وقت آتے جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی ہے تو انہیں عبادت میں مصروف پاتے ہم سمجھتے تھے انہیں نافرمانی کرنا آتا ہی نہیں۔

یحییٰ بن سعید انصاری فرماتے ہیں سلیمان تیمی اکثر عشاء اور صبح کی نماز ایک وضو سے ادا کرتے تھے۔ عصر کے بعد مغرب تک تسبیح و تحمید میں مصروف رہتے اور عموماً ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ یحییٰ قطان کہتے ہیں سفیان ثوری بصرہ کے علماء میں سے کسی کو سلیمان تیمی پر مقدم نہیں سمجھتے تھے۔ فضیل بن عیاض کہتے ہیں کسی نے سلیمان سے کہا آپ تو آپ ہیں آپ جیسا اور کون ہے۔ بولے یوں نہ کہو۔ پتہ نہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے لئے کون سی چیز ظاہر کر دی جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وبدا لهم من الله ما لم يكونوا يحتسبون۔

رقبہ بن مسقلہ کہتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا فرماتے تھے کہ اپنی عزت و جلال کی قسم میں سلیمان تیمی کو عزت والی جگہ دوں گا۔ سعید بن عامر کہتے ہیں سلیمان تیمی بیمار ہوئے تو زار زار رونے لگے لوگوں نے پوچھا آپ کیوں روتے ہیں؟ بولے میں ایک دن تقدیر کے منکر شخص پر گذرا تھا تو اسے سلام کہہ دیا تھا میں ڈرتا ہوں کہ مجھ سے اس کا حساب لیا جائے گا۔ مہدی بن ہلال کہتے ہیں میں سلیمان تیمی کے پاس آیا تو حماد بن زید اور یزید بن ہارون کو ان کے پاس بیٹھے ہوئے پایا۔ آپ امتحان لئے بغیر کسی سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے سائل سے پوچھتے کیا زنا تقدیر کے ماتحت سرزد ہوتا ہے؟ اگر وہ ہاں کہتا تو اس سے اس پر قسم لیتے اگر وہ قسم کھا لیتا تو اس سے پانچ احادیث بیان فرماتے۔

سلیمان تیمی ذی قعدہ ۱۴۳ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۴۶ $\frac{۵۱}{۴}$ ممتاز حافظِ حدیث حُمید الطویلؒ

آپ کی کنیت ابوعبیدہ، نام حمید اور ولدیت تیرویہ ہے۔ بصرہ کے رہنے والے نامور محدث اور شیوخ حدیث میں سے قابلِ اعتماد شیخ ہیں حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن شقیق، حسن بصری، عکرمہ، ابن ابی ملیکہ، بکر بن عبداللہ اور ایک جماعت سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے شعبہ، امام مالک، سفیان ثوری، دونوں حماد، ابن علیہ، یحییٰ قطان، انصاری اور بہت سے دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

حماد بن سلمہ کہتے ہیں انہوں نے ثابت بنانی کا سارا علم سیکھ لیا تھا عموماً حضرت انسؓ سے جو احادیث بیان کرتے ہیں وہ ثابت بنانی ہی سے سنی ہیں، میں کہتا ہوں انہوں نے بہت ساری احادیث میں حضرت انسؓ سے سماع کی تصریح کی ہے بعض کہتے ہیں، انہوں نے حضرت انسؓ سے بیس سے کچھ زیادہ احادیث سنی ہیں۔ باقی روایات اُن سے تدلیساً بیان کرتے ہیں۔

اصمعی کہتے ہیں، حمید دراز قامت ہونے کی وجہ سے طویل نہیں کہلاتے تھے بلکہ ہاتھوں کی انگلیوں میں کچھ طول تھا بعض کہتے ہیں ان کا ایک ہمسایہ پست قامت تھا اس کا نام بھی حمید تھا ان دونوں کے درمیان فرق کرنے کے لئے ان کو طویل کہتے تھے۔ یہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی حالت میں ۱۴۲ھ کے آخر میں اچانک انتقال کرگئے۔ مجھے [illegible] احادیث حاصل ہوئی ہیں۔

۱۴۷ [illegible] شیبانی کوفی (رح)

آپ کا نام سلیمان بن فیروز ہے، کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں اور بنو شیبان کے ساتھ ولاء کا تعلق رکھنے کی وجہ سے شیبانی کہلاتے ہیں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ، ابن شداد، زر بن حبیش، شعبی، نخعی، عکرمہ اور دیگر حضرات سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے شعبہ، سفیان ثوری، جریر بن عبدالحمید، علی بن مسہر، ابن عیینہ، جعفر بن عون اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ کی ثقاہت پر سب کا اتفاق ہے۔ آپ کے شیوخ میں سے ابواسحاق سبیعی نے آپ سے روایت لی ہے۔

فلاس کہتے ہیں ۱۳۸ھ میں فوت ہوئے، ابومعاویہ نے آپ کی وفات ۱۳۹ھ میں بتائی ہے۔ ایک قول ۱۴۱ھ یا ۱۴۲ھ کا بھی ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۴۸ $\frac{۵۳}{۴}$ امام اسماعیل بن ابی خالد کوفی بجلی (رح)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ بنو احمس کے ساتھ نسبتِ ولاء رکھتے ہیں کوفہ کے رہنے والے نامور محدث اور چوٹی کے عالم ہیں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ، ابوجحیفہ سوائی، طارق بن شہاب، قیس بن ابی حازم، عمرو بن

t.com

حبیش، زر بن حبیش اور دوسرے متعدد اہل علم سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے دونوں سفیان، ابواسامہ، یزید بن ہارون، ابن نمیر، یحییٰ قطان، یعلیٰ بن عبید اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ حجت، حدیث کو ضبط اور بکثرت بیان کرنے والے عالم تھے۔ آٹا فروخت کرنے کا کاروبار کرتے تھے۔ ابواسحاق سبیعی کہتے ہیں، اسماعیل نے پانی کی طرح علم کو پی لیا ہے۔ شعبی فرماتے ہیں اسماعیل نے کھانے کی طرح علم کو نگل لیا ہے۔ امام سفیان ثوری فرماتے ہیں، لوگوں میں حافظ حدیث تین ہیں ان میں سے ایک اسماعیل کا ذکر کیا۔

میں کہتا ہوں ہمیں ان کی عالی احادیث متصل ہوتی ہیں، عالم باعمل تھے ۱۴۶ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ ان کی عالی احادیث غیلانیات، جزء محمد بن عاصم اور جزء الجابری میں مذکور ہیں۔

۱۴۹ ۵۴/۴ شیخ الاسلام امام اعمش کاہلی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابومحمد، نام سلیمان بن مہران اور اعمش لقب ہے۔ بنو کاہل کا مولیٰ ہونے کی وجہ سے کاہلی کہلاتے ہیں، آپ کوفہ کے رہنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ اصل میں طبرستان کے رہنے والے ہیں۔ حضرت انس بن مالک کو دیکھا اور ان سے حدیث کا سماع بھی کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ، عکرمہ، ابووائل، زر، ابوعمرو شیبانی، معرور بن سوید، ابراہیم نخعی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں، آپ سے شعبہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، زائدہ، وکیع، عبیداللہ بن موسیٰ، یعلیٰ بن عبید، ابونعیم اور دوسرے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں آپ سے تقریباً ۱۳۰۰ احادیث مروی ہیں۔ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں اعمش سب سے زیادہ کتاب اللہ کو پڑھنے والے، سب سے زیادہ حدیث رسول اللہ کو یاد رکھنے والے اور سب سے زیادہ علم جاننے والے تھے۔ فلاس کہتے ہیں لوگ اعمش کو صدق و سچائی کی وجہ سے مصحف کہتے تھے۔ یحییٰ قطان فرماتے ہیں، وہ علامہ اسلام ہیں۔ امام حربی کہتے ہیں اعمش نے اپنے پیچھے اپنے سے زیادہ عبادت کرنے والا کوئی نہیں چھوڑا۔ وکیع کہتے ہیں تقریباً ۷۰ سال تک اعمش سے تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ امام اعمش کی سیرت کی تفصیل طلب ہے، وہ میری کتاب تاریخ کبیر اور طبقات القراء میں قدرے بسط کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ آپ کی عالی احادیث صحیح بخاری، جزء ابن عرفہ، جزء ابن الفرات اور غیلانیات میں مذکور ہیں۔ آپ علم، قرآن اور عمل صالح میں اونچے درجے پر فائز ہیں۔ ۸۸ سال عمر پاکر ۱۴۸ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۵۰ ۵۵/۴ امام جریری بصری (ع)

آپ کی کنیت ابومسعود اور نام سعید بن ایاس ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور حجت ہیں۔ ابوالطفیل عامر بن واثلہ، ابوعثمان نہدی، ابونضرہ، عبداللہ بن شقیق، عبداللہ بن بریدہ وغیرہ سے علم

Marfat.com

حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے شعبہ، سفیان ثوری، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، ابن المبارک، بشر بن مفضل، ابن علیہ
ابواسامہ، یزید بن ہارون اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔
امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔ آپ بصرہ کے نامور محدث ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں وفات سے پہلے ان کا حافظہ بگڑ گ
تھا۔ لیکن محدثین کی ایک جماعت نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں۔ میں نے ابن علیہ سے پوچھا کہ
جریری کا حافظہ خراب ہو گیا تھا؟ بولے نہیں یہ بزرگ بوڑھے ہوئے تو حافظہ میں معمولی فتور آگیا تھا۔ ہاں ابن ع
کہتے ہیں ہم غلط نہیں کہتے ~~یحییٰ~~ ان کا حافظہ خراب ہونے کے بعد علم حدیث کا سماع کیا ہے۔ م
نے تو ان کی احادیث میں کوئی گڑبڑ نہیں دیکھی۔
میں کہتا ہوں آپ نے ۱۴۴ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۵۱ $\frac{۵۶}{۴}$ امام عبدالملک بن ابی سلیمان عرزمی کوفی (م ۴)

آپ کوفہ کے رہنے والے بہت بڑے حافظِ حدیث ہیں، حضرت انس بن مالک، سعید بن جبیر، عطاء بن ابی
رباح اور ایک دوسری جماعت سے حدیث پاک کا سماع کیا۔ اور آپ سے جریر ضبی، اسحاق ازرق، حفص بن غ
یحییٰ قطان، ابن نمیر، عبدالرزاق اور دوسرے لوگوں نے فیوض حاصل کئے۔
آپ پختہ کار عالم اور جلیل القدر حافظِ حدیث تھے۔ امام شعبہ ان کے حافظہ پر تعجب کیا کرتے تھے۔ امام احم
فرماتے ہیں ثقہ ہیں اسی طرح امام نسائی نے بھی ان کی توثیق کی ہے مگر امام بخاری نے ان سے حجت پکڑی ہاں بطو
استشہاد ان کا ذکر کیا ہے۔
بوڑھے ہونے کے بعد ۱۴۵ھ میں انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مجھے اپنی سند سے بواسطہ عبدالملک بن ابی سلیمان
زید بن خالد جہنی کی یہ حدیث ملی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ، ان میں
نماز پڑھا کرو۔

۱۵۲ $\frac{۵۷}{۴}$ امام ابنِ عونٔ بصری (ع)

آپ کی کنیت ابوعون اور نام عبداللہ ہے۔ پورا نسب یوں ہے۔ ابوعون عبداللہ
بن عون بن ارطبان المزنی مولاہم البصری الحافظ، قبیلہ مزینہ کی طرف نسبت ولاء کی وجہ سے مزنی کہلاتے
ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث ہیں۔ سعید بن جبیر، ابووائل، ابراہیم نخعی، عطاء، مجاہد، شعبی، حسن بصری،
قاسم بن محمد اور اہلِ علم کی ایک جماعت سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے حماد بن زید، اسماعیل بن علیہ، اسحاق
ازرق، یزید بن ہارون، ابوعاصم، انصاری، مسلم بن ابراہیم اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔
عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں، عراق میں ان سے بڑا فن حدیث کا جاننے والا کوئی نہیں تھا، قرۃ کہتے ہیں ہم

t.com

ابنِ سیرین کی پرہیزگاری اور تورّع پر تعجب کیا کرتے تھے۔ لیکن ہم ابنِ عون کو دیکھ کر ان کو بھول گئے۔ امام شعبہ فرماتے ہیں، میں نے ایوب، ابن عون اور یونس کا جواب نہیں دیکھا۔ ہشام بن حسان کہتے ہیں، میری آنکھوں نے ابن عون جیسا نامور عالم کبھی نہیں دیکھا۔ امام عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں، میں نے ابنِ عون سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام شعبہ فرماتے ہیں دوسرے محدثین کے یقین سے مجھے ابن عون کا شک زیادہ محبوب ہے۔ امام اوزاعی فرماتے تھے جب ابنِ عون اور سفیان ثوری اٹھ گئے تو پھر سارے علماء برابر ہو جائیں گے۔ امام الجرح والتعدیل امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں۔ ابنِ عون ہر فن میں ثقہ اور قابلِ اعتماد ہیں۔

بکار سیرینی کا بیان ہے کہ ابنِ عون کا معمول تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ میں نے ایک زمانہ ان کی خدمت میں رہ کر یہ مشاہدہ کیا ہے۔ آپ عمدہ خوشبو استعمال فرماتے نرم لباس پہنتے اور ہر ہفتہ قرآن حکیم ختم کرتے تھے۔ جہاد میں شریک ہوتے اور گھوڑے پر سواری کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے ایک عجمی کافر سے مبارزت کی اور اسے میدانِ جنگ میں قتل کیا۔ جب ان کے تلامذہ ان کی مجلس میں حاضر ہوتے تو انتہائی خشوع و خضوع اور بے حد سکوت کا مظاہرہ کرتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

میں کہتا ہوں ابنِ عون کا عجیب و غریب دبدبہ اور لوگوں کے دلوں میں بڑا رعب تھا کیونکہ وہ علم میں امام اور زہد پرستی و عبادت گذاری میں سراج تھے، وقت کی حفاظت کرنے والے اور عظیم الشان شخصیت کے مالک تھے۔ محدثین کی ایک جماعت کے مطابق آپ نے رجب ۱۵۱ھ میں وفات پائی۔ ابن طبرزد اور کندی کے تلامذہ کو آپ کی عالی احادیث حاصل ہیں۔

۱۵۴　$\frac{۵۸}{۴}$　امام ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن تیمی　(ث)

آپ کی کنیت ابو عثمان ہے۔ مدینہ میں رہتے تھے۔ بلند پایہ فقیہ اور آل منکدر کے موالی ہیں۔ حضرت انس بن مالک، سائب بن یزید، حنظلہ بن قیس، سعید بن مسیب اور قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے سفیان ثوری، امام مالک، اوزاعی، سلیمان بن بلال، اسماعیل بن جعفر، ابوضمرہ بن انس اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ امامت کے درجہ تک پہنچے ہوئے فقیہ، ممتاز حافظ حدیث اور صاحب بصیرت مجتہد تھے۔ رائے و قیاس میں ماہر تھے اسی وجہ سے ربیعۃ الرائی کہلاتے تھے۔ آپ کے حالات تاریخ دمشق اور تاریخ بغداد میں بالتفصیل درج ہیں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں۔ آپ ممتاز فقیہ عالم اور بلند پایہ حافظ حدیث تھے۔ ابن زید کہتے ہیں ربیعہ عرصہ دراز تک عبادت میں مصروف رہے دن رات نماز پڑھنا آپ کا شغل تھا۔ بعد ازاں مجالس درس میں حاضر ہو کر عقل و دانش سے کام لے کر آسمان عالم پر آفتاب نصف النہار بن کر چمکے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں میں نے ربیعہ سے زیادہ ذہین کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ معاذ بن معاذ کہتے ہیں کہ سوار بن عبداللہ کہتے تھے میں نے ربیعہ سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔ میں نے کہا حسن بصری اور محمد بن سیرین بڑے عالم نہیں تھے؟ تو بولے حسن بصری

fat.com

اور محمد بن سیرین بھی بڑے عالم نہیں تھے۔ ابن وہب کا بیان ہے ربیعہ بڑے سخی تھے انہوں نے اپنے بھائی
پر چالیس ہزار دینار خرچ کئے امام احمد فرماتے ہیں ربیعہ ثقہ ہیں مجھے اپنی سند سے ربیعہ کے واسطہ سے حضرت انس
بن مالک کی یہ حدیث ملی ہے کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۳ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اس وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی
سفید نہیں تھے۔ مصعب زبیری فرماتے ہیں امام ربیعہ مدینہ منورہ کے مفتی تھے آپ کی مجلس میں سربرآوردہ لوگ حاضر
ہوا کرتے تھے اور امام مالک نے فقہ حدیث کا فن ان ہی سے سیکھا تھا۔ ابن ماجشون کہتے ہیں۔ میں نے ربیعہ سے بڑھ
کر سنت رسول کو محفوظ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا، عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں ہمارے نامور عالم، سب سے افضل اور
پیچیدہ مسائل حل کرنے والے ربیعہ ہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں جب قاسم اور سالم کا انتقال ہو گیا تو علمی سربراہی کا تاج
امام ربیعہ کے سر پر رکھا گیا۔ جب مشہور عباسی خلیفہ سفاح مدینہ منورہ وارد ہوا تو اس نے امام ربیعہ کو کچھ مال دینا چاہا
مگر انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں امام ربیعہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے عرش پر
استوار کا کیا معنی ہے؟ فرمانے لگے استوا معلوم ہے کیفیت مجہول ہے، اللہ تعالیٰ نے پیغام دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پہنچا دیا ہے۔ ہمارا کام تصدیق کرنا ہے۔

امام ربیعہ نے ۱۳۶ھ میں داعئ اجل کو لبیک کہا۔

سلطنت عباسیہ کا قیام | اس طبقہ کے عہد میں اموی حکومت کا تختہ الٹ گیا اور ۱۳۲ھ میں عباسی حکومت قائم
ہو گئی اس انقلاب حکومت میں خون کی ندیاں بہ گئیں۔ خراسان، عراق، جزیرہ اور شام میں اتنی دنیا تہ تیغ ہوئی کہ
ان کی پوری تعداد بجز اللہ تعالیٰ اور کوئی نہیں جانتا، خراسان کی سیاہ پوش افواج نے بڑی دھاندلی مچائی اور ہر قسم
کی بے حیائی اور قباحت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

اس طبقہ کے مشاہیر | اس طبقہ کے بے شمار مشاہیر میں سے جن کا فرداً فرداً تفصیلی تذکرہ مشکل ہے چند قابل ذکر نام
درج ذیل ہیں۔ قاضی محارب بن دثار، قاضی ایاس بن معاویہ بن قرہ مزنی، عاصم بن عمر بن قتادہ، حرم پاک کے معلم قرآن
ابو معبد عبد اللہ بن کثیر داری، فقیہ علقمہ بن مرثد کوفی، قیس بن مسلم جدلی، محمد بن یحییٰ بن حبان مازنی، ربیعہ بن یزید
قصیر یہ علمائے شام سے تعلق رکھتے ہیں، محمد بن واسع الزاہد، کاتب مصاحف مالک بن دینار، قاسم بن ابی بزہ مکی
ابو بشر جعفر بن ایاس کوفی، زیاد بن علاقہ یہ ان علماء میں سے ہیں جن سے سفیان بن عیینہ کی ملاقات ہوئی، سب سے
زیادہ مسند حدیث بیان کرنے والے تھے، جبلہ بن سحیم، ابراہیم بن محمد بن منتشر کوفی، ابراہیم بن میسرہ طائفی، اسحاق
بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، مشہور مفسر قرآن اسماعیل بن عبد الرحمان سدی کوفی، اسماعیل بن عبید اللہ بن ابی المہاجر،
اسود بن قیس کوفی، اشعث بن ابی الشعثاء محاربی، ایاد بن لقیط سدوسی، بصرہ کے معلم قرآن ابو عمرو بن علاء مازنی
کوفہ کے معلم قرآن عاصم بن ابی النجود اسدی، مدینہ طیبہ کے معلم قرآن ابو رویم، نافع بن ابی نعیم، کوفہ کے معلم قرآن حمزہ
بن حبیب زیات، دمشق کے معلم قرآن یحییٰ بن حارث ذماری، واعظ مصر دراج ابو السمح، قاضی مدینہ سعد بن ابراہیم، محدث

Marfat

بصرہ ابوعمران جونی، ابوحصین عثمان بن عاصم کوفی، فقیہ بکیر بن عبداللہ بن الاشج مدنی، ابوجمرہ، نصر بن عمران ضبعی بصری، عالم بصرہ ابوالتیاح یزید بن حمید، سمی مولی ابی بکر بن عبدالرحمن، مفسر عبداللہ بن ابی نجیح، عبداللہ بن طاؤس یمانی اور فقیہ ایوب بن موسیٰ۔

بدعتی فرقوں کا ظہور | اسی زمانہ میں عمرو بن عبید … اور واصل بن عطاء غزال بصرہ میں ظاہر ہوئے اور لوگوں کو اعتزال اور انکار تقدیر کی دعوت دی۔ خراسان میں جہم بن صفوان ظاہر ہوا اور مذہب تعطیل اور خلق قرآن کی دعوت دینے لگا اس کے بالمقابل خراسان ہی میں مقاتل بن سلیمان مفسر کھڑا ہوا جس نے صفات باری تعالیٰ کے اثبات میں اتنا مبالغہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کو جسم بنا دیا۔ ادھر ان بدعتی فرقوں کی سرکوبی کے لئے علمائے تابعین اور ائمہ سلف میدان عمل میں نکل آئے جنہوں نے نہ صرف یہ کہ عوام کو ان کی بدعات اور غیر اسلامی عقائد پر متنبہ کیا بلکہ تدوین حدیث، استنباط فروع اور دیگر علوم عربیہ کی تصنیف کا کام انتہائی وسیع پیمانہ پر شروع کیا جو ہارون رشید کے عہد حکومت میں کمال کو پہنچ گیا۔ چنانچہ ہر علم وفن میں بے شمار تصنیفات منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو گئیں۔ لغت عرب میں بھی بیسیوں کتابیں لکھی گئیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جیسے جیسے علم کتابوں میں منتقل ہوتا گیا اور لوگوں کا ان تصنیفات پر اعتماد بڑھتا گیا اسی نسبت سے علماء کے حافظہ میں کمی آتی گئی حالانکہ اس سے پہلے صحابہ کرام اور تابعین عظام کا علم ان کے سینوں میں محفوظ ہوتا تھا۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

fat.com

پانچواں طبقہ

اس طبقہ کے تفصیلی حالات سے ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے لیکن ہم نے طوالت
سے بچنے کے لئے ان کے تراجم کی طرف مختصر اشارات کئے ہیں۔ اس طبقہ کے ذکر
ہونے والے ائمہ کرام ۰، سے زیادہ ہیں۔

۱۵۴ $\frac{1}{5}$ امام عُبَیداللہ بن عمر عَدَوِی مدنی (ع)

آپ کی کنیت ابوعثمان اور نام عبیداللہ بن عمر ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے ابوعثمان عبیداللہ بن عمر بن حفص
بن عاصم بن امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب العدوی المدنی۔ آپ خلیفہ ثانی عمر فاروق کی اولاد میں سے مدینہ کے رہنے
بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ عبداللہ، عاصم اور ابوبکر کے بھائی ہیں۔ آپ نے مشہور صحابیہ اُم خالد بن خالد سے ایک
حدیث روایت کی ہے۔ قاسم، سالم، عطاء، نافع، سعید مقبری اور زہری وغیرہ دوسرے علماء سے علم حدیث حاصل کیا
اور ان سے شعبہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، بشر بن فضل، ابو اسامہ، یحییٰ قطان، عبدالوہاب ثقفی، عبدالر
اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام الجرح والتعدیل امام یحییٰ بن معین اس سند عبیداللہ عن القاسم عن عائشہ کے متعلق فرماتے ہیں یہ موتیوں
سے جڑی ہوئی سونے کی لڑی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں ثقہ اور پختہ کار ہیں، دوسرے محدثین کہتے ہیں آپ صا
عابد، حجت اور کثیر العلم ہیں۔ ابنِ حسن کے فتنہ سے الگ تھلگ رہے تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں میں نے امام احمد سے
امام مالک، ایوب اور عبیداللہ کے متعلق پوچھا کہ ان تینوں میں سے حضرت نافع سے روایت کرنے میں زیادہ پختہ
کون ہے؟ فرمانے لگے ان سب سے زیادہ پختہ کار سب سے بڑے حافظِ حدیث اور سب سے زیادہ روایت کرنے
والے عبیداللہ ہیں۔ احمد بن صالح کہتے ہیں نافع سے حدیث بیان کرتے ہیں، میرے نزدیک عبیداللہ مالک سے
بہتر ہیں۔ امام یحییٰ بن معین سے ان دونوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا دونوں ایک جیسے ہیں اور کسی کو دوسرے
پر فضیلت نہیں دی۔

میں کہتا ہوں ابنِ مفضل نے اپنی کتاب میں عبیداللہ، مالک، ثوری اور شعبہ کو حفاظِ حدیث کے دوسرے طبقہ
میں ذکر کیا ہے۔ عبیداللہ کی عالی احادیث ثقفیات، جزء ابن الفرات، جزء ابن عیینہ اور جزء محمد بن عاصم میں پائی
جاتی ہیں۔ مجھے اپنی سند سے بواسطہ عبیداللہ حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ وہ اکثر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر کو ہاتھ سے چھونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ ہیثم بن عدی کے قول کے مطابق عبیداللہ نے ۱۴۷ھ کو

مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۵۵ ۲/۵ امام عقیل بن خالد بن عقیل ایلی (ع)

آپ کی کنیت ابو خالد ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نسبت ولاء رکھنے کی وجہ سے اموی کہلاتے ہیں۔ آپ شام کے مشہور شہر ایلہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ قاسم، سالم، عکرمہ، عراک بن مالک اور عمرو بن شعیب سے علم حدیث حاصل کیا۔ امام زہری سے بہت زیادہ استفادہ کیا اور بہت عمدہ تعلیم حاصل کی۔ آپ سے آپ کے بھتیجے سلامہ بن روح، یحییٰ بن ایوب، لیث، مفضل بن فضالہ، ابن لہیعہ اور اہل مصر روایت کرتے ہیں۔ کئی دفعہ امام زہری کے ساتھ ایک ہی محمل میں سوار ہو کر ایلہ سے مدینہ منورہ اور مدینہ منورہ سے ایلہ آئے۔ ان کے رفیق یونس کہتے ہیں: میں زہری کی احادیث کا عقیل سے بڑا عالم کوئی نہیں جانتا۔ امام احمد فرماتے ہیں عقیل یونس سے بہت کم خطا کرتے ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ اسی طرح دوسرے محدثین نے بھی ان کی توثیق کی ہے اور تمام اصحاب صحاح ستہ نے ان سے حجت پکڑی ہے۔ مصر میں ۱۴۴ھ میں اچانک داعی اجل کو لبیک کہا۔ بعض نے آپ کی وفات ۱۴۱ھ میں بتائی ہے۔ آپ کی احادیث بکثرت پھیلی ہوئی ہیں۔ ہمیں اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث حاصل ہوئی ہے کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھجور یا جو سے صدقۃ الفطر ایک صاع ادا فرمایا کرتے تھے"

۱۵۶ ۳/۵ امام یونس بن یزید ایلی (ع)

آپ کی کنیت ابو یزید ہے آپ بھی شہر ایلہ کے رہنے والے بلند پایہ اور قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ امیر المومنین حضرت معاویہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ عکرمہ، سالم، قاسم، زہری اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے امام اوزاعی، جریر بن حازم، لیث بن سعد، ابن وہب، عثمان بن عمر بن فارس اور دوسرے [illegible] نے اکتساب فیض کیا۔ حافظ احمد بن صالح مصری فرماتے ہیں۔ زہری سے اخذ علم میں ہم یونس پر کسی کو مقدم نہیں سمجھتے۔ امام زہری جب شہر ایلہ میں تشریف لاتے تو ان کے ہاں قیام فرماتے۔ پھر ان کے ساتھ ہی ایک [illegible] پر سوار ہو کر مدینہ منورہ تشریف لے جاتے۔ امام احمد فرماتے ہیں ثقہ ہیں۔ ابو سعید بن یونس کے قول کے مطابق آپ نے ۱۵۹ھ میں انتقال کیا۔

میں کہتا ہوں آپ کی احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ کتب حدیث میں محفوظ ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۵۷ ۴/۵ امام ابو الہذیل محمد بن ولید زبیدی حمصی (ع)

آپ بہت ضابطہ، شام کے نامور عالم اور حمص کے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ عہدہ قضا پر فائز رہے ہیں۔

ازہر بن سعید حرازی، راشد بن سعید مقری، مکحول، عمرو بن شعیب، زہری اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ امام زہری کے عقلمند اور پختہ کار تلامذہ میں سے ہیں۔ ان سے اوزاعی، یحیٰی بن حمزہ، محمد بن حرب، بقیہ بن ولید، عتبہ بن عثمان اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام زہری ان کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ اس نے میرے سینے کا سارا علم اپنے سینہ میں جمع کر لیا ہے۔ امام اوزاعی فرماتے ہیں زہری کی حدیث بیان کرنے میں زبیدی سے زیادہ پختہ کوئی نہیں ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں ان کی حدیث میں کوئی غلطی نہیں۔ خود زبیدی فرماتے ہیں میں نے رصافہ میں زہری کی خدمت میں مسلسل دس سال بسر کئے ہیں۔

ابن سعد فرماتے ہیں آپ اہل شام میں فتوی اور حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔ کہتے ہیں آپ نے ۷۰ سال کی عمر میں محرم ۱۴۸ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ مجھے زبیدی کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے شادی اور ولیمہ میں شرکت کی دعوت دی جائے اسے یہ دعوت قبول کر لینی چاہیئے۔

۱۵۸ — امام ہشام بن حَسّان اَزدِی (ع)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ عرب کے مشہور قبیلہ ازد سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ حسن بصری، محمد بن سیرین، عکرمہ، حمید بن ہلال، حفصہ، عطاء اور متعدد دوسرے علماء سے سماع کیا ہے۔ ان سے سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، دونوں حماد، روح بن عبادہ، ابوعاصم، مکی بن ابراہیم، عبدالرزاق اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں آپ حسن بصری کی حدیث سب لوگوں سے زیادہ جانتے تھے۔ حماد بن سلمہ ابن سیرین کی حدیث میں ان کے سوا کسی کو پسند نہیں کرتے تھے کہتے ہیں ان سے ایک ہزار احادیث مروی ہیں۔

فلاس کہتے ہیں ہشام بن حسان بڑے عبادت گذار اور خشیتِ الٰہی سے بہت رونے والے تھے۔ ایک دفعہ میں نے ان کے حج پر جانے کے لئے سواری، سفر خرچ اور دیگر ضروریات کا اہتمام کیا لیکن اس وقت ان کا حج پر جانا ان کی والدہ پر بہت شاق گذرا اور وہ اس صدمہ سے کانپنے لگیں۔ چنانچہ آپ نے ان کی خاطر حج کا ارادہ ملتوی کر دیا جب ان کا انتقال ہو گیا تو پھر آپ ہر سال حج کرتے تھے اور کبھی ایک دفعہ بھی حج نہیں چھوڑا۔ آپ روزہ بھی ہمیشہ رکھتے تھے۔ لیکن والدہ کی خاطر جمعہ کو ناغہ کرتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیئے اور جمعہ کا ناغہ بھی ترک کر دیا۔ حماد بن سلمہ کہتے ہیں ہشام کی حالت دیکھ کر رونا آتا تھا خود فرمایا کرتے تھے، کاش! میرا علم میرے لئے وجہ کفاف ہو جائے نہ مجھے اس کا فائدہ ہو اور نہ نقصان۔ مکی بن ابراہیم کے قول کے مطابق آپ نے شروع صفر ۱۴۷ھ میں وفات پائی۔

t.com

١٥٩ ٦/٥ ممتاز حافظِ حدیث ہشام دستوائی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابوبکر، نام ہشام اور ولدیت ابوعبداللہ سنبر ہے۔ ربیعہ کا مولی ہونے کی وجہ سے ربعی کہلاتے ہیں۔ آپ تجارتی کاروبار کرتے تھے اور اہواز کے ایک علاقہ دستوا سے آئے ہوئے کپڑے بیچتے تھے اسی وجہ سے آپ کو دستوائی کہا جاتا تھا۔ قتادہ، حماد بن ابی سلیمان، یحییٰ بن ابی کثیر، مطر وراق اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل کیا، اور آپ سے محمد بن ابی عدی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوداؤد، مسلم بن ابراہیم، ابوعمرو حوضی اور بہت سے دوسرے لوگوں نے کسبِ فیض کیا۔

امام شعبہ فرماتے ہیں بجز ہشام دستوائی لوگوں میں کوئی ایسا آدمی نہیں جس کے متعلق میں کہہ سکوں کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے علمِ حدیث حاصل کیا ہے۔ وہ قتادہ اور اس کی حدیث کا مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ ابوداؤد طیالسی فرماتے ہیں، ہشام دستوائی امیرالمؤمنین فی الحدیث ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں ان سے زیادہ پختہ کار کوئی نہیں ہے البتہ ان جیسا ہو تو ممکن ہے۔ شاذ بن فیاض کا بیان ہے کہ ہشام خشیتِ الٰہی سے اتنا روتے تھے کہ ان کی آنکھیں خراب ہو گئی تھیں اور وہ کہا کرتے تھے۔ کاش! ہم علم حدیث کی ذمہ داری سے نجات پا جائیں۔ نیز فرماتے ہیں مجھے تعجب ہوتا ہے کہ کوئی شخص عالم ہو کر کیسے ہنستا ہے۔

ابنِ سعد کہتے ہیں آپ ثقہ اور حجت ہیں مگر عقیدۂ قدر کی طرف مائل تھے ۱۵۲ھ یا ۱۵۳ھ میں انتقال فرمایا۔

١٦٠ ٧/٥ امام ابومحمد حبیب بن شہید ازدی (ع)

آپ بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ آپ کو امام حسن بصری، محمد بن سیرین، ابن ابی ملیکہ اور ان کے [illegible] سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک صحابی کو دیکھا ہے کیونکہ [illegible] سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے ہیں اور حضرت انس کا ۹۱ھ یا ۹۲ھ میں انتقال ہوا ہے۔ آپ کے سب سے بڑے شیخ ابو [illegible] نہدی ہیں۔ آپ سے شعبہ، یزید بن زریع، روح، قریش بن انس اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ کا شمار بلند پایہ لوگوں میں ہوتا ہے آپ کی روایت کردہ احادیث ایک سو تک پہنچتی ہیں، ثقہ کہتے ہیں۔ آپ نے ۱۴۵ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

١٦١ ١/٥ پیشوائے محدثین امام محمد بن عجلان

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور اپنے والد عجلان، عکرمہ، محمد بن کعب، نافع، عمرو بن شعیب اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے دونوں سفیان، ابن جریج، منصور بن معتمر، عبداللہ بن ادریس، یحییٰ بن سعید قطان، ابو عاصم

اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ مفتی، فقیہ، عالم ربانی اور جلیل القدر عالم تھے۔ مسجد نبوی میں آپ کا بہت بڑا حلقہ درس تھا۔ امام ابن عیینہ اور دوسرے محدثین نے آپ کی توثیق کی ہے لیکن آپ کے حافظہ میں قدرے ضعف تھا۔ ابو حاتم ابن مبارک سے نقل کرتے ہیں، مدینہ منورہ میں محمد بن عجلان سے بڑھ کر علماء سے مشابہت رکھنے والا کوئی نہیں تھا میں انہیں علماء میں یاقوت کے ساتھ تشبیہ دیتا تھا۔

واقدی کہتے ہیں میں نے عبید اللہ بن محمد سے سنا ہے کہتے تھے میرے والد محمد بحالت حمل والدہ کے پیٹ میں تین سال رہے ہیں۔ ولید بن مسلم کہتے ہیں میں نے امام مالک سے پوچھا حضرت عائشہ کی یہ حدیث کیسی ہے جس میں وہ فرماتی ہیں کہ کوئی عورت لمحہ بھر بھی دو سال سے زیادہ حاملہ نہیں رہ سکتی فرمانے لگے یہ تعجب خیز بات کون کہتا ہے۔ ہماری اس نیک ہمسائی عجلان کی بیوی نے بارہ سال میں تین بچے جنے ہیں ہر بچہ جننے سے پہلے چار سال حاملہ رہتی ہے۔ سعید بن داؤد زنبری کہتے ہیں۔ مجھے محمد بن عجلان نے بتایا ہے کہ میں اپنے والد کی زندگی میں چار سال حالتِ حمل میں رہنے کے بعد پیدا ہوا تھا۔

کہتے ہیں کہ محمد بن عجلان سے یہ غلطی سرزد ہوئی کہ وہ محمد بن عبد اللہ بن حسن کے ساتھ بغاوت میں شریک ہو گئے اور جب محمد قتل ہو گئے تو مدینہ منورہ کے گورنر جعفر بن سلیمان نے محمد بن عجلان کو کوڑے لگوانے چاہے کسی نے کہا کہ اگر خدا نخواستہ امام حسن بصری سے یہ حرکت سرزد ہو جاتی تو آپ اسے بھی کوڑے لگواتے؟ بولا نہیں تو اس نے کہا اہلِ مدینہ کے نزدیک محمد بن عجلان کا وہی مقام ہے جو اہلِ بصرہ کے نزدیک امام حسن بصری کا ہے۔ اس پر اس نے آپ کو معاف کر دیا۔ شیخین نے محمد کے ساتھ حجت نہیں پکڑی۔ انہوں نے ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۶۲ ۹/۵ حضرت جعفر بن محمد صادق مدنی (م ۴)

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ، نام جعفر اور صادق لقب ہے۔ پورا سلسلہ نسب یوں ہے۔ ابو عبد اللہ جعفر بن محمد بن علی بن شہید حسین بن علی بن ابی طالب الہاشمی العلوی۔ آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے چوٹی کے سادات میں سے ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ قاسم بن محمد کی بیٹی اور ان کی نانی عبد الرحمٰن بن ابو بکر کی صاحبزادی حضرت اسماء ہیں اسی لئے کہا کرتے تھے میں حضرت ابو بکر صدیق کے خاندان میں دو دفعہ پیدا ہوا ہوں۔ آپ نے اپنے نانا قاسم بن محمد اور اپنے والد ابو جعفر باقر کے علاوہ عبید اللہ بن ابی رافع، عروہ بن زبیر، عطاء، نافع اور چند دوسرے علماء سے اکتسابِ فیض کیا۔ اور آپ سے امام مالک، دونوں سفیان، حاتم بن اسمٰعیل، یحییٰ قطان، ابو عاصم نبیل اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں ان کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی اس لئے ظاہر یہی ہے کہ انہوں نے سہل بن سعد ساعدی صحابی کو دیکھا ہو گا۔ امام شافعی اور امام یحییٰ بن معین نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں میں نے جعفر بن محمد سے بڑا فقیہ کوئی نہیں دیکھا ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں ان جیسے آدمی کی ثقاہت و عدالت کے متعلق پوچھنے کی حاجت نہیں۔ صالح ابو الاسود کہتے ہیں میں نے جعفر بن محمد سے سنا ہے فرماتے تھے میرے مرنے

سے پہلے مجھ سے علم سیکھ لو کیونکہ میرے مرنے کے بعد تمہیں میری طرح علم حدیث کوئی نہیں پڑھائے گا۔ ہیاج بن بسطام کہتے ہیں کہ جعفر صادق غربا و مساکین کو اس طرح کھانا کھلاتے تھے کہ اکثر ان کے بچوں کے لئے کچھ نہیں بچتا تھا۔

میں کہتا ہوں اس سردار کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں اور بہت اچھی اور صحیح اسانید سے مروی ہیں۔ حفص بن غیاث نے ان کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جتنی مجھے حضرت علیؓ کی شفاعت کی اُمید ہے اتنی ہی مجھے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شفاعت کی اُمید ہے۔ کیونکہ انہوں نے مجھے دو دفعہ جنا ہے۔ آپ نے ۱۴۸ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ امام بخاری کے سوا باقی تمام ائمہ حدیث ان سے حجت پکڑتے ہیں۔

ان کی عالی احادیث مجھ کو اللطیفی عن الکجی عن ابی حاتم عنہ کے واسطے سے حاصل ہوئی ہیں۔ صاحب الحلیہ سفیان ثوری سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ انہوں نے خز کا ایک قیمتی کوٹ اور خز کا ہی ایک قیمتی کمبل زیب تن کیا ہوا ہے۔ میں نے کہا، اے رسول اللہ کے فرزند! یہ تو آپ کے آباء و اجداد کا لباس نہیں ہے فرمانے لگے وہ تنگدستی کی حالت میں تھے۔ اب زمانے [illegible] کے دہانے کھول دیئے ہیں، پھر کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ نیچے اون کا کوٹ پہنا ہوا تھا پھر کہا اے ثوری! [illegible] ہم نے اللہ تعالیٰ کے لئے اور یہ ظاہری لباس تمہارے لئے پہنا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے پہنا ہے اسے نیچے کر دیا ہے اور جو تمہارے لئے پہنا ہے اسے اوپر کر رکھا ہے۔

عتبہ خثعمی کہتے ہیں میں نے جعفر صادق سے سنا۔ فرماتے تھے [illegible] اور دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے۔ مجھے عالی سند سے بواسطہ جعفر یہ حدیث ملی ہے۔ [illegible] اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت [illegible] نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ مجوس کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے [illegible] ہوئے اور فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا ان کے ساتھ اہل کتاب [illegible] اس حدیث کی سند منقطع ہے۔

۱۶۳ ‏۱۰/د امام اعظم ابو حنیفہ کوفی (ق)

آپ کا نام نعمان بن ثابت بن زوطا ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے عراق کے بلند پایہ فقیہ ہیں۔ بنو تیم کی طرف نسبت ولاء کی وجہ سے تیمی کہلاتے ہیں۔ آپ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ جب حضرت انس کوفہ تشریف لائے تو آپ نے انہیں کئی دفعہ دیکھا ہے۔ ابن سعد سیف بن جابر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خود امام ابو حنیفہ سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ عطاء، نافع، عبدالرحمن بن ہرمز اعرج، عدی بن ثابت، سلمہ بن کہیل، ابو جعفر محمد بن علی، قتادہ، عمرو بن دینار، ابو اسحاق اور دوسرے بہت سے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ سے زفر بن ہذیل، داؤد طائی، قاضی ابو یوسف، محمد بن حسن، اسد بن عمرو، حسن بن زیاد لؤلؤی، نوح، ابو مطیع بلخی اور متعدد دوسرے علماء نے علم فقہ سیکھا۔ آپ نے فقہ کی تعلیم حماد بن ابی سلیمان وغیرہ سے حاصل کی تھی امام وکیع، یزید بن ہارون، سعد بن صلت، ابو عاصم، عبدالرزاق

عبیداللہ بن موسیٰ، ابونعیم، ابوعبدالرحمٰن مقری اور دوسرے بہت سے لوگ آپ سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ آپ امامت کے درجہ تک پہنچے ہوئے عالم باعمل، پرہیزگار، عبادت گذار اور جلیل القدر شخصیت کے مالک تھے۔ بادشاہوں کے نذرانے اور تحائف قبول نہیں کرتے تھے۔ تجارتی کاروبار سے معاش حاصل کرتے تھے۔

یزید بن ہارون سے پوچھا گیا۔ سفیان ثوری اور ابوحنیفہ سے زیادہ فقیہ کون ہے؟ فرمایا فقہ ابوحنیفہ زیادہ جانتے ہیں اور حدیث سفیان ثوری زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں ابوحنیفہ سب لوگوں سے زیادہ فقہ جانتے ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں فقہ میں سب لوگ ابوحنیفہ کے عیال ہیں۔ یزید کہتے ہیں میں نے ابوحنیفہ سے زیادہ پرہیزگار اور ان سے زیادہ عقلمند کوئی نہیں دیکھا۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں، ان کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے اور نہ کسی طرح متہم ہیں یزید بن عمر بن ہبیرہ نے آپ کو عہدۂ قضا کے سلسلے میں پیڑا آپ نے مار پیٹ برداشت کرلی مگر منصب قضا قبول نہ کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ابوحنیفہؒ امام ہیں۔

قاضی ابویوسف فرماتے ہیں میں ایک دفعہ امام ابوحنیفہ کے ہمراہ جا رہا تھا۔ آپ کو دیکھ کر ایک آدمی دوسرے سے کہنے لگا یہ ابوحنیفہ ہیں عبادت میں مصروف رہنے کی وجہ سے رات بھر نہیں سوتے آپ نے یہ سن کر فرمایا بخدا! لوگ میرے متعلق وہ بات نہ کہیں جو میں نے نہیں کی۔ اس کے بعد آپ واقعۃً ساری رات نماز، دعا اور تضرع میں بسر کرتے تھے۔

میں کہتا ہوں میں نے آپ کے فضائل و مناقب ایک مستقل کتاب میں جمع کئے ہیں آپ نے ۱۵۰ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا، مجھے اپنی سند کے ساتھ آپ کے واسطہ سے حضرت جابر کی یہ حدیث ملی ہے۔ عطاء کہتے ہیں، میں نے حضرت جابر کو ایک ہلکی قمیض میں نماز پڑھتے دیکھا ہے آپ پر تہبند اور چادر وغیرہ دوسرا کوئی کپڑا نہیں تھا، میرے خیال میں انہوں نے ہمیں یہ دکھانے کے لئے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں اس طرح نماز پڑھی۔

۱۶۴ $\frac{11}{5}$ امام ابن جُریج مکیّ (ع)

آپ کی کنیت ابوالولید ہے بعض کہتے ہیں ابوخالد ہے اور نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے آپ رومی الاصل ہیں، بنوامیہ سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں۔ مکہ معظمہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور حرمِ پاک کے نامور فقیہ ہیں۔ جوڑی کے عالم اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں اپنے والد بزرگوار کے علاوہ کسی قدر مجاہد سے بھی علم حاصل کیا۔ زیادہ تر استفادہ عطاء بن ابی رباح سے کیا، میمون بن مہران، عمرو بن شعیب، زہری، نافع اور دوسرے بہت سے لوگوں سے مستفیض ہوئے ۸۰ ہجری سے کچھ سال بعد پیدا ہوئے۔ صغار صحابہ کا زمانہ پایا ہے لیکن علمِ حدیث کسی سے حاصل نہیں کیا۔ ان سے دونوں سفیان، مسلم بن خالد، ابن علیہ، حجاج بن محمد، ابوعاصم، روح، وکیع، عبدالرزاق اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں آپ علم کا خزانہ تھے۔ آپ نے اور سعید بن ابی عروبہ نے علم حدیث میں سب سے پہلے کتابیں تصنیف کیں۔ عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے ابن جریج سے اچھی نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا میں انہیں دیکھ کر ہی فیصلہ کرتا کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ کہتے ہیں کسی نے امام عطاء سے پوچھا ہم آپ کے بعد

t.com

علمی مسائل کس سے حل کرائیں گے؟ فرمایا اگر خدا نے زندگی بخشی تو یہ نوجوان ابن جریج میرے قائمقام ہوگا۔

میں کہتا ہوں ابن جریج پختہ کار عالم ہیں لیکن تدلیس کے عادی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں انہوں نے یتیم کے مال میں زکوٰۃ کی حدیث عمرو بن شعیب اور ابو زناد سے نہیں سنی۔ یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں میرے نزدیک حضرت نافع سے استفادہ کرنے میں ابن جریج امام مالک سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ جریر کہتے ہیں ابن جریج متعہ کے قائل تھے اسی لئے ۶۰ عورتوں سے شادی کی۔ ابن مدینی کہتے ہیں عطاء کا علم ابن جریج سے زیادہ کسی کے پاس نہیں تھا۔ ابن جریج کا اپنا بیان ہے میں نے امام ابن شہاب زہری سے کچھ نہیں سنا۔ انہوں نے مجھے اپنی ایک کتاب دی تھی جب میں نقل کر لیا پھر انہوں نے مجھے اس کے روایت کرنے کی اجازت دے دی۔ کہتے ہیں انہوں نے قرأت کے متعلق مجاہد سے دو باتیں سنی ہیں۔ عبدالوہاب بن ہمام کہتے ہیں ابن جریج فرمایا کرتے تھے تحصیل علم کے سلسلہ میں میں امام عطاء کی خدمت میں ۱۸ سال رہا ہوں۔

واقدی کہتے ہیں ابن جریج نے شروع ذی الحجہ ۱۵۰ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ خالد بن نزار ایلی کہتے ہیں۔ میں ۱۵۰ھ میں امام ابن جریج کی کتابیں لے کر ان سے پڑھنے کے لئے آیا۔ لیکن میرے مکہ پہنچنے سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ مؤمل بن اسماعیل کا بیان ہے کہ آپ کا ۱۵۱ھ میں حج سے پہلے انتقال ہو گیا تھا۔ محدثین کی ایک جماعت نے بھی آپ کی وفات کی یہی تاریخ بتائی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابن مدینی نے جو آپ کی تاریخ وفات ۱۵۹ھ بتائی ہے یہ ان کا وہم ہے امام ابن جریج اپنی زندگی کے آخر میں بصرہ میں تشریف لائے تھے اور وہاں درس حدیث دیا تھا۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں آپ اصل میں رومی تھے اور خالد بن اسید اموی کے لڑکوں سے نسبت ولاء رکھتے تھے۔ یحییٰ قطان کہتے ہیں انہوں نے مجاہد سے حدیث [illegible] سنی تھی اور [illegible] سے [illegible] چند چیونٹیاں مر جائیں وہ اتنی مٹھیاں غلہ صدقہ کرے۔ ابو حاتم کہتے ہیں ابن جریج [illegible] کے سوا سارا مہینہ روزہ رکھتے تھے اور ان کی ایک بیوی بھی بڑی عبادت گذار تھی۔ امام شافعی فرماتے ہیں ابن جریج نے ۹۰ عورتوں سے نکاح متعہ کیا۔ حتیٰ کہ قوت باہ حاصل کرنے کے لئے رات کے وقت ایک اوقیہ [illegible] کے تیل کا حقنہ کیا کرتے تھے۔ عبدالرزاق کا بیان ہے ابن جریج بالوں میں سیاہ خضاب لگایا کرتے تھے اور بیش قیمت عمدہ خوشبو استعمال کیا کرتے تھے آپ بادشاہ [illegible] تھے ایک دفعہ ہم ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بھیک مانگنے والے نے آپ سے سوال کیا آپ نے اسے ایک اشرفی دے دی۔

ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش عام جحاف کے سال ۸۰ھ میں ہوئی تھی

۱۶۵ ۱۲/۵ عظیم المرتبت امام ابن ابی لیلیٰ کوفی

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن اور نام محمد ہے سلسلہ نسب یوں ہے ابو عبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ الفقیہ المقری آپ کوفہ کے نامور مفتی اور [illegible] قاضی تھے اپنے بھائی عیسیٰ [illegible] شعبی، عطاء [illegible] نافع [illegible] بن مرہ [illegible]

fat.com

جماعت سے علم حدیث پڑھا۔ آپ کے والد عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کبار تابعین سے ہیں لیکن وہ ان کی کم سنی میں ہی فوت ہو گئے تھے اس لئے یہ ان سے اکتسابِ فیض نہ کر سکے۔ ان سے شعبہ، دونوں سفیان، زائدہ، وکیع، خریبی، ابونعیم اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

احمد بن یونس کہتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سب اہلِ دنیا سے بڑے فقیہ ہیں۔ عجلی کہتے ہیں آپ سچ بولنے والے فقیہ، سنت کے مطابق عمل کرنے والے محدث اور اصول تجوید کے لحاظ سے تلاوت کرنے والے قاری تھے۔ مشہور قاری حمزہ نے ان سے فنِ تجوید حاصل کیا تھا۔ محدثین آپ کی حدیث کو قبول کر لیتے تھے۔ ابوزرعہ کہتے ہیں کچھ زیادہ قوی نہیں ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں مضطرب الحدیث ہیں۔ میں کہتا ہوں ان کی حدیث حسن کے درجہ کی ہوتی ہے صحیح کے درجہ کو نہیں پہنچتی۔ کیونکہ یہ محدثین کے نزدیک اچھے ضبط کرنے والے نہیں تھے۔ ان کے فضائل و مناقب بہت ہیں۔ انہوں نے رمضان المبارک ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔

ابوحفص آبار ان سے روایت کرتے ہیں ایک دفعہ میں محدث مکہ امام عطاء بن ابی رباح کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ مجھ سے مختلف مسائل پوچھنے لگے لیکن یہ چیز آپ کے تلامذہ کو ناگوار گذری اس پر امام عطاء فرمانے لگے یہ مجھ سے بڑے عالم ہیں انکار کیوں کرتے ہو۔

۱۶۶ ۱۳/۵ امام جعفر بن بُرقان رَقی (م ۴)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ بنو کلاب کے ساتھ نسبتِ ولاء کی وجہ سے کلابی کہلاتے ہیں۔ آپ شہر رقہ کے رہنے والے جزیرۂ فرات کے نامور مفتی اور بلند پایہ محدث ہیں۔ یزید بن اصم، میمون بن مہران، عطاء بن ابی رباح اور ابنِ شہاب زہری سے علمِ حدیث حاصل کیا اور آپ سے سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، معمر، زہیر بن معاویہ، وکیع، کثیر بن ہشام، ابونعیم اور دوسرے لوگ مستفیض ہوئے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں میں نے ان سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام احمد فرماتے ہیں انہیں زہری سے سماع حاصل نہیں اور یہ ان کی حدیث میں خاص طور پر کمزور ہیں۔ امام نسائی اور دوسرے محدثین کہتے ہیں ان کے ساتھ کوئی حرج نہیں۔

میں کہتا ہوں امام بخاری نے ان سے حجت نہیں پکڑی۔ ان کا ۱۵۴ھ میں انتقال ہوا۔ یہ امام زہری کی حدیث میں اگر کچھ کمزور ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ان کی خدمت میں زیادہ عرصہ نہیں رہے اور نہ ان سے زیادہ حدیث لی ہے۔ ورنہ فی نفسہ یہ بات کے سچے، حدیث کے نامور حافظ اور عظیم الشان عالم ہیں ان کی حدیث کا قبول کرنا واجب ہے۔ رحمہ اللہ تعالےٰ۔

۱۶۷ ۱۴/۵ امام محمد بن اسحاق صاحبِ مغازی (م ۴)

آپ کی کنیت ابوبکر ہے، مدینہ منورہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث اور مغازی کے مستند مصنف ہیں۔ قیس

Marfa

بن مخرمہ بن مطلب کی طرف نسبتِ ولاء کی وجہ سے مطلبی کہلاتے ہیں۔ آپ کو خادم رسول اللہ حضرت انسؓ کو دیکھنے کا فخر حاصل ہے۔ آپ نے اپنے والد اور چچا موسیٰ کے علاوہ فاطمہ بنت منذر، قاسم، عطاء، اعرج، محمد بن ابراہیم تیمی، عمرو بن شعیب، نافع، ابوجعفر باقر، زہری اور دوسرے بہت لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے جریر بن حازم، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، ابراہیم بن سعد، زیاد بن عبداللہ بکائی، سلمہ بن فضل ابرش، عبدالاعلی شامی، محمد بن سلمہ حرانی، یونس بن بکیر، یزید بن ہارون، احمد بن خالد وہبی، یعلی بن عبید اور دوسرے متعدد اہل علم سے روایت کرتے ہیں۔ یہ علم کا خزانہ اور مغازی اور سیر کے علم میں حبرِ اُمت ہیں یہ حدیث کے زیادہ ضبط کرنے والے نہیں تھے اس لئے ان کی حدیث صحت کے درجہ سے گر گئی ہے۔ ورنہ فی نفسہ یہ صدوق اور پسندیدہ ہیں۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابان بن عثمان سے سماع کیا ہے۔ امام یحییٰ نے یہ بھی کہا ہے یہ ثقہ ہیں لیکن قابل حجت نہیں ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔ ان کی حدیث حسن ہوتی ہے۔ امام علی بن مدینی فرماتے ہیں ان کی حدیث میرے نزدیک صحیح ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں یہ قوی نہیں ہیں دارقطنی کہتے ہیں ان سے حجت نہیں پکڑی جاتی۔

امام شعبہ فرماتے ہیں یہ امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔ یزید بن ہارون کا بیان ہے اگر میں بادشاہ ہوتا تو محمد بن اسحاق کو تمام محدثین پر امیر مقرر کر دیتا۔ امام مالک ان سے بگڑے ہوئے تھے۔ اس لئے ان کے حق میں اچھے خیالات کا اظہار نہیں کیا۔ وجہ یہ ہے کہ کسی نے امام مالک کے پاس ان کی شکایت کی کہ انہوں نے کہا ہے۔ مالک کا علم میرے سامنے پیش کرو میں اس کا بیطار (بیماریوں کا جاننے والا) ہوں۔ اس پر امام مالک نے فرمایا، دجالوں میں سے اس دجال کو دیکھو۔ گویا امام مالک کا یہ فرمان ایک معاصرانہ چشمک ہے۔ ابن عیینہ فرماتے ہیں میں نے کسی کو ابن اسحاق پر تہمت لگاتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ عقیدہ قدر کی طرف مائل تھے۔ ابن عدی کہتے ہیں مرغوں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے۔ محدثین کے درمیان یہ طے شدہ امر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی اور جنگی کارناموں میں ابن [illegible] ہی رجوع کیا جاتا ہے۔ گو بعض اوقات یہ شاذ قول بھی نقل کر جاتے ہیں اور حلال و حرام کے بیان میں حجت نہیں سمجھے جاتے لیکن بالکل گئے گذرے بھی نہیں ان سے استشہاد کیا جاتا ہے۔

ایک جماعت کے قول کے مطابق ۱۵۱ھ میں فوت ہوئے بعض نے ۱۵۲ھ بھی بتایا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطے سے ابوقتادہ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا عصر کی نماز پڑھانے آئے امامہ بنت ابوالعاص آپ کے کندھے پر تھی جب آپ رکوع کرنے لگتے تو اس کو زمین پر بٹھا دیتے جب کھڑے ہوتے تو اس کو دوبارہ کندھے پر بٹھا لیتے نماز ختم ہونے تک ہر رکعت میں اس طرح کرتے رہے۔

۱۶۸ ۱۵/د عالم خراسان امام مقاتل بن حیان بلخی (م ۱۴[illegible])

آپ کی کنیت ابوبسطام ہے۔ آپ بلخ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ گھوڑے کی تجارت کرتے تھے امام شعبی، عکرمہ، مجاہد، عبداللہ بن بریدہ، سالم بن عبداللہ، مسلم بن ہیصم، ضحاک اور دوسری ایک جماعت سے علم حدیث

حاصل کیا۔ ان سے ان کے شیخ علقمہ بن مرثد کے علاوہ بکیر بن معروف، ابراہیم بن ادہم، عبداللہ بن مبارک، محاربی، عیسی غنجار اور دوسرے لوگوں نے کسب کمال کیا۔

آپ صادق القول امام، نیکوکار و عبادت گذار صوفی اور گرامی قدر اور متبع سنت حافظِ حدیث تھے۔ ابومسلم خراسانی کے ایام بغاوت میں کابل بھاگ گئے تھے۔ وہاں بہت سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور ان کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ امام یحیٰی بن معین اور امام ابوداؤد نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں ان کے ساتھ کوئی حرج نہیں۔

میں کہتا ہوں اس زمانہ میں ان کے ہمنام مقاتل بن سلیمان مفسر کبھی تھے یہ منکر الحدیث ہیں ان پر تجسیم کا الزام ہے بایں ہمہ یہ علم کا خزانہ اور فن تفسیر میں بحرِ زخار تھے۔

۱۶۹ ۱۶/۵ امام کہمس (ع)

ان کے حالات میری دوسری کتاب میں مذکور ہیں۔ ان کا نام کہمس بن حسن ہے ان کا مفصل ترجمہ التہذیب میں ہے

۱۷۰ ۱۷/۵ امام حسین المعلّم بصری (ع)

آپ کا پورا نام حسین بن ذکوان ہے۔ آپ کی ساری زندگی کتاب و سنت کا درس دینے میں گذری اس لئے معلم آپ کے نام کا جزو لاینفک بن گیا۔ آپ کو مکتب بھی کہا جاتا ہے۔ آپ بصرہ کے رہنے والے پختہ کار عالم اور ممتاز حافظِ حدیث ہیں آپ نے ابن بریدہ، عطاء بن ابی رباح، عمرو بن شعیب، قتادہ، یحیٰی بن ابی کثیر اور متعدد لوگوں سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے علم حاصل کیا ہے۔ ان میں سے چند قابلِ ذکر نام یہ ہیں۔

ابراہیم بن طہمان، عبداللہ بن مبارک، عبدالوارث، یحیٰی قطان، غندر، یزید بن زریع اور روح بن عبادہ وغیرہ۔ امام ابوحاتم اور امام نسائی نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔

میرا خیال ہے کہ آپ کی وفات ۱۴۰ھ سے چند سال بعد ہوئی۔ آپ نے ۶۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔ آپ بڑے جلیل القدر اور کثیر العلم انسان تھے۔

۱۷۱ ۱۷/۵ امام ثور بن یزید قدری (خ ۴)

آپ کی کنیت ابوخالد ہے۔ قبیلہ بنو کلاع کی طرف منسوب اور حمص شہر کے رہنے والے ہیں۔ پختہ کار حافظِ حدیث ہیں۔ خالد بن معدان، عطاء، راشد بن سعد، رجاء بن حیوہ، عمرو بن شعیب، حبیب بن عبید اور چند دیگر علماء سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے سفیان بن عیینہ، بقیہ، عیسیٰ بن یونس، یحیٰی قطان، ابوعاصم، عبدالرزاق اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ امام یحیٰی قطان فرماتے ہیں میں نے کوئی شامی ان سے زیادہ ثقہ نہیں دیکھا۔ ابوحاتم کہتے ہیں صدوق اور حافظ ہیں۔ وکیع فرماتے ہیں ان کی حدیث صحیح ہے۔ میں نے جتنے لوگ دیکھے ہیں یہ ان سب سے زیادہ

t.com

عبادت کرنے والے تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ابن سعد اور ایک جماعت کہتی ہے کہ ۱۵۳ھ میں فوت ہوئے۔ یحیی بن بکیر سال وفات ۱۵۵ھ بتاتے ہیں۔

میں کہتا ہوں اگر ان میں انکار تقدیر کی بدعت نہ ہوتی تو ان کی امامت پر سب کا اجماع ہوتا۔

۱۷۲ ۱۸/۵ بحیر بن سعد حمصی (۴)

آپ کی کنیت ابو خالد ہے۔ آپ کو قبیلہ سحول اور قبیلہ بنو کلاع کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے سحولی کلاعی کہا جاتا ہے۔ مشہور حافظ حدیث ہیں۔ ان کے پاس خالد بن معدان کی ایک کتاب اور سحول سے لکھی ہوئی احادیث تھیں ان کے سوا ان کے پاس اور کچھ نہ تھا آپ سے معاویہ بن صالح، اسماعیل بن عیاش، بقیہ، محمد بن حرب اور محمد بن حمیر روایت کرتے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں شام میں بحیر سے زیادہ پختہ کار کوئی محدث نہیں ہاں حریز ہو تو ممکن ہے۔ دحیم اور امام نسائی نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۷۳ ۲۰/۵ قاضی اندلس امام معاویہ بن صالح حضرمی حمصی (م)

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ آپ حمص کے رہنے والے ممتاز فقیہ ہیں۔ شکست کھانے کے بعد آپ والی اندلس عبدالرحمن بن معاویہ کے ہمراہ اندلس چلے گئے تھے۔ آخر عمر میں حج کرنے کے لئے آئے تھے۔ آپ نے شریح بن عبید، مکحول، زیاد بن ابی سودہ، ابو الزاہریہ، عبدالرحمن بن جبیر، ربیعہ قصیر اور ایک جماعت سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے لیث، ابن وہب، معن، ابن مہدی، اسد بن موسیٰ، ابو صالح کاتب لیث اور متعدد دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے ان لوگوں نے مکہ میں آپ سے استفادہ کیا۔ امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں [illegible] صدوق ہیں۔

میں کہتا ہوں امام بخاری نے ان سے حجت نہیں پکڑی۔ ۱۵۸ھ کے بعد میں فوت ہوئے آپ علم کا خزانہ اور صداقت کی کان ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۷۴ ۲۱/۵ نامور حافظ حدیث حنظلہ بن ابی سفیان مکی (ع)

آپ مشہور دشمن رسول امیہ بن خلف کی اولاد میں سے ہیں۔ بڑے ثقہ حافظ حدیث ہیں۔ طاؤس، عطاء، مجاہد، نافع عمری، قاسم، سالم سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع، معافی بن عمران، مکی بن ابراہیم، ابو عاصم، ابن وہب اور دوسرے لوگوں نے روایت لی ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں ثقہ ہیں ثقہ ہیں۔ امام یحیی بن معین فرماتے ہیں ثقہ اور حجت ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں آپ کی اکثر روایات درست ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ ۱۵۱ھ تک زندہ رہے۔

۱۷۵ ‏ ۲۲/۵ امام حریز بن عثمان رحبی حمصی (خ ۴)

آپ کی کنیت ابو عثمان ہے۔ بلند پایہ حافظِ حدیث اور حمص کے محدث ہیں۔ ان کا شمار صغار تابعین میں ہوتا ہے۔ علمِ حدیث کے بڑے ضبط کرنے والے تھے۔ ان میں حضرت علی سے انحراف پایا جاتا تھا یعنی ناصبی تھے۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن بسر مازنی، خالد بن معدان، راشد بن سعد، عبدالرحمٰن بن میسرہ، حبیب بن عبید اور ایک جماعت سے حدیث پاک کا سماع کیا اور ان سے بقیہ بن ولید، یحییٰ قطان، حجاج اعور، ابوالیمان، علی بن عیاش، آدم بن ابی ایاس، یحییٰ بن صالح، علی بن جعد اور بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے شام اور عراق میں علمِ حدیث کی تعلیم دی۔ دو سو احادیث روایت کرتے ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں ان کے عقیدہ کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے وہ میرے نزدیک صحیح نہیں ہے اور میں شام میں ان سے زیادہ پختہ کار کوئی نہیں جانتا۔ امام فرماتے ہیں حریز ثقہ ہے ثقہ ہے۔ ابوالیمان کہتے ہیں ایک آدمی کو کچھ برا بھلا کہتے تھے پھر اس سے باز آگئے۔ علی بن عیاش حریز سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی سے کہنے لگے کیا میں حضرت علیؓ کو گالی دیتا ہوں بخدا! میں نے ان کو کبھی گالی نہیں دی۔

میں کہتا ہوں حریز کی عبداللہ بن بسر سے عالی حدیث جزء غطریفی میں موجود ہے۔ آپ نے سنہ ۱۶۲ھ یا سنہ ۱۶۳ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۷۶ ‏ ۲۳/۵ امام سعید بن ابی عروبہ بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو نضر ہے۔ بنو عدی کا مولیٰ ہونے کی وجہ سے عدوی کہلاتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے چوٹی کے عالم اور بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے حسن بصری، محمد بن سیرین، ابو نضرۃ عبدی، ابو رجاء عطاردی، نضر بن انس قتادہ، مطر وراق اور دوسرے بہت سے لوگوں سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے بشر بن مفضل، ابن علیہ، غندر، یحییٰ بن سعید، روح بن عبادہ، عبدالوہاب بن عطاء، سعید بن عامر ضبعی، ابو عاصم، انصاری، اور دوسرے بہت سے لوگ مستفیض ہوئے۔ امام یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بصرہ میں ابواب پر حدیث کی کتاب تصنیف کی۔ امام احمد فرماتے ہیں ان کا علم کتاب میں نہیں بلکہ سینہ میں تھا۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں، یہ قتادہ سے علمِ حدیث روایت کرنے میں دوسرے سب لوگوں سے زیادہ پختہ ہیں، ہشام اور شعبہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ ابو عوانہ کہتے ہیں اس زمانہ میں ہمارے نزدیک سعید سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں تھا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔ قتادہ اور سعید دونوں انکارِ تقدیر کا عقیدہ رکھتے تھے لیکن اسے چھپاتے تھے۔ کہتے ہیں وفات سے دس سال پہلے ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ انہوں نے سنہ ۱۵۶ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے اپنی سند کے ذریعے سعید بن ابی عروبہ کے واسطے سے احنف بن قیس کی یہ حدیث ملی ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ دونوں فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص دروازہ بند کر کے پردے لٹکا دے تو اس کو کامل مہر

t.com

دینا واجب ہو جاتا ہے اور تفریق کی صورت میں عورت پر عدت لازم ہوتی ہے۔

۱۷۷ $\frac{۲۴}{۵}$ شیخ الاسلام امام اَوزاعی (ع)

آپ کی کنیت ابوعمرو اور نام عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد ہے۔ آپ دمشق کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں ۸۸ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے عطاء بن رباح، قاسم بن مخیمرہ، شداد بن عمار، ربیعہ بن یزید، زہری، محمد بن ابراہیم تیمی، یحییٰ بن ابی کثیر، اور دوسرے بہت سے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ محمد بن سیرین کو فقط بیماری کی حالت میں دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ بعض کہتے ہیں ان سے سماع بھی کیا ہے اور آپ سے شعبہ، عبداللہ بن مبارک، ولید بن مسلم، مقل بن زیاد، یحییٰ بن حمزہ، یحییٰ بن سعید قطان، ابومغیرہ، محمد بن یوسف فریابی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے اکتساب فیض کیا آخر عمر میں بیروت کی سرحدی چھاؤنی میں ڈیرہ ڈال دیا تھا اور وہاں ہی انتقال فرمایا۔ آپ اصل میں سندھ کے قیدی تھے۔

ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں آپ کی صنعت تحریر و کتابت اور خطوط نویسی تھی۔ آپ کے مکتوب بڑے پرتاثیر ہوتے تھے، میں کہتا ہوں یہ فقہ حدیث سے ان کی زائد استعداد تھی جو خداداد ذہانت سے کام لیتے ہوئے اپنے اندر پیدا کر لی تھی ورنہ آپ کا اصل فن کتاب و سنت اور ان سے استنباط کردہ فقہ تھا۔ ولید بن مزید کہتے ہیں آپ بعلبک میں پیدا ہوئے اور انتہائی تنگدستی میں بحالت یتیمی اپنی والدہ ماجدہ کی گود میں پرورش پائی۔ آپ نے علم و ادب میں جس طرح اپنی آپ تربیت کی اس طرح بادشاہ بھی اپنی اولاد کی تربیت کرنے سے عاجز ہیں۔ آپ کی زبان سے جو بھی کلمہ نکلتا سننے والے اس کے حفظ و ضبط کی کوشش کرتے میں نے آپ کو کھل کھلا کر ہنستے کبھی نہیں دیکھا۔ جب آخرت کے متعلق وعظ فرماتے تو حلقہ وعظ میں کوئی دل ایسا باقی نہ رہتا جو زار زار نہ رو رہا ہو۔

ایوب بن سوید کہتے ہیں ایک دفعہ امام اوزاعی محاذِ یمامہ پر جانے والی ایک فوج میں بھرتی ہو کر یمامہ پہنچے تو امام یحییٰ بن ابی کثیر نے انہیں مشورہ دیا کہ فی زمانہ امام حسن بصری اور امام محمد بن سیرین کا وجود باغنیمت ہے اور وہ اب پیرانہ سال ہیں۔ ان سے استفادہ اور سند عالی حاصل کرنے کے لئے فوراً بصرہ پہنچیے اور اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیے۔ چنانچہ امام اوزاعی فرماتے ہیں میں فوجی مہم سے فارغ ہو کر بصرہ پہنچا تو حضرت حسن بصری اللہ میاں کو پیارے ہو چکے تھے اور امام محمد بن سیرین مرض الموت میں بیمار تھے۔ اس لئے میں صرف ان کی عیادت اور بیمار پرسی کا ہی شرف حاصل کر سکا۔ آپ کے شاگرد خاص مقل بن زیاد فرماتے ہیں کہ امام اوزاعی نے ستر ہزار سوالات کے جواب دیئے۔

اسماعیل بن عیاش کہتے ہیں میں ۱۴۰ھ میں علماء کو یہ کہتے ہوئے سنتا تھا کہ فی زمانہ امام اوزاعی ساری امت کے عالم ہیں۔ امام ذہبی کہتے ہیں کہ امام اوزاعی اپنے سب اہل زمانہ سے افضل ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ میں کاروبار خلافت سنبھالنے کی پوری پوری صلاحیت موجود تھی۔ اسی لئے امام ابواسحاق فزاری فرماتے ہیں اگر مجھے اس امت کا خلیفہ منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے تو میں امام اوزاعی کو خلیفہ منتخب کروں گا۔ بشر بن منذر کہتے ہیں میں نے امام اوزاعی کو دیکھا

Marfat.c

ہے کہ کثرت گریہ اور فراوانی خشوع سے تقریباً نابینا ہو چکے تھے۔ ولید کہتے ہیں میں نے عبادت میں امام اوزاعی سے زیادہ کوشش کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ابو مسہر کا بیان ہے کہ امام اوزاعی ساری ساری رات نماز اور قرآن پڑھنے اور گریہ وزاری کرنے میں مصروف رہتے تھے۔ ولید بن مزید کہتے ہیں امام اوزاعی فرمایا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر بُرا وقت لاتا ہے تو ان پر جدل کا دروازہ کھول دیتا ہے اور ان سے عمل کی صلاحیت چھین لیتا ہے۔ عمرو بن ابی سلمہ کہتے ہیں میں نے امام اوزاعی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے مجھے آسمان پر لے گئے اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے عبدالرحمن تم ہو؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں تم ہی مصروف رہتے ہو میں نے کہا ہاں میرے رب! تیری عزت کی قسم! پھر وہ دونوں فرشتے مجھے زمین پر لے آئے۔

صفات باری تعالیٰ پر ایمان

محمد بن کثیر مصیصی کہتے ہیں میں نے امام اوزاعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہم علماء تابعین کے انبوہ میں کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور ہمارا کتاب وسنت میں وارد ہونے والی اللہ تعالیٰ کی تمام صفات پر ایمان ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں کہ اوزاعی اپنے اہل زمانہ کے عموماً اور اہل شام کے خصوصاً امام ہیں۔ ولید بن مزید کہتے ہیں امام اوزاعی کی پیدائش بعلبک میں ہوئی اور آپ نے پرورش علاقہ بقاع کی ایک بستی کرک میں پائی، پھر آپ کی والدہ آپ کو بیروت میں لے آئیں۔ آپ فرماتے تھے سلف صالحین کے نقش قدم پر چلو خواہ لوگ تم سے ناراض ہو جائیں اور لوگوں کے رائے وقیاس سے دور رہو خواہ وہ چکنی چپڑی باتوں سے کتنا ہی مزین ہو تم صراط مستقیم پر گامزن رہے تو جلد ہی تم پر حقیقت حال واضح ہو جائے گی۔ عامر بن یساف کا بیان ہے کہ میں نے امام اوزاعی کو کہتے ہوئے سنا ہے، کہ جب تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا علم ہو جائے تو پھر اس کے سوا کسی بات کو قبول نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ہی مبلغ بن کر آئے ہیں۔ امام ابو اسحاق فزاری کہتے ہیں امام اوزاعی فرماتے تھے پانچ چیزیں صحابہ کرام اور تابعین عظام کا طغرائے امتیاز تھیں جماعت سے وابستگی، سنت کی اتباع، مساجد کی آبادی، قرآن حکیم کی تلاوت اور راہ خدا میں جہاد، ابن شابور کہتے ہیں امام اوزاعی فرماتے تھے جو شخص علماء کے نوادر پر عمل کرے گا وہ اسلام سے نکل جائے گا۔ نیز فرمایا جب کوئی شخص کوئی بدعت جاری کرتا ہے تو اس سے پرہیزگاری سلب ہو جاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا عبادت کے سوا کسی اور مقصد کے لئے علم سیکھنے والوں اور شبہ کی بنا پر حرام کو حلال سمجھنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔

فریابی کہتے ہیں ایک دفعہ سفیان بن عیینہ، امام اوزاعی اور عباد بن کثیر مکہ مکرمہ میں جمع ہوئے تو سفیان نے امام اوزاعی سے کہا ابو عمرو! خلیفہ سفاح کے چچا عبداللہ بن علی کے دربار میں آپ کی اس سے جو گفتگو ہوئی تھی اس کی تفصیل ہمیں بتائیے فرمایا سنئے! جب وہ شام آیا اور بنو امیہ کے قتل عام سے فارغ ہوا تو ایک دن اس نے اپنا دربار منعقد کیا۔ سپاہیوں کو چار قطاروں میں اس طرح کھڑا کیا کہ ایک قطار کے ہاتھوں میں ننگی تلواریں، دوسری کے ہاتھوں میں بیڑیاں، تیسری کے ہاتھوں میں لاٹھیاں اور چوتھی قطار کے ہاتھوں میں کوڑے تھے پھر مجھے لانے کے لئے پیادے بھیجے جب ہم دروازے پر پہنچے تو انہوں نے مجھے سواری سے اتار لیا پھر دو پیادوں نے مجھے دونوں بازوؤں سے پکڑ لیا اور مذکورہ بالا قطاروں کے درمیان مجھے ایسی جگہ کھڑا کر دیا جہاں سے وہ میری بات بآسانی سن سکتا تھا۔ مجھے سامنے کھڑا دیکھ کر بولا تم ہی عبدالرحمن بن عمرو

t.com

اوزاعی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! اللہ تعالیٰ امیر کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ بولا تم بنو امیہ کے قتل عام کے متعلق کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا آپ نے ان سے امن کا عہد کیا تھا جسے بہرصورت آپ کو پورا کرنا چاہیے تھا۔ کڑک کر بولا تم پر ہلاکت ہو۔ میں اپنے اور ان کے درمیان کسی معاہدۂ امن کا ذکر نہیں سننا چاہتا۔ اس وقت میری روح قتل کے خوف سے کانپنے لگی لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں کھڑے ہونے کا تصور کرتے ہوئے اپنی جان سے بے پرواہ ہو کر کہا آپ پر ان کا خون بہانا حرام تھا۔ اب تو وہ غصہ سے بھر گیا۔ اس کی رگیں پھول گئیں اور آنکھیں سرخ ہو گئیں اور پہلے سے زیادہ کڑک کر کہنے لگا۔ تم پر ہلاکت ہو۔ وہ کیوں؟ میں نے کہا اس لئے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین گناہوں میں سے کسی ایک کے سوا کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے۔ کسی شخص کو ناحق قتل کرنے یا اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے۔ یہ سن کر بولا تم ہلاک ہو جاؤ کیا یہ ہماری خلافت شرعی نہیں ہے؟ میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتی ہے۔ کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے حق میں خلافت کی وصیت نہیں فرمائی تھی؟ میں نے عرض کی اگر آپ نے وصیت فرمائی ہوتی تو حضرت علی خلافت کے فیصلے کے لئے حکم نہ فرماتے۔ یہ سن کر وہ چپ تو ہو گیا مگر غصہ سے تملا اٹھا مجھے امید تھی کہ ابھی میرا سر میرے آگے گرتا ہے مگر اس کے برعکس اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسے باہر نکال دو۔ چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور ابھی اپنے گھر کا زیادہ فاصلہ طے نہیں کیا تھا کہ پیچھے سے ایک سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا نظر آیا۔ میں ڈرا کہ یہ مارنے آیا ہے۔ چنانچہ میں سواری سے نیچے اترا تاکہ قتل سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ میں نے ابھی تکبیر کہہ کر نماز شروع کی تھی کہ سوار نے آکر السلام علیکم کہا اور بولا امیر نے آپ کی خدمت میں اشرفیوں کی یہ تھیلی پیش کی ہے۔ یہ سن کر میری جان میں جان آئی اور میں نے یہ سارا مال گھر پہنچنے سے پہلے پہلے غربا اور مساکین میں تقسیم کر دیا۔

مجھے اپنی سند سے امام اوزاعی کی یہ روایت پہنچی ہے۔ محمد بن کثیر مصیصی کا بیان ہے کہ میں نے امام اوزاعی سے سنا ہے فرماتے تھے ہم علما تابعین کے انبوہ میں کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور کتاب و سنت میں وارد ہونے والی اللہ تعالیٰ کی تمام صفات پر ہمارا ایمان ہے۔ [illegible] اپنی سند سے موسیٰ بن اعین کہتے ہیں امام اوزاعی [illegible] سے پہلے ہم خوش طبعی اور ہنسی مذاق کر لیتے تھے مگر اب جب کہ ہم لوگوں کے پیشوا بن گئے [illegible] چاہئے۔ بقیہ کہتے ہیں میں نے امام اوزاعی سے سنا ہے فرماتے تھے مغربی اون کا لباس پہننا سنت اور [illegible] بدعت ہے۔ ولید بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی سے پوچھا ایک شخص کے پاس تھوڑا سا پانی ہے جس سے ایک ہی آدمی وضو کر سکتا ہے اس کا باپ بھی ساتھ ہے اب اس پانی سے خود وضو کرے یا اپنے باپ کو دے۔ فرمایا یہ پانی وضو کرنے کے لئے اپنے باپ کو دے کیونکہ یہ اس کا مال ہے۔

کسی نے امام موصوف سے پوچھا ایک آدمی کی ہر وقت مذی خارج ہوتی رہتی ہے وہ کیا کرے؟ فرمایا وہ اپنے عضو تناسل کی حفاظت اگر اس سے [illegible] ہو تو مثانے کی ایک تھیلی میں روئی بھر کر عضو کو اس میں رکھے اور ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے۔ نیز فرماتے تھے کسی کو مذی یا ودی خارج ہونے کی شکایت ہو تو وہ ذکر اور خصیتین کو سرد پانی سے دھویا کرے۔ امام اوزاعی فرماتے تھے طالب علموں کے تاج یعنی سر پر عمامہ باندھا کرو۔ تمہارے وقار میں اضافہ ہو گا۔ ولید کہتے ہیں میں نے

Marfat.c

امام اوزاعی کو عمامہ استعمال کرتے ہی دیکھا ہے۔ اس کا کوئی کنارا لٹکاتے نہیں تھے۔ آپ سے کسی نے پوچھا نماز میں خشوع ک
ہے؟ فرمایا نظر نیچی رکھنا، بدن کو پُرسکون بنانا اور دل میں رقت اور خشیت الٰہی پیدا کرنا اور یہی غم وحزن ہے۔ میں کہ
ہوں کافی عرصہ تک اہلِ شام اور ان کے بعد اہلِ اندلس امام اوزاعی کے مذہب پر عمل پیرا رہے پھر آہستہ آہستہ اس پر عمل کر
والے ختم ہوگئے اور اس مذہب کا ذکر صرف کتب خلاف میں ہی باقی رہ گیا۔

وفات عقبہ بن علقمہ بیروتی کہتے ہیں۔ امام اوزاعی ایک دن گھر کے حمام میں غسل کرنے کے لئے داخل ہوئے۔ گرمی حا
کرنے کے لئے آپ کی اہلیہ نے کوئلوں سے بھری ہوئی ایک انگیٹھی اندر رکھ دی، دروازہ بند کر دیا اور خود کسی کام میں لگ
ادھر کمرے میں کوئلوں کا گیس بھر جانے سے امام صاحب کا دم گھٹنے سے انتقال ہوگیا۔ عقبہ کہتے ہیں جب ہم نے درواز
کھولا تو آپ کو بازو پر سر رکھے قبلہ رُخ گرے ہوئے پایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابومسہر کہتے ہیں آپ کی بیوی نے بے توجہی سے دروازہ بند کر دیا تھا جس سے آپ کی موت واقع ہوگئی۔ چونکہ آ
کی وفات میں قصد کا دخل نہیں تھا اس لئے سعید بن عبدالعزیز نے آپ کی بیوی کو ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔
آپ کا ترکہ آپ نے اپنے پیچھے ۶ دینار کے سوا کوئی زر و مال نہیں چھوڑا۔ یہ دینار بھی آپ کی تنخواہ سے بچ رہے تھے آ
ساحل پر متعین فوج میں بھرتی تھے۔ میں کہتا ہوں امیر المؤمنین ابوجعفر منصور عباسی آپ کا وعظ بڑے شوق سے سنتا تھ
اور آپ کی بے انتہا تعظیم و تکریم کرتا تھا۔ آپ نے ۲ صفر ۱۵۷ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۷۸ ۲۵/۵ امام عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر اَزدی دارانی (ع)

آپ کی کنیت ابوعتبہ ہے۔ دمشق کے نامور فقیہ اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ آپ نے ابوسلام ممطور، مکحول
ابوالاشعث صنعانی، عبداللہ بن عامر یحصبی، زہری اور دوسرے متعدد اہلِ علم سے کسب فیض کیا۔ خلیفہ منصور کے طلب
کرنے پر اس کے دربار میں حاضر ہوئے۔ آپ شام کے بڑے جلیل القدر امام ہیں۔ امام یحییٰ بن معین اور امام ابوحاتم نے
آپ کی توثیق کی ہے ولید بن مسلم نے آپ کا یہ کتنا اچھا قول نقل کیا ہے کہ علمِ دین صرف اس شخص سے لکھو، جو
طلب حدیث میں مشہور و معروف ہو۔

کبار تابعین سے آپ کی ملاقات ثابت ہے۔ لیکن صغار صحابہ سے میں نے ان کی کوئی روایت نہیں دیکھی۔ آپ
ولید بن عبدالملک اموی کے عہدِ خلافت میں اپنے والد کے ساتھ سواری کیا کرتے تھے۔ آپ کی حدیث صحاح ستہ کی تما
کتابوں میں موجود ہے۔ ابومسہر کہتے ہیں مجھے انہیں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ۱۵۳ھ میں ان کی موت واقع ہوئی۔ آ
سے عبداللہ بن مبارک، ولید بن مسلم، محمد بن شعیب بن شابور، عمر بن عبدالواحد، حسین جعفی اور دوسرے اہلِ علم روایت کرتے ہیں۔ رحمہ اللہ تعا

۱۷۹ ۲۶/۵ امام عمرو بن حارث بن یعقوب انصاری (ع)

آپ کی کنیت ابوامیہ ہے۔ مصر کے چوٹی کے فقیہ، ممتاز معلم قرآن اور ائمہ دین میں سے ایک نامور امام ہیں۔

قیس بن سعد بن عبادہ سے نسبتِ ولا رکھتے ہیں۔ آپ نے ابو یونس مولیٰ ابی ہریرہ، ابن ابی ملیکہ، عمرو بن دینار، ابو عشانہ معافری، قتادہ، یزید بن ابی حبیب اور ایک دوسری جماعت سے علمِ حدیث حاصل کیا اور آپ سے امام مالک، لیث، بکر بن مضر، ابن وہب اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔ عالمِ جوانی میں فتویٰ دینے لگے تھے۔ سعید بن ابی مریم اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن حارث گھر سے نکلتے تو ان کے دروازہ پر مستفیدین کی قطاریں لگی ہوتی تھیں۔ یہ لوگ قرآن، حدیث، فقہ، شعر، عربی ادب اور حساب وغیرہ مختلف علوم و فنون سیکھنے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ امیر صالح بن علی نے ان کو اپنے لڑکے فضل کا اتالیق مقرر کیا تھا۔ اس سے ان میں کچھ رعب و دبدبہ پیدا ہو گیا تھا۔ ابو حاتم رازی فرماتے ہیں یہ اپنے زمانہ میں سب لوگوں سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے تھے۔ قوتِ حفظ میں ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ابن وہب کہتے ہیں میں نے ان سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ ہم مصر میں ان کی اور امام لیث کی اقتدا کرتے تھے۔ اگر یہ زندہ رہتے تو ہمیں امام مالک سے استفادہ کی حاجت نہ رہتی۔ سعید بن عفیر کہتے ہیں عمرو بن حارث بڑے فصیح و بلیغ خطیب اور شعر بہت روایت کرنے والے تھے۔ امام نسائی فرماتے ہیں عمرو بن حارث فنِ حدیث میں ابن جریج سے زیادہ ماہر ہیں۔

امام لیث فرماتے ہیں، میں عمرو پر ہمیشہ معمولی لباس دیکھتا تھا جس کی قیمت بمشکل ایک دینار ہوتی تھی مگر چند دن بعد منقش ریشمی لباس گھسیٹتے نظر آنے لگے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احمد بن صالح کا بیان ہے کہ عمرو بن حارث کے بعد مصر میں لیث کے مقابلہ کا کوئی آدمی نہیں تھا۔ امام ربیعہ فرماتے تھے جب تک یہ یونانی عمرو بن حارث موجود ہے مغرب میں ہمیشہ فقہ حدیث کا بول بالا رہے گا۔ میں کہتا ہوں غیلانیات میں مجھے ان کی متعدد عالی احادیث ملی ہیں۔ انہوں نے شوال ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ ان کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے۔ بعض ۹۲ھ اور بعض ۹۰ھ بتاتے ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۸۰ ‏ ۲۷/۵ امام حیوہ بن شریح تجیبی مصری (ع)

آپ کی کنیت ابو زرعہ ہے۔ آپ مصر کے رہنے والے محدثین کے پیشوا اور دیارِ مصر کے شیخ ہیں۔ آپ نے ربیعہ بن یزید قصیر، عقبہ بن مسلم، یزید بن ابی حبیب، ابو یونس سلیم بن جبیر اور ان کے طبقہ سے فنِ حدیث سیکھا اور آپ سے عبداللہ بن مبارک، لیث، ابن وہب، ابو عاصم، ابو عبدالرحمٰن مقری، عبداللہ بن یحییٰ برلسی، ہانی بن متوکل اسکندرانی اور دوسرے لوگوں نے حدیث کی روایت کی۔ امام احمد بن حنبل اور دوسرے محدثین نے آپ کی توثیق کی ہے۔ آپ بڑی عظمت و شان کے مالک تھے۔ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں میں نے حیوہ کی تعریف سن رکھی تھی مگر دیکھا تو اس سے کہیں زیادہ اونچے مرتبہ پر متمکن پایا۔ ابن وہب کہتے ہیں انہیں سال میں ۶۰ اشرفی وظیفہ ملتا تھا۔ مگر گھر آنے سے پہلے پہلے غربا میں تقسیم کر دیتے تھے۔ گھر آتے تو انہیں بستر کے نیچے سے اتنی ہی اشرفیاں مل جاتیں۔ آپ کے ایک چچازاد بھائی کو پتہ چلا تو اس نے اپنا وظیفہ صدقہ کر دیا پھر جلدی سے بستر کے نیچے دیکھا تو کچھ بھی نہ ملا۔ اس نے امام حیوہ کے پاس اس کی شکایت کی تو بولے میں اپنے رب کو یقین کے ساتھ دیتا ہوں اور تم نے تجربہ کرنے کے لئے دیا ہے۔

خشیت الٰہی اور اس کی برکت خالد بن فزر کا بیان ہے امام حیوہ خشیتِ الٰہی سے ہر وقت روتے رہتے تھے اور انتہائی

تنگدستی میں زندگی بسر کرتے تھے۔ ایک دن تنہائی میں بیٹھے دعا کر رہے تھے۔ میں بھی پاس جا بیٹھا اور عرض کی اگر آپ دعا
کریں تو شاید آپ کے دن پھر جائیں اور خوش حالی نصیب ہو جائے یہ سن کر ادھر ادھر دیکھا کوئی نظر نہ آیا تو ایک کنکر
کر میری طرف پھینکا بخدا! میں نے دیکھا کہ وہ پتھر سونے کی ڈلی میں تبدیل ہو گیا ہے اور اس سے اچھا اور بہتر سونا
نے کبھی نہیں دیکھا، فرمانے لگے دنیا کی سب بھلائی آخرت کے لئے ہونی چاہیئے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جس حال
میں رکھے ان کے لئے وہی بہتر ہے۔ میں نے عرض کی میں اس سونے کو کیا کروں؟ فرمایا لے جاؤ اور خرچ کر لو واللہ! میں
ڈر گیا اور اس کے قبول کرنے سے انکار نہ کر سکا۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ بواسطہ حیوہ حضرت اسامہ بن زید کی یہ حدیث ملی ہے۔
عامر بن سعد روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید نے میرے والد کو بتایا کہ ایک دن ایک آدمی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں آپ نے پوچھا کیوں کرتے ہو؟ بو
تاکہ بچے کی صحت پر برا اثر نہ پڑے۔ آپ نے فرمایا اگر یہی وجہ ہے تو پھر عزل نہ کیا کرو۔ روم اور فارس کے لوگ عزل نہیں
کرتے اور ان کے بچوں پر اس کا کوئی خراب اثر نہیں پڑتا۔

امام حیوہ نے ایک دفعہ ایک حاکم کو وصیت کی کہ شہر کو اسلحہ سے خالی نہ کرنا ہم ایک طرف قبطیوں سے گھرے ہوئے
ہیں گو ان سے معاہدہ ہو چکا ہے لیکن نہ معلوم کب عہد توڑ دیں دوسری طرف رومی ہیں۔ معلوم نہیں کب ہم پر چڑھ دو
ایک طرف بربر اور حبشی ہیں کیا خبر کب بغاوت برپا کر دیں۔ ابن وہب کہتے ہیں میں نے امام حیوہ سے بڑھ کر اپنے عمل کو
چھپانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ آپ مستجاب الدعوات تھے ہم ان سے فقہ حدیث کا درس لینے آتے تو فارغ ہونے کے بعد
اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے بدلے ستون دیدیا ہے۔ پھر اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں مصروف ہو جاتے۔
صحیح قول کے مطابق آپ نے ۱۵۸ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک... کہا۔ اگرچہ ایک قول ۱۵۹ھ کا بھی ہے۔ آپ کی
عالی احادیث قطعیات میں موجود ہیں۔

۱۸۱ ۲۸/۵ امام حجاج بن ارطاۃ کوفی (۴۲)

آپ کی کنیت ابو ارطاۃ ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے چوٹی کے عالم اور مشہور مفتی عراق ہیں۔ انہوں نے امام
شعبی سے صرف ایک حدیث کا سماع کیا ہے ان کے علاوہ حکم، عطا بن ابی رباح، عمرو بن شعیب اور ایک جماعت سے استفا
کیا اور ان سے سفیان، شعبہ، حماد بن یزید، عبداللہ بن مبارک، غندر، حفص بن غیاث، عبدالرزاق اور دوسرے لوگوں نے
علم حاصل کیا۔ ان سے ان کے شیخ منصور بن معتمر نے بھی حدیث بیان کی ہے۔ انہوں نے ۱۶ سال کی عمر میں فتویٰ دینے
شروع کر دیا تھا۔ بصرہ کے عہدہ قضاء پر متعین رہے ہیں۔ علم کا خزانہ تھے۔ مگر اپنی حدیث کو زیادہ ضبط کرنے وا
نہیں تھے۔ اس کے ساتھ تدلیس بھی کرتے تھے۔ امام بخاری ان کی کوئی حدیث اپنی کتاب میں نہیں لائے۔ امام مسلم
دوسرے راوی کے ساتھ ملا کر ان کی حدیث ذکر کی ہے۔ ان میں سرداری، تکبر اور غرور پایا جاتا تھا۔ خود ہی کہا کرتے تھے

مجھے حب شرف وجاہ نے تباہ کر دیا ہے۔ امام یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں میرے نزدیک حجاج اور محمد بن اسحاق دونوں برابر ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں صدوق ہیں کمزور سے تدلیس کرتے ہیں۔ قوی نہیں ہیں۔ حماد بن زید کہتے ہیں۔ حجاج، سفیان ثوری سے زیادہ مفصل حدیث بیان کرتے تھے۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں حجاج صدوق ہیں تاہم فن حدیث میں قوی نہیں ہیں امام ابو حاتم نے یہ بھی کہا ہے جب حجاج حدثنا کہہ کر حدیث بیان کریں تو ان کے صدق میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔

امام سفیان ثوری فرماتے ہیں ایسا کوئی آدمی باقی نہیں رہا جو اپنی زبان سے نکلی ہوئی بات کو حجاج سے زیادہ جانتا ہو ان کی روایت کردہ حدیث کی تعداد تقریباً ۷ سو ہے۔ قیس بن سعد کہتے ہیں ہم نے کچھ عرصہ گذارا پھر ۱۲ سال کی عمر میں حجاج ہمارے ہاں آئے تو ان کے پاس شائقین علم کا اتنا ہجوم ہوتا تھا کہ اتنا بڑا ہجوم میں نے حماد بن ابی سلیمان کے پاس بھی نہیں دیکھا حماد بن زید فرماتے ہیں میں نے ان کے پاس یونس بن عبید، مطر وراق اور داؤد بن ابی ہند جیسے جلیل القدر محدثین کو دو زانو ہو کر بیٹھے دیکھا ہے ان سے پوچھتے تھے اے ابو ارطاۃ! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے اور اس مسئلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں حفص بن غیاث کہتے ہیں میں نے حجاج سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں نے کبھی جھگڑا نہیں کیا ہے اور نہ جھگڑنے والے لوگوں کے پاس کبھی بیٹھا ہوں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں حجاج کو امام مکحول سے سماع حاصل ہے۔

ان کے غرور پر دلالت کرنے والا ان کا وہ قول ہے جو عبداللہ بن ادریس نے ان سے سن کر بیان کیا ہے کہتے تھے ایک با مروت انسان کی مروت اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چھوڑ دے۔ میں کہتا ہوں اس مروت کا برا ہو جو مخلوق خدا پر تکبر کرنے کا سبب بنے۔ جریر کہتے ہیں میں نے حجاج کو دیکھا ہے سیاہ خضاب لگایا کرتے تھے خیال ہے کہ حجاج کا انتقال ۱۴۹ھ میں ہوا۔ عبدہ بن سلیمان کہتے ہیں مجھے شعبہ نے کہا تھا حجاج بن ارطاۃ اور محمد بن اسحاق کو لازم پکڑو یہ دونوں حافظ حدیث ہیں۔ مجھے عالی سند کے ساتھ ان کی حدیث ملی ہے۔

۱۸۲ $\frac{۲۹}{۵}$ امام رَوح بن القاسم تمیمی عَنبَری ابو غیاث ق

آپ بنو تمیم کے قبیلہ بنو عنبر کی طرف نسبت کی وجہ سے تمیمی عنبری کہلاتے ہیں۔ بلند پایہ حافظ حدیث ہیں آپ نے قتادہ، ابن منکدر، عمرو بن دینار، منصور بن معتمر اور ابن طاؤس سے علم حدیث حاصل کیا ہے اور آپ سے یزید بن زریع، محمد بن سوار، ابن علیہ اور عبدالوہاب بن عطاء روایت کرتے ہیں۔ ابو حاتم اور دوسرے محدثین نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ امام سفیان ثوری فرماتے ہیں میں نے عمر رسیدہ ہونے کے بعد علم حدیث طلب کرنے والوں میں روح بن قاسم سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

۱۸۳ $\frac{۳۰}{۵}$ امام مسعر بن کِدام الہلالی الاحول

آپ کی کنیت ابو سلمہ ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور بلند پایہ عالم ہیں۔ آپ عدی بن ثابت، حکم بن عتیبہ، قتادہ، عمرو بن مرہ اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے سفیان بن عیینہ، یحییٰ قطان،

محمد بن بشیر، یحییٰ بن آدم، ابونعیم، خلاد بن یحییٰ اور دوسرے بہت لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ محمد بن بشر کہتے ہیں مسعر کے
پاس تقریباً ایک ہزار حدیثیں تھیں جو میں نے دس کے سوا ساری لکھ لیں۔ یحییٰ قطان فرماتے ہیں، میں نے علم حدیث میں
مسعر سے زیادہ پختہ کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام احمد فرماتے ہیں ثقہ لوگ شعبہ اور مسعر جیسے ہوتے ہیں۔ وکیع کہتے ہیں مسعر
کا شک دوسروں کے یقین جیسا ہے۔ حسن بن عمارہ کہتے ہیں اگر مسعر جیسے لوگ ہی جنت میں داخل ہوئے تو اہل جنت لوگ
میں بہت کم ہوں گے۔ ابن عیینہ کا بیان ہے ایک دفعہ محدثین نے امام اعمش سے کہا مسعر نے اپنی حدیث میں شک کیا ہے
تو فرمایا مسعر کا شک دوسروں کے یقین کے برابر ہے۔ خالد بن عمرو کہتے ہیں میں نے مسعر کو دیکھا ہے کثرت سجود کی وجہ سے
ان کی پیشانی بکری کی گھٹنے جیسی سخت ہوگئی تھی۔ امام شعبہ فرماتے ہیں ہم مسعر کو کمال ضبط کی وجہ سے مصحف کہتے تھے۔
اہل کوفہ کے نزدیک ان کا وہی درجہ تھا جو اہل بصرہ کے نزدیک ابن عون کا ہے۔ خریبی کہتے ہیں مسعر کے سوا تمام محدثین کی
غلطیاں پکڑی گئی ہیں ان کے صاحبزادے محمد کہتے ہیں میرے والد ہر رات نصف قرآن پڑھ کر سوتے تھے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں
میں نے مسعر سے سنا ہے فرماتے تھے کاش! احادیث میرے سر پر شیشیوں کی ایک ٹوکری ہوتیں اور گر کر ٹوٹ جاتیں
بعض فرماتے ہیں مسعر میں ورع اور علم بدرجہ کمال پائے جاتے تھے۔

حکم بن ہشام کا بیان ہے امام مسعر فرماتے تھے ایک دفعہ خلیفہ منصور نے مجھے کسی عہدہ پر متعین کرنے کے لئے بلایا
میں نے عرض کی عالیجاہ! میرے گھر والے کہتے ہیں ہمیں تمہاری دو درہم کی خریدی ہوئی چیز بھی پسند نہیں ہوتی اور آپ
مجھے عہدہ پیش کر رہے ہیں۔ پھر آپ سے میری قرابت داری بھی ہے اس لئے معافی کا حقدار ہوں چنانچہ اس نے مجھے معاف
کر دیا۔ سفیان بن عیینہ مسعر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن خلیفہ ابوجعفر منصور سے کہا ہم آپ کے والد
(یعنی نانا) ہیں۔ آپ کا اشارہ اس طرف تھا کہ آپ کی جدہ علیا حضرت عبداللہ بن عباس کی والدہ ام الفضل بلالیہ ہمارے
خاندان بنو ہلال سے ہیں۔ بولے واقعی تم نے میری سب سے زیادہ محبوب ماں کی طرف اپنی قرابت داری ثابت کی ہے اگر
سب لوگ تمہارے جیسے ہوتے تو میں ان کے ساتھ راستہ میں پیدل چلنا اپنے لئے فخر سمجھتا۔ سفیان بن عیینہ یہ بھی کہتے ہیں
میں نے مسعر سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص مجھ سے بغض و عداوت رکھے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُسے محدث بنا دے
امام مسعر فرماتے تھے جو شخص سرکے اور ساگ پات پر گذر بسر کر سکتا ہے وہ کسی دوسرے کا غلام ہونا پسند نہیں کرے گا۔ معن
کہتے ہیں میں نے مسعر کو ہر روز بھلائی میں آگے ہی بڑھتے دیکھا ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں مسعر نے کبھی ایک حدیث
کے لئے بھی سفر نہیں کیا۔ ابن سعد کہتے ہیں مسعر کی والدہ بڑی عابدہ زاہدہ خاتون تھیں اور یہ اس کے سچے خدمت گذار
تھے۔ فرقہ مرجئہ کی طرف مائل تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مرنے کے بعد سفیان ثوری اور حسن بن صالح ان کے جنازہ میں
شریک نہیں ہوئے۔ مجھے اپنی سند سے مسعر کے واسطہ سے یہ حدیث ملی ہے۔

حبیب بن ابی ثابت نے سنا کہ کوئی شخص عبداللہ بن عمر سے لقطہ کے متعلق پوچھ رہا ہے کہ میں اسے صدقہ کر دوں؟
بولے لقطہ تمہارا ہے کہ تم اسے صدقہ کرتے ہو؟ کسی صدقہ کرنے والے کو دیدو یا امام کے حوالے کردو۔

امام عبداللہ بن مبارک یا کسی دوسرے شاعر نے حضرت مسعر کی مدح میں کہا ہے ؎

t.com

من كان ملتمسًا جليسًا صالحًا — فليأت حلقة مسعر بن كدام

جسے نیک جلیس کی تلاش ہو اسے مسعر بن کدام کے حلقہ میں حاضر ہونا چاہیئے۔

فيها السكينة والوقار وأهلها — أهل العفاف وعلية الأقوام

وہ پرسکون اور پروقار ہے اور اس میں حاضر ہونے والے عفیف اور اونچے درجہ کے لوگ ہیں۔
ابونعیم اور ثابت عابد کہتے ہیں مسعر کا ۱۵۵ھ میں انتقال ہوا۔

۱۸۴ ۳۱/۵ عالم یمن امام معمر بن راشد بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو عروہ ہے۔ عرب کے مشہور قبیلہ ازد کی طرف نسبت ولاء کے باعث ازدی کہلاتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے چوٹی کے عالم ہیں۔ آپ نے امام زہری، قتادہ، عمرو بن دینار، زیاد بن علاقہ، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن زیاد جمحی اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن مبارک، غندر، ابن علیہ، یزید بن زریع، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، ہشام بن یوسف، عبدالرزاق اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ آپ کے اساتذہ میں سے ایوب اور ابواسحاق نے آپ سے حدیث بیان کی ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں تم جس کے ساتھ معمر کا مقابلہ کرکے دیکھو معمر کو اس سے برتر ہی پاؤ گے۔ امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں زہری سے جتنے بھی حدیث حاصل کرنے والے ہیں معمر ان سب سے زیادہ پختہ ہیں۔ عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے معمر سے دس ہزار احادیث لکھی ہیں۔ عبدالواحد بن زیاد کہتے ہیں میں نے معمر سے پوچھا کہ آپ کو امام زہری سے علم حاصل کرنے کا کیسے اتفاق ہوا؟ بولے میں بنو طاحیہ میں سے بعض لوگوں کا غلام تھا انہوں نے مجھے کپڑے فروخت کرنے کے لئے مدینہ منورہ بھیجا۔ میں نے جس مکان میں کاروبار شروع کیا وہاں ایک شیخ رہتے تھے جس کے پاس لوگ بکثرت علم حاصل کرنے کے لئے آتے تھے میں نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ان سے علم حاصل کرنا شروع کیا۔ معمر فرماتے ہیں جس سال حضرت حسن بصری کا انتقال ہوا میں نے اس سال علم حاصل کرنا شروع کیا تھا میں نے ۱۴ سال کی عمر میں قتادہ سے سماع کیا۔ میں جو کچھ ان سے سنتا تھا میرے سینہ میں اس طرح نقش ہو جاتا جیسے پہلے وہاں لکھا ہوا ہے پھر میں رصافہ میں بھی تحصیل علم کے لئے امام زہری کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں مجھ سے سعید بن ابی عروبہ[1] نے کہا ہم نے تمہارے معمر سے روایت لے کر اس کی قدر بڑھا دی ہے۔

ابن جریج فرماتے ہیں معمر سے علم حاصل کرو۔ اس زمانہ میں ان سے بڑا عالم کوئی نہیں ہے۔ عبدالرزاق کہتے ہیں ایک دفعہ معن بن زائدہ نے معمر کی خدمت میں زر کثیر پیش کیا لیکن آپ نے واپس کر دیا اور اس کا ذکر تک نہیں کیا۔ ابراہیم بن خالد اور ایک دوسری جماعت کہتی ہے کہ امام معمر نے ۱۵۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ ابراہیم نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ حادثہ ماہ رمضان میں ہوا اور میں نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ امام احمد اور یحییٰ فرماتے ہیں کہ ۱۵۴ھ میں فوت ہوئے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے ابھی آپ کی عمر ۶۰ سال کی نہیں ہوئی تھی۔ آپ یمن میں حدیث لکھنے والے پہلے مصنف

---

[1] سعید مشہور نامور محدث تھے اور معمر سے ان کی ابتدائے جوانی میں انہوں نے روایت لی جس سے ان کی شہرت میں نمایاں اضافہ ہوا۔

ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۸۵ ۳۲/۵ امام ابنِ ابی ذِئب مدنی (ع)

آپ کی کنیت ابوالحارث ، نام محمد بن عبدالرحمٰن اور لقب ابن ابی ذئب ہے۔ پورا نسب یوں ہے ابوالحارث محمد بن عبدالرحمٰن بن المغیرۃ بن الحارث بن ابی ذئب ہشام بن شعبۃ القرشی العامری المدنی الفقیہ۔ آپ بڑے عبادت گذار ، وقت کے امام اور مدینہ منورہ کے رہنے والے ممتاز فقیہ ہیں۔ عکرمہ ، شعبہ بن دینار مولی ابن عباس ، سعید مقبری ، شرجیل بن سعد زہری ، نافع عمری ، صالح مولی التوأمۃ اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے عبداللہ بن مبارک ، یحیٰی بن سعید قطان ، ابونعیم قعنبی ، اسد بن موسیٰ ، احمد بن یونس ، علی بن جعد اور بہت سے دوسرے لوگ مستفیض ہوئے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔ ابن ابی ذئب علم افضل میں سعید بن مسیّب سے ملتے جلتے ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا کیا انہوں نے اپنے پیچھے کوئی اپنے جیسا آدمی چھوڑا ہے ؟ فرمایا نہیں نیز فرمایا ابنِ ابی ذئب مالک سے افضل ہیں لیکن امام مالک راویوں کے انتخاب میں ان سے زیادہ تشدد پسند تھے۔ واقدی کہتے ہیں آپ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے سب لوگوں سے زیادہ پرہیزگار اور سب سے افضل تھے۔ ان پر قدری ہونے کی تہمت لگی لیکن قدری نہیں تھے۔ بلکہ قدریہ کی مذمت کرتے تھے۔ ساری رات نماز میں مصروف رہتے اور عبادت میں بے حد کوشش کرتے تھے اگر کہا جاتا کہ کل قیامت قائم ہوجائے گی تو یہ اپنی عبادت میں اس سے زیادہ اضافہ نہ کرسکتے ان کے بھائی نے بتایا ہے کہ پہلے یہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے بعد میں مسلسل روزے رکھنے شروع کردیئے۔ بڑی خشک زندگی بسر کرتے تھے۔ زیتون کے تیل کے ساتھ روٹی کھایا کرتے تھے۔ ایک ہی قمیص اور ایک ہی طیلسان (سبز چادر) میں موسم سرما و گرما گذار لیتے تھے۔ نامور عالم ، بات کے پکے اور حق بات کہنے والے تھے۔ حدیث کا سارا علم سینہ میں محفوظ تھا ان کے پاس کتاب نہیں تھی۔ نماز جمعہ کے لئے بہت پہلے چلے جاتے تھے اور امام کے نکلنے تک نوافل میں مصروف رہتے تھے۔

واقدی کہتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ صفا کے قریب موجود اپنے آباؤ اجداد کے مکانات کا کرایہ وصول کرتے تھے۔ سفید بالوں میں خضاب نہیں لگاتے تھے۔ ابنِ حسن کی بغاوت میں اپنے گھر میں گوشہ نشین ہوگئے تھے۔ امیر حسن بن زید ان کو ہر ماہ پانچ اشرفی وظیفہ دیا کرتے تھے۔ جب جعفر بن سلیمان مدینہ منورہ کے گورنر بن کر آئے تو اس نے ان کے پاس سو دینار بھیجے۔ اس سے انہوں نے دس دینار کا ایک کردی کمبل خریدا جو آخری وقت تک ان کے بدن پر رہا۔ یہی کمبل پہن کر آپ بغداد گئے۔ خلفائے بنو عباس نے کوشش کر کے انہیں تحائف اور نذرانے قبول کرنے پر راضی کرلیا اور ایک ہزار دینار کی تھیلی ان کی خدمت میں پیش کی۔ واپسی پر کوفہ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

امام احمد فرماتے ہیں یہ امام مالک سے زیادہ پرہیزگار اور حق بات کہنے پر زیادہ جرأت مند تھے۔ ایک دفعہ منصور کے دربار میں حاضر ہوئے تو اس کو ذرہ بھر جھجک محسوس کئے بغیر فرمایا۔ تمہارے دروازے پر ظلم کی فراوانی ہے حالانکہ ابوجعفر ابوجعفر ہی تھا۔ مصعب زبیری کہتے ہیں۔ ابنِ ابی ذئب مدینہ منورہ کے بلند پایہ فقیہ تھے۔ ابونعیم کہتے

ہیں جس سال ابو جعفر حج کرنے آیا۔ میں نے بھی حج کیا۔ امام ابن ابی ذئب اور امام مالک بھی اس کے ہمراہ تھے۔ ایک دن اس نے امام ابن ابی ذئب کو بلایا اور دار الندوہ میں اپنے پاس بٹھایا۔ پھر باتوں باتوں میں پوچھا حسن بن زید کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ بولے جہاں تک اس کا بس چلتا ہے۔ عدل و انصاف سے کام لیتا ہے۔ پھر پوچھا میرے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ خاموش رہے اس نے دوبارہ پوچھا تو فرمایا رب کعبہ کی قسم بلاشبہ ظالم اور ستمگر ہو۔ یہ سن کر ربیع نے آپ کی داڑھی پکڑ لی۔ ابو جعفر نے دیکھا تو بولا۔ بدذات پیچھے رہ اور آپ کو تین سو دینار دینے کا حکم دیا۔ کہتے ہیں ایک دفعہ خلیفہ مہدی حج کرنے آیا مسجد نبوی میں داخل ہوا تو امام ابن ابی ذئب کے علاوہ سب لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ کسی نے کہا امیر المؤمنین تشریف لائے ہیں آپ بھی کھڑے ہو جائیے فرمایا لوگ رب العالمین کے لئے کھڑے ہوتے ہیں مہدی یہ سن کر بولا انہیں بیٹھا رہنے دو ان کی بات سے میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔

آپ کا انتقال ۱۵۹ھ میں ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۸۶ ۳۳/۵ مالک بن مِغول (ع)

آپ امام ہیں اور متقن ہیں ان کا ذکر ہے مفصل ترجمہ کے لئے التہذیب کو دیکھیں۔

۱۸۷ ۳۴/۵ شیخ الاسلام امام شعبہ بن حجاج بن ورد واسطی (ع)

آپ کی کنیت ابو بسطام اور نام شعبہ بن حجاج ہے۔ بنو ازد کے ساتھ نسبتِ ولاء کی وجہ سے ازدی کہلاتے ہیں۔ آپ کا اصل شہر واسط ہے۔ بعد میں بصرہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ آپ ثبت اور نامور حافظ حدیث ہیں امام حسن بصری سے بہت سے مسائل سیکھے اور معاویہ بن قرہ، عمرو بن مرہ، حکم، سلمہ بن کہیل، انس بن سیرین، [illegible] کثیر، قتادہ اور دوسرے بہت سے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ سے آپ کے اساتذہ ایوب سختیانی اور اعمش کے علاوہ سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، غندر، آدم، عفان بن مسلم، ابوداؤد، سلیمان بن حرب، علی بن جعد اور ان کے سوا بے شمار لوگ روایت کرتے ہیں۔

علی بن مدینی کہتے ہیں آپ سے تقریباً دو ہزار احادیث مروی ہیں۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں۔ شعبہ امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر شعبہ نہ ہوتے تو ملک عراق میں علم حدیث رائج نہ ہوتا۔ ابو بکراوی کہتے ہیں میں نے امام شعبہ سے زیادہ عبادت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا آپ نے اس قدر عبادت کی کہ آپ کی جلد ہڈیوں پر خشک ہو کر سیاہ ہو گئی تھی۔ عمرو بن زیاد طوسی کہتے ہیں میں نے امام شعبہ سے حدیث کا سماع کیا ہے آپ الثغ تھے یعنی زبان سے سین کی آواز ثاء کی طرح نکلتی تھی۔ کثرت عبادت سے آپ کی جلد خشک ہو گئی تھی فرماتے تھے اگر میں ثقہ راوی سے (جیسا کہ حق ہے) حدیث بیان کروں تو میں تمہیں ایسے تین ثقہ راویوں سے بھی حدیث بیان نہیں کر سکوں گا۔ عمر بن ہارون کہتے ہیں امام شعبہ (عید الفطر کا ایک اور بقر عید کے چار دن چھوڑ کر) سارا سال روزہ رکھتے تھے۔

ابو قطن کہتے ہیں میں امام شعبہ کو رکوع اور سجدہ کرتے دیکھتا تو خیال کرتا آپ سر اٹھانا بھول گئے ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں۔ شعبہ بڑے نرم دل تھے جو کچھ ممکن ہوتا ہر سائل کو دیتے تھے ابو قطن کہتے ہیں کثرتِ صلوۃ کی وجہ سے آپ کے کپڑے مٹی کی طرح میلے ہوتے تھے۔ امام حاکم شعبہ کے حالات میں لکھتے ہیں آپ نے صحابہ میں سے حضرت انس بن مالک اور عمرو بن سلمہ کو دیکھا ہے اور چار سو تابعین سے حدیث سنی ہے۔ آپ سے بھی پانچ تابعین سعد بن ابراہیم، منصور بن معتمر، اعمش، ایوب اور داؤد بن ابی ہند نے روایت کی ہے۔ ابو زید ہروی کہتے ہیں امام شعبہ ۸۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ابو قتیبہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں کوفہ میں آیا تو امام سفیان ثوری پوچھنے لگے۔ ہمارے استاذ امام شعبہ کا کیا حال ہے۔ حماد بن زید جب حدیث بیان کرتے تھے تو فرماتے تھے۔ حدثنا الضخم عن الضخام شعبۃ الخیر ابو بسطام ہم سے جلیل القدر امام ابو بسطام شعبہ نے جلیل القدر ائمہ سے حدیث بیان کی ہے۔

ابن مدینی فرماتے ہیں امام شعبہ کے مندرجہ ذیل وہ کوفی اساتذہ ہیں کہ سفیان ثوری کوفہ میں رہتے ہوئے بھی ان سے حدیث حاصل نہیں کر سکے۔ اسماعیل بن رجاء، عبید بن حکم، عدی بن ثابت، طلحہ بن مصرف، منہال بن عمرو، علی بن مدرک نماء حنفی، سعید بن ابی بردہ اور ان کے علاوہ ایک جماعت۔

ابو ولید کہتے ہیں ایک دفعہ حماد بن زید مجھ سے کہنے لگے جب شعبہ میری مخالفت کرتے ہیں تو میں ان کے پیچھے لگتا ہوں کیونکہ وہ ایک حدیث کو بیس مرتبہ سن کر بھی مطمئن نہیں ہوتے تھے اور میں ایک ہی دفعہ سن کر مطمئن ہو جاتا تھا۔ ابو زید ہروی کہتے ہیں میں نے امام شعبہ سے سنا ہے فرماتے تھے تدلیس کرنے کی نسبت مجھے آسمان سے گر کر ریزہ ریزہ ہو جانا زیادہ پسند ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں امام شعبہ فرمایا کرتے تھے بعض لوگ وہ ہیں جن کی عقل ان کے ساتھ رہتی ہے، بعض وہ ہیں جو اپنی عقل گھر چھوڑ آتے ہیں اور بعض محض بے عقل ہوتے ہیں پہلے وہ لوگ ہیں جو کلام کرنے سے پہلے بات کو تولتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی عقل گھر چھوڑ آتے ہیں[1]

مکی بن ابراہیم کہتے ہیں کسی نے امام شعبہ سے ابن عون کے متعلق پوچھا تو فرمایا گھی اور شہد ہیں پھر ابو بکر ہذلی کے متعلق پوچھا تو فرمایا اس کا نام مت لے مجھے قے آ جائے گی۔ ابن عیینہ کہتے ہیں میں نے امام شعبہ سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے جو حدیث طلب کرے گا وہ مفلس ہی رہے گا۔ مجھے تنگ آ کر ایک دفعہ اپنی والدہ کا تھال سات دینار میں فروخت کرنا پڑا تھا۔ ابو داؤد طیالسی کہتے ہیں میں نے امام شعبہ سے سات ہزار احادیث کا سماع کیا اور غندر نے بھی اتنی ہی احادیث کا سماع کیا۔ میری احادیث میں ایک ہزار ایسی تھیں جو اس کے پاس نہیں تھیں اور اس کی احادیث میں ایک ہزار ایسی تھیں جو میرے پاس نہیں تھیں۔ اصمعی کہتے ہیں جب امام شعبہ کوئی اچھی حدیث بیان کرتے تو چلا کر کہتے آہ! مجھے اس کی عمدگی سے ڈر لگتا ہے امام احمد بن حنبل فرمایا کرتے تھے کہ امام شعبہ کو علم حدیث میں وہ کمال اور علم رجال میں وہ بصیرت حاصل ہے کہ وہ اس فن میں تنہا ایک امت کے قائمقام ہیں۔ ابو داؤد طیالسی کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا آپ ان کی صحبت میں کتنا عرصہ رہے ہیں فرمانے لگے میں ان کی خدمت میں بیس سال رہا ہوں۔ امام شعبہ

---

[1] بیاض فی الاصل

فرماتے ہیں ایک دفعہ مجھے ابواسحاق نے کہا حارث بن ازمع نے کہا ہے کہ ایک دفعہ ہمدان کی آبادی میں ایک لاش ملی میں نے پوچھا کیا آپ کو حارث سے سماع حاصل ہے؟ تو کہنے لگے مجھے یہ خبر مجالد نے شعبی کے واسطے سے بیان کی ہے جریر بن حازم کے بھتیجے حرشی کہتے ہیں میں نے امام شعبہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا آپ کو کون سا عمل جنت معلوم ہوا؟ بولے تنقید رجال میں نرمی سے کام لینا۔ یونس بن بکیر کہتے ہیں مجھے امام شعبہ نے کہا میری یہ بات کسی کو نہ بتانا۔ ابن اسحاق امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں شعبہ نے مجھ سے کہا۔ مجھے ابو زبیر کی ایک سو حدیثیں یاد ہیں میں نے کہا آپ انہیں بیان نہیں کریں گے؟ بولے نہیں میں انہیں بیان کرنا پسند نہیں کرتا۔ مسلم بن قتیبہ کا بیان ہے امام شعبہ نے فرمایا میری قوم! جتنا تم حدیث میں آگے بڑھو گے اتنا قرآن میں پیچھے رہ جاؤ گے۔ ابن مدینی کہتے ہیں شیوخِ حدیث کے حالات شعبہ کو اور مسائل سفیان ثوری کو زیادہ یاد ہیں۔

عبدان بن عثمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ہم نے زین اور لگام سمیت امام شعبہ کے گدھے کی قیمت دس سے کچھ زیادہ درہم اندازہ لگایا۔ ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں ایک دن سلیمان بن مغیرہ روتا ہوا آیا اور امام شعبہ سے کہنے لگا میرا گدھا مر گیا ہے جس کی وجہ سے میں جمعہ سے پیچھے رہ گیا ہوں اور میرے کپڑے بھی پھٹ گئے ہیں آپ نے پوچھا تم نے گدھا کتنے کا خریدا تھا بولا تین دینار کا آپ نے فرمایا میرے پاس بھی اس وقت تین ہی دینار ہیں مجھ سے لے لو اور وہ تین دینار اس کے ہاتھ میں تھما دیئے۔ صالح بن سلیمان کہتے ہیں امام شعبہ شہر واسط میں پیدا ہوئے اور تعلیم کوفہ میں حاصل کی۔ آپ کا ایک لڑکا تھا، جس کا نام سعد تھا اور آپ کے دو بھائی بشار اور حماد صراف کا کاروبار کرتے تھے۔ امام شعبہ طلبہ حدیث کو فرمایا کرتے تھے، منڈی جا کر کاروبار بھی کیا کرو۔ کاروبار نہ جاننے کی وجہ سے اپنے دونوں بھائیوں پر بوجھ بنا ہوا ہوں۔ کہتے ہیں آپ نے اپنی کمائی کا ایک درہم بھی استعمال نہیں کیا ہے۔ علی بن جعد کہتے ہیں امام شعبہ دو دفعہ بغداد آئے اور دونوں دفعہ ہی میں نے ان سے حدیث لکھی۔ محمد بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے اپنے اساتذہ سے سنا ہے کہ [illegible] مہدی نے امام شعبہ کو بطور ہبہ تیس ہزار درہم دیئے جو انہوں نے سامنے کے سامنے [illegible] تقسیم کر دیئے اور بصرہ میں ایک ہزار جریب زمین جاگیر دی۔ آپ وہاں تشریف لے گئے لیکن [illegible] اس لئے سب کچھ چھوڑ کر واپس چلے آئے۔

اصمعی کہتے ہیں تم شعبہ سے زیادہ شعر و ادب کو جاننے والا کوئی نہیں دیکھو گے مجھ سے فرماتے تھے میں نے مشہور شاعر طرماح کے پاس رہ کر شعر و سخن کی تعلیم حاصل کی ہے۔ ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں اگر شعر کا خیال نہ ہوتا تو میں تمہارے پاس شعبی کو لے آتا۔ امام شعبہ خود فرماتے ہیں۔ قتادہ مجھے شعر سنانے کو کہتے تو میں عرض کرتا میں آپ کو ایک شعر سناتا ہوں اور آپ اس کے بدلے مجھ سے ایک حدیث بیان کریں۔ ابو زید انصاری کے پاس امام شعبہ کا ذکر ہوا تو بولے تمام علماء امام شعبہ ہی کی ایک شاخ ہیں۔ ابو قطن کہتے ہیں امام شعبہ نے مجھ سے فرمایا مجھے آگ میں داخل کرنے والی سب چیزوں کا زیادہ خطرہ ہے وہ حدیث ہی ہے انہوں نے یہ بھی کہا میں پاتا ہوں کہ میں [illegible] آگ جلانے والا مزدور

ہوتا اور علم حدیث نہ حاصل کرتا۔ امام شعبہ کے ۱۶۰ھ میں وفات پانے پر سب کا اتفاق ہے بعض نے کہا اسی سال کے شروع میں آپ کا انتقال ہوا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۸۸ ۳۵/۵ امام فقیہ ابو محمد مسعودی (۴)

آپ کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ ہے۔ پورا نسب یوں ہے ابو محمد عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ بن عبداللہ بن مسعود الہذلی المسعودی الکوفی آپ کوفہ کے رہنے والے چوٹی کے عالم ہیں اور ابو العمیس عتبہ کے بھائی ہیں۔ آپ نے عون بن عبداللہ، علی بن اقمر، علقمہ بن مرثد، سعید بن بردہ، زیاد بن علاقہ، عمرو بن مرہ اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے عبداللہ بن مبارک، ابن عیینہ، عبدالرحمان بن مہدی، ابو المغیرہ حمصی، یزید بن ہارون، جعفر بن عون، ابوداؤد، ابونعیم، مقبری، علی بن جعد اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔ یہ سیاہ اچکن زیب تن کئے، کمر میں خنجر لٹکائے، اور سر پر لمبی ٹوپی پہنے ہوئے بادشاہوں کے درباروں میں شریک ہوا کرتے تھے اس لئے بعض علماء ان سے علم حاصل کرنے میں متردد تھے۔ آخر عمر میں ان کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی نے ان کی توثیق کی ہے۔ علی کہتے ہیں عاصم بن بہدلہ اور سلمہ سے حدیث بیان کرتے وقت کبھی کبھی غلطی کر جاتے تھے۔ ابن نمیر کہتے ہیں ثقہ ہیں آخر میں حافظہ بگڑ گیا تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں ان میں کوئی حرج نہیں۔ مسعر کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود کے متعلق مسعودی سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں۔ یہ عبداللہ بن مسعود کی احادیث اپنے زمانہ کے سب لوگوں سے زیادہ جانتے تھے۔ وفات سے ایک یا دو سال پہلے حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ شعبہ کہتے ہیں، یہ صدوق ہیں۔

ایک جماعت کے بقول انہوں نے ۱۶۰ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

۱۸۹ ۳۶/۵ زیاد بن سعد خراسانی ثم مکی (ع)

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمان ہے۔ مکہ معظمہ کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث ہیں۔ آخر عمر میں یمن میں جا بسے تھے عمرو بن دینار، زہری اور عمرو بن مسلم جندی سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے امام مالک، ابن عیینہ اور ابومعاویہ وغیرہ روایت کرتے ہیں آپ نے ادھیڑ عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ امام نسائی فرماتے ہیں ثقہ اور پختہ کار ہیں۔ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں۔ آپ زہری کی حدیث کو خوب جانتے تھے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

۱۹۰ ۳۷/۵ امام قرۃ بن خالد سدوسی (ع)

آپ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ آپ محمد بن سیرین، ابو رجاء عطاردی، حسن بصری، یزید بن شخیر اور دوسرے متعدد علماء سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حرمی بن عمارہ، زید بن حباب، ابو عامر عقدی، یحییٰ قطان،

بکر بن بکار، مسلم بن ابراہیم اور بہت سے دوسرے لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ امام یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں آپ ہمارے پختہ کار اساتذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے ۱۵۴ھ میں انتقال فرمایا۔

مجھے اپنی سند سے قرہ بن خالد کے واسطے سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دس یہودی مجھ پر ایمان لے آئیں تو روئے زمین پر ایک یہودی بھی ایمان لائے بغیر نہ رہے۔

امام بخاری اس حدیث کو مسلم بن ابراہیم کے واسطے سے اپنی کتاب صحیح میں لائے ہیں ہم نے عالی سند کے ساتھ ان کی موافقت کی ہے۔

١٩١ ۳۸/۵ محدث بصرہ امام جریر بن حازم ازدی (ع)

آپ کی کنیت ابو نضر ہے۔ قبیلہ ازد سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور عظیم المرتبت عالم ہیں۔ ابو رجاء عطاردی، حسن بصری، محمد بن سیرین، طاؤس، عطاء، ابن ابی ملیکہ، نافع اور حمید بن ہلال سے روایت کرتے ہیں ان سے ان کے لڑکے وہب اور ان کے استاذ ایوب سختیانی کے علاوہ سفیان ثوری، سفیان ابن عیینہ، ابن وہب، شیبان بن فروخ، ابو ربیع زہرانی، ابو نضر تمار اور دوسرے بہت سے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ کتب حدیث کے تمام مصنفین نے ان سے حجت پکڑی ہے۔ موسیٰ بن اسمٰعیل کہتے ہیں میں نے حماد بن سلمہ کو کسی کی تعظیم کرتے ہوئے نہیں دیکھا بجز اس کے کہ وہ جریر بن حازم کی تعظیم کرتے تھے۔ ان کے لڑکے وہب کہتے ہیں۔ شعبہ آ کر میرے والد سے علمی مسائل حل کیا کرتے تھے۔ اسی وہب کا بیان ہے میرے والد کہتے تھے کہ میں امام حسن بصری کی مجلس درس میں مسلسل سات سال حاضر رہا ہوں اور کبھی ایک دن کا بھی ناغہ نہیں کیا تھا۔ وہب کہتے ہیں میرے والد نے ابو رجاء سے پڑھا ہے وہ انہیں کہتے تھے تم تمام آل معدے زیادہ فصیح ہو۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں جریر کا حافظہ بگڑ گیا تھا ان کے بیٹوں کا پتہ چلا تو انہوں نے ان کو باہر آنے سے روک دیا اس لئے حافظہ خراب ہونے کے بعد کسی نے ان سے حدیث کا سماع نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں ان کی قتادہ سے بیان کی ہوئی احادیث میں کچھ گڑبڑ ہوئی ہے۔ یہ علم کا خزانہ ہیں لیکن دوسرے لوگ ان سے زیادہ قوی الحافظہ ہیں۔ ۱۷۰ھ میں فوت ہوئے ہیں اس وقت یہ اپنی عمر کے ۹۰ سال دیکھ چکے تھے کیونکہ خود فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک کی وفات کے وقت میری عمر پانچ سال تھی۔ یہ بھی ذکر کیا ہے کہ میں حج کے لئے گیا تھا اور مکہ معظمہ میں مشہور صحابی حضرت ابو الطفیل کی نماز جنازہ میں شریک ہوا تھا۔ وہب اپنے والد جریر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے میں نے مکہ معظمہ میں ابو الطفیل صحابی کو دیکھا ہے میں نے کہا پھر آپ نے ان سے حدیث کا سماع کیوں نہیں کیا؟ بولے بیٹا! مجھے اس وقت بیت اللہ کا ایک طواف اس سے زیادہ محبوب تھا۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں جریر بن حازم حدیث کے عالم اور متبع سنت تھے اور وہ مجھے ہمام سے زیادہ محبوب ہیں سلیمان بن حرب کہتے ہیں میں نے جریر سے سنا ہے انہوں نے تالیس کا ذکر کیا تھا اور اس کی مذمت کی تھی اور فرماتے

Marfat.c

تھے مدلس جو چیز نہ سنی ہوئی اسے سنا ہوا ظاہر کرتا ہے۔ مجھے اپنی سند کے ساتھ جریر بن حازم کے واسطے سے حضرت جابر بن سمرہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ حضرت عمرؓ نے شام کے شہر جابیہ میں خطاب کیا اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا میرے صحابہ اور ان کے بعد آنے والے تابعین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ الحدیث

۱۹۲ ۲۹/۵ یزید بن ابراہیم تُستَری (ع)

آپ کی کنیت ابو سعید ہے۔ آپ بصرہ کے رہنے والے قابلِ اعتماد حافظِ حدیث ہیں۔ حسن بصری، محمد بن سیرین، ابن ابی ملیکہ، عطاء، ابوزبیر اور قتادہ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ ان سے وکیع، ابنِ مہدی، عفان، ابو ولید، قعنبی، ابوسلمہ منقری، ہدبہ، شیبان اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے عفان ان کی بہت بلند شان بیان کرتے تھے۔ ابنِ مدینی کہتے ہیں آپ حسن بصری اور ابنِ سیرین کی حدیث بیان کرنے میں بہت پختہ ہیں۔ ابن قانع کہتے ہیں ۱۶۲ھ میں فوت ہوئے اور ایک قول کے مطابق ۱۶۱ھ میں وفات پائی۔ ان کی صحت پر سب علماء کا اتفاق ہے۔

۱۹۳ ۴۰/۵ امام مُبارک بن فُضالہ عَدَوی بصری (ت ق)

آپ کی کنیت ابو فضالہ ہے۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے قبیلہ بنو عدی سے نسبتِ ولاء کی بناء پر عدوی کہلاتے ہیں آپ کا شمار بصرہ کے کبار علماء میں ہوتا ہے۔ آپ نے خادمِ رسولؐ حضرت انس بن مالک کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت حسن بصری، بکر بن عبد اللہ، محمد بن منکدر، ثابت اور متعدد دوسرے علماء سے علمِ حدیث حاصل کیا ہے اور آپ سے وکیع، عفان، مسلم، سلیمان بن حرب، سعدویہ، شیبان اور دوسرے بہت سے لوگوں نے اکتسابِ فیض کیا۔ یحییٰ بن سعید قطان ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔ امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں صالح ہیں۔ ابو داؤد طیالسی فرماتے ہیں تدلیس بہت کرتے تھے۔ جب حدثنا کہہ کر حدیث بیان کریں تو پھر ثقہ اور ثبت ہیں۔ عفان ان کی بہت اونچی شان بیان کرتے تھے اور ان کو ثقہ کہتے تھے اور فرماتے تھے آپ بڑے عبادت گذار اور صوفی منش بزرگ تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں یہ حسن بصری کی احادیث میں قابلِ حجت ہیں۔

امام مبارک بن فضالہ خود فرماتے تھے۔ میں نے امام حسن بصری کے حلقہ درس میں ۱۳ سال بسر کئے امام ابوحاتم کہتے ہیں یہ مجھے ربیع بن صبیح سے زیادہ محبوب ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں۔ ضعیف ہیں۔ ابنِ عدی کا بیان ہے مجھے اُمید ہے کہ ان کی اکثر احادیث مستقیم ہیں۔ بقول ایک جماعت ۱۶۴ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ ابن سعد کہتے ہیں ۱۶۵ھ میں فوت ہوئے۔ میں کہتا ہوں ان کی احادیث درجۂ صحت تک نہیں پہنچتیں۔ امام نسائی نے ان کی کوئی حدیث اپنی کتاب میں ذکر نہیں کی مجھے ان کی عالی حدیث مخلص کے واسطے سے ملی ہے۔

۱۹۴ ۴۱/د امام ہمام بن یحییٰ العوذی البصری (ع)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ بنو عوذ سے نسبتِ ولاء کی بنا پر عوذی کہلاتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں اور حجت اور جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں امام حسن بصری، عطاء، نافع، ابوجمرہ ضبعی، یحییٰ بن ابی کثیر اور متعدد دوسرے دانشوروں سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے ابنِ مہدی، حبان، عفان، حجاج بن منہال، موسیٰ بن اسماعیل، ہدبہ اور شیبان بن فروخ روایت کرتے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں یہ اپنے سارے مشائخ سے حدیث بیان کرنے میں پختہ ہیں نیز بہت سے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے اور بصرہ میں ارکانِ حدیث میں سے ایک ممتاز رکن تھے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں ان کا حافظہ لین یعنی قدرے ضعیف ہے۔ تبوذکی کہتے ہیں میں نے ہمام سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے علم حدیث کے سوا نیکی کے ہر کام کے متعلق میں امید کرتا ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کیا ہے۔ (یہ تواضع اور کسرِ نفسی کے طور پر کہا ہے)

آپ نے رمضان ۱۶۴ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۹۵ ۴۲/د امام اَبان بن یزید عطّار (ع)

آپ کی کنیت ابو یزید ہے۔ آپ بصرہ کے رہنے والے قابلِ اعتماد حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے کسی قدر امام حسن بصری سے استفادہ کیا ہے۔ ابو عمران جونی، قتادہ، عمرو بن دینار، یحییٰ بن ابی کثیر اور بدیل بن میسرہ سے علم حاصل کیا۔ اور آپ سے ابوداؤد، حبان، مسلم، عفان، موسیٰ تبوذکی، ہدبہ، شیبان بن فروخ اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

امام احمد فرماتے ہیں آپ اپنے تمام مشائخ کی حدیث بیان کرنے میں پختہ ہیں۔ امام یحییٰ بن معین اور امام نسائی کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ عجلی کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ عقیدۂ قدر کی طرف مائل تھے لیکن اس کی طرف دعوت نہیں دیتے تھے۔ امام احمد کہتے ہیں یحییٰ بن معین سے ابان اور ہمام کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ یحییٰ بن سعید قطان ابان سے روایت کرتے ہیں اور وہ ان کو ہمام سے زیادہ محبوب تھے لیکن مجھے تو ہمام زیادہ محبوب ہیں۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں صالح الحدیث ہیں۔

میں کہتا ہوں۔ مجھے ابان کی تاریخ وفات نہیں مل سکی۔

۱۹۶ ۴۳/د ہشَام بن سعد (م ۴)

یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ مختصر ان کا تذکرہ موجود ہے۔

۱۹۷ ۴۴/د شیخ الاسلام امام حماد بن دینار بصری (م ۴)

آپ کی کنیت ابو سلمہ ہے۔ ربیعہ کے ساتھ نسبت ولاء کی بنا پر ربعی کہلاتے ہیں۔ آپ بصرہ کے رہنے والے مشہور حافظ

حدیث ہیں۔ حدیث میں کمال کے ساتھ ساتھ علمِ نحو میں بھی ماہر تھے۔ اپنے ماموں حمید طویل، ابنِ ابی ملیکہ، ابو جمرہ ضبعی، محمد بن زیاد جمحی، انس بن سیرین، ابا عمران جونی، قتادہ، سماک بن حرب، ثابت بنانی اور بہت سے دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے عبد اللہ بن مبارک، یحیٰی قطان، ابنِ مہدی، عفان، قعنبی، عبد الاعلی بن حماد، شیبان بن فروخ اور ان کے علاوہ بہت سے لوگ مستفیض ہوئے۔ شعبہ کہتے ہیں مجھے حماد بن سلمہ عمار بن ابی عمار سے بہت فائدہ کی باتیں بتاتے تھے۔ وہیب کہتے ہیں حماد بن سلمہ ہمارے سردار اور ہم سے زیادہ علم رکھنے والے تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں حماد بن سلمہ ثابت بنانی کی احادیث سب لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں اور اپنے ماموں حمید طویل سے روایت کرنے میں بہت پختہ ہیں۔ یحیٰی بن معین فرماتے ہیں حماد، علی بن زید کے متعلق دوسروں سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ ابنِ مدینی فرماتے ہیں تنہا یحیٰی بن ضریس کے پاس حماد بن سلمہ کی دس ہزار احادیث تھیں۔ یحیٰی بن معین کہتے ہیں ثقہ ہیں، شہاب بن معمر کہتے ہیں حماد بن سلمہ ابدال میں شمار ہوتے تھے۔

میں کہتا ہوں آپ پہلے شخص ہیں جس نے بصرہ میں سعید بن ابی عروبہ کے ساتھ علم حدیث میں متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ آپ عربی میں کامل، فقہ میں ماہر، عمل میں متبعِ سنت اور خطابت میں فصیح البیان تھے۔ مجھے ان کی بہت سی عالی السند احادیث ملی ہیں۔ امام عبد الرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہ کی عملی حالت یہ تھی کہ اگر ان سے کہا جاتا کہ آپ کل مر جائیں گے تو اپنے عمل میں پہلے سے زیادہ قطعاً اضافہ نہ کر سکتے۔ عفان کہتے ہیں، میں نے حماد بن سلمہ سے زیادہ عبادت کرنے والے لوگ تو دیکھے ہیں لیکن نیکی کے کام، تلاوتِ قرآن اور اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنے میں ان سے زیادہ مداومت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یونس مؤدب کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہ کا نماز پڑھنے کی حالت میں انتقال ہوا۔

اسحاق بن طباع کہتے ہیں میں نے حماد بن سلمہ سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص علم حدیث غیر اللہ کے لئے پڑھے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی سزا سے نہیں بچ سکے گا۔ نیز فرمایا ابھی میری نیت حدیث پڑھانے کی نہیں تھی لیکن امام ابو ایوب نے مجھے خواب میں ہدایت کی کہ حدیث پڑھانا شروع کر دو۔ عمرو بن عاصم کہتے ہیں میں نے حماد بن سلمہ سے دس ہزار سے کچھ زیادہ احادیث لکھیں۔ کہتے ہیں حماد بن سلمہ نے ستر عورتوں سے شادی کی لیکن اولاد پھر بھی نہیں ہوئی۔ ابو داؤد کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہ کے پاس قیس بن سعد کی کتاب کے سوا کوئی کتاب نہیں تھی۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں جب کسی کو حماد بن سلمہ کی شان میں گستاخی کرتے دیکھو تو سمجھو کہ اس کے اسلام میں شبہ ہے۔ امام حماد بن سلمہ کے فضائل و مناقب کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ تقریباً ۸۰ سال عمر پا کر ۱۶۷ھ میں بقر عید کے بعد داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۹۸ ۴۵/۵ شیخ الاسلام امام سُفیان ثوری (ع)

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ سلسلۂ نسب یوں ہے۔ ابو عبد اللہ سفیان بن سعید بن مسروق الثوری۔ آپ ہمدان کے ثور نہیں بلکہ مضر کے قبیلہ ثور کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے ثوری کہلاتے ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے نامور فقیہ اور سید الحفاظ ہیں۔ آپ کو اپنے والد سعید کے علاوہ زبید بن حارث، حبیب بن ابی ثابت، اسود بن قیس، زیاد بن

t.com

علاقہ، محارب بن دثار اور ان کے طبقہ سے شرفِ تلمذ حاصل ہے اور آپ سے عبداللہ بن مبارک، یحییٰ القطان، ابن وہب، وکیع، فریابی، قبیصہ، ابونعیم، محمد بن کثیر، احمد بن یونس یربوعی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے علمِ حدیث حاصل کیا ہے۔ امام شعبہ، یحییٰ بن معین اور محدثین کی ایک جماعت نے آپ کو "امیر المؤمنین فی الحدیث" کا خطاب دیا ہے۔ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں میں نے ایک ہزار ایک سو شیوخ سے علم حاصل کیا ہے۔ ان میں ایک بھی سفیان ثوری سے افضل نہیں ہے۔ شعبہ فرماتے ہیں سفیان مجھ سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے ہیں ورقاء کہتے ہیں امام سفیان نے اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا امام احمد فرماتے ہیں میرے دل میں سفیان سے آگے کوئی نہیں ہے۔ یحییٰ قطان کہتے ہیں میں نے ان سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا جب میں ان سے کوئی مسئلہ یا کوئی حدیث دریافت کرتا جس کو یہ نہ جانتے تو ان پر یہ بات بہت گراں گذرتی۔ عبدالرزاق کہتے ہیں سفیان فرماتے تھے میں نے کبھی کوئی چیز اپنے دل کے سپرد نہیں کی کہ اس میں اس نے میری خیانت کی ہو امام اوزاعی فرماتے ہیں سفیان کے سوا کوئی آدمی ایسا نہیں رہا جس کی پسندیدگی اور صحتِ حدیث پر ساری امت کا اجماع ہو۔ ابن مبارک کا بیان ہے میں روئے زمین پر سفیان ثوری سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی آدمی نہیں جانتا۔ وکیع کہتے ہیں سفیان علم کا سمندر ہیں۔ یحییٰ قطان کہتے ہیں سفیان ثوری ہر فن میں امام مالک سے برتر ہیں۔ ابواسامہ فرماتے ہیں جو یہ بتائے کہ اس نے سفیان جیسا کوئی عالم دیکھا ہے اسے سچا نہ سمجھو۔ امام ابن ابی ذئب فرماتے ہیں میں نے پورے عراق میں کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو علم و فضل میں سفیان ثوری کے برابر ہو۔

امام سفیان خود فرماتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے علم سے برابر سرابر نجات پا جاؤں اس کا مجھے نفع نہ ہو اور نہ نقصان ہو پھر تمام اعمال سے مجھے علمِ حدیث کا زیادہ خطرہ ہے (مبادا مجھ سے کماحقہ اس کا حق ادا نہ ہوا ہو، یہ کسرِ نفسی اور امید پر خوف کے غلبہ کی بناء پر کہا ہے۔ نیز فرمایا عالم دین کا طبیب ہے اور مال (درہم و دینار) دین کا مرض ہے جب طبیب ہی مرض کو اپنی جیب میں ڈالے تو دوسرے کا علاج کس طرح کرے گا۔ خیرہ بی کہتے ہیں میں نے امام سفیان سے سنا ہے فرماتے تھے لوگوں کے لئے علمِ حدیث کے سوا کوئی چیز زیادہ نفع پہنچانے والی نہیں ہے۔ ابواسامہ کہتے ہیں میں نے امام سفیان سے سنا ہے فرماتے تھے آجکل حدیث کا پڑھنا موت کی تیاری کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کو دل بہلاوے اور مشغلہ کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔

میں کہتا ہوں بخدا امام سفیان نے سچ کہا حدیث کا علم حاصل کرنا اور حدیث کو طلب کرنا، حدیث سے ایک الگ چیز ہے کیونکہ طلب حدیث کا اطلاق کچھ زائد امور پر ہوتا ہے جو نفسِ حدیث سے مختلف ہوتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں جن میں حدیث کا علم حاصل کرنے والے عموماً دلچسپی لیتے ہیں، عمدہ قلم لکھنا، عالی سند کے حصول کی کوشش کرنا، زیادہ سے زیادہ اساتذہ کا تلمذ پانا، مختلف القاب سے ملقب ہونے پر خوش ہونا، عمر طویل کی خواہش تا کہ کثیر تعداد تک احادیث کی روایت کی جا سکے، اور بعض امور میں منفرد رہنے کی محبت تو یہ تمام چیزیں نفسانی اغراض کا پتہ دیتی ہیں انہیں اعمالِ ربانی سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا اور نہ ان کے نتیجے میں اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ پس جب آثار و احادیث کا علم دنیوی اغراض میں گم ہو کر رہ جاتا ہو تو دوسرے علوم مثلاً منطق، مناظرہ و حکمت قدماء کے نتائج کیا کچھ نہ سامنے آئیں گے۔ دراں

حالانکہ یہ علوم حکمت و فلسفہ، ایمان کو سلب کرنے والے اور دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے والے علوم ہیں اور خدا کی قسم صحابہ و تابعین کو ان علوم سے کوئی سروکار نہ تھا۔ اور نہ امام اوزاعی، سفیان ثوری، امام مالک، امام ابوحنیفہ، ابن ابی ذئب اور امام شعبہ ہیں ان میں سے کسی علم کو قابل التفات سمجھتے تھے اور نہ بخدا امام ابن المبارک ہی ان علوم کے قائل تھے اور نہ امام ابو یوسف ہی جن کا قول تھا کہ جس شخص نے علم کلام کے ذریعہ دین سیکھا وہ کافر ہوگیا اور نہ امام وکیع، ابن مہدی، ابن وہب، امام شافعی، عفان، ابوعبیدہ، ابن المدینی، امام احمد، ابوثور، المزنی، امام بخاری، اثرم، مسلم، نسائی، ابن خزیمہ، ابن سریج، ابن المنذر اور ان جیسے دوسرے ائمہ اسلام میں سے کسی نے بھی مذکورہ بالا علوم کو از قسم علوم نہیں سمجھا۔ اس کے برعکس ان ائمہ کے نزدیک اصل علوم جن کی تحصیل میں انہوں نے زندگیاں صرف کر دیں وہ قرآن، حدیث، فقہ اور نحو وغیرہ پر مشتمل علوم ہیں۔

اور ہاں امام سفیان نے جیسا کہ فریابی نے ان سے سن کر بیان کیا ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب نیت صحیح ہو تو علم حدیث پڑھنے سے کوئی عمل بہتر اور افضل نہیں ہے۔ فریابی کہتے ہیں میں نے ان سے سنا ہے فرماتے تھے جس طرح ہم نے حدیث کو سنا ہے اگر اس طرح تم کو بیان کرنا چاہیں تو ایک حدیث بھی بیان نہیں کر سکتے۔ فریابی کہتے ہیں امام سفیان فرماتے تھے ایک دفعہ میں خلیفہ مہدی کے پاس گیا اور کہا امیر المؤمنین حضرت عمر نے حج کیا تو انہوں نے آنے جانے میں صرف ۱۲ دینار خرچ کئے اور آپ نے سارا بیت المال ہی لٹا دیا ہے۔ یہ سن کر ناراض ہوگیا اور بولا کیا تم چاہتے ہو کہ میں بھی تمہاری طرح ہو جاؤں؟ میں نے کہا اگر میری طرح نہیں ہونا چاہتے تو جتنا آپ خرچ کرتے ہیں اس سے کم ہونا چاہیئے۔ ضمرہ کہتے ہیں میں نے امام مالک سے سنا ہے فرماتے تھے پہلے عراق سے ہمارے پاس روپے پیسے اور کپڑے بافراط آتے تھے اب ہاں سفیان ثوری کی بدولت ہمارے لئے علم کا چشمہ بھی ابل پڑا ہے۔ میں کہتا ہوں امام ابن جوزی نے اس امام عالی مقام کے مناقب ایک ضخیم جلد میں لکھے ہیں میں نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس سے اچھے خاصے حالات اپنی کتاب "تاریخ الاسلام" میں درج کئے ہیں۔ صالح جزرہ کہتے ہیں سفیان کی احادیث امام مالک سے زیادہ ہیں اور ان کا حافظہ بھی امام مالک سے زیادہ قوی ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ امام مالک منتخب راویوں سے حدیث لیتے ہیں۔ سفیان شعبہ سے بھی زیادہ حدیث یاد رکھنے والے ہیں ان کی احادیث تیس ہزار ہیں اور شعبہ کی تقریباً دس ہزار۔

امام سفیان ثوری ۹۷ھ میں پیدا ہوئے نوعمری میں علم حاصل کیا۔ آپ کے والد کوفہ کے نامور عالم تھے۔ چونکہ آپ حق بات کہنے اور حکام پر تنقید کرنے میں بے حد بیباک تھے اس لئے خلیفہ مہدی نے بگڑ کر آپ کی گرفتاری کے احکام جاری کر دیئے تھے اس لئے آپ بصرہ میں چھپ کر زندگی بسر کر رہے تھے کہ اسی حالت میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ کی تاریخ وفات شعبان ۱۶۱ھ ہے۔ معدان کہتے ہیں امام سفیان ثوری نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "وھو معکم" (اور وہ تمہارے ساتھ ہے) کی تفسیر علم سے کی ہے یعنی اس کا علم تمہارے ساتھ ہے اور مفسرین کی ایک جماعت نے بھی اسی طرح تفسیر کی ہے۔ لالکائی اپنی سند سے کتاب السنۃ میں شعیب بن حرب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے امام سفیان سے کہا سنت رسول کے متعلق مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جس سے مجھے نفع ہو اور جب میں خدا کے پاس جاؤں تو کہہ سکوں

خدایا! یہ بات مجھے سفیان نے بتائی تھی میری نجات ہو جائے اور اس کی ذمہ داری آپ پر عائد ہو فرمانے لگے لکھیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام غیر مخلوق ہے۔ اسی کی طرف سے شروع ہوا اور اسی کی طرف لوٹے گا جو شخص اس کے خلاف اعتقاد رکھے وہ کافر ہے ایمان قول، عمل اور نیت کا نام ہے اور کم و بیش ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق علی الاطلاق تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ پھر فرمایا اے شعیب! جو کچھ تم نے لکھا ہے اس کا تمہیں کچھ فائدہ نہ ہوگا جب تک یہ اعتقاد نہ رکھو کہ موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم سرا پڑھنا افضل ہے تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ہر بادشاہ عادل یا ظالم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر کفار سے جہاد کرنا قیامت تک جاری ہے ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ میں نے پوچھا اے ابو عبداللہ! تمام نمازیں ہر نیک اور بد کے پیچھے پڑھ سکتے ہیں بولے نہیں، صرف نماز جمعہ اور نماز عید کا یہ حکم ہے باقی نمازوں میں تمہیں اختیار ہے دو اسی شخص کے پیچھے پڑھو جس کے سنت پر کاربند ہونے کا تمہیں یقین ہے۔ جب خدا کے سامنے جاؤ اور ان چیزوں کے متعلق تم سے دریافت کیا جائے تو صاف صاف کہہ دینا خدایا! یہ باتیں مجھے سفیان نے بتائی تھیں پھر مجھے خدا تعالیٰ کے سپرد کر کے الگ ہو جانا۔

یہ بیان امام سفیان سے ثابت ہے اور اس کی سند میں واقع ہونے والا راوی "مخلص" ثقہ ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۹۹ (ر) ۱۷۹ھ امامِ دارالہجرۃ شیخ الاسلام مالک بن انس (ع)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ، نام مالک اور لقب امام دارالہجرۃ ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے ابو عبداللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث الامام الاصبحی المدنی۔ آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے، بلند پایہ حافظ حدیث اور امت مسلمہ کے نامور فقیہ ہیں آپ کا خاندان مشہور صحابی طلحہ بن عبیداللہ کے بھائی عثمان بن عبیداللہ تیمی کا حلیف [illegible] نافع، مقبری، نعیم مجمر، زہری، عامر بن عبداللہ بن زبیر، ابن المنکدر، عبداللہ بن دینار اور دوسرے بہت [illegible] حدیث حاصل کیا۔ آپ سے استفادہ کرنے اور علم حدیث سیکھنے والوں کی تعداد شمار سے باہر ہے [illegible] ذیل ہیں۔

عبداللہ بن مبارک، یحییٰ قطان، ابن مہدی، ابن وہب، ابن القاسم، قعنبی، عبداللہ بن یوسف، سعید بن منصور، یحییٰ بن یحییٰ اندلسی، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، یحییٰ بن بکیر، قتیبہ، ابو مصعب زہری اور مصعب سے آخری شاگرد حذافہ سہمی۔ میں کہتا ہوں کہ متصل سند کے ساتھ ہم احادیث ایسی ہیں کہ ان میں میرے اور امام مالک کے درمیان صرف سات آدمیوں کا واسطہ ہے اور دو حدیثوں میں شیخ بہاؤ الدین بن تمیزی اور امام مالک کے درمیان پانچ راویوں کا واسطہ ہے جب محدث مکہ عطاء بن ابی رباح مدینہ منورہ تشریف لائے تو امام مالک کو ان کی روایت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا زہری سے حدیث بیان کرنے میں ان کا کونسا تلمیذ زیادہ پختہ ہے بولے امام مالک ہر فن میں زیادہ پختہ ہیں۔ امام عبدالرزاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں کہ عنقریب لوگ دور دراز ممالک سے سفر کر کے آئیں گے لیکن انہیں مدینہ کے عالم سے بڑا عالم کوئی نہیں ملے گا، فرماتے ہیں اس کا مصداق امام

مالک ہیں۔ امام عبدالرحمن بن مہدی امام مالک سے کسی کو مقدم نہیں سمجھتے تھے۔ امام شافعی فرماتے ہیں جب علماء کا ذکر آتا ہو تو امام مالک ان میں ستارے کی طرح نمایاں ہوتے ہیں۔ عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں امام مالک حکم اور حماد سے زیادہ فقیہ ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم ختم ہو جاتا۔ ابن وہب کہتے ہیں اگر امام مالک اور لیث راہنمائی نہ فرماتے تو ہم گمراہ ہو جاتے امام شعبہ فرماتے ہیں۔ میں حضرت نافع کی وفات کے ایک سال بعد مدینہ منورہ میں آیا تو دیکھا امام مالک کا حلقۂ تدریس بہت وسیع ہو چکا تھا۔ ابو مصعب کہتے ہیں میں نے امام مالک سے سنا ہے فرماتے تھے جب تک ستر شیوخ نے فتویٰ نویسی میں میری اہلیت کی شہادت نہیں دی میں نے فتوے نہیں دیا۔ اسحاق بن عیسیٰ کہتے ہیں امام مالک فرماتے تھے کیا جب بھی کوئی پہلے جھگڑالو سے بڑا جھگڑالو ہمارے پاس آئے گا تو ہم اس کے کہنے سے جبرائیل کی معرفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہوئی شریعت سے کنارہ کش ہو جائیں گے ؟

امام شافعی فرماتے ہیں سطح زمین پر کوئی علمی کتاب مؤطا امام مالک سے زیادہ درست نہیں ہے۔ امام اشہب کہتے ہیں امام مالک عمامہ باندھتے وقت پگڑی کا ایک کنارہ ٹھوڑی کے نیچے دباتے پھر دونوں کنارے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے مصعب کہتے ہیں امام مالک عدن کے تیار کردہ عمدہ کپڑے پہنتے تھے اور خوشبو بکثرت استعمال کرتے تھے قعنبی کہتے ہیں میں سفیان بن عیینہ کے پاس بیٹھا تھا۔ انہیں امام مالک کی وفات کی خبر ملی تو گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور کہا امام مالک نے روئے زمین پر اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا۔ عبدالرحمان بن واقد کہتے ہیں۔ میں نے مدینہ میں امام مالک کا دروازہ دیکھا تو یوں لگا جیسے یہ کسی بادشاہ کا دروازہ ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں حضرت نافع سے حدیث بیان کرنے میں مجھے امام مالک ایوب اور عبید اللہ سے زیادہ محبوب ہیں۔ وہیب کہتے ہیں امام مالک اہلحدیث کے امام ہیں امام احمد فرماتے ہیں میں نے اسحاق بن ابراہیم سے سنا ہے فرماتے تھے جب سفیان ثوری، امام مالک اور امام اوزاعی کسی مسئلہ پر متفق ہو جائیں تو گو اس میں کوئی نص وارد نہ ہوئی ہو وہ سنت ہے۔ عبداللہ بن نافع کہتے ہیں امام مالک فرماتے تھے اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے اور اس کا علم ہر جگہ موجود ہے۔ ان سے یہ بات بھی صحیح طور پر ثابت ہے کہ استوار معلوم ہو کیفیت غیر معلوم ہے اس پر ایمان لانا واجب اور اس کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔

اشہب کہتے ہیں میں نے امام ابو حنیفہؒ کو امام مالکؒ کے سامنے اس طرح باادب بیٹھے دیکھا ہے جیسے لڑکا اپنے والد کے سامنے بیٹھتا ہے[1]۔ میں کہتا ہوں اس سے امام ابو حنیفہ کے حسن ادب اور تواضع کا پتہ چلتا ہے حالانکہ آپ امام مالک سے ۱۳ سال بڑے تھے۔ ابو مصعب کہتے ہیں میں نے امام مالک سے سنا ہے فرماتے تھے میں ایک دفعہ امیر المؤمنین ابو جعفر کے گھر گیا وہ بستر پر دراز تھے۔ ایک لڑکا کئی دفعہ آیا اور واپس چلا گیا۔ ابو جعفر بولے جانتے ہو یہ کون ہے ؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو بولے یہ میرا لڑکا ہے آپ کے رعب سے گھبرا کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں پھر وہ حلال اور حرام سے تعلق رکھنے والی بہت سی چیزیں پوچھتا رہا۔ مجھے آخر میں کہنے لگا واللہ ! آپ کا علم اور آپ کی عقل

[1] یہ واقعہ صحیح نہیں کیونکہ امام ابو حنیفہ کی وفات کے وقت اشہب کی عمرہ سال تھی۔ اگر یہ سند صحیح ہے تو شاید یہ واقعہ محمد بن حسن کا ہے۔ (المعلمی)

t.com

سب لوگوں سے زیادہ ہے میں نے کہا بخدا! امیرالمومنین! ایسا نہیں ہے بولا کیوں نہیں ایسا ہی ہے آپ اپنی فضیلت کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں اگر زندہ رہا تو آپ کی فقہ کو قرآن حکیم کی طرح لکھوا کر اطراف ملک میں بھیجوں گا اور اس کے مطابق عمل کرنا لوگوں پر واجب کر دوں گا۔

ابن وہب کہتے ہیں امام مالک فرماتے تھے میں نے ابن شہاب سے بہت سی ایسی احادیث سنی ہیں جو میں نے کبھی بیان نہیں کیں اور نہ آئندہ بیان کروں گا۔ حسین بن عروہ کہتے ہیں ایک دفعہ خلیفہ مہدی مدینہ منورہ آئے تو امام مالک کی خدمت میں دو یا تین ہزار دینار بھیجے کچھ دن بعد ربیع آیا اور کہنے لگا امیرالمومنین کی خواہش ہے کہ آپ ان کے ساتھ مدینۃ السلام (بغداد) تشریف لے چلیں۔ امام صاحب نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اگر لوگوں کو علم ہو تو مدینہ میں رہیں یہاں رہنا ان کے لئے بہتر ہے خلیفہ کا بھیجا ہوا مال بدستور موجود ہے وہ چاہیں تو لے جا سکتے ہیں۔ اسماعیل بن داؤد مخراقی کہتے ہیں میں نے امام مالک سے سنا ہے فرماتے تھے رب کعبہ کی قسم! میں نے کوئی عراقی کامل عقلمند نہیں دیکھا میں نے ان سے یہ بھی سنا ہے فرماتے تھے عطاء بن ابی رباح سیاہ فام اور ضعیف العقل تھے[1]۔

معن بن عیسیٰ کہتے ہیں ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید حج کو جاتے ہوئے مدینہ منورہ آیا۔ قاضی ابو یوسف بھی اس کے ساتھ تھے امام صاحب خلیفہ کی ملاقات کے لئے آئے ہارون رشید بڑی تعظیم سے پیش آیا اور امام صاحب کو اپنے پاس بٹھا لیا جب آپ اطمینان سے بیٹھ گئے تو قاضی ابو یوسف نے آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا۔ امام صاحب نے جواب نہ دیا ابو یوسف نے دوبارہ پوچھا آپ پھر بھی خاموش رہے اس پر ہارون نے کہا اے ابو عبداللہ! یہ جناب قاضی ابو یوسف ہیں جو آپ سے مسئلہ دریافت کر رہے ہیں تب امام صاحب ابو یوسف کی طرف متوجہ ہو کر بولے اے حضرت! اذا رأیتنی جلست لاهل الباطل فتعال اجبك معهم جب اہل باطل کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے مجھے بیٹھا دیکھو تو وہاں [illegible] ان کے ساتھ جواب دوں گا۔

قتیبہ کہتے ہیں امام مالک جب گھر سے پڑھانے کے لئے نکلتے تو خوب سر میں کنگھی، خوشبو اور زیب و زینت کر کے عمدہ قسم کا خوش نما لباس پہن کر تشریف لاتے۔ مسند درس پر رونق افروز ہوتے اور طلبائے حدیث میں ہر ایک کے لئے ایک ایک پنکھا تقسیم کرتے۔ محمد بن عمر کہتے ہیں پہلے امام صاحب پانچوں نمازیں باجماعت مسجد میں پڑھتے۔ جنازوں میں شریک ہوتے، بیماروں کی بیمار پرسی کرتے، مسجد میں بیٹھتے اور ہر قسم کے حقوق ادا کرتے تھے۔ پھر مسجد میں بیٹھنا ترک کر دیا، نماز پڑھ کر سیدھے گھر چلے جاتے تھے رفتہ رفتہ جنازوں میں حاضر ہونا بھی بند کر دیا صرف گھر جا کر اہل میت کو صبر و تحمل کی تلقین فرماتے آخر میں یہ سب کام چھوڑ دیئے حتیٰ کہ نماز باجماعت کے لئے مسجد میں آنا بھی ترک کر دیا۔ لوگ یہ سب کچھ برداشت کرتے کیونکہ وہ امام صاحب کی بے حد تعظیم کرتے تھے اور آپ سے استفادہ کی خواہش رکھتے تھے جب کوئی اس سلسلہ میں آپ سے گفتگو کرتا تو صرف اتنا فرماتے ہر آدمی اپنا عذر بیان کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔ آپ گھر میں اپنے مخصوص گدے پر بیٹھتے تھے اور آپ کے دائیں بائیں ملاقاتیوں کے لئے گدے بچھے رہتے تھے آپ کی مجلس بڑی

---

[1] یہ قول بھی منکر ہے اس کا راوی اسماعیل قابل اعتبار نہیں۔ (المعلمی)

پر اقتدار ہوتی تھی اس میں برابر علم و حلم کا تذکرہ رہتا تھا اور آپ کی ہیبت اور پر شکوہ شخصیت کے سامنے کسی کو کج بحثی، شور و شغب اور اونچا بولنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ باہر سے آنے والے حدیث کے مسائل پوچھتے تو ہر ایک کو باری باری جواب دیتے تھے کسی وقت کسی کو اپنے سامنے حدیث پڑھ کر سنانے کی اجازت بھی دیتے تھے اکثر آپ کا کاتب حبیب جس نے آپ کی کتابیں نقل کی تھیں لوگوں کے لئے قرات کرتا تھا آپ کے رعب و جلال کا یہ حال تھا کہ حاضرین سے کوئی شخص نزدیک آ کر کتاب دیکھنے اور سوال کرنے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔ کسی جگہ حبیب پڑھنے میں غلطی کرتا تو امام صاحب ہی اس کو لقمہ دیتے تھے۔ آپ فرماتے تھے اگر دین اور مروت ضائع کرنے سے آدمی کو دنیا بافراط مل بھی جائے تو اس میں کوئی خوبی نہیں۔

ابن وہب کہتے ہیں مجھ سے امام مالک فرمایا کرتے تھے علم میں نقصان ہوتا ہے اضافہ نہیں ہوتا۔ آسمانی کتابیں اترنے اور انبیاء کے اٹھ جانے کے بعد علم میں برابر کمی واقع ہوتی رہتی ہے۔ عبداللہ بن یوسف کہتے ہیں میں نے امام مالک سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے تو اپنے شہر کے علماء کو عمدہ عمدہ کپڑے استعمال کرتے دیکھا ہے۔ مصعب زبیری کہتے ہیں ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید شہزادوں سمیت امام صاحب کے در دولت پر حاضر ہوئے اور آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ انہیں مؤطا سنائیں امام صاحب نے فرمایا عرصہ ہوا میں نے خود پڑھنا چھوڑ دیا ہے اب طلباء ہی پڑھتے ہیں ہارون بولا اچھا! آپ ان لوگوں کو نکال دیں میں آپ کے سامنے قرأت کروں گا۔ امام صاحب نے فرمایا جب خواص کی خاطر عوام کو محروم کر دیا جائے تو خواص بھی فوائد علم سے بے نصیب رہتے ہیں یہ کہا اور معن بن عیسٰے کو پڑھنے کا حکم دیا۔ اسماعیل بن ابی اویس کہتے ہیں میرے ماموں امام مالک جب تک لاحول ولا قوۃ الا باللہ نہ کہہ لیتے فتوٰی نہیں دیتے تھے۔

ترک جماعت کی علت قاضی اسماعیل کہتے ہیں ابو مصعب کا بیان ہے کہ امام مالک نے ۲۵ سال جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی آپ سے پوچھا گیا۔ آپ کے جماعت میں شریک نہ ہونے کا سبب کیا ہے تو فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ مبادا کوئی منکر چیز دیکھنے میں آ جائے جس کے دور کرنے کی مجھے ضرورت پیش آئے۔

آپ کے متعلق لوگوں کی آرا مطرف کہتے ہیں ایک دفعہ امام مالک نے مجھ سے پوچھا لوگ میرے متعلق کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا دوست و احباب مدح کرتے ہیں اور دشمن مذمت فرمانے لگے ہمیشہ سے لوگوں کی یہی حالت رہی ہے لیکن ہم سب زبانوں کے مذمت پر متفق ہو جانے سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ ابن وہب کہتے ہیں میں ۱۴۰ھ میں حج کرنے گیا تو وہاں منادی کرنے والا منادی کر رہا تھا کہ امام مالک اور عبدالعزیز ماجشون کے سوا کوئی شخص لوگوں کو فتوٰی نہ دے معن کہتے ہیں امام مالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے وقت یاء اور تاء سے بہت بچتے تھے۔ میں نے امام عالیمقام کے حالات میں ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے اور اپنی تاریخ کبیر میں بھی آپ کے حالات شرح و بسط کیساتھ لکھے ہیں۔

بے نظیر شخصیت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں وہ وہ خوبیاں پائی جاتی ہیں جو کسی دوسرے شخص میں ہرگز جمع نہیں ہوئیں۔ اولاً۔ درازی عمر اور علو روایت۔

ثانیاً۔ روشن دماغی، فہم و فراست اور وسعت علم۔

t.com

ثالثاً۔ آپ کے حجت اور صحیح الروایۃ ہونے پر ائمہ حدیث کا اتفاق۔
رابعاً۔ آپ کی دیانت، علالت، اور اتباع سنت پر سب کا اجماع۔
خامساً۔ فقہ حدیث، فتویٰ نویسی اور صحت قواعد میں برتری۔

آپ نے ۸۶ برس عمر پائی۔ کہتے ہیں آپ ۹۶ھ میں پیدا ہوئے۔ ابوداؤد آپ کا سال پیدائش ۹۲ھ بتایا ہے۔ یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں میں نے امام مالک سے سنا ہے فرماتے تھے میں ۹۳ھ میں پیدا ہوا تھا۔ یہی قول زیادہ صحیح ہے۔ ابو مصعب اور ابن وہب کہتے ہیں آپ کی وفات کا دن ۱۰ ربیع الاول ہے ابن سحنون اور ابن اویس کہتے ہیں ۱۱ ربیع الاول اور ایک قول کے مطابق صبح سویرے ۱۴ ربیع الاول ہے۔ مصعب زبیری کے مطابق صفر ۱۷۹ھ میں ہوئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ کاملۃ شاملۃ۔

۲۰۰　$\frac{۴۷}{۵}$　امام ابراہیم بن طہمان ہروی ثم نیشاپوری　(ح)

آپ کی کنیت ابوسعید ہے۔ آپ خراسان کے عالم اور نیشاپور کے رہنے والے ہیں۔ یہ حافظ حدیث ہیں۔ آپ کو سماک بن حرب، عمرو بن دینار، محمد بن زیاد جمحی، ابوجمرہ، ثابت بنانی، ابواسحاق اور ان کے طبقہ سے شرف تلمذ حاصل ہے اور آپ سے عبداللہ بن مبارک، حفص بن عبداللہ، معن بن عیسیٰ، خالد بن نزار ایلی، محمد بن سنان عوقی، ابوحذیفہ نہدی اور سعید بن یزید فراء روایت کرتے ہیں۔ آپ کے شیوخ میں سے صفوان بن سلیم اور امام ابوحنیفہ نے آپ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں آپ کی حدیث صحیح ہوتی ہے اور پورے خراسان میں آپ سے زیادہ حدیث جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں اور مرجی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں مرجی ہیں اور جہمیہ کے سخت مخالف۔ ابوزرعہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں امام احمد بن حنبل کے پاس بیٹھا تھا امام صاحب بیماری کی وجہ سے لیٹے ہوئے تھے ابراہیم بن طہمان کا ذکر آیا تو اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے صلحاء کا ذکر آئے تو لیٹنا درست نہیں۔

خطیب کہتے ہیں ابراہیم کا بیت المال سے وظیفہ مقرر تھا وہ اسے لے کر غرباء میں تقسیم کر دیتے تھے۔ ایک دن خلیفہ کی مجلس میں آپ سے کسی نے مسئلہ پوچھا فرمانے لگے نہیں معلوم۔ کسی نے کہا بیت المال سے اتنا اتنا وظیفہ لیتے ہو اور ایک مسئلہ بھی اچھی طرح بیان نہیں کر سکتے تو بولے میں وظیفہ ان مسائل پر لیتا ہوں جو اچھی طرح بیان کر سکتا ہوں۔ اگر میں ان مسائل پر وظیفہ لیتا جو اچھی طرح نہیں جانتا تو بیت المال کبھی کا ختم ہو چکا ہوتا۔ خلیفہ یہ جواب سن کر بہت محظوظ ہوا۔ میرے خیال میں یہ خلیفہ مہدی تھے۔ امام ابراہیم آخر عمر میں مکہ معظمہ میں مقیم ہو گئے تھے۔

آپ نے ۱۶۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ مجھے ان کی بہت سی عالی احادیث اسناد کے ساتھ حاصل ہوئی ہیں۔

۲۰۱　$\frac{۴۸}{۱}$　امام ...　(ح)

... آپ نے اپنے دادا ابو اسحاق

آپ کی کنیت ابو یوسف ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے
۱۶۱ھ عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحاق سبیعی

سے سماع کیا ہے اور اس کی احادیث کو بہت عمدہ ضبط کیا ہے۔ ان کے علاوہ آپ کو زیاد بن علاقہ، سماک بن حرب، منصور بن معتمر اور ایک دوسری جماعت سے بھی تلمذ حاصل ہے۔ آپ سے عبدالرحمٰن بن مہدی، ابونعیم، محمد بن یوسف فریابی، عبیداللہ بن رجار غدانی، احمد بن یونس، علی بن جعد اور دوسرے بہت سے لوگوں نے علم حاصل کیا ہے۔

آپ حافظ حدیث، حجت، صالح، خاشع اور علم کا خزانہ تھے۔ جس نے آپ کو کمزور کہا ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں کیونکہ شیخین نے ان کے بانفلہ حجت پکڑی ہے۔ ۱۶۲ھ میں فوت ہوئے۔ بعض نے کہا ہے ۱۶۱ھ میں انتقال فرمایا۔ مجھے اپنی سند کے ذریعے اسرائیل کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا باتیں کرنے اور شور مچانے والی قوم کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ عیسیٰ بن یونس کہتے ہیں مجھے میرے بھائی اسرائیل نے بتایا کہ میں ابواسحاق کی حدیث کو اس طرح یاد کرتا ہوں جس طرح قرآن پاک کی سورت یاد کرتا ہوں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں اسرائیل ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں اسرائیل کا درجہ ابوبکر بن عیاش سے اونچا ہے۔ یحییٰ کے لئے کہا گیا اسرائیل نے ابراہیم بن مہاجر سے تین سو اور ابی یحییٰ قتات سے بھی تین سو احادیث روایت کی ہیں بولے اس پر آفت اس ایک کی وجہ سے نہیں بلکہ دونوں کی وجہ سے آئی ہے۔

مجھے اپنی سند سے اسرائیل کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے انی انا الرزاق ذوالقوۃ المتین پڑھایا ہے۔ اسرائیل عالم باعمل تھے شفیق بلخی کہتے ہیں میں نے خشوع خضوع اسرائیل سے سیکھا ہے ہم آپ کے اردگرد ہوتے اور آپ فکر آخرت میں اس قدر مستغرق ہو جاتے کہ کچھ پتہ نہ رہتا کہ میرے دائیں بائیں کون ہیں اس سے میں نے اندازہ کیا کہ آپ صالح آدمی ہیں۔

۲۰۲ $\frac{۴۹}{۵}$ امام زائدہ بن قدامہ ثقفی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابوالصلت ہے۔ آپ طائف کے مشہور قبیلہ بنو ثقیف سے تعلق رکھتے ہیں۔ کوفہ میں منتقل ہو جانے کی وجہ سے کوفی کہلاتے ہیں۔ آپ نے زیاد بن علاقہ، عبدالملک بن عمیر، منصور، سماک، موسیٰ بن ابی عائشہ اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے سفیان بن عیینہ، حسین جعفی، ابن مہدی، معاویہ بن عمرو، ابونعیم، طلق بن غنام، ابوحذیفہ نہدی، احمد بن یونس اور دوسرے بہت سے لوگ مستفیض ہوئے۔

ضبط حدیث میں شعبہ کے برابر تھے لیکن مجھے ان کے اپنے شہر کے علماء کے سوا کسی دوسرے سے ان کی حدیث نہیں ملی ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں کسی بدعتی کو حدیث نہیں پڑھاتے تھے۔ ابواسامہ کہتے ہیں آپ سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ نیکوکار تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں ثقہ اور متبع سنت ہیں۔ کہتے ہیں آپ کا انتقال روم کی ایک سرحدی چھاؤنی میں ہوا۔ بوڑھے ہونے کے بعد ۱۶۱ھ کی ابتدا میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں وکیع حفظ حدیث کے سلسلہ میں زائدہ پر کسی کو فائق نہیں سمجھتے تھے۔ ابن طبرزد کے تلامذہ کے پاس ان کی عالی احادیث موجود ہیں۔

مجھے اپنی سند کے ذریعے بواسطہ زائدہ حضرت معاذ بن جبل کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں ایک دفعہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک عورت آئی اور میں نے اس کے ساتھ وہ سب کچھ کیا جو ایک خاوند اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے لیکن جماع نہیں کیا۔ معاذ کہتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ اقم الصلوٰۃ طرفی النہار الآیۃ تو آپ نے فرمایا وضو کر کے نماز پڑھو (تمہارا گناہ معاف ہو جائے گا) میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ حکم اس کے ساتھ خاص ہے یا سب لوگوں کے لئے عام ہے؟ آپ نے فرمایا سب لوگوں کے لئے عام ہے۔

۲۰۳ امام حسن بن صالح بن حی ھمدانی

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے اور فقیہ ہیں۔ بہت بڑے عابد [illegible] بنی اسرائیل کی طرح ۱۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ سلمہ بن کہیل، عبد اللہ بن دینار، منصور بن معتمر، اسماعیل بن عبد الرحمن السدی، سماک بن حرب اور بہت سے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ اور مشہور محدث علی بن صالح بن صالح بن حیان ان کے توأم بھائی ہیں۔ یہ دونوں بھائی ایک حمل میں ایک ساتھ پیدا ہوئے تھے اور حی کو حیان بھی کہا جاتا ہے۔ بعض نے آپ کے والد کا نسب یوں بیان کیا ہے صالح بن صالح بن مسلم بن حیان اور بعض نے صالح بن صالح بن حی بن شفی بیان کیا ہے۔ ان سے وکیع، یحییٰ بن آدم، محمد بن فضیل، عبید اللہ بن موسیٰ، ابو نعیم، قبیصہ، احمد بن یونس، علی بن جعد اور دوسرے لوگوں نے کسب فیض کیا ہے۔

ابو نعیم کہتے ہیں میں نے آٹھ سو محدثین سے علم حدیث حاصل کیا لیکن حسن بن صالح سے افضل کوئی نہیں دیکھا۔ ابو حاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں، حافظ اور متقن ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں ثقہ ہیں۔ وکیع فرماتے ہیں آپ، آپ کے بھائی اور آپ کی والدہ نے عبادت کے لئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ آپ کی والدہ فوت ہو گئی تو دونوں بھائیوں نے رات کو برابر برابر تقسیم کر لیا پھر علی بھی فوت ہو گئے تو حسن تنہا ساری رات قیام کیا کرتے تھے۔ ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جس پر خشیت الٰہی حسن بن صالح سے زیادہ غالب ہو۔ آپ ایک رات سورت [illegible] پڑھنا شروع کی تو غشی طاری ہو گئی اور صبح ہونے تک یہ سورت ختم نہ کر سکے۔ حسن خود کہتے ہیں ایک زمانہ مجھ پر ایسا آیا ہے کہ میرے پاس چھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی اور اب یہ حال ہے [illegible] ساری دنیا [illegible] شیطان انسان کے لئے نیکی کے ۹۹ دروازے اس لئے کھولتا ہے کہ ایک شر کے دروازہ میں داخل کرے۔ امام یحییٰ بن آدم فرماتے ہیں کہ امام اوزاعی اور حسن بن صالح کے اجتہادات لکھنے کے قابل ہیں۔ ابو زرعہ کہتے ہیں [illegible] اتقان، فقہ، زہد اور عبادت کا مرکز ہیں۔ امام وکیع انہیں سعید بن جبیر کے ہم پلہ سمجھتے تھے۔ ابو نعیم کہتے ہیں یہ قوت اور قوت اجتہاد میں ثوری سے کم نہیں ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں میں نے ان کی حدیث میں کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

میں کہتا ہوں امام احمد کی تصریح کے مطابق ان کے بھائی علی [illegible] ان سے پہلے ۱۵۱ھ میں انتقال کر گئے اور ابو نعیم کے قول کے مطابق حسن نے اس کے بعد ۱۶۹ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ [illegible]

اور درجۂ امامت پر فائز ہونے کے باوجود حسن بن صالح میں خارجیت کے جراثیم موجود تھے۔ خریبی کہتے ہیں ایک دفعہ انہوں نے جمعہ ترک کر دیا تو ایک صاحب ان کو سمجھانے کے لئے آئے اور رات بھر اسی موضوع پر ان سے مناظرہ کرتے رہے مگر یہ برابر اسی بات پر مصر رہے کہ ظالم حکام کے پیچھے جمعہ پڑھنا ناجائز اور ان کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا واجب ہے۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ حسن بن صالح کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی پیدل اور کبھی سواری پر قبا تشریف لے جایا کرتے تھے نیز مجھ کو ان کے واسطہ سے حضرت اسما بنت عمیس کی یہ حدیث بھی ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو فرمایا میرے نزدیک تمہارا وہی مرتبہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون کا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۲۰۴ ۵۱/۵ امام شیبان بن عبدالرحمٰن تمیمی نحوی (ع)

آپ کی کنیت ابو معاویہ ہے بنو تمیم کی طرف نسبتِ ولاء کی وجہ سے تمیمی کہلاتے ہیں۔ بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ علم نحو میں مہارت کی وجہ سے نحوی مشہور ہیں کوفہ میں رہتے تھے اور امیر داؤد بن علی کے بچوں کے اتالیق تھے۔ بعض کہتے ہیں آپ بنو ازد کے ایک قبیلہ نحو بن شمس کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے نحوی کہلاتے ہیں لیکن ابن داؤد وغیرہ کہتے ہیں یہ صحیح نہیں بلکہ آپ کو علم نحو میں کمال کی بنا پر نحوی کہا جاتا ہے۔

آپ کو حسن بصری سے بھی کچھ استفادہ کا موقعہ ملا ہے۔ لیکن زیادہ تر تعلیم قتادہ، حکم، بلال وزان، یحییٰ بن ابی کثیر، زیاد بن علاقہ اور منصور بن معتمر سے پائی ہے اور آپ سے امام ابوحنیفہ، حسن بن موسیٰ اشیب، حسین مروزی، عبیداللہ بن موسیٰ، یونس بن موسیٰ، یونس مؤدب، آدم بن ابی ایاس، علی بن جعد اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔

امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے آپ کی توثیق کی ہے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں آپ اپنے تمام شیوخ سے حدیث بیان کرنے میں پختہ اور قابل اعتماد ہیں۔ فن تجوید میں بھی ماہر تھے حسن قرأت میں شہرت یافتہ تھے۔ یہ آپ نے قراء سبعہ کے ایک ممتاز رکن قاری عاصم سے سیکھا تھا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت انس بن مالک کی یہ حدیث پہنچی ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے لیکن ان میں سے کسی کو بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔ آپ کا ۱۶۴ھ میں انتقال ہوا اور ۸۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

۲۰۵ ۵۲/۵ امام سعید بن عبدالعزیز تنوخی (م ۴)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے آپ ممتاز حافظِ حدیث اور اہل دمشق کے امام ہیں۔ قرآن حکیم کی تعلیم ابن عامر سے پائی حج کرنے آئے تو مکہ معظمہ میں عطاء بن ابی رباح سے استفادہ کیا۔ امام مکحول، نافع، ربیعہ بن یزید، زہری، قتادہ، بلال بن سعد اور دوسرے متعدد علماء سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمٰن بن مہدی،

t.com

عبدالرزاق، یحییٰ وحاظی، ابو عاصم، ابو مغیرہ حمصی، ابو مسہر غسانی، ابو نصر تمار، یحییٰ بن بشر حریری اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔ آپ ۹۰ھ میں پیدا ہوئے خود فرماتے ہیں میں نے کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی اور نہ ہی میرے کاغذ نے مجھ سے کبھی کچھ لکھا ہے یعنی مدۃ العمر پڑھنے پڑھانے میں زبانی یادداشت سے ہی کام لیتے رہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں آپ ثبت ہیں امام احمد بن حنبل کا بیان ہے شام میں ان سے زیادہ صحیح حدیث بیان کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں علمی برتری اور فقہ حدیث میں اہل شام کے نزدیک ان کا وہی مقام ہے جو اہل حجاز کے نزدیک امام مالک کا ہے۔ ابو نصر فرادیسی کہتے ہیں نماز میں اس قدر روتے تھے کہ مجھے چٹائی پر ان کے آنسو گرنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ مروان بن محمد کا بیان ہے کہ سعید فرماتے تھے میں جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو جہنم کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے ولید کہتے ہیں سعید ساری ساری رات عبادت میں مصروف رہتے تھے۔

ابو مسہر کہتے ہیں تحصیل علم میں عموماً میرا انحصار سعید پر تھا اور میں ان کی موجودگی میں کسی دوسرے شخص سے استفادہ کی ضرورت نہیں سمجھتا تھا۔ میں نے ان سے سنا ہے فرماتے تھے دنیا میں خوبی صرف خاموش طبع یاد رکھنے والے اور صاحب علم بولنے والے میں ہے۔ ولید بن مزید کہتے ہیں جب سعید بن عبدالعزیز کی موجودگی میں امام اوزاعی سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے ابو محمد موجود ہیں۔ ان سے پوچھو ابو مسہر کہتے ہیں جب سعید سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو جواب دینے سے پہلے کہتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ یہ میری رائے ہے اور رائے غلط بھی ہو سکتی ہے اور درست بھی۔ محمد بن مبارک صوری کہتے ہیں میں نے دیکھا ہے جب سعید بن عبدالعزیز سے نماز باجماعت فوت ہو جاتی تو رو پڑتے تھے۔ ولید بن مزید کہتے ہیں سعید بن عبدالعزیز سے پوچھا گیا رزق کفاف کیا ہے ؟ فرمایا ایک دن کھانا کھانا اور ایک دن بھوکا رہنا رزق کفاف ہے۔ ابو مسہر کہتے ہیں میں نے ان سے سنا ہے فرماتے تھے لا ادری (مجھے معلوم نہیں) آدھا علم ہے میں نے ان کے حق میں ایک آدمی کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی زندگی عطا فرمائے۔ بولے یوں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کی طرف جلدی بلالے۔ میں کہتا ہوں امام بخاری نے ان کی کوئی حدیث اپنی [illegible] ہے اور ان کی روایت کردہ احادیث کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے۔ ولید بن مسلم، ابو مسہر اور محدثین کی ایک جماعت کہتی ہے کہ آپ نے ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔ بعض نے سال وفات ۱۶۳ھ بتایا ہے۔ مجھے اپنی سند کے ذریعے سعید کے واسطے سے حضرت ابو الدرداءؓ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے تھے میں نے تمہارے اس امیر (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کے سوا کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی جلتی نماز پڑھاتے نہیں دیکھا ہے۔

۲۰۶ ۵۳/۵ امام سلیمان بن مغیرہ بصری قیسی (ع)

آپ کی کنیت ابو سعید ہے بنو قیس کی طرف نسبت ولاء کی وجہ سے قیسی کہلاتے ہیں۔ آپ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور پختہ کار عالم ہیں۔ امام محمد بن سیرین، حسن بصری، حمید بن ہلال، ثابت بنانی اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے عبداللہ بن مبارک، یحییٰ قطان، ابن مہدی، ابو سلمہ، اسد بن موسیٰ، قعنبی، شیبان بن فروخ

اور دوسرے بہت سے لوگ مستفیض ہوئے۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ثقہ ہیں ثقہ ہیں۔ ابن علیہ سے پوچھا گیا۔ حفاظ بصرہ میں نامور حافظ حدیث کون ہیں؟ فرمایا سلیمان بن مغیرہ ہیں۔ ابونوح قراد کہتے ہیں میں نے شعبہ سے سنا ہے فرماتے تھے سلیمان بن مغیرہ اہل بصرہ کے سردار ہیں۔ خریبی کہتے ہیں میں نے بصرہ کا کوئی عالم ان سے بہتر نہیں دیکھا ہے۔ امام احمد نے ان کا ذکر کیا تو فرمایا پختہ ہیں پختہ ہیں۔ سلیمان بن حرب فرماتے تھے۔ میں ایک عادل پسندیدہ، امانتدار اور مامون فی الحدیث انسان سلیمان بن مغیرہ نے خبر دی ہے عفان کا بیان ہے سلیمان بن مغیرہ اپنے بالوں میں مہندی لگایا کرتے تھے۔

میں کہتا ہوں آپ نے ۱۶۵ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ مجھے اپنی سند کے ذریعہ ان کے واسطہ سے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے۔ لاالٰہ الا اللہ کہنے کے سوا میں تمہارے اعمال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا کوئی عمل نہیں دیکھتا ہم نے کہا اے ابوحمزہ! ہماری نماز بھی نہیں؟ فرمایا تم سورج ڈوبنے کے وقت نماز پڑھتے ہو کیا رسول اللہ کی یہ نماز تھی؟

۲۰۷ ۔ ۵۴/۵ ۔ امام شعیب بن ابی حمزہ الحمصی الکاتب

آپ کی کنیت ابوبشر ہے۔ بنو امیہ کی طرف نسبتِ ولاء کی وجہ سے اموی کہلاتے ہیں۔ فن حدیث میں حجت اور اس کو بہت ضبط کرنے والے ہیں۔ آپ نافع، ابن منکدر، زہری، عبدالوہاب بن بخت، عکرمہ بن خالد اور ایک دوسری جماعت سے روایت کرتے ہیں آپ کا حافظہ بہت قوی اور تحریر بڑی پسندیدہ تھی اس لئے آپ نے خلیفہ ہشام کے لئے امام زہری سے بہت بڑی تعداد میں احادیث لکھیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں میں نے شعیب بن ابوحمزہ کی تحریر کردہ کتابیں دیکھی ہیں۔ بڑے خوش خط اور جلی حروف میں لکھی ہوئی تھیں امام صاحب نے ان کا بڑے شاندار الفاظ میں تذکرہ کیا۔ شعیب خود فرماتے ہیں، میں نے استاذ مکرم امام زہری کی رفاقت میں مکہ معظمہ کا سفر کیا اور پورا راستہ ان کے ساتھ قرآن حکیم کا دور کرتا رہا۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں شعیب، یونس اور عقیل پر فوقیت رکھتے ہیں وہ زبیدی کا جواب ہیں۔ ان کی احادیث میں بہت کم غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ علی بن عیاش حمصی کہتے ہیں ہمارے نزدیک شعیب بڑے بڑے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں حدیث بیان کرنے میں بخل سے کام لیتے تھے اور دوسری طرف عبادت کے بہت دلدادہ تھے۔

میں کہتا ہوں ان سے ان کے صاحبزادے بشر، بقیہ بن ولید، ولید بن مسلم، علی بن عیاش، ابوالیمان اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان کی حدیث صحاح ستہ کی سب کتابوں میں موجود ہے۔ یحییٰ وحاظی کہتے ہیں آپ ۱۶۳ھ میں فوت ہوئے یزید بن عبدربہ آپ کی وفات ۱۶۲ھ میں بتلاتے ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مجھے ان کے واسطہ سے اپنی سند کے ذریعے حضرت جابر کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر کار آگ کی پکی ہوئی چیزیں کھا کر وضو کرنا چھوڑ دیا۔

۲۰۸ ۔ ۵۵/۵ ۔ امام عبدالعزیز ماجشون مدنی (ع)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے بنو تیم میں سے آلِ ہدیر کا مولیٰ ہونے کی وجہ سے تیمی کہلاتے ہیں آپ مدینہ منورہ کے

رہنے والے چوٹی کے عالم اور بلند پایہ فقیہ ہیں۔ آپ نے زہری، عبداللہ بن دینار، سعد بن ابراہیم، وہب بن کیسان، عبدالرحمن بن قاسم اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث سیکھا اور آپ سے عبدالرحمن بن مہدی، ابونعیم، حجاج بن منہال، عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، علی بن جعد، یحییٰ بن بکیر، احمد بن یونس اور دوسرے بہت سے لوگ فیضیاب ہوئے۔

آپ عالم ربانی تھے ایک دفعہ جہم کا کچھ کلام نظر سے گزرا تو فرمانے لگے یہ بلا عبارت انہدام اور لایعنی و بے مقصد بیان ہے۔ ابن وہب کہتے ہیں حج کرنے کے لئے مکہ معظمہ گیا تو وہاں ایک شخص کو منادی کرتے سنا کہ امام مالک اور عبدالعزیز ماجشون کے سوا کوئی شخص لوگوں کو فتویٰ نہ دے۔ عبدالملک بن عبدالعزیز فقیہ ذکر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ خلیفہ مہدی نے آپ کو دس ہزار دینار تحفہ میں دیئے۔ احمد بن کامل کہتے ہیں آپ متعدد کتابوں کے مصنف تھے اور یہ سب کتابیں ابن وہب نے آپ سے روایت کی ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ثقہ ہیں۔ ابوالولید طیالسی کہتے ہیں آپ عہدۂ وزارت کی صلاحیت رکھتے تھے۔ احمد بن ابی خیثمہ کا بیان ہے دراصل ماجشون اصفہان کے رہنے والے تھے پھر مدینہ منورہ میں آکر مقیم ہو گئے جس گلی میں رہتے تھے وہ ان کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے سکۃ الماجشون کہلاتی تھی۔

عبدالعزیز کی وفات ۱۶۴ھ میں واقع ہوئی تھی بعض کہتے ہیں ان کی کنیت ابوالاصبغ تھی۔ ان سے ابوالجہم نے ایک حدیث سنی تھی جس کی سند وہ اچھی طرح ضبط نہیں کر سکے تھے اور یہی ان کی سب سے عالی حدیث تھی۔ مجھے اپنی سند کے ذریعے جد بوعہ کے واسطے سے عباد بن تمیم عن عمہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ "اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ چت لیٹے ہوئے تھے اور اپنا ایک زانو کھڑا کر کے دوسرا اس کے اوپر رکھ لیتے تھے امام مالک اور امام ابن عیینہ نے بھی اس حدیث کو ابن شہاب سے روایت کیا ہے لیکن ان دونوں نے عبدالعزیز کی طرح ابن شہاب اور عباد کے درمیان محمود بن لبید کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

۲۰۹ امام فُلیح بن سُلیمان المدنی ۱۶۸ھ (ت)

آپ کی کنیت ابویحییٰ ہے۔ [illegible] سے نسبت ولاء رکھتے ہیں بعض کہتے ہیں آپ عالم [illegible] مدینہ کے رہنے والے اور محدث ہیں۔ آپ نے نعیم مجمر، نافع مولیٰ ابن عمر، زہری [illegible] ابن [illegible] سعید بن حارث، عبداللہ بن ابوطوالہ اور ایک دوسری جماعت سے حدیث کا علم حاصل کیا۔ اور آپ سے ابوداؤد طیالسی، سریج بن نعمان، یحییٰ بن [illegible] سعید بن منصور، ابوربیع زہرانی، محمد بن جعفر مدائنی اور بہت سے دوسرے لوگوں نے علاوہ آپ کے [illegible] کمال کیا۔ آپ عالم، صادق اور تبع سنت تھے لیکن مضبوط نہیں تھے۔ دارقطنی کہتے ہیں [illegible] ان سے بہت [illegible] ہیں مگر یحییٰ بن معین کہتے ہیں یہ قوی نہیں ہیں ایک دفعہ کہا یہ ضعیف ہیں اور [illegible] ان کی حدیث [illegible] ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں قابل حجت نہیں ہیں۔

امام نسائی فرماتے ہیں قوی نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں مدینہ منورہ میں ۱۶۸ھ میں آپ کی موت واقع ہوئی آپ کی حدیث حسن کا درجہ رکھتی ہے۔

Marfat.c

۲۱۰ امام لیث بن سعد مصری ۷۵ھ (ع)

آپ کی کنیت ابو الحارث ہے۔ بنو فہم کے ساتھ تعلق ولاء رکھتے ہیں۔ آپ مصر کے رہنے والے نامور اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ آپ دیار مصر کے شیخ، وہاں کے عالم اور رئیس تھے۔ اصل میں اصفہان کے رہنے والے تھے۔ لیکن مصر کو اپنا وطن بنا لیا تھا۔ عطاء بن ابی رباح، نافع عمری، ابن ابی ملیکہ، سعید مقبری، زہری، ابو زبیر مکی، مشرح بن ہاعان، ابو قبیل معافری، یزید بن ابی حبیب، جعفر بن ربیعہ اور دوسرے بہت سے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ بعض اوقات اپنے تلامذہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اور آپ سے آپ کے شیخ محمد بن عجلان، ابن وہب، سعید بن ابی مریم، آپ کے کاتب عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن بکیر، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، یحییٰ بن یحییٰ قرطبی، قتیبہ بن سعید، محمد بن اصبح، عیسیٰ بن حماد، ابو الجہم باہلی اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔ آپ نے ۱۱۳ھ میں ۱۹ سال کی عمر میں پہلی دفعہ حج کیا اور کبار علماء سے مل کر حدیث کی تعلیم حاصل کی۔

آپ مصر کے نامور فقیہ اور بڑے عقلمند عالم تھے۔ آپ کی قدر و منزلت کا یہ حال تھا کہ مصری حکومت کا پورا عملہ گورنر اور قاضی وغیرہ آپ کے زیر اثر ہوتے تھے اگر کبھی آپ کی نظر میں کسی کا کردار مشکوک ہوتا تو آپ خلیفہ کو لکھتے جسے وہ فوراً معزول کر دیتا۔ ایک دفعہ منصور نے آپ کو مالک کی نیابت عطا کرنی چاہی مگر آپ نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ امام شافعی آپ کے مذہب کے ضائع ہونے پر بہت افسوس ظاہر کیا کرتے تھے کہ لیث مالک سے زیادہ فقیہ ہیں۔ لیکن ان کے تلامذہ نے ان کے مذہب کی نشر و اشاعت میں تغافل اور سستی سے کام لیا ہے جس کی وجہ سے وہ جلد ہی دنیا سے ناپید ہو گیا۔ نیز یہ بھی فرمایا لیث مالک کی نسبت حدیث پاک کی زیادہ اتباع کرنے والے تھے یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں آپ امام مالک سے زیادہ فقیہ ہیں لیکن قسمت نے امام مالک کی یاوری کی ہے۔ ابن وہب فرماتے ہیں اگر امام لیث اور امام مالکؒ نہ ہوتے تو ہم راستے سے بھٹک جاتے۔

محمد بن رمح کہتے ہیں امام لیث کی سالانہ آمدنی ۸۰ ہزار اشرفی تھی۔ پھر بھی ان پہ کبھی زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی۔ میں کہتا ہوں آپ بڑے فیاض تھے ایک دفعہ امام مالک کی خدمت میں ایک ہزار اشرفی بھیجی اور دوسرے موقعہ پر عصفر کے کئی بوجھ اونٹوں پر لدوا کر ان کی طرف ارسال کئے اسی طرح مصر کے مشہور محدث ابن لہیعہ کا مکان جل گیا تو ان کو ایک ہزار اشرفی کا عطیہ دیا۔ ایسے ہی منصور بن عمار واعظ کو ایک ہزار دینار مرحمت فرمائے۔ ایک دفعہ ایک عورت پیالی میں تھوڑا سا شہد لینے کے لئے آئی تو شہد کا بھرا ہوا ایک کنستر اس کے حوالے کر دیا۔ خود فرماتے ہیں ایک دفعہ خلیفہ منصور نے مجھ سے کہا کیا آپ مصر کا حاکم بننا پسند کریں گے؟ میں نے کہا امیر المؤمنین میں کمزور ہوں، غلاموں میں شمار ہوتا ہوں۔ اس لئے حکومت کی ذمہ داری سنبھالنے کا اہل نہیں ہوں۔ بولا میری موجودگی میں تمہاری کمزوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن تمہاری نیت میں فتور ہے۔

ابو الحسن خادم نابینا ہونے کے بعد بتاتے تھے میں شہزادی زبیدہ کا غلام تھا، جس دن اس نے فتویٰ پوچھنے کے لئے امام لیث کو طلب کیا میں پردہ کے پیچھے اس کے پاس کھڑا تھا خلیفہ ہارون رشید بولا میں نے قسم کھائی ہے کہ مجھے دو جنتیں

ملیں گی۔ مگر پریشان ہوں کہ اس کی کیا ضمانت ہے کہ واقعی میں دو جنت کا مستحق ہوں؟ امام صاحب نے فرمایا تین دفعہ حلف اٹھا کر کہو کہ میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہوں چنانچہ خلیفہ نے تین دفعہ حلف اُٹھا کر کہا میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اس پر امام لیث نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ (جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اس کو جنت کے دو باغ ملیں گے) خلیفہ یہ سن کر بہت خوش ہوا اور امام صاحب کو مصر میں بہت سی جاگیریں عطا کیں۔ یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں جب امام لیث عراق آئے تو خلیفہ مہدی نے اپنے وزیر یعقوب سے کہا اس شیخ کی مجلس کو لازم پکڑو کیونکہ میرے نزدیک یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اپنے حاصل کردہ علم کو ان سے زیادہ جاننے والا اب کوئی نہیں رہا۔ یحییٰ کہتے ہیں، میں نے امام لیث سے زیادہ باکمال آدمی کوئی نہیں دیکھا، آپ رفتار و گفتار میں فقیہ، علم قرآن اور علم نحو میں ماہر، عربی زبان کے خوش بیان خطیب، شعر و حدیث کے حافظ اور بہت اچھا تذکرہ کرنے والے تھے۔ یحییٰ نے ان کے اور بھی خصائل حمیدہ ذکر کئے اور آخر میں کہا میں نے ان جیسا جامع کمالات کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

سعید بن ابی ایوب کہتے ہیں اگر امام لیث اور امام مالک کبھی اکٹھے ہو جاتے تو امام مالک امام لیث کے سامنے گونگے کی طرح خاموش رہتے اگر امام لیث چاہتے تو مالک کو نیلام کر سکتے تھے۔ ابن وہب کہتے ہیں اگر امام مالک اور امام لیث نہ ہوتے تو میں ہلاک ہو جاتا۔ میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حکم بھی ثابت ہو چکا ہے۔ امام لیث اس پر ضرور عمل کرتے تھے۔ یہی ابن وہب کہتے ہیں امام لیث ہر سال امام مالک کو ایک سو اشرفی دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ امام مالک نے لکھا مجھ پر کچھ قرض ہے تو آپ نے ان کی طرف پانچ سو اشرفی ارسال کی۔ امام احمد فرماتے ہیں ان مصری علماء میں امام لیث سے زیادہ پختہ کوئی نہیں ہے عمرو بن حارث اور دوسرا کوئی بھی عالم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سلیمان بن حرب کہتے ہیں ہم نے امام شعبہ کے گدھے، زین اور اس کی لگام کی قیمت اٹھارہ سے بیس درہم لگائی تھی۔ اس پر محمد بن معاذ نیساپوری نے کہا اگر امام شعبہ کے زہد و تقشف کا یہ حال ہے تو دوسری طرف امام لیث کے جاہ و جلال کا یہ عالم تھا ایک دفعہ وہ سوار ہو کر نکلے تو ہم نے ان کے لباس، گھوڑے اور انگشتری کی قیمت کا اندازہ ۱۸ سے ۲۰ ہزار روپے تک لگایا۔

امام لیث کے فضائل و مناقب ان گنت ہیں۔ آپ فن حدیث کے امام، حجت اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں آپ کے اور شیخ ابوالعباس بن شحنہ کے درمیان ۶ راویوں کا واسطہ ہے اور یہ انتہائی عالی سند ہے۔ آپ نے جمعرات نصف شعبان ۱۷۵ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا اور ۸۱ سال عمر پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۱۱ ۵۸/۵ امام قیس بن ربیع اسدی کوفی (د ت ق)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ عرب کے قبیلہ بنو اسد کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے اسدی کہلاتے ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے چوٹی کے عالم تھے لیکن ان میں کمزوری پائی جاتی تھی۔ عمرو بن مرہ، حبیب بن ابی ثابت، علقمہ بن مرثد، زیاد بن علاقہ، محارب بن دثار اور ان کے طبقہ کے کوفی علماء سے علم حدیث حاصل کیا۔ انہوں نے تحصیل علم کے لئے کسی

fat.com

دوسرے شہر کا سفر نہیں کیا اور ان سے ان کے طبقہ کے شیوخ سفیان ثوری اور شعبہ کے سوا اسحاق سلولی، عاصم بن علی، محمد بن بکار بن ریان، علی بن جعد، یحییٰ حمانی اور دوسرے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔

امام شعبہ ان کی تعریف کیا کرتے تھے۔ عفان کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں۔ یہ ہمارے تمام اصحاب کے نزدیک صدوق ہیں۔ ان کی کتاب درست ہے لیکن حافظہ بہت خراب ہے۔ امام احمد نے بھی ان کو کمزور کہا ہے امام یحییٰ فرماتے ہیں کچھ نہیں ہیں۔ نسائی کہتے ہیں متروک ہیں ہاں ابن عدی نے ان کو قوی لکھا ہے اور ان کے متعلق لا بأس بہ کہا ہے نیز فرمایا ہے ان کی اکثر روایتیں درست ہیں اور ان کے بارہ میں صحیح بات وہی ہے جو امام شعبہ نے کہی ہے ابو الولید کہتے ہیں قاضی شریک قیس بن ربیع کے جنازہ میں حاضر ہوئے تھے اور کہتے تھے انہوں نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا محمد بن عبید طنافسی کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک قیس امام ثوری سے کسی طرح کم نہیں ہیں ان کی غیر مشہوری کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک دفعہ قاضی مقرر ہوئے تھے اور ایک شخص کو اتنی سخت حد لگائی تھی کہ وہ موقعہ پر ہلاک ہوگیا تھا یہ واقعہ ان کی بدنامی کا سبب بن گیا نیز یہ کسی جرم میں ماخوذ عورتوں کو چھاتیوں سے باندھ کر لٹکا دیتے تھے اور ڈسنے کے لئے ان پر بھڑیں چھوڑ دیتے تھے۔ ابو الولید کہتے ہیں میں نے قیس سے ۶ ہزار احادیث لکھی ہیں۔

میں کہتا ہوں قیس علم کا خزانہ تھے میرے خیال میں ائمہ حدیث نے ان کے ظلم کے پیش نظر ان پر جرح کی ہے آپ نے ۱۶۷ھ یا ۱۶۸ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۱۲ $\frac{59}{5}$ امام یحییٰ بن ایوب غافقی مصری (ع)

آپ کی کنیت ابو العباس ہے۔ آپ اہل مصر کے ممتاز فقیہ اور نامور مفتی ہیں۔ ابو قبیل حی بن ہانی، یزید بن ابی حبیب، بکیر بن اشج، جعفر بن ربیعہ، ربیعۃ الرائی، حمید طویل اور دوسرے لوگوں سے فیضیاب ہوئے اور ان سے ابن وہب، زید بن حباب، ابو عبد الرحمٰن مقری، سعید بن ابی مریم، سعید بن عفیر اور دوسرے بہت سے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ ان کے شیخ ابن جریج بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں یہ مصر کے فقیہ اور عالم ہیں وہاں قاضی بھی رہے ہیں یہ میرے نزدیک صدوق ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں بڑی محنت اور جانفشانی سے علم حاصل کرتے تھے۔ تحصیل علم کی خاطر حرمین شریفین، شام، مصر اور عراق کا سفر کیا، امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں صالح الحدیث ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ان کا حافظہ خراب تھا۔ میں کہتا ہوں ان کی احادیث صحاح ستہ کی ساری کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان کی کچھ احادیث منکر بھی ہیں سعید بن عفیر اور دوسرے محدثین کہتے ہیں ۱۶۸ھ میں ان کی موت واقع ہوئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۲۱۳ $\frac{60}{5}$ امام حماد بن زید بن درہم بصری ازدی (ع)

آپ کی کنیت ابو اسماعیل ہے۔ بنو ازد کا مولیٰ ہونے کی وجہ سے ازدی کہلاتے ہیں۔ آپ بصرہ کے رہنے والے

t.com

ممتاز حافظ حدیث اور فن تجوید کے ماہر تھے۔ آپ کی آنکھیں نیلی تھیں اور نابینا تھے۔ آپ کے دادا درہم سجستان سے قیدی ہو کر آئے تھے اور آل جریر بن حازم کے مولیٰ تھے۔ ابو عمران جونی، محمد بن زیاد، ابو جمرہ ضبعی، انس بن سیرین، عمرو بن دینار، ثابت بنانی اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ کو بصرہ کے جلیل القدر محدث اور مفسر امام قتادہ سے اخذ حدیث کا موقعہ نہیں ملا۔ ان سے عبدالرحمن بن مہدی، مسدد، قواریری، محمد بن ابوبکر مقدمی، علی بن مدینی، احمد بن مقدام اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام عبدالرحمان بن مہدی فرماتے ہیں۔ اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کے چار امام ہوئے ہیں سفیان ثوری، امام مالک، امام اوزاعی اور حماد بن زید۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں فن حدیث میں کوئی محدث حماد بن زید سے زیادہ پختہ نہیں ہے۔ یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں میں نے کوئی استاذ ان سے زیادہ حافظ والا نہیں دیکھا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں آپ مسلمانوں کے امام اور دین کے بڑے پابند ہیں یہ مجھے حماد بن سلمہ سے زیادہ محبوب ہیں۔ امام عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں میں نے ان سے زیادہ حدیث جاننے والا کبھی کوئی شخص نہیں دیکھا۔ یحییٰ [illegible] نے ان سے اور امام مالک اور سفیان ثوری سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا اور بصرہ میں ان سے بڑا کوئی فقیہ نہیں دیکھا [illegible] ان کی حدیث کی گیارہویں جلد میں ہمارا ان سے سماع ہے۔ سلیمان بن ایوب کہتے ہیں میں نے عبدالرحمان بن مہدی سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے حماد بن زید سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔ سفیان ثوری اور مالک بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔

ابو عاصم کہتے ہیں جس دن حماد بن زید کا انتقال ہوا اسلام میں ان جیسے اخلاق و عادات اور [illegible] کا حامل کوئی نہیں تھا۔ یزید بن زریع کہتے ہیں آپ مسلمانوں کے سردار تھے۔ [illegible] بیان کرتے ہیں آپ نابینا تھے اور اپنی سب احادیث ان کو ازبر یاد تھیں۔ [illegible] کہتے ہیں میں نے عراق میں ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام ثوری فرماتے ہیں شعبہ کے بعد بصرہ کا سب سے بڑا [illegible] یعنی حماد بن زید ہے۔ وکیع کہتے ہیں [illegible] ان کو [illegible] سمجھتے تھے۔ سلیمان بن حرب بیان کرتے ہیں ان کے پاس یحییٰ بن سعید کی کتاب کے سوا کوئی کتاب نہیں تھی [illegible] کہتے ہیں میں نے حماد بن زید سے زیادہ [illegible] کوئی نہیں دیکھا۔ ابن خراش کہتے ہیں انہوں نے کبھی [illegible] نہیں [illegible] علی کہتے ہیں ان کے پاس چار ہزار [illegible] ہوا [illegible] ازبر یاد تھیں اور ان کے پاس کوئی کتاب نہیں تھی۔ آپ [illegible] میں پیدا ہوئے اور رمضان ۱۷۹ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سلیمان بن حرب کہتے ہیں میں نے حماد بن زید سے سنا ہے فرماتے تھے یہ بدعتی لوگ اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتے کہ کہتے ہیں آسمان میں کوئی معبود نہیں ہے۔ ابو اسامہ فرماتے ہیں میں جب بھی حماد بن زید کو دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں انہوں نے علم و ادب کسریٰ اور فن فقہ و حدیث حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سیکھا ہے۔

۲۱۴   ۶۱/د   امام ابو حمزہ سکری مروزی (ع)

آپ کا نام محمد بن میمون ہے۔ آپ مرو کے رہنے والے ممتاز محدث اور شیخ خراسان ہیں۔ آپ نے زیاد بن علاقہ، ابی اسحاق، عبدالملک بن عمیر، منصور بن معتمر اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے [illegible]

مبارک، عبداللہ بن عثمان، نعیم بن حماد اور دوسرے بہت سے لوگ فیضیاب ہوئے آپ ثقہ، عقلمند، پختہ کار، نرم خو، سخاوت پسند اور شیریں کلام تھے اور میٹھی میٹھی باتوں کی وجہ سے آپ کو سکری کہا جاتا تھا۔ امام یحییٰ بن معین نے آپ کی توثیق کی خود فرماتے ہیں عرصہ تیس سال سے میری یہ عادت ہے کہ اسی روز پیٹ بھر کر کھانا کھاتا ہوں جب کوئی میرے گھر مہمان آ ہے۔ عباس بن مصعب کہتے ہیں ابوحمزہ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ نے ۱۶۷ھ یا ۱۶۹ھ میں وفات پائی۔ میں کہتا ہوں ان کی حدیث سند عالی اور اجازت کے ساتھ بخاری شریف میں ہے۔

۲۱۵ $\frac{۶۲}{۵}$ امام ورقاء بن عمر بن کلیب یشکری (ع)

آپ کی کنیت ابوبشر ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے، حجت اور شیخ السنہ ہیں)۔ آخر عمر میں مدائن جا بسے تھے، عمرو بن دینار، محمد بن منکدر، ابواسحاق، عبیداللہ بن ابویزید مکی، منصور بن معتمر اور متعدد دوسرے علماء سے علم حدیث حاصل کیا او آپ سے اسحاق ازرق، شبابہ، ابوداؤد، قبیصہ، ابوعبدالرحمٰن مقری۔ ابوغسان نہدی، فریابی، علی بن جعد روایت کرتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ثقہ اور سنت کی اتباع کرنے والے ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں مجھے شعبہ نے کہا ورقاء سے علم سیکھو تمہیں اپنے سارے سفر میں واپسی تک ان جیسا کوئی عالم نہیں ملے گا۔ امام ابوداؤد سجستانی فرماتے ہیں ورقاء متبع سنت ہیں مگر ان میں ارجاء کی طرف کچھ میلان ہے۔ یحییٰ قطان سے مروی ہے کہ انہوں نے ان کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ابوالمنذر اسماعیل بن عمر کہتے ہیں ہم وفات کے وقت ورقاء پر داخل ہوئے وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تکبیر و تہلیل میں مصروف تھے جب لوگ زیادہ آنے لگے تو اپنے بیٹے سے کہا میری طرف سے تم سلام کا جواب دو۔ میرے جواب دینے میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت ہوتی ہے۔ آپ نے ۱۶۰ھ سے کچھ سال بعد وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۱۶ $\frac{۶۳}{۵}$ امام نافع بن عمر القرشی الجمحی (ع)

آپ مکہ معظمہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور اپنے زمانہ میں مکہ کے محدث تھے۔ آپ نے ابن ابی ملیکہ، سعید بن ابی ہند اور عمرو بن دینار سے حدیث کا سماع کیا اور آپ سے یحییٰ بن سعید، ابنِ مہدی، خلاد بن یحییٰ، سعید بن ابی مریم، محرز بن سلمہ، داؤد بن عمرو ضبی اور کچھ دوسرے لوگوں نے علمِ حدیث حاصل کیا۔

امام عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں آپ اپنے فن میں سب لوگوں سے زیادہ پختہ تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں پختہ ہیں پختہ ہیں۔ ابنِ سعد کہتے ہیں آپ نے ۱۶۹ھ میں مکہ معظمہ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند کے ساتھ نافع بن عمر کے واسطہ سے حضرت عائشہ کی یہ حدیث پہنچی ہے۔ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور میری ہی باری میں اور میری گود میں انتقال فرمایا۔

امام بخاری نے سعید بن ابی مریم عن نافع سے یہ حدیث اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

۲۱۷ ‏ ۶۴/۵ ‏ امام جُوَیرِیہ بن اسماء بن عُبَید ضُبَعِی (ع)

آپ کی کنیت ابو المخارق ہے۔ آپ ممتاز حافظ حدیث اور پختہ کار عالم ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں جس نے آپ کی کنیت ابو مخراق بتائی ہے اس نے غلطی کی ہے۔ آپ بصرہ کے رہنے والے امام اور محدث ہیں آپ اپنے والد اسماء، نافع مولی ابن عمر، ابن شہاب، عبداللہ بن یزید مولی المنبعث، اپنے رفیق امام مالک اور ایک دوسری جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے عبداللہ بن محمد بن اسماء، ابو سلمہ تبوذکی، حبان بن ہلال، حجاج بن منہال، مسدد اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ قطان نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ان کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔ انہوں نے ۱۷۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۲۱۸ ‏ ۶۵/۵ ‏ قاضی شریک بن عبداللہ نَخَعِی کوفی (م ۴)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے چوٹی کے ائمہ حدیث میں سے ایک امام ہیں۔ ابو صخرہ جامع بن شداد، جامع بن ابی راشد، سلمہ بن کہیل، ابو اسحاق، زیاد بن علاقہ اور چند اور لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے ان کے شیوخ میں سے ابان بن تغلب اور محمد بن اسحاق اور متاخرین میں قتیبہ، علی بن حجر، اسحاق بن اسرائیل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ان کے بھائی عثمان، ہناد بن سری اور بہت سے دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

اسحاق ازرق ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے ان سے ۹ ہزار احادیث سیکھی ہیں۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں یہ اپنے اہل شہر کی احادیث سفیان ثوری سے زیادہ جانتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں ان کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔ [illegible] بن یونس کہتے ہیں میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا ہے جو اپنے علم میں شریک سے زیادہ [illegible] ہو۔ ابو اسحاق جوزجانی کہتے ہیں۔ شریک سئی الحفظ تھے۔ میں کہتا ہوں شریک حسن الحدیث، امام، فقیہ، محدث اور بہت تعلیم دینے والے تھے ہاں حفظ و ضبط میں حماد بن زید کا مقابلہ نہیں کرتے تھے۔ امام بخاری نے استشہاد کیا ہے اور امام مسلم اتباعاً ان کی حدیث اپنی کتاب میں لائے ہیں۔ امام یحییٰ بن معین نے ان کی توثیق کی ہے۔ ذی قعدہ ۱۷۷ھ میں ۸۲ سال عمر پا کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے ان کی عالی حدیثیں حاصل ہوئی ہیں اور ان کی احادیث حسن کے درجہ کی ہوتی ہیں۔

۲۱۹ ‏ ۶۶/۵ ‏ امام زُہَیر بن معاویہ بن حُدَیج جُعْفِی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابو خیثمہ ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث اور جزیرہ کے بلند پایہ محدث ہیں رحیل [illegible] اور حدیج کے بھائی ہیں۔ اسود بن قیس، ابو اسحاق، سماک بن حرب، حمید طویل، ابو الزبیر، زیاد بن علاقہ اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے ابو داؤد، حسن بن موسیٰ اشیب، ابو نعیم، ابو جعفر نفیلی، احمد بن یونس، یحییٰ بن یحییٰ

تمیم اور بہت سے دوسرے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔ آپ کا شمار علمائے مدینہ میں ہوتا ہے۔

امام سفیان ابن عیینہ نے طالب علموں سے کہا۔ زہیر کو لازم پکڑو کوفہ میں اس جیسا کوئی اور آدمی نہیں ہے۔ معاذ بن معا[ذ]
کہتے ہیں بخدا میرے نزدیک سفیان فن حدیث میں زہیر سے زیادہ پختہ نہیں۔ شعیب بن حرب نے ایک دفعہ زہیر کی ایک [
حدیث ذکر کی اور فرمایا زہیر میرے نزدیک شعبہ جیسے بیس محدثین سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والا ہے۔ امام احمد فرماتے ہی[ں]
زہیر علم کی کان ہیں۔ ابو حاتم رازی کہتے ہیں ابو اسحاق کی حدیث کے ماسوا زہیر ہر فن میں ہمیں اسرائیل سے زیادہ محبوب ہی[ں]
ابو حاتم سے کسی نے پوچھا زائدہ اور زہیر میں کون افضل ہے؟ کہنے لگے زہیر حدیث کو زیادہ ضبط کرنے والے ہیں اور تبع
سنت لیکن انہیں ابو اسحاق سے سماع آخر عمر میں حاصل ہوا ہے۔ ابو زرعہ کا بیان ہے زہیر نے ابو اسحاق کی احادیث ب[ڑھاپے]
گڑبڑ ہونے کے بعد ان سے سنا ہے اور فی نفسہ وہ ثقہ ہے۔

میں کہتا ہوں ابو اسحاق کی احادیث میں قطعاً گڑبڑ نہیں ہوئی۔ اس سے ابو زرعہ کی مراد حفظ میں معمولی تغیر اور نقص ہے
حمید بن عبد الرحمٰن رؤاسی کہتے ہیں زہیر جب کسی حدیث کو کسی استاذ سے دو دفعہ سن لیتے تھے تو اس پر لکھ دیتے تھے۔ میں
اس سے فارغ ہو گیا ہوں۔ کہتے ہیں زہیر ۱۶۴ھ میں جزیرہ میں آباد ہوئے ان پر ۱۶۲ھ میں فالج کا حملہ ہوا تھا اور اسی
سال نفیل تحصیل علم سے فارغ ہوئے۔ وہ کہتے ہیں زہیر نے رجب ۱۷۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۲۲۰ ‏$\frac{۶۶}{۵}$ امام سلیمان بن بلال تیمی (ع)

آپ کی کنیت ابو ایوب اور ابو محمد ہے آپ آل ابی بکر صدیق سے نسبت ولاء کی بناء پر تیمی کہلاتے ہیں۔ مدینہ
منورہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور مشہور مفتی ہیں عبد اللہ بن دینار، زید بن اسلم، خثیم بن عراک، ابو حازم
اعرج، ربیعۃ الرائے، ابو طوالہ، سہیل بن ابی صالح اور دوسرے متعدد علماء سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے
ایوب، قعنبی، خالد بن مخلد، سعید بن ابی مریم، ابو بکر عبد الحمید بن اویس، سعید بن عفیر، لوین، اسماعیل بن ابی اویس، یحییٰ بن
یحییٰ تمیمی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد کہتے ہیں آپ بربر قوم سے تعلق رکھتے تھے نیز خوبصورت، پروقار، قابلِ اعتماد اور عقلمند تھے اور مدینہ منورہ
میں مسند افتاء پر فائز تھے۔ کچھ عرصہ خراج وصول کرنے پر بھی متعین رہے ہیں۔ مجھے اپنی سند کے ذریعہ ان کے واسطے سے
عمر بن سلمہ کی یہ حدیث پہنچی ہے۔ کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا! نزدیک ہو جاؤ، دائیں ہاتھ
سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ امام ابو داؤد نے یہ حدیث لوین کے واسطہ سے اپنی کتاب السنن میں ذکر کی ہے۔

سلیمان بن بلال کا انتقال ۱۷۲ھ میں ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۲۱ ‏$\frac{۶۸}{۵}$ امام ابو معشر سندھی مدنی (۴)

آپ کا نام نجیح بن عبد الرحمٰن ہے۔ صاحب المغازی اور بلند پایہ فقیہ ہیں۔ بنو مخزوم کی ایک عورت کے مکاتب

Marfa

تھے۔ رقم کتابت ادا کرنے کے بعد آزاد ہو گئے۔ کہتے ہیں ام موسیٰ بنت منصور نے ان کا ولاء خرید لیا تھا۔ علم کا خزانہ تھے مگر حافظہ میں کچھ نقص تھا۔ انہیں امامہ بن سہل کو دیکھنے کا شرف حاصل ہے۔ محمد بن کعب قرظی، موسیٰ بن یسار، نافع، ابن منکدر، محمد بن قیس اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل ہے۔ انہیں سعید بن مسیب سے لقاء حاصل نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کی کتاب میں یوں ہی لکھا ہے مگر میرا خیال ہے کہ یہ سعید مقبری ہوں گے۔ کیونکہ یہ ان ہی سے زیادہ روایتیں بیان کرتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے محمد، عبدالرزاق، محمد بن بکار، منصور بن مزاحم اور ایک دوسری جماعت روایت کرتی ہے۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں یہ قوی نہیں ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں مغازی کے بڑے عالم تھے اور صدوق تھے مگر سند درست نہیں رکھتے تھے۔ ابو نعیم کہتے ہیں ابو معشر سندھی تھے اور ان کی زبان میں لکنت تھی کہتے تھے حدثنا محمد بن قعب (یعنی کعب کی بجائے قعب کہتے تھے) ابو زرعہ کہتے ہیں صدوق ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں قوی نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ نسائی نے ان سے حجت پکڑی ہے لیکن شیخین نے ان کی کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ آپ گورے چٹے، کرنجے اور بدن بھر کر تھے خلیفہ مہدی ان کو اپنے ساتھ عراق لے گئے۔ انہیں ایک ہزار دینار دیئے تھے۔ اور کہا تھا ہمارے پاس رہ کر اہل عراق کو فقہ حدیث سکھاؤ۔

ابو معشر نے رمضان ۱۷۰ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ [illegible] ان سے زیادہ قوی تھے۔

۲۲۲ امام وہیب بن خالد بن عجلان البصری الکرابیسی ۱۶۵/د (ع)

آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ قبیلہ باہلہ سے ولاء کی نسبت رکھنے کی وجہ سے باہلی کہلاتے ہیں۔ آپ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور پختہ کار عالم ہیں۔ منصور بن معتمر، ایوب، عبداللہ بن طاؤس، اسماعیل بن ابی خالد اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے اسماعیل بن علیہ، عفان، [illegible] بن ابراہیم، [illegible] اور [illegible] روایت کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں یہ میرے تمام شیوخ سے علم حدیث اور فن رجال کو زیادہ جانتے تھے۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں شعبہ کے بعد فن رجال ان سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں تھا۔ [illegible] وہیب [illegible] اس لئے ان کی آنکھیں خراب ہو گئیں تھیں [illegible] اپنی یادداشت سے احادیث لکھایا کرتے تھے ان کو ابو عوانہ سے زیادہ احادیث یاد تھیں۔ امام احمد فرماتے ہیں [illegible] سال عمر پائی۔ امام [illegible] سے روایت کرتے ہیں کہ وہیب نے ۱۶۵ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ یہ فقہ اور علم میں [illegible] رحمۃ اللہ [illegible]

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ کی یہ روایت ملی ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے [illegible] برکت کس میں برکت ہے۔ یہ حدیث امام مسلم نے [illegible]

۲۲۳ ۵/ن امام ابو عَوانہ وَضّاح بن خالد یَشکُری وَاسطی (ع)

آپ یزید بن عطاء یشکری سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں۔ واسط کے رہنے والے مشہور حافظِ حدیث اور قابلِ اعتماد عالم ہیں۔ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ حسن بصری اور ابن سیرین کو دیکھا ہے۔ قتادہ، حکم بن عتیبہ، زیاد بن علاقہ، ابو بشر، سماک اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا، بہت زیادہ اور عمدہ تعلیم حاصل کی، ان سے حبان بن ہلال، عفان، سعید بن منصور، مسدد، محمد بن ابی بکر مقدمی، قتیبہ، شیبان بن فروخ اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

عفان کہتے ہیں ہمارے نزدیک ان کی حدیث شعبہ سے زیادہ صحیح ہوتی ہے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ان کی کتاب صحیح ہے لیکن جب اپنی یادداشت سے بیان کرتے ہیں تو کبھی وہم کر جاتے ہیں۔ عفان کہتے ہیں حدیث بہت ضبط کرنے والے اور اس پر بہت نقطے لگانے والے تھے۔ یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں ان کی حدیث شعبہ اور سفیان کی حدیث سے بہت ملتی جلتی ہے۔ عفان کہتے ہیں امام شعبہ نے ہمیں کہا تھا جب ابو عوانہ تمہیں حضرت ابو ہریرۃ سے حدیث بیان کریں تو اسے صحیح سمجھو۔ تمام کہتے ہیں امام یحییٰ بن معین فرماتے تھے۔ ابو عوانہ زبانی پڑھا کرتے تھے اور لکھا نہیں کرتے تھے۔ عباس امام یحییٰ بن معین سے روایت کرتے ہیں کہ ابو عوانہ ان پڑھ تھے حدیث لکھوانے میں کسی سے مدد لیتے تھے مگر قرأت زبانی کرتے تھے۔ حجاج بن محمد کہتے ہیں مجھ سے شعبہ نے کہا ابو عوانہ کو لازم پکڑو۔

جعفر بن سلیمان کہتے ہیں امام یحییٰ بن معین سے پوچھا گیا۔ اہلِ بصرہ کے لئے سفیان ثوری کے برابر کون ہے؟ بولے شعبہ پھر پوچھا گیا ان کے لئے زائدہ جیسا کون ہے؟ بولے ابو عوانہ پھر کسی نے کہا زہیر بن معاویہ کا ہم پلہ کون ہے؟ بولے وہیب عبد الرحمان بن مہدی کہتے ہیں ابو عوانہ اور ہشام، سعید بن ابی عروبہ اور ہمام کی طرح ہیں۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں ابو عوانہ کا اپنی کتاب سے حدیث بیان کرنا مجھے شعبہ کے اپنی یادداشت سے بیان کرنے سے زیادہ محبوب ہے ابن مدینی کہتے ہیں ابو عوانہ قتادہ سے حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہے۔ ان کی کتاب گم ہو گئی تھی اور سعید سے حدیث زبانی یاد کرتے تھے اور اس نے غریب احادیث بیان کی ہیں۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں وہ مغیرہ سے حدیث بیان کرنے میں سب سے پختہ ہیں لیکن قتادہ سے بیان کرنے میں ایسے نہیں ہیں۔ عبید اللہ عیشی کا بیان ہے شعبہ نے ابو عوانہ سے کہا آپ کی کتاب صحیح ہے مگر آپ کی حفظ کی ہوئی حدیثیں کسی کام کی نہیں۔ آپ نے کس کے ساتھ مل کر علم حدیث حاصل کیا ہے؟ بولے منذر صیرفی کے ساتھ امام شعبہ نے کہا بس منذر نے ہی آپ کو اس حد تک پہنچایا ہے۔ آپ نے ربیع الاول ۱۷۶ھ میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔

مجھے اپنی سند کے ذریعے ابو عوانہ کے واسطہ سے حضرت عائشہ کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتی ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حیض کی حالت میں تہبند باندھ کر ایک چادر میں سو جاتی تھیں۔

Marfa

۲۲۴ ۵/۱۷ امام کبیر ابن لہیعۃ الحضرمی المصری (د ت ق)

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمان اور نام عبداللہ ہے۔ پورا نسب یوں ہے: ابوعبدالرحمان عبداللہ بن لہیعۃ بن عقبہ بن فرعان الحضرمی المصری۔ آپ بلاد مصر کے قاضی، اس کے عالم اور محدث ہیں۔ اصل میں یمن کے شہر حضرموت کے رہنے والے ہیں مگر مصر میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ عطاء بن ابی رباح، عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج، عمرو بن شعیب، مشرح بن ہاعان، ابویونس مولیٰ ابی ہریرۃ، یزید بن ابی حبیب، ابوالاسود یتیم عروہ اور بہت سے دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ وسیع علم ہونے کے باوجود اچھی طرح ضبط کرنے والے نہیں تھے۔ ان کی حدیث میں زیادہ وہم ہونے اور ان کی کتابیں جلنے سے پہلے ان سے عبداللہ بن مبارک، ابن وہب، ابوعبدالرحمٰن مقری اور ایک دوسری جماعت نے علم حدیث حاصل کیا تھی۔ ان کی حدیث بعد کے تلامذہ کی نسبت قوی ہوتی ہے بعض محدثین ان کی حدیث کو صحیح کہتے ہیں لیکن وہ صحیح کے درجہ تک نہیں پہنچتی۔ ابوصالح کاتب، قتیبہ بن سعید، یحییٰ بن بکیر، محمد بن رمح، کامل بن طلحہ اور دوسرے لوگوں نے بھی ان سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ متقدمین میں سے امام اوزاعی، عمرو بن حارث، سفیان ثوری اور شعبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ تجیبی اپنی سند کے ساتھ ابن لہیعہ کے واسطے سے حضرت ابوایوب انصاری کی یہ حدیث نقل کی ہے فرماتے ہیں: انسان پر کچھ وقت ایسے آتے ہیں کہ اس کے جسم میں سوئی کی نوک کے برابر بھی نفاق نہیں ہوتا اور اس پر اس سے بھی کہیں زیادہ وقت آتے ہیں جب اس کے دل میں سوئی کی نوک کے برابر بھی ایمان نہیں ہوتا۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کثرت حدیث اور اس کے حفظ اور ضبط میں مصر میں ابن لہیعہ جیسا کون تھا۔ مجھے اسحاق بن موسیٰ نے بتایا ہے کہ وہ ان سے ۱۶۴ھ میں ملا تھا اور ۱۶۹ھ میں ان کی کتابیں جل گئیں۔ لیکن سعید بن ابی مریم کہتے ہیں ان کی کوئی کتاب نہیں جلی تھی وہ پہلے ہی ضعیف تھے۔ امام احمد فرماتے ہیں ابن لہیعہ کے [illegible] نہیں تھا۔ احمد بن صالح کہتے ہیں ابن لہیعہ کی کتابیں صحیح تھیں اور وہ بڑی محنت اور [illegible] سفیان ثوری فرماتے ہیں ہمارے پاس فروع اور ابن لہیعہ کے پاس اصول ہیں۔ [illegible] ان کا گھر اور کتابیں جل گئیں لیکن اصول بچ گئے تھے [illegible] عمارہ بن غزیہ کی کتاب ان کی اصل کتاب [illegible] یحییٰ بن سعید قطان اور دوسرے محدثین کہتے ہیں ضعیف ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ابن لہیعہ قوی نہیں تھے۔ امام ابوداؤد سے ان کے متقدمین کے سماع کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا ان کا اول اور آخر سب برابر ہے ہاں ابن مبارک اور ابن وہب ان کے اصول کی اتباع کرتے تھے۔ قتیبہ کہتے ہیں جب ان کی کتابیں جلیں تو امام لیث نے دوسرے دن ان کی خدمت میں ایک ہزار دینار بھیجے۔ جب فوت ہوئے تو میں نے امام لیث کو فرماتے سنا انہوں نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا۔

میں کہتا ہوں یہ ۱۵۵ھ میں ۹ مہینے تک مصر کے قاضی بھی رہے تھے۔ اور خلیفہ منصور نے ان کی ۳۰ اشرفی ماہوار تنخواہ مقرر کی تھی۔ ابن یونس کہتے ہیں یہ ۹۶ھ میں پیدا ہوئے اور انہوں نے نصف ربیع الاول ۱۷۴ھ میں وفات پائی۔

کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ میں کہتا ہوں ان کی احادیث متابعت میں ذکر کی جاتی ہیں۔ اور ان سے حجت نہیں پکڑی جاتی۔

۲۲۵ ۷/۵ علامہ امام قاسم بن معن بن عبدالرحمٰن الہذلی المسعودی (د س)

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور اور جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود کے پڑپوتے ہیں۔ آپ کوفہ کے رہنے والے بلند پایہ عالم ہیں۔ کوفہ کے قاضی بھی رہے ہیں۔ ابو عبیدہ بن معن کے بھائی ہیں۔ آپ نے حصین بن عبدالرحمٰن، عبدالملک بن عمیر، منصور بن معتمر، ہشام بن عروہ اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی، ابو نعیم، عبداللہ بن ولید عدنی، ابو غسان نہدی، اور دوسرے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔

امام احمد فرماتے ہیں یہ قضاء پر تنخواہ نہیں لیتے تھے۔ ابو حاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں، سب لوگوں سے حدیث اور شعر زیادہ روایت کرنے والے ہیں اور عربیت اور فقہ کا زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔ میں کہتا ہوں ۱۷۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ امام ابوداؤد اور امام نسائی ان کی حدیث اپنی کتابوں میں لائے ہیں۔

۲۲۶ ۷/۵ امام بکر بن مُضر مصری (ع)

آپ کی کنیت ابو عبدالملک ہے۔ آپ عابد اور محدث صادق تھے ۱۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ابو قبیل معافری، یزید بن الہاد، جعفر بن ربیعہ، ابن عجلان اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل کیا، ان سے ان کے صاحبزادے اسحاق، ابن وہب، عبدالرحمٰن بن القاسم، قتیبہ بن سعید اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ شرحبیل بن حسنہ کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ہیں۔ حارث بن مسکین کہتے ہیں ابن القاسم اہل فسطاط سے ان پر کسی کو مقدم نہیں سمجھتے تھے میں نے ان کو اپنی نوعمری میں دیکھا ہے اور ان کے صاحبزادے اسحاق سے علم حدیث حاصل کیا ہے۔ کہتے تھے میرے والد کبھی قالین پر نہیں بیٹھے ہمیشہ غمناک حالت میں رہتے اپنی زبان کو قابو میں رکھتے طلبہ حدیث ان کے پاس آتے تو اکثر ان سے فرماتے پرہیزگاری سیکھو۔

صبح سویرے عرفہ کے دن ۱۷۳ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ ثقہ اور حجت تھے۔

مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطہ سے حضرت سلمہ بن اکوع کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں جب آیت وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین تو ہم میں سے جو چاہتا روزہ افطار کر دیتا اور فدیہ دیتا پھر بعد کی آیت اتری تو اس نے یہ حکم منسوخ کر دیا۔ ابن ماجہ کے سوا سارے صحاح ستہ والوں نے یہ حدیث قتیبہ سے ذکر کی ہے۔ پس ہم نے علو کے ساتھ ان کی موافقت کی ہے۔

۲۲۷ ۷/۵ امام جعفر بن سلیمان ضُبَعی بصری (م ۴)

آپ کی کنیت ابو سلیمان ہے۔ بصرہ کے رہنے والے مشہور زاہد ہیں۔ مسلکاً شیعہ تھے اور ثقہ تھے۔ ثابت بنانی،

ابو عمران جونی، یزید رشک، مالک بن دینار، جعد ابی عثمان اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے سیار بن حاتم اور عبدالرزاق روایت کرتے ہیں انہوں نے ان سے متاثر ہو کر ہی شیعہ مسلک اختیار کیا تھا۔ نیز قتیبہ بن سعید بشر بن بلال صواف، اسحاق بن اسرائیل، مسدد، محمد بن سلیمان لوین اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام یحیٰ بن معین نے ان کی توثیق کی ہے۔ یہ ثابت بنانی کے راوی تھے۔ ابن سعد نے ثقہ کہا ہے لیکن ان میں ضعف ہے۔ بخاری کے علاوہ باقی سب اصحاب صحاح ستہ ان کی روایت لیتے ہیں۔ آپ [illegible] میں فوت ہوئے۔

۲۲۸ ۷۵/د امام عُبیداللہ بن عَمرو رَقّی (ت)

آپ کی کنیت ابو وہب ہے۔ شہر رقہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور حجت ہیں۔ آپ نے زید بن ابی انیسہ، عبدالملک بن عمیر، ایوب سختیانی، عبدالکریم بن مالک اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے عبداللہ بن جعفر رقی، ہلال بن علاء، ابو توبہ حلبی، علی بن حجر، عبدالجبار بن عاصم، محمد بن سلیمان لوین اور ان کے علاوہ بہت سے لوگ بھی فیضیاب ہوئے۔ محمد بن سعد کہتے ہیں آپ ثقہ ہیں تاہم کبھی غلطی کر جاتے ہیں ان کے زمانہ میں فتویٰ نویسی میں ان کا کوئی مدمقابل نہیں تھا۔ امام عبیداللہ کی پیدائش [illegible] میں اور وفات [illegible] میں ہوئی۔

مجھے اپنی سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث امام عبیداللہ کے واسطے سے پہنچی ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے کسی مسجد میں کوئی فرض نماز ادا کرنے جاتا ہے تو اس کے ایک قدم کے بدلے ایک گناہ دور ہوتا ہے اور دوسرے قدم کے بدلے ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے [illegible] کے افراد سے ہے صرف انہوں نے ہی اپنے ایک شیخ کے واسطے عن زید بن ابی انیسہ [illegible] وہ اسے زید سے لانے میں منفرد ہیں اور ہمیں یہ دو درجہ عالی سند سے حاصل ہوئی ہے۔

۲۲۹ ۷۶/د ابو غسّان محمد بن مُطرِّف مدنی (ت)

آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے ممتاز اور راست گو حافظ حدیث ہیں۔ محمد بن منکدر، حسان بن عطیہ، صفوان بن سلیم اور ابو حازم اعرج سے اکتساب فیض کیا اور آپ سے باوجود جلالت و تقدم سفیان ثوری، ابن وہب، آدم بن ابی ایاس، علی بن عیاش حمصی، سعید بن ابی مریم اور علی بن جعد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

ایک دفعہ خلیفہ مہدی کے پاس بغداد آئے تو اس نے ان کی بڑی تعظیم و تکریم کی۔ امام احمد بن حنبل نے ان کی توثیق کی ہے۔ انہوں نے [illegible] سے پہلے انتقال فرمایا۔ مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطے سے حضرت عائشہ کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتی ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک [illegible] دینے سے پاک ہو جاتا ہے۔

fat.com

۲۳۰ ~~۵~~ امام مُعاویہ بن سلّام بن ابی سلّام ممطور الحُبشیُ (ع)

آپ شام کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور اپنے بھائی زید بن سلام کے علاوہ زہری، یحییٰ بن ابی کثیر وغیرہ محدثین سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے یحییٰ بن حسان، تنیسی، یحییٰ بن صالح وحاظی، یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابومسہر غسانی، یحییٰ بن بشر حریری اور مروان بن محمد طاطری مستفید ہوئے۔ ان کے تلامذہ میں سب سے پیچھے باقی رہنے والے ابو توبہ ربیع بن نافع حلبی ہیں۔ پہلے حمص میں رہا کرتے تھے پھر دمشق میں رہائش اختیار کر لی۔ امام نسائی اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں میں ان کو اہل شام کا محدث سمجھتا ہوں۔

میں کہتا ہوں آپ ۱۷۰ھ تک زندہ رہے۔ اور اسی زمانہ میں یحییٰ بن یحییٰ اور ابو توبہ نے ان سے ملاقات کی اور علم حاصل کیا۔

۲۳۱ ~~۵~~ امام مہدی بن میمون ازدی البصری (ع)

آپ کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ قبیلہ ازد کے ساتھ نسبتِ ولاء رکھتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے محمد بن سیرین، ابورجاء العطاردی، غیلان بن جریر، ابوالوازع جابر بن عمرو الراسبی، حسن بصری، واصل احدب، واصل مولیٰ ابن عیینہ سے علم حدیث حاصل کیا اور شعیب بن جبحاب کو قرآن حکیم سنایا۔ ان سے یحییٰ قطان، ابن مہدیؒ، عارم، ابوالولید، ابوسلمہ منقری، ہدبہ بن خالد، مسدد، عبداللہ بن محمد بن اسماء اور دوسرے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ ہشام بن حسان نے عمر میں بڑے ہونے کے باوجود ان سے علم حدیث حاصل کیا۔ امام احمد بن حنبل نے اور ان سے پہلے امام شعبہ نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں آپ کرد قوم سے تعلق رکھتے ہیں آپ نے ۱۷۲ھ میں وفات پائی۔

میں کہتا ہوں ان سے یعقوب حضرمی نے قرآن حکیم پڑھا۔ ان کی احادیث صحاح ستہ کی ساری کتابوں میں پائی جاتی ہیں مجھے اپنی سند کے ساتھ میمون کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو عرب کے کسی قبیلہ کی طرف عامل بنا کر بھیجا۔ انہوں نے اسے گالیاں دیں اور مارا پیٹا اس نے آکر شکایت کی تو آپ نے فرمایا اگر تو اہل عمان کے پاس آتا تو وہ نہ تجھے گالیاں دیتے اور نہ مارتے پیٹتے۔

شان وشوکت کا زمانہ

اس طبقہ کے زمانہ میں اسلام اور اہل اسلام کو پوری شان وشوکت حاصل تھی۔ ہر طرف علم ودانش کے دریا رواں تھے جہاد کے پھریرے آسمان کی بلندیوں پر لہرا رہے تھے۔ کتاب وسنت پر عمل ہو رہا تھا۔ بدعات سرنگوں تھیں۔ حق بات کہنے والوں کا کوئی شمار نہیں تھا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے حد حساب سے باہر تھے۔ امن وامان کی بدولت لوگ بڑے اطمینان اور خوش حالی کی زندگی بسر کرتے تھے ملکی استحکام کا یہ عالم تھا کہ عساکرِ اسلام اور جیوش محمدی اقصائے مغرب میں جزیرہ

اندلس سے لے کر مشرق میں ہند و چین اور حبشہ تک پھیلے ہوئے تھے۔

اس زمانہ کے خلفاء میں امیر المؤمنین ابو جعفر منصور تھے اور ابو جعفر منصور جیسے باشکوہ بادشاہ روز روز کہاں پیدا ہوتے ہیں اگرچہ ظلم کے خوگر تھے مگر شجاعت، کمال عقل، فہم و فراست، علمی و ادبی مہارت اور دبدبہ و کروفر میں کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا، پھر ان کے بیٹے خلیفہ مہدی کا دور آتا ہے یہ اپنی سخاوت، فضائل و مناقب اور فتنہ زنادقہ کے استیصال میں بے نظیر تھے۔ ازاں بعد ان کے صاحبزادے خلیفہ ہارون الرشید آتے ہیں جس کا لہو و لعب کے باوجود فریضہ جہاد و فریضہ حج کی ادائیگی اور عظیم سلطنت میں کوئی شریک و سہیم نہیں تھا۔ دین کی حرمتوں کی حفاظت اور سنت رسول سے محبت کرنے والا تھا جو کمال عقل کے ساتھ ساتھ حکمت و دانش میں بھی پوری پوری دسترس حاصل تھی۔

اس زمانہ میں صلحاء میں سے ابراہیم بن ادہم، داؤد طائی اور سفیان ثوری، نحویوں میں عیسیٰ بن عمر، خلیل بن احمد حماد بن سلمہ اور چند دیگر حضرات، قاریوں میں حمزہ بن حبیب، ابو عمرو بن علاء، نافع بن ابو نعیم، اسمٰعیل بن عباد اور یعقوب کے استاذ حمید طویل، شاعروں میں مروان بن ابی حفصہ، بشار بن برد اور فقہاء میں امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام اوزاعی جن کا پیچھے ذکر ہو چکا ہے، جیسے نادرۂ روزگار موجود تھے اور ان کے علاوہ بھی بے شمار باکمال تھے مگر ہم نے اختصار کے پیش نظر ان میں سے کچھ زیادہ ائمہ کرام کے حالات قلمبند کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ واللہ اعلم

fat.com

چھٹا طبقہ

اس میں ۷۹ حفاظ حدیث کا تذکرہ ہے[ل]

۲۳۲ ۱/۶ امام و پیشوا فُضَیل بن عیاض یَربُوعی مَروَزی (رح)

آپ کی کنیت ابو علی ہے اور شیخ الحرم لقب ہے آپ نے منصور بن معتمر، بیان بن بشر، ابان بن ابی عیاش، ابو ہارون عبدی، حصین بن عبدالرحمن، عطاء بن سائب اور ان کے طبقہ سے کوفہ میں علم حدیث حاصل کیا اور ان سے عبداللہ بن مبارک، یحیی قطان، قعنبی، امام شافعی، اسد بن موسیٰ، قتیبہ، بشر حافی، مسدد، یحیی بن یحیی، احمد بن مقدام اور دوسرے بہت سے لوگ مستفیض ہوئے آپ نے آخر میں مکہ معظمہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ آپ امام ربانی، عالم صمدانی، قابل اعتماد محدث اور عظیم الشان عابد تھے مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت ام مبشر کی یہ حدیث ملی ہے فرماتی ہیں میں اپنے کھجور کے باغ میں رہتی تھی، ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے باغ میں تشریف لائے اور پوچھا یہ باغ کسی مسلمان نے لگایا ہے یا کسی کافر نے؟ میں نے کہا مسلمان نے لگایا ہے فرمایا جو کوئی مسلمان باغ لگائے یا کھیتی بوئے پھر اس سے انسان، درندے یا پرندے کھائیں تو وہ اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے۔ یہ حدیث امام مسلم بھی اپنی کتاب میں لائے ہیں۔

امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں زمین کی پشت پر فضیل سے افضل کوئی آدمی باقی نہیں رہا۔ ابراہیم بن شماس اور دوسرے محدثین کہتے ہیں امام فضیل سمرقند میں پیدا ہوئے اور ابیورد میں پرورش پائی۔ ابن سعد کہتے ہیں خراسان میں پیدا ہوئے کوفہ میں تعلیم حاصل کی اور عبادت کی طرف مائل ہوئے تو ہمیشہ کے لئے مکہ مکرمہ کو اپنا ملجا اور ماویٰ بنا لیا آپ ثقہ، عاقل، فاضل، عابد اور کثیر الحدیث تھے۔ امام نسائی فرماتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں۔ امام عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں۔ امام مالک سے زیادہ بارعب اور فضیل سے زیادہ پرہیزگار کوئی آدمی نہیں ہے۔ شریک کہتے ہیں ہر زمانہ میں ہر قوم کے لئے کوئی نہ کوئی شخص حجت ہوتا ہے اور فضیل اپنے اہل زمانہ کے لیے حجت ہیں۔

ابراہیم بن اشعث کہتے ہیں میں نے باوجود جلالت و فضیلت امام سفیان بن عیینہ کو دو دفعہ فضیل بن عیاض کے ہاتھ چومتے دیکھا ہے۔ عبدالصمد مردویہ کہتے ہیں میں نے فضیل سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص کسی بدعتی کی مجلس اختیار کرے گا وہ علم و حکمت سے محروم رہے گا۔ کہتے ہیں فضیل امام عبداللہ بن مبارک کے نذرانے اور تحائف قبول کر لیتے جو اکثر ان کی خدمت میں بھیجتے رہتے تھے اور حکومت کے عطیے قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔ عبداللہ بن خبیق کہتے ہیں امام فضیل فرماتے

[ل] اس طبقہ میں امام ذہبیؒ نے اکیاسی حفاظ کے تراجم قلمبند کیے ہیں لیکن یہاں ان کی تعداد اناسی درج کردی شاید ان میں کوئی دو حضرات ایسے ہیں جنہیں امام موصوف حفاظ میں شمار نہ کرتے ہوں۔

تھے۔ قاریوں سے دور رہو اگر وہ تم سے محبت کریں گے تو تمہاری وہ وہ خوبیاں بیان کریں گے جن سے تم تہی دامن ہو اور اگر ناراض ہوں گے تو تمہارے خلاف شہادت دیں گے اور ان کی شہادت معتبر سمجھی جائے گی۔ کہتے ہیں امام فضیل نے بروز عاشورا ۱۸۷ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور ۸۰ برس سے زیادہ عمر پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ ان کی عالی احادیث جزء الحفار میں مذکور ہے۔

۲۳۳ ۲/۶ امام ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ الفقیہ المحدث

آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ بنو اسلم کی طرف نسبت کی وجہ سے اسلمی کہلاتے ہیں۔ آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث اور بلند پایہ عالم ہیں۔ آپ زہری، ابن المنکدر، صفوان بن سلیم، صالح مولی التوامہ اور دوسرے بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں ان سے امام شافعی، ان کے شیخ ابن جریج، ابراہیم بن موسیٰ مخزومی، حسن بن عرفہ اور ایک دوسری جماعت نے علم حدیث سیکھا ہے۔

امام شافعی ان کے متعلق نرم رویہ اختیار کرتے تھے اور فرماتے تھے مجھے ایسے شخص نے خبر دی جو میرے نزدیک متہم نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں ابن ابی یحییٰ حدیث وضع کرنے والے لوگوں میں شمار نہیں ہوتے۔ علم کا خزانہ تھے۔ انہوں نے ایک مکمل کتاب تصنیف کی تھی جس کا نام موطا رکھا تھا۔ لیکن سب محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ اگر امام شافعی کے نزدیک ثقہ ہوتے تو ان کی تصریح فرماتے جیسا کہ معتبر راوی کے متعلق ذکر کرتے ہیں مجھے قابل اعتبار آدمی نے خبر دی ہے ہاں ان کے نزدیک ان پر جھوٹ کی تہمت صحیح نہیں جیسا کہ بعض حضرات نے ان پر الزام تراشی کی ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں یہ قدری تھے ابو ہمام سکونی کہتے ہیں میں نے انہیں بعض سلف کے حق میں سب و شتم کرتے سنا ہے۔ یحییٰ قطان کہتے ہیں میں نے ان کے متعلق امام مالک سے پوچھا کیا یہ حدیث بیان کرنے میں ثقہ تھے تو فرمانے لگے نہ حدیث میں اور نہ دین میں دونوں میں قابل اعتماد نہیں تھے۔ امام احمد فرماتے ہیں قدری اور جہمی ہونے کے علاوہ ہر عیب ان میں موجود ہے۔ لوگوں نے ان کی حدیث ترک کر دی ہے۔ امام ابن معین اور امام ابو داؤد فرماتے ہیں جھوٹا اور رافضی ہے امام بخاری فرماتے ہیں قدری اور جہمی ہے عبد اللہ بن مبارک اور دوسرے محدثین نے اس کی حدیث ترک کر دی ہے ابن عدی کہتے ہیں میں نے جزء ایسے شیوخ کی حدیث کے جن کے جھوٹ کا احتمال ہے اس کی کوئی حدیث منکر نہیں دیکھی اور اس کا تضعیف کردہ ہونا امام کے نزدیک کتنا بڑا ہے۔ میں کہتا ہوں ان کا ۱۸۴ھ میں انتقال ہوا ان کے دادا کا نام سمعان تھا مجھے ان کی سند کے ذریعے ان کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ وہ نماز میں قرات بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر شروع کرتے تھے۔

۲۳۴ ۲/۶ امام عبد الرحمن بن ابی الزناد مدنی

آپ کی کنیت ابو محمد ہے مدینہ منورہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں اپنے والد کے علاوہ عمرو بن ابی عمرو، سہیل بن صالح، ہشام بن عروہ اور ان کے طبقے سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے احمد بن یونس، سعید بن منصور، علی بن حجر، ہناد بن السری اور دوسرے بہت سے لوگوں نے حدیث کی ہے ان کے شیوخ میں سے ابن جریج نے بھی ان

سے حدیث لی ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں آپ ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں سب محدثین سے زیادہ پختہ ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں آپ مفتی بھی تھے اور فقیہ بھی تھے۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ لیکن امام نسائی اور اہل السنن نے ان سے حجت پکڑی ہے ابوعمرو دانی کہتے ہیں انہوں نے فن تجوید قاری ابوجعفر سے سیکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ۱۷۴ھ میں بغداد میں فوت ہوئے لیکن ہشام بن عروہ سے روایت کرنے میں حجت ہونے کے باوجود زیادہ قوی نہیں تھے۔ امام ابن مدینی فرماتے ہیں ان کی مدینہ منورہ میں بیان کردہ احادیث صحیح ہیں لیکن عراق میں بیان کردہ احادیث مضطرب ہیں۔ صالح جزرہ کہتے ہیں انہوں نے اپنے والد سے بہت سی احادیث ایسی روایت کی ہیں جو دوسرے روایت نہیں کرتے ان پر امام مالک نے اپنے والد سے "کتاب السبعۃ الفقہاء" روایت کرنے پر تنقید کی ہے اور فرمایا ہم کہاں تھے کہ ہمیں اس کا پتہ نہ چلا؟

مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطہ سے حضرت عباس کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ جب انصار عقبہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر ان سے عہد کیا اور آنحضرتؐ کی حفاظت و اعانت کے سلسلہ میں متعدد شرطیں پیش کیں جن کی پابندی کا انہوں نے اقرار کیا اور یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب کوئی شخص علانیہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کر سکتا تھا۔

۲۳۵　$\frac{۴}{۶}$　امام ہُشَیم بن بَشیر بن ابی خازم الواسطی　(ع)

آپ کی کنیت ابومعاویہ ہے آپ اصل میں شہر واسط کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں مگر بعد میں بغداد میں سکونت اختیار کر لی۔ امام ابن شہاب زہری، عمرو بن دینار، منصور بن زاذان، حصین بن عبدالرحمان، ابوبشر، ایوب سختیانی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے سماع کیا۔ اور ان سے شعبہ، یحییٰ قطان، عبدالرحمٰن، احمد بن حنبل، قتیبہ، زیاد بن ایوب یعقوب دورقی، حسن بن عرفہ اور دیگر متعدد حضرات نے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ ۱۰۴ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

عمرو بن عون کہتے ہیں ہشیم نے امام زہری، ابوالزبیر اور عمرو بن دینار سے حج کے موقع پر مکہ معظمہ میں سماع کیا تھا۔ یعقوب دورقی کہتے ہیں ہشیم کے پاس ۲۰ ہزار احادیث تھیں۔ وہب بن جریر کہتے ہیں ہم نے شعبہ سے پوچھا ہم ہشیم سے حدیث لکھیں؟ بولے ہاں ضرور لکھو۔ اگر وہ تم کو ابن عمر سے حدیث بیان کریں تو ان کو سچا سمجھو۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں، میں مسلسل چار سال ہشیم کے حلقہ درس میں رہا ہوں ان کی ہیبت اور ان کے رعب کا یہ حال ہے کہ اتنے طویل عرصہ میں میں نے ان سے صرف دو دفعہ کسی چیز کے متعلق سوال کرنے کی جرأت کی ہے حدیث کا درس دیتے ہوئے کثرت سے تسبیح پڑھتے تھے اور بار بار اونچی آواز سے لا الٰہ الا اللہ کہتے تھے امام عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں، ہشیم سفیان ثوری سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے تھے۔ یزید بن ہارون کہتے تھے میں نے سفیان ثوری کے سوا ہشیم سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

میں کہتا ہوں بلاشبہ امام ہشیم کا شمار بڑے بڑے قابل اعتماد حفاظ حدیث میں ہوتا ہے مگر یہ تدلیس کرنے کے بہت

Marfa

عادی تھے۔ ایک ایسی جماعت سے احادیث بیان کرتے ہیں جن سے ان کو سماع حاصل نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ہشیم نے یزید بن ابی زیاد، عاصم بن کلیب، ابو خالدہ، علی بن جدعان اور ان کے علاوہ ایک ایسی جماعت سے روایت کی ہے جن سے ان کو قطعاً سماع حاصل نہیں۔ حماد بن زید کہتے ہیں میں نے محدثین میں ہشیم سے زیادہ عظیم کوئی نہیں دیکھا۔ ابو حاتم سے ہشیم کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا ان کی صداقت، امانت اور صلاحیت کے بارہ میں پوچھنے کی حاجت نہیں امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں زمانے نے سب کے حافظہ کو بدل دیا ہے مگر ہشیم نے ۱۸۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا ان کی عالی احادیث جزء ابن عرفہ میں مذکور ہیں۔

۲۳۶ ۵/۶ امام ابوالاحوص سلام بن سُلیم کوفی (ع)

آپ قبیلہ بنو حنیفہ سے نسبتِ ولاء رکھنے کی بنا پر حنفی کہلاتے ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور چوٹی کے عالم ہیں زیاد بن علاقہ سماک بن حرب، منصور بن معتمر، آدم بن علی، ابو اسحاق اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے مسدد، قتیبہ، خلف بن ہشام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ان کے بھائی عثمان، ہناد بن سری اور بہت سے دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں قابل اعتماد ہیں اور حدیث کو ضبط کرنے والے ہیں عجلی کہتے ہیں آپ سنت کے بے حد پابند تھے جب ان کا حلقۂ درس طالبانِ حدیث سے کھچا کھچ بھر جاتا تو اپنے لڑکے کو حکم دیتے کہ ان میں جو صحابہ کرام کے حق میں سب و شتم کرتا ہے اسے باہر نکال دو ان سے تقریباً چار ہزار احادیث مروی ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ بڑے عبادت گذار اور صاحب علم و فضل تھے۔ امام مالک اور حماد کے ساتھ ۱۷۹ھ میں انتقال کیا۔ میں نے ان کو ان دونوں حضرات سے اس لئے پیچھے بیان کیا ہے کہ یہ عمر میں ان سے کچھ چھوٹے تھے دراصل بات یہ ہے کہ دو طبقوں سے قریبی تعلق رکھنے والے محدثین ایک دوسرے کے طبقہ میں شمار ہو جاتے ہیں ورنہ اگر زیادہ باریک بینی سے کام لیا جائے تو پھر ہر طبقہ کے تین یا اس سے بھی زیادہ طبقے بنانے پڑیں۔ ابوالاحوص کی عالی احادیث خلعیات میں موجود ہیں۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ابوالاحوص کے واسطے سے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے آگ سے پناہ مانگتا ہے تو آگ کہتی ہے خدایا اسے آگ سے پناہ دے۔ یہ حدیث ترمذی، نسائی اور ابنِ ماجہ نے ابوالاحوص اور بریدہ سے روایت کی ہے۔

۲۳۷ ۶/۶ امام اسماعیل بن ابی کثیر مدنی (ع)

آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ انصار سے نسبتِ ولاء کی بنا پر انصاری کہلاتے ہیں۔ آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے قابل اعتماد عالم اور بلند پایہ قاری ہیں۔ عبداللہ بن دینار، علاء بن عبدالرحمٰن، ابوطوالہ، ربیعۃ الرائے اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا فن قرأت شیبہ بن نصاح اور نافع سے سیکھا ان سے محمد بن سلام بیکندی، قتیبہ بن سعید علی بن حجر ابراہیم بن عبداللہ ہروی، ابو ہمام سکونی، محمد بن زنبور، ابو عمرو دوری اور دوسرے بہت سے لوگ حدیث بیان

Marfat.c

کرتے ہیں آخر میں بغداد چلے آئے تھے اور خلیفہ مہدی کے لڑکے علی کے اتالیق مقرر ہوئے تھے۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ثقہ ہیں، ناموں ہیں، میں کہتا ہوں آپ سے کسائی، سلیمان بن داؤد ہاشمی اور دوری نے فن تجوید حاصل کیا ۱۷۱ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا، میرے پاس ان کی عالی احادیث پر مشتمل ایک جزء ہے اور مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی نشانیاں تین ہیں جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے یہ حدیث امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے قتیبہ سے روایت کی ہے۔

۲۳۸　$\frac{۶}{۶}$　امام وہبیتوا مُفضّل بن فُضالۃ القتبانی المصری (ع)

آپ کی کنیت ابو معاویہ ہے مصر کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور مصر کے مشہور قاضی ہیں، یزید بن ابی حبیب، عیاش بن عباس قتبانی، عقیل بن خالد ایلی اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے ابوصالح کاتب لیث، زکریا بن یحییٰ کاتب عمری، محمد بن رمح، یزید بن موہب رملی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں آپ قابل اعتماد ہیں۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں آپ مستجاب الدعوات تھے۔ لہیعہ بن عیسیٰ کہتے ہیں ایک دفعہ مفضل نے دعا کی کہ ان کی تمنا ختم ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کے دل سے ہر طرح کی تمنا ختم ہوگئی حتیٰ کہ ان کی عقل ضائع ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو ان کے دل میں تمنا لوٹ آئی۔

مفضل ۷۸ سال عمر پا کر ۱۸۱ھ میں فوت ہوئے مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطہ سے حضرت حفصہ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رات کو صبح صادق سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کی اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

ابن لہیعہ نے ابن ابی بکر سے ان کی متابعت کی ہے ارباب سنن نے ان دونوں کے واسطہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر کا قول ہے اور اسے ان کے مولیٰ نافع بیان کرتے ہیں اس حدیث کو عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے امام زہری سے روایت کیا ہے لیکن مرفوع بیان نہیں کیا۔

۲۳۹　$\frac{۸}{۶}$　امام ابراہیم بن سعد بن ابراہیم مدنی زُہری (ع)

آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے آپ جلیل القدر صحابی حضرت عبدالرحمان بن عوف کے پڑپوتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ اپنے والد مدینہ منورہ کے قاضی سعد کے علاوہ ابن شہاب زہری، صفوان بن سلیم، یزید بن عبداللہ الہاد، صالح بن کیسان ابن اسحاق اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث سیکھا اور ان سے ان کے دونوں صاحبزادوں یعقوب اور سعد کے علاوہ امام احمد بن حنبل منصور بن ابی مزاحم، حسین بن سیار حرانی اور بہت سے دوسرے لوگوں نے اکتساب فیض کیا آپ مدینہ منورہ میں قاضی رہے ہیں اور ۷۵ برس عمر پائی ہے۔ کبار علماء میں سے شعبہ اور لیث ان سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم بن حمزہ زبیری کہتے ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے مغازی کے سوا صرف احکام میں تقریباً ۱۷ ہزار

t.com

احادیث حاصل کیں جو ان سے امام بخاری بھی روایت کرتے ہیں۔ ان سے تمام کتب اسلام میں حجت پکڑی جاتی ہے۔ مجھ کو عالی سند سے ان کی احادیث ملی ہیں۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطے سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کہ تم میں سے کوئی شخص ایک مہلک بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی پاکر خوش ہوتا ہے جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان تھا اور جو بھوک اور پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو چکا تھا۔

۲۴۰ ۹/۶ امام اسماعیل بن عیاش عنسی حمصی (۴)

آپ کی کنیت ابوعتبہ ہے حمص کے رہنے والے، چوٹی کے عالم اور شام کے نامور محدث ہیں۔ شرحبیل بن مسلم، محمد بن زیاد الالہانی، ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن، بحیر بن سعد، تمیم بن عطیہ، سہیل بن ابی صالح اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابومسہر، ابوالیمان، محمد بن بکار بن ریان، داؤد بن عمرو ضبی، حسن بن عرفہ، عثمان بن ابی شیبہ اور دوسرے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ متقدمین میں اعمش وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ خلیفہ منصور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس نے انہیں "خزانۃ الادیب" کا حاکم مقرر کر دیا۔ بڑے بارعب، عقلمند، کریم الطبع اور عالم باعمل تھے۔ ابوالیمان کہتے ہیں اسماعیل ہمارے ہمسائے تھے رات بھر عبادت میں مصروف رہتے۔ اکثر قرآن حکیم کی تلاوت کرتے کرتے رک جاتے اور تھوڑی دیر کے بعد پھر پڑھنا شروع کر دیتے میں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا مجھے پڑھتے پڑھتے کسی مسئلہ کی کوئی حدیث یاد آجاتی ہے تو میں اس کو نوٹ کراتے لکھنے لگ جاتا ہوں۔ یحییٰ وحاظی کہتے ہیں میں نے اسماعیل سے زیادہ بلند ہمت کوئی آدمی نہیں دیکھا ہم جب بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہمیں بکری کا گوشت اور حلوہ وغیرہ کھلاتے۔

میں کہتا ہوں آپ علم کا خزانہ تھے لیکن اہل مدینہ کی احادیث بالکل ضبط نہیں تھیں جو انہوں نے درست کر لی تھیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ اپنے حافظہ پر اعتماد کرتے تھے اس لیے حجازی اور عراقی لوگوں سے سنی ہوئی احادیث میں خلل واقع ہو گیا تھا۔ آپ بہت بڑے اور کثیر الحدیث تھے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں شامی محدثین کی احادیث میں ثقہ اور مستند اور قابل اعتماد ہیں۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں میں نے شامی اور عراقی کوئی محدث ان سے زیادہ قوی الحافظہ نہیں دیکھا۔ ان کے مقابلہ میں سفیان ثوری کی کیا حقیقت ہے۔ ابو احمد بن عدی کہتے ہیں شامی محدثین کی احادیث میں وہ خاص طور پر قابل حجت ہیں۔ یزید بن ہارون کا بیان ہے میں امام شعبہ کے پاس حاضر ہوا تو وہ محمد بن خالد سے اسماعیل بن عیاش کی احادیث سن رہے تھے۔ داؤد بن عمرو ضبی کہتے ہیں اسماعیل بن عیاش زبانی احادیث پڑھایا کرتے تھے میں نے ان کے پاس لکھی کتاب نہیں دیکھی۔ ان سے عبداللہ بن احمد نے پوچھا کیا آپ کو دس ہزار احادیث یاد نہیں ہو گئیں انہوں نے فرمایا دس ہزار اور دس ہزار اور دس ہزار احادیث یاد ہیں۔ عبداللہ کہتے ہیں میرے والد امام احمد ان سے اتنا قریب تھے۔ یہ اپنے جیسے بڑے عالم ہیں۔ فسوی کہتے ہیں کہ اہل علم سے سنا کرتے تھے کہ شام کا علم

اسماعیل اور ولید بن مسلم کے پاس ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں اسماعیل کی غیر شامی محدثین کی احادیث میں نظر ہے۔ امام نسائی اور دوسرے محدثین نے ان کو ضعیف کہا ہے حالانکہ خود امام نسائی نے ان سے حجت پکڑی ہے۔ یحییٰ بن صالح کہتے ہیں، میں نے اسماعیل سے سنا ہے فرماتے تھے مجھے اپنے باپ سے چار ہزار اشرفیاں ورثہ میں ملی تھیں جو میں نے تحصیل علم میں صرف کر دیں۔
میں کہتا ہوں مجھے یحییٰ بن معین کے نسخہ میں بلکہ جزء ابن عرفہ میں بھی اسماعیل کی عالی احادیث ملی ہیں زیادہ صحیح یہ ہے کہ آپ کا ۱۸۲ھ میں انتقال ہوا ایک قول ۱۸۱ھ کا بھی آیا ہے کہتے ہیں ان کی پیدائش ۱۰۶ھ میں ہوئی تھی۔ مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطہ سے حضرت عقبہ بن عامر کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا علانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور منہ میں پڑھنے والا چھپ کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ یہ حدیث امام ترمذی نے ابن عرفہ کے واسطہ سے ذکر کی ہے۔

۲۴۱ ۱۰/۶ امام مُسلم بن خالد مکّی (د ق)

آپ کی کنیت ابو خالد ہے بنو مخزوم کا مولیٰ ہونے کی وجہ سے مخزومی کہلاتے ہیں۔ مکہ معظمہ کے رہنے والے نامور فقیہ ہیں۔ زنجی کے لقب سے مشہور تھے۔ ابن ابی ملیکہ، ابن شہاب، عمرو بن دینار، زید بن اسلم، ہشام بن عروہ اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا عرصہ تک ابن جریج کی خدمت میں رہے۔ ان سے فقہ حدیث حاصل کرنے کے بعد مسند افتاء اور مسند تدریس پر رونق افروز ہوئے۔ علم قرأت عبداللہ بن کثیر سے سیکھا تھا انہوں نے ہی امام شافعی کو فتویٰ نویسی کی اجازت دی تھی۔ ان سے امام شافعی، مروان طاطری، حمیدی، مسدد، حکم بن موسیٰ، مشہور حافظ حدیث ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن عمار اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔
ازرقی کہتے ہیں عبادت گذار، صائم الدھر اور فقیہ تھے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں ان کی حدیث حسن ہوتی ہے مجھے امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے ابو داؤد کہتے ہیں ضعیف ہیں امام بخاریؒ فرماتے ہیں منکر الحدیث ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں قابل حجت نہیں ہیں ابراہیم حربی کہتے ہیں آپ فقیہ مکہ ہیں سوید کہتے ہیں سیاہ فام ہونے کی وجہ سے زنجی کہلاتے تھے لیکن ابن سعد وغیرہ کہتے ہیں یہ رنگ کے سرخ تھے اس کے برعکس لوگ انہیں زنگی کہتے تھے میں کہتا ہوں ۸۰ سال عمر پا کر ۱۸۰ھ میں فوت ہوئے۔ مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطہ سے حضرت عمر اور حضرت عثمان کا یہ فیصلہ ملا ہے کہ انہوں نے ملطاۃ میں موضحہ کی نصف دیت دینے کا فیصلہ سنایا۔

۲۴۲ ۱۱/۶ امام یزید بن زُرَیع بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو معاویہ ہے آپ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ محدث بصرہ کے لقب سے ملقب تھے۔ ایوب سختیانی، خالد حذاء، حبیب معلم، حسین معلم، یونس، جریری اور روح بن قاسم سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے علی بن مدینی، امیہ بن بسطام، محمد بن منہال، احمد بن مقدام، نصر بن علی جہضمی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے کسب

کمال کیا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں بصرہ کے پھول تھے ان کا حفظ و اتقان تعجب خیز تھا۔ ابوحاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں امام ہیں۔ ابوعوانہ کہتے ہیں میں یزید بن زریع کی صحبت میں بیس سال رہا ہوں ہر سال ان کی خوبیوں میں اضافہ ہوتا تھا۔

یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں یہاں بصرہ میں ان سے زیادہ پختہ اور قابل اعتماد کوئی نہیں ہے بشر حافی کہتے ہیں یزید حافظ ضابط تھے میں نے ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور نہ ان کی حدیث جیسی کسی کی حدیث صحیح دیکھی ہے۔ نصر بن علی کہتے ہیں میں نے یزید بن زریع کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ بولے جنت میں داخل ہوگیا ہوں میں نے کہا کس عمل کی بدولت؟ فرمایا بکثرت نماز پڑھنے سے۔ ۸۱ سال عمر پاکر ۱۸۲ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ ان کے والد ابلہ کے حاکم تھے۔ مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطے سے حضرت جابر بن عبداللہ کی یہ حدیث ملی ہے آپ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھیتوں کو بٹائی پر دینے سے منع کر دیا۔ پہلے ہم نالوں پر اگنے والی کھیتی اور کچھ بھوسہ کے عوض زمین بٹائی پر دے دیتے تھے۔

۲۴۳ ۱۲/۶ امام عبدالوارث بن سعید بصری عنبری (ع)

آپ کی کنیت ابوعبیدہ ہے۔ بنو عنبر کے ساتھ نسبت ولاء رکھتے ہیں بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور ثقہ کارعالم ہیں ایوب سختیانی، یزید رشک، جعد ابوعثمان، شعیب بن حبحاب، ایوب بن موسیٰ اور ایک دوسری جماعت سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے مسدد، قتیبہ، بشر بن ہلال، عمران بن میسرہ، ان کے بیٹے عبدالصمد اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ثقہ ہونے کے باوجود فن احادیث کے امام تھے۔

محمود بن غیلان کہتے ہیں کسی نے ابوداؤد طیالسی سے پوچھا آپ عبدالوارث سے حدیث کیوں بیان نہیں کرتے؟ کہا میں بھلا ایسے شخص سے حدیث بیان کروں جو کہتا ہے عمرو بن عبید [illegible] [illegible]

ایوب، یونس اور ابن عون کے پاس ساری عمر رہنے سے بہتر ہے [illegible] ابن [illegible] کہتے ہیں [illegible] حدیث پڑھتے تھے لیکن جب نماز کی اقامت ہوتی تو باہر نکل جاتے اور ان کے پیچھے نماز [illegible] [illegible] کسی نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا آپ عبدالوارث سے روایت کیوں کرتے ہیں [illegible] عمرو بن عبید [illegible] حالانکہ یہ دونوں بدعتی ہیں؟ فرمایا عمرو بن عبید اپنی بدعت کی تبلیغ کرتا ہے الحمد [illegible] کہتے ہیں [illegible] عبدالوارث سے زیادہ فصیح نہیں دیکھا بال [illegible] ان سے زیادہ فصیح تھے۔

[illegible] ان سے تدلیس [illegible] حفظ و اتقان کے پیش نظر کسی نے ان سے حدیث لینے سے انکار نہیں کیا وہ اس کی بدعت کو اس کے حوالے کر دیا ہے ان کی پیدائش [illegible] ہوئی اور ۱۸۰ھ میں وفات پائی مجھے [illegible] سند کے ذریعے ان کے واسطے سے حضرت [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] ملعون ہے۔ امام ترمذی نے یہ حدیث [illegible] روایت کی ہے۔ ہم نے عالی سند سے [illegible] ان سے موافقت پائی ہے۔

fat.com

۲۴۴ $\frac{13}{4}$ امام عبدالواحد بن زیاد البصری (ع)

آپ کی کنیت ابو بشر ہے بعض کہتے ہیں ابو عبیدہ ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز فقیہ ہیں۔ کلیب بن وائل حبیب بن ابی عمرہ، عاصم احول، عمارہ بن قعقاع، اعمش، مختار بن فلفل اور متعدد دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے ابوداؤد، عفان، مسدد، عبیداللہ القواریری، یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے لیکن ابن حبان کہتے ہیں لَيْسَ بِشَيْءٍ (کچھ نہیں ہیں)، میں کہتا ہوں عالم ہیں۔ علم حدیث خوب جانتے ہیں۔ ان کو وہم ہو جاتا ہے تاہم ان کی حدیث سے سب کتابوں میں حجت پکڑی گئی ہے۔ فلاس اور دوسرے محدثین کہتے ہیں ان کا ۱۷۶ھ میں انتقال ہوا۔ امام احمد نے ان کا سال وفات ۱۷۹ھ بتایا ہے۔ مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن سرجس کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ مل کر گوشت اور روٹی کھائی ہے۔ میں نے آپ سے کہا تھا اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے آپ نے فرمایا اور تمہیں بھی۔ عاصم احول کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے حق میں مغفرت کی دعا کی ہے؟ بولے ہاں اور تمہارے حق میں بھی کی ہے اور قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھی ہے (واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات) یعنی اپنے اور ایماندار مردوں اور عورتوں کے گناہ کی مغفرت طلب کرو۔

۲۴۵ $\frac{14}{4}$ امام عبثر بن قاسم زبیدی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابو زبید ہے کوفہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور قابل اعتماد عالم ہیں۔ حصین بن عبدالرحمٰن، مطرف بن طریف، مغیرہ ضبی، علاء بن مسیب، اشعث بن سوار اور دوسرے متعدد اہل علم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے خلف بن ہشام، احمد بن ابراہیم موصلی، قتیبہ بن سعید، ہناد بن سری، ابوحصین عبداللہ بن احمد یربوعی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے ان کا تذکرہ کیا تو فرمایا ثقہ ہیں ثقہ ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ نے ۱۷۸ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطے سے محمد بن مصفی کی یہ حدیث پہنچی ہے۔ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورا کے دن فرمایا: کیا تم میں سے آج کسی نے کھانا کھایا ہے؟ صحابہ نے کہا ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا ہے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا۔ آپ نے فرمایا۔ اب کے بعد شام تک کچھ نہ کھانا اور دیہات میں بھی پیغام بھیج دو کہ وہ بھی شام تک کچھ نہ کھائیں۔

امام نسائی نے ابوحصین کے واسطے سے یہ حدیث ذکر کی ہے اور ہم نے ان سے موافقت کی ہے۔

t.com

۲۴۶ ۱۵/۶ امام خالد بن عبداللہ طحان واسطی (ع)

آپ کی کنیت ابوالہیثم یا ابومحمد ہے۔ قبیلہ مزینہ سے نسبت ولاء کی بنا پر مزنی کہلاتے ہیں۔ واسط کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ حصین بن عبدالرحمٰن، سہیل بن ابی صالح، جریری، عبدالملک بن ابی سلیمان، یونس بن عبید اور خالد حذاء سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے ان کے صاحبزادے محمد، عمرو بن عون، سعید بن منصور، مسدد، اسحاق بن شاہین اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ صالح، عالم اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والے تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں قابل اعتماد، صالح اور متدین تھے مجھے خبر ملی ہے کہ انہوں نے تین یا چار مرتبہ اپنے وزن کے برابر چاندی صدقہ کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو خریدا ہے کہتے ہیں آپ خالد فراء کے نام سے بھی مشہور تھے۔ اسحاق ازرق کہتے ہیں: میں نے ان سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ابراہیم بن ہاشم کہتے ہیں بشر حافی خالد طحان سے بہت خوش تھے۔ ان کو دوسرے علماء سے مقدم سمجھتے اور ان کے مسلک کی تعریف کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں آپ بہت مالدار تھے اور امر بالمعروف کے ساتھ مشہور نہیں بنتے تھے۔ اسحاق بن سے کسی نے پوچھا آپ نے سفیان ثوری سے ملاقات کی ہے؟ بولے ہاں ملاقات کی ہے وہ گوشہ نشین اور شہرت پسند نہ تھے اور خالد بن عبداللہ عام لوگوں میں گھل مل کر رہنے والے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں خالد ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ خلیفہ اور ابن سعد کہتے ہیں آپ ۱۸۲ھ میں فوت ہوئے مگر عبدالحمید بن بیان نے آپ کی وفات [illegible] ۱۷۹ھ میں بتائی ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کی عالی حدیث اس طرح ملی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی ساٹھ یا ستر سے زیادہ شاخیں ہیں سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ اور سب سے ادنیٰ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔ نیز حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۲۴۷ ۱۶/۶ امام عباد بن عباد البصری (ع)

آپ کی کنیت ابومعاویہ اور نام عباد ہے سلسلہ نسب یوں ہے ابومعاویہ عباد بن عباد بن حبیب بن مہلب بن ابی صفرہ العتکی الازدی المہلبی البصری۔ آپ بصرہ کے رہنے والے صادق القول والفعل محدث ہیں۔ آپ نے ابوجمرہ ضبعی، ہشام بن عروہ، عاصم احول اور ایک دوسری جماعت سے استفادہ کیا۔ اور آپ سے امام احمد بن حنبل، قتیبہ، مسدد، یحییٰ بن معین، احمد بن منیع، حسن بن عرفہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

آپ شریف، باوقار، جلیل القدر، قابل اعتماد اور عقلمند انسان تھے۔ ابن سعد کہتے ہیں: فن حدیث میں قوی نہیں تھے میں کہتا ہوں آپ ۱۰ رجب ۱۸۱ھ میں فوت ہوئے۔ تمام محدثین نے ان سے حجت پکڑی ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ثقہ ہیں۔ حماد بن زید سے زیادہ قابل اعتماد ہیں اور ان کی حدیثیں بھی حماد سے زیادہ ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں ثقہ

fat.com

ہیں مگر بعض اوقات غلطی کر جاتے تھے۔ آپ نے بغداد میں وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں ثقہ ہیں اور صدوق ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتی ہیں: ایک دفعہ انصار کی ایک عورت میرے پاس آئی۔ اس نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ایک دوہرا کیا ہوا کمبل ہے اس نے گھر جا کر ایک نرم اور خوبصورت گدا بھیجا جس میں اون بھری ہوئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مجھ سے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے بتایا تو فرمایا اسے بھیجدو۔ لیکن میں نے واپس نہ کیا وہ مجھے بہت پسند تھا اور میں چاہتی تھی کہ میرے گھر میں رہے حتی کہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا عائشہ! اسے واپس کردے بخدا! اگر میں چاہوں تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلادے۔ یہ حدیث بہت غریب ہے اور اس کا راوی مجالد حجت نہیں ہے۔

۲۴۸ $\frac{15}{6}$ امام عبّاد بن عوّام واسطی (ع)

آپ کی کنیت ابو سہل ہے۔ واسط کے رہنے والے بلند پایہ محدث ہیں۔ آپ نے ابو مالک اشجعی، عبد بن ابی نجیح، جریری، ابو اسحاق شیبانی، ابن عون اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے امام احمد بن حنبل، عمرو ناقد، زیاد بن ایوب، حسن بن عرفہ، علی بن مسلم طوسی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

امام ابو داؤد اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں آپ ہر معاملہ میں باوقار لوگوں میں شمار ہوتے ہیں تشیع کی طرف مائل تھے۔ عرصہ تک ہارون رشید نے انہیں قید میں رکھا پھر رہا کر دیا، رہائی کے بعد بغداد میں مقیم ہو گئے۔ ابن عرفہ کہتے ہیں مجھ سے وکیع نے عباد بن عوام کے متعلق کچھ سوالات کیے پھر بولے تمہارے پاس ان جیسا کوئی آدمی نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں ان کی وفات کے بارہ میں متعدد اقوال ملتے ہیں اور وہ یہ ہیں ایک سو تراسی (۱۸۳ھ) پچاسی (۱۸۵ھ) چھیاسی (۱۸۶ھ) اور ستاسی (۱۸۷ھ)۔ ان کے قابل حجت ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ میرے اور ان کے درمیان چھ راویوں کا واسطہ ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عمران بن حصین کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے پہلی رکعت میں آپ سورۃ فاتحہ کے بعد سبح اسم ربك الاعلیٰ، دوسری رکعت میں قل یا ایھا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد تلاوت فرماتے تھے۔

۲۴۹ $\frac{18}{6}$ محدث حرم امام سفیان بن عُیینہ ہلالی (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ ضحاک بن مزاحم کے بھائی محمد بن مزاحم کے مولیٰ ہیں۔ آپ کوفہ کے رہنے والے بہت بڑے عالم، شیخ الاسلام اور نامور حافظ حدیث ہیں۔ ۱۰۷ھ میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں طلب علم میں مصروف ہو گئے تھے۔ آپ نے عمرو بن دینار، ابن شہاب زہری، زیاد بن علاقہ، ابو اسحاق، اسود بن قیس، زید بن اسلم، عبداللہ بن دینار

منصور بن معتمر، عبدالرحمٰن بن قاسم اور بہت سے دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے اعمش، ابن جریج، شعبہ اور ان کے دوسرے شیوخ کے علاوہ عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمٰن بن مہدی، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، اسحاق بن راہویہ، احمد بن صالح، ابن نمیر، ابوخیثمہ، فلاس، زعفرانی، یونس بن عبدالاعلیٰ، سعدان بن نصر، علی بن حرب، محمد بن عیسیٰ بن حبان مدائنی، زکریا بن یحییٰ مروزی، احمد بن سنان رملی اور دوسرے بے شمار لوگ مستفیض ہوئے۔ بہت سے لوگ حج ہی اس لئے کرنے آتے تھے کہ امام سفیان بن عیینہ کی زیارت کا شرف حاصل کریں چنانچہ ایام حج میں ان لوگوں کا آپ کے گرد جمگھٹا لگا رہتا تھا۔

آپ امام، حجت، حافظ حدیث، وسیع العلم اور جلیل القدر انسان تھے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم حدیث ختم ہو جاتا۔ نیز فرمایا مجھے امام مالک کے پاس ۳۰ کے سوا احکام کی تمام احادیث مل گئیں اور امام ابن عیینہ کے پاس ۶ کے سوا احکام کی تمام احادیث موجود تھیں۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: ابن عیینہ اہل حجاز کی احادیث سب لوگوں سے زیادہ جانتے تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا ہے فرماتے تھے: ابن عیینہ حماد بن زید سے بڑے حافظ حدیث ہیں۔ حرملہ کہتے ہیں میں نے امام شافعی سے سنا ہے فرماتے تھے: میں نے علم کا جو ذخیرہ امام عیینہ کے پاس دیکھا ہے کسی کے پاس نہیں دیکھا۔ میں نے ان سے بڑھ کر فتویٰ سے گریز کرنے والا کوئی نہیں دیکھا اور نہ ان سے حدیث کی اچھی تفسیر کرنے والا کوئی دیکھا ہے۔ ابن وہب کہتے ہیں: میں نے قرآن حکیم کی ان سے زیادہ تفسیر جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ امام احمد فرماتے ہیں: میں نے ان سے زیادہ حدیث کا جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ابن شہاب زہری کے تلامذہ میں ابن عیینہ سے زیادہ حدیث کا ضبط کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: ابن عیینہ معن بن زائدہ کے پاس گئے اور اسے وعظ و نصیحت کی اور اس وقت تک وہ بادشاہوں کے تحائف قبول کرنے کے عادی نہیں ہوئے تھے۔ عجلی کہتے ہیں ابن عیینہ حدیث میں پختہ ہیں اور ان کی احادیث تقریباً سات ہزار ہیں اور ان کے پاس کتاب نہیں تھی۔ بہز بن اسد کہتے ہیں: میں نے ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ شعبہ ان کے بڑے مداح تھے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: عمرو بن دینار سے حدیث بیان کرنے میں آپ سب لوگوں سے زیادہ پختہ ہیں۔ ابن مہدی کہتے ہیں: معرفت قرآن مجید اور تفسیر حدیث کا جو علم ابن عیینہ کے پاس تھا سفیان ثوری کے پاس نہیں تھا۔ علی بن حرب کہتے ہیں: میں چاہتا تھا کہ جس طرح حدیث بیان کرتے وقت امام ابن عیینہ خوش آوازی کا مظاہرہ کرتے ہیں میرے پاس ایسی خوش آوازی کا مظاہرہ کرنے والی لونڈی ہو۔

سفیان خود فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے سب دانت گر گئے ہیں۔ میں نے امام زہری کے پاس ذکر کیا تو فرمایا اس کی تعبیر یہ ہے کہ تمہارے سب ہم عمر مر جائیں گے اور تم ان کے بعد زندہ رہو گے۔ چنانچہ میرے سب ہم عمر مر گئے ہیں اور میں ابھی تک زندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب دشمنوں کو محدث بنا دیا ہے۔ ابو مسلم مستملی کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار سے اتنی دفعہ حدیث سنی ہے جتنے سال نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے تھے۔

علی بن جعد کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا ہے جس کی عقل زیادہ ہوتی ہے اس کا رزق کم ہوتا ہے۔ ان

سے روایت ہے فرماتے تھے۔ زہد، صبر اور موت کے انتظار کا نام ہے۔ نیز فرمایا علم جب تجھے نفع نہ دے تو ضرر پہنچائے گا۔ ابن عیینہ کے حفظ اور امانت میں قابل حجت ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ آپ نے ۷۰ حج کیے تھے۔ تدلیس کے عادی تھے لیکن ثقات سے تدلیس کرتے تھے۔ آپ نے جمادی اخری ۱۹۸ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ سبط السلفی کے پاس آپ کی عالی احادیث کا ایک مجموعہ ہے مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت نعمان بن بشیر کی یہ حدیث ملی ہے۔ شعبی کہتے ہیں میں نے نعمان بن بشیر سے جب وہ کوفہ کے گورنر تھے سنا ہے فرماتے تھے: میرے باپ نے مجھے ایک غلام ہبہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کو ایک ایک غلام ہبہ کیا ہے؟ وہ بولا، نہیں، آپ نے فرمایا میں تو صرف حق بات کا گواہ بنوں گا۔ ایک دوسری سند کے مطابق اس حدیث میں یہ لفظ بھی آئے ہیں آپ نے فرمایا: یہ غلام واپس لے لے۔

۲۵۰ ۱۶/۶ امام و پیشوا ابوبکر بن عیاش المُقریٔ الکوفی (خ ۴)

آپ کوفہ کے رہنے والے مشہور قاری ہیں اور واصل احدب اسدی حناط کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ کے نام کے بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔ زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ آپ کا نام اور کنیت ایک ہی ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کا نام شعبہ ہے۔ زیادہ تر قابلِ اعتماد راوی آپ سے یہی بیان کرتے ہیں کہ آپ کی کنیت ہی آپ کا نام ہے مگر حسین بن عبدالاول اور ابوہشام رفاعی کہتے ہیں: ہم نے اُن سے پوچھا تو فرمایا میرا نام شعبہ ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں ان کا نام محمد ہے۔ انہوں نے نامور قاری عاصم سے تین دفعہ قرآن پڑھا اور ان سے کسائی، یحییٰ علیمی، ابویوسف اعشیٰ اور ایک جماعت نے فن قرات حاصل کیا اور حدیث کا سماع انہوں نے اسماعیل سدی، عثمان بن عاصم، ابواسحاق سبیعی، عبدالملک بن عمیر اور دوسرے لوگوں سے کیا۔ ان کے سب سے پہلے شیخ صالح مولیٰ عمرو بن حریث ہیں۔ ان سے آپ نے حضرت ابوہریرہؓ کی احادیث حاصل کیں۔ ان سے عبداللہ بن مبارک، ابوداؤد طیالسی، احمد بن حنبل، ابوکریب، ابن نمیر، حسن بن عرفہ، احمد بن عبدالجبار عطاردی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

اپنی سند سے مجھے ان کے ذریعے ابوالاحوص عن ابیہ کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر پھٹے پرانے کپڑے دیکھے تو پوچھا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے کہا جی! ہاں ہر طرح اللہ تعالیٰ کا فضل ہے فرمایا جس طرح اللہ تعالیٰ نے تم پر انعام کیا ہے تم بھی اپنے نفس پر انعام کرو۔ میں نے عرض کی ایک آدمی میرے پاس آتا ہے تو میں اس کی مہمانی کرتا ہوں مگر میں اس کے پاس جاتا ہوں تو میری مہمانی نہیں کرتا کیا اس پہ بھی میں اس کی مہمانی کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس پہ بھی اس کی مہمانی کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: آپ قرآن اور حدیث دونوں کے عالم ہیں مگر بعض اوقات غلطی کر جاتے ہیں۔ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میں نے ابوبکر بن عیاش سے بڑھ کر اتباعِ سنت کی طرف جلدی کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ عثمان بن ابی شیبہ ذکر کرتے ہیں: ایک دفعہ ہارون رشید نے ابوبکر کو چھ ہزار دینار تحفہ میں دیئے تھے۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: ابوبکر کمال نیکوکاری کے ساتھ

t.com

مشہور ہیں فقہ اور حدیث دونوں کے عالم ہیں لیکن ان کی حدیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں انتہائی نیکوکار اور فاضل تھے۔ اکثر چالیس سال تک انہوں نے اپنا پہلو زمین سے نہیں لگایا۔ یحییٰ حمانی کہتے ہیں ابوبکر نے مجھے خود بتایا ہے ایک رات میں زمزم پر پانی پینے آیا تو میں نے اس سے دودھ اور شہد سے بھرا ہوا ایک ڈول پایا۔

ابوہشام رفاعی کہتے ہیں میں نے ابوبکر سے سنا ہے فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کی مخلوق چار قسم پر ہے، معذور، مجبور، مجبور اور مشہور، معذور چارپائے، مجبور انسان، مجبور فرشتے اور مشہور شیطان ہے۔ ایوب اصفہانی روایت کرتے ہیں۔ ابوبکر فرماتے تھے: علم میں داخل ہونا آسان ہے لیکن اس سے کماحقہ کامیاب ہو کر اللہ تعالیٰ کے پاس جانا مشکل ہے۔ ابوبکر ۹۷ھ میں پیدا ہوئے اور جمادی الاولیٰ ۱۹۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ یحییٰ حمانی کہتے ہیں جب ابوبکر پر نزع کی حالت طاری ہوئی اور یہ دیکھ کر ان کی بہن رونے لگی تو فرمایا کیوں روتی ہو؟ اس کونہ کو دیکھو میں نے اس میں اٹھارہ ہزار مرتبہ قرآن کریم ختم کیا ہے۔

میں کہتا ہوں ان کے اور عبداللہ کے درمیان پانچ راویوں کا واسطہ ہے۔

۲۵۱ ۲۰/۶ امام معتمر بن سلیمان تیمی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ آپ بصرہ کے رہنے والے قابل اعتماد اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ آپ کو محدث بصرہ کے پیارے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اپنے والد کے علاوہ عبدالملک بن عمیر، منصور بن معتمر، حمید، ایوب سختیانی، رکین بن ربیع، عمرو بن دینار، قہمان اور متعدد دوسرے لوگوں سے آپ نے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے امام احمد بن حنبل، اسحاق، یحییٰ بن معین، ابوحفص فلاس، خلیفہ بن خیاط، ابوکریب، حسن بن عرفہ، یعقوب دورقی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ ۱۰۶ھ میں پیدا ہوئے۔ ثقاہت، ضبط حدیث، عبادت اور پرہیزگاری کے ساتھ موصوف تھے۔ [illegible] کہتے تھے: ہمارے نزدیک معتمر اپنے والد سلیمان تیمی سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ [illegible] طلیق قتل ہوا اسی دن آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اس لئے لوگ کہتے تھے آج دنیا سے [illegible] سب سے بڑا مکار قتل ہوا۔ آپ صفر ۱۸۷ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی عالی احادیث [illegible] پائی جاتی ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے واسطے سے حضرت ابن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ پر نکاح کیا جائے۔ عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اگر تم ایسا کرو گی تو اپنے رشتے ناطے توڑنے کی مرتکب ہو گی۔ امام ترمذی نے یہ حدیث سعید بن ابی عروبہ عن ابی حریز عبداللہ بن حسین قاضی سجستان کی سند سے اپنی کتاب جامع ترمذی میں ذکر کی ہے۔

۲۵۲ ۲۱/۶ امام یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ ہمدانی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابوسعید ہے۔ آپ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے ثقہ، ماہر حافظ حدیث اور علم کو خوب ضبط کرنے والے فقیہ ہیں۔ آپ اپنے والد کے علاوہ عاصم احول، داؤد بن ابی ہند، ہشام بن عروہ، عبیداللہ بن عمر، لیث

Marfat.c

بن ابی سلیم اور ابو مالک اشجعی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد بن حنبل، ابراہیم بن موسیٰ فراء، ابو کریب، زیاد بن ایوب، یعقوب بن ابراہیم، حسن بن عرفہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ اپنے فن کے امام اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ امام علی بن مدینی فرماتے ہیں: سفیان ثوری کے بعد کوفہ میں ان سے زیادہ پختہ کار کوئی نہیں تھا نیز فرمایا: یحییٰ بن ابی زائدہ کے زمانہ میں علم ان پر ختم ہو گیا ہے۔ عمرو ناقد کہتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا ہے فرماتے تھے ہمارے پاس عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن ابی زائدہ جیسا کوئی آدمی نہیں آیا۔ یحییٰ قطان فرماتے ہیں: کوفہ میں کوئی ایسا آدمی نہیں کہ اس کی مخالفت مجھے یحییٰ بن ابی زائدہ کی مخالفت سے زیادہ شاق گذرتی ہو۔ یحییٰ بن ابی زائدہ مدائن میں عہدۂ قضا پر فائز تھے اور ۶۳ سال عمر پاکر ۱۸۲ھ میں وفات پائی۔ بعض نے سالِ وفات ۱۸۳ھ بتایا ہے۔ مجھے اپنی سند سے ان کے واسطے سے ابو بردہ کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے تھے کہ ستر ہزار سے عشر لیا جائے گا۔

۲۵۳　$\frac{۲۲}{۶}$　امام عبدالعزیز بن ابی حازم مدنی　(ع)

آپ کی کنیت ابو تمام ہے آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے نامور فقیہ ہیں۔ اپنے والد ماجد کے علاوہ زید بن اسلم، سہیل، علاء بن عبدالرحمان، یزید بن الہاد، موسیٰ بن عقبہ اور متعدد دوسرے محدثین سے حدیثِ پاک کا سماع کیا اور ان سے حمیدی، ابو مصعب، علی بن حجر، عمرو الناقد، یعقوب دورقی، یحییٰ بن اکثم اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ عظیم الشان فقیہ تھے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: صدوق ہیں۔ مصعب زبیری کہتے ہیں: سلیمان بن بلال مرتے وقت اپنی کتابیں ان کو دینے کی وصیت کر گئے تھے۔ چنانچہ ان کی تمام کتابیں ان کے پاس تھیں۔ ان پر چوہوں نے پیشاب کیا ہوا تھا۔ صاف جگہ سے پڑھتے تھے اور جہاں حروف مٹے ہوئے ہوتے چھوڑ دیتے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: مدینہ منورہ میں امام مالک کے بعد ابن ابی حازم سے زیادہ فقہ حدیث جاننے والا کوئی نہیں تھا۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ　راوردی سے بڑے فقیہ ہیں۔ بہت سے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے اور تمام اصحاب صحاح ستہ نے ان سے حجت پکڑی ہے۔ احمد بن ابی خیثمہ کہتے ہیں: میں نے امام یحییٰ بن معین سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ابن ابی حازم اپنے باپ سے حدیث بیان کرنے میں ثقہ نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ اپنے باپ کی حدیث بیان کرنے میں ثقہ اور حجت ہیں ہاں بعض اوقات دوسرے محدث ان سے زیادہ قوی اور پختہ ثابت ہوتے ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں: آپ ۱۰۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۴ھ میں سجدہ کی حالت میں آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت سہیل بن سعد کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

۲۵۴　$\frac{۲۳}{۶}$　امام عبدالعزیز بن محمد بن عُبَید الجُہَنی الدَّراوردی　(ع)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ قبیلۂ جہینہ سے نسبتِ ولاء کی وجہ سے جہنی کہلاتے ہیں۔ اور خراسان کی ایک بستی

دراورد کی طرف منسوب ہونے کی بنا پر دراوردی مشہور ہیں۔ آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے نامور اور بلند پایہ محدث ہیں۔ آپ نے صفوان بن سلیم، یزید بن الہاد، ابوطوالہ، ثور بن زید، سہیل بن ابی صالح اور متعدد دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے باایں ہمہ برتری و تفوق سفیان اور شعبہ کے علاوہ اسحاق بن راہویہ، علی بن خشرم، احمد بن عبدہ ضبی، یعقوب دورقی، ابوحذافہ سہمی اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: یہ میرے نزدیک فلیح سے زیادہ پختہ کار ہیں۔ ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ سئ الحفظ ہیں۔ معن بن عیسیٰ کہتے ہیں: دراوردی میں امیر المومنین ہونے کی صلاحیت موجود ہے۔ تمام محدثین نے ان کی احادیث اپنی کتابوں میں ذکر کی ہیں ہاں امام بخاری ان کو کسی دوسرے راوی کے ساتھ ملا کر لاتے ہیں۔ آپ ۱۸۷ھ میں فوت ہوئے۔ مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرۃؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر صدقہ جاریہ، علم نافع اور اولادِ صالح (جو اس کے حق میں دعا کرتی رہے) کا اسے مرنے کے بعد بھی برابر ثواب ملتا رہتا ہے۔ یہ حدیث امام ابوداؤد نے ابن وہب عن سلیمان بن بلال عن العلاء کی سند سے اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔

۲۵۵ $\frac{۲۴}{۶}$ امام عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی البصری (ع)

آپ کی کنیت ابوعبدالصمد ہے۔ آپ بصرہ کے رہنے والے قابلِ اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ آپ نے ابوعمران جونی، مطروراق، منصور بن معتمر، حصین بن عبدالرحمٰن وغیرہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، زیاد بن یحییٰ حسانی، بندار، عمرو بن علی فلاس، حسن بن عرفہ اور دوسرے لوگوں نے کسب فیض کیا۔ عبیداللہ قواریری کہتے ہیں ہمیں عبدالعزیز عمی نے حدیث سنائی اور وہ حافظ حدیث ہیں امام احمد فرماتے ہیں: ثقہ ہیں۔ فلاس کہتے ہیں جس دن عبدالعزیز عمی کا انتقال ہوا میں نے عبدالرحمٰن سے سنا فرماتے تھے تیس سال سے ان جیسا ہمارا کوئی استاذ فوت نہیں ہوا۔

میں کہتا ہوں آپ نے ۱۸۷ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا اور ان کی حدیث جزء البعث کی عالی حدیث ہے اپنی سند سے ان کے واسطے سے عبداللہ بن قیس کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو جنت سونے کے ہیں۔ ان کے برتن اور جو کچھ بھی ان میں ہے سب سونے کا ہے اور دو جنت چاندی کے ہیں ان کے برتن اور جو کچھ بھی ان میں ہے سب چاندی کا ہے۔ جنت عدن میں لوگوں کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بجز کبریائی کی چادر کے اور کوئی چیز حائل نہیں ہو گی۔

یہ حدیث امام مسلم نے بندار اور مقدمی سے صحیح مسلم میں اور ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے بندار سے روایت کی ہے۔

۲۵۶ $\frac{۲۵}{۶}$ امام عبدالسلام بن حرب نہدی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ صدوق ہیں۔ پہلے بصرہ میں رہتے تھے پھر کوفہ میں جا کر شریک ابن ابی نمیر سے ملاءۃ نامی چادروں کا کاروبار کرنے لگے۔ اس لئے کوفی ملائی مشہور ہو گئے۔ ایوب سختیانی، عطاء بن سائب، خالد حذاء، اسحاق

Marfat.c

بن ابی فروہ، لیث بن ابی سلیم اور متعدد دوسرے لوگوں سے سماع کیا اور ان سے ابوبکر بن ابی شیبہ، ہناد بن سری، ابوسعید اشج، حسن بن عرفہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ مسند، عمر رسیدہ اور حافظِ حدیث تھے۔ صحابہ کرامؓ کی زندگی میں پیدا ہوئے۔ ابوحاتم رازی کہتے ہیں: ابونعیم نے ان سے ہزاروں حدیثیں لکھیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: ثقہ ہیں اور حافظِ حدیث ہیں۔ خطیب ذکر کرتے ہیں کہ ابواسحاق نے ان سے روایت کی ہے۔ آپ ۹۶ سال عمر پا کر ۱۸۷ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں، ثقہ ہیں، لیکن ان کی حدیث میں ضعف ہوتا ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: عبدالسلام ثقہ ہیں اور کوفہ کے اہلِ علم ان کی توثیق کرتے ہیں۔ قواریری کہتے ہیں: میں عبدالسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں مسافر ہوں بصرے سے آیا ہوں مجھے حدیث پڑھایئے۔ بولے یوں کہتے ہو جیسے آسمان سے آئے ہو، چنانچہ انہوں نے مجھ سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ ابنِ مدینی کہتے ہیں، سال میں ایک دفعہ مجلس عام کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

۲۵۷ $\frac{۲۶}{۶}$ امام جَرِیر بن عبدالحمید ضَبّی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے، آپ حافظِ حدیث، حجت اور رے کے محدث ہیں، ۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے آپ نے منصور بن معتمر، حصین بن عبدالرحمٰن، بیان بن بشر، سہیل، اعمش اور متعدد دوسرے اہلِ علم سے سماع کیا۔ اور قاری حمزہ سے قرآنِ حکیم پڑھا ان سے علی بن مدینی، اسحاق، قتیبہ، یوسف بن موسیٰ قطان، احمد بن حنبل، علی بن حجر، عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن حمید اور دوسرے بہت سے لوگوں نے علمِ حدیث حاصل کیا۔

ان کی ثقاہت، حفظ اور وسعتِ معلومات کی وجہ سے محدثین ان کی طرف سفر کرتے تھے۔ ابنِ معین کہتے ہیں: میں نے ان سے سنا ہے فرماتے تھے: کوفہ میں مجھ پر دو ہزار درہم پیش کیے گئے۔ دوسرے قاریوں کی طرح مجھے بھی دینا چاہتے تھے، لیکن اس وقت میں نے لینے سے انکار کر دیا۔ پھر خود ہی ان سے لینے پر مجبور ہوا۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: جریر نے علمِ حدیث حاصل کرنے میں صرف پانچ سال صرف کیے۔ آپ رے میں ۱۸۸ھ میں فوت ہوئے۔ ان کی عالی حدیث جزء ابنِ عرفہ میں ہے۔

۲۵۸ $\frac{۲۷}{۶}$ امام ابوخالد احمر اَزدی کوفی (ع)

آپ کا نام سلیمان بن حیان ہے۔ کوفہ کے رہنے والے حافظِ حدیث اور صدوق ہیں۔ ۱۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔ سلیمان تیمی لیث بن ابی سلیم، ہشام بن عروہ، حمید طویل اور متعدد دوسرے اہلِ علم سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے احمد بن حنبل، ابن نمیر، ابوکریب، ابوسعید اشج، یوسف بن موسیٰ قطان، اسحاق بن راہویہ، ہناد بن سری، حمید بن ربیع اور ایک دوسری جماعت نے استفادہ کیا۔ سب محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں صدوق ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ کا شمار مشاہیر محدثین میں ہوتا ہے لیکن دوسرے محدثین ان سے زیادہ پختہ ہیں۔ ۱۸۹ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

t.com

مجھے اپنی سند سے ان کے واسطہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی کے سب کام صدقہ ہیں۔ ہر صانع اور اس کی صنعت کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ جاہلیت کے لوگوں کو پہلی نبوت کی سب سے آخری بات یہ پہنچی ہے اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ یعنی بے حیا باش ہرچہ خواہی کن۔

۲۵۹ ‏‏$\frac{۲۸}{۶}$ شیخ الاسلام امام ابواسحاق فزاری کوفی (ت)

آپ کا نام ابراہیم بن محمد بن حارث بن اسماء ہے۔ حجت ہیں۔ مصیصہ کی سرحدی چھاؤنی میں دشمن کے خلاف سینہ سپر رہتے تھے آپ نے عبدالملک بن عمیر، عطاء بن سائب، سہیل بن ابی صالح، عبیداللہ بن عمر اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن عون خراز، محمد بن عبدالرحمن بن سہم اور محمد بن سلام بیکندی روایت کرتے ہیں۔ ان کے آخری شاگرد علی بن بکار مصیصی ہیں۔ آپ مروان بن معاویہ فزاری کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ایک دفعہ امام اوزاعی نے ان سے حدیث بیان کی تو فرمایا: مجھ سے صادق المصدوق ابواسحاق فزاری نے حدیث بیان کی ہے۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ثقہ ہیں ثقہ ہیں۔ فضیل بن عیاض کہتے ہیں، مجھے اکثر مصیصہ جانے کا شوق دامن گیر ہوتا تھا۔ اس سے فضیلتِ جہاد نہیں بلکہ ابواسحاق سے ملاقات مقصود ہوتی تھی۔ ابومسہر کہتے ہیں ایک دفعہ دمشق تشریف لائے تو طالبانِ حدیث کثیر تعداد میں ان سے درسِ حدیث لینے کے لئے جمع ہوگئے۔ اس پر مجھ سے فرمایا: باہر جاؤ اور لوگوں میں منادی کردو جو شخص قدریہ کا عقیدہ رکھتا ہے وہ ہماری مجلس میں نہ آئے۔ جو شخص فلاں فلاں کی رائے و قیاس کا پابند ہے وہ بھی ہماری مجلس میں نہ آئے اور جو شخص بادشاہوں کے دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے وہ بھی ہماری مجلس سے دور رہے چنانچہ میں باہر گیا اور لوگوں میں یہ منادی کردی۔

محمد بن سعد کہتے ہیں: ابواسحاق ثقہ، متبع سنت اور نامور مجاہد تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اسلام کی قدر ... کارنامے سرانجام دینے والے، ثقہ اور مامون ہیں۔ کہتے ہیں ایک دفعہ ہارون رشید ایک زندیق کو قتل کرنے لگے تو وہ بولا مجھے تو قتل کردوگے لیکن میں نے جو ایک ہزار خود ساختہ حدیثیں لوگوں میں پھیلا دی ہیں ان کا کیا کروگے۔ ہارون رشید نے فرمایا: اللہ کے دشمن! کس خیال میں ہے ہمارے پاس ابواسحاق فزاری اور عبداللہ بن مبارک جیسے ... موجود ہیں۔ جو چھان بین کرکے ان کا ایک ایک حرف الگ کردیں گے۔ ابوداؤد طیالسی فرماتے ہیں: ابواسحاق فزاری فوت ہوئے تو روئے زمین پر ان سے افضل کوئی آدمی نہیں تھا۔ امام سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: بخدا! مجھے کوئی آدمی ایسا نظر نہیں آتا جسے میں ابواسحاق فزاری پر مقدم سمجھوں۔ عطاء خفاف کہتے ہیں: ایک دفعہ میں امام اوزاعی کے پاس بیٹھا تھا۔ امام ابواسحاق فزاری کی طرف ایک مکتوب لکھنے لگے تو اپنے کاتب سے فرمایا: ان کا نام میرے نام سے پہلے لکھنا۔ بخدا! وہ مجھ سے بہتر ہیں۔ علی بن بکار کہتے ہیں میں نے ابن عون اور بعد کے علماء سے ملاقات کی ہے مگر میں نے ان میں ابواسحاق فزاری سے زیادہ فقہ حدیث جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں امام ابواسحاق فزاری نے مجھ سے کہا: ایک دن میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس گیا تو کہنے لگا: اے ابواسحاق! تم ... شرف سے بہت اونچے مرتبہ پر فائز ہو ... میں ... سے ...

Marfat.c

امیرالمومنین! قیامت کے دن یہ اُونچا مرتبہ میرے کسی کام نہیں آئے گا۔ ابواسامہ کہتے ہیں: میں نے فضیل بن عیاض سے سنا ہے فرماتے تھے ایک دفعہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی میں اس میں بیٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا یہ ابواسحاق فزاری کی جگہ ہے۔

امام ابواسحاق ۱۸۵ھ میں اور ایک قول کے مطابق ۱۸۶ھ میں فوت ہوئے۔ مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابنِ عباس کی درج ذیل حدیث ملی ہے:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مومن کے دل میں خوشی پیدا کی اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا اور جس نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا اسے کبھی آگ نہیں چھوئے گی۔ یہ حدیث منکر، غریب اور مردود ہے امام ابواسحاق کی شان کے خلاف ہے۔ ساری آفت سند کے ایک راوی زید کی طرف سے ہے۔ حالانکہ محدثین نے اسے ضعیف راویوں میں شمار نہیں کیا ہے۔

۲۶۰ ۲۹/۶ شیخ الاسلام فخر المجاہدین قدوۃ الزاہدین امام عبداللہ بن مبارک مروزی (ع)

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ آپ بنوحنظلہ کے ساتھ نسبتِ ولاء کی بناء پر حنظلی کہلاتے ہیں۔ مرو کے رہنے والے، علم کے سمندر اور نامور حافظِ حدیث ہیں۔ آپ کے والد تُرک اور والدہ خوارزمیہ تھیں۔ ہمیشہ سفر میں رہنے والے تاجر تھے۔ بڑی مفید کتابیں تصنیف کیں اور دور دراز ممالک کے سفر کئے۔ ۱۱۸ھ میں یا اس کے ایک سال بعد پیدا ہوئے اور ساری عمر حج، جہاد اور تجارتی سفروں میں بسر کر دی۔ آپ نے سلیمان تیمی، عاصم احول، حمید طویل، ربیع بن انس، ہشام بن عروہ، جریری، اسماعیل بن ابی خالد، خالد حذاء، برید بن عبداللہ بن ابی بردہ اور دوسرے بہت سے لوگوں سے سماع کیا۔ اپنے سے چھوٹی عمر کے محدثین سے بھی روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ابواب، فقہ، جہاد، زہد اور رقاق وغیرہ مختلف موضوعات پر بہت سی مفید علمی کتابیں لکھی ہیں۔

آپ چونکہ بچپن سے آخر عمر تک مختلف اسلامی ملکوں میں سفر کرنے کے عادی تھے اور جہاں جاتے کتاب وسنت اور دیگر علومِ شریعت کی نشر واشاعت میں سرگرم عمل رہتے تھے اس لئے آپ سے کسبِ کمال کرنے والوں کی تعداد حدِ حساب سے باہر ہے۔ چند قابلِ ذکر حضرات کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن معین، حبان بن موسیٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ان کے بھائی عثمان، احمد بن منیع، احمد بن جمیل مروزی، حسن بن عیسیٰ بن ماسرجس، حسین بن حسن مروزی اور حسن بن عرفہ وغیرہ۔ مجھے متعدد سندوں سے ان کی عالی حدیث حاصل ہوئی ہے اور بذریعہ اجازت میرے اور ان کے درمیان ۶ آدمیوں کا واسطہ ہے۔ بخدا! مجھے تقویٰ، عبادت، اخلاص، جہاد، وسعتِ علم، ضبط واتقان اور جوانمردی و بہادری جیسے صفاتِ حمیدہ اور خصائلِ جمیلہ کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے بڑی فیاضی سے ان کی ذات میں ودیعت کر دیئے ہیں اُن سے لوجہ اللہ محبت ہے اور میں اُن کے ساتھ اس محبت سے خیر و برکت کی اُمید کرتا ہوں۔

t.com

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: ائمۂ حدیث چار ہیں۔ امام مالک، سفیان ثوری، حماد بن زید اور عبداللہ بن مبارک۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے آپ کو سفیان ثوری سے بھی افضل کہا ہے۔ ایک دفعہ فرمایا: ہم سے عبداللہ بن مبارک نے حدیث بیان کی ہے اور وہ اپنے فن میں یکتائے زمانہ تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک کے زمانہ میں ان سے زیادہ علم طلب کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ شعیب بن حمزہ کہتے ہیں: عبداللہ بن مبارک نے اپنے جیسے کسی آدمی سے ملاقات نہیں کی۔ امام شعبہ فرماتے ہیں ہمارے پاس عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی آدمی نہیں آیا۔ ابو اسحاق فزاری کہتے ہیں: عبداللہ بن مبارک اہلِ اسلام کے امام ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ثقہ اور متثبت ہیں اور ان کی کتابیں جن کا درس دیا کرتے تھے۔ تقریباً ۲۰ ہزار احادیث پر مشتمل تھیں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں: جب مجھے دقیق مسائل کی تلاش ہوتی اور ابن مبارک کی کتابوں میں نہ ملتے تو میں ان کے حل سے مایوس ہو جاتا تھا۔

اسماعیل بن عیاش کا بیان ہے کہ روئے زمین پر عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی آدمی نہیں ہے۔ عباس بن مصعب کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک حدیث، فقہ، لغتِ عرب، جنگی امور کی معرفت، شجاعت اور سخاوت جیسے عظیم الشان صفات کے حامل تھے اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ان سے سب فرقوں کے لوگ یکساں محبت کرتے تھے۔ ابو اسامہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے زیادہ مختلف شہروں میں گھوم پھر کر علم طلب کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ شعیب بن حرب کہتے ہیں: انتہائی کوشش کے باوجود میں سال میں تین دن بھی عبداللہ بن مبارک جیسی ریاضت و عبادت پر قدرت نہیں رکھتا۔ ابو اسامہ کہتے ہیں: آپ امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔ عیسیٰ بن حسن بن ماسرجس کہتے ہیں ایک دفعہ عبداللہ بن مبارک کے تلامذہ جمع ہوئے تو کہنے لگے عبداللہ کے وہ صفات شمار کرو جو ان میں بدرجہ کمال پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بالاتفاق ان کے مندرجہ ذیل صفات گنوائے علم حدیث، فقہ، ادب، نحو، لغت، زہد، شجاعت، شعر گوئی، فصاحت، شب بیداری، عبادت، حج، جہاد، شہسواری، بیہودہ گوئی سے اجتناب، انصاف کی پابندی، اور رفقا اور تعلق [illegible] کے ساتھ لڑنے جھگڑنے سے پرہیز۔

عباس بن مصعب اپنی تاریخ میں ابراہیم بن اسحاق سے نقل کرتے ہیں کہ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے تھے: میں نے چار ہزار اساتذہ سے علم حاصل کیا ہے لیکن روایت ایک ہزار سے کی ہے پھر عباس کہتے ہیں: مجھے ان کے اساتذہ میں سے آٹھ سو کے نام معلوم ہوئے ہیں۔ عبدان کا بیان ہے عبداللہ بن مبارک فرمایا کرتے تھے جب آدمی میں خوبیاں غالب ہوں تو اس کی برائیاں بیان نہیں کی جاتیں اور جب برائیاں غالب ہوں تو پھر اس کی خوبیوں کا تذکرہ لاحاصل ہے۔ نعیم بن حماد کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا ہے فرماتے تھے ایک دفعہ میرے والد صاحب کسی بات پر ناراض ہو کر فرمانے لگے اگر مجھے تیری کتابیں مل جائیں تو میں انہیں جلا کر خاکستر کر دوں گا۔ میں نے عرض کی اس سے میرا کچھ نقصان نہیں ہوگا میرا سارا علم میرے سینہ میں محفوظ ہے۔ علی بن حسن بن شقیق کہتے ہیں: میں ایک سردی کی رات امام صاحب کے ساتھ مسجد سے نکلا دروازے پر پہنچے تو ایک حدیث کے متعلق مجھ سے مذاکرہ علمیہ شروع ہو گیا۔ اس مذاکرہ نے اتنا طول کھینچا کہ مؤذن نے آکر صبح کی اذان کہہ دی۔

fat.com

احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں ایک دفعہ بنو ہاشم کا ایک آدمی آپ کے پاس حدیث پڑھنے کے لئے آیا۔ آپ نے پڑھا
سے انکار کر دیا۔ اس پر ہاشمی نے مایوس ہو کر اپنے غلام سے کہا اٹھو چلیں جب سوار ہونے لگا تو امام صاحب نے آکر اس کی
رکاب تھام لی۔ وہ کہنے لگا اے ابوعبدالرحمٰن! حدیث پڑھانے سے تو آپ نے انکار کر دیا ہے مگر اب مجھے سوار کرانے کے
لئے میری رکاب تھام لی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں تمہارے لئے اپنے بدن کو تو ذلیل کر سکتا ہوں مگر حدیث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ذلت گوارا نہیں ہے۔ مسیّب بن واضح کہتے ہیں۔ امام عبداللہ بن مبارک سے کسی نے پوچھا ہم علم کس سے
سیکھیں؟ فرمانے لگے جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے علم پڑھا ہو۔ اور اپنی سند میں سخت احتیاط کرنے والا ہو۔ بسا اوقات
ایسا ہوتا ہے کہ تم ایک ثقہ آدمی سے پڑھتے ہو لیکن وہ غیر ثقہ سے روایت کرتا ہے اور کبھی وہ ثقہ سے روایت کرتا ہے۔
لیکن خود غیر ثقہ ہوتا ہے۔ استاد ایسا ہونا چاہیئے جو خود بھی ثقہ ہو اور روایت بھی ثقہ سے کرے۔ امام یحییٰ بن معین
کے پاس عبداللہ بن مبارک کا تذکرہ ہُوا تو فرمایا: اہل اسلام کے سرداروں میں سے ایک سردار ہیں۔ فضیل بن عیاض فرمایا کرتے
تھے: رب کعبہ کی قسم! میری آنکھوں نے عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک عبداللہ بن مبارک علم ادب میں سفیان ثوری سے زیادہ ماہر تھے۔ نعیم بن
حماد کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک سے زیادہ عقلمند اور عبادت میں ان سے زیادہ سرگرم کوئی نہیں دیکھا۔ عبداللہ بن سنان
کہتے ہیں ایک دفعہ عبداللہ بن مبارک مکہ معظمہ تشریف لائے۔ میں بھی ان دنوں وہیں تھا پھر جب آپ واپس وطن جانے لگے۔
تو محدثِ مکہ امام سفیان بن عیینہ اور فضیل بن عیاض آپ کو وداع کرنے کے لئے شہر سے باہر آئے۔ ان میں سے ایک نے
کہا آپ اہل مشرق کے فقیہ ہیں دوسرے بولے صرف مشرق کے نہیں بلکہ آپ اہلِ مغرب کے بھی فقیہ ہیں۔ عبدان بن عثمان کہتے ہیں ایک دفعہ امام
عبداللہ بن مبارک نے اعمش اور اہل علم کے ساتھ انکے رکھ رکھاؤ کا ذکر کیا تو فرمایا: اسمٰعیل بن ابی خالد ایسے نہیں تھے۔ ایکدفعہ میں ان سے وداع ہونے کیلیے
آیا جب کہ چاہنے والوں نے ان کو گھیر رکھا تھا تو بولے یہاں نہیں میں آپ کو وداع کرنے کے لئے باہر چلوں گا۔ نعیم
بن حماد کہتے ہیں جب عبداللہ بن مبارک کتاب الزہد پڑھتے تو اس قدر روتے کہ آپ کے گلے سے ذبح کی ہوئی گائے کی
طرح آواز نکلتی اور کوشش کے باوجود بات نہیں کر سکتے تھے۔

ابراہیم بن نوح موصلی کہتے ہیں جب خلیفہ ہارون رشید عین ذربہ آئے تو امام عبداللہ بن مبارک کو طلب کیا جو اتفاقاً
وہاں آئے ہوئے تھے اور خلیفہ کی آمد کی خبر سن کر روپوش ہو گئے تھے۔ میں یہ سوچ کر خاموش ہو رہا کہ امام صاحب خراسانی
آدمی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ خلیفہ سے تلخ کلامی کریں جو اس کی طبع نازک پر گراں گذرے اور وہ آپ کے قتل کا حکم دے
دے اس طرح میں امام صاحب کے قتل کا ہی سبب نہیں ہوں گا بلکہ خلیفہ اور اپنی ہلاکت کا موجب بھی بنوں گا۔ تھوڑی
دیر کے بعد ہارون نے پھر امام صاحب کو حاضر کرنے کے لئے کہا میں نے عرض کیا حضور! عبداللہ بن مبارک ایک غلیظ
الطبع اور غیر مہذب انسان ہے آپ اسے بلا کر کیا کریں گے؟ یہ سن کر ہارون خاموش ہو رہا لیکن تین دن کے بعد
امام صاحب باہر نکل آئے۔ کسی نے کہا آپ چھپتے بھی ہیں اور اب باہر بھی آئے ہیں؟ فرمایا پہلے میں نے اپنی جان
کو مرنے کے لئے کہا نہ مانی، اب وہ موت کے لیے آمادہ ہے اس لیے میں باہر نکل آیا ہوں۔

ابو وہب مروزی کہتے ہیں: میں نے امام عبداللہ بن مبارک سے پوچھا تکبر کیا ہے؟ بولے تکبر یہ ہے کہ تو لوگوں کو حقیر جانے۔ میں نے کہا عُجب کیا ہے؟ فرمایا عجب یہ ہے کہ تم سمجھو کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ دوسرے اس سے تہی دامن ہیں۔
عبدہ بن سلیمان کہتے ہیں: امام عبداللہ بن مبارک فرمایا کرتے تھے خوبصورت اور حسین لونڈی کا آزاد کرنا اس کا نتیجہ ہے۔
امام عبداللہ بن مبارک خود فرماتے ہیں: میں ایک دفعہ سفیان ثوری سے ملنے آیا۔ بڑے کمزور نظر آ رہے تھے میں نے پوچھا آپ کو کیا تکلیف ہے؟ بولے بیمار ہوں۔ دوائی استعمال کرتا ہوں مگر کچھ افاقہ معلوم نہیں ہوتا۔ بڑی پریشانی میں مبتلا ہوں۔ میں نے کہا پیاز منگوائیے۔ پیاز آگیا تو میں نے اسے چھیل کر امام موصوف کی طرف بڑھایا اور کہا اسے سونگھیے۔ انہوں نے سونگھا تو چھینک آئی اور تکلیف رفع ہو گئی الحمدللہ رب العالمین کہہ کر فرمایا بخ بخ فقیہ و طبیب کیا خوب! آپ فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ طبیب بھی ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں اور تاریخ دمشق، تاریخ نیشاپور، حلیۃ الاولیاء اور تاریخ بغداد میں بالتفصیل مذکور ہیں۔ احمد بن عبداللہ بن یونس کہتے ہیں: میں نے امام عبداللہ بن مبارک سے سنا آپ نے قرآن مجید کی کچھ آیات پڑھیں اور فرمایا جو شخص کہے قرآن مخلوق ہے اس نے اللہ عظیم کے ساتھ کفر کیا۔

آپ نے رمضان المبارک ۱۸۱ھ میں قریہ ہیت میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ ابن المفضل کی اربعین میں ہے کہ یہ چاروں امام عبداللہ بن مبارک، یحیٰی قطان، عبدالرحمٰن بن مہدی اور ابن وہب تیسرے طبقہ میں ذکر ہوئے ہیں۔ مجھے اپنی سند عبداللہ بن مبارک کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمرو کی یہ حدیث ملی ہے کہ جب آپ فوت ہونے لگے تو فرمایا دیکھیے قریش کے فلاں شخص سے میں نے اپنی لڑکی کے رشتہ کا ایک طرح سے وعدہ سا کر لیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں نفاق کا تیسرا حصہ لے کر نہیں جانا چاہتا گواہ رہو میں نے اس سے اپنی لڑکی کی شادی کر دی ہے۔

۲۶۱ ۳۰/۶ امام عیسیٰ بن یونس سُبَیعی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے محدثین کے پیشوا اور مشہور حافظ حدیث ہیں۔ [illegible] چھاؤنی میں دشمن کے خلاف سینہ سپر رہتے تھے۔ آپ نے اپنے دادا امام ابو اسحاق سبیعی کو دیکھا ہے اور اپنے والد کے علاوہ ہشام بن عروہ، حسین معلم، اعمش، اسماعیل بن ابی خالد، سعید الجریری، مجالد، زکریا بن ابی زائدہ، محمد بن عمرو اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ اور ان سے عمر میں بڑا اور مرتبہ میں بڑا ہونے کے باوجود حماد بن سلمہ، ابن وہب، [اس]حاق بن راہویہ، مسدد، ابراہیم بن موسیٰ فراء، ابن مدینی، ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن ابی وکیع، علی بن حجر، علی بن خشرم، [ح]سن بن عرفہ اور بہت سے دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ کسی نے امام علی بن مدینی سے ان کے متعلق پوچھا تو فرمایا واہ وا ثقہ اور مامون ہیں۔ احمد بن داؤد حداد کہتے ہیں میں نے عیسیٰ بن یونس سے سنا وہ فرماتے تھے علم حدیث جتنا مجھے حاصل تھا میرے ہم عمروں میں سے کسی کو نہیں تھا یہ دیکھ کر میرے دل میں غرور پیدا ہونے لگا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔
ہمیں اطلاع ملی ہے کہ عیسیٰ بن یونس ایک سال حج کرتے تھے اور ایک سال جہاد میں مصروف رہتے تھے۔ ایک

Marfat.c

دفعہ کسی قلعہ کے معاملہ میں بغداد آئے اور انہیں اس سلسلہ میں مال پیش کیا گیا تو اس کے لینے سے انکار کر دیا۔ احمد بن جنـ
کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن یونس نے ۴۵ جنگوں میں شرکت کی اور ۴۵ حج کیے۔ جعفر بن یحییٰ برمکی ہارون رشید کے وزیر کہتے ہیں
میں نے قاریوں میں عیسیٰ بن یونس جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا کہتے تھے۔ ایک دفعہ ان کی خدمت میں ایک لاکھ درہم پیش
کیے گئے۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر انہیں لینے سے انکار کر دیا کہ بخدا! اہلِ علم یہ نہ کہیں کہ میں نے علم حدیث پڑھانے کی اُجرت
لی ہے۔

محمد بن سعد کہتے ہیں، ثقہ اور پختہ کار تھے۔ ولید بن مسلم کہتے ہیں: امام اوزاعی کی حدیث میں عیسیٰ بن یونس کے سوا
کوئی دوسرا شخص میری مخالفت کرے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کیونکہ انہوں نے امام اوزاعی کی حدیث کو خوب مضبوطی سے یاد کیا
ہے عرب کے موجودہ علماء میں عیسیٰ، ابواسحاق فزاری اور مخلد بن حسین سب سے افضل ہیں۔ محمد بن عبید طنافسی کہا کرتے تھے اے
علمِ حدیث طلب کرنے والو! تم عیسیٰ بن یونس کا طریقہ اختیار کیوں نہیں کرتے؟ وہ اعمش کے حلقہ میں آتے تھے، تو لوگ
ان کے طریقہ اور ان کے اخلاق و عادات کو دیکھ کر متعجب ہوتے تھے۔ امام وکیع فرماتے ہیں: اس شخص نے علم کو زیر کر لیا
ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عمار کہتے ہیں: عیسیٰ حجت ہیں اور اپنے بھائی اسرائیل سے زیادہ پختہ کار ہیں۔ ابوزرعہ کہتے ہیں
حافظِ حدیث ہیں۔ امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں نے عیسیٰ بن یونس کو روئی سے بھرا ہوا ایک کوٹ اور دو سرخ موزے
پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ جنہیں عموماً جنگ میں شرکت کرتے وقت پہنتے تھے۔ محمد بن داؤد کہتے ہیں: میں نے عیسیٰ بن یونس سے
سنا ہے فرماتے تھے: مجھے اعمش نے چالیس ایسی احادیث بیان کیں جن میں دشمنوں کی گردنیں اڑانے کا ذکر ہے اور ان کے
سیکھنے میں محمد بن اسحاق کے سوا میرا کوئی شریک نہیں ہے۔ بسا اوقات اعمش پوچھتے محمد! تمہارے ساتھ کون ہے؟ وہ
جواب دیتے عیسیٰ بن یونس فرماتے تم دونوں اندر آ جاؤ اور دروازہ بند کر دو اکثر مجھے فتن سے تعلق رکھنے والی احادیث پوچھتے۔

ابراہیم بن ہاشم کہتے ہیں: میں نے بشر بن حارث سے سنا ہے فرماتے تھے۔ عیسیٰ بن یونس کو میرا خط بہت پسند تھا۔
چنانچہ میرے ہاتھ سے کاغذ لے کر پڑھتے اور جو حدیث ان کے پاس نہ ہوتی وہ اپنی کتاب میں لکھ لیتے دوسرے طلبہ نے
جب انہیں میری یہ عزت افزائی کرتے دیکھا تو انہوں نے ان کی حدیث میں کچھ اضافے شروع کر دیے پھر جب مجھے پڑھ
کر سناتے تو جگہ جگہ ان احادیث پر قلم پھیرتے جاتے مجھے یہ دیکھ کر بڑا صدمہ ہوا فرمانے لگے غم نہ کرو یہ لوگ میری احادیث
میں ایک واو کا بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے عیسیٰ بن یونس کے متعلق پوچھا
تو متعجب ہو کر بولے عیسیٰ کے متعلق بھی پوچھنے کی حاجت ہے؟

محمد بن منذر کہتے ہیں: جس سال خلیفہ ہارون رشید حج کرنے کے لیے مکہ معظمہ گئے۔ ابن ادریس کوفہ میں آئے اور
قاضی ابو یوسف سے کہا محدثین میں اعلان کر دو کہ وہ ہمارے پاس آئیں اور علمِ حدیث کا سماع کریں۔ یہ منادی سن کر
سب محدثین سماعِ حدیث کے لیے ان کی مجلس میں حاضر ہوئے مگر عبداللہ بن ادریس اور عیسیٰ بن یونس نہیں گئے۔
شہزادے امین اور مامون بھی ابنِ ادریس کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے ان کو ایک سو احادیث پڑھائی، فارغ
ہونے کے بعد مامون بولا چچا! اجازت ہو تو یہ تمام احادیث میں زبانی پڑھ کر سناؤں؟ بولے ہاں سناؤ چنانچہ مامون

Marfa

نے ساری احادیث زبانی سنا دیں۔ ابنِ ادریس مامون کے حافظ پر بڑے متعجب ہوئے پھر دونوں شہزادے عیسیٰ بن یونس کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے بھی ان کو بہت سی احادیث بیان کیں۔ درس ختم ہوتے پر مامون نے نوکر کو ان کی خدمت میں دس ہزار درہم پیش کرنے کا حکم دیا مگر آپ نے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا حدیث پڑھا کر میں پانی کا ایک گھونٹ پینا بھی پسند نہیں کرتا۔

احمد بن جناب اور ایک دوسری جماعت کہتی ہے عیسیٰ بن یونس کا ۱۹۱ھ میں انتقال ہوا مگر ایک اور جماعت نے ۱۸۸ھ سالِ وفات بتایا ہے اور بعض نے کچھ اور کہا ہے۔ ان کی بہت سی عالی احادیث جزء ابن عرفہ میں مذکور ہے۔ مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید بالوں میں مہندی لگاؤ اور یہود کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ امام نسائی نے یہ حدیث عثمان بن خرزاد عن احمد بن جناب کے واسطے اپنی کتاب السنن میں ذکر کی ہے۔ ہمیں یہ حدیث دو درجے عالی حاصل ہوئی ہے۔

۲۶۲ ‏‎$\frac{۲۱}{۶}$‎ امام عبداللہ بن ادریس اودی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ حجت، محدثین کے پیشوا اور کوفہ کے رہنے والے ایک بلند پایہ عالم ہیں۔ آپ نے اپنے والد کے علاوہ سہیل بن ابی صالح، حصین بن عبدالرحمٰن، ابو اسحاق شیبانی، ہشام بن عروہ، اعمش، ابنِ جریج اور دوسرے لوگوں سے سماع کیا۔ ان سے امام مالک، عبداللہ بن مبارک، اسحاق، یحییٰ، ابو شیبہ کے دونوں بیٹے، حسن بن عرفہ، ابو کریب، احمد بن عبدالجبار عطاردی اور بہت سے دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

خلیفہ ہارون رشید نے انہیں عہدۂ قضا قبول کرنے کے لیے بلایا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ بشر حافی کہتے ہیں: عبداللہ بن ادریس کے سوا جس نے بھی فرات کا پانی پیا ہے۔ سلامت نہیں بچا۔ امام احمد فرماتے ہیں: ابن ادریس یکانۂ روزگار شخص تھے۔ ابن شیبہ کہتے ہیں: عالم فاضل تھے۔ اپنے فتوے اور مسائل میں اہل مدینہ کا اتباع کرتے تھے اور کوفیوں کی مخالفت کرتے تھے۔ امام مالک کے دوست تھے۔ یعقوب بن ابی شیبہ کا بیان ہے۔ کہتے ہیں امام مالک جو روایات موطا میں بلغنی عن علی کہہ کر بیان کرتے ہیں وہ سب عبداللہ بن ادریس سے سنی ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں آپ مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک امام ہیں اور حجت ہیں۔ کہتے ہیں ان کے زمانہ میں کوفہ میں ان سے زیادہ عبادت کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ حسن بن عرفہ کہتے ہیں۔ میں نے کوفہ میں ان سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ کسائی کہتے ہیں: مجھ سے خلیفہ ہارون رشید نے پوچھا لوگوں میں سب سے بڑا قاری کون ہے؟ میں نے کہا عبداللہ بن ادریس اور ان کے بعد حسین جعفی سب سے بڑے قاری ہیں۔ ابنِ عمار کہتے ہیں: امام ابن ادریس کا معمول تھا جو عربی بولنے میں غلطی کرتا تھا اس سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے۔ دانی کہتے ہیں ابنِ ادریس نے فنِ قرات اعمش اور نافع بن ابی نعیم سے سیکھا تھا۔ ابو خیثمہ کہتے ہیں میں نے امام عبداللہ بن ادریس سے سنا ہے فرمایا کرتے تھے کہ

کل شراب مسکر کثیرہ فقلیلہ حرام

جو شراب زیادہ مقدار میں پینے سے نشہ دے وہ تھوڑی مقدار میں پینا بھی حرام ہے۔ میں تو اس کے پینے سے منع کرتا ہوں۔

ابو بکر بن ابی شیبہ کہتے ہیں: میں نے امام ابن ادریس سے سنا ہے فرماتے تھے۔ میں نے ایک راوی ابو الحوراء کی حدیث لکھی

fat.com

تو مجھے خوف پیدا ہوا اسے بدل کر کوئی ابو الجوزا نہ پڑھ لے اس لئے میں نے اس کے نیچے "حور عین" لکھ دیا (یعنی یہ لفظ حور کا مفرد ہے) میں کہتا ہوں یہ حروف پر نقطے اور اعراب لگانے سے پہلے کی بات ہے۔

حسن بن ربیع کہتے ہیں ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید نے ان کی طرف ایک مکتوب ارسال کیا، جب وہ مکتوب پڑھ کر سنایا گیا اس وقت میں وہاں موجود تھا۔ نماز ظہر کے بعد کا واقعہ ہے۔ ابھی اتنا ہی پڑھا تھا کہ یہ مکتوب اللہ کے بندے ہارون کی طرف سے عبداللہ بن ادریس کے نام ہے یہ سنتے ہی غشی طاری ہوگئی اور آپ زمین پر گر پڑے۔ عصر کے بعد تک اسی طرح بیہوش پڑے رہے۔ جب ہم مغرب کی نماز پڑھنے آئے اور منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیے تو ہوش میں آ گئے اور فرمایا انا للہ وانا الیہ راجع خلیفہ کو میرا پتہ لگ گیا ہے کہ اس نے میری طرف خط لکھا ہے یہ میرے کس گناہ کی مجھے سزا ملی ہے۔ امام وکیع کہتے ہیں: ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید نے انہیں بلا کر منصب قضا پر مقرر کرنا چاہا مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا مجھ میں عہدہ قضا سنبھالنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ یہ سن کر ہارون بولا میں چاہتا ہوں کہ میں تمہیں نہ دیکھتا فرمانے لگے میں بھی چاہتا ہوں کہ میں آپ کو نہ دیکھتا۔ یہ کہہ کر باہر نکل آئے خلیفہ نے حفص بن غیاث کو قاضی مقرر کر دیا۔ اور ایک خادم کے ہاتھ امام ابن ادر[یس] کی خدمت میں بطور نذرانہ پانچ ہزار درہم ارسال کیے۔ امام صاحب نے خادم کو ڈانٹا اور کہا میرے گھر سے فوراً نکل جاؤ۔ پھر خلیفہ نے کہلا بھیجا۔ آپ نے ہماری عزت کا کچھ خیال نہیں رکھا اور نہ ہمارا نذرانہ قبول کیا ہے۔ اب اتنی گذارش ہے کہ میرا لڑکا مامون آئے تو اس کو حدیث پڑھانے سے انکار نہ کرنا۔ آپ نے جواب دیا۔ اگر دوسرے طلباء کے ساتھ مل کر آئے گا تو ہم اسے ضرور حدیث پڑھائیں گے مگر آپ نے قسم کھائی کہ حفص بن غیاث سے تازیست کلام نہیں کریں گے۔

اشج کہتے ہیں: مجھے امام ابن ادریس نے خود بتایا ہے۔ ایک دفعہ استاذ محترم اعمش نے کسی بات پہ ناراض ہوکر کہا بخدا! میں تمہیں ایک مہینہ تک حدیث نہیں پڑھاؤں گا۔ میں نے کہا، واللہ! میں ایک سال تک آپ کے پاس نہ آؤں گا میں ایک سال کے بعد آیا تو بولے ابن ادریس ہے؟ میں نے کہا جی ہاں ابن ادریس ہوں فرمایا ٹھیک ہے عربی[ت میں] کچھ نہ کچھ تلخی ہونی چاہیے۔ کہتے ہیں جب آپ پہ نزع کا وقت طاری ہوا تو آپ کی لڑکی رونے لگی۔ اس پر فرمایا روتی کیوں ہے میں نے اس مکان میں چار ہزار مرتبہ قرآن حکیم ختم کیا ہے۔ آپ ۱۲۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۲ھ میں جان جان آفریں کے سپرد کی۔ مجھے اپنی کے ساتھ ان کے واسطے سے ابو سبرۃ نخعی کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ یمن کا رہنے والا ایک آدمی آ رہا تھا۔ راستہ میں اس کا گدھا مر گیا۔ اس نے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر یوں دعا کی الٰہی! میں دثینہ سے تیری رضامندی طلب کرنے کے لئے تیرے راستہ میں جہاد کرنے کے واسطے آ رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تو مردوں کو زندہ کر سکتا ہے اور قبروں میں دفن شدہ انسانوں کو اٹھا سکتا ہے۔ مجھے کسی کا احسان مند نہ کر میری صرف یہی التجا ہے کہ میرے گدھے کو زندہ کر دے فرماتے ہیں ادھر ان کی دعا ختم ہوئی اور ادھر گدھا کان جھاڑ کر کھڑا ہو گیا۔

۲۶۳ ۳۲/۶ امام ہقل بن زیاد دمشقی (م ۴)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ امام اوزاعی کے کاتب ہیں اور حجت ہیں۔ آپ نے امام اوزاعی، ہشام بن حسان،

مثنی بن صباح، طلحہ بن عمرو مکی اور حریز بن عثمان سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے ابو مسہر، ابو صالح کاتب لیث، علی بن حجر، سلیمان بن بنت شرحبیل، ہشام بن عمار اور دوسرے لیث بن سعد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں شام میں ہقل سے زیادہ کوئی پختہ آدمی نہیں تھا مروان طاطری کہتے ہیں: امام اوزاعی کے متعلقین اور فتویٰ کا سب سے بڑا عالم ہقل تھا۔ ابو مسہر وغیرہ کہتے ہیں ہقل نے ۱۷۹ھ میں وفات پائی۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطے سے حضرت ربیعہ بن کعب کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کا پانی اور ضرورت کی دوسری چیزیں پیش کیا کرتا تھا ایک دن آپ نے فرمایا کچھ مانگ میں نے عرض کی میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کچھ اور بھی میں نے کہا نہیں میرا بس یہی سوال ہے آپ نے فرمایا کچھ اور بھی میں نے کہا نہیں میرا بس یہی سوال ہے فرمایا کثرت سجدہ کرو اس سے تمہیں میری رفاقت میں آسانی ہوگی۔

۲۶۴ $\frac{۳۳}{۶}$ امام ہیثم بن حمید غسانی دمشقی (س)

آپ بنو غسان سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ دمشق میں رہنے والے ممتاز فقیہ اور مشہور حافظ حدیث ہیں۔ یحییٰ بن حارث ذماری، ثور بن یزید، علاء بن حارث، مطعم بن مقدام، داؤد بن ابی ہند، زید بن واقد اور ایک دوسری جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ابو مسہر، ابو توبہ بن نافع الحلبی، عبداللہ بن یوسف، شیخ تنیس، حکم بن موسیٰ، محمد بن عائذ، علی بن حجر اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ دحیم کہتے ہیں ان کو امام مکحول کے فتویٰ کا اگلے پچھلے لوگوں سے زیادہ علم تھا۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں: قدری ہیں اور ثقہ ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: لیس بہ باس یعنی ان کے ساتھ کوئی حرج نہیں۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطے سے حضرت یزید بن مرثد کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک مجلس میں دجال کا تذکرہ ہونے لگا۔ اس میں حضرت ابوالدرداء مشہور صحابی بھی موجود تھے۔ نوف بکالی کہنے لگے مجھے دجال سے زیادہ دوسری چیز کا ڈر لگا رہتا ہے حضرت ابوالدرداء بولے وہ کیا ہے؟ کہنے لگے مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھ سے ایمان سلب نہ ہو جائے۔ یہ سن کر حضرت ابوالدرداء نے فرمایا اے کندی کی ماں تیرے بیٹے! تو دنیا میں کتنے ہی آدمی ایسے ہیں جو اس سے ڈرتے رہتے ہیں اس سے ڈرنے والے سو آدمی بھی نہیں ہیں پھر اس سے آگے ایک طویل حدیث ذکر کی۔

۲۶۵ $\frac{۳۴}{۶}$ امام یحییٰ بن یمان عجلی کوفی (م ۴)

آپ کی کنیت ابو زکریا ہے۔ کوفہ کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث اور صدوق ہیں۔ آپ نے ہشام بن عروہ، اسماعیل بن ابی خالد، منہال بن خلیفہ اور سفیان ثوری سے علم حدیث حاصل کیا اور مشہور قاری حمزہ سے قرات سیکھی بڑے ہی وسیع علم کے عالم تھے اور ان سے ان کے بیٹے داؤد کے علاوہ بشر بن حارث، ابو کریب، سفیان بن وکیع، حسن بن عرفہ، علی بن حرب اور دوسرے لوگوں نے فیض حاصل کیا۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: صدوق ہیں ان پر فالج کا حملہ ہوا تو ان کا حافظہ خراب ہو گیا۔ وکیع کہتے ہیں: یہ بڑے صاحب

fat.com

میں یحییٰ بن یمان سے زیادہ حدیث یاد کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ ایک مجلس میں پانچ سو احادیث یاد کر لیتے تھے مگر پھر بھول جاتے تھے۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر کہتے ہیں: حدیث جلدی یاد کر لیتے تھے اور بھول بھی جلدی جاتے تھے۔ امام احمد فرماتے ہیں حجت نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں امام بخاریؒ کے سوا سب محدثین ان کی حدیث اپنی کتابوں میں ذکر کرتے ہیں۔ ۱۸۹ھ میں انتقال فرمایا۔ مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت عبد اللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک رمل کیا۔

۲۶۶ ۲۵/۶ امام یحییٰ بن حمزہ حضرمی دِمشقی (ع)

آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ آپ دمشق کے قاضی اور وہاں کے باکمال عالم ہیں۔ عروہ بن رویم، عمرو بن مہاجر، محمد بن ولید، یزید بن ابی مریم، اوزاعی اور متعدد دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے ابو مسہر غسانی، محمد بن عائذ، حکم بن موسیٰ، ہشام بن عمار، علی بن حجر اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

دحیم کہتے ہیں: یحییٰ قابلِ اعتماد عالم ہیں اور مجھے علی بن یزید سے ان کی ملاقات میں کوئی شک نہیں۔ ابو حاتم فرماتے ہیں۔ ۸۰ سال تک زندہ رہے صدوق ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ان کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں آپ تقریباً ۳۰ سال تک عہدۂ قضا پر فائز رہے۔ صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں ان کی احادیث مذکور ہیں انہوں نے ۱۸۳ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۲۶۷ ۳۶/۶ امام مُعافی بن عِمران اَزدی مُوصِلی (خ د س)

آپ کی کنیت ابو مسعود ہے قبیلہ بنو ازد سے تعلق رکھتے ہیں۔ موصل کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور اہلِ علم کے پیشوا ہیں۔ شیخ الجزیرہ کے لقب سے ملقب ہیں۔ آپ نے ثور بن یزید، جعفر بن برقان، ہشام بن حسان، حنظلہ بن ابی سفیان، ابن جریج، سعید بن ابی عروبہ، امام اوزاعی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے بشر حافی، محمد بن جعفر ورکانی، ابراہیم بن عبد اللہ ہروی، محمد بن عبد اللہ بن عمار، عبد اللہ بن ابی خداش اور دوسرے بہت سے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: آپ ثقہ ہیں، ابن سعد کہتے ہیں: آپ ثقہ، عالم فاضل، پسندیدہ اخلاق اور متبعِ سنت تھے۔ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: مجھے اس صالح آدمی نے حدیث بیان کی۔ سفیان ثوری نے معافی کا ذکر کیا تو فرمایا: یہ علماء کے یاقوت ہیں۔ ابن عمار کہتے ہیں: میں نے ان سے کبھی کوئی افضل آدمی نہیں دیکھا۔

میں کہتا ہوں ابو زکریا محمد بن یزید ازدی نے اپنی تاریخ میں ۲۰ سے زیادہ صفحات میں ان کے حالات لکھے ہیں اور کہا ہے کہ معافی نے سنن، زہد، ادب، فتن اور ان کے علاوہ مختلف موضوعات پر بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ بشر حافی کہتے ہیں: ایک دفعہ امام اوزاعی کے پاس امام عبد اللہ بن مبارک، معافی اور موسیٰ بن اعین جمع ہو گئے۔ امام اوزاعی نے فرمایا یہ سب حضرات، لوگوں کے امام ہیں لیکن میں موصلی پر کسی کو مقدم نہیں سمجھتا: بشر کہتے ہیں آپ کو حدیث اور مختلف مسائل خوب یاد

تھے اور خوشی اور غم میں آپ کا طرز عمل یکساں تھا۔

میں کہتا ہوں ایک دفعہ خارجیوں نے ان کے دو لڑکے قتل کر دیے لیکن آپ نے اپنی طبیعت پر غم کا اثر نمایاں طور پر ظاہر نہ ہونے دیا اور اپنے سب دوستوں کو بلایا۔ ان کو کھانا کھلایا اور صرف اتنا کہا آپ حضرات کو اللہ تعالیٰ میرے فلاں فلاں بیٹے کی مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔ بشر کہتے ہیں: آپ امیر کبیر اور بڑی جائداد کے مالک تھے جب غلہ آتا تو اپنے دوستوں کے گھر جو تعداد میں ۲۴ تھے ہر ایک کی ضرورت کے مطابق غلہ بھیجتے۔ کسی نے بشر سے کہا انہیں تو معافی سے عشق ہو گیا ہے۔ بولے میں ان سے کیسے عشق نہ کروں۔ سفیان ثوری انہیں یاقوت العلماء فرمایا کرتے تھے۔

ابن سوار کہتے ہیں ۱۸۹ھ میں فوت ہوئے، دوسرے لوگوں نے سال وفات ۱۸۸ھ بتایا ہے۔ میں کہتا ہوں ساٹھ یا اس سے کچھ کم عمر پائی۔ مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطے سے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں بسا اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میں اپنی سب بیویوں سے ہمبستری کرتے اور آخر میں ایک ہی دفعہ غسل فرما لیتے تھے غسل کے لیے پانی میں مہیا کیا کرتا تھا۔

۲۶۸ ~ ۳۶/۵ ~ امام حُمَید بن عبد الرحمٰن رُوّاسی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابو عوف ہے۔ کوفہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ نامور محدث ابراہیم بن حمید رواسی کے بھتیجے ہیں آپ نے اپنے والد کے علاوہ ہشام بن عروہ، اعمش، حسن بن حیی، ابن ابی خالد، ابن ابی لیلیٰ اور ان سے نچلے طبقہ کے محدثین حماد بن زید اور زہیر بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد، یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ، ابو شیبہ کے دونوں بیٹے، ابو خیثمہ، علی بن حرب اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد نے ان کی تعریف کی ہے اور امام یحییٰ بن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ابو بکر بن ابی شیبہ [illegible] ان جیسا عالم کم ہی دیکھا ہے۔ ابن نمیر کہتے ہیں آپ نے ۱۸۹ھ میں انتقال کیا اور ابن حبان کہتے ہیں ۱۹۰ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۶۹ ~ ۳۶/۵ ~ محدث شام امام بقیہ بن ولید کلاعی حمیری (م ۴)

آپ کی کنیت ابو یحمد ہے۔ حمص کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ محمد بن زیاد الالہانی، [illegible]، بحیر بن سعد، عبید اللہ بن عمر، ثور بن یزید اور بے شمار لوگوں سے [illegible] اسحاق بن راہویہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام اوزاعی، شعبہ، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، نعیم بن حماد، داؤد بن رشید، علی بن حجر، عمرو بن عثمان، ابو التقی الیزنی، محمد بن مصفی، ابو عتبہ احمد بن فرج اور دوسرے بہت لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ [illegible] اور دوسرے محدثین کہتے ہیں جب بقیہ کسی ثقہ استاذ سے حدیث بیان کرے تو حجت ہے۔ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں بقیہ سے [illegible] کنیت [illegible] نام کی جگہ کنیت استعمال کرتا ہے۔

ہیں کہتا ہوں ناموں کے متعلق اکثر تدلیس کرتے ہیں۔ ضعفاء اور عوام سے روایت کرتے ہیں پھر ان کو اپنے اور ابن جریج اور اس قسم کے دوسرے محدثین کے درمیان حذف کر دیتے ہیں۔ ہر آنے جانے والے سے روایت لے لیتے ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے ابو مسہر سے بقیہ کی ایک حدیث کے متعلق پوچھا تو بولے بقیہ کی احادیث سے بچتے رہو۔ وکن منها علی تقیة فانها غیر نقیة۔

امام نسائی فرماتے ہیں جب بقیہ حدثنا اور اجزنا کہہ کر حدیث بیان کرے تو ثقہ ہے اور اگر عن فلاں کہہ کر بیان کرے تو اس کی روایت نہ لی جائے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس نے وہ روایت کس سے لی ہے؟ کہتے ہیں خلیفہ ہارون رشید نے اُن سے حدیث لکھی ہے اور کہا ہے مجھے آپ سے محبت ہے۔

میں کہتا ہوں: بقیہ حمص کے رہنے والے ظریف الطبع، عقلمند اور وسیع العلم بزرگ تھے۔ حجاج بن شاعر کہتے ہیں: ایک دفعہ محدثین نے سفیان بن عیینہ سے کوئی پُر لطف حدیث بیان کرنے کا سوال کیا بولے ابو العجب کہتے ہیں بقیہ نے ہمیں خبر دی اور ابو التقی کہتے ہیں میں نے بقیہ سے سنا ہے فرماتے تھے: میں منگل کے روز اپنے آپ پر رحم نہیں کرتا (روزہ رکھتا ہوں) کیونکہ اس دن کوئی روزہ نہیں رکھتا۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں جب بقیہ شعبہ کے پاس آتے تو وہ ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے بقیہ نے فقہ حدیث کا علم امام اوزاعی سے سیکھا ہے۔ امام مسلم نے ان کی ایک حدیث متابعت میں ذکر کی ہے اور امام بخاریؒ ان کی کوئی حدیث اپنی صحیح میں نہیں لائے۔ آپ نے ۱۹۷ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطہ سے حضرت نعمان بن بشیر کی یہ حدیث ملی ہے کہ ایک عورت نے ان کے پاس آکر شکایت کی کہ اس کے خاوند نے اس کی لونڈی سے جماع کر لیا ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ بولے بخدا! میں تمہارے درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ کروں گا۔ اگر تم نے اپنی لونڈی اپنے خاوند کے لیے حلال کر دی تھی تو ہم اسے سو درے لگائیں گے اور اگر تم نے اس کے لیے حلال نہیں کی تھی تو ہم اسے رجم کریں گے۔

۲۷۰ ۳۹/۶ امام علی بن مسہر کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابو الحسن ہے خاندانِ قریش سے نسبتِ ولاء کی بنا پر قرشی کہلاتے ہیں۔ نامور حافظِ حدیث اور شہر موصل کے قاضی ہیں آپ نے داؤد بن ابی ہند، اسماعیل بن ابی خالد، ابو مالک اشجعی، زکریا بن ابی زائدہ، عاصم احول، اور اس طبقہ کے کوفی اور بصری علماء سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے بشر بن آدم، سوید بن سعید، ابو شیبہ کے دونوں بیٹے، علی بن حجر، ہناد بن سری اور ان کے سوا دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ حدیث میں ابو معاویہ سے زیادہ پختہ ہیں۔ فقہ اور حدیث کے جامع عالم ہیں اور ثقہ ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: پختہ کار ہیں۔ ارمینیہ میں قاضی رہے ہیں۔ ابن نمیر کہتے ہیں: علی نے اپنی کتابیں دفن کر دی تھیں۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: آپ جب ارمینیہ میں قاضی تھے آشوبِ چشم کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ ان سے پہلے ارمینیہ کے قاضی نے آنکھوں کے معالج کو بہت سارا پیسہ دیا کہ کوئی زہریلی دوائی آنکھوں میں ڈال کر ان کو نابینا کر دے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور آپ نابینا ہونے کے بعد کوفہ واپس آگئے آپ نے ۱۹۷ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

t.com

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت حذیفہ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کنارے ایک دوسرے سے اتنے دور ہیں جتنا عدن ایلہ سے دُور ہے۔ خدا کی قسم! اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کی گنتی سے بھی زیادہ ہے۔ اسکا پانی دُودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ میں دوسری اُمتوں کے لوگوں کو اپنے حوض سے اس طرح ہٹاؤں گا۔ جس طرح کوئی آدمی بھولے بھٹکے اُونٹ کو اپنے حوض سے دور کرتا ہے۔ کسی نے پوچھا۔ یارسول اللہ! کیا آپ اس دن ہمیں پہچان لیں گے؟ فرمایا ہاں تم میرے پاس آؤ گے اور تمہارے ہاتھ پاؤں اور منہ وضو کے پانی کی وجہ سے چمکتے ہوں گے۔ امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے یہ حدیث عثمان کے واسطہ سے اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کی ہے۔ ہم نے ان دونوں کی موافقت کی ہے۔

۲۷۱　$\frac{۴۰}{۶}$　امام عبدالرحیم بن سلیمان مروزی کوفی　(ع)

آپ کوفہ کے رہنے والے مشہور حافظِ حدیث اور پختہ کار مصنفین میں سے ایک ہیں۔ آپ ہشام بن عروہ اور عاصم احول سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور ہناد بن سری روایت کرتے ہیں۔ آپ ۱۸۷ھ میں فوت ہوئے۔

۲۷۲　$\frac{۴۱}{۶}$　امام عمر بن علی بن عطاء بن مقدم بصری　(ع)

آپ کی کنیت ابوحفص ہے۔ بجت میں قبیلہ ثقیف سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں۔ آپ مشہور محدث ابوعاصم اور محمد کے والد اور محمد بن ابی بکر مقدمی کے چچا ہیں۔ ہشام بن عروہ، اسماعیل بن ابی خالد، ابوحازم مدنی، خالد حذاء سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے خلیفہ بن خیاط، احمد بن عبدہ، فلاس، بندار، ابوالاشعث عجلی اور دوسرے لوگ مستفیض ہوئے۔ امام یحیٰ بن معین فرماتے ہیں کہ ان کی روایت قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابنِ سعد کہتے ہیں: ثقہ ہیں لیکن تدلیس بہت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے سنا ہے ہمیں خبر دی ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہتے ہیں ہشام بن عروہ نے۔ میں کہتا ہوں: علماء نے ان کے ساتھ حجت پکڑی ہے اور ان کی تدلیس کو برداشت کیا ہے۔ آپ نے جمادی الاولیٰ ۱۹۰ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت جابر کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور جابر بن صخر کو نماز پڑھائی اور ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کیا۔

۲۷۳　$\frac{۴۲}{۶}$　امام قاضی ابویوسف فقیہ عراق کوفی　(ع)

آپ کا نام یعقوب بن ابراہیم ہے۔ آپ خاندان انصار سے تعلق رکھتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کے تلمیذ خاص ہیں آپ نے ہشام بن عروہ، ابواسحاق شیبانی، عطاء بن سائب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے محمد بن حسن فقیہ، احمد بن حنبل، بشر بن ولید، یحیٰ بن معین، علی بن جعد، علی بن مسلم طوسی، عمرو بن ابی عمرو اور ان کے سوا دوسرے

Marfat.c

لوگوں نے کسب فیض کیا۔

آپ سن رشد کو پہنچتے ہی طلب علم میں معروف ہو گئے تھے۔ ان کے والد بہت غریب تھے اس لیے امام ابوحنیفہ انہیں وقتاً فوقتاً سو سو درہم دے کر ان کی مالی اعانت فرمایا کرتے تھے۔ مزنی کہتے ہیں اہل الرائے میں ابویوسف حدیث کی زیادہ اتباع کرنے والے تھے۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی کہتے ہیں: میں نے امام ابویوسف سے وفات کے وقت سنا ہے فرماتے تھے میں نے اپنے سب فتووں سے رجوع کر لیا ہے مگر میرے جو فتوے کتاب و سنت کے مطابق ہیں ان پر قائم ہوں۔ ایک روایت میں یوں ہے مگر اس فتوے پر قائم ہوں جو قرآن میں موجود ہے اور اہلِ اسلام کا اس پر اتفاق ہے۔ ابو اسحاق برلسی امام یحییٰ بن معین سے روایت کرتے ہیں۔ اہل الرائے میں ابویوسف سے زیادہ حدیث بیان کرنے والا اور اس فن میں ان سے زیادہ پختہ کوئی نہیں ہے۔ علی بن جعد کہتے ہیں: میں نے ابویوسف سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص یہ کہے کہ میرا ایمان جبرائیل کے ایمان جیسا ہے وہ بدعتی ہے۔ بشر بن ولید کہتے ہیں: میں نے ابویوسف سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص نادر اور غریب احادیث طلب کرتا ہے وہ جھوٹ سے نہیں بچ سکتا۔ جو کیمیا کے ذریعہ مال طلب کرتا ہے وہ ہمیشہ محتاج رہتا ہے اور جو علم کلام کے بل بوتے پر دین حاصل کرتا ہے وہ زندیق ہے۔ ابنِ معین فرماتے ہیں: ابویوسف حدیث کے عالم اور متبع سنت ہیں۔ ابنِ سماعہ فرماتے ہیں امام ابویوسف عہدۂ قضا سنبھالنے کے بعد ہر روز دو سو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ امام احمد فرماتے ہیں۔ ابویوسف حدیث کے معاملہ میں منصف تھے۔ فلاس کہتے ہیں: صدوق ہیں لیکن غلطیاں بہت کرتے ہیں۔ ربیع الآخر ۱۸۲ھ میں جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔ اور ۶۹ سال عمر پائی۔ ان کے علم اور سیادت کے بارہ میں عجیب و غریب واقعات مذکور ہیں۔ میں نے ان کے اور ان کے شاگرد محمد بن حسن کے حالات ایک مستقل کتاب میں تحریر کیے ہیں ان کے سب سے بڑے شیخ حصین بن عبدالرحمٰن ہیں اور ان کی عبداللہ بن دینار کے ساتھ ملاقات ثابت نہیں۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت بریدہ کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں: ماعز اسلمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اسے واپس کر دیا۔ اس نے پھر اقرار کیا۔ آپ نے اسے پھر واپس کر دیا۔ اس نے پھر اقرار کیا آپ نے اسے پھر واپس کر دیا۔ اُس نے جو چوتھی دفعہ اقرار کیا تو آپ نے اس کی قوم سے پوچھا یہ دیوانہ تو نہیں؟ بولے نہیں دیوانہ نہیں ہے۔ یہ سن کر آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دے دیا جہاں لوگ اسے رجم کرنے لگے وہاں پتھر تھوڑے تھے مرنے میں دیر ہوئی تو بھاگ کر ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں پتھر بکثرت موجود تھے۔ لوگوں نے وہاں پہنچ کر اسے سنگسار کر دیا۔ فارغ ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا اور اس پہ جنازہ پڑھنے اور دفن کرنے کی اجازت مانگی آپ نے ان کو اجازت دے دی اور فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر یہ توبہ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کرتی تو قبول ہو جاتی۔ یہ عالی اور متصل سند ہے۔

۲۷۴ ۱۱۳/۳ امام ابومعاویہ ضریر کوفی (ع)

آپ کا نام محمد بن خازم ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث اور پختہ کار عالم ہیں۔ آپ نابینا تھے اور

Marfa

محدثِ کوفہ کہلاتے تھے: آپ نے ہشام بن عروہ، اعمش، لیث بن ابی سلیم، ابی اسحاق شیبانی، اسماعیل بن ابی خالد اور ان کے طبقہ سے علمِ حدیث حاصل کیا اور ان سے امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، ابوخیثمہ، حسن بن عرفہ، ہناد، سعدان بن نصر، حسن بن محمد زعفرانی، احمد بن عبدالجبار اور دوسرے بہت سے لوگوں نے اکتسابِ فیض کیا۔

آپ ۱۱۳ھ میں پیدا ہوئے۔ ابونعیم کہتے ہیں: میں نے سنا ہے اعمش ابومعاویہ سے فرماتے تھے: تم نے علم اپنے دل میں بھر کر اس کا منہ بند کر دیا ہے۔ کہتے ہیں شعبہ جب ابومعاویہ کی موجودگی میں حدیث بیان کرتے تو اعمش کی حدیث میں ان کی طرف مراجعت کرتے تھے اور پوچھتے تھے کیا یہ اس طرح نہیں ہے؟ کیا یہ اس طرح نہیں ہے؟ ابونعیم کہتے ہیں ابومعاویہ امام اعمش کی خدمت میں مسلسل ۲۰ سال رہے ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ابومعاویہ سے جب اعمش کی حدیث کے متعلق دریافت کیا جاتا تو کہتے وہ میرے منہ میں اندرائن کی طرح ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: بخدا! یہ قرآن کے تو جید حافظ ہیں لیکن اعمش کے علاوہ دوسرے محدثین کی روایت میں اضطراب کرتے ہیں۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: میں نے ابومعاویہ سے ۱۵۰۰ احادیث لکھی ہیں جریر کہتے ہیں: ہم اعمش کے حلقہ درس سے باہر آتے تو ان کی حدیث ابومعاویہ سے زیادہ یاد رکھنے والا کوئی نہیں ہوتا تھا۔ کہتے ہیں: خلیفہ ہارون رشید ابومعاویہ کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور ان کے ساتھ بڑے احترام سے پیش آتے تھے۔ احمد بن داؤد حرانی کہتے ہیں: میں نے ابومعاویہ سے سنا ہے فرماتے تھے اعمش کے درس میں بینا حضرات مجھ پر اعتبار کرتے تھے۔ یہ بھی آ کر میرے گھر آتے تھے اور میں انہیں اعمش کے درس میں سنی ہوئی احادیث لکھا یا کرتا تھا مشہور حافظ حدیث احمد بن حسن عسکری فرماتے ہیں: اعمش کی احادیث سب سے زیادہ ابومعاویہ جانتے تھے ان کے بعد سفیان ثوری اور ان کے بعد شعبہ کا نمبر آتا ہے۔ میں کہتا ہوں: ابومعاویہ مذہب ارجاء کی طرف مائل ہے۔ ایک جماعت کے قول کے مطابق ۱۹۵ھ میں اور دوسروں کے قول کے مطابق ۱۹۴ھ میں انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے ابومعاویہ کی بہت سی عالی احادیث ملی ہیں۔

۲۷۵ $\frac{۴۴}{۶}$ امام مروان بن معاویہ فزاری کوفی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ آپ محدث اور ثقہ ہیں۔ تحصیل علم کے بعد مکہ میں رہائش اختیار کی۔ پھر دمشق میں جا بسے تھے۔ آپ نے عاصم احول، حمید طویل، ابومالک سعد بن طارق، اسماعیل بن ابی خالد، موسیٰ جہنی، محمد بن سوقہ اور متعدد دوسرے اہل علم سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے احمد، اسحاق، ابوخیثمہ، حسین بن حریث، دحیم، ابوکریب، ابن عرفہ، محمد بن ہشام نمیری اور بہت سے دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

امام احمد بن حنبل نے ان کا تذکرہ کیا تو فرمایا: پختہ کار اور حافظ ہیں انہیں اپنی ساری احادیث یاد تھیں۔ ابن مدینی فرماتے ہیں مشہور و معروف محدثین سے حدیث بیان کرنے میں قابل اعتماد اور ثقہ ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ وہ لوگوں سے شیوخ حدیث کو کھود کر نکالتے تھے۔ کہتے ہیں: آپ کا مکہ معظمہ میں ۱۰ ذی الحج ۱۹۳ھ میں اچانک انتقال ہو گیا تھا ان کی عالی احادیث عبدالمنعم فراوی کی اربعین میں موجود ہیں۔ کہتے ہیں آپ فقیر اور عیالدار تھے اور لوگوں

کے صدقات وخیرات پر گذر بسر کرتے تھے۔

۲۷۶ ۴۵/۶ امام مروان بن شجاع جزری حرانی (خ د ت ق)

آپ کی کنیت ابوعمرو ہے۔ بنو امیہ سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں۔ حران کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ بغداد میں رہائش اختیار کرلی تھی۔ خصیف کی احادیث میں خاص طور پر ماہر تھے۔ خصیف کے علاوہ ابراہیم بن ابی عیلہ اور سالم افطس سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ ان سے امام احمد بن حنبل، سریج بن یونس، احمد بن منیع، ابوعبید، یعقوب دورقی، حسن بن عرفہ اور دوسرے متعدد لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں یہ خصیف کے راوی تھے۔ خلیفہ کہتے ہیں ۱۸۴ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ان کی عالی احادیث جزء ابن عرفہ وغیرہ میں ہیں۔

۲۷۷ ۴۶/۶ امام عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ قرشی البصری (ع)

آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور ممتاز عالم ہیں۔ حمید طویل، جریری، یونس بن عبید داؤد بن ابی ہند اور متعدد دوسرے اہلِ علم سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے اسحاق بن راہویہ، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو بن علی فلاس، نصر بن علی، بندار اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ان کی احادیث صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں موجود ہے لیکن ابن سعد نے کہا ہے قوی نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں ان کا شعبان ۱۸۹ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے کچھ منکر احادیث بھی مروی ہیں۔

۲۷۸ ۴۷/۶ امام فضل بن موسیٰ مروزی سینانی (ع)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ مرو کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور حجت ہیں۔ خراسان کے ائمہ حدیث میں سے ایک امام ہیں۔ سینان جس کی طرف منسوب ہیں، مرو کی ایک بستی ہے۔ آپ نے طلب علم کے لیے سفر کیا، ہشام بن عروہ، خیثم بن عراک، اسماعیل بن ابی خالد، معمر، حسین معلم اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے اسحاق بن راہویہ، علی بن حجر، یحییٰ بن اکثم، ابوعمرو حسین بن حریث، علی بن خشرم، محمود بن غیلان، محمود بن آدم اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابونعیم کہتے ہیں یہ عبداللہ بن مبارک سے زیادہ پختہ ہیں۔ وکیع کہتے ہیں میں ان کو قابلِ اعتماد اور متبع سنت سمجھتا ہوں۔ علی بن خشرم کہتے ہیں میں نے سینانی سے سنا ہے کہتے تھے ہمارے ہاں مرو میں ایک حاکم تھا جو مرض نسیان میں بری طرح مبتلا تھا۔ اس نے ایک دفعہ کہا میرے لئے ایک غلام خریدو اور میرے سامنے اس کا نام رکھو تاکہ مجھے اس کا نام کبھی نہ بھولے چنانچہ اس کے حکم کے مطابق عمل کیا گیا۔ بولا تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ جواب ملا واقد۔ بولا تم نے اس کا

t.com

ایسا نام کیوں نہیں رکھا جو مجھے کبھی نہ بھولے اور کہا تم یا فرقد یعنی اس کا نام فرقد ہے۔ امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں۔ میں نے کسی ایسے آدمی سے حدیث نہیں لکھی جو میرے نزدیک فضل بن موسیٰ اور یحییٰ بن یحییٰ سے زیادہ قابل اعتماد ہو۔ آپ ۱۱۵ھ میں پیدا ہوئے اور جس روز ہرثمہ خراسان کے والی مقرر ہو کر آئے ۱۱ ربیع الاول ۱۹۲ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا رحمۃ اللہ علیہ مجھے محمود بن غیلان کے واسطہ سے ان کی عالی احادیث حاصل ہوئی ہیں۔

۲۷۹ ۴۸/۶ امام حفص بن غیاث نخعی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ کوفہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ پہلے بغداد کے اور پھر کوفہ کے قاضی رہے ہیں اپنے دادا طلق بن معاویہ کے علاوہ عاصم احول، لیث بن ابی سلیم، ہشام بن عروہ، عبید اللہ بن عمر اور بہت سے دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے ان کے بیٹے عمر، احمد، اسحاق، علی بن مدینی، ابن معین، ابو شیبہ کے دونوں بیٹے، عمرو ناقد، یعقوب دورقی، حسن بن عرفہ، احمد عطاردی اور بہت سے دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

۱۱۷ھ میں پیدا ہوئے یحییٰ قطان کہتے ہیں حفص، اعمش کے تمام تلامذہ سے زیادہ قابل اعتماد ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں فقہ کا حفص بن غیاث پر خاتمہ ہو گیا ہے۔ حفص بن غیاث فرماتے ہیں میں نے عہدہ قضا اس وقت قبول کیا جب میرے لیے مردار کھانا حلال ہو گیا۔ جب فوت ہوئے تو ان کے ذمہ ۹۰۰ درہم قرض تھا۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں حفص نے بغداد اور کوفہ میں جتنی احادیث بیان کی ہیں۔ سب اپنے حفظ سے بیان کی ہیں۔ انہوں نے ایک دن بھی اپنی کتاب سامنے رکھ کر درس نہیں دیا۔ ابو جعفر مسندی کا بیان ہے: حفص تمام عربوں سے زیادہ سخی تھے فرمایا کرتے تھے جو میرا کھانا نہیں کھائے گا میں اسے حدیث نہیں پڑھاؤں گا۔ جب وہ دعوت کرتے تو واسیوں کے محلہ میں ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہتا۔

حفص ۱۹۴ھ کے آخر میں فوت ہوئے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔ میں نے حفص کے اگلے دانتوں کا سواد دیکھا ہے۔

۲۸۰ ۴۹/۶ امام یحییٰ بن سعید قطان البصری (ع)

آپ کی کنیت ابو سعید ہے۔ بنو تمیم سے نسبت ولاء کی وجہ تمیمی کہلاتے ہیں۔ آپ بصرہ کے رہنے والے چوٹی کے عالم اور سید الحفاظ ہیں۔ ۱۲۰ھ میں پیدا ہوئے اور ہشام بن عروہ، عطاء بن سائب، حسین معلم، خثیم بن عراک، حمید طویل، سلیمان تیمی، یحییٰ بن سعید انصاری، اعمش اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے عبد الرحمٰن بن مہدی، عفان، مسدد، احمد، اسحاق، یحییٰ، علی، فلاس، بندار، اسحاق کوسج، محمد بن شداد مسمعی اور دوسرے بیشمار لوگ مستفید ہوئے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں نے اپنی آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں مجھے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا تم اپنی آنکھوں سے یحییٰ بن سعید جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھو گے۔ ابن مدینی کہتے ہیں میں نے ان سے بڑا رجال کا عالم نہیں دیکھا۔ بندار کہتے ہیں آپ اپنے اہل زمانہ کے امام ہیں۔ ابن عمار کہتے ہیں میں جب کبھی

کو دیکھتا تو سمجھتا انہیں کچھ بھی نہیں آتا۔ ایک تاجر قسم کے آدمی معلوم ہوتے تھے لیکن جب کلام شروع کرتے تو بڑے بڑے فقہاء خاموش ہو جاتے۔ احمد بن محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: میرے دادا مذاق نہیں کیا کرتے تھے جب ہنسنے کی ضرورت پیش آتی تو تبسم سے کام لیتے تھے۔ حمام میں کبھی داخل نہیں ہوئے اور مہندی لگایا کرتے تھے۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں یحییٰ قطان کا بیس سال یہ معمول رہا ہے کہ ہر رات قرآن حکیم ختم کرتے تھے۔ بندار کہتے ہیں میرا ان کے ہاں بیس سال تک آنا جانا رہا ہے میرا خیال نہیں ہے کہ انہوں نے کبھی اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی ہو، محمد بن ابی صفوان کہتے ہیں: یحییٰ قطان اپنی زمین کی پیداوار گندم، جو اور کھجور سے اپنا خرچ چلایا کرتے تھے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: چالیس سال تک یحییٰ قریباً زوال کے وقت مسجد میں ہوتے تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ سے کم غلطی کرنے والا کوئی محدث نہیں دیکھا۔ عجلی کہتے ہیں: آپ کی حدیث صاف ستھری ہوتی تھی اور بجز قابل اعتماد اور ثقہ راوی کے کسی سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے۔ ابو قدامہ سرخسی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے جتنے علماء کو پایا ہے سب کا یہی عقیدہ تھا کہ ایمان قول اور عمل ہے، سب جہمیہ کو کافر کہتے تھے اور سب ہی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو تمام صحابہ پر مقدم سمجھتے تھے۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: جب یحییٰ قطان کے پاس قرآن مجید پڑھا جاتا تو اس طرح سر جھکاتے کہ بالآخر ان کا چہرہ زمین سے جا لگتا۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں دل کے بہت کمزور تھے ایک دفعہ آپ کے پڑوسی نے گستاخی کی اور آپ کو گالیاں دیں تو رونے لگ گئے اور کہنے لگے: سچ کہتا ہے میں کون ہوں اور میں کیا ہوں؟ کہتے ہیں ان کے پاس تسبیح تھی جس پر سبحان اللہ پڑھا کرتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں ایک دن امام شعبہ اور دوسرے محدثین کے درمیان کچھ اختلاف پیدا ہو گیا وہ کہنے لگے کوئی منصف مقرر کیجئے اس سے فیصلہ کرا لیں۔ فرمانے لگے اچھا میرے اور تمہارے درمیان یہ احول یعنی یحییٰ قطان منصف رہا۔ اتفاقاً یحییٰ بھی آ گئے اور امام شعبہ کے خلاف فیصلہ دیا۔ اس پر امام شعبہ بولے اے احول! تمہاری تنقید کے سامنے کون کھڑا رہ سکتا ہے؟ ابن سعد کہتے ہیں: آپ ثقہ، حجت، مامون اور اونچے مرتبہ کے حامل تھے۔ شاذی بن یحییٰ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان فرمایا کرتے تھے جو شخص قل ہو اللہ احد کو مخلوق کہتا ہے وہ زندیق ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں ایک دفعہ ہم یحییٰ قطان کے پاس بیٹھے تھے کسی نے ان کے سامنے سورہ دخان پڑھی تو ان پر غشی طاری ہو گئی۔

امام نسائی فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر امام مالک، شعبہ اور یحییٰ بن سعید قطان اللہ تعالیٰ کے امین ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں علم میں پختگی امام یحییٰ قطان پر ختم ہے۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا ہے کسی کا مجھ پر نہ عقد اور نہ ولاء ہے۔ امام عبدالرحمان بن مہدی کہتے ہیں ایک دن مجھے امام سفیان ثوری نے کہا میرے پاس کوئی آدمی لاؤ جس سے میں مذاکرہ کروں میں ان کے پاس یحییٰ بن قطان کو لے آیا۔ جب مذاکرہ سے فارغ ہو کر یحییٰ چلے گئے۔ تو امام سفیان کہنے لگے: اے عبدالرحمٰن! میں نے تجھے کہا تھا میرے پاس کوئی انسان لانا تم میرے پاس شیطان لے آئے مطلب یہ ہے کہ سفیان ان کی یادداشت دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے (کیونکہ ایسی یادداشت انسانوں میں کم ہی دیکھی جاتی ہے)

امام احمد فرماتے ہیں: یحییٰ تمام لوگوں سے زیادہ پختہ ہیں میں نے ان جیسے کسی پختہ آدمی سے حدیث نہیں لکھی، عثمان کہتے

ہیں کسی آدمی نے خواب میں دیکھا کہ یحییٰ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت کے دن امان کی بشارت دی گئی ہے۔

امام یحییٰ کا انتقال صفر ۱۹۸ھ میں ہوا۔ غیلانیات میں ان کی ایک انتہائی عالی حدیث موجود ہے۔ ان سے سب سے آخری مسمعی تھے اور مسمعی سے سب سے آخر میں ابوبکر شافعی نے اور ابوبکر سے سب سے آخر میں ابو طالب بن غیلان نے اور ابو طالب سے سب سے آخر میں ابن حصین نے اور ان سے سب سے آخر میں ابن طبرزد نے حدیث پڑھی۔ ان کے سب سے آخری شاگرد فخر الدین ابن البخاری صاحب المشیخہ ہیں۔

۲۸۱ ۵۰/۶ امام محمد بن جعفر غُندر ہُذلی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ بنو ہذیل کے مولیٰ ہونے کی وجہ سے ہذلی کہلاتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ آپ کو فن تجوید میں کمال حاصل تھا۔ حسین معلم، عبداللہ بن سعید بن ابی ہند، عوف اعرابی، معمر بن راشد اور سعید بن ابی عروبہ سے علم حدیث سیکھا۔ امام شعبہ کی خدمت میں دیر تک رہے اور ان سے بیحد استفادہ کیا۔ ان سے امام احمد، علی بن مدینی، اسحاق بن راہویہ، یحییٰ بن معین، ابو خیثمہ، قتیبہ، ابوبکر بن ابی شیبہ، فلاس، بندار، محمد بن مثنیٰ، محمد بن ولید بسری اور دوسرے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: غندر کی کتاب سب لوگوں سے زیادہ صحیح تھی بعض محدثین نے اس میں غلطی نکالنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں غندر فرماتے تھے: میں نے امام شعبہ کی خدمت میں بیس سال بسر کیے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ ایک دفعہ انہوں نے ابن جریج سے سبق پڑھتے وقت شور و شغب سے کام لیا۔ انہیں یہ طریقہ ناگوار گذرا اور فرمایا غندر! خاموش رہ۔ اس دن سے یہ غندر کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ایک دن غندر نے کتابوں کا بھرا ہوا ایک تھیلا ہمارے سامنے لا کر رکھا اور فرمایا ان میں غلطی نکالنے کی کوشش کرو۔ ہم نے وہ سب باتیں پڑھ ڈالیں مگر کوئی غلطی معلوم نہ کر سکے۔ پچاس سال تک ان کا معمول رہا کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ امام عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں: ہم امام شعبہ کی زندگی میں غندر کی کتابوں سے فائدہ اٹھایا کرتے تھے۔

میں کہتا ہوں یہ چادروں اور کھدر کے کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ حدیث میں ضبط و اتقان کے باوجود بہت مغفل تھے۔ علی بن عثام کہتے ہیں: شعبہ کی حدیث کے بارے میں ان کے علم و فضل کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں ایک دن مجھے کہنے لگے اپنی کتاب لاؤ۔ میں نے کہا پہلے آپ اپنی کتاب نکالیں پھر میں اپنی کتاب نکالوں گا۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب لے آئے اور ہم نے ایک دوسرے سے استفادہ کیا۔ فرمانے لگے لوگ کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ مچھلی خریدی جسے وہ میرے سوتے ہوئے کھا گئے اور اس کے گوشت کے ساتھ میرا ہاتھ آلودہ کر دیا پھر کہنے لگے تم نے خود کھائی ہے ہاتھ سونگھ کر دیکھو۔ میں ہاتھ لیا سونگھو میرا پیٹ مجھے نہیں بتاتا۔

دیزوی نے مجالس درس میں کہا: محمد بن ابی عثمان روایت کرتے ہیں کہ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ہم ایک دفعہ غندر کے پاس پڑھنے کے لیے آئے تو فرمانے لگے میں تمہیں حدیث نہیں پڑھاؤں گا تاوقتیکہ تم میرے ساتھ بازار چلو تاکہ لوگ تمہیں میرے ساتھ دیکھ کر میری عزت کریں۔ چنانچہ ہم ان کے پیچھے پیچھے بازار میں چلنے لگے۔ جو جو لوگ ملتے تھے کہتے

ابو عبداللہ یہ کون ہیں ؟ فرماتے یہ محدثین ہیں میرے پاس بغداد سے علم حدیث پڑھنے آئے ہیں۔

غندر کا پہلی ذی قعدہ ۱۹۳ھ میں انتقال ہوا، رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی کئی سندوں سے ان کے ذریعے حضرت حذیفہ کی یہ حدیث پہنچی ہے : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی فوت ہوا اور جنت میں داخل ہوا تو کسی نے پوچھا تم کیا عمل کرتے تھے ؟ تو اُسے خود یاد آیا یا کسی کے بتانے پر بولا میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا۔ تنگدست کو مہلت دیتا تھا اور کچھ رقم بھی چھوڑ دیتا تھا چنانچہ اس کو معاف کر دیا گیا۔ یہ سن کر ابو مسعود بولے میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے۔

۲۸۲ $\frac{۵۱}{۶}$ امام ولید بن مسلم دِمشقی (ع)

آپ کی کنیت ابو العباس ہے۔ بنو امیہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ دمشق کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور اہلِ دمشق کے عالم ہیں۔ ۱۱۹ھ میں پیدا ہوئے۔ یحییٰ بن حارث ذماری سے حدیث کا سماع کیا اور انہیں سے فنِ قرأت سیکھا۔ ان کے علاوہ ثور بن یزید، ابنِ عجلان، ہشام بن حسان، ابنِ جریج، مثنیٰ بن صباح، یزید بن ابی مریم، صفوان بن عمرو، اوزاعی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام احمد بن حنبل، اسحاق، ابنِ مدینی، دحیم، ہشام بن عمار، ابو خیثمہ، علی بن محمد طنافسی، کثیر بن عبید، محمد بن مصفی، محمود بن غیلان، موسیٰ بن عامر اور بہت سے لوگوں نے کسبِ فیض کیا۔

آپ بہت سی مذہبی اور تاریخی کتابوں کے مصنف ہیں۔ علومِ دین کے ساتھ آپ کو انتہائی وابستگی تھی۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں نے محدثین شام میں ان سے زیادہ عقلمند کوئی نہیں دیکھا۔ ابنِ جوصار کہتے ہیں ہم بچپن سے سنتے آئے ہیں کہ جو شخص ولید کی کتابوں پر جو تعداد میں ستر ہیں عبور حاصل کر لے اس میں عہدہ قضا سنبھالنے کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ابو مسہر اور دوسرے محدثین کہتے ہیں ولید مدلس تھے اور جھوٹے راویوں سے تدلیس کرتے تھے۔

میں کہتا ہوں ربیع بن ثعلب اور ہشام بن عمار نے ان سے فنِ قرأت سیکھا ہے اور ان کے شیوخ میں سے لیث نے اور ان کے اقران میں سے بقیہ اور ابنِ وہب نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ابنِ سعد کہتے ہیں ولید ثقہ، کثیر الحدیث اور کثیر العلم ہیں۔ یعقوب فسوی کہتے ہیں: میں نے ہشام سے ولید کے متعلق پوچھا تو دیر تک ان کے علم و فضل، تورع و پرہیزگاری اور تواضع و انکساری کی تعریف کرتے رہے۔ ان کے والد خلیفہ کے غلام تھے۔ ابو یمان کہتے ہیں میں نے ولید جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں میں نے ولید سے حدیث کا سماع کیا ہے اور اہلِ شام میں میں نے ان جیسا کوئی عالم نہیں دیکھا۔ یہ بہت سی غریب صحیح احادیث بیان کرتے ہیں جن کے روایت کرنے سے کوئی انسان ان کے ساتھ شریک نہیں ہے۔ صدقہ بن فضل مروزی کا بیان ہے کہ میں نے لمبی لمبی احادیث اور جنگی واقعات کو ولید سے زیادہ یاد رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ انہیں احکام کی احادیث بھی خوب یاد تھیں۔

علی بن مدینی کہتے ہیں ولید شام کے بزرگ تر انسان ہیں ان کے پاس وافر مقدار میں علم ہے لیکن میں اسے پوری طرح حاصل نہیں کر سکا۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں ولید کو مغازی میں کمال مہارت حاصل تھی۔ ابو حاتم کہتے ہیں: صالح الحدیث

t.com

ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ میں کہتا ہوں ان کے حفظ اور ان کے علم میں کوئی کلام نہیں۔ ہاں تدلیس کرتے ہیں اور جب تک سماع کی تصریح نہ کریں ان کی بیان کردہ حدیث قابلِ حجت نہیں۔

حرملہ بن عبدالعزیز کہتے ہیں: ولید حج سے واپسی پر میرے پاس ٹھہرے تھے اور میرے پاس ہی ذی مروہ میں ان کا انتقال ہوا۔ محمد بن مصفی وغیرہ کہتے ہیں آپ نے محرم ۱۹۵ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مختلف کتابوں میں ہم نے ان کی عالی احادیث ذکر کی ہیں۔ ہیثم بن خارجہ کہتے ہیں: ولید بن مسلم نے ہمیں بتایا کہ میں نے امام مالک، امام اوزاعی، امام سفیان ثوری اور امام لیث بن سعد سے احادیث میں وارد ہونے والی صفاتِ باری کے متعلق پوچھا تو سب نے کہا ان پر بلا کیف ایمان لے آؤ۔

۲۸۳ $\frac{۵۲}{۶}$ امام عبداللہ بن وہب بن مسلم فہری

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ قبیلہ بنو فہر سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں۔ مصر کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث، نامور فقیہ اور چوٹی کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔ ۱۲۵ھ میں پیدا ہوئے۔ بعض کہتے ہیں انصار کو ان کی ولاء حاصل تھی۔ ابن یونس کہتے ہیں: سترہ سال کی عمر میں طلبِ علم سے فارغ ہو گئے تھے۔ خود فرماتے ہیں: میں نے اپنے ولیمہ میں اپنے استاذ محترم یونس بن یزید کو مدعو کیا تھا۔ ابنِ یونس کہتے ہیں ابنِ وہب نے فقہ، حدیث اور عبادت کو اپنی ذات میں جمع کر لیا تھا۔ میں کہتا ہوں: یونس بن یزید، ابنِ جریج، حنظلہ بن ابی سفیان، حیوہ بن شریح، اسامہ بن زید لیثی، حی بن عبداللہ معافری، عمر بن محمد عمری، عبدالحمید بن جعفر انصاری، ابوصخر حمید بن زیاد، عمرو بن حارث، امام مالک، سفیان، لیث اور مصر اور حرمین کے دوسرے بہت سے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ انہوں نے موطا کے نام سے ایک بہت بڑی کتاب تصنیف کی ہے اور ان سے ان کے شیخ لیث کے علاوہ ابن مہدی، اصبغ بن فرج، حرملہ، احمد بن صالح، سعید بن ابی مریم، سحنون بن سعید، حارث بن مسکین، ابوطاہر احمد بن سرح، عبدالملک بن شعیب، بحر بن نصر، ابراہیم بن منذر، سعید بن منصور، احمد بن عبدالرحمان، ربیع بن سلیمان مرادی، یونس بن عبدالاعلیٰ اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ ثقہ، حجت، حافظ اور مستقل مجتہد تھے کسی کے مقلد نہیں تھے بڑے عابد زاہد تھے احمد بن صالح کہتے ہیں میں نے کسی کے پاس ان سے زیادہ احادیث نہیں دیکھیں۔ انہوں نے ایک لاکھ احادیث کا درس دیا ہے میں نے ان سے ستر ہزار احادیث سیکھی ہیں۔ خالد بن خداش کہتے ہیں ان کے سامنے قیامت کے ہولناک مناظر کے متعلق ان کی اپنی تصنیف کردہ کتاب پڑھی گئی تو ان پر غشی طاری ہو گئی اور اسی غشی میں چند دن مبتلا رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور زبان سے ایک کلمہ تک نہ نکال سکے۔ خود فرماتے ہیں: میں نے ایک دن ہشام بن عروہ کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں ان کے گھر آیا تو کہنے لگے اب وہ آرام کرنے ہیں میں حج پر روانہ ہو گیا۔ واپس آیا تو ان کا انتقال ہو چکا تھا میں نے عبیداللہ بن عمر کو دیکھا ہے وہ اس وقت نابینا ہو چکے تھے اور حدیث کا درس دینا چھوڑ دیا تھا۔ عبدالرحمن بن قاسم فقیہ فرماتے ہیں اگر سفیان بن عیینہ کا ابنِ وہب کی زندگی میں انتقال ہو جاتا تو لوگ دور دراز ممالک سے سفر

کرکے ابن وہب کی خدمت میں حاضر ہوتے جس قدر محنت سے علم کی تدوین انہوں نے کی ہے کسی نے نہیں کی۔ ابوزرعہ کہتے ہیں میں نے ابن وہب کی تیس ہزار احادیث پر تنقیدی نظر ڈالی ہے مگر مجھے ان میں ایک حدیث بھی ایسی معلوم نہیں ہوئی جس کی کوئی اصل نہ ہو وہ ثقہ اور قابلِ اعتماد ہیں اور میں نے یحییٰ بن بکیر سے سنا ہے کہتے تھے۔ ابن وہب ابن قاسم سے بڑے فقیہ ہیں۔

ابن سحنون کہتے ہیں: ابن وہب نے اپنا زمانہ تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ایک حصہ جہاد میں مصروف رہتے ایک حصہ میں لوگوں کو کتاب و سنت کی تعلیم دیتے اور ایک حصہ حج کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ کہتے ہیں انہوں نے ۳۶ حج کیے تھے۔ امام مالک ان کی طرف خط لکھتے تو اس کی پیشانی پر اس طرح لکھتے: یہ خط اہل مصر کے مفتی عبداللہ بن وہب کی طرف ہے۔ انہوں نے ان کے سوا کسی دوسرے عالم کی طرف اس طرح کبھی نہیں کہا۔ ایک دفعہ امام مالک کے پاس ان کا اور ابن قاسم کا ذکر چھڑا تو امام صاحب نے فرمایا۔ ابن قاسم فقیہ ہیں اور ابن وہب عالم ہیں۔ ابوزید بن ابی الغمر کہتے ہیں: ہم ابن وہب کو علم کا دفتر کہہ کر پکارتے تھے۔ احمد بن عبدالرحمان کہتے ہیں: میرے چچا فرماتے تھے ایک دفعہ کسی نے امام مالک سے انگلیوں میں خلال کرنے کا مسئلہ پوچھا تو فرمایا اس کی کوئی حاجت نہیں۔ میں نے کہا اے ابوعبداللہ! ہمارے پاس اس مسئلہ میں حدیث موجود ہے پھر میں نے اپنی سند سے حضرت عقبہ بن عامر کی یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وضو کرو تو اپنے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو پھر میں نے دیکھا جب ان سے یہ مسئلہ پوچھا جاتا تو انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم دیتے اور مجھ سے کہنے لگے میں نے تو آج تک یہ مسئلہ نہیں سنا تھا۔

احمد بن سعید ہمدانی کہتے ہیں ایک دفعہ ابن وہب حمام میں داخل ہوئے کسی کو وَاِذْ یَتَحَاجُّوْنَ فِی النَّارِ پڑھتے سنا تو ان پر غشی طاری ہو گئی۔ ابن وہب کے بھتیجے احمد کا بیان ہے عباد بن محمد نے میرے چچا کو منصب قضا پر متعین کرنے کے لیے بلایا تو اس کے پاس حاضر ہونے کی بجائے چھپ گئے۔ عباد کو ان کی حرکت سخت ناگوار گذری چنانچہ اس نے غصہ میں آکر ہمارے گھر کا کچھ حصہ منہدم کرا دیا۔ استخفاف کی نیت سے صباحی نے عباد کو کہا اس میں کون سی اتنی قابلیت ہے کہ عہدۂ قضا سنبھال سکے؟ میرے چچا کو پتہ چلا تو انہوں نے اس کے حق میں اندھا ہونے کی بد دعا کی چنانچہ وہ ایک ہفتہ کے بعد اندھا ہو گیا۔ ابوطاہر بن عمرو کہتے ہیں: ہم امام سفیان بن عیینہ کی مجلس میں حاضر تھے۔ ابن وہب کی موت کی خبر آئی تو امام سفیان نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور فرمایا ان کی موت سے مسلمانوں کو عام طور پر اور مجھے خاص طور پر سخت صدمہ پہنچا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ابن وہب ثقہ ہیں میں نہیں جانتا کہ انہوں نے کسی ثقہ سے کوئی منکر روایت کی ہو۔ یونس کہتے ہیں۔ انہوں نے شعبان ۱۹۷ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ میں کہتا ہوں ان کی عالی احادیث ثقفیات میں مروی ہیں۔

۲۸۴ $\frac{۵۳}{۶}$ امام وکیع بن جرّاح رؤاسی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابوسفیان ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور چوٹی کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔

t.com

پختہ کار عالم اور عراق کے محدث ہیں۔ رواس جس کی طرف منسوب ہیں، قیس عیلان کا ایک ذیلی قبیلہ ہے ۔ ۱۱۹ھ میں پیدا ہوئے۔ ہشام بن عروہ، جعفر بن برقان، اسماعیل بن خالد، ابن عون، ابن جریج، سفیان، اوزاعی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ پہلے طبقہ سے تعلق رکھنے کے باوجود عبداللہ بن مبارک بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ امام احمد بن حنبل، ابن مدینی، یحییٰ بن معین، اسحاق، زہیر، ابو شیبہ کے دونوں بیٹے، ابو کریب، عبداللہ بن ہاشم، علی بن حرب، ابراہیم بن عبداللہ قصار اور دوسرے بہت سے لوگوں نے بھی ان سے کسب فیض کیا۔

ان کے والد وزیر مال تھے۔ خلیفہ ہارون رشید نے وکیع کو بھی کوفہ کی قضا پر مقرر کرنا چاہا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ یحییٰ بن یمان کہتے ہیں جب امام سفیان ثوری کا انتقال ہوا تو وکیع ان کی جگہ مسند نشین ہوئے۔ قعنبی کہتے ہیں ہم حماد بن زید کے پاس بیٹھے تھے وکیع نکلے تو لوگ کہنے لگے یہ سفیان کے راوی اور ان کے جانشین ہیں اس پر حماد بولے اگر چاہو تو کہہ سکتے ہو ان کو سفیان پر ترجیح ہے۔ یحییٰ بن ایوب مقابری کہتے ہیں۔ وکیع کو اپنے والد سے ایک لاکھ درہم ترکہ میں ملے تھے۔ یحییٰ بن اکثم کہتے ہیں میں سفر اور حضر میں وکیع کے ساتھ رہا ہوں، ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور ہر رات قرآن حکیم ختم کرتے تھے۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں وکیع اپنے زمانہ میں ایسے تھے جیسے اوزاعی اپنے زمانہ میں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں میں نے وکیع سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے تھے۔ ابو حنیفہ کے قول پر فتوے دیتے تھے۔ یحییٰ قطان بھی امام ابو حنیفہ کے مذہب پر فتویٰ دیتے تھے۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں آج دونوں شہروں (کوفہ اور بصرہ) کے بڑے عالم وکیع بن جراح ہیں۔ امام سلم بن جنادہ کہتے ہیں: میں امام وکیع کی صحبت میں سات سال رہا ہوں میں نے ان کو مجلس درس میں تھوکتے، کنکریوں کو چھوتے یا ادھر ادھر حرکت کرتے کبھی نہیں دیکھا ہمیشہ دو زانو ہو کر بیٹھتے تھے۔ میں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہوئے بھی کبھی نہیں دیکھا۔

میں کہتا ہوں ان میں سوا اس کے اور کوئی عیب نہیں کہ یہ کوفیوں کی نبیذ (ایک طرح کی شراب) پیتے تھے اور اس پر مواظبت کرتے تھے جس کا ثبوت ان سے متعدد روایات میں ملتا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: وکیع سے کسی نے پوچھا آپ نے نبیذ پی اور خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے تم نے شراب پی ہے۔ یہ سن کر وکیع بولے: یہ شیطان ہوگا۔ ابراہیم بن شماس کہتے ہیں اگر میں کوئی آرزو کروں تو عبداللہ بن مبارک کی عقل اور ان کی پرہیزگاری، ابن فضیل کے زہد اور ان کی رقت قلبی، وکیع کے حفظ اور ان کی عبادت، عیسیٰ بن یونس کے خشوع اور حسین جعفی [illegible] کی آرزو کروں گا۔ پھر کہا وکیع سب لوگوں سے بڑے فقیہ ہیں۔ مروان طاطری کہتے ہیں میں نے وکیع سے زیادہ خشوع کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ جس کسی کی میرے سامنے تعریف کی گئی اسے دیکھا تو وہ اس سے کم ہی نکلا مگر وکیع کو میں نے ان کی تعریف سے زیادہ ہی پایا۔

سعید بن منصور کہتے ہیں ایک دفعہ وکیع مکہ معظمہ میں آئے جسم کے بھاری بھرکم تھے فضیل بن عیاض نے کہا آپ تو عراق کے راہب ہیں پھر یہ موٹاپا کیسا؟ بولے یہ اسلام کی خوشی کا موٹاپا ہے۔ فضیل یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ ابن عمار کہتے ہیں وکیع کے زمانہ میں کوفہ میں ان سے بڑا فقیہ اور ان سے زیادہ علم حدیث جاننے والا کوئی نہیں تھا۔ ابو داؤد کہتے ہیں کبھی کسی نے وکیع کے پاس کتاب نہیں دیکھی۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں میری آنکھوں نے وکیع جیسا آدمی

کبھی نہیں۔ حدیث کے بلند پایہ حافظ تھے۔ بہترین انداز سے فقہ حدیث میں مذاکرہ ان کا مشغلہ تھا۔ پرہیز گاری کے ساتھ ساتھ عبادت میں بڑے سرگرم تھے۔ اور کسی کی غیبت ہرگز نہیں کرتے تھے۔ حماد بن مسعدہ کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری کو دیکھا ہے وکیع جیسے نہیں تھے۔ امام یحیٰ بن معین کہتے ہیں جو شخص عبدالرحمان کو وکیع سے افضل کہے اس پر خدا تعالےٰ کی اتنی اتنی لعنت ہو۔ ابوحاتم کہتے ہیں: وکیع عبداللہ بن مبارک سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: وکیع کی تصنیف کردہ کتابوں کا بالالتزام مطالعہ کرو۔ ابن مدینی کہتے ہیں: وکیع عربی بولنے میں غلطی کرتے تھے اگر میں ان کے تمام غلط الفاظ بیان کردوں تو سننے والوں کو تعجب ہوگا۔ عن عائشہ کی بجائے عن عیشۃ کہا کرتے تھے۔

ابو ہشام اور دوسرے محدثین وکیع سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے تھے: جو شخص قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے کہتے ہیں وکیع یک چشم تھے۔ میں نے ان کے حالات اپنی کتاب تاریخ اسلام میں ذکر کیے ہیں اور وہ تاریخ دمشق میں اس سے بھی زیادہ تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ امام وکیع نے حج بیت اللہ سے واپسی پر فید میں بروز عاشورا ۱۹۷ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ ابوسعید اشج کہتے ہیں وکیع فرماتے تھے نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا بدعت ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے ایک شخص کو دیناروں سے بھری ہوئی تھیلی اس لیے دی کہ کسی موقعہ پر اس کی دوات سے لکھا تھا۔ پھر معذرت کی کہ اس وقت تک میرے پاس اس سے زیادہ رقم نہیں ہے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ

۲۸۵　$\frac{۵۴}{۶}$　امام خالد بن حارث ہجیمی بصری　(ع)

آپ کی کنیت ابوعثمان ہے۔ بصرہ کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث ہیں اور حجت ہیں۔ ایوب سختیانی، حمید طویل، عبیداللہ بن عمر، ہشام بن عروہ، ابن عون اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے اسحاق بن راہویہ، ابن مدینی، قواریری، احمد بن مقدام، محمد بن مثنی، فلاس، حسن بن عرفہ اور بہت سے دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں ان کے شیوخ میں سے امام شعبہ نے بھی ان سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔ بصرہ میں حدیث میں پختہ کاری ان پر ختم ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: ثقہ ہیں، امام ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: ثقہ ہیں، مامون ہیں۔ میں نے محمد بن مثنی نے سنا ہے فرماتے ہیں میں نے بصرہ میں خالد بن حارث اور کوفہ میں عبداللہ بن ادریس جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

میں کہتا ہوں خالد بن حارث ۱۸۶ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ ان کی عالی احادیث جزو حفار میں مذکور ہیں۔

۲۸۶　$\frac{۵۵}{۶}$　امام بشر بن مفضل بصری　(ع)

آپ کی کنیت ابو اسماعیل ہے۔ بنو رقاش سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ قابل اعتماد اور عبادت گذار ہیں۔ آپ نے سہیل بن ابی صالح، یحییٰ بن سعید، حمید طویل، جریری، خالد حذاء اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے علی بن مدینی، اسحاق بن راہویہ، امام احمد بن حنبل، نصر بن علی، عمرو بن

علی فلاس، احمد بن مقدام اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: بصرہ میں علم حدیث میں پختہ کاری ان پر ختم ہے۔ امام علی بن مدینی فرماتے ہیں ہر روز چار سو رکعت نماز پڑھتے ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ روایت ہے ان کے پاس ایک دفعہ ایک جہمی شخص کا ذکر ہوا تو فرمانے لگے اس کافر کا ذکر مت کرو۔ آپ ۱۸۶ھ یا ۱۸۸ھ میں فوت ہوئے۔

۲۸۷ $\frac{۵۶}{۶}$ امام محمد بن حَرب ابرش حِمصی خَولانی

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ حمص کے رہنے والے قابل اعتماد فقیہ ہیں۔ محدث زبیدی کے کاتب تھے۔ زبیدی، بحیر بن سعد، محمد بن زیاد الہانی، عمر بن روبہ، امام اوزاعی اور متعدد دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے ابو مسہر، اسحاق بن راہویہ، محمد بن وہب بن عطیہ، کثیر بن عبید، ابو التقی یزنی، محمد بن مصفی، ابو عتبہ حجازی اور بہت سے دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد ذکر کرتے ہیں کہ یہ دمشق کے قاضی رہے ہیں۔ ابن معین اور دوسرے محدثین کہتے ہیں: ثقہ ہیں۔ ان کی احادیث صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں موجود ہیں۔ یزید بن عبد ربہ کہتے ہیں آپ ۱۹۴ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مجھے اپنی سند سے جس میں محمد مذکور کئی راوی ہیں ان کے واسطے سے حضرت ام سلمہ کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتی ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو دم کراؤ۔ اس کو نظر بد لگ گئی ہے۔ یہ حدیث امام بخاری نے بھی محمد ذہلی سے اپنی صحیح میں بیان کی ہے۔ ہم نے ان کی موافقت کی ہے۔ اور نفاق کے بیان میں مجھے ان کی ایک عالی حدیث بھی ملی ہے۔

۲۸۸ $\frac{۵۷}{۶}$ امام عَبید بن حُمَید حذاء کوفی ت ث

آپ ممتاز حافظ حدیث اور پختہ کار عالم ہیں آپ نے اسود بن قیس، عبد العزیز بن رفیع، عبد الملک بن عمیر، منصور، اعمش اور متعدد دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے متقدمین میں سے سفیان ثوری کے علاوہ امام احمد بن حنبل، احمد بن منیع، حسن بن صباح بزار، حسن بن محمد زعفرانی، محمد بن سعید بن غالب عطار اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ عالم اور شریف تھے، حدیث، نحو، قرآن اور فقہ سب میں ماہر تھے۔ امام یحییٰ بن معین اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ثقہ ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: ہم ان کے پاس پڑھنے کے لیے آتے تھے ابھی انہوں نے ہمیں چند احادیث ہی لکھائی تھیں کہ ان کے گرد لوگوں کی اس قدر بھیڑ ہو گئی کہ ہمیں مجبوراً سبق بند کرنا پڑا۔

میں کہتا ہوں آپ خلیفہ ہارون رشید کے بیٹے امین کے اتالیق تھے۔ آپ نے ۹۰ سال سے کچھ زیادہ عمر پا کر ۱۹۰ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۲۸۹ ۵۸/۶ امام عُبَیداللہ بن عبدالرحمٰن اَشجعی

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ کوفہ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور پختہ کار عالم ہیں۔ اسماعیل بن ابی خالد اور ہشام بن عروہ اور دیگر اساتذہ سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر مدت تک امام سفیان ثوری کے حلقۂ درس میں حاضر رہے فرمایا کرتے تھے میں نے سفیان سے تیس ہزار احادیث سنی ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: کوفہ میں اشجعی سے زیادہ سفیان کی احادیث جاننے والا کوئی نہیں تھا۔ ان سے یحییٰ بن آدم، ابوالنضر، یحییٰ بن معین، ابوخیثمہ، ابوکریب، عثمان بن ابی شیبہ یعقوب دورقی اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ثقہ ہیں صالح ہیں۔ امام حاکم فرماتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن سعید، ابواحمد زبیری قبیصہ اور ابوحذیفہ سے سفیان ثوری کی احادیث زیادہ جانتے تھے۔ ان کے پاس امام سفیان کی تصانیف تھیں، قبیصہ کہتے ہیں جب امام سفیان ثوری کا انتقال ہوا تو یہ ان کی مسندِ درس پر رونق افروز ہوئے۔ میں کہتا ہوں کچھ عرصہ بعد بغداد منتقل ہو گئے تھے اور وہیں ۱۸۲ھ کے شروع میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ابوداؤد کے سوا سب اصحاب صحاح ستہ ان کی احادیث لائے ہیں۔

۲۹۰ ۵۹/۶ امام عَبدۃ بن سلیمان کِلابی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے عاصم احول، ہشام بن عروہ، اعمش، اسماعیل بن ابی خالد اور ایک دوسری جماعت سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ ان سے امام احمد، اسحاق بن راہویہ، ابوخیثمہ، ابوکریب، ابوسعید اشج اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ثقہ اور قابلِ اعتماد ہیں۔ نیکوکاری کے ساتھ ساتھ انتہائی غریب تھے۔ پرانا پوستین پہنتے تھے جس کی قیمت کچھ زیادہ نہیں تھی۔ رجب ۱۸۸ھ میں فوت ہوئے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں عبدہ سخت محتاج تھے۔ عجلی کہتے ہیں ثقہ ہیں نیک آدمی تھے۔ قرآن حکیم کے حافظ اور اس کے معلم تھے۔ امام احمد فرماتے ہیں میں ۱۸۸ھ میں کوفہ آیا اور ان کا میرے آنے سے ایک سال پہلے ۱۸۷ھ میں انتقال ہو گیا تھا۔ لیکن ابنِ سعد کہتے ہیں ۳ رجب ۱۸۸ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۲۹۱ ۶۰/۶ امام عبدالرحمٰن بن محمد بن زیاد کوفی مُحارِبی (ع)

آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے عبدالملک بن عمیر، لیث بن ابی سلیم، اعمش، اسماعیل بن ابی خالد، فضیل بن غزوان اور متعدد دوسرے لوگوں سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام احمد بن حنبل، ابوکریب، ہناد، ابوسعید اشج، علی بن حرب، حسن بن عرفہ اور بہت سے دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

امام وکیع فرماتے ہیں۔ ان کے لمبی لمبی احادیث یاد کرنے پر تعجب ہوتا تھا۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ثقہ ہیں ابوحاتم کہتے ہیں صدوق ہیں۔ مجہول راویوں سے منکر احادیث بیان کر کے اپنی احادیث خراب کر لیتے تھے۔ عبداللہ بن امام احمد کہتے ہیں تدلیس کیا کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں ۱۹۵ھ میں فوت ہوئے۔ جزء ابن عرفہ اور رجبۃ وعلی بن حرب میں ان کی عالی احادیث موجود ہیں۔

۲۹۲ $\frac{۶۱}{۶}$ امام عبدالواحد بن واصل سدوسی حداد (ع)

آپ کی کنیت ابوعبیدہ ہے۔ بنو سدوس سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں بغداد میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ سعید بن ابی عروبہ، عیینہ بن عبدالرحمٰن، معاذ بن علاء، شعبہ، بہز بن حکیم، عوف اعرابی اور دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام احمد، ابن معین، ابوخیثمہ، عمرو ناقد، زیاد بن ایوب اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

مجھے اپنی سند کے ذریعہ ان کے واسطے سے حضرت ابوبکرؓ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جسم حرام سے پلا ہے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث بہت غریب ہے۔ اسحاق بن ابراہیم مروزی نے ابوعبیدہ سے اسی طرح روایت کی ہے عبد بن حمید کی منتخب میں ابوداؤد بھی عبدالواحد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور یہی محفوظ ہے مگر ابویعلیٰ موصلی نے یہ حدیث امام یحییٰ بن معین سے دو سندوں سے روایت کی ہے تو اس میں ایک راوی اسلم کی بجائے فرقد سبخی ذکر کیا ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ابوعبیدہ پختہ کار محدث ہیں ہم نے ان کی کبھی کوئی غلطی معلوم نہیں کی۔ فن قرأت اور فن کتابت کے خوب ماہر تھے۔ عجلی، امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین کہتے ہیں۔ ثقہ ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ابوعبیدہ کے بہت سے شیوخ ہیں اور ان کی کتاب صحیح ہے لیکن ابوداؤد ان سے زیادہ حدیث جانتے تھے۔ ابوقلادہ کہتے ہیں جس دن میں پیدا ہوا اسی روز ابوعبیدہ کا ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا۔ رحمہ اللہ تعالےٰ۔

۲۹۳ $\frac{۶۲}{۶}$ امام نضر بن شُمَیل مازنی مروزی (ع)

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ لغت کے ماہر اور اہل مرو کے عالم ہیں۔ احمد بن سعید دارمی کہتے ہیں میں نے ان سے سنا ہے فرماتے تھے۔ مجھے میرے والد دیا ۶ برس کی عمر میں مرو روذ سے لے کر بصرہ لے آئے تھے یہ ۱۲۰ھ کا واقعہ ہے اور اس وقت ابومسلم خراسانی کا فتنہ زوروں پر تھا۔ آپ ہشام بن عروہ، حمید طویل، اسماعیل بن ابی خالد، ابن عون، ہشام بن حسان اور کوفہ اور بصرہ کے دوسرے بہت سے محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے اسحاق بن راہویہ، اسحاق الکوسج، محمد بن رافع، ابومحمد دارمی، سعید بن مسعود مروزی اور بہت سے دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

Marfat.c

ابوحاتم کہتے ہیں آپ ثقہ اور متبع سنت ہیں۔ عبداللہ بن مبارک سے ان کے متعلق پوچھا گیا تو فرمانے لگے یکتائے زمانہ
لوگوں میں سے ایک ہیں امام لغت خلیل بن احمد کے تلامذہ میں ان کا ہمپایہ کوئی نہیں تھا۔ عباس بن مصعب کہتے ہیں
آپ لغت عرب اور حدیث دانی میں امام تھے۔ مرو اور خراسان میں سب سے پہلے علم حدیث انہوں نے رائج کیا۔ امام شعبہ
سے سب لوگوں سے زیادہ حدیث روایت کرنے والے تھے۔ انہوں نے اتنی کثیر تعداد میں مفید کتابیں لکھیں کہ ان سے پہلے
کسی نے اتنی مقدار میں مفید کتابیں تصنیف نہیں کیں۔ مرو کے منصب قضاء پر بھی فائز رہے ہیں۔ احمد دارمی کہتے ہیں
میں نے نضر سے سنا ہے فرماتے تھے کتاب الحیل میں اتنے اتنے مسئلے ہیں جن پر کفر لازم آتا ہے۔ داؤد بن مخراق کہتے ہیں
میں نے نضر بن شمیل سے سنا ہے فرماتے تھے جب تک آدمی طالب علم میں بھوکا ہو کر اپنی بھوک کو نہ بھولے علم کی لذت سے
لطف اندوز نہیں ہو سکتا۔ محمد بن عبداللہ بن قہزاذ کہتے ہیں نضر ۲۰۳ھ کے آخری دن میں فوت ہوئے اور ۲۰۴ھ کے پہلے
دن دفن کیے گئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مجھے اپنی سند سے ان کے واسطہ سے بھز عن ابیہ عن جدہ کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں،
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے تم نے ستر امتوں کو پورا کیا ہے تم ان سب سے بہتر اور اللہ تعالیٰ
کے ہاں زیادہ عزت کے مستحق ہو۔

۲۹۴ $\frac{۶۳}{۶}$ محدث محمد بن فضیل بن غزوان ضبی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ بنو ضبہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث اور
کتاب الزہد و کتاب الدعاء وغیرہ کے مصنف ہیں۔ اپنے والد کے سوا بیان بن بشر، ابراہیم ہجری، حبیب بن ابی عمرہ، حصین
بن عبدالرحمٰن، عاصم احول اور دوسرے بہت سے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے امام احمد، اسحاق، احمد بن بدیل،
حسن بن عرفہ، ابوسعید اشج، فلاس، علی بن حرب، احمد بن عبدالجبار عطاردی اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے
اس فن کے عالم تھے۔ امام یحییٰ بن معین نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں ثقہ ہیں شیعہ ہیں۔
میں کہتا ہوں صرف اہل بیت سے محبت کی حد تک شیعہ تھے۔ آپ نے فن قرأت مشہور قاری حمزہ سے سیکھا تھا
منصور کے پاس علم حدیث پڑھنے کے لیے گئے تھے مگر ان کی بیماری کے پیش نظر ان سے استفادہ نہ کر سکے۔ امام ابوداؤد
فرماتے ہیں یہ متعصب شیعہ تھے۔ میں کہتا ہوں ۱۹۵ھ میں فوت ہوئے بعض نے ۱۹۴ھ بتایا ہے۔

۲۹۵ $\frac{۶۴}{۶}$ امام محمد بن شعیب بن شابور دمشقی (ع)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ دمشق کے رہنے والے مشہور محدث تھے۔ بنوامیہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں بعد
میں بیروت میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپ نے عروہ بن رویم، یحییٰ بن حارث ذماری، ابوزرعہ یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، عثمان
بن ابی عاتکہ، امام اوزاعی، عمرو بن حارث مصری اور متعدد دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے سلیمان بن عبدالرحمٰن،
دحیم، کثیر بن عبید، محمد بن مصفی، محمد بن ہاشم بعلبکی، محمود بن خالد سلمی اور بہت سے دوسرے لوگوں نے سماع حدیث کیا۔

t.com

دحیم نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں ان میں کوئی حرج نہیں دیکھتا عقلمند آدمی تھے۔ ابوعمرو دانی کہتے ہیں۔ انہوں نے اصولِ تجوید کے تحت یحییٰ ذماری کو قرآن حکیم سنایا تھا۔ آپ امام اوزاعی کی مجلس میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ ہشام بن عمار کہتے ہیں آپ ۱۹۰ھ میں فوت ہوئے لیکن ابن مصفی نے سال وفات ۱۹۹ھ بتایا ہے۔

۲۹۶ ۶۵/۶ امام مفتی محمد بن سلمہ حرانی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ اپنے ماموں ابوعبدالرحیم خالد بن ابی یزید کے علاوہ خصیف، ابن عجلان، ہشام بن حسان، ابن اسحاق اور ایک دوسری جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد بن حنبل، نفیلی، محمد بن عبادہ جرجرائی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا ہے۔

ابن سعد کہتے ہیں آپ ثقہ اور فاضل ہیں۔ علم حدیث کا درس دینے کے ساتھ ساتھ فتویٰ نویسی کا کام بھی کرتے تھے۔ نفیلی کہتے ہیں آپ ۱۹۲ھ میں فوت ہوئے۔

۲۹۷ ۶۶/۶ امام علی بن عاصم بن صہیب واسطی

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ محمد بن ابوبکر صدیق کی صاحبزادی قریبہ کے موالی ہیں۔ مسند عراق اور واسط کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں ۱۰۵ھ میں پیدا ہوئے اور سہیل بن ابی صالح، عطاء بن سائب، یزید بن ابی زیاد، محمد بن بکار، بیان بن بشر، حصین بن عبدالرحمن، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، لیث بن ابی سلیم اور حمید طویل سے حدیث کا سماع کیا۔ اور امام احمد بن حنبل، محمد بن یحییٰ ذہلی، عبد بن حمید، یعقوب بن شیبہ، حارث بن ابواسامہ اور دوسرے بہت سے لوگوں نے ان سے استفادہ کیا۔ متقدمین میں سے یزید بن زریع نے ان سے حدیث [illegible] ابن شیبہ کہتے ہیں آپ بڑے متدین، صالح اور انتہائی پرہیزگار تھے۔ بعض محدثین نے بکثرت غلطیاں اور خطا کی وجہ سے ان کی حدیث لینے سے انکار کیا ہے۔ امام وکیع فرماتے ہیں ہم نے انہیں ہمیشہ نیکی سے متصف پایا ہے ان کی صحیح احادیث لے لو اور غلط چھوڑ دو۔ ابن المدینی کہتے ہیں میں نے علی بن عاصم سے سنا، فرماتے تھے میرے باپ نے مجھے ایک لاکھ درہم دے کر کہا جاؤ علم سیکھو اور ایک لاکھ حدیث حاصل کیے بغیر مجھے اپنا منہ نہ دکھانا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں نے ان سے علمِ حدیث حاصل کیا ہے ان پر کسی قسم کی تہمت نہیں ہے۔ وہ حدیث میں غلطی کرتا تو حماد بن سلمہ بھی تو بکثرت غلطیاں کرتے تھے ہم بھی ان سے حدیث لینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ یحییٰ بن جعفر بیکندی کہتے ہیں: بسا اوقات علی بن عاصم کے پاس تیس ہزار سے زیادہ لوگ جمع ہو جاتے تھے۔

آپ نے ۲۰۱ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ امام ابوداؤد اور دوسرے محدثین نے ان کی احادیث اپنی تصنیف میں ذکر کی ہیں۔ مجھے ان کی عالی احادیث حاصل ہوئی ہیں اور ان کے واسطے سے مجھے اپنی سند سے حدیث ملی ہے

یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: ایک دفعہ کچھ نوجوان باتیں کرتے ہوئے شہر سے باہر گئے کچھ اونٹ ادھر ادھر بے کار پھرتے دیکھے تو ان میں سے کسی نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مالک ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ یہ سن کر ایک اونٹ نے جواب دیا ان کے مالک دوپہر کو جمع ہوں گے۔

۲۹۸ ۶۷/۶ شیخ الاسلام یزید بن ہارون واسطی (ع)

آپ کی کنیت ابو خالد ہے۔ قبیلہ بنو سلیم سے نسبت ولاء رکھتے ہیں شہر واسط کے رہنے والے، محدثین کے پیشوا اور نامور حافظِ حدیث ہیں۔ آپ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور عاصم احول، یحییٰ بن سعید، سلیمان تیمی، جریری، داؤد بن ابی ہند، ابن عون اور دوسرے بہت سے لوگوں سے سماع کیا۔ ان سے امام احمد، علی بن مدینی، ابو خیثمہ، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبد بن حمید، احمد بن فرات، ابو قلابہ رقاشی، حارث بن ابو اسامہ، عبداللہ بن روح مدائنی اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں ان کے تلامذہ میں سب سے آخر میں ادریس بن جعفر عطار فوت ہوئے۔

امام علی بن مدینی فرماتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں: یزید وکیع سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں یزید حافظ اور متقن ہیں۔ زیاد بن ایوب کہتے ہیں میں نے یزید کے ہاتھ میں کبھی کتاب نہیں دیکھی۔ علی بن شعیب کہتے ہیں میں نے یزید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے بمع اسناد ۲۴ ہزار احادیث حفظ ہیں اور اس پر کوئی فخر نہیں ہے۔ نیز مجھے شامی اساتذہ کی ۲۰ ہزار احادیث اس طرح یاد ہیں کہ مجھے ان کے متعلق کچھ پوچھنے کی حاجت نہیں ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یزید فقہ حدیث خوب جانتے تھے ذکی، فہیم اور فطین بھی غضب کے تھے۔ احمد بن سنان کہتے ہیں میں نے ان سے زیادہ اچھی نماز پڑھتا کسی کو نہیں دیکھا۔ نماز کے سلسلہ میں انہوں نے کبھی سستی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ عاصم بن علی کہتے ہیں: یزید ساری رات قیام میں مصروف رہتے تھے اور انہوں نے ۴۰ سے زیادہ سال تک عموماً عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے۔ یحییٰ بن ابی طالب کہتے ہیں میں نے بغداد میں یزید سے حدیث کا سماع کیا ہے وہاں مشہور تھا کہ ان کی مجلس میں اکثر ستر ہزار مستفیدین حاضر ہوتے ہیں۔

عجلی کہتے ہیں یزید ثقہ، پختہ کار اور عبادت گذار تھے۔ بہت اچھی نماز پڑھتے تھے۔ بڑے عمدہ طریقہ سے ضحیٰ کی نماز ۱۶ رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ ابن ابی شیبہ کہتے ہیں ہم نے یزید سے زیادہ حدیث کو ضبط کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ابو حاتم کہتے ہیں یزید ثقہ اور امام ہیں۔ ان کے متعلق پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ہیثم کہتے ہیں: کوفہ اور بصرہ میں یزید کا کوئی جواب نہیں یزید خود فرماتے ہیں میں نے ساری عمر میں صرف ایک حدیث میں تدلیس کی تھی جو میرے لیے بابرکت ثابت نہ ہوئی۔

آپ نے ربیع الآخر ۲۰۶ھ میں اپنے شہر واسط میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطے سے حضرت ابو ایوب کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔

t.com

وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ دس مرتبہ پڑھے گا۔ اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ امام احمد نے یزید کے واسطہ سے اپنی مسند میں یہ حدیث ذکر کی ہے اور اس میں "بِیَدِہِ الْخَیْرُ" کا لفظ موجود نہیں۔ ان کی عالی احادیث غیلانیات میں مذکور ہیں۔

ان کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث بھی مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقرب حاصل کرنے کے لئے تین مسجدوں کے علاوہ کسی جگہ کی طرف سفر نہ کیا جائے۔ وہ تین مسجدیں یہ ہیں مسجد حرام، میری مسجد، مسجدِ اقصٰی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

ابومعشر حمدویہ بن خطاب نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے سنا ہے فرماتے تھے: اصل میں یزید بن ہارون بخارا کے رہنے والے تھے۔ ابویحییٰ صاعقہ کہتے ہیں یزید بالوں میں تیز سرخ مہندی لگایا کرتے تھے۔ ابن معین کہتے ہیں یزید ہشیم اور ابن علیہ کے ہم پلہ ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: سعید بن ابی عروبہ سے ان کا سماع کمزور ہے ان کی متعدد احادیث میں ان سے غلطی سرزد ہوئی ہے۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: یزید تمیز نہیں کرتے تھے اور انہیں اس کی پرواہ نہیں ہوتی تھی کہ کس سے روایت لے رہے ہیں۔ زہیر کہتے ہیں: بینائی ضائع ہونے کے بعد یزید میں یہ عیب پیدا ہوگیا کہ جب ان سے کسی حدیث کے متعلق پوچھا جاتا جسے وہ نہ جانتے تو اپنی لونڈی سے کہتے وہ انہیں ان کی کتاب سے یاد کرایا کرتی تھی۔ میں کہتا ہوں یہ کوئی عیب نہیں ہے۔ یزید بلاشبہ حجت اور حافظِ حدیث ہیں۔ محمد بن رافع کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے سنا ہے فرماتے تھے۔ عراق میں چار حافظِ حدیث ہیں ان میں دو یزید بن زریع اور ہشیم بوڑھے ہوچکے ہیں اور دو وکیع اور یزید جوان ہیں۔ احمد بن خالد کہتے ہیں میں نے یزید سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے حدیث "الفتون" ایک دفعہ ہی سن کر یاد کرلی تھی اور مجھے ۲۰ ہزار احادیث یاد ہیں جو چاہے ان میں ایک حرف داخل کرکے دیکھ لے۔ میں کہتا ہوں حدیث "الفتون" سات اوراق پر مشتمل ہے اور ہم نے بھی سنی ہے زیاد بن ایوب کہتے ہیں میں نے یزید بن ہارون کے ہاتھ میں کبھی کتاب نہیں دیکھی تھی۔

یحییٰ بن اکثم کہتے ہیں ایک دن مامون ہم سے کہنے لگے۔ اگر یزید بن ہارون کا ڈر نہ ہوتا تو میں قرآن کے مخلوق ہونے کا اعلان کردیتا۔ کسی نے کہا یزید کی کیا بساط ہے جس سے آپ ڈر رہے ہیں وہ کہنے لگا مجھے ڈر ہے اگر میں نے اعلان کیا تو وہ میری تردید کرے گا۔ اس سے لوگوں میں اختلاف پڑ جائے گا اور ملک میں فتنہ بپا ہوجائے گا۔ وہاں سے ایک آدمی گیا اور شہر واسط میں امام یزید کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا امیر المؤمنین آپ کو السلام علیکم کہتے ہیں اور فرماتے ہیں میرا ارادہ ہے کہ میں قرآن کے مخلوق ہونے کا اعلان کردوں فرمانے لگے تم امیر المؤمنین کے متعلق غلط بیانی کررہے ہو وہ بھلا لوگوں کو ایسی بات پر کیوں مجبور کریں گے جس کو وہ نہیں جانتے۔ پھر اس نے مذکورہ بالا واقعہ ذکر کیا۔ اس کی سند صحیح ہے۔

۲۹۹ ۶۸/۶ امام اسحاق بن یوسف بن مرداس واسطی (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے ۔ واسطہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث اور قابلِ اعتماد عالم ہیں۔ ازرق کے لقب سے مشہور ہیں۔ اعمش، ابنِ عون، فضیل بن غزوان، مسعر اور متعدد دوسرے لوگوں سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ ان سے امام احمد بن حنبل، یحیٰی بن معین، احمد بن منیع، محمد بن مثنی، سعدان بن نصر اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ اونچے درجہ کے امام اور بڑے عبادت گذار تھے ۔ ۱۱۷ھ میں پیدا ہوئے کہتے ہیں بیس سال تک کتابوں پر اس طرح جھکے رہے کہ سر اٹھا کر آسمان کی طرف نہیں دیکھا۔ شریک کی احادیث کا ان کو سب لوگوں سے زیادہ علم تھا اور انہوں نے ان سے علمِ کثیر حاصل کیا ۔ قاری حمزہ سے فنِ قرأت سیکھا تھا۔

۱۹۵ھ کو جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ سب ائمہ نے ان کی احادیث سے حجت پکڑی ہے۔

۳۰۰ ۶۹/۶ امام عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے ۔ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ ایوب سختیانی، مالک بن دینار، خالد حذار، حمید طویل اور ان کے طبقہ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ ان سے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، ابو حفص فلاس، بندار، حفص بن عمر بن ربال ربالی، حسن بن عرفہ اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

آپ قابلِ اعتماد سردار اور جلیل القدر محدث تھے فلاس کہتے ہیں ۔ امام عبدالوہاب کی سالانہ آمدنی تقریباً ۴۰ ہزار روپیہ ہوتی تھی جو ساری کی ساری محدثین پر خرچ کر دیتے تھے ۔ امام علی بن مدینی اور یحیٰی بن معین فرماتے ہیں آپ ثقہ ہیں ۔ قتیبہ کہتے ہیں میں نے ان چار فقہاء امام مالک، امام لیث، امام عباد بن عباد اور امام عبدالوہاب ثقفی جیسا کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں دنیا میں امام یحیٰی بن سعید کی کوئی کتاب عبدالوہاب ثقفی کی کتاب سے زیادہ صحیح نہیں ہے ۔ میں کہتا ہوں آپ ۸۴ سال عمر پا کر ۱۹۴ھ میں فوت ہوئے ۔ کہتے ہیں آخر عمر میں آپ کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۳۰۱ ۷۰/۶ امام ابو اُسامہ کوفی (ع)

آپ کا نام حماد بن اسامہ ہے ۔ بنو ہاشم کے مولیٰ ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث اور حجت ہیں ہشام بن عروہ، یزید بن عبداللہ، بہز بن حکیم، اعمش، جریری اور ان کے طبقہ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام احمد، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسحاق، علی کوسج، احمد دورقی، سلمہ بن شبیب، محمد بن عبداللہ مخرمی، حسن بن علی بن عفان اور بہت سے دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

امام احمد فرماتے ہیں ثقہ ہیں۔ لوگوں کے حالات اور کوفہ کے واقعات سب لوگوں سے زیادہ جانتے تھے ۔ ہشام

t.com

بن عروہ سے بہت زیادہ روایت کرتے ہیں، ابن فرات کہتے ہیں۔ تنہا عروہ کی ان کے پاس چھ سو احادیث تھیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: حدیث کے ضبط اتنے پختہ تھے کہ اس کے بیان میں کبھی غلطی نہیں کرتے تھے۔ عبداللہ شکدا: کہتے ہیں: میں نے ان سے سنا ہے فرماتے ہیں: میں نے اپنے اس ہاتھ سے ایک لاکھ احادیث تحریر کی ہیں۔ ابن عمار کہتے تھے: ابواسامہ سفیان ثوری کے زمانہ میں بڑے عبادت گذار صوفی شمار ہوتے تھے۔ میں کہتا ہوں ان کی دیانت داری اور حفظ و ضبط کے پیش نظر ائمت نے ان کی حدیث کو قبول کیا ہے۔ ۸۰ سال عمر پا کر ۲۰۱ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۰۲ $\frac{۱}{۶}$ امام محمد بن بشر عبدی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ کوفہ کے رہنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ آپ نے ہشام بن عروہ، اسماعیل بن ابی خالد، عبیداللہ بن عمر، زکریا بن ابی زائدہ اور بہت سے دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے علی، اسحاق، ابوکریب، عبد بن حمید، ابن فرات، محمد بن حاتم ثقفی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابوداؤد آجری کہتے ہیں میں نے امام ابوداؤد سے پوچھا: محمد بن بشر نے سعید بن ابی عروبہ سے سنا ہے؟ فرمایا: کوفہ کے رہنے والے تمام لوگوں سے زیادہ حافظ ہیں۔ ابونعیم کہتے ہیں: میں نے محمد بن بشر سے مسعر کی احادیث کے متعلق مذاکرہ کیا تو انہوں نے مجھے ستر ایسی احادیث بیان کیں کہ میرے پاس سوائے ایک کے ان میں سے کوئی بھی نہیں تھی۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ثقہ ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں محمد بن بشر ۲۰۳ھ میں فوت ہوئے۔ میں کہتا ہوں ان کی عالی احادیث مسند عبد بن حمید وغیرہ میں پائی جاتی ہیں۔

۳۰۳ $\frac{۲}{۶}$ امام اسماعیل بن عُلَیّہ بصری (ع)

آپ کی کنیت ابوبشر اور نام اسماعیل بن ابراہیم ہے۔ علیہ ان کی والدہ کا نام ہے، جن کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور چوٹی کے پختہ کار عالم ہیں۔ انہوں نے ایوب سختیانی، علی بن زید جدعان، محمد بن منکدر، عبداللہ بن ابی نجیح، جریری، عطاء بن سائب، حمید اور بہت سے دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان کے شیوخ میں سے ابن جریج اور شعبہ بھی ان سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ عبدالرحمٰن بن مہدی، علی بن مدینی، احمد، اسحاق، بندار، مومل بن ہشام اور دوسرے بہت سے لوگ ان سے مستفید ہوئے۔ آپ ۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ فرمایا کرتے تھے: میں نے ابن منکدر سے بارہ چیزیں سنی ہیں۔

میں کہتا ہوں یہ ان کے سب سے بڑے شیخ ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں: ہم نے علم حدیث سیکھا ہے۔ پس ان کو علم اصول اب ان فن میں ابن علیہ سے کوئی مقدم نہیں سمجھا جاتا تھا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں ابن علیہ اور بشر بن مفضل کے سوا باقی ہر کوئی حدیث بیان کرتے ہیں کوئی نہ کوئی غلطی کر جاتے ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ابن علیہ ثقہ متقی اور پرہیزگار ہیں۔ یونس بن بکیر کہتے ہیں: میں نے شعبہ سے سنا ہے فرماتے تھے: ابن علیہ سید المحدثین ہیں۔ حماد بن سعید فرماتے تھے

ابنِ علیہ کے اخلاق و عادات یونس بن عبید کے اخلاق و عادات سے ملتے جلتے ہیں۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں میں بصرہ میں داخل ہوا۔ وہاں فنِ حدیث میں ابن علیہ سے بڑھ کر کوئی آدمی نہیں تھا۔ زیاد بن ایوب کہتے ہیں۔ میں نے ابنِ علیہ کے ہاتھ میں کبھی کتاب نہیں دیکھی۔ ایک دفعہ ابنِ علیہ نے منصبِ قضا اختیار کیا تو امام عبداللہ بن مبارک نے ان کی طرف اپنے اشعار بھیجے جن میں ان کو عہدہ قضا قبول کرنے پر ڈانٹ پلائی تھی۔

کہتے ہیں ایک دفعہ ابنِ علیہ امین پر داخل ہوئے۔ اس پر ناراض ہوئے اور اس سے تلخ کلامی کا ارادہ کیا کیونکہ اس کے منہ سے ایک ایسی بات نکل گئی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ خلق قرآن کا قائل ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ اس سے کسی نے پوچھا جس حدیث میں آتا ہے کہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑیں گی تو ان کی زبان ہے؟ اس نے کہا ہاں ان کی زبان ہے اس پر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ خلق قرآن کا قائل ہے حالانکہ اس سے اس طرح بیان کرتے میں غلطی ہو گئی تھی اور اس نے اس سے توبہ بھی کر لی تھی۔

آپ ذیقعدہ ۱۹۳ھ میں فوت ہوئے۔ غیلانیات میں ان کی انتہائی عالی احادیث موجود ہیں۔

۳۰۴ $\frac{۲۷۳}{۶}$ امام انس بن عیاض لیثی مدنی (ع)

آپ کی کنیت ابو ضمرہ ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے قابلِ اعتماد عالم ہیں۔ محدث مدینہ کے لقب سے پکارے جاتے تھے ۱۰۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ابو حازم اعرج، صفوان بن سلیم، ربیعۃ الرأی، سہیل بن ابی صالح، ہشام بن عروہ، شریک بن ابی نمر اور دوسرے لوگوں سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ ان کے شہر میں عالی سند ان پر ختم تھی۔ اور ان سے علی بن مدینی، احمد بن حنبل، احمد بن صالح، محمد بن عبداللہ بن عبد الحکم اور متعدد دوسرے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔ متقدمین میں سے بقیہ بن ولید ان سے روایت کرتے ہیں۔

یونس بن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں۔ میں نے ان سے بڑھ کر کوئی استاذ خوش اخلاق اور علم بڑھانے میں زیادہ سخاوت کرنے والا نہیں دیکھا ہے۔ ہمیں کہا کرتے تھے بخدا! اگر مجھ سے ہو سکے تو میں اپنا سارا علم تمہیں ایک مجلس میں سکھا دوں امام ابو زرعہ اور امام نسائی کہتے ہیں۔ لا بأس بہ۔ میں کہتا ہوں ان کا ۲۰۰ھ میں انتقال ہوا۔ اور ان کی احادیث سب کتابوں میں موجود ہے۔

۳۰۵ $\frac{۲۷۴}{۶}$ امام محمد بن ابی عدی

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ بعض کہتے ہیں ابو عمرو آپ کے والد ابراہیم کی کنیت ہے۔ نامور حافظ حدیث اور قابلِ اعتماد عالم ہیں۔ حمید طویل، داؤد بن ابی ہند، ابن عون، عوف اعرابی، حسین معلم اور ان کے طبقہ سے علمِ حدیث حاصل کیا اور ان سے امام احمد بن حنبل، فلاس، بندار، محمد بن مثنیٰ، حسن زعفرانی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ابو حاتم اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔

t.com

آپ نے ۷۰ سال سے زیادہ عمر پاکر ۱۹۴ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۰۶ ۵/۶ امام معاذ بن معاذ تمیمی بصری

آپ کی کنیت ابوالمثنی ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور بہت بڑے عالم ہیں۔ اس شہر میں قاضی بھی رہے ہیں۔ آپ نے سلیمان تیمی، حمید طویل، بہز بن حکیم، ابن عون، عوف بن ابی جمیلہ، محمد بن عمرو، شعبہ اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے ان کے دو بیٹوں عبداللہ اور مثنی کے علاوہ امام احمد بن حنبل، اسحاق، بندار، عبداللہ بن ہشام طوسی، سعدان بن نصر اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں بصرہ میں علم میں پختہ کاری ان پر ختم ہے۔ میں نے ان سے زیادہ عقلمند کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: میں نے بصرہ، کوفہ اور حجاز تک ان سے بڑھ کر پختہ کوئی آدمی نہیں دیکھا جب یہ مجھ سے اتفاق کریں تو پھر مجھے کسی مخالفت کرنے والے کی پرواہ نہیں۔ یہ مجھ سے دو مہینے بڑے ہیں اور ۱۱۹ھ کے آخر میں پیدا ہوئے۔ مروزی کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ سے سنا ہے فرماتے تھے: معاذ بن معاذ سے حدیث سن کر آنکھوں میں ٹھنڈک آجاتی ہے۔ محمد بن یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں۔ میں نے معاذ بن معاذ کو فرماتے ہوئے سنا ہے بخدا! جو شخص قرآن کو مخلوق کہتا ہے وہ زندیق ہے۔ میں کہتا ہوں آپ کا انتقال ربیع الآخر ۱۹۶ھ میں ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۰۷ ۵/۶ امام معاذ بن ہشام الدستوائی بصری (ع)

آپ بصرہ کے رہنے والے صاحب صدق حافظ حدیث ہیں۔ اپنے والد کے علاوہ ابن عون، اشعث [illegible] حرانی اور دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، علی، بندار [illegible] اسحاق کوسج اور متعدد دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔

آئمہ حدیث نے تمام کتابوں میں ان سے حجت پکڑی ہے۔ امام ابن معین فرماتے ہیں: صدوق ہیں لیکن حجت نہیں ہیں عباس بن عبدالعظیم کہتے ہیں: ان کے پاس ان کے والد کی دس ہزار احادیث تھیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: کبھی کبھی غلطی کر جاتے ہیں مگر میں امید کرتا ہوں کہ صدوق ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ ۲۰۰ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۰۸ ۶/۶ امام یحییٰ بن سعید بن ابان قرشی اموی

آپ کی کنیت ابوایوب ہے۔ قریش کے خاندان بنوامیہ کے ممتاز فرد ہیں اور کوفہ کے رہنے والے قابل اعتماد محدث ہیں۔ یحییٰ بن سعید انصاری، ہشام بن عروہ، برید بن عبداللہ بن ابی بردہ، اعمش، ابواسحاق اور دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے سعید بن یحییٰ صاحب المغازی کے علاوہ امام احمد بن حنبل، سریج بن یونس

fat.com

حمید بن ربیع اور بہت سے دوسرے لوگوں نے علمِ حدیث حاصل کیا۔
امام احمد فرماتے ہیں ان کے پاس اعمش کی غریب احادیث ہیں اور ان میں کسی قسم کا نقص نہیں ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ثقہ ہیں۔ میں کہتا ہوں انہوں نے آخر میں بغداد میں رہائش اختیار کر لی تھی اور جمل کے لقب سے مشہور تھے۔ شعبان ۱۹۴ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۰۹ $\frac{۲۸}{۶}$ امام یحییٰ بن سلیم قرشی طائفی (ع)

آپ کی کنیت ابوزکریا ہے۔ طائف کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ جوتوں اور خرمہروں کی تجارت کرتے تھے۔ مکہ معظمہ میں مستقل رہائش رکھتے تھے۔ اسماعیل بن امیہ، موسیٰ بن عقبہ، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، عبیداللہ بن عمر، ابن جریج اور متعدد دوسرے لوگوں سے علمِ حدیث حاصل کیا اور ان سے امام شافعی، اسحاق بن راہویہ، علی بن مسلم طوسی، حسن بن عرفہ اور حسن زعفرانی روایت کرتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے بھی ان سے ایک حدیث کا سماع کیا ہے۔
ابن سعد کہتے ہیں آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سلیم عالم فاضل تھے۔ ہم انہیں ابدال میں شمار کرتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ گدھے پر سوار ہو کر یہ نہیں کہتے تھے چلو بلکہ اس کی بجائے لا الٰہ الا اللہ فرماتے تھے
امام ترمذی فرماتے ہیں یحییٰ بن سلیم نے ۱۹۵ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۱۰ $\frac{۲۹}{۶}$ امام یونس بن بکیر شیبانی کوفی (م دت ق)

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ کوفہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث، نامور مورخ اور ممتاز عالم ہیں۔ کتاب المغازی کے مصنف ہیں۔ آپ نے اعمش، ہشام بن عروہ، عمر بن ذر، ابن اسحاق، کہمس بن حسن اور دوسرے لوگوں سے علمِ حدیث حاصل۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ، ابوکریب، یحییٰ بن معین، ابن نمیر، ابوسعید اشج، محمد بن عثمان بن کرامہ، احمد بن عبدالجبار عطاردی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔
یحییٰ بن معین کہتے ہیں صدوق ہیں ابوحاتم کہتے ہیں ان کا مقام راست گوئی ہے۔ ان کے متعلق امام ابوزرعہ سے پوچھا گیا، محدثین نے ان پر کس چیز کا انکار کیا ہے؟ فرمانے لگے جہاں تک مجھے علم ہے ان کی حدیث کا کسی نے انکار نہیں کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں حجت نہیں ہیں۔ ابن عدی نے ان کی متعدد غریب احادیث ذکر کی ہیں۔ ان میں سے ہشام بن عروہ سے پانچ اور اعمش عن انس سے دو حدیثیں روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ امام مسلم نے ان کی روایت متابعت میں ذکر کی ہے اور امام بخاری نے ان سے استشہاد کیا ہے۔ مطین کہتے ہیں آپ ۱۹۹ھ میں فوت ہوئے۔

۳۱۱ $\frac{۳۰}{۶}$ امام عبداللہ بن نمیر ہمدانی کوفی

آپ کی کنیت ابوہشام ہے۔ کوفہ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور حافظ کبیر محمد کے والد ہیں۔ امام اعمش،

اشعث بن سوار، اسماعیل بن ابی خالد، یزید بن ابی زیاد، عبیداللہ بن عمر اور متعدد دوسرے محدثین سے علم حدیث حاصل کیا ان سے امام احمد، ابن معین، ابن مدینی، اسحاق کوسج، احمد بن فرات، حسن بن علی بن عفان اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔ یحیی بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ آپ کا شمار کبار محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ نے ۷۸ سال عمر پاکر ۱۹۹ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالی

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت سعد بن ابی وقاص کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا۔ یعنی فرمایا تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں۔

۳۱۲ $\frac{۸۱}{۶}$ امام شجاع بن ولید بن قیس سکونی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابوبدر ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث، قابل اعتماد فقیہ اور صالح آدمی ہیں عطا بن سائب، مغیرہ بن مقسم، قابوس بن ابی ظبیان، خصیف، اعمش، ہشام بن عروہ اور متعدد دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابو ہمام، امام احمد بن حنبل، اسحاق، یحیی، علی، ابوبکر صاغانی، یحیی بن ابی طالب اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد فرماتے ہیں صدوق ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں ابوبدر بہت نماز پڑھنے والے اور بڑے پرہیزگار تھے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: میرے خیال میں کوفہ میں ابوبدر سے زیادہ عبادت کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ امام یحیی بن معین فرماتے ہیں ثقہ ہیں لیکن ابوحاتم کہتے ہیں: لین الحدیث ہیں۔ ان کی حدیث کمزور ہوتی ہے۔

میں کہتا ہوں اصحاب صحاح ستہ نے ان سے حجت پکڑی ہے اور ۲۰۴ھ میں فوت ہوئے

اس طبقہ کے حفاظ حدیث میں ایک جماعت کا ذکر نہیں ہوا، وہ ویسے تذکرے سنتے ایسے ان کا [illegible]

اس طبقہ کے زمانہ میں ورش، یزیدی، کسائی اور اسماعیل بن عبداللہ مکی قسط جیسے بہت سے محدثین اور ائمہ قرات و تجوید، فقیہ عراق محمد بن حسن اور فقیہ مصر عبدالرحمن بن قاسم جیسے فقہا اور شفیق بلخی، معروف کرخی، داؤد طائی اور فضیل (جن کا تذکرہ ہو چکا ہے) جیسے بیشمار مشائخ عظام اور صوفیائے کرام موجود تھے۔ حکومت اسلامیہ خاندان برامکہ اور ہارون رشید جیسے باجبروت خلیفہ کے زیر نگین تھی۔ ان کے بعد حکومت میں زوال شروع ہوا۔ امین کے عہد میں حالات بہت بگڑ گئے۔ اور خلافت کی گرفت بڑی حد تک ڈھیلی پڑ گئی۔ ان کے قتل ہونے اور ۱۹۸ھ میں مامون کے بر سر اقتدار آنے کے بعد فتنہ تشیع نے سر اٹھایا۔ علم کلام کا دور شروع ہوا۔ قدیم فلسفہ اور منطق یونان کو عربیت کا جامہ پہنایا گیا۔ ستاروں کی دیکھ بھال کے لیے رصد گاہیں قائم ہوئیں اور کچھ نئے نئے اس قسم کے علوم و فنون ایسے ایجاد ہوئے جو علم نبوت اور توحید اہل ایمان سے کسی طرح مطابقت نہیں رکھتے تھے۔ ان کی ایجاد سے پہلے لوگ نہایت سکون اور امن کی زندگی بسر کر رہے تھے مگر ان کے منصۂ شہود پر آنے کے بعد روافض اور معتزلہ کا زور بڑھ گیا۔ مامون نے لوگوں کو خلق قرآن کا عقیدہ اپنانے پر مجبور کیا۔ اس کی طرف کھلم کھلا دعوت دی اور اس سے انکار کرنے پر علمائے حق

کو سخت ترین مصائب و آلام کا تختۂ مشق بنایا۔ یہ کتنا اندھیر ہے کہ منکر کو معروف اور معروف کو منکر کہنے پر مجبور کیا جائے۔ فلاسفہ کے عقلی ڈھکوسلوں کو مقدم رکھا جائے۔ اور متبعینِ رسول سے منقول علوم کو پچھلی صفوں میں دھکیل دیا جائے۔ قرآنِ حکیم میں کج بحثی سے کام لیا جائے اور سننِ احادیث کے متعلق نفرت پیدا کر کے بندگانِ خدا کو گمراہی کے اتھاہ سمندر میں غرق کر دیا جائے۔

پس اے مردِ مومن! ہلاکت کے نازل ہونے سے پہلے دور بھاگ اور گمراہ کن خواہشات اور بے کار بحثوں میں اُلجھا دینے والی عقلوں سے اپنا دامن بچا۔ ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم۔

t.com

ساتواں طبقہ

اس طبقہ کے حفاظ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ میں نے ان میں سے چوٹی کے ایک سو[1] ائمہ کا ذکر کیا ہے۔

۳۱۲ 1/7 امام عبدالرحمٰن بن مہدی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو سعید ہے۔ آپ بصرہ کے رہنے والے حافظ کبیر اور عالم شہیر ہیں۔ موتیوں کا کاروبار کرنے کی وجہ سے لؤلؤی کے لقب سے ملقب ہیں۔ بنوازد اور ایک قول کے مطابق بنو عنبر سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ ۱۳۵ھ میں پیدا ہوئے آپ نے ایمن بن نابل، ہشام دستوائی، معاویہ بن صالح، ابو خلدہ، شعبہ، سفیان اور دوسرے بہت سے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام عبداللہ بن مبارک، امام احمد، اسحاق، ابن مدینی، بندار، عبدالرحمٰن رستہ، محمد بن یحییٰ، عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور حارثی اور بہت سے دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: آپ یحییٰ بن سعید قطان سے زیادہ فقیہ اور علم حدیث میں وکیع سے زیادہ پختہ کار ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی کتابوں میں حدیث کا سرمایہ تازہ بتازہ محفوظ کیا ہوا تھا۔ ایک دفعہ ان دونوں میں سفیان ثوری کی تقریباً ۵۰ احادیث میں اختلاف ہو گیا۔ ہم نے بنظر غائر دیکھا تو عبدالرحمٰن کی بات کو درست پایا۔ ایوب بن متوکل کہتے ہیں: جب ہم دین و دنیا دونوں کو پرشباب دیکھنا چاہتے تو امام عبدالرحمٰن کے گھر کا قصد کرتے۔ قاضی اسماعیل کہتے ہیں: میں نے امام علی بن مدینی سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عبدالرحمٰن سب لوگوں سے زیادہ علم حدیث جانتے ہیں۔ میں نے اعمش کی بیان کردہ تمام احادیث ضبط کر لینے کے بعد ایک دفعہ ان سے کہا اب اعمش کی احادیث کے متعلق میرے علم میں کون اضافہ کر سکتا ہے؟ انہوں نے تھوڑی دیر سر جھکایا اور منصور بن ابی الاسود جیسے ان اساتذہ سے چن چن کر تیس احادیث بیان کیں جن سے میں نے ملاقات نہیں کی تھی اور قصداً نیچے اتر کر ان سے روایت لینا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ محمد بن ابی بکر مقدمی کہتے ہیں: میں نے سنی اور ان سنی روایات اور لوگوں کی حدیث کو عبدالرحمٰن سے بڑھ کر ضبط کرنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

قواریری کہتے ہیں امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے مجھے زبانی ۲۰ ہزار احادیث املا کرائیں۔ عبیداللہ بن سعید کہتے

---

[1] اس طبقہ میں ایک سو چھ محدثین کا ذکر ہے۔ ان میں سے تین محدثین ہشام بن عمار، ابو عبیدہ اور فراء حافظ ہیں اور دو حضرات شبابہ اور ابو حذیفہ کا امام ذہبی نے ترجمہ درج نہیں کیا اور ایک صاحب جن کا نام واقدی ہے، ضعیف ہیں اور ان کا بھی امام ذہبی نے مکمل ترجمہ نہیں دیا۔

fat.com

ہیں۔ میں نے امام عبدالرحمٰن بن مہدی سے سنا ہے فرماتے تھے۔ کسی شخص کو جب تک وہ صحیح اور غیر صحیح احادیث میں تمیز نہیں کر سکتا۔ امامت کا درجہ دینا جائز نہیں۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں۔ حدیث کے بارہ میں عبدالرحمٰن کا علم جادو کی حیثیت رکھتا ہے۔ ابوعبید کہتے ہیں میں نے امام عبدالرحمٰن بن مہدی سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے کسی استاد کی کوئی ایسی حدیث نہیں چھوڑی جسے بیان کرتے وقت ان کا نام لے کر خدا تعالیٰ سے ان کے حق میں دعا نہ کی ہو۔ عبدالرحمٰن رستہ فرماتے ہیں، مجھے یحییٰ نے بتایا کہ میرے والد امام عبدالرحمٰن بن مہدی اکثر ساری ساری رات قیام کیا کرتے تھے۔ ایک رات قیام میں مصروف رہے اور صبح کے قریب تھک کر بستر پر دراز ہو گئے۔ ایسے سوئے کہ سورج نکلنے کے بعد آنکھ کھلی اور صبح کی نماز فوت ہو گئی۔ اس کا آپ کو اتنا غم ہوا کہ آئندہ دو ماہ تک اپنے لیے بستر پر سونا حرام کر لیا چنانچہ ضرورت کے وقت دو مہینے زمین پر ہی لیٹا کیے۔ جس سے آپ کے جسم پہ زخم پیدا ہو گئے۔

خلق قرآن کے متعلق آپ کا عقیدہ ابراہیم بن زیاد دبلان کہتے ہیں: امام عبدالرحمٰن نے مجھ سے کہا: اگر میری حکومت ہوتی تو میں قرآن کو مخلوق کہنے والے کی گردن اڑا کر اس کی لاش دجلہ میں بہا دیتا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں عبدالرحمٰن کے پاس علم حدیث یحییٰ بن سعید قطان سے زیادہ تھا۔ عجلی کہتے ہیں: عبدالرحمٰن نے بلا در پیا تو انہیں برص کی بیماری لاحق ہو گئی۔ اور ابوداؤد نے پیا تو وہ جذام میں مبتلا ہو گئے۔ نعیم بن حماد کہتے ہیں میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے پوچھا آپ حدیث میں جھوٹ کیسے معلوم کر لیتے ہیں؟ فرمانے لگے جیسے ڈاکٹر دیوانے کو معلوم کر لیتے ہیں۔

امام عبدالرحمٰن عظیم الشان فقیہ اور بلند پایہ متقی تھے۔ احمد بن سنان کہتے ہیں: امام عبدالرحمٰن کی مجلس میں باتیں نہیں ہوتی تھیں کوئی وہاں قلم نہیں بنا سکتا تھا اور نہ کوئی بلا وجہ کھڑا ہو سکتا تھا۔ لوگ اس طرح خاموش ہوتے جیسے ان کے سروں پہ پرندے بیٹھے ہیں یا وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ علی بن مدینی کہتے ہیں اگر مجھے بیت اللہ میں کھڑے ہو کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم کھانی پڑے کہ میں نے عبدالرحمٰن جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا تو میں کھا سکتا ہوں۔ نیز فرماتے تھے کہ مدینہ منورہ کے فقہائے سبعہ کے فتاوے کا امام زہری پھر امام مالک اور ان کے بعد عبدالرحمٰن کو سب لوگوں سے زیادہ علم تھا۔ آپ ہر رات نصف قرآن کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ امام ذہلی فرماتے ہیں: درس دیتے وقت میں نے عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں کبھی کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ ابن نمیر کہتے ہیں میں نے امام عبدالرحمٰن سے سنا ہے فرماتے تھے حدیث کی پہچان اللہ کی طرف سے الہام ہے۔ رستہ کہتے ہیں میں نے امام عبدالرحمٰن سے سنا ہے فرماتے تھے جہمیہ اللہ تعالیٰ سے کلام کی نفی کرتے ہیں۔ اور قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں مانتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلامی کی اور تاکیداً فرمایا وکلم اللہ موسیٰ تکلیماً۔

امام عبدالرحمٰن جمادی آخرہ ۱۹۸ھ میں فوت ہوئے اور آپ کا ترکہ آپ کے بیٹوں اور آپ کے والد مہدی میں تقسیم ہوا۔ مہدی ایک عامی آدمی تھا۔ مجھے اپنی سند سے ان کے واسطہ سے حضرت عقبہ بن عامر کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین اوقات میں نماز پڑھنے اور میت کو دفن کرنے سے منع فرمایا

t.com

کرتے تھے۔ سورج طلوع ہوتے وقت، زوال کے وقت اور جس وقت سورج غروب ہو رہا ہو۔

امام مسلم نے یہ حدیث ابن وہب عن موسیٰ بن علی کی روایت سے اپنی کتاب صحیح مسلم میں ذکر کی ہے۔

۳۱۴ ۲/۷ امام مَعن بن عیسیٰ مدنی اَشجعی (ع)

آپ کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ بنو اشجع سے نسبت ولاء رکھتے ہیں اور ریشم کا کاروبار کرنے کی وجہ سے قزاز کے لقب سے مشہور ہیں۔ حجت ہیں اور آپ کا شمار ممتاز ائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔ آپ نے ابن ابی ذئب، معاویہ بن صالح، مالک، موسیٰ بن علی اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ امام مالک کے کبار، حافظ ضابط اور مفتی تلامذہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان سے ابن ابی خیثمہ، ہارون حمال، یونس بن عبدالاعلیٰ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابو حاتم کہتے ہیں: آپ مجھے ابن وہب سے زیادہ پسند ہیں۔ آپ امام مالک کے سب تلامذہ سے زیادہ پختہ ہیں محدثین کی ایک جماعت سے مجھے ان کی عالی احادیث حاصل ہوئی ہیں۔ ان کے واسطہ سے مجھے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتی ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کے ساتھ ہاتھ سے ہاتھ نہیں ملایا۔

امام نسائی نے اپنی تصنیف "مسند مالک" میں یہ حدیث معاویہ بن صالح عن یحییٰ بن معین سے روایت کی ہے امام معن نے شوال ۱۹۸ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

۳۱۵ ۳/۷ امام محمد بن عُبید اَحدب کوفی طَنافِسی (ع)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ثقہ اور نامور حافظ حدیث ہیں۔ بنو حنیفہ سے نسبت ولاء رکھتے تھے۔ ۱۲۴ھ میں پیدا ہوئے اور ہشام بن عروہ، اعمش، اسماعیل، عبیداللہ، ابن اسحاق اور مسعر سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے ان کے بھائی یعلیٰ، امام احمد، یحییٰ بن معین، اسحاق، ابو شیبہ کے دونوں بیٹوں، عباس دوری، احمد بن فرات اور دوسرے بہت سے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔

آپ علم حدیث کو خوب منضبط کرنے والے تھے۔ عرصہ تک بغداد میں رہے۔ ان کے بھائی یعلیٰ کا بیان ہے کہ وہ ان سے دو سال بڑے تھے۔ اثرم کہتے ہیں: میں نے امام احمد سے یعلیٰ، محمد اور عمر تینوں بھائیوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ان سب کی توثیق کی۔ ابو جعفر بن ابی شیبہ کہتے ہیں میں نے امام یحییٰ بن معین سے عبید کے ان تینوں بیٹوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی ان سب کو ثقہ کہا اور فرمایا یعلیٰ ان سب سے زیادہ پختہ کار ہیں۔ محمد بن عبداللہ بن عمار کہتے ہیں سب ہی پختہ ہیں لیکن حفظ میں یعلیٰ اور فقہ حدیث میں محمد احدب بڑھے ہوئے ہیں۔ عمر کی شیخ الحدیث ہیں۔

یعقوب سدوسی کہتے ہیں: محمد بن عبید موالی ایاد کافی عرصہ تک بغداد میں مقیم رہے پھر کوفہ واپس آگئے اور

fat.com

۲۰۴ھ میں وہاں ہی انتقال فرمایا۔ یہ حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے افضل سمجھتے تھے۔ کوفہ میں اس نظریہ کے حامل بہت کم لوگ تھے۔ اکثریت یا تو حضرت علیؓ کو افضل سمجھتی تھی یا ان دونوں کے بارہ میں توقف کی راہ پر گامزن تھی۔ میں نے امام علی بن مدینی سے سنا ہے ایک دن محمد بن عبید کا ذکر کیا تو فرمایا دانا آدمی تھے۔ عجلی کہتے ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ ثقہ ہیں۔ ان کو ۴ ہزار احادیث ازبر یاد تھیں۔ ابن سعد کہتے ہیں ثقہ، کثیر الحدیث اور متبع سنت ہیں ۲۰۴ھ میں فوت ہوئے۔ لیکن خلیفہ اور مطین نے سال وفات ۲۰۵ھ بتایا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابوذر ؓ کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ بولے وہ اپنی جگہ آگ میں بنا لے۔

۲۱۶ ۔ ۴ ۔ امام یعلیٰ بن عُبَید طنافسی (ع)

آپ کی کنیت ابو یوسف ہے۔ پختہ کار اور نامور حافظِ حدیث ہیں۔ مذکور الصدر امام محمد بن عبید کے بھائی ہیں۔ پہلے گذر چکا ہے کہ یہ (یعلیٰ) ان سے ۹ سال بڑے تھے۔ آپ نے یحییٰ بن سعید انصاری، ابوحیان یحییٰ بن سعید تیمی، عبدالملک بن ابی سلیمان، زکریا بن ابی زائدہ، اعمش اور ان کے طبقہ سے علم حدیث کا سماع کیا۔ کوفہ کے حفاظِ حدیث میں شمار ہوتے تھے اور ان سے اسحاق بن راہویہ، ابن نمیر، محمود بن غیلان، محمد بن یحییٰ، عبد بن حمید، احمد بن فرات، علی بن حرب اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: صالح اور صحیح الحدیث تھے۔ ایک جماعت بیان کرتی ہے کہ امام یحییٰ بن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ سعید بن ایوب بخاری کہتے ہیں: یعلیٰ کو اپنی اکثر احادیث یا اپنا سارا علم زبانی یاد تھا اور میں نے وکیع سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ اپنے سب بھائیوں میں حدیث کو زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔ احمد بن یونس کہتے ہیں میں نے یعلیٰ سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا اور نہ میں یعلیٰ کے سوا کوئی ایسا آدمی جانتا ہوں جو علم پڑھنے پڑھانے میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی طلب کرتا ہو۔ ابن فرات کہتے ہیں۔ میں نے یعلیٰ کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ ابن عمار کہتے ہیں یعلیٰ اپنے سب بھائیوں سے بڑے حافظِ حدیث ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں۔ امام یعلیٰ ۵ شوال ۲۰۹ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے ان کے واسطہ سے بالترتیب ابو مسعود انصاری اور حضرت ابوہریرہ کی درج ذیل دو حدیثیں ملی ہیں۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کو کسی کے مرنے سے گرہن نہیں لگتا یہ اللہ تعالیٰ کے دو نشان ہیں جب ان کو گرہن لگا دیکھو تو فوراً اٹھ کر نماز میں مصروف ہو جاؤ۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سہو کی صورت میں) مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔ غیلانیات میں محمد بن جہضم کے واسطہ سے یعلیٰ کی یہ حدیث موقوف بیان ہوئی ہے۔

Marfa

۳۱۷ ۵/۷ امام یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری

آپ کی کنیت ابو یوسف ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ بعد میں بغداد جا بسے تھے۔ آپ نے اپنے والد کے علاوہ عاصم بن محمد عمری، محمد بن اخی الزہری، شعبہ، لیث اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام احمد، اسحاق، عبد بن حمید، ذہلی، عباس، یعقوب بن شیبہ، ابوبکر صغانی اور ان کے سوا دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔

ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے ثقہ ہیں۔ جلیل القدر ہیں اور علم و فضل، تورع و پرہیزگاری اور حفظ و ضبط میں اپنے بھائی سعد پر فوقیت رکھتے ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے کہا ہے ثقہ ہیں۔ شوال ۲۰۸ھ کو وزیر حسن بن سہل کے پاس [illegible] فم الصلح میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے ان کے واسطے سے حضرت ابو سعید خدری کی روایت پہنچی ہے فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا لوگ میرے سامنے پیش ہوئے انہوں نے قمیضیں پہن رکھی تھیں کسی کی قمیض پستانوں تک تھی اور کسی کی اس سے نیچے تک [illegible] ان کی قمیض [illegible] گھسٹ رہی تھی لوگوں نے کہا آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ فرمایا اس سے دین مراد ہے۔

۳۱۸ ۶/۷ امام وہب بن جریر بن حازم البصری

آپ کی کنیت ابو العباس ہے۔ بصرہ کے رہنے والے [illegible] حافظ حدیث ہیں [illegible] رکھتے ہیں۔ [illegible] حدیث [illegible] والد [illegible] اور دوسرے لوگوں سے سماع کیا اور ان سے امام احمد [illegible] بن ابی العوام اور دوسرے بہت سے لوگ [illegible] کی ہے۔ احمد عجلی کہتے ہیں بصرہ کے رہنے والے ہیں ثقہ ہیں [illegible] میں انتقال کیا۔ ابن سعد کہتے ہیں آپ [illegible] پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان سے [illegible] عمر رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے لیے نکلے اور راستے میں ایک قبر دیکھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قبیلہ ثقیف کے جد امجد ابو رغال کی قبر ہے [illegible] حرم سے نکلا تو اس مقام پر اسے اس عذاب نے آلیا جس سے اس کی قوم ہلاک ہوئی تھی۔ چنانچہ یہیں دفن ہوا۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ساتھ سونے کی ایک ٹہنی دفن ہے [illegible]

یہ سن کر لوگوں نے جلدی جلدی قبر کھودی اور سونے کی چھڑی نکال لی۔ یہ حدیث امام ابوداؤد نے یحییٰ بن معین کے واسطہ سے اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔

۳۱۹ ۔ امام بشر بن عمر زہرانی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ حافظ حدیث ہیں۔ آپ نے عکرمہ بن عمار، شعبہ، عاصم بن محمد عمری، ہمام بن یحییٰ، امام مالک اور ان کے اہل طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے اسحاق بن راہویہ، اسحاق کوسج، ذہلی، نصر بن علی، محمد بن یحییٰ قطعی اور دوسرے لوگوں نے سماع کیا۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں صدوق ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں ثقہ ہیں اور ۲۰۷ھ کے شروع میں فوت ہوئے۔ لیکن دوسرے محدثین نے ان کی تاریخ وفات ۲۰۶ھ کا آخری دن بتائی ہے۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میری اُمت پر مشقت پڑنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ یہ حدیث امام نسائی نے اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔

۳۲۰ ۔ امام عبداللہ بن داؤد بن عامر ہمدانی خُرَیبی (خ ۴)

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور اہل علم کے پیشوا ہیں۔ بصرہ کے محلہ خریبہ میں رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے خریبی کہلاتے ہیں۔ انہوں نے ہشام بن عروہ، اعمش، ثور بن یزید، ابن جریج، اوزاعی اور ان کے اہل طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ان کے شیوخ حسن بن صالح اور سفیان بن عیینہ کے علاوہ مسدد، بندار، فلاس، کدیمی، بشر بن موسیٰ اور دوسرے بہت سے لوگ مستفیض ہوئے۔

ابن سعد کہتے ہیں: آپ ثقہ، عابد اور تصوف پسند تھے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں۔ زید بن اخزم کہتے ہیں: میں نے خریبی سے سنا ہے فرماتے ہیں آدمی پر واجب ہے کہ وہ اپنے لڑکے کو علم حدیث حاصل کرنے پر مجبور کرے کیونکہ دین کلام سیکھنے سے نہیں آتا۔ دین احادیث نبویہ حاصل کرنے سے آتا ہے۔ کدیمی ان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے زندگی میں صرف ایک دفعہ جھوٹ بولا ہے۔ میرے باپ نے مجھ سے پوچھا استاذ سے قرآن کا سبق پڑھ آئے ہو؟ میں نے کہا ہاں پڑھ آیا ہوں حالانکہ میں نے سبق نہیں پڑھا تھا۔ امام وکیع فرماتے ہیں، عبداللہ بن داؤد کو ایک نظر دیکھنا عبادت ہے۔ اسماعیل قاضی کہتے ہیں: جب یحییٰ بن اکثم خریبی کے پاس حدیث پڑھنے گئے تو خریبی نے کہا امام ابوحنیفہ نے بہت سے مسائل سے رجوع کر لیا ہے بولے جوں جوں فقیہ کے علم میں وسعت پیدا ہوتی ہے اسے رجوع کرنا پڑتا ہے۔ خریبی کہا کرتے تھے کاش! میں جنت میں داخل ہونے کے بعد اس کی دیوار کی ایک اینٹ بن جاؤں۔ بعض دوسرے علماء کی طرح خریبی نے بھی تورع اور بزدلی

Marfa

کے پیشِ نظر مسئلہ خلقِ قرآن میں توقف کا مسلک اختیار کر لیا تھا۔

۲۱۳ھ میں داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ آخر عمر میں درسِ حدیث بند کر دیا تھا۔ اس لیے امام بخاری نے ان سے حدیث کا سماع نہیں کیا۔ البتہ ان کے تلامذہ سے روایت کرتے ہیں۔ مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطے سے اُم داود وابشیہ کی یہ حدیث ملی ہے کہتی ہیں: میں نے حضرت علی بن ابی طالب کو مرغی کا گوشت شراب سے بنے ہوئے سرکہ میں ڈبو کر کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۳۲۱ $\frac{9}{7}$ امام عبد الوہاب بن عطا خَفَّاف عِجلی (م ۴)

آپ کی کنیت ابو نصر ہے۔ بصرہ کے رہنے والے چوٹی کے علماء میں ایک نامور عالم اور ممتاز محدث ہیں۔ آپ حمید، خالد حذاء، جریری، سلیمان تیمی، محمد بن عمرو، ابن عون سے روایت کرتے ہیں۔ امام سعید بن ابی عروبہ کی خدمت میں ایک عرصہ رہے اور مشہور قاری ابو العلاء بن عمرو سے فنِ قرأت سیکھا اور ان سے امام احمد، زعفرانی، عباس دوری، عمرو ناقد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ابی طالب اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

ابنِ سعد کہتے ہیں، آپ کثیر الحدیث ہیں اور سعید بن ابی عروبہ کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے مشہور ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں؛ ثقہ ہیں۔ اسی طرح دارقطنی نے بھی ان کی توثیق کی ہے مگر امام بخاری فرماتے ہیں: قوی نہیں ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں عبد الوہاب سعید کی حدیث خوب جانتے ہیں۔ دوسرے محدثین کہتے ہیں: صالح، نیکوکار اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہت رونے والے تھے۔

آپ ۲۰۴ھ کے آخر میں فوت ہوئے بعض نے سالِ وفات ۲۰۶ھ بتایا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بجز مسجد الحرام، میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری کسی بھی مسجد میں ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

۳۲۲ $\frac{10}{7}$ امام عبد الرحمٰن بن غزوان قُراد خُزاعی (خ د ت س)

آپ کی کنیت ابو نوح ہے۔ بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ انہوں نے عوف، یونس بن ابی اسحاق، شعبہ اور متعدد دوسرے ائمہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام احمد بن حنبل، ابن معین، ابو اسحاق جوزجانی، ابو بکر صاغانی، حارث تمیمی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام علی بن مدینی اور دوسرے محدثین نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ میں کہتا ہوں ان کی بعض احادیث میں نکارت پائی گئی ہے آپ ۲۰۷ھ میں فوت ہوئے اور بکثرت زبانی احادیث بیان کیا کرتے تھے۔ مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطے سے حضرت ابن عباس کی یہ حدیث ملی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثابت بن

Marfat.c

قیس کی عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی مجھے ثابت کی دینی اور اخلاقی حالت پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں مسلمان ہو کر نافرمانی کو ناپسند کرتی ہوں (اور اس کے گھر آباد نہیں رہنا چاہتی) آپ نے فرمایا اس کا مہر میں دیا ہوا باغ واپس کرنے کو تیار ہو؟ بولی ہاں میں اس کا باغ واپس کرتی ہوں۔ چنانچہ آپ نے باغ واپس کر دینے کا حکم دیا۔ اور ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔ یہ حدیث امام بخاری نے محمد بن عبداللہ مخرمی عن قراد سے اپنی جامع الصحیح میں بیان کی ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

۳۲۳ ۱۱/۷ امام عمر بن ہارون الثقفی بلخی (ت ق)

آپ کی کنیت ابوحفص ہے۔ آپ بلخ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور خراسان کے وسیع العلم عالم ہیں کسی قدر ضعف کے باوجود علم کا خزانہ ہیں۔ ابن جریج، ثور بن یزید، سعید بن ابی عروبہ، صفوان بن عمرو، سلمہ بن وردان اوزاعی شعبہ اور دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے عثمان، قتیبہ، احمد، ابن حمید، نصر بن علی، سریج بن یونس اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

ابوغسان زنیج کہتے ہیں کہ عمر بن ہارون فرماتے ہیں: میں نے اپنی ۷۰ ہزار احادیث میں سے ابوجزء کی ۲۰ ہزار اور عثمان بتی کی اتنے اتنے ہزار حدیثیں چھوڑ دی ہیں۔ ابار کہتے ہیں میں نے ابوغسان سے پوچھا ان کا کیا حال ہے۔ بولے بہز فرماتے تھے: میرے خیال میں یحییٰ بن سعید نے از شرِ حسد ان کے متعلق کہا ہے کہ یہ ابن جریج سے بہت زیادہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ کیا جو شخص ایک محدث کی خدمت میں ۱۲ سال رہے وہ اس سے زیادہ احادیث بیان نہیں کرے گا۔ ابوغسان کہتے ہیں مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان کی والدہ کتابتِ حدیث میں ان کی مدد کیا کرتی تھیں۔ مسلم بن عبدالرحمن بلخی کا بیان ہے کہ ابن جریج نے ان کی والدہ سے شادی کر لی تھی اس لیے انہوں نے ابن جریج سے زیادہ سماع کیا ہے۔ خطیب نے اپنی سند سے ابوعاصم سے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ عمر بن ہارون کا ذکر کیا تو فرمایا: ہمارے نزدیک عمر بن ہارون نے عبداللہ بن مبارک سے زیادہ اچھے طریق سے علم حدیث حاصل کیا ہے۔

کہتے ہیں کہ کسی نے امام سے عمر بن ہارون کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ باوجود اس کے بکثرت احادیث لینے کے میں انکی غلطی معلوم نہیں کر سکا کسی نے کہا عبدالرحمن بن مہدی کہا کرتے تھے ان کا کوئی قدر ومنزلت نہیں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ ان پر حملہ کیا کرتے تھے۔

احمد بن سیار کہتے ہیں: یہ کثیر السماع تھے۔ قتیبہ ان کی بے حد تعریف کرتے تھے اور ان کو ثقہ کہتے تھے۔

میں کہتا ہوں امام یحییٰ بن معین نے ان کی تکذیب کی ہے اور یہ جرح ان سے دو طریق سے ثابت ہو چکی ہے اور ایک مرتبہ کہا لیس بشئ۔ ابوداؤد کہتے ہیں: ثقہ نہیں ہیں۔ امام نسائی اور دوسرے محدثین نے کہا ہے: متروک ہیں: میں کہتا ہوں ان کے ضعف میں کوئی شک نہیں لیکن اس کے باوجود امامت کے درجہ پر فائز ہیں اور مختلف قراءات یاد رکھنے میں ماہر ہیں۔ آپ سنہ ۱۹۴ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے واسطے سے حضرت نواس بن سمعان کی یہ حدیث پہنچی ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا۔ اللھم بارک لامتی فی بکورھا۔ الٰہی میری امت کے پہلے پہر (صبح سویرے) کے کاموں میں برکت عطا فرما۔

۳۲۴ ۱۲/۷ امام بہز بن اسد البصری

آپ کی کنیت ابوالاسود ہے۔ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ عالم [illegible] حافظ حدیث ہیں۔ [illegible] معلی کے بھائی ہیں۔ انہوں نے امام شعبہ، یزید بن ابراہیم تستری، ابوبکر نہشلی اور حماد بن سلمہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام احمد، بندار، احمد بن سنان، عبداللہ بن [illegible] اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ جلیل القدر علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ عبدالرحمن [illegible] کہتے ہیں [illegible] امام بہز سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔ انہوں نے ۱۹۷ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطے سے اشعث بن قیس کی یہ حدیث ملی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار وہ شخص ہے جو لوگوں کا [illegible] شکر ادا کرتا ہے۔ اس سند کا راوی عبدالرحمن مجہول ہے اور ان سے [illegible] عبداللہ بن شریک اس حدیث کے روایت کرنے میں منفرد ہے اور صحاح ستہ میں اس کا وجود نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: علم حدیث میں [illegible] ابن سعد کہتے ہیں ثقہ، حجت اور کثیر الحدیث ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۲۵ ۱۲/۱۲ امام ازہر بن سعد باہلی البصری

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ [illegible] کے عالم اور فن حدیث میں حجت ہیں۔ انہوں نے [illegible] علم حدیث حاصل کیا اور ان سے [illegible] استفادہ کیا۔ متقدمین میں سے [illegible] تھے۔ ابن عون نے [illegible] وصیت [illegible] میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطے سے [illegible] حدیث ملی ہے [illegible] کے استعمال کرنے [illegible]

۳۲۶ ۱۴/۷ حافظ ہشام کلبی

یہ ان لوگوں سے ہے جن سے محدثین نے ثقہ اور قابل اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے حدیث لینا ترک کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اس کو حافظِ حدیث میں داخل نہیں کیا۔ اس کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ ابوالمنذر ہشام بن محمد بن سائب الکوفی الرافضی النسابہ اس سے ابوالاشعث۔ خلیفہ بن خیاط، محمد بن ابی السری اور محمد بن سعد نے حدیث لی ہے۔ اس سے روایت ہے کہ اس نے تین دن میں پورا قرآنِ حکیم حفظ کر لیا تھا۔ مستند احادیث کم ہی روایت کرتا ہے۔ صرف مؤرخ ہے اور بہت بڑا عالم ہے۔ اور ۲۰۶ھ میں فوت ہوا۔

۳۲۷ ۱۵/۷ امام عبداللہ بن بکر سہمی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو وہب ہے۔ آپ بصرہ کے رہنے والے اہلِ صدق و صفا حافظِ حدیث ہیں۔ آپ بغداد میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ آپ نے اپنے والد بکر بن حبیب کے علاوہ حمید طویل، ابنِ عون، ہشام بن حسان اور حاتم بن ابی صغیرہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام احمد بن حنبل، ابنِ ابی شیبہ، ابنِ مدینی، عبداللہ بن منیر مروزی حارث بن ابی اسامہ، محمد بن فرج ازرق اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد اور محدثین کی ایک جماعت نے ان کی توثیق کی ہے آپ علم حدیث اور علم فقہ میں چوٹی کے عالم تھے۔ ان کے والد کبار ائمہ عربیت میں شمار ہوتے ہیں۔ اسّی سال سے زیادہ عمر پا کر ۲۰۸ھ میں انتقال فرمایا۔ مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت انس کی یہ روایت ملی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ صحابہ کے ساتھ ایک راستہ سے گذر رہے تھے۔ ایک عورت آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول! مجھے آپ سے کچھ کام ہے آپ نے فرمایا۔ اے ام فلاں! کسی نزدیک گلی کے کونے میں بیٹھو میں تمہاری بات سنتا ہوں، چنانچہ وہ ایک کونہ میں چلی گئی اور آپ نے وہاں جا کر اس کی بات سنی اور اس کی حاجت پوری کی۔

۳۲۸ ۱۶/۷ امام عبدالصمد بن عبدالوارث بصری (ع)

آپ کی کنیت ابوسہل ہے۔ آپ بنو تمیم سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں اور اس فن میں حجت ہیں۔ نیز محدث بصرہ کے لقب سے ملقب ہیں۔ آپ اپنے والد کے علاوہ ہشام دستوائی، عکرمہ بن عمار، ربیعہ بن کلثوم، حرب بن میمون، حرب بن ابی العالیہ، حرب بن شداد اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابنِ معین، ابنِ راہویہ، بندار، ذہلی، عبد اور ان کے صاحبزادے عبدالوارث بن عبدالصمد مستفیض ہوئے۔ ابوحاتم کہتے ہیں آپ صدوق ہیں۔ ابنِ سعد کہتے ہیں ۲۰۷ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطہ سے حضرت ابوذرؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے۔ ایک دفعہ صحابہ کرام نے عرض

Marfa

کی یارسول اللہ! ایک شخص آخرت کے لیے عمل صالح کرتا ہے اور اس کی وجہ سے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔ یہ ریاکاری تو نہیں؟ آپ نے فرمایا یہ مومن کے لیے جلدی ملنے والی بشارت ہے۔

یہ حدیث امام مسلم اپنی صحیح میں ابوموسیٰ الزمن عن عبدالصمد کے واسطے سے لائے ہیں۔

۳۲۹ ‏$\frac{17}{7}$‏ امام حجاج بن محمد اعور مصیصی (ث)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ مصیصہ کے رہنے والے ممتاز حافظ اور ایک پختہ کار عالم ہیں۔ اصل میں ترمذ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو ابوجعفر منصور کے مولیٰ سلیمان بن خالد سے نسبتِ ولاء حاصل ہے۔ ابن جریج، عمر بن ذر، حریز بن عثمان اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا، اور ان سے امام احمد، زعفرانی، ہلال بن علاء، یوسف بن سعید بن مسلم روایت کرتے ہیں۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: مجھے اطلاع ملی ہے کہ یحییٰ بن معین نے ان سے تقریباً ۵ ہزار حدیثیں لکھیں۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں یہ ابن جریج کے سب تلامذہ سے زیادہ پختہ ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں ان کے ضبط، صحت حدیث اور الفاظ کی درستی پر تعجب ہوتا ہے اور آپ نے ان کی بےحد تعریف کی۔ ربیع الاول ۲۰۶ھ میں فوت ہوئے۔

امام احمد فرماتے ہیں انہوں نے تفسیر کے علاوہ ابن جریج کی تمام کتابیں ان کو پڑھ کر سنائیں اور تفسیر ان سے املا کراتے وقت سنی۔ معلیٰ رازی کہتے ہیں: میں نے بصرہ میں ابن جریج کے تلامذہ دیکھے ہیں ان میں حجاج سے زیادہ پختہ کوئی نہیں تھا۔ ابراہیم ختلی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک سوئے ہوئے حجاج جاگتے عبدالرزاق سے بہتر ہیں۔

ابن سعد فرماتے ہیں یہ اپنے اہل و عیال سمیت مصیصہ چلے گئے تھے۔ وہاں سالہا سال رہے اور پھر کسی ضرورت کی بنا پر بغداد واپس آ گئے۔ انشاء اللہ ثقہ اور صدوق ہیں۔ جب آخر عمر میں بغداد واپس آئے تو ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ ابراہیم حربی کہتے ہیں: میرے ایک دوست نے بتایا ہے جب حجاج آخر عمر میں بغداد آئے اور ان کا حافظہ خراب ہو گیا تو میں نے امام یحییٰ بن معین کو ان کے پاس بیٹھے دیکھا۔ انہوں نے ان کا حافظہ متغیر دیکھ کر ان کے بیٹے سے کہا اب کسی کو ان سے پڑھنے کی اجازت نہ دو۔

۳۳۰ ‏$\frac{18}{7}$‏ حافظ کبیر امام ابن ابی فدیک دیلمی مدنی (ع)

آپ کی کنیت ابو اسماعیل، نام محمد بن اسماعیل اور لقب محدث المدینہ ہے۔ اپنے جد اعلیٰ ابو فدیک دیلمی کی طرف منسوب ہیں۔ آپ نے سلمہ بن وردان، ابن ابی ذئب، ضحاک بن عثمان، ابراہیم بن فضل اور متعدد دوسرے علماء سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے احمد بن ازہر، سلمہ بن شبیب، عبد بن حمید، ابو قلابہ، احمد بن فرات، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، حسین بن علی بسطامی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: انہوں نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے ایک حدیث سنی ہے۔ بہت سے محدثین ان کو ثقہ کہتے ہیں۔ مگر ابن سعد کہتے ہیں: حجت نہیں ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں ۲۰۰ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

fat.com

۳۳۱ ۱۹/۷ امام ہشام بن یوسف صنعانی (خ ۴)

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ آپ صنعاء کے قاضی، وہاں کے عالم اور مفتی تھے۔ حجت اور فن حدیث کو خوب ضبط کرنے والے تھے۔ ابن جریج، معمر اور قاسم بن فیاض وغیرہ آئمہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے علی بن مدینی، ابراہیم بن موسیٰ فراء، اسحاق بن راہویہ، یحییٰ بن معین، عبداللہ مسندی اور دوسرے لوگ مستفیض ہوئے۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: یہ ابن جریج کی احادیث میں عبدالرزاق سے زیادہ پختہ ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں ثقہ اور ضابط ہیں۔ ابراہیم بن موسیٰ کہتے ہیں: ایک دفعہ امام ثوری یمن آئے تو فرمانے لگے۔ میرے پاس کوئی تیز رفتار کاتب لاؤ۔ وہاں کے محدثین نے مجھے ان کی خدمت میں پیش کیا۔ چنانچہ جب تک وہاں رہے میں ہی ان کی جملہ تحریر لکھتا رہا۔ امام ابو زرعہ کہتے ہیں: ہشام کی کتاب سب لوگوں سے زیادہ صحیح کتاب تھی۔ میں کہتا ہوں آپ ۱۹۷ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شعب جیاد ایک بُری گھاٹی ہے اس سے دابۃ الارض نکلے گا اور تین دفعہ چیخے گا۔ اس کی آواز مشرق اور مغرب کے درمیان رہنے والے سب لوگ سن لیں گے"۔ یہ حدیث منکر ہے اس کے بیان کرنے میں ہشام کے شیخ رباح بن عبیداللہ بن عمر عمری منفرد ہیں۔

۳۳۲ ۲۰/۷ امام یحییٰ بن ضُریس بجلی (م ت)

آپ کی کنیت ابو زکریا ہے۔ رے کے رہنے والے اور بجیلہ کے مولیٰ ہیں آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور رے کے قاضی بھی رہے ہیں۔ فن حدیث میں مہارت رکھتے تھے۔ ابن جریج، محمد بن اسحاق، عکرمہ بن عمار، سفیان، زائدہ اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے امام یحییٰ بن معین، ابن راہویہ، محمد بن حمید، اسحاق بن فیض اور دوسرے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔

امام یحییٰ بن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: انہوں نے حماد سے دس ہزار احادیث حاصل کیں۔ وکیع کہتے ہیں: ان کا حفاظ حدیث میں شمار ہوتا ہے ان سے صرف دو حدیثوں میں گڑبڑ ہوئی۔ ابراہیم بن موسیٰ کہتے ہیں ہم نے ان سے علم حدیث حاصل کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۳۳ ۲۱/۷ امام عبدالملک بن عَمرو قیسی عَقَدی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو عامر ہے۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ آپ نے قرہ بن خالد، زکریا بن اسحاق، ایمن بن نابل، شعبہ بن حجاج اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور بہت اعلیٰ اور عمدہ تعلیم

t.com

پائی۔ ان سے امام احمد، اسحاق، زہیر [illegible] احمد بن فرات، محمد بن شداد [illegible] محمد بن یحییٰ ذہلی، کدیمی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔

امام نسائی فرماتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں [illegible] حفاظ حدیث میں شمار ہوتے ہیں محمد بن سنان قزاز کہتے ہیں [illegible] کرتے تھے۔ ابن سعد کہتے ہیں [illegible] میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند کے ذریعہ ان کے واسطہ سے یہ حدیث [illegible] ایک دفعہ مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا [illegible] اپنی قوم پر حکومت [illegible]۔

۳۳۴ — ۲۲/۷ — حافظ محمد بن عمر بن واقد اسلمی واقدی [illegible]

ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے [illegible] ان کی حدیث ترک کرنے پر تمام محدثین کا اتفاق [illegible] خزانہ ہیں لیکن حدیث میں غیر محفوظ [illegible] سے روایت کرتے ہیں [illegible] الکتاب نہیں کیا۔ بغداد میں [illegible] پائی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے [illegible]

۳۳۵ — ۲۳/۷ — حافظ عاصم مروان بن محمد دمشقی طاطری [illegible]

آپ کی کنیت ابو بکر [illegible] عبداللہ بن علاء، سعید بن عبدالعزیز، امام مالک [illegible] ان سے [illegible] دارمی، احمد بن ازہر، محمود بن خالد [illegible]

امام ابو حاتم نے ان کو ثقہ [illegible] تھے یہ صاحب حدیث ہیں [illegible] احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں [illegible] ہوئے احمد ابن ابی الحواری [illegible] سے موافقت حافظ [illegible] اس لیے کہ جب [illegible]

مجھے اپنی سند کے ذریعہ ان کے واسطہ سے [illegible]

مدینہ کو لکھ کر بھیجا کہ جو شخص علم حاصل کئے بغیر عبادت کا طریقہ اختیار کرے گا وہ اصلاح سے زیادہ فساد کا سبب بنے گا۔ جو اپنی کلام کو عمل کا ایک حصہ سمجھے گا وہ بے فائدہ چیزوں میں کلام کرنے سے باز رہے گا اور جو اپنے علم کو جھگڑے اور خصومت کا نشانہ بنائے گا اسے اپنی بات سے بار بار رجوع کرنا پڑے گا۔

۳۳۶ ۲۴/۷ شیخ الاسلام حسین جعفی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابو علی ہے۔ جعفیوں کا مولیٰ ہونے کی وجہ سے جعفی کہلاتے ہیں۔ سلسلہ نسب یوں ہے۔ ابو علی حسین بن علی بن الولید الجعفی مولاہم الکوفی۔ آپ کوفہ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور مشہور معلم قرآن ہیں۔ دنیا سے بے رغبت تھے اور اہلِ علم کے پیشوا تھے۔ آپ نے مشہور قاری حمزہ سے فن قرأت حاصل کیا۔ نیز ابو عمرو بن العلاء، اعمش، جعفر بن برقان، سفیان ثوری اور متعدد دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام احمد، اسحاق بن راہویہ، یحیٰی، ابن الفرات، عبد بن حمید، عباس دوری، محمد بن عاصم اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام یحیٰی بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ محمد بن رافع کہتے ہیں۔ یہ اہلِ کوفہ کے راہب ہیں قتیبہ بن سعید کہتے ہیں ایک دفعہ کسی نے امام سفیان بن عیینہ سے کہا یہ حسین جعفی آرہے ہیں یہ سن کر سفیان جلدی سے اٹھے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، مصافحہ کیا اور ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ پھر فرمایا یہ افضل ترین آدمی ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں۔ ان سے افضل کبھی کوئی آدمی دیکھنے میں نہیں آیا۔ یحیٰی بن یحیٰی نیسا پوری کہتے ہیں اگر ابدال میں سے کوئی آدمی رہ گیا ہے تو وہ حسین جعفی ہے۔ حمید بن ربیع کہتے ہیں ہم نے حسین جعفی سے دس ہزار سے زیادہ احادیث لکھی ہیں۔ احمد عجلی کہتے ہیں ثقہ ہیں میں نے ان سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ اور میں نے ان کو اپاہج (لولا) ہی دیکھا ہے تاہم بڑے حسین و جمیل اور خوش پوش تھے۔

۲۰۳ھ میں فوت ہوئے میں کہتا ہوں انہوں نے چوراسی سال عمر پائی ہے۔

۳۳۷ ۲۵/۷ امام روح بن عبادہ قیسی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے ابن عون، حسین معلم، ابن ابی عروبہ، اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اس فن سے انہیں بڑی دلبستگی تھی اور ان سے امام احمد، اسحاق بن راہویہ، بندار، اسحاق کوسج، بشر بن موسیٰ اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

کدیمی کہتے ہیں؛ میں نے امام علی بن مدینی سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے روح کی ایک لاکھ سے زیادہ احادیث دیکھی ہیں اور ان سے دس ہزار احادیث میں نے لکھ لی ہیں۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: روح لوگوں کی ضمانتوں اور دینوں کا بوجھ اپنے ذمہ لے لیتے تھے۔ امیر کبیر، جوانمرد اور کثیر الحدیث تھے۔ میں نے علی بن مدینی سے سنا ہے فرماتے تھے، روح فنِ حدیث ہی کے ہو رہے تھے اس کو چھوڑ کر کسی دوسرے فن کی طرف کبھی توجہ نہیں دی خطیب کہتے

Marfa

ہیں: انہوں نے سنن اور احکام میں متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں۔ فن تفسیر میں بھی بہت سا مواد جمع کیا ہے۔ ثقہ اور قابلِ اعتماد تھے۔ احمد بن فرات کہتے ہیں روح کے متعلق بارہ آدمیوں نے طعن کیا ہے لیکن ان کے بارہ میں کسی نے ان کے طعن کی طرف التفات نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں ان کی احادیث، تمام دواوینِ اسلام میں مذکور ہیں۔ جمادی الاولیٰ ۲۰۵ھ میں فوت ہوئے۔ اسی برس سے زیادہ عمر پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

قواریری نے ان میں اس لیے کلام کی ہے کہ یہ امام مالک سے نو سو احادیث روایت کرتے ہیں اور وہ اس تعداد کو بہت زیادہ جانتے ہیں۔ امام نسائی نے بھی ان کے متعلق لیس بالقوی کہا ہے۔

۳۳۸ ۲۶/۷ امام زید بن حُباب العُکلی الکوفی

آپ کی کنیت ابوحسین ہے۔ قبیلہ عکل کی طرف منسوب ہیں، کوفہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں دنیا سے کنارہ کشی اور طلب حدیث میں مختلف ممالک اور دور دراز شہروں کا سفر کرنے کی وجہ سے "جوال و رحال" کے لقب سے ملقب تھے۔ انہوں نے قرۃ بن خالد، سلیمان بن سیف، ایمن بن نابل اور عراق، حجاز، شام اور مصر میں ان کے اہلِ طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام احمد، محمد بن رافع، سلمہ بن شبیب، یحییٰ بن ابی طالب اور بہت سے دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

امام ابن مدینی اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ صاحب حدیث، زیرک و دانا اور کثیر السفر تھے۔ محتاجی اور تنگدستی پر صابر و شاکر تھے۔ حدیث کی خاطر اندلس تک سفر کیا تھا۔ انہوں نے ان یہاں (بغداد) اور کوفہ میں حدیث لکھی ہے۔

میں کہتا ہوں امام احمد کا یہی خیال ہے کہ انہوں نے معاویہ بن صالح سے حدیث سیکھنے کے لیے اندلس کا سفر کیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے حج کے موقع پر ان سے مکہ معظمہ میں حدیث لی ہے۔ عمر میں بڑے ہونے کے باوجود یزید بن ہارون ان سے روایت کرتے ہیں۔ ابن وہب نے بھی ان سے استفادہ کیا ہے۔ مطین کہتے ہیں ۲۰۳ھ میں فوت ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔

میں کہتا ہوں ثقہ ہیں لیکن بعض دوسرے محدثین ان سے زیادہ قوی ہیں۔

۳۳۹ ۲۷/۷ امام سعید بن عامر ضُبَعی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ آپ حبیب بن شہید، یونس بن عبید محمد بن عمرو اور سعید بن ابی عروبہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد، اسحاق، ابن معین، عبد بن حمید، حارث بن ابی اسامہ اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

امام یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: آپ چالیس سال سے شیخ مصر چلے آرہے ہیں اور مجھے ان کے پڑوسیوں پر رشک آتا ہے۔ ابن الفرات کہتے ہیں: میں نے کوفہ میں ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام احمد فرماتے ہیں: میں نے ان سے اور حسین جعفی سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ابو حاتم کہتے ہیں: صدوق ہیں تاہم غلطی کر جاتے ہیں۔ ابن معین کہتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں۔ کہتے ہیں آپ نے چھیاسی سال عمر پاکر شوال ۲۰۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

آپ کی عالی احادیث غیلانیات میں مذکور ہیں۔ ان کے واسطے سے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث آئی ہے۔ فرماتی ہیں: ہمارے گھر میں تصویر دار کپڑا تھا ایک دن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مصروف تھے میں نے اسے آپ کے سامنے کر دیا۔ آپ نے مجھے منع کیا اور اسے ناپسند فرمایا، چنانچہ میں نے اس سے بیٹھنے کے لیے دو گدے بنا دیئے۔

امام مسلم ان سے اسحاق بن راہویہ کے واسطے سے یہ حدیث اپنی صحیح میں لائے ہیں۔

۳۴۰ ۲۸/۷ حافظ کبیر امام ابو داؤد طیالسی بصری (م ۴)

آپ کا نام سلیمان بن داؤد بن جارود ہے۔ اصل میں فارس کے رہنے والے ہیں اور آل زبیر سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں موصوف بصرہ کے رہنے والے چوٹی کے عالم اور مایہ ناز حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے ابنِ عون، ایمن بن نابل، ہشام بن ابی عبداللہ دستوائی، شعبہ اور ان کے طبقہ سے علم حدیث کا سماع کیا۔ ان سے امام احمد، فلاس، بندار، ابن الفرات، عباس دوری اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

فلاس کہتے ہیں: میں نے ان سے زیادہ حدیث کا یاد رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ان کے رفیق امام ابنِ مہدی فرماتے ہیں: یہ سب سے زیادہ سچ بولنے والے ہیں۔ عامر بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے ابو داؤد سے سنا ہے، فرماتے تھے: میں نے ایک ہزار اساتذہ سے حدیث لکھی ہے۔ وکیع کہتے ہیں: ابو داؤد کے سوا الطویل حدیث کو زیادہ یاد رکھنے والا اب کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ جب ان کو وکیع کے اس قول کی خبر پہنچی تو فرمایا اور چھوٹی حدیث کو بھی۔ امام علی بن مدینی فرماتے ہیں: میں نے ان سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ عمر بن شبہ کہتے ہیں: محدثین نے ان سے زبانی چالیس ہزار احادیث لکھی ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ زیادہ تر اپنے حافظ پر ہی اعتماد کرتے تھے۔ اس لیے کچھ احادیث میں غلطی کر گئے ہیں۔ آپ نے اسی سال عمر پاکر ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ان کی عالی احادیث فخر علی مقدسی کی کتاب میں موجود ہیں۔ مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت باندھ دی گئی ہے۔

۳۴۱ ۲۹/۷ امام قاسم بن یزید جرمی موصلی (س)

آپ شہر موصل کے عالم اور زاہد حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے ابنِ ابی ذئب، ثور بن یزید، حریز بن عثمان

اور سفیان ثوری سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے محمد بن عبداللہ بن عمار، علی بن حرب اور محدثین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

امام ابوحاتم نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ یزید بن محمد ازدی کہتے ہیں: سفیان ثوری کے تلامذہ میں سے زاہد، پرہیزگار، بلند پایہ حافظ حدیث اور نامور فقیہ تھے۔ میں کہتا ہوں زہد اور عبادت میں آپ کا مرتبہ بہت اونچا تھا۔ دوسرے محدثین فرماتے ہیں: آپ فقہ اور حدیث کے بھی بہترین حافظ تھے۔ ۱۹۵ھ میں فوت ہوئے۔ مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوقتادہ کی یہ حدیث پہنچی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ کو گالیاں مت دو۔ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔

۳۴۲ — ۲۰/۶ — امام ضمرہ بن ربیعہ دمشقی ثم رملی (۶)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ قریش کے ساتھ نسبت ولاء کی وجہ سے قرشی کہلاتے ہیں۔ دمشق کے رہنے والے نامور حافظ حدیث، صالح اور عبادت گزار ہیں۔ [illegible] ابن شوذب، عثمان بن ابی عاتکہ، اوزاعی، ان کے مولیٰ ابن ابی جمیلہ اور دوسرے اہل علم سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے دحیم، عمرو بن عثمان، ابوعمیر عیسیٰ بن نحاس اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: وہ مجھے بقیہ سے زیادہ محبوب ہیں اور کہتے ہیں [illegible] ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا [illegible] زبان سے نکلنے والی بات کو ان سے زیادہ سمجھنے والا ہو۔ ابن سعد کہتے ہیں: وہ ثقہ اور مامون ہیں [illegible] یہاں ان سے افضل کوئی نہیں تھا۔ رمضان ۲۰۲ھ میں فوت ہوئے۔ یونس کہتے ہیں: اپنے زمانہ میں [illegible] فقیہ تھے۔

میں کہتا ہوں: آپ نے اسی سال کی عمر پائی [illegible]۔

۳۴۳ — ۲۱/۶ — امام عبیداللہ بن موسیٰ کوفی عبسی

آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ [illegible] کے رہنے والے [illegible] حدیث [illegible] بڑے عبادت گزار [illegible] امام اوزاعی سے [illegible] بہت بڑے عبادت گزار [illegible] ہشام بن عروہ، اسماعیل بن ابی خالد، اعمش، ثوری [illegible] سے حدیث کا سماع کیا۔ امام بخاری نے ان سے روایت لی ہے [illegible] ایک آدمی سے [illegible] حدیث [illegible] دونوں [illegible] اور [illegible]

امام یحییٰ بن معین نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: ثقہ اور صدوق ہیں۔ لیکن ابونعیم ان سے زیادہ حدیث کو ضبط کرنے والے ہیں اور عبیداللہ اسرائیل کی حدیث میں ان سب سے زیادہ پختہ ہیں۔ عجلی کہتے ہیں: قرآن کے بڑے عالم تھے اور اس میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ میں نے ان کو کبھی سر اٹھائے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ کسی سے ان کو ہنستے دیکھا ہے۔ میں کہتا ہوں انہوں نے فن تجوید اور قرأت حمزہ زیات سے سیکھا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں: متعصب شیعہ تھے۔ احمد بن یوسف سلمی کہتے ہیں میں نے ان سے تیس ہزار احادیث لکھی ہیں۔ ابن سعد فرماتے ہیں: ذوالحجہ سنہ ۲۱۳ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ان کے واسطہ سے ابوالحمراء کی یہ حدیث آئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۴۴ ۳۲/۷ امام اسحاق بن سُلیمان قیسی رازی (ع)

آپ کی کنیت ابویحییٰ ہے۔ کوفہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور چوٹی کے عالم ہیں۔ انہوں نے حنظلہ بن ابی سفیان، ابن ابی ذئب، حریز بن عثمان اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام احمد بن حنبل، محمد بن رافع، اسحاق کوسج، احمد بن ازہر، حسن بن مکرم بزاز اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ ثقہ، حجت، عابد زاہد اور بہت منکسر المزاج تھے۔ ابن الفرات کہتے ہیں: ایک دفعہ حدیث کا درس دے رہے تھے۔ اثنائے درس ایک نوجوان ہنس پڑا تو اس کو اپنے حلقہ سے نکال دیا۔ اس کے بعد ابن الفرات کہتے ہیں مشہور تھا کہ وہ ابدال میں سے ہیں۔ اسحاق کوسج کہتے ہیں: ان کا انکسار اور خشوع ایک واضح امر تھا ہر وقت گریہ زاری اور آہ و بکا میں مصروف رہتے تھے۔ بعض نے کہا ہے سنہ ۱۹۹ھ میں اور بعض نے کہا ہے سنہ ۲۰۰ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا آپ نے موٹے کنارے والی نجرانی دھاری دار چادر اوڑھی ہوئی تھی پیچھے سے ایک اعرابی آیا اور چادر پکڑ کر آپ کو اس زور سے کھینچا کہ چادر کے کنارے سے آپ کی گردن سرخ ہو گئی۔ آپ اسے دیکھ کر ہنس پڑے اور اس کو عطیہ دینے کا حکم فرمایا۔

یہ حدیث امام مسلم عمرو ناقد کے واسطہ سے اسحاق بن سلیمان سے اپنی صحیح میں لائے ہیں۔ لیکن ہمیں اس کے مقابلے میں عالی سند سے ملی ہے۔

۲۴۵ ۳۳/۷ امام بِشر بن سری بصری (ع)

آپ کی کنیت ابوعمرو ہے۔ بصرہ کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث ہیں۔ پُر تاثیر وعظ کہتے تھے جس کی

t.com

وجہ سے آپ "افوہ" کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ پیشوائی کے مرتبہ پر فائز تھے۔ آپ نے مسعر، سفیان، زائدہ، حماد بن سلمہ اور متعدد دوسرے علمائے سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے امام احمد، ابن مدینی، ابوحفص فلاس اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

امام احمد فرماتے ہیں: حدیث کو بڑے عجیب طریقہ پر ضبط کرنے والے تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: حدیث میں پختہ اور صالح ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ثقہ ہیں۔ حمیدی کہتے ہیں: جہمیہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

میں کہتا ہوں: ثابت ہو چکا ہے کہ انھوں نے اس مسلک سے رجوع کر لیا تھا۔ ۱۹۵ھ یا ۱۹۶ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۲۴۶ ۳۴/۷ امام عبدالرحمٰن بن قاسم فقیہ دیار مصر

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ بنو عتیق سے نسبت ولاء کی وجہ سے عتقی کہلاتے ہیں۔ مصر کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ امام مالک سے فن فقہ حاصل کیا اور ان سے عبدالرحمٰن بن شریح، بکر بن مضر اور نافع بن ابی نعیم سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے اصبغ بن فرج، حارث بن مسکین، عیسیٰ بن مثرود، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔

آپ نے علم حاصل کرنے کے لیے بہت سا مال صرف کیا۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ثقہ، مامون اور رجوع کے حامل ہیں۔ آپ کے متعلق روایت ہے کہ آپ ملوک و سلاطین کے تحائف قبول نہیں کیا کرتے تھے۔ حارث بن مسکین کا بیان ہے آپ کا زہد و تورع حیرت انگیز تھا۔ دنیا سے نفرت کا یہ عالم تھا کہ میں نے اکثر ان کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا ہے۔ الٰہی! دنیا کو مجھ سے اور مجھے دنیا سے دور رکھ۔ عبدالرحمٰن بن قاسم اٹھاون برس اور کچھ مہینے کی عمر [illegible] صفر ۱۹۱ھ میں فوت ہوئے۔ میں نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام میں ان کے فضائل و مناقب بیان کیے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے درج ذیل دو احادیث ملی ہیں:

۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرا بندہ مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ اور جب وہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے میں اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔

۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعت تہجد پڑھا کرتے تھے ان میں ایک رکعت وتر اور باقی نفل ہوتے تھے۔ فارغ ہونے کے بعد آپ دائیں کروٹ لیٹ جاتے تھے پھر جب مؤذن آکر نماز کی اطلاع دیتا تو ہلکی سی فجر کی دو سنتیں پڑھتے۔

اس روایت کو ارباب صحاح ستہ میں سے صرف امام مسلم ہی اپنی صحیح میں بسند یحییٰ عن مالک لائے ہیں۔

fat.com

۳۴۷ ۳۵/۷ امام ابو احمد زُبیری کوفی (ع)

آپ کا نام محمد بن عبداللہ بن زبیر بن عمر ہے۔ کوفہ کے رہنے والے بلند پایہ اور پختہ کار حافظِ حدیث ہیں۔ آل زبیر کا مولیٰ ہونے کی وجہ سے زبیری کہلاتے ہیں اور حبال کے لقب سے مشہور ہیں۔ موصوف یونس بن ابی اسحاق، عیسیٰ بن طہمان، فطر، سفیان ثوری اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام احمد، محمود بن غیلان، احمد بن فرات، محمد بن رافع اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

نصر بن علی کہتے ہیں ابو احمد کہا کرتے تھے اگر مجھ سے سفیان ثوری کی کتابیں چوری ہو جائیں تو مجھے اس کی مطلق پرواہ نہیں، کیونکہ مجھے یہ سب زبانی یاد ہیں۔ بندار کہتے ہیں: میں نے کوئی آدمی ابو احمد سے بڑھ کر حدیث یاد رکھنے والا کبھی نہیں دیکھا۔ عجلی کہتے ہیں: ثقہ ہیں۔ تشیع کی طرف مائل تھے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: حافظ، عابد اور مجتہد تھے مگر کبھی وہم کر جاتے تھے۔ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ امام احمد فرماتے ہیں: ۲۰۲ھ میں اہواز میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالےٰ۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیماری کے ساتھ اس کی دوا بھی اتاری ہے۔

۳۴۸ ۳۶/۷ حافظ کبیر ابو کامل خُراسانی (س)

آپ کا نام مظفر بن لارک ہے۔ آپ نے بغداد میں رہائش اختیار کر لی تھی اور وہیں ساری عمر بسر ہوئی۔ شیبان نحوی، عاصم بن محمد عمری، عبدالعزیز بن ماجشون، حماد بن سلمہ اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں۔ ہاں امام شعبہ سے ملاقات نہیں ہوئی اور ان سے امام احمد، یحییٰ بن معین، محمد بن عبداللہ مخرمی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔ یہاں (بغداد میں) میں بلند پایہ حافظِ حدیث تین ہی تھے۔ ابو کامل، ابو سلمہ خزاعی اور ہیثم بن جمیل۔ حفظِ حدیث میں ہیثم ان سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ ضبط و اتقان میں ابو کامل ان سب پر فائق تھے۔ اور عقلمند، باوقار اور پُرہیبت تھے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں، میں فنِ حدیث ان سے سیکھا کرتا تھا۔ آپ ایک صالح انسان تھے ان سے مشابہت رکھنے والے لوگ میں نے کم ہی دیکھے ہیں۔ ابو خیثمہ کہتے ہیں: ہمارے نزدیک کسی طرح بھی وکیع سے کم نہ تھے۔ ابو داؤد کہتے ہیں ثقہ ہیں ثقہ ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں۔ ابراہیم حربی کہتے ہیں۔ ۲۰۰ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

میں کہتا ہوں آپ نے زمانہ کہولت میں وفات پائی۔ کنیت کے ساتھ مشہور تھے۔ ان کا نام کم ہی لوگ جانتے تھے۔

t.com

۳۴۹ ۳۷/۷ امام منصور بن سلمہ خزاعی (م س)

آپ کی کنیت ابوسلمہ ہے۔ بغداد کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث ہیں۔ محدث بغداد کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ نے عبدالعزیز بن ماجشون، حماد بن سلمہ، امام مالک اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے امام احمد، ابوبکر اعین، صاعقہ، ابوبکر صاغانی، احمد بن ابی خیثمہ اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹی شیطان کا باجا ہے۔

امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ احمد بن ابی خیثمہ کہتے ہیں ہم حدیث پڑھ کر ابوسلمہ خزاعی کے حلقۂ درس سے باہر نکلے تو میرے باپ نے کہا: میں نے آج ایک ماہر جنگ سردار سے حدیث لکھی ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں۔ آپ ان بلند قدر حفاظ حدیث میں سے ایک ہیں جن سے محدثین رجال حدیث کے پیچیدہ مسائل پوچھتے تھے اور اس بارہ میں آپ کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے۔ امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے رجال کا فن ان سے ہی سیکھا ہے۔ ابن سعد فرماتے ہیں: دشمن کی سرحد پر گئے اور ۲۱۰ھ میں مصیصہ میں انتقال فرمایا۔ آپ ثقہ تھے اور اپنے مسلک کو حدیث پاک کے دلائل سے مستحکم کیا کرتے تھے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۵۰ ۳۸/۷ امام ہاشم بن قاسم لیثی خراسانی (ع)

آپ کی کنیت ابوالنضر ہے۔ بغداد میں سکونت اختیار کرنے والے بلند مرتبہ حافظ حدیث ہیں۔ قیصر کے لقب سے مشہور تھے۔ شعبہ، ابن ابی ذئب، حریز بن عثمان اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد، یحییٰ، ابن مدینی، عبد بن حمید، عباس دوری، ابن الفرات اور دوسرے بہت سے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: آپ کا شمار امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے علماء میں ہوتا تھا۔ ابن مدینی کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ عجلی کہتے ہیں ثقہ ہیں اور فن حدیث میں ماہر ہیں۔ ان کا وجود اہل بغداد کے لیے سرمایۂ فخر ہے۔ کہتے ہیں آپ ۱۳۴ھ میں پیدا ہوئے اور صحیح قول کے مطابق ذی قعدہ ۲۰۷ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں: جب تک عیسیٰ بن مریم انصاف پسند بادشاہ اور عدل کرنے والے قاضی بن کر زمین پر تشریف نہیں لائیں گے قیامت قائم نہیں ہوگی اس وقت قریش کی حکومت ختم ہو چکی ہوگی۔ آپ بندروں اور سوروں کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ پھوڑ دیں گے۔ اس زمانہ میں صرف اللہ رب العالمین کو سجدہ کیا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ نے اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کیا۔

۳۵۱ ۳۹/۷ امام یحییٰ بن آدم احول کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابوزکریا ہے۔ قریش کی طرف نسبتِ ولاء کی وجہ قرشی کہلاتے تھے۔ کوفہ کے رہنے والے بہت بڑے عالم، ممتاز حافظِ حدیث اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ یونس بن ابی اسحاق، عیسیٰ بن طہمان، مسعر، ثوری اور دوسرے بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے امام احمد بن حنبل، اسحاق، یحییٰ، عبد بن حمید، حسن بن علی بن عفان اور دوسرے لوگوں نے اکتسابِ فیض کیا۔

امام یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: آپ محدثین میں منفرد شخصیت کے مالک تھے۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں فقہ اور فقیہ ہیں۔ میں نے علی بن عبداللہ سے کہتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ یحییٰ بن آدم پر رحم فرمائے ان کے پاس کیسا وسیع علم تھا۔ پھر دیر تک ان کی مدح ثنا کرتے رہے۔ ابو اسامہ کہتے ہیں: مجھے تو یحییٰ بن آدم کو دیکھ کر امام شعبی یاد آجاتے ہیں۔ محمد بن احمد بن براء کہتے ہیں میں نے امام علی بن مدینی سے سنا ہے فرماتے تھے: میں نے بنظرِ غور دیکھا تو معلوم ہوا کہ عموماً صحیح سندوں کا دارومدار چھ اشخاص پر ہے۔ مدینہ منورہ میں ابن شہاب، مکہ میں عمرو بن دینار، بصرہ میں قتادہ، یحییٰ بن ابی کثیر اور کوفہ میں ابو اسحاق اور اعمش پر پھر ان کا علم اربابِ تصنیف آئمہ کے پاس پہنچ گیا۔ مدینہ منورہ میں امام مالک اور ابن اسحاق، مکہ معظمہ میں ابن جریج اور سفیان بن عیینہ، بصرہ میں سعید بن ابی عروبہ، حماد بن سلمہ، ابوعوانہ، شعبہ اور معمر کے پاس اور ان کو (معمر) پہلے چھ ائمہ سے سماع حاصل ہے۔ کوفہ میں سفیان ثوری، شام میں اوزاعی اور واسط میں ہشیم کے پاس۔ میں کہتا ہوں امام علی بصرہ کے آئمہ میں حماد بن زید کا نام لینا بھول گئے ہیں۔ فرماتے ہیں پھر ان بارہ آئمہ کا علم یحییٰ قطان، یحییٰ بن زکریا بن زائدہ اور وکیع کے پاس پہنچ گیا۔ پھر ان تینوں کا علم عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمٰن بن مہدی اور یحییٰ بن آدم کے پاس جمع ہو گیا۔

میں کہتا ہوں آپ نے ربیع الاول ۲۰۳ھ فم الصلح میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ہمیں ان کی عالی احادیث میں ان کی کتاب الخراج ملی ہے۔

۳۵۲ ۴۰/۷ امام شبابہ بن سوار فزاری (ع)

ان کی کنیت ابو عمر ہے۔ مدائن کے رہنے والے مشہور حافظِ حدیث ہیں۔ ان کا ذکر ممتع میں ہو چکا ہے۔

۳۵۳ ۴۱/۷ امام یونس بن محمد بن مسلم بغدادی (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ بغداد کے کبار حافظِ حدیث میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ شیبان نحوی، حماد بن سلمہ، فلیح بن سلیمان اور ان کے طبقہ سے حدیث

Marfa

کا سماع کیا اور آپ سے امام احمد، علی بن مدینی، رمادی، حارث بن ابی سلمہ اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔
آپ نے صفر ٢١٢ھ میں انتقال فرمایا۔ انہوں نے کوئی زیادہ عمر نہیں پائی۔ مستقل درسِ حدیث دینے کے زمانہ سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے۔ پھر بھی وسعتِ حافظہ اور فرطِ ذکاوت کی وجہ سے ان کی احادیث تمام دواوینِ اسلام میں مذکور ہیں۔

٣٥٤ ٤٢/٧ جبلِ علم حبرِ اُمت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ٢٠٤)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور نام محمد ہے۔ پورا سلسلۂ نسب یوں ہے۔ ابو عبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب القرشی المطلبی الشافعی المکی۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم نسب اور آپ کی سنت کے حامی و ناصر ہیں۔ ١٥٠ھ میں غزہ میں پیدا ہوئے۔ مدتِ رضاعت پوری ہونے کے بعد آپ کو مکہ معظمہ لایا گیا۔ یہیں آپ نے پرورش پائی اور یہیں تحصیل علم میں مصروف ہوئے۔ مسلم زنجی وغیرہ سے علم فقہ حاصل کیا۔ اور اپنے چچا محمد بن علی، عبدالعزیز بن ماجشون، امام مالک، اسماعیل بن جعفر، ابراہیم ابی یحییٰ اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور آپ سے امام احمد، حمیدی، ابو عبید، بویطی، ابو ثور، ربیع مرادی، زعفرانی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔
آپ قبیلہ قریش میں سب سے زیادہ ماہر تیر انداز تھے۔ اگر دس تیر پھینکتے تو دس کے دس ہی نشانے پر لگتے تھے۔ آپ نے پہلے پہل اس فن میں نیز شعر گوئی، لغت اور ایام عرب میں کمال حاصل کیا۔ پھر فقہ و حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور مقری مکہ اسماعیل بن قسطنطین سے فن تجوید سیکھا۔ رمضان المبارک میں ٦٠ مرتبہ قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے پورا مؤطا حفظ کیا اور امام مالک کو سنایا۔ مسلم بن خالد نے آپ کو فتویٰ دینے کی اجازت دی جب کہ ابھی بیس سال یا اس سے بھی کم عمر تھے۔ آپ نے محمد بن الحسن سے ایک اونٹ کے بوجھ کے قدر علم لکھا۔ ابن ابی حاتم نے ربیع کے واسطے سے آپ کی اپنی روایت بیان کی ہے۔ فرطِ ذکاوت اور سیلانِ ذہن کے باوجود آپ حافظہ کی تقویت کے لیے لوبان استعمال کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے آپ آخر میں ایک سال نفث الدم کی مرض میں مبتلا رہے۔

امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں: ایک دن مکہ معظمہ میں استاد محترم امام احمد بن حنبل نے مجھ سے کہا آؤ میں تمہیں ایک ایسا آدمی دکھاؤں کہ اس جیسا آدمی آج تک تمہاری آنکھوں نے نہیں دیکھا۔ پھر مجھے امام شافعی کی خدمت میں لے گئے۔ ابو ثور کہتے ہیں میں نے امام شافعی جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور خود انہوں نے بھی اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ حرملہ کہتے ہیں: میں نے امام شافعی سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بغداد میں لوگ مجھے ناصر الحدیث کے نام سے پکارتے تھے۔ امام احمد اور دوسرے محدثین نے آپ کی توثیق کی ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: لیس بہ باس۔ امام احمد فرماتے ہیں: جس آدمی نے بھی قلم و دوات کو ہاتھ لگایا ہے امام شافعی کا ان

کی گردن پر احسان ہے۔ امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں: شافعی امام ہیں جن لوگوں نے بھی رائے و قیاس سے کام لیا ہے۔ امام شافعی ان سب سے زیادہ متبع سنت اور خطا کا کم ارتکاب کرنے والے ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: میں نے امام شافعی کی کوئی حدیث غلط نہیں دیکھی۔ ابوحاتم کہتے ہیں صدوق ہیں۔ امام شافعی کے بسندِ صحیح ثابت ہے۔ فرماتے تھے: جب صحیح حدیث مل جائے تو میرے قول کو دیوار پر پھینک دو۔ ربیع کہتے ہیں: میں نے امام شافعی سے سنا ہے فرماتے تھے: جب میں کوئی صحیح حدیث روایت کروں اور خود اس کے مطابق عمل نہ کروں تو سمجھ لو میری عقل ماری گئی ہے۔ میں کہتا ہوں امام شافعی کے پورے فضائل و مناقب بیان کرنے کی اس مختصر میں گنجائش نہیں ہے۔ اس کے لیے تاریخ دمشق اور میری کتاب "تاریخ اسلام" دیکھیں۔ آپ حدیث کے حافظ اور اس کی علل کو خوب جاننے والے تھے۔ صرف وہی حدیث قبول کرتے تھے جو آپ کے نزدیک درجہ صحت کو پہنچ جاتی تھی۔ اگر کچھ دن اور زندہ رہتے تو اس فن میں آپ کے کمال میں اور اضافہ ہو جاتا۔

آپ نے ابتداء شعبان ۲۰۴ھ میں مصر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا جہاں آپ ۱۹۹ھ میں تشریف لے گئے تھے رضی اللہ تعالٰے عنہ

آپ، علی بن مدینی، امام احمد بن حنبل اور یحیٰی بن معین حافظ ابن المفضل کے چار طبقات میں سے چوتھے طبقہ کے رجال سے تعلق رکھتے ہیں۔

۳۵۵ ۴۳/۷ حافظ کبیر امام ہَیثم بن جمیل بغدادی (ق)

آپ کی کنیت ابوسہل ہے۔ آپ بلند پایہ حافظِ حدیث اور انطاکیہ کے محدث ہیں۔ انہوں نے حماد بن سلمہ، امام مالک، لیث بن زہیر بن معاویہ، شریک بن عبداللہ، مندل بن علی اور ان جیسے دوسرے محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام احمد بن حنبل، یحیٰی ذہلی، محمد بن عوف طائی، یوسف بن سعید بن مسلم اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

احمد عجلی کہتے ہیں: ثقہ اور فنِ حدیث میں ماہر ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ تین اشخاص ابوکامل، ابوسلمہ خزاعی اور ہیثم بن جمیل حافظِ حدیث ہیں۔ ان سب میں ہیثم زیادہ حدیث یاد رکھنے والے ہیں۔ دارقطنی کہتے ہیں: ثقہ ہیں اور حافظِ حدیث ہیں۔ ابنِ عدی کہتے ہیں: ثقہ راویوں کے متعلق بعض غلط باتیں بیان کر دیتے ہیں۔ ابنِ قانع کہتے ہیں، آپ ۲۱۳ھ میں فوت ہوئے۔ ارباب صحاح ستہ میں سے صرف ابنِ ماجہ نے ان کی حدیث اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔

غیلانیات میں میری سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث مذکور ہے۔ انہوں نے کہا کوا کون کھاتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام فاسق رکھا ہے۔ بخدا! یہ طیبات میں سے نہیں ہے۔

۳۵۶ $\frac{۴۴}{۷}$ امام داؤد بن یحییٰ العجلی کوفی

حفاظِ حدیث میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ اور اپنے فن میں بڑے پختہ کار تھے۔ سنہ ۱۷۱ھ کے لگ بھگ علم حاصل کیا۔ اپنے والد اور دوسرے محدثین سماع کیا۔ چونکہ چھوٹی عمر میں انتقال کر گئے تھے اس لیے ان کی احادیث زیادہ مشہور نہیں ہوئیں ان سے ان کے رفیق معاویہ بن عمرو ازدی روایت کرتے ہیں۔ اگر ان کی عمر وفا کرتی تو ان کی شہرت کو چار چاند لگ جاتے۔ سنہ ۲۰۳ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۵۷ $\frac{۴۵}{۷}$ حافظ کبیر امام عبدالرزاق صنعانی (ع)

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ قبیلہ حمیر سے نسبتِ ولاء کی وجہ سے حمیری کہلاتے ہیں۔ صنعاء کے رہنے والے، ممتاز حافظِ حدیث اور متعدد قیمتی کتابوں کے مصنف ہیں۔ کسی قدر عبیداللہ بن عمر اور زیادہ تر ابن جریج، ثور بن یزید، معمر، اوزاعی، سفیان ثوری اور دوسرے بہت سے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام احمد بن حنبل، اسحاق، ابنِ معین، ذہلی، احمد بن صالح، رمادی، اسحاق بن ابراہیم دبری اور دوسرے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔

خود فرماتے ہیں: میں نے معمر کے حلقۂ درس میں سات سال گذارے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: عبدالرزاق کو معمر کی حدیثیں یاد تھیں۔ میں کہتا ہوں: بہت سے ائمۂ فن نے انکی توثیق کی ہے ان کی احادیث صحاح ستہ کی ساری کتابوں میں مذکور ہیں۔ البتہ کچھ احادیث کے بیان کرنے میں یہ منفرد ہیں۔ ان کی تشیع پسندی کو محدثین نے اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا حالانکہ یہ اس میں غلو سے کام نہیں لیتے تھے صرف حضرت علی سے محبت اور ان کے ساتھ لڑنے والوں سے بغض رکھتے۔ سلمہ بن شبیب کہتے ہیں: میں نے عبدالرزاق سے سنا ہے فرماتے تھے بخدا [illegible] اس بات پر کبھی [illegible] ہوا کہ میں علیؓ کو ابوبکرؓ اور عمرؓ پر فضیلت دوں۔

اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے علم کا خزانہ تھے لیکن حفظ حدیث میں وکیع اور عبدالرحمن بن مہدی کے مقام تک نہیں پہنچے۔ ابن سعد کہتے ہیں انہوں نے نصف شوال ۲۱۱ھ میں داعی کو لبیک کہا۔

میں کہتا ہوں آپ نے پچاسی سال عمر پائی۔ اگر ہم ان کے پورے حالات لکھیں تو کتاب بہت طویل ہو جائے گی۔ رحمہ اللہ تعالےٰ۔

۳۵۸ $\frac{۴۶}{۷}$ امام حبان بن ہلال بصری (ع)

آپ کی کنیت ابوحبیب ہے۔ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ شعبہ، ابان بن یزید، حماد بن سلمہ اور ان کے طبقہ سے علم حدیث کا سماع کیا۔ انہوں نے جو کچھ سیکھا اپنے شہر کے علماء سے سیکھا اور تحصیل علم کے لیے مختلف بلاد اسلامیہ کی طرف سفر نہیں کیا۔ اور ان سے عبد دارمی، یعقوب فسوی اور دوسرے لوگ

روایت کرتے ہیں۔

ان کی احادیث صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں موجود ہیں۔ امام احمد اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں آپ ثقہ، حجت اور فن حدیث میں بڑے پختہ تھے۔ وفات سے کچھ پہلے انہوں نے حدیث پڑھانا چھوڑ دیا تھا کہتے ہیں: انہوں نے بصرہ میں ۲۱۶ھ میں انتقال فرمایا۔ میں کہتا ہوں آخر عمر میں حدیث کی تعلیم چھوڑ دینے کی وجہ سے امام بخاری اُن سے براہِ راست حدیث نہیں لے سکے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: بصرہ میں فن حدیث میں پختہ کاری ان پر ختم تھی۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت انس کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں: سفرِ ہجرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔ جب قریش کی کسی جماعت پر گذر ہوتا تو وہ پوچھتے ابوبکر! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت ابوبکرؓ فرماتے: یہ آدمی مجھے راستہ بتاتا ہے۔ روایت میں اسی طرح قریش کی جماعت کا ذکر ہے مگر یہ غلط ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی کدیمی معتبر نہیں ہے۔

۳۵۹ $\frac{۴۷}{۷}$ امام مکی بن ابراہیم بلخی (ع)

آپ کی کنیت ابوالسکن ہے۔ بنو تمیم کے قبیلہ بنو حنظلہ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے تمیمی حنظلی کہلاتے ہیں بلخ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور خراسان کے شیخ ہیں۔ انہوں نے یزید بن ابی عبید، جعفر صادق، بہز بن حکیم، ابوحنیفہ، ہشام بن حسان، ابن جریج اور دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام بخاری، امام احمد ابنِ معین، ذہلی، عباس دوری، کدیمی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔ ان کے تلامذہ میں سے سب سے آخر میں معمر بن محمد بن معمر بلخی فوت ہوئے ہیں۔

عبدالصمد بن فضل بلخی کہتے ہیں: میں نے امام مکی سے سنا ہے فرماتے تھے۔ میں نے ساٹھ مرتبہ حج کیا ہے اور ساٹھ ہی عورتوں سے شادی کی ہے۔ دس سال اعتکاف کیا ہے اور سترہ تابعین سے حدیث لکھی ہے۔ میں کہتا ہوں آپ بڑے عبادت گذار تھے۔ عبادِ امت میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ ابن سعد کہتے ہیں آپ ثقہ اور ثبت ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں اور مامون ہیں۔ امام نسائی عمل الیوم واللیلۃ میں اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت عمرؓ کی یہ حدیث لائے ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں: دو متعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئے ہیں مگر میں ان دونوں سے منع کرتا ہوں اور ان کے کرنے والے کو سزا بھی دیتا ہوں۔ ایک عورتوں سے متع کرنا ہے اور دوسرا حج تمتع ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں یہ حدیث معضل ہے میرے علم میں مکی کے سوا اس کو کسی نے روایت نہیں کیا۔ وہ خود تو ثقہ ہیں معلوم نہیں حدیث میں یہ خرابی کہاں سے پیدا ہوئی۔

امام مکی کا اپنا بیان ہے: میں ۱۲۶ھ میں پیدا ہوا اور سترہ سال کی عمر میں علم حدیث پڑھنا شروع کر دیا تھا ابن سعد کہتے ہیں آپ نے ۲۱۵ھ میں بلخ میں انتقال فرمایا۔ مجھے اپنی سند کے ذریعے ان کے واسطہ سے حضرت جابر

Marfa

کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی شہید کو چلتا پھرتا دیکھنا چاہتا ہے وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے اس حدیث کے بیان کرنے میں صلت منفرد ہیں اور وہ ضعیف ہیں ان کے متعلق امام دارقطنی [illegible] ہیں قوی نہیں ہیں۔

۳۶۰ $\frac{۴۸}{۷}$ شیخ الاسلام امام ابو عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی البصری [illegible]

آپ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ آپ نے جعفر بن محمد، یزید بن ابی عبید، سلیمان [illegible] بہز بن حکیم اور دوسرے کبار محدثین سے علم حدیث حاصل کیا۔ اگر ان کی موت دیر سے واقع ہوئی ہوتی تو ان [illegible] ساتھ بلکہ اس سے بھی پہلے امام عبد اللہ بن مبارک کے ساتھ تذکرہ کیا جاتا۔ ان سے امام احمد، بندار [illegible] بن ابی اسامہ، ابو مسلم کجی اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا ہے۔ زیرکی اور عقلمندی کی وجہ سے ان کا لقب [illegible] تھا۔ بعض حضرات اس لقب کے پڑنے کی کوئی اور وجہ بیان کرتے ہیں۔ موصوف ہمیشہ اپنی [illegible] حدیث دیا کرتے تھے۔ عمر بن شبہ کہتے ہیں، بخدا! میں نے ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

امام بخاری اور دوسرے محدثین فرماتے ہیں ہم نے ان سے یہ کہتے [illegible] کہ غیبت ایک ضرر رساں چیز ہے میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں [illegible] ایک ہزار احادیث ازبر یاد تھیں۔ ابن سعد فرماتے ہیں: آپ ثقہ اور فقیہ تھے۔ آپ نے [illegible] میں انتقال کیا۔

میں کہتا ہوں آپ نے کچھ مہینے اور پورے نوے سال عمر پائی۔ خطیب کہتے ہیں [illegible] ایک ہی حدیث روایت کی ہے۔ میں کہتا ہوں یہ حدیث [illegible]

۳۶۱ $\frac{۴۹}{۷}$ شیخ الاسلام امام عبد اللہ بن یزید مقری [illegible]

آپ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔ مکہ معظمہ کے رہنے والے [illegible] کی وجہ سے عدوی کہلاتے ہیں۔ ۱۲۰ھ کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ انہوں نے [illegible] افریقی، سعید بن ابی ایوب، حرملہ بن عمران، یحییٰ بن ایوب اور ان کے طبقہ سے حدیث [illegible] بڑی نسبت تھی عمر دراز پائی تھی اور ان کی احادیث حدیث کی سب کتابوں [illegible] اسحاق، عباس دوری، حارث بن محمد، بشر بن موسیٰ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام نسائی اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ محمد بن عاصم کہتے ہیں [illegible] تھے اس وقت میری عمر نوے اور سو سال کے درمیان ہے۔ میں نے [illegible] پچیس سال قرآن پڑھایا [illegible] یہاں مکہ میں پڑھاتے ہوئے ۳۵ سال ہو گئے ہیں۔

میں کہتا ہوں انہوں نے علم قرأت نافع وغیرہ مشہور قراء سے حاصل کیا تھا۔ فن حدیث اور علم قرأت کے خوب ماہر تھے۔ میں کہتا ہوں آپ ۲۱۳ھ میں فوت ہوئے۔ ان کی عالی حدیث قطعیات میں ہے۔ صحیح بخاری میں بھی ہے اور ان کی ایک حدیث امام ابو حنیفہؒ کے ترجمہ میں بھی گذر چکی ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۶۲ ۵۰/۷ امام حفص بن عبداللہ بن راشد سلمی (خ د س ق)

آپ کی کنیت ابو عمر ہے۔ بعض کہتے ہیں آپ کی کنیت ابو سہل ہے۔ آپ نیشاپور کے عالم، وہاں کے قاضی اور شیخ الحدیث تھے۔ ابراہیم بن طہمان کی صحبت میں رہ کر ان سے بہت علم حاصل کیا۔ پھر مختلف شہروں کی طرف رحلت فرمائی اور یونس بن ابی اسحاق، ابن ابی ذئب، عمر بن ذر، سفیان ثوری، مسعر اور متعدد دوسرے اہل علم سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ان کے صاحبزادے احمد، قطن بن ابراہیم، محمد بن عقیل اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ان سب سے آخر میں فوت ہونے والے محمد بن عمر اور قشمرد ہیں۔

امام نسائی فرماتے ہیں ان میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ محمد بن عقیل کہتے ہیں: اپنے عہد قضا میں بیس سال سنت کے مطابق فیصلے کرتے رہے اور اتنے عرصہ میں کبھی رائے اور قیاس سے فیصلہ نہیں کیا۔ ان کے صاحبزادے احمد کہتے ہیں میرے والد کا شعبان ۲۰۹ھ میں انتقال ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے۔ سالم سے روایت ہے انہوں نے شام کے ایک آدمی کو سنا وہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر سے حج تمتع کے متعلق سوال کر رہا تھا۔ (پہلے عمرہ کر کے اسی سفر میں مکہ مکرمہ سے احرام باندھ کر حج کرنے کو حج تمتع کہتے ہیں) انہوں نے فرمایا جائز اور حلال ہے۔ وہ بولا آپ کے والد تو اس سے منع فرماتے تھے۔ فرمانے لگے یہ بتاؤ اگر میرے والد اس سے منع کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کیا ہو تو تم میرے باپ کے حکم کی اتباع کرو گے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی۔ اس پر وہ بولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا اتباع کروں گا۔ حضرت عبداللہ بولے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ حج کیا ہے۔ سعید بن داؤد نے امام مالک سے یہ حدیث روایت کر کے ان کی متابعت کی ہے۔

۳۶۳ ۵۱/۷ امام اسود بن عامر (ع)

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمن اور لقب شاذان ہے۔ بلند پایہ حافظ حدیث اور پختہ کار اماموں میں سے ایک امام ہیں۔ انہوں نے ہشام بن حسان، طلحہ بن عمرو، شعبہ، سفیان ثوری، جریر بن حازم اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام احمد، علی بن مدینی، ابو ثور، احمد بن خلیل برجلانی، حارث بن ابی اسامہ، ابو محمد دارمی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام علی بن مدینی اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ ان پر تقدم اور تفوق کے باوجود بقیہ بن ولید

t.com

نے ان سے روایت کی ہے انہوں نے بغداد میں ۲۰۸ھ کے شروع میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ
مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث پہنچی ہے۔ جب مؤذن اذان کہتا ہے اس وقت جو شخص کہے "اے اللہ اس دعوت تامہ اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ مانگیں تو عطا فرمانا" تو اسے اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل ہوگی۔

۳۶۴ $\frac{52}{7}$ امام اشیب حسن بن موسیٰ قاضی بغدادی (ع)

آپ کی کنیت ابو علی ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث ہیں۔ یکے بعد دیگرے موصل، طبرستان اور حمص کے قاضی رہے ہیں۔ بڑی عظیم الشان شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے ابن ابی ذئب، حریز بن عثمان، شعبہ، حماد بن اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام احمد، ابو خیثمہ، ابو اسحاق جوزجانی، [illegible] بن حمید، بشر بن موسیٰ، اسحاق حربی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ابن عمار کہتے ہیں: ایک دفعہ شہر موصل [illegible] کا ایک گرجا منہدم ہو گیا۔ انہوں نے اس کی از سر نو تعمیر کی اجازت حاصل کرنے کے لیے قاضی اشیب کو [illegible] کی رشوت پیش کی۔ قاضی نے کہا یہ رقم کسی معتبر آدمی کے پاس جمع کر دو۔ چنانچہ یہ رقم جمع کرنے کے [illegible] سننے کے لیے جامع مسجد میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا گواہ رہو میرا فیصلہ یہ ہے کہ اب یہ گرجا از سر نو [illegible] سکتا۔ یہ فیصلہ سن کر عیسائی بہت مایوس ہو کر واپس ہوئے۔ مگر قاضی صاحب کی دیانت [illegible] ان کا سارا مال واپس کر دیا۔

ان کے ذریعے مجھے اپنی سند سے حضرت انسؓ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ڈاکہ ڈالنے والا ہم میں سے نہیں ہے۔

۳۶۵ $\frac{52}{7}$ امام علی بن حسن بن شقیق عبدی مروزی

آپ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔ مرو کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور وہاں کے محدث [illegible] علی بن حسین بن واقد، ابو حمزہ سکری، ابو منیب عبید اللہ عتکی، ابراہیم بن طہمان، اسرائیل اور [illegible] کا سماع کیا۔ اور ان سے امام بخاری بلاواسطہ اور باقی اصحاب ستہ بالواسطہ روایت کرتے ہیں۔ امام [illegible] بن معین، احمد بن سیار، عباس دوری ان کے صاحبزادے محمد بن علی اور دوسرے لوگوں نے بھی ان سے [illegible]

امام احمد فرماتے ہیں: ان میں کوئی عیب نہیں ہے۔ پہلے مسلک ارجاء کی طرف مائل تھے [illegible] تھا۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ہمارے پاس خراسان سے ان سے بہتر کوئی آدمی نہیں آیا۔ امام عبد اللہ بن مبارک کی احادیث کے بہت ماہر تھے اور انہوں نے ان سے ان کی کتابیں کئی مرتبہ سنی تھیں [illegible]

fat.com

مناظرے کیا کرتے تھے۔ اسی لیے انہوں نے تورات اور انجیل کی خاص طور پر تعلیم حاصل کی تھی پھر بڑھاپے میں جب پڑھنے کے قابل نہ رہے تو صرف دو یا تین احادیث کا درس دینے پر اکتفار کرتے تھے۔ ۲۱۵ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

میں کہتا ہوں آپ نے عمر کی ۸۰ منزلیں طے کیں۔ ان کی عالی حدیث صحیح بخاری میں مذکور ہے۔

۳۶۶ ۵۴/۷ امام محمد بن عبد اللہ انصاری (ع)

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ خادم رسول اللہ حضرت انسؓ کی اولاد میں سے بلند پایہ محدث ہیں۔ بصرہ کے شیخ اور وہاں کے قاضی ہیں۔ انہوں نے سلیمان تیمی، حمید، ابن عون، جریری، ابن جریج، ابن ابی عروبہ اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام بخاری، احمد، یحییٰ، بندار، اسماعیل سمویہ، ابو حاتم، اسماعیل قاضی ان کے آخری شاگرد ابو مسلم کجی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں میں نے کامل امام تین ہی دیکھے ہیں۔ امام احمد، امام انصاری اور سلیمان بن داؤد ہاشمی۔ ساجی کہتے ہیں جلیل القدر عالم ہیں۔ ان پر رائے و قیاس کا غلبہ تھا اور امام یحییٰ قطان کی طرح میدان حدیث کے شاہسوار نہیں تھے۔ ابن قتیبہ کہتے ہیں: ہارون رشید نے اُن کو بغداد کے مشرقی حصہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ ہارون کا بیٹا امین خلیفہ بنا تو اس نے ان کو معزول کر دیا۔ امام انصاری کا اپنا بیان ہے کہ میرا سال پیدائش ۱۱۸ھ ہے اور میں کبھی بادشاہ کے دربار میں خوشدلی سے حاضر نہیں ہُوا۔ ابن سعد کہتے ہیں ان کا رجب ۲۱۵ھ میں انتقال ہُوا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انسؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ وہ (سورۂ مریم کی آیت) انی نذرت للرحمٰن صوماً و صمتاً پڑھا کرتے تھے۔

۳۶۷ ۵۵/۷ امام ابو عُبَیدہ مَعمَر بن مُثَنّٰی تیمی بَصرِی

آپ بصرہ کے رہنے والے لغت کے امام ہیں۔ ان کا حافظہ بڑا قوی تھا۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں ہشام بن عروہ اور ابو عمرو بن العلاء سے روایت کرتے ہیں۔ یہ محدث نہیں ہیں سبقت قلم سے ان کا نام محدثین میں درج ہو گیا ہے۔ ان سے علی بن مدینی، عمر بن شبہ، ابو عثمان مازنی، ابو العیناء اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ جاحظ کہتے ہیں خوارج اور غیر خوارج میں تمام علوم پر ابو عبیدہ سے زیادہ عبور رکھنے والا کوئی آدمی نہیں ہے۔ امام علی بن مدینی نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کی روایات کو صحیح کہا ہے۔ آپ ۲۱۶ھ میں فوت ہوئے اور ایک قول ۲۰۹ھ کا بھی ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے فرزدق کا یہ قول پہنچا ہے:

کہتے ہیں: میں حج کرنے جا رہا تھا، راستہ میں ذات عرق کے مقام پر بہت خیمے ایستادہ نظر آئے۔ میں نے پوچھا یہ خیمے کس کے ہیں؟ لوگوں نے بتایا یہ جناب حسین بن علی کے خیمے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہُوا تو پوچھنے لگے

t.com

تم کوفہ سے آرہے ہو بتاؤ وہاں کے حالات کیسے ہیں؟ میں نے عرض کیا لوگوں کے دل آپ کے ساتھ ہیں اور اُن کی تلواریں بنو امیہ کے ساتھ ہیں۔

۳۶۸ ۷/۵۶ امام فَرّاء

یہ بہت بڑے عالم، بلند پایہ تاریخ دان اور علم نحو کے امام ہیں۔ قوت حفظ میں ان کا مقام بہت اونچا ہے انہوں نے اپنی ساری کتابیں تلامذہ کو زبانی املا کرائی تھیں۔ ۶۳ سال عمر پا کر ۲۰۷ھ میں مکہ کے راستہ میں وفات پائی۔ ان کا نام یحییٰ بن زیاد ہے۔

۳۶۹ ۷/۵۷ امام ابو نُعَیم فضل بن دُکَین کوفی (ع)

آپ کے والد دکین کا نام عمرو بن حماد بن زہیر ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور پختہ کار عالم ہیں۔ آپ کاروباری آدمی اور تجارت پیشہ تھے۔ آپ کو مشہور صحابی حضرت طلحہ بن عبید اللہ تیمی سے نسبت ولاء حاصل ہے انہوں نے امام اعمش، زکریا بن ابی زائدہ، عمر بن ذر، شعبہ اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام احمد، اسحاق، یحییٰ بن معین، ذہلی، امام بخاری، دارمی، محمد بن جعفر قتات اور متعدد دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔ مرتبہ و عمر میں مقدم ہونے کے باوجود امام عبد اللہ بن مبارک ان سے روایت کرتے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے سے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ملی ہے۔ آپ فرماتی ہیں: ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ذبح کرنے کے لیے بکریاں بھیجی تھیں۔ یہ حدیث امام بخاری نے ابو نعیم سے بطور موافقت ذکر کی ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ابو نعیم کہا کرتے تھے میں نے سفیان ثوری کے سوا سے زیادہ شیوخ سے [illegible] لکھی ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ وکیع سے بہت کم غلطی کرتے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں: یہ شیوخ، ان کے انساب اور رجال کا علم زیادہ رکھتے ہیں اور وکیع فقہ ان سے زیادہ جانتے ہیں۔ ابو زرعہ دمشقی کہتے ہیں امام یحییٰ بن معین فرماتے تھے: میں نے زندہ لوگوں میں فن حدیث میں ابو نعیم اور عفان سے زیادہ پختہ کار کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

احمد بن صالح کہتے ہیں: میں نے ابو نعیم سے بڑھ کر کوئی محدث راست گو نہیں دیکھا۔ یعقوب فسوی کہتے ہیں: ہمارے مشائخ کا اتفاق ہے کہ ابو نعیم حفظ و ضبط میں انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: ابو نعیم حافظ اور متقن ہیں۔ محمد بن عبد الوہاب کہتے ہیں: ہم ابو نعیم سے بادشاہ سے بھی زیادہ ڈرتے تھے۔ امام یحییٰ قطان فرماتے ہیں: یہ احول (ابو نعیم) مجھ سے اتفاق کرے تو مجھے کسی کی مخالفت کی پرواہ نہیں۔

آپ ۱۳۰ھ میں پیدا ہوئے اور آخر شعبان ۲۱۹ھ میں خوانیق اور نور شکین میں شہادت کی موت پائی۔

رحمۃ اللہ علیہ

fat.com

۳۷۰ ۵۸/۷ امام قَبِیصہ بن عُقبہ سُوائی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابو عامر ہے۔ آپ قابلِ اعتماد عالم، بلند پایہ حافظِ حدیث اور کوفہ کے رہنے والے کثیر الروایہ بزرگ تھے۔ انہوں نے شعبہ، ثوری، اسرائیل، ورقاء، فطر بن خلیفہ اور مسعر سے حدیث کا سماع کیا۔ صغار تابعین کی ملاقات سے مشرف ہوئے اور عیسیٰ بن طہمان اور ان جیسے دوسرے تابعین سے حدیث سنی۔ امام بخاری ان سے بلا واسطہ اور باقی اصحاب صحاح ستہ بالواسطہ روایت کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ عبد بن حمید، ابوزرعہ، ابوبکر صغانی، حارث بن ابو اسامہ اور دوسرے لوگ بھی آپ سے مستفید ہوئے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: قبیصہ لائق اعتماد اور نیک آدمی تھے۔ ان میں کوئی عیب نہیں تھا۔ کون سی ایسی بات تھی جو انہیں معلوم نہیں تھی لیکن اکثر غلطی کر جاتے تھے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ اپنے والد کو ابو حذیفہ نہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا فرماتے تھے: سفیان ثوری کی احادیث میں قبیصہ ان سے زیادہ پختہ ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: قبیصہ سفیان کی حدیث کے سوا ہر چیز میں ثقہ ہیں۔ سفیان کی حدیث میں اس لیے قوی نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے ان سے بچپن میں سماع کیا تھا۔ فسوی کہتے ہیں قبیصہ فرماتے تھے میں نے فرضی نماز میں امام سفیان کی امامت کی ہے۔

ابن نمیر کہتے ہیں: اگر قبیصہ ہمیں نخعی سے حدیث بیان کرتے تو ہم اسے ضرور قبول کر لیتے۔ ابوزرعہ سے قبیصہ اور ابو نعیم کے متعلق پوچھا گیا تو فرمانے لگے ان دونوں میں سے قبیصہ افضل ہیں اور ابو نعیم حدیث کو زیادہ ضبط کرنے والے ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ ہم نے محدثین میں کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو قبیصہ اور ابو نعیم کی طرح سفیان ثوری کی احادیث اور یحییٰ حمانی کی طرح شریک کی احادیث اور علی بن جعد کی طرح اپنی احادیث اس طرح حرف بحرف بیان کرے کہ ان میں کسی طرح کا ردو بدل نہ ہونے دے۔ اسحاق بن یسار کہتے ہیں: میں نے شیوخِ حدیث میں قبیصہ سے بڑھ کر حدیث یاد رکھنے والا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ زاہدِ کوفہ ہناد بن سری نے ایک دفعہ قبیصہ کا ذکر کیا اور فرمایا نیک آدمی تھے پھر ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جعفر بن حمدویہ کہتے ہیں ایک دفعہ ہم قبیصہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہمارے ساتھ شاہ ابو دلف کا بیٹا دلف بھی تھا۔ اس کے ساتھ اس کے نوکر چاکر اور خدم و حشم بھی تھے۔ اس نے امام قبیصہ کے دروازے پر پہنچ کر اپنی آمد کی اطلاع دی۔ لیکن امام موصوف نے باہر آنے میں دیر کر دی یہ دیکھ کر اس کے خادم اندر گئے اور کہنے لگے۔ ملک جبل کا شہزادہ دروازہ پر کھڑا ہے اور آپ باہر ہی نہیں نکلتے جعفر کہتے ہیں یہ سن کر آپ روٹی کے خشک ٹکڑے تہبند کے دامن میں لیے ہوئے باہر آئے۔ اور فرمانے لگے جو شخص دنیا میں ان ٹکڑوں پر قانع ہوا سے ملک جبل کے شہزادے کی کیا پرواہ ہے جاؤ بخدا! میں اس سے کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا۔ قبیصہ ۸۰ سال کی عمر پا کر ۲۱۵ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعہ حضرت حذیفہ کی یہ حدیث ملی ہے۔ ابو الطفیل کہتے ہیں کسی نے حضرت حذیفہ

سے پوچھا زندہ لوگوں میں مرا ہوا شخص کون ہے؟ فرمانے لگے جو برائی کو اپنے ہاتھ، زبان اور دل سے نہ ہٹائے۔

۳۷۱ ۵۹/۷ امام عثمان بن ہَیثم عصَری بصری (خ)

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ آپ اشج عبد القیس کی اولاد میں سے ممتاز حافظِ حدیث اور بصرہ کی جامع مسجد کے مؤذن ہیں انہوں نے ابنِ جریج، عوف اعرابی، ہشام بن حسان، مبارک بن فضالہ اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے امام بخاری، ذہلی، ابو مسلم کجی، حارث بن محمد تمیمی، ابو خلیفہ جمحی اور بہت سے دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔ ابو حاتم کہتے ہیں صدوق ہیں لیکن آخر عمر میں تلقین قبول کر لیتے تھے۔ میں کہتا ہوں ۲۲۰ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت جابر بن سمرہ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: میں نے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا، ایک بار میں چاند کو دیکھتا تھا اور ایک نظر آپ کے رُخ زیبا پر ڈالتا تھا۔ مجھے آپ چاند سے زیادہ خوبصورت نظر آتے تھے۔

۳۷۲ ۶۰/۷ شیخ الشام امام محمد بن یوسف فریابی (ع)

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ ترکی النسل ہیں۔ اور بنو ضبہ سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں۔ بڑے عبادت گذار تھے فلسطین کے ایک شہر قیساریہ میں رہائش پذیر تھے۔ انہوں نے عمر بن ذر، اوزاعی، ثوری، جریر بن حازم اور دوسرے لوگوں سے حدیث پڑھی اور ان سے ابن وارہ، امام بخاری، عباس ترقفی، عبد اللہ بن محمد سعد بن ابی مریم اور بے شمار لوگ فیضیاب ہوئے۔

امام بخاریؒ فرماتے ہیں آپ اپنے زمانہ کے بزرگ ترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ ابن زنجویہ کہتے ہیں میں نے ان سے بڑا پرہیزگار کوئی نہیں دیکھا۔ محمد بن سہل بن عسکر کہتے ہیں۔ ایک دفعہ امام فریابی نے ہمیں نماز استسقاء پڑھائی دعا مانگ کر ابھی ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں یہ اپنے فضل و تقویٰ کی وجہ سے امام سفیان ثوری کی احادیث میں قبیصہ پر مقدم ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ نے ۲۱۲ھ کے شروع میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ امام احمد بن حنبل ان سے حدیث حاصل کرنے جا رہے تھے کہ راستہ میں ان کو وفات کی خبر ملی۔ چنانچہ وہ حمص سے واپس آ گئے۔ ان کی عالی احادیث صحیح میں موجود ہیں۔

۳۷۳ ۶۱/۷ امام یحییٰ بن اسحاق بجلی سَیلَحینی (م ۴)

آپ کی کنیت ابو زکریا ہے۔ آپ ثقہ اور ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ حدیث کے حصول کے لیے انہوں نے دُور دراز ممالک کے سفر کیے۔ حماد بن سلمہ، ابان بن یزید، سعید بن عبد العزیز، یحییٰ بن ایوب مصری، موسیٰ بن علی اور ان کے

fat.com

طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام احمد، ہارون بن عبداللہ حمال۔ احمد بن زہیر، بشر بن موسیٰ، حارث بن محمد اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد فرماتے ہیں: شیخ صالح اور ثقہ ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں: قابلِ اعتماد اور اپنی احادیث کو خوب یاد رکھنے والے تھے۔ کثرت روایات کی وجہ سے ان کے کچھ مفردات بھی ہیں۔ انہوں نے شعبان ٢١٠ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو ایوب انصاری کی یہ حدیث ملی ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چونکہ میرے پاس فرشتہ وحی لے کر آتا ہے اس لیے میں پیاز نہیں کھاتا۔

٢٣٤ ٦٢/٧ امام مُعلّٰی بن منصور رازی بغدادی (ع)

آپ کی کنیت ابو یعلیٰ ہے۔ بغداد کے رہنے والے مشہور فقیہ اور چوٹی کے عالم ہیں۔ انہوں نے امام مالک، سلیمان بن بلال، لیث، شریک اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابو ثور، ابو خیثمہ، رمادی، عباس دوری اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ علم کا خزانہ تھے۔ امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ عجلی کہتے ہیں ثقہ، عقلمند اور تبع سنت تھے۔ خلفاء نے کئی مرتبہ ان کو منصب قضا پیش کیا۔ لیکن انہوں نے ہر دفعہ انکار کر دیا۔ یعقوب سدوی کہتے ہیں آپ اوثق اور ثقہ حدیث کو خوب ضبط کرنے والے فقیہ ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں میں نے ان کی کوئی حدیث منکر نہیں دیکھی۔ ابن سعد کہتے ہیں: آپ ٢١١ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

امام کتابوں میں ان کی احادیث مذکور ہیں۔ آپ رائے و قیاس اور فنِ حدیث دونوں میں امامت کے درجہ پر فائز تھے۔ مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے اسماعیل بن قعقاع کی یہ حدیث ملی ہے کہ میرے دادا عبداللہ بن ابی حدرد نے ایک عورت سے شادی کی اور اسے مہر میں ١٦٠ درہم دیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو فرمایا یوں لگتا ہے جیسے تم سونا پہاڑ سے کھود لاتے ہو۔ (الحدیث)

٢٣٥ ٦٣/٧ امام موسیٰ بن داؤد کوفی ضَبّی (م د س ق)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے ممتاز حافظ حدیث اور طرطوس کے قاضی ہیں۔ انہوں نے شعبہ، سفیان، مبارک بن فضالہ، جریر بن حازم، امام مالک، لیث اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام احمد، ذہلی، عباس دوری اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔ امام مسلم اور دوسرے محدثین نے ان سے حجت پکڑی ہے۔ دار قطنی کہتے ہیں امانتدار اور کثیر التصنیف مصنف تھے۔ ابن سعد کہتے ہیں ثقہ اور متبع سنت تھے۔ طرطوس میں عہدۂ قضا پر فائز تھے کہ ٢١٧ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

میں کہتا ہوں بشر بن موسیٰ، اسحاق بن بہلول اور محمد بن احمد بن نضر ازدی بھی آپ کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔

t.com

۳۷۶ $\frac{64}{7}$ امام عثمان بن عمر بن فارس بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو محمد اور ایک قول کے مطابق ابو عدی ہے۔ انھوں نے ہشام بن حسان، یونس بن یزید ایلی، اسامہ بن زید لیثی، ابن ابی ذئب، شعبہ اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ فن حدیث کے شہسوار تھے اور ان سے امام احمد، اسحاق، ابوخیثمہ، فلاس، رمادی، عباس دوری، کدیمی اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد فرماتے ہیں: آپ ثقہ ہیں اور نیک آدمی ہیں۔ احمد عجلی کہتے ہیں ثقہ اور ثبت ہیں۔ یحییٰ بن نعیم اور فلاس کہتے ہیں: ان کا ربیع الاول ۲۰۹ھ میں انتقال ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتی ہیں: حج سے واپسی کے وقت صفیہ کے حیض میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا یہ ہمیں روکیں گی تو میں نے کسی نے بتایا یہ قربانی کے دن طواف افاضہ سے فارغ ہو چکی ہیں آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں کوچ کرو۔

۳۷۷ $\frac{65}{7}$ امام خلف بن تمیم زاہد تمیمی (دس ق)

ان کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ ان کی نسبت ولاء میں اختلاف ہے کسی نے تمیمی، کسی نے بجلی اور کسی نے مخزومی کہا ہے۔ اصل میں کوفہ کے رہنے والے ہیں پھر مصیصہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابراہیم بن ادہم سے روایت کرتے ہیں اور ایک عرصہ ان کی صحبت میں رہے ہیں۔ ان کے علاوہ اسرائیل، سفیان ثوری، زائدہ، محمد بن محمد تمیمی، ابوالاحوص اور متعدد دوسرے لوگوں سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے شیخ ابو اسحاق فزاری، عمرو ناقد، حسین بن ابی السری، عباس دوری، زعفرانی اور دوسرے لوگوں نے اکتساب فیض کیا ہے۔

یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں آپ ثقہ، صدوق اور عبادت گذار مجاہد تھے۔ ابو حاتم کہتے ہیں ثقہ [illegible] ہیں۔ یوسف بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے سفیان ثوری سے دس ہزار احادیث [illegible] ہیں ۲۰۶ھ میں فوت ہوئے متقشف قسم کے صوفی اور عبادت گذار تھے۔ ابن سعد نے ان کا سال وفات ۲۱۳ھ بتایا ہے۔

۳۷۸ $\frac{66}{7}$ امام عفان بن مسلم صفار بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو عثمان ہے۔ انصار سے نسبت ولاء کی وجہ سے انصاری کہلاتے ہیں۔ بغداد میں حافظ حدیث، حجۃ کار سالہ اور بغداد کے مشہور محدث ہیں۔ ۱۳۴ھ کے بعد پیدا ہوئے۔ انھوں نے شعبہ، ہشام دستوائی، حماد بن سلمہ، وہیب اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام احمد، علی ابن المدینی، فلاس، حنبل بن اسحاق، معقل بن اسحاق، ابوزرعہ دمشقی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام ابن المدینی فرماتے ہیں: عفان میری موافقت کریں تو مجھے اس کی مخالفت کی پرواہ نہیں [illegible] کہتے ہیں

fat.com

عفان ثقہ، ثبت اور متبع سنت ہیں۔ یہ قاضی معاذ بن معاذ کے مقدمات کی نگرانی پر مقرر تھے۔ ایک دفعہ قاضی نے ان کو دس ہزار دینار کی صرف اتنی بات پر پیش کش کی کہ آپ ایک آدمی کی تعدیل یا جرح میں زبان نہ کھولیں، خاموش رہیں مگر انہوں نے اسی پیش کش کو ٹھکرا دیا اور فرمایا میں کسی حق کو باطل نہیں کر سکتا۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: دراصل اصحاب حدیث یہ پانچ آدمی ہیں۔ امام مالک، ابن جریج، ثوری، شعبہ اور عفان۔ جعفر بن محمد صائغ کہتے ہیں: ایک دفعہ عفان، علی بن مدینی، ابوبکر بن ابی شیبہ اور امام احمد بن حنبل ایک جگہ جمع ہوئے۔ عفان کہنے لگے تین شخص تین مشائخ کی احا... میں کمزور ہیں۔ علی بن مدینی حماد بن زید کی احادیث، احمد ابراہیم بن سعد کی احادیث اور ابن ابی شیبہ شریک کی احادیث میں۔ اس پر ابن مدینی بولے اور عفان شعبہ کی احادیث میں۔

میں کہتا ہوں یہ جرح خوش طبعی اور تشدد پر مبنی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان چار آئمہ نے ان شیوخ سے نوعمری میں حدیث کا سماع کیا ہے اس لیے دوسرے راوی ان کی احادیث میں ان سے زیادہ پختہ کار ہیں۔ امام عفان نے فتنہ خلق قرآن میں اس مسئلہ کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ حنبل کہتے ہیں مامون کے گورنر اسحاق بن ابراہیم نے اس مسئلہ میں ان کا امتحان کیا۔ اس کے بعد امام احمد اور امام یحییٰ بن معین ان کے پاس حاضر ہوئے میں بھی اس مجلس میں موجود تھا۔ امام یحییٰ نے ان سے پوچھا بتائیے یہ مصیبت کیسے گذری؟ بولے اے ابو زکریا! میں نے آپ لوگوں کا منہ کالا نہیں کیا اور اس مسئلہ کے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس نے مجھے مامون کا خط پڑھ کر سنایا کہ عفان کا امتحان لو اگر ہمارے ساتھ اتفاق کرے تو بہتر ورنہ بیت المال سے اس کا وظیفہ بند کر دو (مجھے مامون کی طرف پانچ سو درہم ماہوار وظیفہ ملا کرتا تھا) اسحاق نے پوچھا بتاؤ کیا کہتے ہو؟ میں نے قل ہو اللہ احد پڑھا اور پوچھا کیا یہ مخلوق ہے؟ اس پر وہ بولا اگر تم امیر المؤمنین کی بات نہیں مانو گے تو وہ تمہارا وظیفہ بند کر دیں گے۔ میں نے کہا وفی السماء رزقکم وما توعدون۔ یہ سن کر وہ خاموش ہو رہا اور میں اٹھ کر چلا آیا۔ امام احمد اور امام یحییٰ ان سے یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔

ابو خیثمہ اور امام یحییٰ کہتے ہیں ہم نے صفر ۲۱۹ھ میں عفان کے حافظے میں کچھ کمزوری محسوس کی لیکن وہ چند دن بعد فوت ہو گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ واقعہ ۲۲۰ھ کا ہے اور یہی صحیح ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی اپنے بھائی کی بیمار پرسی یا ملاقات کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ٹھیک ہو اور تمہارا آنا بھی ٹھیک ہے تم اپنے اس سلوک سے جنت میں ایک گھر کے مستحق ہو گئے ہو۔

۳۷۹　$\frac{٦٧}{٧}$　امام ابو مسہر غسانی دمشقی　(ع)

آپ کا نام عبدالاعلیٰ بن　　ہے۔ دمشق کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث ہیں۔ اہل شام کے شیخ اور ان کے عالم ہیں۔ ابن ابی دارمہ کے لقب سے معروف ہیں۔ آپ ۱۴۰ھ میں پیدا ہوئے۔ سعید بن عبدالعزیز، عبداللہ بن علاء، امام مالک اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام احمد، ذہلی، ابراہیم بن دیزیل، عبدالرحمٰن بن قاسم

t.com

رواس، ابوزرعہ دمشقی اور ایک دوسری جماعت نے استفادہ کیا۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ابومسہر پر رحم فرمائے۔ آپ فن حدیث میں کتنے پختہ ہیں پھر ان کی مدح میں مبالغہ کرنے لگے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے لگے بغداد سے جانے کے بعد پھر اس میں واپسی تک میں نے ابومسہر جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

میں کہتا ہوں مامون نے اپنے عہد خلافت میں ابومسہر کو مبتلائے مصیبت کیا اور مجبور کیا کہ وہ اعلان کریں کہ قرآن مخلوق ہے لیکن یہ اپنے عقیدے پر جمے رہے اور مامون کی بات ماننے سے صاف انکار کر دیا۔ حتیٰ کہ مامون نے ان کی گردن اڑانے کے لیے انہیں چمڑے پر لٹا دیا۔ اس وقت یہ جھک گئے اور قرآن کے مخلوق ہونے کا اقرار کر لیا۔ پھر جونہی انہیں چمڑے سے اٹھا کر کھڑا کیا گیا انہوں نے اس اقرار سے رجوع کر لیا۔ اب مامون نے ان کو جیل میں ڈال دیا۔ جیل میں تقریباً ایک سو دن ہی گذرے تھے کہ موت آ گئی۔ اور ۲۱۸ھ میں انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے ان کی عالی احادیث بطریق اجازت ملی ہیں۔

۳۸۰ ۶۸/۷ امام ابوالولید طیالسی بصری (ع)

آپ کا اسم گرامی ہشام بن عبدالملک ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور چوٹی کے عالم ہیں ۱۳۳ھ میں پیدا ہوئے۔ عکرمہ بن عمار، عمر بن ابی زائدہ، شعبہ، ہشام دستوائی اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے امام دارمی، عبد بن حمید، امام بخاری، ابوداؤد، تمتام، ابومسلم کجی، محمد بن ضریس اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔ آج ابوالولید شیخ الاسلام ہیں میں محدثین میں سے کسی کو ان سے مقدم نہیں سمجھتا۔ ابوالولید فن حدیث کو خوب ضبط کرنے والے ہیں۔ احمد عجلی کہتے ہیں۔ ثقہ اور ثبت ہیں ابوداؤد لیا ان کے ... حدیث طلب کرنے کے لئے ان کی طرف سفر کیا کرتے تھے۔ احمد بن سنان کہتے ہیں کہ ... ابوالولید ... نے حدیث بیان کی۔ ابن وارہ کہتے ہیں میرا خیال نہیں ہے کہ میں نے ان جیسے کسی آدمی سے ملاقات کی ہے۔ ابوحاتم فرماتے ہیں۔ ابوالولید امام، فقیہ، عاقل، ثقہ اور حافظ ہیں۔ میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کتاب نہیں دیکھی۔

میں کہتا ہوں انہوں نے ۹۴ سال عمر پائی۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ ربیع الآخر ۲۲۷ھ میں فوت ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت سلمہ بن اکوع کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ کر گھروں کو جاتے تو راستے میں دھوپ سے بچنے کے لیے ہمیں دیواروں کا سایہ نہیں ملتا تھا امام مسلم نے یہ حدیث عن اسحاق عن ابی الولید کے واسطے اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔

۳۸۱ ۶۹/۷ امام بدل بن محبر یربوعی الواسطی ثم البصری (خ ۴)

آپ کی کنیت ابوالمنیر ہے۔ بلند پایہ حافظ حدیث اور پختہ کار عالم ہیں۔ انہوں نے شعبہ، عکرمہ بن عمار، زائدہ

اور متعدد دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے امام بخاری، ابو یحییٰ بن ابو مسرۃ، بندار، کدیمی اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

امام ابو زرعہ نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں۔ یہ میرے نزدیک بہز، حبان اور عفان سے زیادہ راجح ہیں ۲۱۵ھ کے قریب جب ان کی عمر ۸۰ سال تک پہنچ گئی تھی ان کے حافظہ میں کچھ تغیر آ گیا تھا۔

۳۸۲ ۔ شیخ الاسلام امام عبداللہ بن مسلمہ قعنبی (خ م د ت س)

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے آپ اصل میں مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ پھر بصرہ میں اور اس کے بعد مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ۱۳۰ھ کے بعد پیدا ہوئے۔ انہوں نے افلح بن حمید، ابن ابی ذئب، سلمہ بن وردان، امام مالک بن انس، شعبہ اور دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ذہلی، عبد، ابو زرعہ، ابو خلیفہ جمحی، امام بخاری، ابو داؤد، امام مسلم اور دوسرے بہت سے اہل علم روایت کرتے ہیں۔

ابو زرعہ کہتے ہیں: میں نے کسی ایسے آدمی سے حدیث نہیں لکھی جو میری نظر میں قعنبی سے زیادہ بزرگ اور قابل احترام ہو۔ ابو حاتم کہتے ہیں: ثقہ اور حجت ہیں میں نے ان سے زیادہ خشوع کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ابن معین کہتے ہیں ہم نے وکیع اور قعنبی کے سوا کسی کو اللہ تعالیٰ کے لیے حدیث پڑھاتے نہیں دیکھا۔ خریبی با ایں ہمہ جلالت و برتری فرماتے ہیں: ہم سے قعنبی نے امام مالک سے حدیث بیان کی اور بخدا! وہ مالک سے بہتر ہیں۔ فلاس کہتے ہیں: قعنبی مستجاب الدعوات تھے۔ کسی نے ابن مدینی سے کہا امام مالک کے شاگرد پہلے معن پھر قعنبی ہیں؟ بولے یوں نہ کہو بلکہ یوں کہو پہلے قعنبی اور پھر معن ہیں۔

نصر بن مرزوق کہتے ہیں: مؤطا کے روایت کرتے ہیں قعنبی سب لوگوں سے زیادہ پختہ ہیں۔ اسماعیل قاضی کہتے ہیں قعنبی امام مالک کے سامنے حبیب کے مؤطا پڑھنے سے خوش نہیں تھے۔ کوشش کرتے رہے حتیٰ کہ خود انہیں امام موصوف کے آگے مؤطا کی قرأت کا موقع مل گیا۔ کہتے ہیں قعنبی جب کسی مجلس کے پاس سے گزرتے تو لوگ انہیں دیکھ کر لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرنے لگتے۔ حنینی کہتے ہیں: ایک دفعہ قعنبی سفر سے واپس آئے تو امام مالک نے تلامذہ سے کہا اٹھو اہل زمین کے بہترین آدمی کا استقبال کریں۔ آپ نے محرم ۲۲۱ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتی ہیں: میں نے احرام باندھتے وقت اور بیت اللہ کا طواف افاضہ کرنے سے پہلے حلال ہوتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی۔

۳۸۳ ۔ امام علی بن عیاش الہانی حمصی (خ ۴)

آپ کی کنیت ابو الحسن ہے۔ آپ حمص کے رہنے والے مابند پایہ حافظ حدیث اور علماء کے مقتدا ہیں۔ ہر وقت خشیت الٰہی سے روتے تھے اس لیے "بکار" کے لقب سے ملقب تھے۔ انہوں نے حریز بن عثمان، شعیب بن ابی

حمزہ، مثنی بن صباح، عبدالرحمٰن بن ثابت، ابوغسان مدنی، عفیر بن معدان اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث سیکھا اور ان سے احمد، بخاری، ابو اسحاق جوزجانی، ابراہیم بن ہیثم، ذہلی، محمد بن عوف اور دوسرے لوگ مستفیض ہوئے۔

امام نسائی اور دوسرے لوگوں نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں میں ان کی طرف سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا کرتا تھا۔ یحییٰ بن اکثم کہتے ہیں: میں ایک دفعہ علی بن عیاش کو مامون کے دربار میں لے گیا۔ پہلے تو وہ مسکرائے اور پھر رو پڑے۔ مامون بولا تم میرے پاس ایک دیوانے کو لے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں آپ کے پاس ابو مغیرہ کو چھوڑ کر اہل شام میں سے سب سے بہتر اور حدیث کا سب سے بڑا عالم لایا ہوں۔ آپ نے تقریباً اسی سال عمر پا کر ۲۱۹ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت جابر کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد آپ نے وضو کرنا چھوڑ دیا تھا۔

۳۸۴ ~~۴۲~~ امام یحییٰ بن ابی بکیر قاضی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابو زکریا ہے۔ آپ کوفہ پھر بغداد کے رہنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث اور کرمان کے قاضی ہیں۔ آپ نے شعبہ، اسرائیل، زائدہ، ابو جعفر رازی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ان کے پوتے عبداللہ، عیسیٰ بن ابی حرب، عباس دوری، حارث بن ابی اسامہ، احمد بن عبید اللہ نرسی اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ان سے ایک حدیث کی سند میں غلطی ہوئی ہے۔ محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں ثقہ آدمی تھے امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں ثقہ ہیں۔

محمد بن مثنی نے ان کی وفات کی تاریخ ۲۰۸ھ بتائی ہے اور ابن قانع نے ۲۰۹ھ بیان کی ہے۔ مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتی ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جن مصائب کا میرے والد کو سامنا کرنا پڑا ہے اگر وہ مستحکم پہاڑوں پر نازل ہوتیں تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ ایک طرف نفاق نے سر اٹھایا تو دوسری طرف عرب کے اکثر قبائل مرتد ہو گئے۔ بخدا! جس پہلو سے بھی لوگوں نے اسلام کی مخالفت کی میرے والد نے ان کا راستہ روکا اور اسلام کی حفاظت کا پورا پورا حق ادا کر دیا۔

۳۸۵ ~~۴۳~~ محدث شام ابو المغیرہ خولانی حمصی (ع)

آپ کا نام نامی اور اسم گرامی عبدالقدوس بن حجاج ہے۔ حمص کے رہنے والے نامور محدث ہیں۔ آپ صفوان بن عمرو، حریز بن عثمان، ارطاۃ بن منذر، اوزاعی، عبداللہ بن علاء بن زبر اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد، امام بخاری، یحییٰ ذہلی، بحر بن شعیب، ابو محمد دارمی، محمد بن عوف اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ پختہ کار علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ ابن زنجویہ کہتے ہیں: میں نے کوئی آدمی ابو مغیرہ سے زیادہ ... کرنے

والا نہیں دیکھا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: ۲۱۲ھ میں حمص میں فوت ہوئے اور امام احمد بن حنبل نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہ کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص تشہد پڑھ کر فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ سے، جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے شر سے پناہ مانگے۔

۳۸۶ ~~۴~~۷ امام محمد بن مبارک قُرشی قلانسی (ع)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ صور کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور شیخ الاسلام ہیں۔ انہوں نے سعید بن عبدالعزیز، معاویہ بن سلام، امام مالک بن انس، صدقہ بن خالد اور اسماعیل بن عیاش سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام یحییٰ بن معین، ذہلی، محمد بن عوف، دارمی، عباس ترقفی، ابوزرعہ نصری اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام ابن معین کہتے ہیں: ابومسہر کے بعد آپ دمشق کے شیخ ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں: ابومسہر کے بعد ملکِ شام میں یہی قابل ترین آدمی تھے۔ نیز محدثین کی ایک جماعت نے ان کی توثیق کی ہے۔ فرمایا کرتے: اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرو۔ یہ تمہارے اپنے نفس کے لیے عمل کرنے سے زیادہ مفید ہے۔ نیز فرمایا محبت کی علامت دل میں ہمیشہ محبوب کی لگن اور اس کی رضا جوئی ہے یہ بھی فرمایا جو شخص خوشحال لوگوں کا ہمنوالہ و ہم پیالہ ہے وہ خدا کی معرفت کے دعوے میں جھوٹا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں۔ میں ۲۱۵ھ میں دمشق میں محمد بن مبارک کے جنازہ میں شریک ہوا۔ ابومسہر نے ان کا جنازہ پڑھایا اور ان کی بہت تعریف کی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبدالرحمٰن بن عائش کی یہ حدیث ملی ہے کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: میں نے خواب میں اپنے رب کو بہت خوبصورت شکل میں دیکھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا ملاءِ اعلیٰ میں کس بات پر بحث ہو رہی ہے؟ میں نے کہا میرے رب! تو ہی جانتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں محسوس کی اور زمین و آسمان کی چیزیں مجھے معلوم ہو گئیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وکذلک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت و الارض۔

۳۸۷ ~~۵~~۷ امام ہشام بن عبداللہ رازی (ع)

آپ رے کے رہنے والے نامور فقیہ اور چوٹی کے عالم ہیں۔ آپ ابن ابی ذئب، عبدالعزیز بن مختار، امام مالک بن انس اور حماد بن زید سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حسن بن عرفہ، ابن الفرات، ابوحاتم، ابوحمدان بن مغیرہ، محمد بن سعید عطار اور دوسرے لوگوں نے فیض حاصل کیا۔

موسیٰ بن نصر کہتے ہیں میں نے ان سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے سترہ سو مشائخ سے استفادہ کیا اور علم کی

t.com

تحصیل میں میرے سات لاکھ درہم صرف ہوئے۔ ابو حاتم نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور لکھا ہے صدوق ہیں۔ میں نے اپنے شہر میں ہشام بن عبداللہ اور دمشق میں ابو مسہر سے زیادہ گرامی قدر کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ میں کہتا ہوں آپ سنت پر عمل کرنے کی دعوت دیتے تھے اور جہمیہ کے حق میں ننگی تلوار تھے۔ محدثین نے ان کو حدیث میں نرم کہا ہے۔ مشہور فقیہ محمد بن حسن کا ان کے گھر میں انتقال ہوا تھا۔

آپ ۲۲۱ھ میں فوت ہوئے۔ ابن حبان نے "کتاب الضعفاء" میں ان کے واسطہ سے حضرت ابن عمر کی یہ مرفوع حدیث ذکر کی ہے۔ میری امت کے فقیروں کے لیے مرغیاں بکریاں ہیں اور جمعہ حج ہے۔ لیکن یہ حدیث صحیح نہیں۔

۳۸۸ ۷۶/۷ امام ابو حذیفہ نہدی (خ د ت ق)

ان کا ترجمہ تہذیب التہذیب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۳۸۹ ۷۷/۷ امام عبداللہ بن صالح مصری (د ت ق)

آپ کی کنیت ابو صالح ہے۔ قبیلہ جہنیہ سے نسبت ولاء کی بنا پر جہنی کہلاتے ہیں۔ مصر کے بلند پایہ محدث ہیں۔ آپ امام لیث بن سعد کی جائداد کے ناظم تھے۔ ان سے شرف تلمذ بھی رکھتے ہیں۔ ۱۳۷ھ میں پیدا ہوئے اور آپ نے مشہور امام عمرو بن حارث کو دیکھا ہے۔ موسیٰ بن علی، معاویہ بن صالح، عبدالعزیز بن ماجشون، سعید بن عبدالعزیز دمشقی، لیث بن سعد، نافع بن یزید اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام بخاری، ابو حاتم، ابن معین، حمویہ، دارمی، محمد بن اسماعیل ترمذی، ابراہیم بن دیزیل، محمد بن عثمان ابی السوار اور دوسرے بہت سے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ بقول ابن دیزیل ان کے شیخ امام لیث نے ان سے یہ حدیث لی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی کو شکر ادا کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہو اور وہ زیادتی سے محروم رہا ہو۔ ابن دیزیل کہتے ہیں میں نے ابو صالح سے پوچھا تو انہوں نے اعتراف کیا کہ ہاں میں نے امام لیث کو یہ مرسل حدیث بسند یحییٰ بن عطاء عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام موطا کو میں نے امام لیث سے پڑھا ہے۔

میں کہتا ہوں: میں نے ان کے حالات میزان میں بیان کیے ہیں۔ یہ ثبت نہیں ہیں لیکن کثرت روایات کے ساتھ ساتھ ان سے منکر حدیثیں بھی مروی ہیں۔ عاشورا کے دن ۲۲۲ھ میں فوت ہوئے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: قابل اعتماد نہیں ہیں۔ مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے ابو ادریس عن ابی امامہ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو قیام کیا کرو یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا معمول ہے اس سے گزشتہ گناہ معاف ہوتے ہیں اور آئندہ گناہوں سے نجات ملتی ہے۔ اس حدیث کی سند حسن ہے اور اس کے بیان کرنے والے تابعی صحابی سے چند سال پہلے وفات پا گئے تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے ابو سعد انصاری کی ایک یہ حدیث بھی ملی ہے۔ صالح بن جبیر کہتے ہیں ایک

دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو جمعہ ہمارے پاس بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے لیے آئے ہمارے ساتھ رجاء بن حیوہ بھی تھے۔ جب وہ جانے لگے تو ہم انہیں وداع کرنے کے لیے شہر سے باہر نکلے جب واپس آنے لگے تو بولے میرے پاس تمہارے لیے ایک انعام اور تحفہ ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے۔ جو میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ ہم نے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ بتائیے۔ فرمایا ایک دفعہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دس آدمی حاضر تھے دسویں معاذ بن جبل تھے۔ ہم نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور آپ کی اتباع کی ہے کیا ہم سے زیادہ ثواب پانے والے بھی کچھ لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا تمہیں تمہارے ثواب سے کیا چیز روک سکتی ہے۔ تمہارے درمیان اللہ کے رسول موجود ہیں جن پر آسمان سے وحی نازل ہوتی ہے۔ تمہارے بعد ایک قوم پیدا ہوگی جن کے پاس دو تختوں میں محفوظ قرآن پہنچے گا۔ وہ اس پر ایمان لائے گی اور اس کی ہدایات پر عمل کرے گی۔ وہ تم سے زیادہ ثواب پائے گی۔ وہ تم سے زیادہ ثواب پائے گی۔ وہ تم سے زیادہ ثواب پائے گی۔ اس حدیث کی سند ٹھیک ہے لیکن غریب ہے اس کو امام بخاری نے عبداللہ سے بطور موافقت اپنی کتاب "افعال العباد" میں ذکر کیا ہے۔

صالح بن جبیر کو امام یحییٰ بن معین نے ثقہ کہا ہے۔ اس حدیث کو ضمرہ بن ربیعہ نے بواسطہ مرزوق بن نافع صالح سے روایت کیا ہے۔ اور اس کو ایک جماعت نے امام اوزاعی سے یوں بیان کیا ہے۔ حدثنی اسید بن عبدالرحمٰن عن صالح ثنا ابو جمعہ نحوہ لیکن اس میں امام اوزاعی نے صالح بن جبیر کی جگہ صالح بن محمد کہا ہے۔ ایک اور جماعت نے امام اوزاعی سے اس کی سند یوں بیان کی ہے۔

عن اسید عن خالد بن دریک عن ابن محیریز عن ابی جمعۃ۔ اور ولید بن یزید اور عقبہ بن علقمہ جیسے راویوں کی ایک تیسری جماعت نے امام اوزاعی سے کسی اور سند سے بیان کیا ہے لیکن اس میں امام اوزاعی نے اضطراب کا اظہار کیا ہے۔

۳۹۰ ھ۸/۲ امام عبداللہ بن صالح بن مسلم عِجلی مُقرِی (خ)

آپ کوفہ کے رہنے والے نامور محدث اور حافظ حدیث احمد بن عبداللہ کے والد ہیں۔ انہوں نے قاری حمزہ زیات سے قرآن کی تعلیم حاصل کی اور ابوبکر نہشلی، فضیل بن مرزوق، شبیب بن شیبہ، حماد بن سلمہ، عبدالعزیز بن ماجشون اور دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ان کے صاحبزادے احمد، ابوزرعہ، ابوحاتم، ابراہیم حربی تمتام بن بشر اور ایک دوسری جماعت نے استفادہ کیا۔ امام بخاری کو ان سے سماع حاصل نہیں ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابوحاتم نے ان کو صدوق کہا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں مستقیم الحدیث ہیں صحیح بخاری میں سورت فتح کی تفسیر میں ایک سند یوں آئی ہے حدثنا عبداللہ نا عبدالعزیز بن ابی سلمۃ۔ عبداللہ کے والد کا نام ذکر نہ ہونے سے اس میں ابہام ہے اور علماء کا اس میں اختلاف ہے۔ کلاباذی الالکائی اور ولید بن بکر کہتے ہیں اس عبداللہ سے مراد یہی عبداللہ بن صالح عجلی صاحب ترجمہ ہیں۔ ابوعلی بن السکن کہتے ہیں یہ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی ہیں۔ ابومسعود نے اطراف میں لکھا ہے یہ عبداللہ بن رجاء ہیں۔ لیکن ابوعلی غسانی، ابوالحجاج

قضاعی اور ان کے کاتب محمد ذہبی کا دعویٰ ہے یہ عبداللہ بن صالح کاتب لیث ہیں۔ اس کے ثبوت میں وہ یہ کہتے ہیں کہ امام بخاری نے اپنی کتاب ادب المفرد میں بعینہ اسی حدیث کو عبداللہ بن صالح کاتب لیث سے ذکر کیا ہے۔ نیز وہ اپنی مختلف تصانیف میں ان سے بکثرت احادیث لائے ہیں اور ان کے نام کی تصریح کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ صحیح بخاری کے بعض نسخوں میں بھی ان کے نام کی صراحت کی ہے[1] رہے یہ عبداللہ بن صالح عجلی صاحب ترجمہ تو میرے علم میں امام صاحب کی ان سے ملاقات ثابت نہیں ہے اور انہوں نے اپنی تاریخ میں ان سے ایک آدمی کے واسطے سے روایت ذکر کی ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا ۲۱۱ھ میں انتقال ہوا۔ مگر میرا خیال ہے کہ یہ اس کے بعد بھی زندہ رہے ہیں اور ۲۲۲ھ میں انتقال کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں کہ: مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ذاریات کی آیت یوں پڑھائی "انی انا الرزاق ذوالقوۃ المتین" اس کی سند قوی ہے مگر مصحف امام کے خلاف ہونے کی وجہ سے یہ قرأت شاذ ہے۔ یہ قرأت صحیح ہونے کے باوجود منسوخ ہونے کی وجہ سے ہم اس کی تلاوت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح رواۃ کے قابل اعتماد ہونے کی وجہ سے یقینی طور پر ہم اس کی نفی بھی نہیں کر سکتے خصوصاً جبکہ صحابہؓ میں اس کی تلاوت میں اختلاف موجود ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۱ ۷۹/ط امام عمرو بن عاصم کلابی قیسیؒ (ثقہ)

آپ بصرہ کے رہنے والے نامور حفاظ حدیث اور پختہ کار حفاظ ہیں۔ شعبہ، جریر بن حازم، ہمام بن یحییٰ، ان کے دادا عبیداللہ بن وازع اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے امام بخاری بلاواسطہ اور باقی ائمہ ستہ کی طرح بالواسطہ بھی روایت کرتے ہیں۔ نیز ان سے امام دارمی، عبد، یعقوب فسوی، کدیمی اور دوسرے [illegible] کیا ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے ثقہ اور امام نسائی نے ان کے متعلق لیس بہ بأس کہا ہے۔ [illegible] بیان ہے کہ میں نے ان سے سنا ہے کہتے تھے۔ میں نے حماد بن سلمہ سے دس ہزار سے کچھ زیادہ احادیث لکھی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں انہوں ۲۱۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۹۲ ۸۰/ط امام سعید بن ابی مریم بصری (ثقہ)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ جمحی سے ساتھ نسبت ولاء کی وجہ سے جمحی کہلاتے ہیں [illegible]

---

[1] حافظ ابن حجر نے اس قول کو محل نظر قرار دیا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

حافظِ حدیث اور اس شہر کے نامور محدث ہیں۔ انہوں نے یحییٰ بن ایوب، نافع بن یزید، امام مالک، امام لیث، ابو غسان محمد بن مطرف، محمد بن جعفر بن ابی کثیر اور ایک دوسری جماعت سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام یحییٰ بن معین، ذہلی، عثمان دارمی، امام بخاری، یحییٰ بن عثمان بن صالح اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

امام ابو داؤد فرماتے ہیں یہ میرے نزدیک حجت ہیں۔ عجلی کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں مشہور فقیہ تھے ۱۴۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۲۴ھ میں وفات پائی۔ میں کہتا ہوں ثقہ اور کثیر الحدیث تھے۔ ان کے غرائب اور افراد ہیں۔ جو ان کی وسیع روایات میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ غیلانیات کے شروع میں ان کی عالی احادیث مذکور ہیں۔

۳۹۳ ⁸¹⁄₇ امام سلیمان بن حرب اَزدی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو ایوب ہے۔ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور مکہ معظمہ کے قاضی ہیں۔ انہوں نے شعبہ، حمادین، مبارک بن فضالہ اور ان کے طبقہ سے علم حدیث کا سماع کیا۔ ان سے امام احمد، اسحاق، ابو زرعہ، ابو حاتم، امام بخاری، ابو داؤد، ابو خلیفہ جمحی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابو حاتم کہتے ہیں: نامور امام ہیں، حدیث میں بیان کرنے میں تدلیس نہیں کرتے تھے۔ رجال کی جرح و تعدیل اور فقہ کے مسائل میں بحث کرتے تھے۔ یہ مشہور محدث عفان سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں۔ ان کی بیان کردہ احادیث تقریباً دس ہزار کی تعداد میں منظرِ عام پر آئی ہیں۔ میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کتاب نہیں دیکھی۔ ایک دفعہ میں بغداد میں ان کے حلقۂ درس میں حاضر ہوا۔ اس میں ۴۰ ہزار حاضرین کا اندازہ کیا گیا۔ مامون کے محل کے پہلو میں ان کے لیے ایک منبر تعمیر کیا گیا اس پر بیٹھ کر انہوں نے درس دیا۔ خلیفہ مامون اور دوسرے امراء حاضر تھے۔ مامون کے سامنے نہایت باریک اور شفاف پردہ لٹکا دیا گیا تھا اور دوسرے حاضرین کی طرح وہ بھی ان کی املا کردہ احادیث لکھ رہا تھا۔ یحییٰ بن اکثم کہتے ہیں ایک دفعہ مامون نے مجھ سے پوچھا بصرہ میں کون کون اہلِ علم چھوڑ آئے ہو۔ میں نے چند مشائخ کے نام گنوائے جن میں سلیمان بن حرب بھی تھے اور میں نے کہا وہ ثقہ، بلند پایہ حافظِ حدیث اور عقلمند انسان ہیں۔ اعلیٰ کردار کے حامل اور ہر قسم کے عیوب سے محفوظ ہیں۔ چنانچہ مامون نے انہیں اپنے پاس بلانے کا حکم دیا۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: قابلِ اعتماد، پختہ کار اور قوی حافظہ کے مالک تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت براءؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں: جب آنحضرتؐ کا صاحبزادہ ابراہیم فوت ہوا تو آپ نے فرمایا اس کے لیے جنت میں ایک دایہ ہے جو اسے دودھ پلا رہی ہے۔

امام بخاری نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں ان ہی سلیمان بن حرب سے روایت کیا ہے۔ حنبل اور دوسرے محدثین کہتے ہیں کہ آپ نے ۲۲۴ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ محدثین نے ان کے مناقب ذکر کیے ہیں اور ان کی جلالتِ قدر کا اعتراف کیا ہے۔ عفان ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ ایک دفعہ امام علی بن مدینی کے پاس ان کا ذکر آیا تو انہوں نے دل کھول کر ان کی تعریف کی۔ اور کہنے لگے ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے حدثنا سلیمان بن حرب عن حماد بن زید کہہ کر حدیث

بیان کی ہے۔

۳۹۴ ۸۲/۷ امام مسلم بن ابراہیم ازدی فراہیدی (ع)

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ بنو ازد کے ساتھ نسبت ولاء رکھتے ہیں اور بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ انہوں نے ابن عون سے صرف ایک حدیث سنی ہے جو مجھ سے میرے استاذ احمد بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے یوں بیان کی ہے کہتے ہیں میں نے ابن عون سے حدیث بیان کرنے کے لیے کہا تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ میں ابو وائل کے نابینا ہونے کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ کہنے لگے میں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا ہے فرماتے تھے: لوگو! تم سب ایک میدان میں جمع ہو گے۔ بلانے والے کی آواز تم سب تک پہنچ جائے گی اور اس کی آنکھ تم سب کو دیکھے گی سن لو! بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہی بدبخت لکھی جائے اور سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے عبرت حاصل کرے۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: مسلم ثقہ اور مامون ہیں۔ ابو اسماعیل ترمذی کہتے ہیں میں نے ان سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے ۸ سو مشائخ سے حدیث لکھی ہے مگر پل کے پار نہیں گیا۔ ابو داؤد فرماتے ہیں: مسلم نے حدیث حاصل کرنے کے لیے کسی محدث کی طرف سفر نہیں کیا۔ لیکن انہیں قرۃ بن خالد، ہشام دستوائی اور ابان بن یزید کی تمام احادیث اس طرح ازبر تھیں کہ انہیں وہ ذرا پڑھ سکتے تھے۔

میں کہتا ہوں انہوں نے ان کے علاوہ وہیب، شعبہ اور مالک بن مغول سے بھی حدیث کا سماع کیا ہے۔ اور ان سے عبد دارمی، ابو مسلم کجی، امام بخاری، ابوداؤد، ابو خلیفہ جمحی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ سنہ ۲۲۲ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۹۵ ۸۳/۷ امام ابو سلمہ موسیٰ بن اسماعیل تبوذکی (ع)

آپ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ اور لائق اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ تبوذک سے نسبت ولاء کی وجہ سے منقری کہلاتے ہیں۔ امام شعبہ سے صرف ایک حدیث ہی سنی ہے لیکن حماد بن سلمہ سے ان کی ساری کتابوں کا سماع کیا ہے ان کے علاوہ جریر بن حازم، یزید بن ابراہیم اور ان کے طبقہ سے بہت زیادہ علم حاصل کیا ہے۔ اور ان سے ذہلی، ابو حاتم، امام بخاری، ابوداؤد، احمد بن خیثمہ اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: میں ابن اشہب اور تبوذکی کے سوا جس استاذ کے پاس بیٹھا ہوں وہ مجھ سے دہشت زدہ ہو جاتا تھا یا میری علمیت اور قابلیت کا اعتراف کر لیتا تھا۔ عباس کہتے ہیں میں نے ان سے پینتیس ہزار احادیث لکھی ہیں۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: جو ابو سلمہ سے حدیث نہیں لکھتا اس نے ان کی احادیث کسی آدمی کے واسطہ سے لکھنا پڑیں گی۔ ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے اب تک ابو سلمہ سے اچھی حدیث بیان کرنے والا کوئی نہیں پایا۔ تبوذکی

میں ایک مکان خریدنے کی وجہ سے ان کا نام تبوذکی پڑ گیا۔ احمد بن زہیر کہتے ہیں میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو مجھے تبوذکی کہے اللہ تعالیٰ اس کا بھلا نہ کرے۔ میں تو منقر کا مولیٰ ہوں، تبوذک کے کچھ لوگ چند دن میرے گھر رہے تھے (اس لیے لوگوں نے مجھے تبوذکی کہنا شروع کر دیا۔ آپ نے رجب ۲۲۳ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو سعید خدری کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پہ دانستہ جھوٹ بولے اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

۳۹۶ عبد صالح امام زکریا بن عدی تَیمی کوفی (م ت س ق)

آپ کی کنیت ابو یحییٰ ہے کوفہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور بے نظیر قاری قرآن ہیں۔ بعد میں بغداد میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ بنو تیم اللہ کے مولیٰ ہیں۔ ان کے والد عیسائیت کو اور ایک قول کے مطابق یہودیت کو خیرباد کہہ کر بگوشِ اسلام ہو گئے تھے یہ یوسف بن عدی نزیلِ مصر کے بھائی ہیں۔ حماد بن زید، شریک قاضی، ابو الملیح رقی، ابنِ مبارک، یزید بن زریع، جعفر بن سلیمان اور عراق اور جزیرہ میں ان کے طبقہ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام بخاری صحیح بخاری کے علاوہ دوسری کتابوں میں، ابنِ راہویہ، دارمی، معاویہ بن صالح اشعری، عباس دوری، عبد بن حمید اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ابوداؤد (اور صحیح بخاری) کو چھوڑ کر ان کی احادیث صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں مذکور ہیں۔

آپ پختہ کار اہلِ علم میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن ابونعیم نے ان کے معاملہ کو نرم بتایا ہے اور انہیں پسند نہیں کیا چنانچہ ابراہیم بن عبداللہ بن جنید کہتے ہیں۔ میرے سامنے ابوداؤد نحوی نے امام یحییٰ بن معین سے کہا کہ ایک دفعہ زکریا بن عدی کا ذکر ابونعیم کے پاس ہوا تو کہنے لگے اس کو حدیث کے ساتھ کیا سروکار ہے وہ تو تورات کو خوب جانتا ہے۔ اس پہ امام یحییٰ بولے: زکریا میں کوئی عیب نہیں ہے البتہ اس کا باپ یہودی مذہب چھوڑ کر اسلام لایا تھا۔ احمد عجلی کہتے ہیں۔ زکریا ثقہ ہیں اور اپنے بھائی یوسف سے فائق ہیں۔ خشک قسم کے صوفی تھے۔ شکل و صورت کے اچھے اور خوددار تھے۔ عبدالرحمٰن بن خراش کہتے ہیں: زکریا بن عدی ثقہ، جلیل القدر اور پرہیزگار تھے۔ ابو یحییٰ صاعقہ نے مجھے بتایا ہے کہ زکریا یہاں آئے تو ان کے دوستوں نے ایک صنعت کار سے ان کا تذکرہ کیا۔ اس نے انہیں ۳۰ درہم ماہوار پہ ملازم رکھ لیا۔ ایک مہینہ کے بعد ملے تو ہم نے ان کا حال احوال پوچھا۔ بولے میرا خیال ہے کہ جتنی تنخواہ لیتا ہوں اس کے مقابلہ میں میرا کام کچھ کم ہی ہوگا۔ ایک دفعہ ان کی آنکھ دکھنے لگی تو ایک شخص اس میں ڈالنے کے لیے سرمہ لے آیا، پوچھا تم حدیث پڑھنے والے طالب علم ہو؟ بولا ہاں یہ سن کر انہوں نے سرمہ واپس کر دیا (اور طالب علم کی چیز استعمال کرنے سے پرہیز کیا)

ابنِ سعد کہتے ہیں، ثقہ، صالح اور کثیر الحدیث ہیں۔ ۲۱۱ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ منذر بن شاذان کہتے ہیں میں نے زکریا سے زیادہ مضبوط حافظہ والا کوئی محدث نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ امام احمد اور امام یحییٰ بن معین ان کے پاس آئے اور کہنے لگے ذرا عبیداللہ بن عمرو کی کتاب لائیے (ہم اس سے کچھ استفادہ کرنا چاہتے ہیں) بولے اس کو کیا کرو گے قلم دوات سنبھالو میں وہ تمہیں ساری کی ساری املا کرا دیتا ہوں۔ وہی منذر کہتے ہیں یہ اعمش کے متعدد تلامذہ سے حدیث

t.com

بیان کرتے تھے مگر کمال یہ ہے کہ ہر ایک کے الفاظ کا فرق بڑی خوبی سے واضح کر دیتے تھے۔ کہتے ہیں نزع کے وقت کہنے لگے الٰہی! میں تیرے دیدار کا مشتاق ہوں۔

اسماعیل بن ابو الحارث اور ابو بکر بن خلف کہتے ہیں ۲۰ جمادی آخرہ ۲۱۲ھ کو انتقال کیا۔

۳۹۷ ۱۵/۷ امام عاصم بن علی واسطی (خ ت ق)

آپ کی کنیت ابو الحسین ہے۔ بنو تیم سے نسبت ولاء کی وجہ سے تیمی کہلاتے ہیں۔ اپنے والد، ابن ابی ذئب، عکرمہ بن عمار، عاصم بن محمد عمری، شعبہ، مسعودی اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام بخاری اپنی صحیح میں، احمد بن حنبل، ابراہیم حربی، ابو حاتم رازی، علی بن عبد العزیز، عمر بن حفص سدوسی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ایک دفعہ بغداد آئے اور املاء حدیث کا اہتمام کیا تو ان کی مجلس میں مستفیدین کی اس قدر بھیڑ ہوئی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ رہی۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: صحیح حدیث بیان کرتے ہیں اور غلطی کا بہت کم ارتکاب کرتے ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں صدوق ہیں۔ ابو الحسین بن منادی کہتے ہیں: ان کی مجلس میں حاضرین کا اندازہ ایک لاکھ سے زیادہ ہوتا تھا۔ ان کا مستملی ہارون مکحلہ ان کی آواز لوگوں تک پہنچاتا تھا۔ عمر بن حفص سدوسی کا بیان ہے۔ حدیث بیان کرتے وقت آپ ایک اونچے چبوترے پر رونق افروز ہوتے جس کو لوگ چاروں طرف سے گھیر لیتے۔ ایک دفعہ حدثنا اللیث کہ کر حدیث بیان کرنا شروع کی تو میں نے ان کو یہ لفظ چودہ دفعہ دہراتے ہوئے سنا۔ بھیڑ کی وجہ سے لوگ سن نہیں سکتے تھے اور بار بار پوچھتے تھے ہارون ایک خمیدہ کھجور پر چڑھ گئے اور آپ کی آواز لوگوں تک پہنچانے لگے خلیفہ معتصم کی طرف سے متعین کردہ ایک سرکاری آدمی نے آپ کی مجلس میں حاضرین کا اندازہ ایک لاکھ بیس ہزار افراد کیا۔

احمد بن عیسیٰ کہتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کوئی کہ رہا ہے۔ عاصم کی مجلس کو لازم پکڑو وہ ان کی کفار کے لیے غیظ و غضب کا باعث ہے۔ انہوں نے فتنہ خلق قرآن میں حدیث کی حمایت کی تھی۔ شعبہ سے کئی منکر حدیث بیان کرنے میں متفرد ہیں۔ انہیں ذکر کرنے کے بعد ابن عدی نے کہا ان کے علاوہ میں نے ان کی حدیث میں کوئی عیب نہیں دیکھا۔

میں کہتا ہوں آپ کا ۲۲۱ھ میں انتقال ہوا۔ آپ کی عالی احادیث غیلانیات میں مذکور ہیں۔ امالی جوہری میں ان کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث درج ہے۔ جسے یہ پسند ہو کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کو مسلمان ہو کر ملے تو وہ پابندی کے ساتھ پانچوں نمازیں جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرے جہاں اذان ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کو اس طرح ادا کرنا ہدایت کا طریقہ ہے۔ (الحدیث)

رحمہ اللہ تعالیٰ

fat.com

۳۹۸ $\frac{86}{7}$ امام سہل بن بکار دارمی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو بشر ہے۔ آپ کو برجمی یا قیسی بھی کہا جاتا ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں آپ نابینا تھے۔ آپ شعبہ، سری بن یحیٰی، یزید بن ابراہیم، یعقوب فسوی، ابوزرعہ وہیب اور دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام بخاری، ابوداؤد، ذہلی، یعقوب فسوی، ابوزرعہ، عثمان بن خرزاذ اور ابومسلم نے استفادہ کیا ہے۔

ابوحاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ محمد بن مثنی کہتے ہیں آپ ۲۱۷ھ میں فوت ہوئے۔

۳۹۹ $\frac{87}{7}$ امام سعید بن سلیمان بزاز سعدویہ واسطی (ع)

آپ کی کنیت ابو عثمان ہے۔ بنو ضبہ کا ایک فرد ہونے کی وجہ سے ضبی کہلاتے ہیں۔ واسطہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور مسند وقت ہیں۔ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ انہوں نے مبارک بن فضالہ، عبدالعزیز بن ماجشون، حماد بن سلمہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام بخاری، ابوداؤد، ابراہیم حربی، خلف بن عمرو، عکبری، ابوبکر بن ابی الدنیا اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابوحاتم کہتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں۔ شاید یہ عفان سے زیادہ ثقہ ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں: ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔ یحیٰی کہتے ہیں: سعدویہ اپنی تمام بیان کردہ احادیث میں عمرو بن عون سے زیادہ سمجھدار ہیں۔ ابن عسکر کہتے ہیں: جب انہیں فتنہ خلق قرآن میں امتحان کے لیے بلایا گیا تو حاکم کے گھر سے نکلتے ہی بولے اے غلام! گدھے لے آ۔ تمہارا آقا کافر ہو گیا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: بغداد میں رہتے تھے تجارت کا کاروبار کرتے تھے اور یہیں ۴ ذی الحجہ کو انتقال ہوا۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: ان سے پوچھا گیا آپ حدیث بیان کرتے وقت "حدثنا" کیوں نہیں کہتے بولے میں اپنی ہر حدیث اساتذہ سے سنی ہوئی بیان کرتا ہوں۔ میں نے کبھی کسی حدیث میں تدلیس سے کام نہیں لیا، کاش! میں اپنی ساری سنی ہوئی بیان کر سکتا۔ میں نے اُن سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے ساٹھ دفعہ حج کیا ہے۔ میں کہتا ہوں انہوں نے اپنے پہلے حج میں معاویہ بن صالح کو مکہ معظمہ میں دیکھا لیکن اُن سے سماع نہیں کیا۔ ذی الحجہ ۲۱۵ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالی

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر، عمر اور بعد کے خلفاء نے بالوں میں مہندی لگائی ہے۔

۴۰۰ $\frac{88}{7}$ امام علی بن جعد ہاشمی جوہری (خ د)

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ ممتاز حافظ حدیث، ثبت، مسند اور شیخ بغداد ہیں۔ ۱۳۴ھ میں پیدا ہوئے انہوں نے ابن ابی ذئب، عاصم بن محمد عمری، شعبہ، حریز بن عثمان اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے

t.com

امام بخاری، ابوداؤد، ابوزرعہ، ابوحاتم، ابویعلیٰ موصلی، ابوالقاسم بغوی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے امام اعمش کو دیکھا ہے۔

موسیٰ بن داؤد کہتے ہیں: میں نے علی بن جعد سے زیادہ مضبوط حافظے والا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ ابن ابی ذئب نے ہمیں بیس حدیثیں لکھائیں انہوں نے یہ سب یاد کر لیں اور اسی وقت ہمیں ترتیب وار سنا دیں خلف بن سالم کہتے ہیں: ایک دفعہ میں، امام احمد، امام اسحاق بن راہویہ اور امام یحییٰ بن معین ان کے ہاں گئے تو اپنی کتابیں ہمارے پاس چھوڑ کر باہر چلے گئے۔ ہم نے سمجھا کھانا تیار کرنے گئے ہیں۔ ہم نے ان کی کتابوں کو کھنگال ڈالا مگر ان میں بجز ایک غلطی کے کوئی اور غلطی معلوم نہ ہوئی۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بولے آیئے! اب حدیث پڑھیں، پھر جتنی احادیث ہم نے لکھی تھیں سب زبانی سنا دیں۔ عبدوس نیساپوری کہتے ہیں: میں نے علی بن جعد سے بڑھ کر قوی الحافظہ کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ابوحاتم کہتے ہیں صدوق اور اپنی احادیث بہت خوب یاد رکھنے والے تھے۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں یہ شعبہ کی احادیث میں سب اہل بغداد سے زیادہ پختہ کار ہیں اور صدوق ہیں۔ کہتے ہیں ۶۰ سال ان کا یہ معمول رہا کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ یہ مجتہد عالم ہونے کے ساتھ ساتھ مالدار بھی تھے۔ لیکن کسی قدر بدعت کی طرف مائل تھے۔ بعض سلف کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں ان کی کوئی حدیث درج نہیں کی۔ رجب ۲۳۰ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے ابوالعشراء کی یہ حدیث پہنچی ہے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا جانور حلق اور لبہ سے ہی ذبح ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تم اس کی ران میں چھری یا چاقو مار دو گے تو پھر بھی ذبح ہو جائے گا۔

۴۰۱ ~~۸۹~~/۷ امام احمد بن عبداللہ بن یونس یربوعی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ کوفہ کے رہنے والے معتبر حافظ حدیث ہیں۔ ۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ سفیان، اسرائیل، عاصم بن محمد عمری اور عبدالعزیز بن ماجشون سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابوزرعہ، امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، ابوحصین وادعی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: مجھے احمد بن یونس نے قرآن کو مخلوق کہنے والوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کر دیا۔ اور فرمایا یہ لوگ کافر ہیں۔ فضل بن زیاد کہتے ہیں: میں نے سنا امام احمد بن حنبل ایک شخص سے فرما رہے تھے حدیث سیکھنے کے لیے احمد بن یونس کی طرف سفر کرو۔ وہ شیخ الاسلام ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں ثقہ اور متقن ہیں۔ ربیع الآخر ۲۲۷ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ کی یہ حدیث پہنچی ہے۔ میں ہر خلیل کی دوستی سے بیزار ہوں اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا۔ احمد بن یونس فرمایا کرتے تھے جب میں امام سفیان ثوری کی مجلس سے واپس

fat.com

آتا تو میں اپنے دل میں اپنے بہترین معلومات کے متعلق سوچتا۔ جب شریک کی خدمت میں حاضر ہوتا تو عقل کی باتیں سیکھ کر لوٹتا۔ جب مالک بن مغول کے پاس جاتا تو زبان کی حفاظت کا اہتمام کرتا اور جب مندل بن علی کے حلقہ میں حاضری کا موقعہ ملتا تو ان کی خوبصورت اور بہترین نماز دیکھ کر مجھے اپنی فکر پڑ جاتی۔

۴۰۲ ۹۰/۷ امام عبدان (خ م د ت س)

آپ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن اور نام عبداللہ بن عثمان ہے۔ عبدان آپ کا لقب ہے۔ آپ بلند پایہ حافظِ حدیث اور ممتاز عالم ہیں۔

انہوں نے شعبہ سے چند احادیث سنی ہیں۔ ان کے علاوہ ابو حمزہ سکری، امام مالک، عبداللہ بن مبارک اور متعدد دوسرے لوگوں سے مستفید ہوئے۔ اور ان سے امام بخاری، ذہلی، یعقوب فسوی اور عبیداللہ بن واصل روایت کرتے ہیں۔

احمد بن عبدۃ آملی کہتے ہیں۔ عبدان نے اپنی زندگی میں دس لاکھ درہم صدقہ خیرات میں تقسیم کیے۔ آپ نے شعبان ۲۲۱ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۰۳ ۹۱/۷ امام اسد بن موسیٰ اُمَوِی (د س)

آپ بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں اور "اسد السنہ" کے لقب سے مشہور ہیں۔ مصر میں سکونت پذیر تھے۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۱۳۲ھ میں جس سال اموی حکومت کا خاتمہ ہوا، پیدا ہوئے۔ شعبہ، شیبان، مسعودی، ابن ابی ذئب، حماد بن سلمہ، عبدالعزیز بن ماجشون اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ان کے سب سے بڑے استاذ یونس بن ابی اسحاق ہیں اور ان سے احمد بن صالح، عبدالملک بن حبیب، ربیع بن سلیمان مرادی، مقدام بن داؤد، علینی، ابو یزید یوسف قراطیسی اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں: حدیث بیان کرنے میں مشہور ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں ثقہ ہیں۔ اگر کتابیں نہ لکھتے تو اچھا تھا۔ ابن یونس نے بھی ان کی توثیق کی ہے اور کہا ہے، آپ محرم ۲۱۲ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت علیؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نبی نے اپنی قوم کے حق میں بد دعا کی تو ان سے پوچھا گیا کیا اپنی قوم پر دشمنوں کو مسلط کرانا چاہتے ہو؟ بولے نہیں سوال ہوا قحط اور بھوک میں مبتلا کرانا چاہتے ہو؟ عرض کیا نہیں دریافت کیا گیا، پھر کیا چاہتے ہو؟ بولے موت کثیر جو دل کو جلا دے اور تعداد کو گھٹا دے چنانچہ اس قوم پر طوفان بھیجا گیا۔

۴۰۴ ۹۲/۷ امام ابو غسان نہدی کوفی (ع)

کوفہ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور علم میں مستند اور حجت ہیں۔ بنو نہد کا مولیٰ ہونے کی وجہ سے نہدی

کہلاتے ہیں۔ اسرائیل، فضیل بن مرزوق، عبدالعزیز بن ماجشون، اسباط بن نصر، ورقاء، اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور خوب کیا۔ اور ان سے امام بخاری بلا واسطہ اور باقی اصحاب صحاح بالواسطہ روایت کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ عباس دوری، ابن ملاعب، ابوزرعہ اور دوسرے لوگوں نے بھی ان سے استفادہ کیا۔

ایک دفعہ امام یحییٰ بن معین نے امام احمد بن حنبل سے فرمایا۔ اگر آپ کسی ایسے آدمی سے حدیث لینا چاہتے ہیں جس کے متعلق آپ کے دل میں کوئی وسوسہ اور تردد نہ ہو تو ابوغسان سے لکھیے۔ ابوحاتم کہتے ہیں امام یحییٰ بن معین نے کہا ہے کوفہ میں ان سے زیادہ حدیث ضبط کرنے والا کوئی نہیں۔ یعقوب بن شیبہ ثقہ ہیں اور طلب میں پختہ ہیں۔ ان کی کتاب بہت صحیح ثابت ہوئی ہے۔ بہت بڑے عبادت گذار تھے ابن نمیر کہتے ہیں ابوغسان اہل محدثین میں شمار ہوتے ہیں ابوحاتم کہتے ہیں کوفہ میں ان سے زیادہ حدیث کا ضبط کرنے والا میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ ابونعیم اور دوسرے لوگ ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ میں جب ان کو دیکھتا تو یوں لگتا جیسے قبر سے نکل کر آ رہے ہیں علم و فضل اور عبادت و اتقا میں بلند درجہ رکھتے تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں ابو غسان حدیث میں بہت محتاط تھے لیکن بہت تشیع پسند تھے۔ ابن سعد کہتے ہیں انہوں نے ۲۱۹ھ میں انتقال کیا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو جسے گھیا بھی کہتے ہیں بہت پسند تھا۔

۴۰۵ $\frac{۹۳}{۷}$ امام حجاج بن منہال بصری انماطی

آپ کی کنیت ابومحمد ہے مشہور حافظ حدیث اور اثقہ ثبت ہیں۔ آپ شعبہ، قتادہ [illegible] ہمام، عبدالعزیز بن ماجشون اور ایک دوسری جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام بخاری [illegible] دارمی، ذہلی، اسماعیل قاضی، ابومسلم کجی اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

ابوحاتم کہتے ہیں آپ ثقہ ہیں، فاضل ہیں، احمد عجلی کہتے ہیں ثقہ ہیں اور [illegible] کام کرتے تھے اور فی دینار ایک حبہ مزدوری لیتے تھے۔ خلف بن کردوس کہتے ہیں [illegible] تھے اور ان کی [illegible] دعوت دیا کرتے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں انہوں نے شوال ۲۱۷ھ میں [illegible]

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہ کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ کی لاش پر کھڑے ہوئے لاش کا منظر [illegible] تھا آپ کے دل کو حضرت حمزہ [illegible] اس سے پہلے کبھی آپ نے نہیں دیکھا تھا۔ آپ بہت ضبط کا دامن تھامتے ہوئے فرماتے تھے [illegible] رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتے والے اور نیکی کے اعمال سرانجام دینے والے تھے۔

(الحدیث)

۴۰۶ ۹۴/۷ امام عبداللہ بن رجاء غدانی بصری (خ س ق)

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور قابل اعتماد عالم ہیں۔ آپ شعبہ، عاصم بن محمد عمری، عکرمہ بن عمار، اسرائیل اور دوسرے متعدد لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام بخاری، ابراہیم حربی، ابوبکر اثرم، ابومسلم کجی، عثمان بن عمر ضبی، ابو خلیفہ اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔ امام بخاری ان سے بالواسطہ بھی روایت کرتے ہیں۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں اور پسندیدہ ہیں۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: اہل بصرہ کا دو شخصوں ابو عمر حوضی اور ابن رجاء کی عدالت پر اتفاق ہے۔ فلاس کہتے ہیں: صدوق ہیں۔ تاہم اکثر غلطیاں کرتے اور الفاظ بدل ڈالتے ہیں۔ ۲۱۹ھ کے آخری دن فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۰۷ ۹۵/۷ امام عبداللہ بن یوسف دمشقی ثم التنیسی (خ د س ت)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ بنو کلاع کی طرف نسبت کی وجہ سے کلاعی کہلاتے ہیں۔ اصل میں دمشق کے رہنے والے تھے پھر تنیس میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ سعید بن عبد العزیز، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، امام مالک، امام لیث مصری اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے امام بخاری، ابوحاتم رازی، ذہلی، یحییٰ بن عثمان بن صالح، بکر بن سہل، دمیاطی، یوسف بن زید قراطیسی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں آپ اور قعنبی مؤطا کے روایت کرنے میں سب لوگوں سے زیادہ پختہ کار ہیں۔ اور ایک دفعہ یوں بھی کہا مؤطا کے روایت کرنے میں ابن یوسف سے زیادہ پختہ کوئی آدمی باقی نہیں رہا۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں آپ اہل شام کے پختہ کار لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: ثقہ ہیں۔ دوسرے ائمہ حدیث فرماتے ہیں: آپ فاضل، پرہیزگار اور نیک سیرت انسان تھے۔

موصوف نے ۲۱۸ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۰۸ ۹۶/۷ امام حفص بن عمر بن حارث ازدی بصری (خ د س)

آپ کی کنیت ابو عمر ہے۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور علم تجوید کے ماہر ہیں۔ نمر بن عثمان کی اولاد میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے ہشام دستوائی، ابو حرہ واصل، شعبہ، محمد بن راشد مکحولی، یزید بن ابراہیم اور متعدد دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام بخاری، ابوداؤد، ابن الفرات، کجی، اسماعیل قاضی، عبداللہ بن احمد دورقی، ابن ضریس، ابوخلیفہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ثبت اور متقن ہیں۔ ان کی ایک حرف کی غلطی بھی نہیں پکڑی جا سکتی۔ عبداللہ بن

جریر کہتے ہیں: متقن اور صاحب کتاب ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: صدوق متقن اور فصیح اعرابی ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ ۲۱۲ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابی بن کعب کی یہ روایت پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شعر میں بھی حکمت کی باتیں مذکور ہیں۔

۴۰۹ $\frac{97}{7}$ امام حسین بن محمد مَروزِی مُؤدِب نزیلِ بغداد (ع)

آپ کی کنیت ابو احمد ہے۔ بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ دراصل مرو کے رہنے والے ہیں۔ پھر بغداد میں رہائش کر لی تھی۔ انہوں نے جریر بن حازم، اسرائیل، ابن ابی ذئب، شیبان اور ابو غسان محمد بن مطرف سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام احمد، یحییٰ، ابو خیثمہ، عباس دوری، ابراہیم حربی، حنبل اور دوسرے [illegible] روایت کرتے ہیں۔ متقدمین میں سے ان کے رفیق امام عبدالرحمٰن بن مہدی بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد اور دوسرے محدثین نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ امام نسائی نے لیس بہ بأس کہا ہے۔ مطین کہتے ہیں: آپ ۲۱۳ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۱۰ $\frac{98}{7}$ علامہ امام ابو عمر ضریر البصری (د)

آپ کا نام گرامی حفص بن عمر ہے۔ بصرہ کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث ہیں۔ انہوں نے حماد بن سلمہ، جریر بن حازم اور مبارک بن فضالہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان کی امام شعبہ سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ اور ان سے امام ابو داؤد، ابو زرعہ، کجی، ابو خلیفہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام ابو حاتم کہتے ہیں: ان کو اپنی اکثر احادیث یاد نہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: [illegible] فرائض، حساب، شعر اور لڑائیوں کے حالات جاننے میں ماہر تھے۔ [illegible] شعبان ۲۲۰ھ میں فوت ہوئے۔

۴۱۱ $\frac{99}{7}$ امام خالد بن مُخلَد قطوانی کوفی (خ م ت ق)

آپ کی کنیت ابو الہیثم ہے۔ کوفہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ آپ نے امام مالک، سلیمان بن بلال، علی بن صالح بن حی، ابو الغصن ثابت بن قیس، نافع بن ابی نعیم اور دیگر [illegible] لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام بخاری، دارمی، عبد، ابو امیہ طرطوسی، حتیٰ کہ عبید اللہ بن موسیٰ بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔ [illegible] امام ابو داؤد کے سوا امام بخاری اور دوسرے اصحاب صحاح نے ان سے بالواسطہ بھی روایت لی ہے۔ [illegible] صدوق ہیں۔ غریب اور منکر روایتیں بیان کرتے ہیں۔ امام ابن معین فرماتے ہیں: ان میں کوئی عیب نہیں ہے۔ آپ ۲۱۳ھ میں فوت ہوئے۔

Marfat.

۴۱۲ ۱۰۰/۷ امام ابو الجماہر محمد بن عثمان تنوخی کفرسوسی (د ق)

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ دمشق کے رہنے والے مشہور حافظِ حدیث اور علم تجوید کے ماہر ہیں۔ ابو الجماہر آپ کا لقب ہے۔ سعید بن بشیر، فلیح بن دعلج، سعید بن عبدالعزیز، سلیمان بن بلال اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام ابوداؤد، ابوزرعہ دمشقی، ابوزرعہ رازی، عثمان بن سعید دارمی، احمد بن ابراہیم تستری اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابوحاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ عثمان دارمی کہتے ہیں: ہم نے جن علماء سے دمشق میں ملاقات کی ان سب سے حدیث میں زیادہ پختہ ہیں۔ ان کے اہل شہر ان کی صالحیت پر متفق تھے اور ان کو ہشام اور ابوایوب سلیمان بن عبدالرحمٰن سے مقدم سمجھتے تھے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں آپ ۲۲۴ھ میں فوت ہوئے۔ میں کہتا ہوں موصوف نے اسی برس سے زیادہ عمر پائی۔ مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں۔ ابی بولے کیا میرا نام لے کر یہ حکم دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ بولے کیا میرا نام لے کر یہ حکم دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ بولے کیا میرا وہاں ذکر ہوا ہے؟ پھر رونے لگے۔ کہتے ہیں آپ نے ان کو سورت "لم یکن" پڑھ کر سنائی تھی۔

۴۱۳ ۱۰۱/۷ امام یحییٰ بن صالح وحاظی حمصی (خ م د ت ق)

آپ کی کنیت ابوزکریا اور ابو صالح ہے۔ حمص کے رہنے والے مشہور حافظِ حدیث، نامور فقیہ اور اہل شام کے عالم ہیں۔ آپ نے جعفر بن معدان، سعید بن عبدالعزیز، فلیح بن سلیمان، امام مالک، معاویہ بن سلام اور متعدد دیگر اہلِ علم سے روایت کی ہے۔ اور ان سے امام بخاری، ذہلی، ابوحاتم، عثمان دارمی، عبدالرحمان بن قاسم بن رواس اور دوسرے بہت سے لوگوں نے اکتسابِ فیض کیا۔

امام ابن معین فرماتے ہیں آپ ثقہ ہیں۔ امام ابوعوانہ فرماتے ہیں: حدیث خوب جانتے تھے اور رائے و قیاس سے بھی واقف تھے۔ ایک دفعہ امام محمد بن حسن فقیہ کے ساتھ ایک سواری پر بیٹھ کر مکہ معظمہ گئے۔ احمد بن صالح کہتے ہیں: ہم سے یحییٰ بن صالح نے امام مالک سے ۱۳ ایسی احادیث بیان کی ہیں جو ان کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ملیں۔ میں کہتا ہوں۔ محدثین کی ایک جماعت نے ان کی توثیق کی ہے۔ بعض علماء نے بدعتی ہونے کی وجہ سے ان میں کلام کیا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: حمص کے رہنے والے ہیں اور جہمیہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ امام احمد فرماتے ہیں: جہم کی رائے کی طرف مائل معلوم ہوتے ہیں۔ کسی آدمی نے مجھے بتایا ہے کہا کرتے تھے کہ کاش محدثین اللہ تعالیٰ کی رؤیت کے سلسلہ میں دس احادیث بیان کرنا بند کر دیں۔ انہوں نے ۲۲۲ھ میں وفات پائی۔ اور اسی برس سے زیادہ عمر پائی۔

t.com

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے ابن صہیب عن ابیہ عن جدہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز اکیلے کی نماز سے ۲۵ درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ اور اکیلے آدمی کی نفلی نماز جہاں اسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو، لوگوں کے سامنے ۲۵ نفلی نمازوں کا حکم رکھتی ہے۔

۴۱۴ ۱۰۲/۷ امام آدم بن ابی ایاس خراسانی (خ ت س)

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ دراصل خراسان کے شہر مرو کے رہنے والے تھے۔ پھر عسقلان میں آ بسے تھے۔ مشہور زاہد اور نامور محدث تھے۔ ابن ابی ذئب، حریز بن عثمان، شعبہ، اسرائیل، لیث اور ان کے طبقہ سے شام، عراق اور حجاز میں حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری، ابوزرعہ، ابوحاتم، ہاشم بن مرثد طبرانی، سمویہ اور ان کے علاوہ بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں۔ اللہ کی عبادت کرنے والوں میں ایک بہترین عبادت گذار انسان تھے۔ امام شعبہ کی زیر نگرانی تعلیم کے فرائض انجام دیا کرتے تھے۔ اور ان چار آدمیوں میں شمار ہوتے تھے جو امام شعبہ کے ہاں حدیث ضبط کرنے میں معروف تھے۔ ابن سعد کہتے ہیں جمادی الآخرہ ۲۲۰ھ میں ۸۸ سال عمر گذار کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۱۵ ۱۰۲/۷ امام اسماعیل بن ابی اویس مدنی [illegible]

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور محدث مدینہ ہیں۔ [illegible] قرآن حکیم کی تعلیم حاصل کی۔ اور آپ ان کے آخری شاگرد تھے۔ اپنے ماموں امام مالک، [illegible] بن بلال، سلمہ بن وردان اور ان کے علاوہ بہت سے دوسرے لوگوں سے حدیث [illegible] نسائی کے سوا صحاح کی سب کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور ان سے امام [illegible] اصفہانی، ابومحمد دارمی، حسن بن علی [illegible] اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد فرماتے ہیں: لا بأس بہ۔ ابوحاتم کہتے ہیں ان کا مقام صدق ہے لیکن [illegible] ہیں۔ امام نسائی نے ان کو ضعیف کہا ہے امام دارقطنی نے کہا ہے [illegible] ۲۲۶ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لعان کرنے والے خاوند اور بیوی کا تذکرہ آیا تو اس کے متعلق عاصم بن عدی نے کچھ بات کی۔ جب وہ گھر گیا تو اس کی قوم کے کسی آدمی نے آکر بتایا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر آدمی کو [illegible] کرتے دیکھا ہے [illegible] عاصم بولا میں اپنی بات کی وجہ سے اس مصیبت میں مبتلا ہوا ہوں۔ پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.c

خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کیا۔ (الحدیث)
امام مسلم اپنی صحیح میں یہ حدیث احمد بن یوسف عن اسماعیل کے واسطہ سے لائے ہیں۔

۴۱۶ ۱۰۴/۷ امام محمد بن فضل عارم سدوسی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو النعمان ہے۔ بصرہ کے رہنے والے مشہور حافظِ حدیث اور پختہ کار عالم ہیں۔ جریر بن حازم، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، محمد بن راشد مکحولی اور متعدد دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری، عبد، ابوزرعہ، ابن وارہ، یعقوب فسوی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

ابن وارہ کہتے ہیں: ہم سے صدوق ابن عارم نے حدیث بیان کی۔ ابو حاتم کہتے ہیں: جب عارم حدیث بیان کریں تو اس پر مہر لگا دو۔ عارم عفان سے کسی لحاظ سے پیچھے نہیں ہیں۔ امام سلیمان بن حرب عارم کو اپنے آپ پر مقدم سمجھتے تھے۔ ابو حاتم کہتے ہیں آخر عمر میں عارم کا حافظہ بگڑ گیا تھا اور ان کی عقل جاتی رہی تھی۔ عقیلی نے ایک محدث سے بیان کیا ہے کہتے تھے میں نے عارم سے زیادہ خشوع کرنے والا کوئی نہیں دیکھا اور نہ میں نے کسی کو ان سے اچھی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں حافظہ خراب ہونے کے بعد ان سے کوئی منکر حدیث ثابت نہیں ہوئی۔ صفر ۲۲۴ھ میں راہ نوردِ عالمِ آخرت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالٰی

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو سعید خدری کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا منع ہے اور مشکیزے سے منہ لگا کر پانی پینا بھی ناجائز ہے۔

۴۱۷ ۱۰۵/۷ الحافظ الکبیر محمد بن عیسٰی المعروف ابن الطباع بغدادی (د س ق)

آپ کی کنیت ابو جعفر ہے۔ بغداد کے رہنے والے ہیں۔ بعد میں مقام اذنہ میں جا بسے تھے۔ آپ امام مالک، جویریۃ بن اسماء، شریک، حماد بن زید اور متعدد دوسرے اہلِ علم سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام ابوداؤد، ابو حاتم، عبدالکریم دیر عاقولی اور دوسرے لوگوں نے کسبِ فیض کیا۔

ابو حاتم کہتے ہیں، ثقہ اور مامون ہیں۔ میں نے محدثین میں فقہی مسائل ان سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ امام داؤد فرماتے ہیں: ثقہ ہیں فقہ میں بہت درک رکھتے تھے۔ انہیں تقریباً چالیس ہزار احادیث یاد تھیں۔ نسائی کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ میں کہتا ہوں تقریباً اسی سال عمر پا کر ۲۲۴ھ میں فوت ہوئے اور اپنے پیچھے تصانیف کی صورت میں علوم و معارف کا خزانہ چھوڑ گئے۔ رحمہ اللہ تعالٰی

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے مجاہد کا یہ قول پہنچا ہے۔ فرماتے ہیں حورعین کی پیدائش زعفران سے ہوئی ہے۔
امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ابن طباع یعنی محمد بن عیسٰی عقلمند اور دانا آدمی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن اور یحیٰی کو ابن طباع سے ہشیم کی حدیث کے متعلق سوال کرتے ہوئے سنا ہے اور میرے خیال میں، ہشیم کی

احادیث ان سے بڑھ کر جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ سے سنا ہے اپنے متعلق فرماتے تھے کہ ایک دفعہ ہشیم کی کسی حدیث میں ابن مہدی اور ابو داؤد میں اختلاف پیدا ہوگیا کہ وہ انہوں نے سن کر بیان کی ہے یا اس میں تدلیس سے کام لیا ہے؟ اس نزاع میں انہوں نے مجھے حکم بنایا۔ چنانچہ میں نے ان کے درمیان فیصلہ کیا۔ فسوی کہتے ہیں ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی اور وہ اس فن میں بے نظیر تھے (غالبا ابو النعمان ان کی کنیت ہے۔ مترجم)

۴۱۸ ۱۰۶/ے ابو الیمان حکم بن نافع بہرانی حمصی (ع)

آپ حمص کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور چوٹی کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔ بہرا کے موالی میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے حریز بن عثمان، صفوان بن عمرو، ارطاۃ بن منذر، ابوبکر بن ابی مریم، سعید بن سنان، شعیب بن ابی حمزہ اور ان جیسے دوسرے علماء سے حدیث کا سماع کیا۔ عقلمند اور اہل اعتماد محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے امام بخاری، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، ذہلی، محمد بن عوف طائی، ابوزرعہ نصری، علی بن محمد حسانی اور دوسرے بیشمار لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔

ان کی احادیث سب کتابوں میں مذکور ہیں۔ ایک دفعہ مامون نے ان کو حمص کے منصب قضاء پر فائز کرنے کے لیے طلب کیا تھا۔ ابو حاتم کہتے ہیں: ثقہ اور دانا ہیں۔ ابوزرعہ کہتے ہیں: انہوں نے شعیب سے صرف ایک حدیث سنی ہے۔ باقی سب اجازت سے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: شعیب ان سے کہتے تھے میری طرف سے روایت کرو، پھر یہ اَخبرنا شعیب کہہ کر بیان کرتے تھے اور اس کو حلال سمجھتے تھے۔ میں کہتا ہوں شعیب سے بالاجازۃ روایت کرنے کے باوجود ان کی ثقاہت اور حفظ و ضبط کی وجہ سے ائمہ محدثین ان سے بہت کچھ لیتے ہیں۔

ایک جماعت کے بقول ۲۲۱ھ میں فوت ہوئے۔ خود فرماتے تھے میری پیدائش [illegible]

یہ لوگ مامونی دور کے سرکردہ محدثین [illegible]

fat.com

آٹھواں طبقہ

۴۱۹ ـــ ۱/۸ ـــ امام عبد اللہ بن الزُبیر اَسَدی حُمَیدی (خ د ت س)

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ مکہ معظمہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور نامور فقیہ ہیں۔ آپ نے سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد، فضیل بن عیاض اور دراوردی سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ کا شمار امام شافعی کے کبار تلامذہ میں ہوتا ہے۔ امام صاحب کی وفات کے بعد ان کے حلقہ درس میں جانشینی کے فرائض سرانجام دینے کے لئے تیار تھے مگر ابن عبد الحکیم کی مخالفت کی وجہ سے ناکام رہے۔ ان سے امام بخاری، ذہلی، ابوزرعہ، ابو حاتم، بشر بن موسٰے اور بہت سے دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

مجھے ان کی سند سے ان کے ذریعے حضرت سہل بن سعد کی یہ روایت پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اور قیامت کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا فرق اس انگلی اور اس انگلی میں ہے۔ پھر سفیان نے سبابہ اور وسطی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ امام احمد فرماتے ہیں: حمیدی ہمارے نزدیک امام ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: سفیان بن عیینہ کی احادیث بیان کرنے میں حمیدی سب لوگوں سے زیادہ پختہ ہیں۔ فسوی کہتے ہیں: میں نے کسی آدمی سے ملاقات نہیں کی جو حمیدی سے بڑھ کر اسلام اور اہل اسلام کا خیر خواہ ہو۔ حمیدی نے ۲۱۹ھ میں مکہ معظمہ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور کبار ائمہ دین میں شمار ہوئے۔

حمیدی فرمایا کرتے تھے اصول دین یہ ہیں پھر متعدد چیزیں ذکر کرتے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کی جس صفت کا ذکر آگیا ہے جیسے "وقالت الیھود ید اللہ مغلولۃ" اور "والسمٰوٰت مطویات بیمینہ" اور ان سے ملتی جلتی اور چیزیں نہ ہم ان میں زیادتی کریں گے اور نہ اپنی طرف سے ان کی کوئی تفسیر کریں گے بلکہ جہاں قرآن وسنت نے توقف کیا ہے ہم بھی توقف سے کام لیں گے۔ ہم اللہ تعالےٰ کے عرش پر استواء کے قائل ہیں (الرحمٰن علی العرش استوٰی) اور جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ باطل پرست اور جہمیہ عقائد کا پابند ہے۔

۴۲۰ ـــ ۲/۸ ـــ امام ابراہیم بن نصر مُطَوِّعی سُوْرِیْنی

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ باکمال حافظِ حدیث اور نیشاپور میں علم کے دریا بہانے والے ہیں۔ طلب علم میں دور دراز ممالک کے سفر کرنے صعوبتیں اٹھائیں اور فن حدیث میں ایک مسند تصنیف کی۔ عبد اللہ بن مبارک،

t.com

جریر بن عبد الحمید، ابوبکر بن عیاش اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ چونکہ عہد کہولت میں انتقال کر گئے تھے اس لئے ان کی احادیث زیادہ مشہور نہیں ہوئیں۔ ان سے ابوزرعہ، ابوحاتم اور احمد بن یوسف سلمی نے اکتساب فیض کیا۔

امام ابوزرعہ مسند کے حفظ کرنے میں ان کو سب پر مقدم سمجھتے تھے اور ان کی بہت مدح و ستائش کیا کرتے تھے۔ بابک خرمی کے واقعہ میں جو ۲۱۹ھ میں دینور میں رونما ہوا جام شہادت نوش فرمایا۔ بعض کہتے ہیں ۲۲۰ھ میں شہید ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ ذکرہ الحاکم۔

۴۲۱ ۳/۶ امام یحییٰ بن یحییٰ تمیمی منقری نیشاپوری (خ م س ت)

آپ کی کنیت ابوزکریا ہے۔ نامور حافظ حدیث اور شیخ خراسان ہیں۔ امام حاکم فرماتے ہیں آپ بلا نزاع اپنے وقت کے امام ہیں۔ ۱۴۲ھ میں پیدا ہوئے۔ کثیر بن سلیم ابی، امام مالک، لیث، زہیر بن معاویہ، سلیمان بن بلال، خارجہ بن مصعب اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے اسحاق، ذہلی، محمد بن اسلم، امام بخاری، مسلم، داؤد بن حسین بیہقی، ابراہیم بن علی ذہلی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبد اللہ بن زید مازنی کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقا کے لئے عید گاہ میں تشریف لائے۔ جب دعا فرمانے لگے تو قبلہ کی طرف رخ کیا اور چادر کو تحویل کی۔ یہ حدیث امام مسلم ان تک یحییٰ بن یحییٰ کے واسطے سے اپنی صحیح میں لاتے ہیں۔

امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن یحییٰ جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور میرا خیال ہے کہ خود انہوں نے بھی اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام احمد فرماتے ہیں: یحییٰ بن یحییٰ سے اچھے [illegible] امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں جس دن یحییٰ فوت ہوئے وہ اہل دنیا کے امام تھے۔ یحییٰ بن [illegible] کوئی آدمی یحییٰ بن یحییٰ سے بڑھ کر [illegible] اور ان سے زیادہ [illegible] یحییٰ بن یحییٰ کی بیان کردہ احادیث [illegible] ذہلی فرماتے ہیں [illegible] صداقت و امانت میں محدثین کے [illegible] عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یحییٰ کی تعریف کرتے ہوئے سنا، فرماتے تھے خراسان نے یحییٰ جیسا کوئی آدمی پیدا نہیں کیا۔ حدیث بیان کرتے وقت بکثرت شک کرنے کی وجہ سے ہم انہیں [illegible] کہا کرتے تھے۔ جب انہیں کسی حدیث میں تردد ہوتا تو وہ [illegible] حدیث کا سماع باطل کر دیتے اور اس کی روایت کرنے سے باز رہتے تھے۔ غرضیکہ آپ بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ صفر ۲۲۶ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ آپ امام شافعی سے آٹھ سال بڑے تھے۔

۴۲۲ ؟/۴ امام سعید بن منصور مروزی ثم الطالقانی ثم بلخی

آپ کی کنیت ابوعثمان ہے۔ نامور حافظ حدیث اور اس فن میں بہت [illegible] سے ملقب

اور صاحب السنن ہیں۔ امام مالک، فلیح بن سلیمان، لیث بن سعد، عبیداللہ بن ایاد، ابومعشر، ابوعوانہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام احمد، ابوبکر اثرم، امام مسلم، ابوداؤد، بشر بن موسیٰ، ابوشعیب حرانی، محمد بن علی صائغ اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

سلمہ بن شبیب کہتے ہیں: میں نے امام احمد کے پاس سعید بن منصور کا ذکر کیا تو انہوں نے ان کی تعریف کی اور ان کی عظمت کا اعتراف کیا۔ ابوحاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں حدیث کو ضبط کرنے والے ان پختہ کار لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے احادیث جمع کیں اور کتابیں لکھیں۔ حرب کرمانی کہتے ہیں انہوں نے ہمیں اپنی تقریباً دس ہزار احادیث زبانی لکھوائیں۔ صفر ۲۲۷ھ میں مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔

میں کہتا ہوں اس وقت قریب قریب ۹۰ سال ان کی عمر تھی۔ غیلانیات میں ان کے واسطہ سے حضرت حکیم بن جابر عن ابیہ کی یہ حدیث مذکور ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا آپ کھانا تناول فرما رہے تھے جس میں کدو پکا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا ایسا کیوں کیا ہے؟ فرمایا کھانے کو زیادہ کرنے کے لیے ایسا کیا ہے۔

۴۲۳ ۵/۸ امام ابوعُبید قاسم بن سَلّام بغدادی

آپ سمندر جیسا علم رکھنے والے فقیہ اور مجتہد تھے۔ لغت کے امام اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ اسماعیل بن جعفر، شریک قاضی، ہشیم، ابن عیینہ، عباد بن عوام اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ان کے بعد ہشام بن عمار اور ان جیسے دوسرے نچلے طبقہ کے لوگوں سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے دارمی، ابوبکر بن ابی الدنیا، علی بن عبدالعزیز، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن یحییٰ مروزی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔ آپ ہرات میں پیدا ہوئے اور ان کے والد رومی تھے۔

امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ صداقت کو دوست رکھتا ہے۔ ابوعبید مجھ سے زیادہ عالم اور زیادہ فقیہ ہیں۔ یہ بھی فرمایا: ہم ابوعبید کے محتاج ہیں لیکن ابوعبید کو ہماری حاجت نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: ابوعبید استاذ ہیں اور ان کی خیر و برکت میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے۔ امام یحییٰ بن معین سے ان کے متعلق پوچھا گیا تو بولے تعجب ہے۔ ابوعبید جیسے آدمی کے بارہ میں لوگوں سے پوچھا جاتا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں آپ ثقہ اور مامون ہیں۔ میں کہتا ہوں جو شخص ابوعبید کی کتابوں کا مطالعہ کرے گا۔ اسے علم اور حفظ میں ان کے مقام کا اچھی طرح اندازہ ہو جائے گا۔ وہ حدیث کے حافظ اور اس کی علل کے جاننے والے تھے مگر علل حدیث میں ان کے معلومات متوسط درجہ کے تھے تاہم فقہ اور اختلاف سے واقف تھے۔ علم لغت کے ماہر اور علم تجوید کے امام تھے۔ اس فن میں انہوں نے ایک تصنیف بھی چھوڑی ہے۔ دیر تک سرحدی علاقہ میں قاضی رہے۔ آپ نے ۲۲۴ھ میں مکہ معظمہ میں انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے ان کی تصانیف میں سے کتاب الاموال اور کتاب الناسخ والمنسوخ ملی ہیں۔

t.com

۴۲۴ — امام نُعیم بن حماد خزاعی مروزی

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ مرو کے رہنے والے، علم میراث کے امام اور مشہور امام تھے۔ ایک [illegible] تھے۔ آخر میں مصر چلے گئے تھے۔ ابراہیم بن طہمان سے حدیث کا سماع کیا۔ حسین بن واقد کو پایا ہے مگر ان سے سماع نہیں کیا۔ ابو حمزہ سکری، عیسیٰ بن عبید کندی، خارجہ بن مصعب، ابن مبارک، ہشیم اور دوسرے بہت سے لوگوں سے بھی سماع کیا ہے۔ یہ پرانے بزرگ ہیں۔ تبوذکی کے طبقہ میں ان کا تذکرہ ہونا چاہئے۔ امام بخاری ان سے دوسرے راوی کو ملا کر حدیث لاتے ہیں۔ اور امام ذہلی، ابو حاتم، بکر بن سہل دمیاطی اور دوسرے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں ان کے آخری شاگرد حمزہ بن محمد کاتب ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو ہریرہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے دسواں حصہ چھوڑ دے تو ہلاک ہو جائے اور عنقریب لوگوں پر یا میری امت پر —— نعیم نے شک کیا ہے —— ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے دسویں حصہ پر عمل کرے تو نجات پا جائے گا۔

یہ حدیث منکر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں [illegible] ہے۔ نعیم کے سوا سفیان سے یہ حدیث کسی نے بیان نہیں کی اور [illegible] منکر احادیث ہیں۔ مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے عبدالحمید [illegible] یہ حدیث ملی ہے [illegible] سے پوچھا بعض اوقات مجھے نماز میں وضو سے متعلق شک پڑ جاتا ہے [illegible] نماز قطع نہ کرو۔ نیز ان سے واسطے سے حضرت ابو موسیٰ اشعری کی یہ حدیث ملی [illegible] لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے [illegible] آپ نے [illegible] ہلاک کر دو گے [illegible] کے لڑکے نے اپنے مسند میں ذکر کیا ہے۔ [illegible]

نعیم جہمیہ کی سخت تردید کیا کرتے تھے [illegible] مجھے ان سے [illegible] سے پوری پوری واقفیت حاصل تھی۔ جب میں نے علم حدیث حاصل کیا تو معلوم ہوا کہ ان کا [illegible] تعطیل ہے۔

خطیب [illegible] کہتے ہیں انہوں نے سب سے پہلے مسند تصنیف کی۔ امام احمد [illegible] ہیں اور [illegible] ثقہ ہیں۔ ابو زرعہ دمشقی کہتے ہیں [illegible] ابو حاتم کہتے ہیں: ان کا مقام صداقت ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں [illegible]

fat.com

ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں بیان کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں فتنہ خلق قرآن میں انہیں ابو یعقوب بوسطی فقیہ کے ہمراہ مصر سے بغداد لایا گیا اور دونوں کو سامراء میں محبوس کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ جمادی الاولیٰ ۲۲۸ھ میں جیل ہی میں ان کا انتقال ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ایک قول کے مطابق ۲۲۹ھ میں فوت ہوئے مگر پہلا قول صحیح تر ہے۔ آپ علم کا خزانہ تھے۔ لیکن قابلِ حجت نہیں تھے۔

۴۲۵ ۷/۸ امام یحییٰ بن بُکَیر مصری (خ م ق)

آپ کی کنیت ابوزکریا ہے۔ مصر کے محدث اور قابلِ اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ بنو مخزوم سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ عرصہ تک امام مالک اور امام لیث کی خدمت میں رہے ہیں اور ان سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے ان سے امام بخاری، ابوزرعہ، ابوحاتم اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام مسلم نے ان سے ایک راوی کے واسطہ سے روایت کی ہے۔

آپ صداقت و امانت کے ساتھ موصوف اور علم کا خزانہ تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس فن کو خوب سمجھتے تھے ان کی حدیث لکھی جاتی ہے لیکن قابلِ حجت نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں رواۃ کے متعلق ابوحاتم کی جرح کی کیا قیمت ہے۔ ہاں نسائی نے بھی ان کو ضعیف کہا ہے اور ایک موقعہ پر اس سے بھی بڑھی ہوئی بات کہی ہے کہ یہ لائق اعتماد نہیں ہیں لیکن ابن بکیر جیسے محدث کی امامت، علم الفتویٰ میں ان کی بصیرت اور علمی گہرائی کے پیش نظر یہ جرح کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ امام بخاری نے بھی ان سے ایک راوی کے واسطہ سے روایت کی ہے۔ یہ حماد بن زید سے روایت کرتے ہیں انہیں موسم حج میں ان سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا۔ بقی بن مخلد کہتے ہیں: یحییٰ بن بکیر نے امام مالک سے مؤطا کا سترہ دفعہ سماع کیا ہے۔ آپ نے ماہ صفر ۲۳۱ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ہم نے ان کے واسطہ سے ایک شامی عالی سند سے مؤطا سنا ہے۔ مجھے ان کی ایک حدیث بھی بطریق علو ملی ہے۔ میں نے اسے اپنی تاریخ میں درج کیا ہے۔ اور وہ جزء ابن نجید میں بھی مذکور ہے۔

۴۲۶ ۸/۸ امام مُسَدَّد بن مُسَرْہَد بَصری (د ت س)

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں اور اس فن میں حجت سمجھے جاتے ہیں۔ جویریہ بن اسماء، حماد بن یزید، یزید بن زریع اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام بخاری، ابوزرعہ، ابوداؤد، اسماعیل قاضی، ابوخلیفہ جمحی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام یحییٰ قطان فرماتے ہیں اگر میں مسدد کے گھر جا کر اسے حدیث پڑھاؤں تو وہ اس کے اہل ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ثقہ ہیں ثقہ ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یحییٰ قطان عن عبید اللہ بن عمر سے ان کی بیان کردہ احادیث دیناروں کا حکم

t.com

رکھتی ہیں اور اتنی صحیح ہیں جیسا کہ تم نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

میں کہتا ہوں مسدد نے مسند تصنیف کی ہے اور میں نے اس کے کچھ حصہ کا سماع کیا ہے۔ بڑھاپے کو پہنچ کر ۲۲۸ھ میں فوت ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ درختوں پر کھڑی کھجوروں کو معین ماپ شدہ کھجوروں کے ساتھ اس شرط پر بیچنا ہے کہ اگر اس ماپ سے زیادہ ہوئیں تو میں لوں گا اور اگر کم ہوئیں تو نقصان کا ذمہ دار ہوں گا۔ مجھے مسدد کی بالاجازۃ عالی حدیث حاصل ہوئی ہے۔ کچھ جھوٹے لوگوں نے ان کے سلسلہ نسب میں چند آباء کا اضافہ کر دیا ہے۔

مجھے اپنی سند کے ذریعے منصور بن عبداللہ خالدی کے ان کا سلسلہ نسب یوں پہنچا ہے کہتے ہیں اخبرنا ابراہیم بن احمد بن مسدد بن مسرہد بن مسربل بن مغربل بن مرعبل بن ارندل بن سرندل بن عرندل بن ماسک بن مستورد الاسدی آگے اپنی سند سے حضرت عائشہ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے اور اس کے بدلے میں بھی ہدیہ دیا کرتے تھے۔ امام بخاری نے مسربل کے بعد ان مرعبل سے آگے کے نام ذکر نہیں کیے۔ امام مسلم نے بھی اپنی کتاب الکنی میں اتنا ہی نسب ذکر کیا ہے لیکن مغربل کے بدلے مرعبل کا لفظ لکھا ہے۔ کلاباذی نے بھی اسی طرح نسب ذکر کیا ہے اور مغربل کے بعد ارندل بن سرندل بن عرندل بن ماسک کا اضافہ کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی طالب علم نے جب خالدی کا ذکر کردہ نسب نامہ پڑھا تو کہا اگر اس سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ دی جائے تو بچھو کے کاٹے کا اچھا خاصا تعویذ بن جائے۔

۴۲۷ امام محمد بن سلام بیکندی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ ممتاز حافظ حدیث، لائق اعتماد عالم اور [illegible] علم کی خوشہ چینی کے لیے دور دراز ممالک میں گھومے پھرے۔ اسماعیل بن جعفر، ابوالاحوص، ہشیم [illegible] اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے امام بخاری روایت کرتے ہیں۔ امام [illegible] ماوراء النہر کے بہت سے لوگوں نے ان سے روایات نقل کی۔ ایک ثقہ شخص کا بیان ہے کہ مجھے [illegible] نے کہا خراسان میں علم کے دو خزانے موجود ہیں ایک اسحاق بن راہویہ کے پاس اور دوسرا محمد بن سلام بیکندی کے پاس ہے۔

سہل بن متوکل ان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے تحصیل علم اور اس کی نشر و اشاعت میں [illegible] ہیں۔ عبیداللہ بن [illegible] کہتے ہیں میں نے محمد بن سلام کو لکھتے ہوئے سنا [illegible] اور [illegible] غنجار نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ محمد بن سلام نے علم کی [illegible] تصنیفات [illegible] سہل بن متوکل کہتے ہیں میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ [illegible]

fat.com

مسند نہیں۔ آپ نے صفر ۲۲۵ھ میں ۹۴ سال عمر پاکر داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ
میری سند سے ان کی حدیث صحیح بخاری اور کتاب دارمی میں موجود ہے۔

۴۲۸ ۱۰/۸ امام یحییٰ بن عبدالحمید حمّانی کوفی

آپ کی کنیت ابوزکریا ہے۔ کوفہ کے رہنے والے بہت بڑے حافظِ حدیث اور لائقِ اعتماد عالم ابویحییٰ کے خلف الرشید ہیں۔ ایک مسند کے مصنف ہیں۔ عبدالرحمٰن بن غسیل، قیس بن ربیع، سلیمان بن بلال، ابوعوانہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے ابوحاتم، ابن ابی الدنیا، مطین، بغوی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ چوٹی کے حفاظِ دین میں شمار ہونے کے باوصف صاحب اتقان نہیں ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت علی کی یہ روایت پہنچی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ جو شخص قصداً میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ آگ میں داخل ہوگا۔ ابوحاتم کہتے ہیں میں نے امام یحییٰ بن معین سے یحییٰ حمانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ان کے کیا کہنے اور ان کی بہت تعریف کی نیز فرمایا یہ اپنی مسند کی ۴ ہزار اور شریک کی ۳ ہزار احادیث فرفر پڑھ سکتے تھے۔ ابن عدی کہتے ہیں کوفہ میں سب سے پہلے انہوں نے مسند لکھی اور بصرہ میں سب سے پہلے مسند تصنیف کرنے والے مسدد ہیں۔ امام احمد، علی اور دوسرے محدثین نے یحییٰ حمانی میں کلام کیا ہے لیکن امام یحییٰ بن معین نے ان کی توثیق کی ہے۔ آپ نے رمضان ۲۲۸ھ میں انتقال فرمایا۔

مطین کہتے ہیں۔ میں نے ابن نمیر سے یحییٰ حمانی کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ان سب سے بڑے ہیں ان سے حدیث لکھ لو۔ انہوں نے علمِ تجوید اور قرأت کے متعلق بھی کتاب لکھی ہے۔ دس سے زیادہ اوراق میں ان کا ترجمہ تحریر ہے۔

۴۲۹ ۱۱/۸ امام یزید بن عبدِ ربّہ جرجسی حمصی (م د س ق)

بلند پایہ حافظِ حدیث، حمص کے محدث اور وہاں کے مؤذن تھے۔ ان کی ذات سے اہلِ حمص کو بہت فائدہ پہنچا۔ جرجس نامی گرجا کے پاس ان کا مکان تھا اس کی طرف نسبت کی وجہ سے جرجسی کہلاتے تھے۔ انہوں نے بقیہ، ولید اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام احمد بن حنبل، محمد بن عوف، ابوداؤد اور ایک دوسری جماعت روایت کرتی ہے۔ امام مسلم نے ایک آدمی کے واسطہ سے ان سے روایت کی ہے۔
امام احمد نے ان کی تعریف کی ہے اور فرمایا ہے یہ علم میں بے حد پختہ تھے۔ آپ ۵۶ سال عمر پاکر ۲۲۴ھ میں فوت ہوئے۔ مجھے ان کی حدیث بطریق نزول ملی ہے۔ انہیں اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمر کی مندرجہ ذیل حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے

t.com

اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کرو، اونٹ کے دودھ سے وضو کرو اور بکریوں کے دودھ سے وضو نہ کرو اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے اصطبل میں نماز نہ پڑھو۔ امام ابن ماجہ نے اپنے ایک شیخ سے ابن عبد ربہ کے واسطہ سے یہ حدیث اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔

۴۳۰ ۱۲/۸ امام ابوزُرعہ جُرجانی

آپ کا اسم گرامی احمد بن حمید صیدلانی ہے۔ حمزہ سہمی نے ان کا تذکرہ اپنی تاریخ میں کیا ہے اور اسماء حدیث کے حافظ اور اس کی علل کے عالم ہیں۔ مکہ معظمہ میں فوت ہوئے۔ یحییٰ بن سعید قطان اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور موسیٰ بن ہارون حمال ان سے روایت کرتے ہیں۔

ابوعمران بن ہانی کہتے ہیں: ابوزرعہ جرجانی، ابوزرعہ رازی سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے ہیں۔

۴۳۱ ۱۳/۸ امام محمد بن سعد بصری (د)

آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور علم کا سمندر ہیں۔ بنو ہاشم سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ طبقات کبیر، طبقات صغیر اور تاریخ کے مصنف ہیں۔ کاتب واقدی کے لقب سے مشہور ہیں۔ انہوں نے ہشیم، سفیان بن عیینہ، ولید بن مسلم اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور بہت فائدہ اٹھایا۔ آپ محمد بن عمر واقدی سے بھی روایت کرتے ہیں اور اس طبقہ سے نیچے اتر کر یحییٰ بن معین اور ان کے ساتھیوں سے بھی روایت لیتے ہیں۔ ان سے ابن ابی الدنیا، احمد بن یحییٰ بلاذری، حارث بن ابی اسامہ، حسین بن فہم اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ ابن فہم کہتے ہیں آپ بہت زیادہ علم کے حامل اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ انہوں نے حدیث، فقہ اور غریب میں بہت سا مواد جمع کیا ہے۔

۶۲ سال عمر پا کر جمادی آخری ۲۳۰ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ میں نے ان کی کتاب طبقات اپنے شیخ شرف الدین دمیاطی سے سبقاً سبقاً پڑھی ہے انہوں نے اس کا سماع ابن خلیل سے کیا۔

ابراہیم حربی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل ہر جمعہ حنبل کو بھیج کر ابن سعد سے واقدی کی حدیث کے دو جزء لیتے اور مطالعہ کرنے کے بعد جمعہ کو وہ جزء واپس کر دیتے اور دوسرے جزء منگوا لیتے تھے۔ یہ واقعہ ذکر کرنے کے بعد ابراہیم حربی نے کہا ہے اگر امام احمد خود جا کر ان سے یہ احادیث سنتے تو بہتر ہوتا۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے محمد بن سعد کے بارے میں پوچھا تو وہ بولے راست گو ہیں۔ میں نے دیکھا ہے وہ قواریری کے ہاں گئے اور ان سے کچھ احادیث بیان کرنے کا سوال کیا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے وہ احادیث بیان کیں۔

fat.com

۴۳۲ ۸/۱۴ امام حیوۃ بن شریح حضرمی حمصی (خ د ت ق)

آپ کی کنیت ابوالعباس ہے۔ حضرموت کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور لائق اعتماد عالم ہیں۔ اپنے والد
اسماعیل بن عیاش، بقیہ، ابن حرب اور ایک دوسری جماعت سے روایت کرتے ہیں۔
امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ آپ نے ۲۲۴ھ میں انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۳۳ ۸/۱۵ امام محمد بن ابی یعقوب بلخی لؤلؤی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ بلخ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ امام مالک، خارجہ بن مصعب
یحییٰ بن یمان اور ایک دوسری جماعت سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے ابوبکر بن ابی الدنیا، حسین بن ابی الاحوص
اور کچھ دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔
احمد بن سیار کہتے ہیں: آپ معجزہ نما حافظہ کے مالک تھے۔ ہر فن میں جس سے مناظرہ کرتے اس پر غالب آجاتے
تھے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ انہوں نے سلیمان شاذکونی سے مذاکرہ کیا تو ان سے اپنی قابلیت کا لوہا منوا لیا۔ خطیب نے
ان کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ہماری سند سے ان کی روایتیں ابن ابی الدنیا کی تصانیف میں مذکور ہیں۔

۴۳۴ ۸/۱۶ امام عمرو بن عون بزاز سلمی واسطی (ع)

آپ کی کنیت ابوعثمان ہے۔ واسط کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور پختہ کار عالم ہیں۔ آپ حماد بن
سلمہ، شریک، ابن ماجشون اور ہشیم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام بخاری، ابوداؤد، ابوحاتم، ابوزرعہ، علی بن
عبدالعزیز اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔ محدثین کی ایک جماعت نے ان کی توثیق کی ہے۔ یزید بن ہارون کہتے
ہیں، ہر روز ان کی خیر و برکت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ابوزرعہ کہتے ہیں میں نے علم میں کم لوگ ہی ان سے بڑھ کر پختہ
دیکھے ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: آپ ثقہ اور حجت ہیں۔
حاتم بن لیث کہتے ہیں آپ ۲۲۵ھ میں فوت ہوئے۔ ان کی احادیث صحیح بخاری میں مذکور ہیں۔ مجھے اپنی سند
سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی خواہ
کتنا ہی سودی روپیہ جمع کرلے مگر اس کا انجام قلت ہے۔ امام ابن ماجہ یہ حدیث عباس بن جعفر عن عمرو کی سند سے
لائے ہیں اور یہ بدل عالی واقع ہوئی ہے۔

۴۳۵ ۸/۱۷ امام سعید بن عُفیر انصاری مصری

آپ کی کنیت ابوعثمان ہے۔ بلند پایہ محدث اور دیارِ مصر کے عالم ہیں۔ مصر کے رہنے والے ہیں اور انصار

t.com

کی طرف نسبتِ ولاء کی وجہ سے انصاری کہلاتے ہیں۔ انہوں نے یحییٰ بن ایوب، امام مالک، لیث، سلیمان بن بلال اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری، ربیع بن فرج، احمد بن حماد زغبہ، احمد بن محمد رشدین، یحییٰ بن عثمان اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابنِ عدی اور دوسرے محدثین نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ جوزجانی نے ان پر کچھ کلام کیا ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں لوگوں سے کتابیں لے کر پڑھا کرتے تھے صدوق ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: انساب، گذشتہ واقعات، ایام عرب اور تاریخ کے بڑے ماہر تھے۔ ان فنون میں ان کے معلومات تعجب خیز حد تک وسیع تھے۔ فصیح ادیب اور حاضر جواب تھے بہت اچھے شعر کہتے تھے۔ آپ ۱۴۶ھ میں پیدا ہوئے اور رمضان ۲۲۶ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں عشاء کی نماز کے بعد فرمایا آج کی رات کو خوب یاد رکھو۔ اب جو لوگ زندہ ہیں آج سے سو سال تک ان میں سے کوئی بھی زندہ باقی نہیں رہے گا۔

۴۳۶ ۱۸/۸ حافظِ زمانہ اہلحدیث کے پیشوا امام علی بن مدینی البصری (خ د ت س)

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح سعدی مولاہم۔ بنو سعد کی طرف نسبتِ ولاء کی وجہ سے سعدی کہلاتے تھے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے پھر بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اپنے پیچھے بہت سی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ سال ولادت ۱۶۱ھ ہے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد، حماد بن زید، ہشیم، ابنِ عیینہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ذہلی، امام بخاری، ابوداؤد، اسماعیل قاضی، ابویعلیٰ، بغوی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔

ابو حاتم کہتے ہیں: علی بن مدینی لوگوں میں حدیث اور اس کی علل کی معرفت میں علم کا نشان تھے۔ میں نے امام احمد بن حنبل کو ان کا نام لیتے ہوئے کبھی نہیں سنا ہمیشہ ان کی تعظیم و تکریم کے پیش نظر ان کی کنیت سے ہی ان کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ ان کے شیخ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: لوگ مجھے علی سے محبت رکھنے پر ملامت کرتے ہیں حالانکہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جتنا وہ مجھ سے فائدہ اٹھاتے ہیں میں اس سے کہیں زیادہ ان سے علمی فائدہ حاصل کرتا ہوں۔ احمد بن سنان کہتے ہیں: امام سفیان علی کو حیۃ الوادی کہا کرتے تھے۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث عموماً اور اپنے شیوخ میں سے سفیان بن عیینہ کی احادیث خصوصاً سب لوگوں سے زیادہ جانتے تھے۔ قواریری کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید القطان کو کہتے ہوئے سنا ہے جتنا علم علی مجھ سے سیکھتے ہیں اس سے کہیں زیادہ ان سے سیکھتا ہوں۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یوں لگتا ہے کہ علی بن مدینی علم حدیث کی خدمت ہی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: میں نے اپنے آپ کو علی بن مدینی کے سامنے چھوٹا پایا ہے اتنا کسی استاد کے سامنے نہیں پایا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: علی بن مدینی

اختلاف حدیث کو احمد بن حنبل سے زیادہ جانتے ہیں۔ میں کہتا ہوں امام صاحب موصوف کے مناقب و فضائل ان گنت ہیں مگر مسئلہ خلق قرآن کی طرف میلان اور مشہور معتزلی قاضی احمد بن ابی داؤد کی مجلس میں حاضر باشی سے ان کی شہرت کو دھچکا لگا۔ لیکن جلد ہی سنبھل گئے۔ قاضی مذکور سے تعلقات منقطع کر لیے۔ اپنے کیے پر نادم ہوئے اور خلق قرآن کا عقیدہ رکھنے والے کو کافر کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ان کی لغزشوں کو معاف کرے۔ آپ نے سامرا میں ذیقعدہ ۲۳۴ھ میں انتقال فرمایا۔

امام نووی فرماتے ہیں انہوں نے دو سو تصانیف اپنی یادگار میں چھوڑیں۔ مجھے ان کی عالی احادیث حاصل ہوئی ہے۔ مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ ان کی والدہ حضرت ابوطلحہ انصاری کی بیگم حضرت ام سلیم نے کہا میں نے کچھ حلوہ تیار کیا ہے یہ سن کر ابوطلحہ نے مجھ سے کہا بیٹا! جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لاؤ۔ چنانچہ میں گیا اور آپ کو لوگوں میں بیٹھے ہوئے پایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد آپ کو بلاتے ہیں۔ آپ اٹھے اور حاضرین سے کہا اٹھو چلیں۔ جب آپ سب لوگوں کو لے کر چلنے لگے تو میں نے آگے آکر اپنے والد سے ماجرا بیان کر دیا۔ وہ دروازہ پر کھڑے ہو کر انتظار کرنے لگے۔ جب آپ سب لوگوں کو لے کر وہاں پہنچے تو ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ! تھوڑی اور حقیر سی چیز موجود ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں جو کچھ ہے لے آؤ۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے گا۔ ابوطلحہ لے آئے۔ آپ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھا اور دعا کی پھر فرمایا دس دس آدمی آئیں اور کھانا کھائیں چنانچہ اسی آدمی داخل ہوئے اور پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔

یہ حدیث امام مسلم نے عن عبد بن حمید عن القعنبی عن الدراوردی عبدالعزیز کی سند سے اپنی صحیح میں ذکر کی ہے اور ان کے علاوہ اصحاب صحاح ستہ میں سے کسی نے ذکر نہیں کی۔

۴۳۷ ۱۹/۸ سید الحفاظ امام یحییٰ بن معین بغدادی (ع)

آپ کی کنیت ابوزکریا ہے۔ بنو مرہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ اپنے زمانہ میں یگانہ روزگار تھے ۱۵۸ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد عقلمند اور مشہور کاتب تھے۔ کہتے ہیں وہ ان کے لئے دس لاکھ درہم چھوڑ گئے تھے ہشیم، عبداللہ بن مبارک، اسماعیل بن مجالد، یحییٰ بن ابی زائدہ، معتمر بن سلیمان اور ان کے علاوہ اس طبقہ کے اہلِ علم سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام احمد، ہناد، امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابوزرعہ، ابویعلیٰ، احمد بن حسن صوفی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت جابر بن عبداللہ کی درج ذیل حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتوں سے ضائع ہونے والے پھلوں کی قیمت معاف کر دینے کا حکم دیا اور کئی سالوں کے لیے باغات کو بیچنے سے منع فرمایا۔ امام ابوداؤد نے یہ حدیث ان ہی امام یحییٰ کے واسطہ سے اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ابوزکریا ثقہ اور مامون ہیں اور حدیث کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔ ابن مدینی فرماتے

Marfa

ہیں: ہم آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں جانتے جس نے امام یحییٰ جتنی احادیث لکھی ہوں۔ عباس دوری کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے سنا ہے اگر ہم ایک حدیث کو ۳۰ مرتبہ نہ لکھیں اس کو کماحقہ نہیں پاتے۔ خود فرماتے ہیں: میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں۔ امام علی بن مدینی فرماتے ہیں سب لوگوں کا علم یحییٰ بن معین کے پاس جمع ہو گیا ہے۔ امام یحییٰ قطان فرماتے ہیں احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین جیسا کوئی آدمی ہمارے پاس نہیں آیا۔ امام احمد فرماتے ہیں یحییٰ علم الرجال ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

میں کہتا ہوں امام موصوف کی شہرت اس سے کہیں زیادہ ہے کہ اس کے ثبوت کے لیے آپ کے فضائل ومناقب میں طوالت سے کام لیا جائے۔ ایک معتمد ومعتبر محدث حبیش بن مبشر فرماتے ہیں میں نے امام یحییٰ بن معین کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت کچھ دیا ہے اور بے حساب انعامات سے نوازا ہے۔ میری تین سو حوروں سے شادی کر دی ہے۔ اور جنت کے دو دو بار ان کے دیدار کا مزید کیا ہے۔ آپ نے ذیقعدہ ۲۳۳ھ میں بحالت سفر مدینہ منورہ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۳۸ ۲۰/۱۰ سرخیل محدثین شیخ الاسلام سید المسلمین امام احمد بن حنبل شیبانی مروزی بغدادی

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے بلند پایہ حافظ حدیث اور حجت ہیں۔ مرو میں پیدا ہوئے۔ اور بغداد میں تربیت کرنے کی وجہ سے مروزی ثم بغدادی کہلاتے ہیں ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے آپ نے ہشیم، ابراہیم بن سعد، سفیان بن عیینہ، عباد بن عباد، یحییٰ بن ابی زائدہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد ابو زرعہ، مطین، عبد اللہ بن احمد، ابو القاسم بغوی اور ان گنت لوگوں نے کسب فیض کیا۔

آپ کے والد عباسی خلافت کی طرف دعوت دینے والے مرد میدان تھے اور عالم شباب میں ہی [illegible] کو پیارے ہو گئے۔ عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں میں نے ابو زرعہ سے سنا ہے فرماتے تھے تیرے والد کو دس لاکھ احادیث یاد تھیں۔ میں نے ان سے مختلف مسائل میں مذاکرات کیے ہیں۔ حنبل کہتے ہیں میں نے ابو عبد اللہ سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے ہشیم سے ان کی زندگی میں جو کچھ سنا سب کا سب یاد کر لیا تھا۔ ابراہیم حربی کہتے ہیں میں نے امام احمد کو دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب لوگوں کا علم ان کے سینہ میں جمع کر دیا ہے۔ مجھے اپنی سند سے امام احمد بن حنبل اور عبد اللہ قواریری کے واسطہ سے حضرت ابن عباس کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے نبی! مجھ پر رمضان کا قیام دشوار ہے مجھے کوئی ایسی رات بتلا دیں جس میں شاید اللہ تعالیٰ مجھے لیلۃ القدر کی سعادت نصیب کرے۔ آپ نے فرمایا ۲۳ ویں رات کا قیام کر لیا کرو۔ یہ الفاظ امام احمد کے ہیں اور وہ اس کے بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

حرملہ کہتے ہیں میں نے امام شافعی سے سنا ہے فرماتے تھے میں بغداد سے نکلا تو میں نے اپنے پیچھے کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا جو علم وفضل اور فقہ ودانش میں احمد سے بڑھا ہوا ہو۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ

فتنہ ارتداد کے وقت حضرت ابوبکر صدیق اور فتنہ خلقِ قرآن کے وقت امام احمد کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کی مدد کی۔ ابو عبید کہتے ہیں سب لوگوں کا علم چار آدمیوں کے پاس جمع ہو گیا اور ان سب سے احمد زیادہ فقیہ ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: لوگ چاہتے ہیں کہ میں احمد جیسا ہو جاؤں۔ لیکن میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کبھی ان جیسا نہیں ہو سکتا۔ ابو ہمام سکونی کہتے ہیں: امام احمد نے اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ابو ثور فرمایا کرتے تھے: احمد، ثوری سے زیادہ عالم یا زیادہ فقیہ ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ امام بیہقی نے امام صاحب موصوف کی سیرت پر ایک مستقل جلد تحریر کی ہے۔ اسی طرح علامہ ابن الجوزی نے بھی آپ کی سیرت پر ایک مستقل جلد تصنیف کی ہے۔ شیخ الاسلام انصاری نے بھی ایک مختصر جلد میں آپ کے حالات قلمبند فرمائے ہیں۔

آپ نے ۷۷ سال عمر پا کر ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ میرے پاس ان کی دو حدیثیں اور ایک حکایت عالی سند سے موجود ہیں اور مجھے تمام مسند کی بھی اجازت حاصل ہے۔

۴۳۹ $\frac{۲۱}{۸}$ امام ابوبکر بن ابی شیبہ کوفی (خ م د س ق)

آپ کا اسمِ گرامی عبداللہ اور ولدیت محمد ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی مولاہم الکوفی۔ آپ بنو عبس کی طرف نسبتِ ولاء کی وجہ سے عبسی کہلاتے ہیں: کوفہ کے رہنے والے بے مثال حافظِ حدیث اور اس فن میں ماہر بے عدیل ہیں۔ مسند، مصنف اور دیگر بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ نے شریک قاضی، ابوالاحوص، ابن المبارک، ابن عیینہ، جریر بن عبدالحمید اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابو زرعہ، امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابوبکر بن عاصم، بقی بن مخلد، بغوی، جعفر فریابی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد فرماتے ہیں: ابوبکر صدوق ہیں اور یہ میرے نزدیک اپنے بھائی عثمان سے زیادہ محبوب ہیں۔ عجلی کہتے ہیں: ثقہ اور حافظ ہیں۔ فلاس کہتے ہیں: میں نے ابوبکر سے زیادہ حافظ کوئی شخص نہیں دیکھا۔ ابو زرعہ کہتے ہیں: ابو عبید فرمایا کرتے تھے علم حدیث چار آدمیوں کے پاس پہنچ گیا ہے ان میں ابوبکر اس کو زیادہ روانی کے ساتھ بیان کرتے ہیں، احمد اس میں زیادہ فقیہ ہیں، ابن معین کو زیادہ جمع کرنے والے اور علی بن مدینی اس کو زیادہ جاننے والے ہیں۔ صالح بن محمد کہتے ہیں: جن لوگوں سے مجھے تحصیل علم کا اتفاق ہوا ہے ان میں حدیث اور عللِ حدیث کو علی بن مدینی سب سے زیادہ جاننے والے تھے اور ان سب میں مذاکرہ کے وقت ابوبکر بن ابی شیبہ کی یادداشت قابلِ داد تھی۔ ابو عبید کہتے ہیں: کتاب تصنیف کرتے وقت ابوبکر بن ابی شیبہ کی ترتیب سب سے اچھی ہوتی ہے۔

خطیب کہتے ہیں: ابوبکر متقن اور حافظ ہیں مسند، احکام اور تفسیر میں متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں: آپ نے محرم ۲۳۵ھ کو جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfa

مجھے ان کی متعدد عالی احادیث حاصل ہوئی ہیں۔ ان میں سے حضرت اسامہ کی ایک یہ حدیث ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ عرفہ سے واپسی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح چلتے تھے۔ فرمایا آپ تیز چلتے تھے اور جب کھلا میدان آجاتا تو اونٹنی کو دوڑا دیتے تھے۔ ہشام کہتے ہیں عنق تیز چلنے اور نص دوڑنے کو کہتے ہیں۔ امام مسلم نے یہ حدیث اپنی صحیح میں ابوبکر سے بطریق موافقت ذکر کی ہے۔

۴۴۰ ۲۲/۱ الحافظ الکبیر امام اسحاق بن راہویہ نیشاپوری (ث م د س ت)

آپ کی کنیت ابویعقوب ہے مرو کے رہنے والے تھے پھر نیشاپور میں رہائش پذیر ہو گئے۔ آپ نیشاپور کے عالم اور اہل مشرق کے شیخ ہیں۔ ابن راہویہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ۱۶۶ھ اور ایک قول کے مطابق ۱۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابن مبارک سے بچپن میں اور بڑے ہو کر جریر بن عبدالحمید، عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی، فضیل بن عیاض، عیسیٰ بن یونس، دراوردی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ اور ان سے بجز ابن ماجہ تمام اصحاب صحاح ستہ، امام احمد، یحییٰ بن معین، ان کے اپنے شیخ یحییٰ بن آدم، حسن بن سفیان، ابوالعباس سراج اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمرو کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو کسی نے ان سے ان کی صاحبزادی کا رشتہ طلب کیا فرمایا اس سلسلہ میں کسی سے ایک قسم کا وعدہ کر چکا ہوں اس لیے اب میں ایک ثلث نفاق لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں کرنا چاہتا۔ محمد بن اسلم طوسی کو ان کے انتقال کی خبر ملی تو بولے میں کوئی ایسا شخص نہیں جانتا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اسحاق سے بڑھ کر ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں اور یہ سب لوگوں سے بڑے عالم تھے۔ اگر سفیان ثوری، حماد بن زید بھی زندہ ہوتے تو ان کے محتاج ہوتے۔ امام احمد فرماتے ہیں: مجھے عراق میں اسحاق کی نظیر معلوم نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں اسحاق ثقہ، مامون اور امام ہیں۔ ابوداؤد خفاف کہتے ہیں: میں نے امام اسحاق سے سنا ہے فرماتے تھے میری کتابوں میں لکھی ہوئی ایک لاکھ احادیث اس طرح میری آنکھوں کے سامنے ہیں جیسے میں ان کو دیکھ رہا ہوں اور تیس ہزار احادیث تو میں روانی کے ساتھ ازبر پڑھ سکتا ہوں۔ یہی ابوداؤد کہتے ہیں ایک دفعہ امام اسحاق نے ہمیں گیارہ ہزار احادیث زبانی لکھوائیں پھر ان کو پڑھ کر سنایا اور ایک حرف کی بھی کمی بیشی نہیں کی۔

امام ابوزرعہ فرماتے ہیں امام اسحاق سے زیادہ قوی یادداشت والا کوئی آدمی نہیں دیکھا گیا۔ ابوحاتم کہتے ہیں قوت حفظ کے ساتھ ساتھ ان کے حدیث ضبط کرنے اور غلطیوں سے محفوظ رہنے پر تعجب ہوتا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں اسحاق جیسے کسی عالم سے ملاقات نہیں کی ہے۔ احمد بن سلمہ کہتے ہیں: میں نے امام اسحاق سے سنا ہے فرماتے تھے ایک دفعہ مجھے اور مشہور محدث ابن ابی صالح کو امیر عبداللہ بن طاہر کی مجلس میں جمع ہونے کا اتفاق ہو گیا

امیر نے مجھ سے نزول باری سے تعلق رکھنے والی احادیث بیان کرنے کا سوال کیا چنانچہ میں نے وہ سب کی سب روانی کے ساتھ پڑھ کر سنا دیں۔ یہ سن کر ابن ابی صالح بولا: میں ایسے رب کو جو ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف اترتا ہے نہیں مانتا۔ میں نے کہا میرا ایسے رب پر ایمان ہے جو جو کچھ کرنا چاہے کر سکے۔

یہ واقعہ بالکل صحیح ہے۔ اسے امام بیہقی نے اپنی مشہور کتاب "کتاب الاسماء والصفات" میں ذکر کیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں ۷۷ سال عمر پا کر نصف شعبان ۲۲۳ھ میں یہ نیر اعظم ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۴۴۱　۲۳/۸　امام ابراہیم بن محمد بن عَرعَرہ بَصری　(م س)

آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور راست گو ہیں۔ آپ جعفر بن سلیمان ضبعی، غندر، یحییٰ قطان اور متعدد دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابو زرعہ، مسلم، ابو یعلیٰ، احمد بن حسن صوفی اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

ابو حاتم کہتے ہیں: راست گو ہیں۔ بقول اثرم امام احمد نے ان کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ لیکن امام یحییٰ بن معین نے ان کی توثیق کی ہے۔ عثمان بن خرزاذ کہتے ہیں: میں نے سب سے زیادہ قوی الحافظہ چار آدمی دیکھے ہیں۔ ان میں سے ایک ابراہیم بن عرعرہ ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ رمضان المبارک ۲۳۱ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ مجھے اجازت کے ذریعے ان کی بہت سی عالی حدیثیں حاصل ہوئی ہیں۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عباس کی درج ذیل حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف کرتے وقت اپنی چھڑی حجر اسود کے سامنے کرتے اور حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ حدیث میرے پاس لکھی ہوئی نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں: میری کتاب میں اسی طرح حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے لکھا ہے اور صحیح چھڑی ہے۔ امام نسائی نے یہ حدیث بسند عن عثمان بن خرزاذ عن ابراہیم روایت کی ہے پس ہماری سند ان کے مقابلہ میں عالی ہے۔

۴۴۲　۲۴/۸　امام خلیفہ بن خیّاط عُصفُری بَصری　(خ)

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ شباب کے لقب سے مشہور تھے۔ بڑے پایہ کے محدث، علم الانساب کے ماہر، ممتاز تاریخ دان اور علم کا سمندر تھے۔ انہوں نے تاریخ اور طبقات میں کتابیں لکھی ہیں۔ سفیان بن عیینہ، یزید بن زریع، غندر اور ان کے طبقہ سے علم حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری، بقی بن مخلد، عبدان، ابو یعلیٰ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں آپ مستقیم الحدیث، راست گو اور بیدار مغز راویوں میں سے ایک بیدار مغز راوی ہیں۔ مطین کہتے ہیں آپ ۲۴۰ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ہمیں ان کی عالی حدیث مسند ابو یعلیٰ سے حاصل

ہوئی ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ ابتدا میں انصار اپنے نخلستان میں سے کچھ درخت پھل کھانے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیتے تھے۔ جب بنو نضیر اور بنو قریظہ کے باغات فتح ہوئے تو آپ نے وہ درخت واپس کرنے شروع کر دیئے۔ میرے گھر والوں نے مجھے کہا کہ میں آپ سے ان کے درخت واپس کرنے کی درخواست کروں۔ لیکن آپ نے آگے وہ ام ایمن کو دے رکھے تھے۔ جب سے پتہ چلا کہ میں اپنے درخت واپس لینے آیا ہوں تو اس نے میرے گلے میں کپڑا ڈال دیا اور بولی بخدا آپ وہ درخت تمہیں ہرگز نہیں دیں گے وہ میرے ہو چکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ام ایمن تم اتنے درخت لے لو اس کے بعد اسے درخت واپس کر دو۔ راوی کہتا ہے میرا خیال ہے کہ حضرت انس نے کہا وہ بار بار یہی کہتی رہی بخدا میں ہرگز واپس نہیں کروں گی۔ یہاں تک کہ آپ نے اس کو اس سے دس گنا زیادہ درخت دیئے۔ امام بخاری نے ابو خیثمہ کے واسطہ سے یہ حدیث اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔

۴۴۳ ۲۵/۸ الحافظ الکبیر ابو خیثمہ زہیر بن حرب نسائی

آپ بغداد کے محدث ہیں۔ ہشیم، ابن عیینہ، جریر، ابن ادریس اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ان کے صاحبزادے ابو بکر احمد، امام بخاری، مسلم، ابو داؤد، قزوینی، ابو یعلیٰ موصلی وغیرہ نے اکتساب فیض کیا۔

امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: وہ فن حدیث میں ابو بکر بن ابی شیبہ سے زیادہ پختہ ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں۔ فربری کہتے ہیں: میں نے ... ابو خیثمہ اور ابو بکر بن ابی شیبہ کے متعلق پوچھا کہ ان دونوں میں سے آپ کے نزدیک زیادہ محبوب کون ہے ابو خیثمہ یا ابو بکر؟ بولے ابو خیثمہ پھر ان کی تعریف میں مبالغہ کرنے لگے۔ ۷۴ سال کی عمر پا کر ۲۳۴ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں صفیں برابر کرو اور باہم مل کر کھڑے ہو، میں اپنے پیچھے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔ بخاری اور مسلم نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ انس نے کہا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنا کندھا دوسرے کے کندھے کے ساتھ اور اپنا پیر دوسرے کے پیر کے ساتھ ملاتا تھا۔ لیکن آج یہ حالت ہے کہ اگر تم کسی کے ساتھ ایسا کرنا چاہو تو وہ سرکش گھوڑے کی طرح بدکتا ہے۔

۴۴۴ ۲۶/۸ الحافظ الکبیر امام سلیمان بن عبدالرحمان دمشقی

آپ کی کنیت ابو ایوب ہے۔ دمشق کے رہنے والے ہیں۔ اسمٰعیل بن عیاش ... سے

fat.com

اسماعیل بن عیاش، یحییٰ بن حمزہ، ولید بن مسلم، ابن عیینہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابوزرعہ، ا
بخاری، ابوداؤد، جعفر فریابی بلا واسطہ اور ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ بالواسطہ روایت کرتے ہیں۔ آپ ۱۵۳ھ میں پیدا
ہوئے اور دمشق کے محدث اور مفتی رہے۔

ابوزرعہ نصری کہتے ہیں، ہم سے اہل دمشق کے فقیہ سلیمان نے حدیث بیان کی ہے۔ ابن معین کہتے ہیں ان میں
کوئی حرج نہیں۔ لیکن ان سے کچھ منکر احادیث مروی ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: دوسرے لوگوں کی طرح ان سے بھی
غلطی سرزد ہو جاتی ہے بہرحال یہ ہشام بھی عمار سے بہتر ہیں۔ دارقطنی فرماتے ہیں: ثقہ ہیں لیکن ضعیف راویوں سے منکر
روایات بیان کرتے ہیں۔ ابو اسحاق جوزجانی کہتے ہیں: ہم سلیمان ابن بنت شرجیل کی خدمت میں حاضر ہوئے تو
انہوں نے ہمیں کئی دن تک ملاقات کی اجازت نہ دی پھر جب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو معذرت کے طور پر
فرمانے لگے مجھے اس نوجوان عالم ابوزرعہ رازی کی آمد کا پتہ چلا تھا۔ اس لئے میں ان کی ملاقات (اور ان کے ساتھ مذاکرہ
کی تیاری) میں مصروف تھا۔ چنانچہ میں نے ان دنوں میں لاکھ احادیث کا مطالعہ کیا ہے۔

آپ صفر ۲۳۳ھ میں دمشق میں فوت ہوئے۔ حدیث کے بہت بڑے حافظ ہونے کے باوجود ان سے منکر روایات
بھی کافی تعداد میں منقول ہیں خصوصاً حفظ قرآن کے بارہ میں ان کی حدیث کی صحت بہت مشکوک ہے۔ یہ اس کو ولید
سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور حدثنا ابن جریج کہہ کر روایت کرتے ہیں۔ میرے خیال میں حدثنا کہنا سلیمان کا وہم
ہے۔ دراصل یہ عبارت عن ابن جریج ہے جو موجودہ صورت میں ولید کی تدلیس ہو کر رہ گئی ہے۔ اس حدیث کو ہشام
بن عمار نے ایک مجہول راوی محمد بن ابراہیم سے عن رجل عن عکرمۃ عن ابن عباس کے واسطہ سے روایت کیا ہے۔ ابوحاتم
کہتے ہیں: دوسروں کی نسبت سلیمان ضعیف راویوں سے زیادہ روایت لیتے ہیں۔ میرے نزدیک ان کی حالت یہ ہے کہ
اگر ان کے سامنے موضوع حدیث بیان کی جائے تو یہ اُسے سمجھ نہیں سکتے۔

۴۴۵ ۲۶/۸ الحافظ الشہیر عُبَیدُاللہ بن عمر القواریری البصری (خ م د س)

آپ کی کنیت ابوسعید ہے۔ بنو جشم سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ اور بغداد کے کبار آئمہ حدیث میں شمار ہوتے
ہیں۔ انہوں نے حماد بن زید، عبدالوارث، مسلم زنجی، دراوردی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے
ابوزرعہ، امام بخاری، ابوداؤد، مسلم، ابویعلیٰ، بغوی اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔

امام یحییٰ بن معین اور امام نسائی کہتے ہیں: ثقہ ہیں۔ احمد بن سیار کہتے ہیں: میں نے بصرہ میں مسدد اور بغداد میں
قواریری جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ انہوں نے ایک اور آدمی کا بھی ذکر کیا۔ صالح جزرۃ کہتے ہیں: میں بصرہ کی حدیث
کو قواریری ابن مدینی اور ابن عرعرہ سے زیادہ جاننے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ ثعلب کہتے ہیں: میں نے قواریری سے
ایک لاکھ حدیث سُنی ہے۔ میں کہتا ہوں آپ ۲۳۵ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ
مجھے اپنی دو سندوں سے ان کے ذریعے حضرت جابر بن سمرہ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو پھر کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا اور جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا۔ اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ان دونوں بادشاہوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تقسیم کیے جائیں گے۔

۴۴۶ ۲۸/۸ امام محمد بن عبداللہ بن نُمیر ہمدانی کوفی

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمان ہے۔ کوفہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور چوٹی کے بجتہ کا عالم ہیں۔ آپ نے اپنے والد، مطلب بن زیاد، سفیان بن عیینہ، ابن ادریس اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ترمذی اور نسائی کے سوا سب اصحاب ستہ، بقی بن مخلد، مطین، ابویعلیٰ اور دوسرے بہت سے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔

ابو اسمٰعیل ترمذی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل ابن نمیر کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے۔ ابراہیم بن مسعود ہمدانی کہتے ہیں، امام احمد بن حنبل ابن نمیر کو "درۃ العراق" (عراق کا موتی) کہا کرتے تھے۔ علی بن حسین بن جنید کہتے ہیں: میں نے کوفہ میں ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ آپ علم، فہم، سنت اور زہد جیسے صفات عالیہ سے متصف تھے اور تنگدستی کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: ثقہ اور حجت ہیں۔ نسائی کہتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں۔ احمد بن سنان کہتے ہیں میں نے عراق میں امام احمد بن حنبل اور ابن نمیر جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ انہوں نے شعبان یا رمضان ۲۳۴ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر ڈول سے پانی نکال رہا ہوں۔ یہ دیکھ کر ابوبکرؓ آگے بڑھے میرے ہاتھ سے ڈول لے کر پانی نکالنے لگے۔ انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے جن میں ان کی کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے پھر عمرؓ آئے ــــ وہ پانی نکالنے لگے تو وہی ڈول ایک بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا۔ انہوں نے اس زور سے پانی نکالا کہ میں نے کسی پہلوان کو اس طرح پانی نکالتے نہیں دیکھا۔ سب لوگوں نے سیر ہو کر پانی پیا اور اپنے جانوروں کو پلانے کے لئے وہاں باڑے قائم کر لیے۔ امام بخاری اور امام مسلم ابن نمیر کے واسطے سے یہ حدیث لائے ہیں۔ ابوبکر بن سالم کی اس حدیث کے علاوہ کوئی دوسری حدیث ہمارے علم میں نہیں ہے۔

۴۴۷ ۲۹/۸ الامام المسند العلّامہ ابوجعفر نُفَیلی (خ ۴)

آپ کا اسم گرامی عبداللہ بن محمد بن علی بن نفیل قضاعی حرانی ہے۔ آپ حران کے رہنے والے پختہ کار حافظ حدیث ہیں۔ انہوں نے محمد بن عمران تیمی مدنی، امام مالک، زہیر بن معاویہ، عفیر بن معدان اور جیسے دوسرے لوگوں سے ملاقات کی اور علم حاصل کیا اور ان سے امام یحییٰ بن معین، امام احمد، ذہلی، ابوداؤد، محمد بن ابراہیم بوشنجی، فریابی اور

دوسرے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔ امام بخاری سے بالواسطہ روایت کرتے ہیں۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں میں نے نفیلی سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ شاذکونی نفیلی کے سوا کسی کے لیے حفظ حدیث کا اعتراف نہیں کرتے تھے۔ امام احمد ان کا ذکر کرتے تو انکی بہت تعظیم و تکریم فرماتے تھے۔ آپ کبھی ان کے ہاتھ میں کتاب نہیں دیکھی۔ ابوحاتم کہتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں۔ ابن وارہ کہتے ہیں: بغداد میں امام احمد، مصر میں احمد بن صالح، کوفہ میں ابن نمیر اور حران میں نفیلی نمایاں ہستیاں ہیں اور یہ لوگ دین کے ستون ہیں۔ ابن نمیر سے روایت ہے کہ ان چاروں میں چوتھے نفیلی ہیں باقی تین یہ ہیں وکیع، ابن مہدی اور ابونعیم۔

میں کہتا ہوں اگر ان کی موت دیر سے نہ ہوئی ہوتی تو میں ان کو پچھلے طبقہ میں ذکر کرتا۔ انہوں نے ربیع الاول یا ربیع الثانی ۲۳۴ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ میرے پاس ان کی عالی حدیث موجود ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت جابرؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے: فرماتے ہیں مجھے ایک موٹا تازہ بجو مل جائے تو وہ مجھے ایک موٹے تازے مینڈھے سے زیادہ محبوب ہے احرام کی حالت میں جو شخص اسے قتل کرے گا اس کو اس کے بدلے میں ایک مینڈھا دینا پڑے گا۔ لیکن اس حدیث کی سند ثابت نہیں ہے۔

۴۴۸ $\frac{۳۰}{۸}$ امام محمد بن صبّاح بزّار دُولابی (ع)

آپ کی کنیت ابوجعفر ہے۔ آپ نامور ضابط اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں اور عرب کے مشہور قبیلہ بنو مزینہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ کتاب السنن کے مصنف ہیں۔ آپ نے اسماعیل بن زکریا، شریک بن عبداللہ، ابن ابی الزناد، اسماعیل بن جعفر، ہشیم اور اُن کے علاوہ دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ اور ان سے امام احمد، ان کے صاحبزادے، ابراہیم حربی، امام بخاری، امام مسلم اور ابوداؤد روایت کرتے ہیں۔ ان کی احادیث صحاح ستہ میں مذکور ہیں۔ ان کے تلامذہ میں سے دیر تک زندہ رہنے والے ابوالعلاء محمد بن احمد بن جعفر وکیعی ہیں۔

امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: ثقہ اور حجت ہیں۔ تمتام کہتے ہیں: ہم سے ثقہ مامون محمد بن صباح دولابی نے حدیث بیان کی۔ ابن حبان کہتے ہیں: ضلع رے کی دولاب نامی بستی میں پیدا ہوئے۔ دوسرے نے کہا ہے: امام احمد بن حنبل ان کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: ثقہ صاحب حدیث اور ہشیم کے علم کو خوب جاننے والے تھے۔

ابن سعد کہتے ہیں آپ نے محرم ۲۲۷ھ میں کرخ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ان کے صاحبزادے محمد کہتے ہیں میرے والد نے ایک یا دو ماہ کم ۷۷ سال عمر پائی۔

۲۲۷ھ میں مندرجہ ذیل محدثین بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

احمد بن حاتم طویل، ابراہیم بن بشار رمادی، ابونضر اسحاق بن ابراہیم بن یزید فرادیسی دمشقی، شیخ عراق بشر بن حارث رازی، مسند وقت اسماعیل بن عمرو بجلی اصفہان میں، سہل بن بکار بصری، ابوالاحوص محمد بن حیان بغوی بغداد میں،

شعیب بن محرز بصری، محمد بن عبدالوہاب حارثی، ہیثم بن خارجہ، یحییٰ بن بشر حریری، خلیفہ ابو اسحاق معتصم، احمد بن یونس اور سعید بن منصور مؤخر الذکر دونوں بزرگوں کے حالات پہلے گذر چکے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے متعلق وہ باتیں بتاؤ جو اسے ناپسند ہیں عرض کیا اگر وہ باتیں میرے بھائی میں موجود ہوں تو؟ فرمایا اگر اس میں وہ باتیں موجود ہیں جو تم بتاتے ہو تو یہ غیبت ہے اور اگر اس میں وہ باتیں موجود نہیں پھر تو یہ بہتان ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۴۴۹ ۳۱/۱ الامام المسند شیبان بن فروخ بصری م [illegible]

آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ آپ قابل اعتماد راوی اور "محدث بصرہ" کے لقب سے ملقب ہیں۔ آپ نے جریر بن حازم، ابوالاشہب عطاردی، حماد بن سلمہ، مبارک بن فضالہ، ابان بن یزید اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام مسلم، ابوداؤد، جعفر فریابی، عبدان اہوازی، ابویعلیٰ موصلی، بغوی، محاملی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ عبدان کہتے ہیں: ان کے پاس پچاس ہزار احادیث تھیں اور یہ محدثین کے نزدیک [illegible] سے زیادہ ثقہ ہیں۔ ابوزرعہ کہتے ہیں: صدوق ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور آخر میں لوگ ان سے حدیث لینے پر مجبور ہوئے۔ میں کہتا ہوں آپ ۹۰ سال عمر پا کر ۲۳۶ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حمران بن ابان ثقفی کی یہ حدیث ملی ہے۔ کہتے ہیں [illegible] کی حالت میں تھے میں ان پر داخل ہوا تو بولے اچھا ہوا تم آگئے ہو میں تمہیں وہ حدیث بتاتا ہوں جو [illegible] بتاتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے ساتھ [illegible] اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

۴۵۰ ۳۲/۲ الحافظ الکبیر امام عثمان بن ابی شیبہ کوفی م [illegible]

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ [illegible] کے بڑے بھائی ہیں [illegible] تفسیر کے مصنف ہیں۔ آپ نے شریک، ہشیم، اسماعیل بن عیاش، ابن مبارک اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے بجز ترمذی تمام اصحاب صحاح ستہ، ابویعلیٰ، احمد بن حسن صوفی، جعفر فریابی، بغوی اور دوسرے بہت سے لوگ [illegible] نے۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں۔ امام احمد سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا مجھے ان کی [illegible] معلوم ہے۔ میں کہتا ہوں ان سے غریب اور منفرد احادیث مروی ہیں۔ امام [illegible] ان سے حدیث روایت کرتے ہیں [illegible] ان کی طبیعت میں مزاح اور ظرافت تھی۔ قرآن کریم کی تلاوت میں بھی ظرافت [illegible] لیتے تھے۔

fat.com

خاد با انہوں نے بعد میں اس سے توبہ کرلی تھی ابراہیم بن ابی طالب کا بیان ہے۔ ایک دفعہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو کہنے لگے۔ نہ معلوم اسحاق بن راہویہ کو کب تک موت نہیں آئے گی۔ میں نے کہا تعجب ہے آپ جیسے بزرگ اس قسم کی آرزو کرتے ہیں؟ بولے رہنے دو ان کے مرنے کے بعد جریر بن عبدالحمید سے روایت کرنے والا میں اکیلا رہ جاؤں گا۔ میں کہتا ہوں آپ امام اسحاق بن راہویہ کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہے اور ۲۳۹ھ کے شروع میں جان جانِ آفرین کے سپرد کی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت کندھوں کے برابر رفع یدین کرتے تھے۔

۴۵۱ $\frac{۳۳}{۸}$ امام علی بن محمد بن اسحاق بن ابی شداد کوفی (ق)

ان کے دادا اسحاق کے نام میں اختلاف ہے۔ کسی نے شروا، کسی نے نباتہ اور کسی نے عبدالرحمٰن بتایا ہے ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔ کوفہ کے رہنے والے بلند پایہ یہ حافظِ حدیث اور پختہ کار عالم ہیں۔ قزوین کے محدث اور عالم ہیں۔ اپنے دونوں ماموں یعلیٰ بن عبید اور محمد بن عبید، ابو معاویہ، ابنِ عیینہ، ابن وہب اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابنِ ماجہ، ابوزرعہ رازی، ابو حاتم رازی، محمد بن ایوب رازی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام نسائی نے مسند علی میں ان سے زیادہ بن ایوب کے واسطہ سے روایت ذکر کی ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں ثقہ اور صدوق ہیں۔ یہ میرے نزدیک زہد، فضل اور صلاح و تقویٰ میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے زیادہ محبوب ہیں، لیکن ابوبکر ان سے زیادہ احادیث بیان کرتے ہیں اور سمجھدار بھی ان سے زیادہ ہیں۔ ابویعلیٰ خلیلی کہتے ہیں: علی اور ان کے بھائی نے قزوین میں مستقل سکونت اختیار کی تو بڑے بڑے ائمہ حدیث فیض حاصل کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فن میں ان کا بہت بڑا مقام تھا۔ آپ ۲۳۳ھ میں فوت ہوئے۔ میں کہتا ہوں ان کے واسطہ سے ہماری حدیثیں سنن ابنِ ماجہ میں بکثرت موجود ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابنِ عباسؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ وہ قمیص جس میں انتقال فرمایا اور اس کے ساتھ نجرانی حلہ کے دو کپڑے شامل کیے گئے۔ مگر اس حدیث کا ایک راوی یزید سیئ الحفظ ہے۔

۴۵۲ $\frac{۳۴}{۸}$ الحافظ الکبیر امام عمرو ناقد بغدادی (خ م د س)

آپ کی کنیت ابو عثمان ہے سلسلہ نسب یوں ہے۔ ابو عثمان عمرو بن محمد بن بکیر بن شاپور البغدادی نزیل رقہ آپ بغداد کے رہنے والے ہیں۔ پھر شہر رقہ میں جا بسے تھے۔ آپ نے ہشیم، ابو خالد احمر، معتمر، ابن عیینہ اور متعدد

دوسرے ائمہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، ابویعلیٰ، بغوی، فریابی اور دوسرے بہت سے لوگ فیضیاب ہوئے۔

امام احمد فرماتے ہیں: صداقت اور راست گوئی کے متلاشی تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: ثقہ اور امین ہیں۔ حسین بن فہم کہتے ہیں: ثقہ، فقیہ اور صاحب حدیث تھے۔ انگلیوں پر گنے جانے والے حفاظ حدیث میں شمار ہوتے تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑے ہونے والے کی نسبت بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو آدھا ثواب ملتا ہے۔

ابن فہم کہتے ہیں کہ عمرو ناقد ہم ذی الحجہ ۲۳۲ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۵۳ ۳۵/۸ محدثِ خراسان امام قُتیبہ بن سعید بلخی بغلانی

آپ کی کنیت ابو رجاء ہے۔ بنو ثقیف سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں۔ بلخ کے رہنے والے نامور شیخ اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ ۱۴۹ھ میں پیدا ہوئے اور امام مالک، لیث، ابن لہیعہ، شریک اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابن ماجہ کے سوا تمام اصحاب صحاح ستہ، موسیٰ بن ہارون، حسن بن سفیان، فریابی، ابوالعباس سراج اور دوسرے بہت سے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔

آپ قابل اعتماد عالم اور صاحب حدیث تھے۔ اس فن کی طلب میں انہوں نے دور دراز ملکوں کے سفر کئے۔ غنی اور مالدار تھے۔ احمد بن سیار کہتے ہیں: ایک دفعہ قتیبہ نے مجھ سے کہا۔ اس موسم میں میرے پاس تم دونوں نہیں ابھی ... اساتذہ سے ایک لاکھ حدیث لکھا ڈالی کا ... ابن سیار کہتے ہیں: آپ پختہ کار عالم اور متبع سنت تھے۔ تین ... کے اساتذہ سے حدیث لکھی تھی۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ثقہ ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں ثقہ اور مامون تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت سلمہ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: جب آیت ... يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ" اتری تو ہم میں سے جو شخص فدیہ دے کر روزہ افطار کرنا چاہتا وہ روزہ افطار کر لیتا مگر جب اس کے بعد کی آیت اتری تو اس نے اس کو منسوخ کر دیا۔ ابن ماجہ کے سوا سب محدثین نے یہ حدیث قتیبہ کے واسطے سے اپنی کتابوں میں ذکر کی ہے۔

آپ ۹۱ سال کی عمر میں شعبان ۲۴۰ھ میں فوت ہوئے۔ میرے پاس ان کی بہت سی متصل عالی اسانید موجود ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۵۴ ۳۶/۸ امام محمد بن منہال تمیمی البصری (خ م د س)

آپ کی کنیت ابو جعفر ہے۔ آپ نابینا تھے۔ حافظ حدیث اور ثبت ہیں۔ آپ نے جعفر بن سلیمان، یزید بن زریع، ابوعوانہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، دونوں دارمی، ابویعلیٰ

موسلی، یوسف قاضی اور دوسرے لوگ فیض یاب ہوئے۔

پختہ کار امام ہیں۔ روانی کے ساتھ زبانی احادیث بیان کرتے تھے۔ احمد عجلی کہتے ہیں: بصرہ کے رہنے والے ہیں اور ثقہ ہیں۔ ان کے پاس کوئی کتاب نہیں تھی۔ ایک دفعہ میں نے ان سے پوچھا: آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ بولے میری کتاب میرا سینہ ہے۔ عثمان بن خرزاذ کہتے ہیں میں نے حدیث کے سب سے بڑے حافظ چار دیکھے ہیں۔ محمد بن منہال ضریر، ابن عرعرہ، ابوزرعہ اور ابوحاتم۔ ایک دفعہ ابویعلیٰ موصلی نے ابن منہال کا ذکر کیا تو ان کی مدح میں بہت مبالغہ کیا اور بتایا کہ یہ اپنے وقت میں بصرہ کے محدثین میں سب سے بڑے حافظ حدیث تھے اور یزید بن زریع کی احادیث میں سب سے زیادہ پختہ تھے اور کہا کہ انہوں نے شعبان ۲۳۱ھ میں انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے یحییٰ بن معمر کی یہ حدیث پہنچی ہے کہتے ہیں: یہاں بصرہ میں معبد جہنی ظاہر ہوا اور اس نے سب سے پہلے یہاں تقدیر کا انکار کیا۔ میں اور حمید بن عبدالرحمٰن عمرہ یا حج کے لیے مکہ معظمہ جانے لگے تو ہم نے ایک دوسرے سے کہا اگر ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے ملاقات ہوئی تو ہم تقدیر کے بارہ میں ان لوگوں کے عقیدہ کے متعلق اُس سے دریافت کریں گے۔ چنانچہ ہم مکہ معظمہ پہنچے تو عبداللہ بن عمر سے ہماری ملاقات ہوئی اس کے بعد ایک طویل حدیث بیان کی ہے۔

محمد بن منہال بصری عطار ایک دوسرے شخص ہیں اور حجاج بن منہال کے بھائی ہیں۔ ثقہ ہیں اور مشہور و معروف ہیں۔ جعفر بن سلیمان اور یزید بن زریع سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوزرعہ، مطین اور ابویعلیٰ نے حدیث لی ہے۔ یہ اور صاحب ترجمہ (محمد بن منہال) ایک ہی سال میں فوت ہوئے۔ یہ بینا اور پہلے (صاحب ترجمہ) نابینا تھے۔ رحمۃ اللہ علیہما۔

۴۵۵ ۲۷/۸ امام محمد بن مہران جمّال رازی (خ م د)

آپ کی کنیت ابوجعفر ہے۔ آپ رے کے رہنے والے یکتائے زمانہ حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے معتمر بن سلیمان، دراوردی، ابن عیینہ، عیسیٰ بن یونس اور ان کے طبقہ سے سماع کیا۔ اور ان سے امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، ابوزرعہ، ابو العباس سراج، موسیٰ بن ہارون اور متعدد دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

ابوحاتم کہتے ہیں: فن حدیث میں جمال کا علم ابراہیم بن موسیٰ فراء سے زیادہ وسیع تھا اور موسیٰ حدیث کو خوب ضبط کرنے والے تھے۔ ابوبکر اعین کہتے ہیں: خراسان کے مشائخ تین ہیں: قتیبہ، محمد بن مہران اور علی بن حجر۔ جمال کا انتقال ۲۳۹ھ میں ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مجھے ان کی عالی احادیث اجازت سے ہی حاصل ہوئی ہیں۔

۴۵۶ ۲۸/۸ الحافظ الکبیر امام ابراہیم بن موسیٰ رازی فرّاء (ع)

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ رے کے رہنے والے بہت بڑے حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے ابوالاحوص،

t.com

جریر بن عبدالحمید، یحییٰ بن ابی زائدہ، ولید بن مسلم اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، ابوزرعہ، محمد بن اسمٰعیل ترمذی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ حدیث کو ابوبکر بن شیبہ سے زیادہ ضبط کرنے والے اور ان سے زیادہ صحیح بیان کرنے والے ہیں اور صفوان بن صالح سے بڑے حافظ ہیں۔ صالح بن محمد کہتے ہیں: میں نے ابوزرعہ سے سنا، فرماتے تھے میں نے ابراہیم بن موسیٰ سے ایک لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور اتنی ہی ابوبکر بن ابی شیبہ سے لکھی ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ثقہ ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: ان کا شمار ثقات میں ہوتا ہے اور یہ حدیث کو محمد بن مہران جمال سے زیادہ ضبط کرنے والے ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ ۲۳۰ھ کے قریب قریب یا اس سے پہلے فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الیوم الموعود قیامت کا دن ہے۔ الشاہد جمعہ کا دن اور الیوم المشہود عرفہ کا دن ہے۔ سورج کسی ایسے دن میں طلوع اور غروب نہیں ہوا۔ جو جمعہ کے دن سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر اس میں کوئی مومن اللہ تعالیٰ سے اچھی دعا کرے تو وہ اسے قبول کر لیتا ہے۔ یہ حدیث امام ترمذی اپنی جامع سنن میں لائے ہیں۔

۴۵۷ — ۲۹/۷ — الحافظ الکبیر امام علی بن حُجر بن ایاس سعدی مَروَزی (خ م ت)

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ مرو کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث ہیں۔ طلب علم میں دور دراز شہروں کے سفر کئے اور ملک ملک کی خاک چھانی۔ آپ نے شریک، اسماعیل بن جعفر، ہشیم، عبداللہ بن مبارک اور ان جیسے دوسرے ائمہ فن سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابوداؤد اور ابن ماجہ کے سوا باقی اصحاب صحاح ستہ، ابوبکر بن خزیمہ، حسن بن سفیان اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔

محمد بن علی بن حمزہ مروزی کہتے ہیں: فاضل اور حافظ حدیث تھے۔ پہلے بغداد میں فروکش ہوئے پھر مرو میں منتقل ہو گئے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ثقہ، مامون اور حافظ حدیث ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: صادق، متقن اور حافظ ہیں۔ مروزی کہتے ہیں: ہمیں قتیبہ نے بتایا کہ علی بن حجر نے ایک مکتوب میں میری طرف لکھا اگر تم اپنی طلب سے تازندگی متمتع ہونا چاہتے ہو تو حدیث کے بعد کوئی کتاب نہ پڑھو۔ میں کہتا ہوں آپ ادیب اور شاعر بھی تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے کئی تصنیفات چھوڑی ہیں ان میں سے ایک کا نام کتاب احکام القرآن ہے۔

نوے سال پورے کرنے کے بعد نصف جمادی الاولیٰ ۲۴۴ھ میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ہمیں ان کی بہت سی احادیث حاصل ہوئی ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے عبدالملک بن ربیع عن ابیہ عن جدہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات سال کی عمر میں بچوں کو نماز سکھاؤ اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر انہیں سزا دو۔ امام ترمذی نے یہ حدیث علی بن حجر کے واسطے سے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے۔

fat.com

۴۵۸ $\frac{۴۰}{۸}$ شیخ الاسلام امام ہشام بن عمار سُلمی دمشقی (خ ۴)

آپ کی کنیت ابوالولید ہے۔ آپ بہت بڑے عالم ہیں۔ دمشق کے خطیب، مقری، محدث اور مفتی ہیں۔ ۱۵۳ھ میں پیدا ہوئے۔ امام مالک، مسلم زنجی، اسماعیل بن عیاش، ہیثم بن حمید اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور بہت زیادہ حاصل کیا۔ طلب علم میں سفر بھی کیے۔ ان سے ابوعبید، امام بخاری، ابوداؤد، نسائی، جعفر فریابی، عبدان اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔ عراک بن خالد اور ایوب بن تمیم کو قرآن پاک سنایا۔ پھر قرآن پڑھانے کے لیے منصب صدارت پر فائز ہوئے اور تعلیم و تربیت کا شغل اختیار فرمایا۔ تفوق اور برتری کے باوصف ابوعبید، احمد بن الحلوانی، اسمٰعیل بن حویرس، احمد بن حامویہ اور متعدد دوسرے لوگوں نے ان کے سامنے تلاوت کی۔ جلالت اور بزرگی کے پیش نظر ان کے اساتذہ میں سے ولید بن مسلم اور محمد شعیب نے ان سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔

امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے یہ بھی کہا ہے۔ دانا ہیں دانا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: صدوق ہیں اور بڑا مرتبہ رکھتے ہیں۔ عبدان کا بیان ہے فرمایا کرتے تھے بیس سال سے میں نے خطبہ دینے کے لیے کبھی تیاری نہیں کی۔ پھر عبدان نے کہا: دنیا میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ محمد بن خریم کہتے ہیں میں نے ہشام سے سنا ہے اپنے خطبہ میں فرماتے تھے: حق کہو جس دن حق کے ساتھ فیصلہ ہوگا۔ حق تمہیں اہل حق کے مراتب پر فائز کردے گا۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: جسے ہشام بن عمار سے حدیث لینے کا موقعہ نہ ملا اسے دس ہزار احادیث ایک واسطہ نیچے اتر کر حاصل کرنا پڑیں گی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے محمد بن سلیمان کا یہ قول پہنچا ہے کہ۔ ابان نے حضرت حسن بصری سے پوچھا کیا آپ کو اپنے آپ پر نفاق کا خطرہ ہے؟ بولے میں کیسے امن میں رہ سکتا ہوں جب کہ حضرت عمر اس سے ڈرتے تھے۔ آپ محرم ۲۴۵ھ میں عالم فانی سے دارالبقا کی طرف سدھارے۔

۴۵۹ $\frac{۴۱}{۸}$ امام سہل بن زنجلہ خیاط رازی (ق)

آپ کی کنیت ابوعمرو اور لقب اشتر ہے۔ رے کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ پیشہ کے اعتبار سے درزی تھے۔ کتاب السنن کے مصنف ہیں۔ سفیان بن عیینہ، ابومعاویہ، حفص بن غیاث، ابوبکر بن عیاش، جریر بن عبدالحمید اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابن ماجہ، ادریس بن عبدالکریم، ابراہیم حربی، ابویعلیٰ موصلی اور احمد بن حسن صوفی فیضیاب ہوئے۔ آپ نے بغداد میں ۲۳۱ھ میں حدیث پڑھانا شروع کی۔

ابوحاتم کہتے ہیں: صدوق ہیں۔ عجلی کہتے ہیں: ثقہ اور حجت ہیں۔ انہوں نے تحصیل علم کے لیے دو مرتبہ سفر کیا۔ اور بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ ان کے زمانہ میں ان کے معصروں میں سے کسی کو دیانت اور اتقان میں ان پر تقدم حاصل نہیں تھا۔ ان کے صاحبزادے محمد، عمرو بن خالد اور نفیلی سے روایت کرتے ہیں۔

Marfa

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبادہ بن صامت کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

۴۶۰ ۴۲/۸ امام سہل بن عثمان عسکری (م)

آپ کی کنیت ابومسعود ہے۔ چوٹی کے عالم ہیں۔ انہوں نے حماد بن زید، شریک، ابوالاحوص، علی بن مسہر اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام مسلم، جعفر بن احمد بن فارس، عبدان اہوازی، علی بن سہل اور دوسرے لوگ مستفیض ہوئے۔ نیز بڑے بڑے ائمہ میں سے علی بن مدینی نے ان سے حدیث لی ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں راست گو ہیں۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں ۲۳۵ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث ملی ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اپنے حق کا شدید مطالبہ کرتے ہوئے کسی کو نہیں سنا۔ آپ نے بدر کے دن بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر فرمایا خدایا! میں تجھ سے ایفائے عہد کا مطالبہ کرتا ہوں۔ خدایا! اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو تیری عبادت ختم ہو جائے گی۔ پھر آپ نے ہماری طرف دیکھا تو آپ کا چہرہ چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا یوں لگتا ہے۔ جیسے میں آج پچھلے پہر کفار کے قتل ہو کر گرنے کی جگہیں دیکھ رہا ہوں۔

ابوالشیخ کہتے ہیں: سہل اصفہان آئے پھر رے چلے گئے اور وہاں سے عراق واپس آ گئے اور [illegible] میں انتقال فرمایا۔

۴۶۱ ۴۳/۹ امام ابراہیم بن یوسف باہلی بلخی (س)

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ آپ بلخ کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث ہیں۔ ماکیانی کے لقب سے مشہور ہیں بلخ کے عالم اور معروف محدث عاصم اور محمد کے بھائی ہیں۔ حماد بن زید، امام مالک، شریک، ابوالاحوص، اسماعیل بن جعفر، ہشیم اور ان کے طبقہ سے علم حدیث سیکھا۔ اور ان سے امام نسائی، جعفر بن محمد بن سوار، محمد بن عبداللہ، ودیع، محمد بن منذر شکر، احمد بن سیار بلخی، محمد بن محمد بن صدیق، ضیاء السنہ زکریا اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام نسائی اور ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں یہ ظاہر میں مذہب ارجاء کی طرف مائل تھے اور باطن میں عقیدۂ سنت کے پابند تھے۔ ابن الصدیق کا بیان ہے کہ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو قرآن کو غیر مخلوق کہنے میں توقف کرے وہ جہمی ہے۔ آپ جمادی الاولیٰ ۲۳۹ھ میں فوت ہوئے۔

[illegible] مشہور محدث امام قتیبہ بن سعید سے مقاطعہ کیا ہوا تھا کیونکہ انہوں نے ان کو تعریف میں نعمی اور امام مالک سے کہا تھا کہ یہ شخص مرجی ہے یہ سن کر امام مالک نے انہیں اپنے حلقۂ درس سے اٹھا دیا تھا۔ امام مالک سے یہ صرف ایک ہی حدیث سن پائے تھے۔

میں نے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عقبہ بن عامر کی یہ حدیث حاصل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے۔ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

۴۶۲ ۴۴/۸ امام سُوَید بن سعید ہَرَوی حَدَثانی (م ق)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ ہرات کے رہنے والے مشہور حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے طلبِ علم میں بہت سفر کیے۔ اور لمبی عمر پائی۔ امام مالک سے موطا پڑھا۔ ان کے علاوہ آپ حفص بن میسرہ، شریک قاضی، ابراہیم بن سعد، علی بن مسہر، ابن عیینہ اور متعدد دوسرے محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام مسلم، ابن ماجہ، مطین، ابن ناجیہ، عبداللہ بن احمد، باغندی، بغوی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے فیض حاصل کیا۔

بغوی کہتے ہیں: حفاظِ حدیث میں شمار ہوتے ہیں۔ امام احمد اپنے دونوں لڑکوں کے لیے ان کی صاف ستھری اور منتخب احادیث پسند فرماتے تھے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: صدوق ہیں تدلیس بہت کرتے ہیں۔ ابوزرعہ کہتے ہیں: ان کی کتابیں تو صحیح ہیں لیکن جو احادیث زبانی بیان کرتے ہیں وہ کسی کام کی نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ نابینا ہوگئے تو ان کو وہ حدیثیں سکھائی گئیں جو دراصل ان کی نہیں تھیں۔ اس میں نظر ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: قابلِ اعتماد نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ علم کے خزانہ تھے۔ بوڑھے ہو کر نابینا ہو گئے تو ان کے حافظہ میں نقص واقع ہو گیا۔ اور ان کی حدیثوں میں منکر روایات داخل ہو گئیں۔ امام مسلم ان کی منکر روایتوں سے بچتے ہیں اور ان کی معتبر کتابوں سے صحیح احادیث اپنی کتاب میں لاتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں آپ شوال ۲۴۰ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت حبشی بن جنادہ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے۔ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں میں (نقضِ عہد کا) پیغام خود پہنچا سکتا ہوں یا میری طرف سے علی پہنچا سکتے ہیں۔

۴۶۳ ۴۵/۸ امام محمد بن حاتم سمین مَروزی ثم بغدادی (م د)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب سمین ہے۔ مرو کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ بعد میں بغداد میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے عبداللہ بن ادریس، سفیان بن عیینہ، ابن علیہ، وکیع، قطان اور ان جیسے دوسرے ائمہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام مسلم، ابوداؤد، حسین بن سفیان، احمد بن حسن صوفی اور دوسرے لوگوں نے اکتسابِ فیض کیا۔

امام ابن عدی اور دارقطنی نے ان کی توثیق کی ہے۔ محمد بن سعد کہتے ہیں۔ انہوں نے قرآن کی تفسیر میں ایک کتاب تصنیف کی جس کو لوگوں نے بغداد میں ان سے پڑھا۔ محلہ "قطیع الربیع" میں سکونت رکھتے تھے۔ ابو حفص

t.com

فلاس کہتے ہیں: یہ کسی کام کے نہیں۔ میں کہتا ہوں یہ جرح مردود ہے۔ آپ نے ۲۱۱ھ کے آخر میں انتقال فرمایا۔

محمد بن حاتم مصیصی عابد جو جن کے لقب سے مشہور ہیں، اس طرح محمد بن حاتم الزمی صاحب ترجمہ محمد بن حاتم سمین کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ایک تیسرے راوی محمد بن حاتم بن بزیع بھی ہیں جو ثقہ ہیں ۲۴۹ھ تک زندہ تھے اور محمد بن حاتم بن نعیم مصیصی دیر تک باقی رہے۔ حتیٰ کہ ابن عدی نے ان سے ملاقات کی ہے اور یہ امام نسائی کے اساتذہ میں سے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان (محمد بن حاتم سمین) کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کھلم کھلا گناہ کرنے والوں کے سوا میری سب امت معاف کر دیا جائے گا۔ کھلم کھلا گناہ کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی آدمی نے رات کے وقت گناہ کا ارتکاب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا اور صبح کو وہ خود کہتا پھرے کہ اے فلاں! آج رات میں نے یہ اور یہ گناہ کیا ہے۔

اس سند میں آنے والے راوی محمد بن حاتم، محمد بن حاتم سمین ہیں۔

۴۶۴ ۴۶/۸ امام احمد بن حُمَید المجود الکوفی الطُرَیثیثی (ت)

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ عبیداللہ بن موسیٰ کے داماد ہیں اور دار ام علی کے لقب سے مشہور ہیں۔ انہوں نے عبداللہ بن مبارک، حفص بن غیاث، یحییٰ بن ابی زائدہ اور عبیداللہ اشجعی سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری، دارمی، عباس دوری، حنبل اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

امام ابوحاتم نے ان کو ثقہ کہا ہے آپ ۲۲۰ھ میں فوت ہوئے۔

۴۶۵ ۴۷/۸ امام داؤد بن عَمرو ضَبی بغدادی (م س)

آپ کی کنیت ابوسلیمان ہے آپ بغداد کے رہنے والے ہیں اور محدث بغداد کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے جویریہ بن اسماء، حماد بن زید، نافع بن عمر جمحی، شریک، ابوعوانہ، اسماعیل بن عیاش اور متعدد دوسرے اہل علم سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام احمد، ابراہیم حربی، مسلم، بغوی، احمد بن حسن صوفی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابوالحسن بن عطار کہتے ہیں: میں نے دیکھا ہے داؤد بن عمرو سوار ہوتے تو امام احمد ان کی رکاب تھامتے تھے۔ بغوی کہتے ہیں: ہم سے ثقہ اور مامون داؤد بن عمرو نے حدیث بیان کی ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ان میں کوئی عیب نہیں۔ میں کہتا ہوں آپ ربیع الاول ۲۲۸ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت جابرؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [illegible] وضو کا ہے۔

۴۶۶ ۴۸/۸ امام اَصبغ بن فَرَج اُمَوی (خ د س ت)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا مولیٰ ہونے کی وجہ سے اموی کہلاتے ہیں۔ ناموفقیہ اور بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ آپ ۱۵۰ھ کے بعد پیدا ہوئے۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے حدیث پڑھی۔ بعض کہتے ہیں اُنہوں نے اسامہ بن زید سے بھی حدیث لی ہے۔ نیز عبدالعزیز دراوردی، حاتم بن اسمٰعیل، عیسیٰ بن یونس، ابن وہب اور ان کے طبقہ سے سماع کیا۔ اور ان سے امام بخاری، احمد بن فرات، ابوالدرداء عبدالعزیز مروزی، بکر بن سہل، دمیاطی، ابویزید قراطیسی، یحییٰ بن عثمان بن صالح اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: آپ فقہ مالک سب لوگوں سے زیادہ جانتے تھے۔ ایک ایک مسئلہ سے واقف تھے اور جانتے تھے کہ امام مالک نے یہ کب بیان کیا اور کس نے ان کی مخالفت کی۔ عجلی کہتے ہیں: ثقہ اور صاحب سنت ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: ابن وہب کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: قضائے مصر کے سلسلہ میں امیر عبداللہ بن طاہر کے دربار میں ان کا ذکر آیا تھا۔ لیکن سعید بن عفیر ان سے پہلے پہنچ گئے اور عہدۂ قضا پر مامور کر دیئے گئے۔ بعض بڑے بڑے ائمہ نے کہا ہے ملک مصر نے اصبغ جیسا کوئی آدمی پیدا نہیں کیا۔ امام شافعی کے مصر آنے سے پہلے ربیع اور مزنی اصبغ سے علم فقہ حاصل کرتے تھے۔ ابن قدید نے کہا ہے۔ فتنہ خلق قرآن کے زمانہ میں معتصم نے امام اصبغ کو اپنے ہاں طلب کیا تھا لیکن یہ بھاگ گئے اور حلوان میں روپوش ہو گئے۔ آپ نے شوال ۲۲۵ھ میں جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی پھر تھوڑی دیر محصب میں آرام کیا۔ پھر سوار ہو کر خانہ کعبہ تشریف لے گئے اور طوافِ وداع کیا۔ لیث نے عن ابن یزید عن سعید عن قتادہ سے اصبغ کی متابعت کی ہے۔

۴۶۷ ۴۹/۸ امام حسن بن ربیع البورانی البجلی القسری الکوفی الخشّاب (ع)

آپ کی کنیت ابوعلی اور لقب خشاب اور حصار ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے قابلِ اعتماد حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے عبیداللہ بن ایاد، عبدالجبار بن ورد، حماد بن زید، ابوالاحوص، مہدی بن میمون، ابواسحاق خازم حمیسی اور ان کے طبقہ سے فنِ حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابوزرعہ، علی بن عبدالعزیز، سمویہ اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔

عجلی کہتے ہیں آپ ثقہ، صالح اور عبادت گذار تھے صفیں اور مصلے بیچا کرتے تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: عبداللہ بن ادریس کے انتہائی قابلِ اعتماد تلامذہ میں سے ہیں۔

ابن سعد کہتے ہیں آپ نے رمضان ۲۲۱ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ امام عبداللہ بن مبارک کے تلامذہ میں شمار

t.com

ہوتے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوسعید خدری کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو یہ دعائے استفتاح پڑھتے۔ سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک۔

٤٦٨ ٥٠/٨ امام سنید بن داؤد مصیصی (ق)

آپ کی کنیت ابوعلی ہے۔ مصیصہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ ان کا نام حسین ہے اور علم کا خزانہ ہیں۔ انہوں نے حماد بن زید، جعفر بن سلیمان، عبداللہ بن مبارک، ابوبکر بن عیاش اور ان جیسے دوسرے علمائے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے ابوبکر اثرم، ابوزرعہ، احمد بن ابی خیثمہ، عبدالکریم دیر عاقولی اور بہت سے دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: ایسے اچھے نہیں تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: صدوق ہیں۔ امام نسائی نے ان سے احتجاج سے بڑھ کر بات کی ہے اور کہا ہے غیر معتبر ہیں۔ سنید ٢٢٦ھ میں فوت ہوئے۔ انہوں نے ان کی تفسیر کی کتاب بہت عمدہ ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عکرمہ کی یہ حدیث ملی ہے۔ وَاَنْذِرْ بِہِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ شیبہ اور اس کا بھائی عتبہ ربیعہ کے بیٹے اور ان کے چند ساتھی جن سے ام انہوں نے بنائے تھے ابوطالب کے پاس آئے اور کہنے لگے اگر تمہارا بھتیجا ہمارے غلاموں اور ہمارے حلیفوں کو جو ذلیل پیشہ ہیں اپنی مجلس سے نکال دے تو ہمارے دلوں میں اس کی قدر بڑھ جائے۔ اور ہمارے لیے بھی اس کی اطاعت کا کچھ آسانی ہو۔ یہ سن کر ابوطالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو کچھ انہوں نے کہا تھا تذکرہ کیا۔ اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں۔ وَاَنْذِرْ بِہِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ ... وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ، غلاموں سے بلال، عمار، سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور حلیفوں سے ابن مسعود اور مقداد بن عمرو وغیرہ مراد ہیں۔ عبداللہ بن مسعود اور مقداد بن عمرو وغیرہ مراد ہیں۔

یہ حدیث مرسل ہے۔

٤٦٩ ٥١/٨ امام محمد بن اسد الخوشتی الاسفرائینی (م)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ اسفرائن کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور علم کا خزانہ ہیں۔ انہوں نے فضیل بن عیاض، عبداللہ بن مبارک، سفیان بن عیینہ، بقیہ، ولید بن مسلم اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے محمد بن عبدالوہاب فراء، ابوحاتم، ابراہیم حربی، ابوبکر صنعانی، ابوعبید شامی اور بہت سے دوسرے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔

fat.com

جب امام اسحاق بن راہویہ نے ان کی وفات کی خبر سنی تو فرمانے لگے "خراسان کا نصف علم ان کے پاس تھا۔ کہتے ہیں "خوش" یا "خش" اسفرائن کی ایک بستی کا نام ہے۔

۴۷۰ $\frac{۵۲}{۸}$ امام سعد بن یعقوب طالقانی (د س ت)

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ طلب علم میں بہت سفر کیے اور ملک ملک سے خوشہ چینی کی۔ حماد بن زید، ایوب بن جابر، یزید بن زریع، ہشیم اور خالد طحان، معتمر اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام ابوداؤد، ترمذی، نسائی، اثرم، اسحاق بن ابراہیم بستی، جعفر فریابی اور سراج مستفیض ہوئے۔ بغداد آئے تو امام احمد سے متواتر علمی مذاکرات کرتے رہے۔

امام ابوزرعہ اور امام نسائی نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں آپ ۲۲۴ھ میں فوت ہوئے۔

۴۷۱ $\frac{۵۳}{۸}$ امام سُلیمان البصری

آپ کی کنیت ابوایوب اور نام سلیمان بن ایوب ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ماہر فن، بلند پایہ حافظِ حدیث اور چوٹی کے عالم ہیں۔ حماد بن زید، ہارون بن دینار، یحییٰ قطان اور محدثین کی ایک دوسری جماعت سے حدیث کا سماع کیا۔ اسماعیل قاضی، صالح جزرہ، احمد بن حسن صوفی اور ابوالقاسم بغوی وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ حسین بن حبان کہتے ہیں: امام یحییٰ فرماتے تھے سلیمان صاحب بصری قابلِ اعتماد حفاظِ حدیث میں شمار ہوتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کے پاس حفظ حدیث میں مشغول رہتے تھے اور لکھنے سے نفرت کرتے تھے۔ علی بن جنید کہتے ہیں: حفاظِ حدیث میں شمار ہوتے ہیں۔ میں نے ان سے زیادہ عاقل کوئی نہیں دیکھا۔

مطین کہتے ہیں: انہوں نے ۲۳۵ھ میں انتقال فرمایا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ روایت پہنچی ہے فرماتی ہیں۔ مہینہ مہینہ ہمارے گھر روٹی نہیں پکتی تھی۔

۴۷۲ $\frac{۵۴}{۸}$ امام رَقاشی بَصری (خ م س ق)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام محمد بن عبداللہ ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث اور پختہ کار عالم ہیں۔ حماد بن زید، امام مالک اور ایک دوسری جماعت سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ان کے صاحبزادے ابوقلابہ، امام بخاری، محمد بن اسماعیل ترمذی اور ابوحاتم روایت کرتے ہیں۔

ابوحاتم کہتے ہیں: قابلِ اعتماد اور پسندیدہ ہیں۔ عجلی کہتے ہیں: ثقہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں شمار ہوتے ہیں۔ یعقوب سدوسی کہتے ہیں: ثقہ اور ثبت ہیں۔ عجلی کہتے ہیں: ان کے متعلق مشہور ہے کہ دن اور رات میں

چار سو رکعت پڑھتے ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ آپ نے ۲۲۹ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت اسماء بنت ابی بکر کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے سنا کہ وہ حیض سے فارغ ہو تو اپنے کپڑوں کو کس طرح پاک کرے۔ آپ نے فرمایا: اس میں خون نظر آئے تو اس کو کھرچ دو پھر پانی ڈال کر ناخنوں سے مل مل کر دھوؤ آخر میں باقی کپڑے پر چھینٹے ڈال دیا کرو۔

اس حدیث کے بیان کرنے میں محمد متفرد ہیں۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابوداؤد اس کو اپنی سنن میں لائے ہیں۔

۴۷۳ $\frac{55}{8}$ امام معلّی بن اسد العمّی البصری (خ م ت س ق)

آپ کی کنیت ابوالہیثم ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور حجت ہیں۔ مشہور محدث بہز کے بھائی ہیں۔ عبدالعزیز بن مختار، وہیب بن خالد، عبداللہ بن مثنیٰ انصاری، یزید بن زریع اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام بخاری، دارمی، عثمان دارمی، ہلال بن علاء، علی بن عبدالعزیز، حفص بن عمر سنجہ اور دوسرے لوگوں نے حدیث کا سماع کیا۔

ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے بجز ایک حدیث کے ان کی کوئی حدیث غلط نہیں دیکھی۔ معلّی ۲۱۸ھ اور ایک قول کے مطابق ۲۱۹ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطے سے ضحاک کی یہ حدیث ملی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: صبح سویرے گھر سے نکلو تو معلم یا متعلم کی حیثیت سے نکلو۔ ان دونوں کے علاوہ کسی چیز میں بھلائی نہیں ہے۔

۴۷۴ $\frac{56}{8}$ امام احمد بن عبدالملک بن واقد اسدی حرّانی

آپ کی کنیت ابویحییٰ ہے۔ حران کے رہنے والے حجت اور نامور حافظ حدیث ہیں۔ محدث جزیرہ کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ بنو اسد کا مولیٰ ہونے کی وجہ سے اسدی کہلاتے ہیں۔ حماد بن زید، زہیر بن معاویہ، ابن الملیح، عبیداللہ بن عمرو اور ابوعوانہ سے حدیث پڑھی اور ان سے امام احمد، بخاری، ابوزرعہ، ابوحاتم، ابو شعیب حرانی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد فرماتے ہیں: میں نے ان کو متبع سنت اور اپنی حدیث کو یاد رکھنے والا پایا ہے۔ کسی نے کہا اہل حران تو ان میں کلام کرتے ہیں۔ فرمانے لگے اہل حران تو کسی سے کم ہی خوش ہوتے ہیں۔ اپنی جائداد کے سلسلہ میں یہ شاہ وقت کے دربار میں جایا کرتے تھے۔ امام حاتم فرماتے ہیں یہ صدق و اتقان میں نفیلی کے ہم پلہ ہیں۔

ابوعروبہ کہتے ہیں ۲۲۱ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعہ حضرت ام سلمہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

Marfat.c

م ۔ رم ۔ واحملہ کی اولاد سے ہوگا ۔

۴۷۵ ۵ ۸ امام احمد بن شَبُّویہ الخُزاعی المَروَزی (د)

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے ۔ مرو کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور اپنے وقت کے شیخ اور پیشوا ہیں ۔ انہوں نے عبداللہ بن مبارک ، فضل بن موسیٰ ، سفیان بن عیینہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا ۔ اور ان سے ابوداؤد ، احمد بن ابی خیثمہ ، ابوزرعہ دمشقی اور دوسرے لوگوں نے روایت لی ہے ۔ ان کے رفیق امام یحییٰ بن معین نے بھی ان سے حدیث کا سماع کیا ہے ۔

امام نسائی کہتے ہیں ، ثقہ ہیں ۔ عبداللہ بن احمد بن شبویہ کہتے ہیں ، میں نے اپنے باپ سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص قبر کا علم حاصل کرنا چاہتا ہے اسے علم حدیث پڑھنا چاہیئے ۔ اور جسے علم خبر کی ضرورت ہے وہ رائے وقیاس کو لازم پکڑے ۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں مجھے ثابت بن احمد بن شبویہ نے بتایا ، جہاد ، قیدیوں کی رہائی اور سرحدوں کی دیکھ بھال کی وجہ سے اپنے باپ کو احمد بن حنبل سے افضل خیال کرتا تھا ۔ میں نے اپنے بھائی سے پوچھا تو بولے ایسا نہیں ہے احمد بن حنبل بہت فوقیت رکھتے ہیں ۔ ابوحاتم کہتے ہیں موصوف ۲۳۰ھ میں فوت ہوئے ۔

میں کہتا ہوں انہوں نے ۶۰ سال عمر پائی ہے ۔ امام بخاری ایک شیخ احمد بن محمد عن ابن المبارک سے وضو ، اضاحی اور جہاد کی احادیث روایت کرتے ہیں ۔ امام دارقطنی اسے احمد بن شبویہ بتاتے ہیں لیکن ابونصر کلاباذی اور کچھ دوسرے لوگ اس سے احمد بن محمد بن موسیٰ بن مردویہ سمسار مراد لیتے ہیں ۔ واللہ اعلم

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے ابن عباس کی یہ روایت ملی ہے ۔ فرماتے ہیں : اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ۔ منسوخ ہے اور فرمایا اس کی ناسخ آیت : لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا ۔ ہے ۔

۴۷۶ ۵ ۸ امام ہُدبہ بن خالد بن اَسوَد القَیسی الثَّوبانی البَصری (خ م د)

آپ کی کنیت ابوخالد ہے ۔ آپ محدثِ بصرہ ہیں ۔ راست گو اور بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں ۔ ان کو ہداب بن خالد بھی کہتے ہیں ، بچپن میں امام شعبہ کے جنازہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے ۔ بصرہ ہی میں رہ کر مبارک بن فضالہ ، حماد بن سلمہ ، جریر بن حازم ، سلیمان بن مغیرہ ، ابان العطار اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور دوسرے محدثین کی طرح آپ نے طلبِ علم کے لئے سفر نہیں کیا ۔ اور ان سے امام بخاری ، امام مسلم ، ابوداؤد ، بقی بن مخلد ، ابن ابی عاصم ، ابویعلیٰ ، حسن بن سفیان ، عبدان ، بغوی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں ۔

امام یحییٰ بن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے ۔ ابوحاتم کہتے ہیں ، صدوق ہیں ۔ ابن عدی کہتے ہیں ۔ ان میں کوئی

لہ محشی لکھتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ خبر کی بجائے صحیح لفظ خبز (روٹی) ہے اور اس مقولہ کا مطلب یہ ہے کہ علم حدیث آخرت میں نفع دینے والا ہے اور رائے وقیاس دنیا کمانے کا ذریعہ ہے ۔

Marfa

عیب نہیں اور میں ان کی کوئی منکر حدیث نہیں پہچانتا۔ میں نے سنا ہے کسی نے ابو یعلیٰ سے ہدبہ اور شیبان کے متعلق پوچھا تو فرمایا ان دونوں میں سے یہی زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا ان دونوں میں سے ہدبہ افضل اور زیادہ اوثق اعتماد ہیں اور حدیث بھی ان دونوں میں سے یہی زیادہ جانتے ہیں۔ ہاں امام نسائی نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ میں کہتا ہوں ابو عبدالرحمٰن نسائی کی یہ جرح قابل قبول نہیں خصوصاً جب کہ ابن عدی جنہوں نے ان کا علم ان کے کبار تلامذہ سے حاصل کیا ہے صراحت کرتے ہیں کہ میں ان کی کوئی منکر حدیث نہیں پہچانتا۔ اور بقول علی بن جنید ملک الحفاظ امام یحییٰ بن معین ان کو ثقہ فرماتے ہیں۔

عبدان اہوازی کہتے ہیں نماز اتنی لمبی پڑھتے تھے کہ ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کرتے تھے۔ ہر سجدہ میں تیس سے زیادہ تسبیح کہتے تھے اور یہ ہشام بن عمار کے ساتھ داڑھی، چہرے مہرے حتیٰ کہ نماز تک ہر چیز میں سب لوگوں سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ آپ نے ۲۳۵ھ میں وفات پائی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو موسیٰ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال سنگترے جیسی ہے۔ (الحدیث)

میں کہتا ہوں ہدبہ ۹۰ سال عمر پانے والے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۷۷ ۵۹/۱ امام یعقوب بن حُمید بن کاسب (خ ق)

آپ مدینہ منورہ کے عالم اور محدث ہیں۔ آخر میں مکہ معظمہ میں جا بسے تھے آپ نے ابراہیم بن سعد، عبدالعزیز بن ابی حازم، عبداللہ بن وہب اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ بہت سی احادیث بیان کرنے میں منفرد ہیں اور ان سے کچھ منکر روایتیں بھی مروی ہیں۔ اور ان سے امام بخاری، ابن ماجہ، عبداللہ بن احمد، اسماعیل قاضی، ابوبکر بن عاصم کے علاوہ ایک اور جماعت روایت کرتی ہے۔

امام بخاری نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے مجھے ان کی حالت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں ضعیف ہیں۔ امام بخاری نے شہداء بدر اور کتاب الصلح میں ان سند سے ان کی حدیث ذکر کی ہے۔ حدثنا یعقوب انا ابراہیم بن سعد۔ اس سند میں ذکر ہونے والے راوی یعقوب یہی یعقوب ہیں۔ بعض نے کہا ہے یہ یعقوب دورقی ہیں جن لوگوں نے کہا ہے کہ اس یعقوب سے مراد یعقوب بن ابراہیم بن سعد ہیں انہوں نے غلط کہا ہے کیونکہ امام بخاری کی ان سے ملاقات ثابت نہیں۔ اسی طرح ان سے یعقوب بن محمد زہری مراد لینا (جو ایک ضعیف راوی ہیں) بھی غلط ہے۔ آپ ۲۴۱ھ کے آخر میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں کا مال تلف کرنے کے لیے لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے تلف کر دیتا ہے۔

۴۷۸ ‏ ‏۶۰/۸ امام عبدالاعلیٰ بن حمّاد باہلی (خ م د س)

آپ کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ آپ مسندِ بصرہ، بلند پایہ حافظِ حدیث اور قابلِ اعتماد عالم ہیں۔ "نرسی" کے لقب سے معروف ہیں۔ اور مشہور محدث عباس بن ولید نرسی کے چچازاد بھائی ہیں۔ انہوں نے حماد بن سلمہ، امام مالک، وہیب بن خالد، عبدالجبار بن ورد، سلام بن ابی مطیع، یزید بن زریع اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے شیخین، ابوداؤد، ابوحاتم، عبداللہ بن ناجیہ، ابویعلیٰ، فریابی، بغوی اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام ابوحاتم اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ آپ نے جمادی اخری ۲۳۷ھ میں تقریباً ۹۰ سال عمر پا کر داعئ اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی ساٹھ یا ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ سب سے بڑی شاخ لا الٰہ الا اللہ ہے اور سب سے چھوٹی راستہ سے تکلیف کا دُور کرنا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۴۷۹ ‏ ‏۶۱/۸ امام محمد بن ابی بکر بن علی بن عطاء بن مُقدّم مقدمی (خ م س)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ بصرہ کے رہنے والے پختہ کار حافظِ حدیث ہیں۔ قبیلہ ثقیف سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں۔ اپنے چچا عمر بن علی، حماد بن زید، ابوعوانہ، یزید بن زریع، یوسف بن ماجشون اور دوسرے بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شیخین، اسماعیل قاضی، ابنِ ابی عاصم، ابویعلیٰ، حسن بن سفیان، احمد بن علی مروزی اور متعدد دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا ہے۔

امام یحییٰ بن معین اور امام ابوزرعہ نے ان کی توثیق کی ہے۔ انہوں نے ۲۳۴ھ کے شروع میں انتقال فرمایا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عقبہ بن عامرؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کے اکثر منافق علماء ہیں۔ یہ قتیبہ کے لفظ ہیں۔ مقدمی نے اس امت کے الفاظ کہے ہیں۔ ایک دوسری سند سے حضرت طلحہ اور سعد کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں کہ بعض جنگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارے سوا کوئی تیسرا آدمی باقی نہیں رہا تھا۔ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم نے مقدمی سے روایت کی ہے۔ چنانچہ ہماری ان سے موافقت ہو گئی ہے۔

۴۸۰ ‏ ‏۶۲/۸ امام سلیمان بن داؤد الازدی العتکی مُقریؒ

آپ کی کنیت ابوالربیع ہے۔ آپ بصرہ کے رہنے والے قابلِ اعتماد حافظِ حدیث ہیں۔ جریر بن حازم، فلیح بن سلیمان، امام مالک، حماد بن زید، ابن شہاب حناط، شریک بن عبداللہ اور ایک دوسری جماعت سے حدیث کا سماع

کیا اور ان سے شیخین، ابوداؤد، علی بن مدینی، اسحاق، احمد، ابویعلیٰ، بغوی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام یحییٰ بن معین، ابوزرعہ اور نسائی نے ان کی توثیق کی ہے۔ آپ نے ۲۳۴ھ میں وفات پائی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت بلال کی یہ روایت ملی ہے۔ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں سامنے کی دیوار کی طرف متوجہ ہو کر دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔

۴۸۱ $\frac{۶۳}{۸}$ امام ہیثم بن خارجہ مروزی ثم بغدادی (خ س ق)

آپ کی کنیت ابو احمد اور ایک قول کے مطابق ابو یحییٰ ہے۔ مرو کے رہنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث اور نامور محدث ہیں۔ آخر میں بغداد میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ آپ نے امام مالک، لیث، حفص بن میسرہ، یعقوب قمی اور دوسرے لوگوں سے حدیث پڑھی۔ مذکورہ اساتذہ سے عراق، حجاز، مصر، شام اور خراسان کا سفر کرنے کے بعد استفادہ کیا۔ انہیں علم سے گہرا لگاؤ تھا اور ان سے امام بخاری، احمد بن حنبل، ان کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد، ابوزرعہ، ابویعلیٰ، احمد بن حسن صوفی اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔

احمد بن حسن صوفی کہتے ہیں انہیں شعبہ صغیر کہا جاتا تھا۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ثقہ ہیں امام نسائی کہتے ہیں ان میں کوئی عیب نہیں۔ صالح جزرہ کہتے ہیں ان پر زہد غالب تھا اور امام احمد ان کی بہت تعریف کرتے تھے مگر تنگ مزاج تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ ذی الحجہ ۲۲۷ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوامامہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ دینے والی ہوئی چیز واپس کی جائے گی۔ دودھ کے لئے لیا ہوا جانور اصل مالک کو لوٹایا جائے گا۔ اور جس نے کوئی ایسا جانور خریدا جس کے تھنوں میں دودھ بند کیا گیا تھا جو وہ اسے واپس کرنا چاہئے۔ تو اس کے لئے اپنے پاس رکھنا جائز نہیں۔ اسے بصورت قیمت واپس کرے۔

امام نسائی نے یہ حدیث ہیثم سے عمرو بن منصور کے واسطے سے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے۔

۴۸۲ $\frac{۶۴}{۸}$ امام علی بن بحر بن بری القطان (د ت)

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ اصل میں فارس کے رہنے والے ہیں۔ پھر بغداد میں رہائش پذیر ہو گئے تھے آپ حاتم بن اسماعیل، جریر بن عبدالحمید، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن یونس، ہشام بن یوسف اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام احمد، عباس دوری، ابراہیم حربی، ابوداؤد، ہلال بن علاء اور بہت سے دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

امام یحییٰ بن معین اور عجلی نے ان کی توثیق کی ہے۔ انہوں نے طلب علم کے لئے حجاز، یمن اور شام کا سفر کیا۔ علاقہ اہواز کے ایک کونے میں قصبہ باب میر میں ۲۳۴ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

fat.com

فوائد سمویہ میں ہے کہ ہمیں علی بن بحر نے اپنی سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث سنائی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رأیت جد بنی عامر، جمل آدم مقید یعصم یاکل من سدرۃ یعنی بجدھم حظھم۔

۴۸۳ ۶۵/۸ امام ابراہیم بن مُنذِر حِزامی اَسَدِی (خ ت س ق)

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے قابلِ اعتماد محدث ہیں۔ آپ نے سفیان بن عیینہ، ولید
بن مسلم، معن بن عیسیٰ، ابنِ وہب، ابوضمرہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری، ابنِ
بقی بن مخلد، محمد بن ابراہیم بوشنجی، مطین اور دوسرے بہت سے لوگ فیضیاب ہوئے۔

امام ابوحاتم اور دوسرے محدثین کہتے ہیں۔ صدوق ہیں۔ کہتے ہیں انہوں نے امام مالک کو دیکھا اور ان سے ایک
بھی یاد کیا ہے۔ فسوی کہتے ہیں آپ نے محرم ۲۳۶ھ میں انتقال فرمایا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعہ حضرت عبداللہ بن عباس کی درج ذیل حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم بات کرتے تو آپ کے سامنے دانتوں سے نور چمکتا ہوا نظر آتا تھا۔ یہ حدیث امام ترمذی نے امام دارمی کے واسطے
سے اپنی کتاب شمائل ترمذی میں ذکر کی ہے۔ لیکن محدثین اس کے ایک راوی عبدالعزیز سے حجت نہیں پکڑتے۔

۴۸۴ ۶۶/۸ امام ابومَعمَر ہذَلی ہَرَوِی (خ م د س)

آپ کا اسم گرامی اسماعیل بن ابراہیم بن معمر ہروی قطیعی ہے۔ ہرات کے رہنے والے پختہ کار حافظِ حدیث
ہیں۔ محدث بغداد کے لقب سے مشہور تھے۔ انہوں نے اسماعیل بن جعفر، خلف بن خلیفہ، ابن المبارک، ہشیم، اسماعیل
بن عیاش، شریک، سفیان بن عیینہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد،
ابوزرعہ، صالح بن محمد، ابویعلیٰ اور دوسرے لوگوں نے حدیث پڑھی۔ امام نسائی ان سے بالواسطہ روایت کرتے ہیں۔ امام
بخاری نے ان سے ایک آدمی کے واسطہ سے بھی روایت کی ہے۔

ابنِ سعد کہتے ہیں: قابلِ اعتماد، پختہ کار اور متبع سنت عالم فاضل ہیں۔ عبید بن شریک کہتے ہیں انہیں سنت
سے اس قدر عشق تھا کہ فرمایا کرتے تھے اگر میری خچر سے پوچھو تو وہ بھی کہے گی کہ وہ سنت کی پابند ہے۔ فتنۂ خلقِ قرآن میں
قید ہوئے تو حکومت کے سامنے جھک گئے۔ باہر نکلے تو فرمایا ہم نے کلمہ کفر کہہ کر نجات پائی ہے۔ ابویعلیٰ کہتے ہیں ایک
دفعہ ابومعمر نے موصل میں تقریباً دو ہزار احادیث کا زبانی درس دیا۔ جب بغداد واپس آئے تو لوگوں کو لکھا کہ تقریباً ۳۰
حدیثوں میں غلطی ہو گئی ہے۔ ان کی یوں اصلاح کر لی جائے۔ عبدالرحمٰن بن احمد کہتے ہیں۔ میں نے ابومعمر ہذلی سے سنا ہے،
فرماتے تھے جو شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ نہ کلام کرتا ہے نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ راضی ہوتا ہے اور نہ ناراض ہوتا ہے تو
وہ کافر ہے۔ ابوشعیب صالح ہروی کہتے ہیں میں نے ابومعمر کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جہمیہ کا آخری دعویٰ یہ ہے۔ کہ
آسمان میں خدا نہیں ہے۔ ابومعمر جمادی اولیٰ ۲۳۶ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کو نہیں مارا اور نہ کبھی کسی خادم یا کسی اور چیز کو پیٹا ہے۔ ہاں اگر جہاد فی سبیل اللہ میں آپ کے ہاتھ سے کسی کو چوٹ لگی ہو تو دوسری بات ہے۔ اگر کوئی شخص آپ کے حق میں گستاخی کرتا تو اس سے انتقام نہیں لیتے تھے۔ لیکن اگر کوئی اللہ کے حرام کردہ امور کی خلاف ورزی کرتا تو اس سے ضرور انتقام لیتے۔ امام نسائی نے یہ حدیث بسند عن ابی بکر بن علی المروزی عن ابی معمر، اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔

۴۸۵ $\frac{۶۷}{۸}$ امام حجت ابو توبہ حلبی (خ م د س)

آپ کا اسم گرامی ربیع بن نافع ہے۔ آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور طرطوس کے شیخ اور محدث ہیں۔ معاویہ بن صالح، ابوالملیح رقی، ابراہیم بن سعد، شریک، ابن مبارک اور دوسرے لوگوں سے حدیث پڑھی۔ اور ان سے ابوداؤد روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم نے ایک آدمی کے واسطے سے ان کی احادیث صحیحین میں ذکر کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل، دارمی، ابوحاتم، یعقوب فسوی اور دوسرے لوگوں نے بھی ان سے حدیث کا سماع کیا۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں ثقہ اور حجت ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں ہمیں بہت احادیث کو یاد رکھنے اور ان کو اچھے طریقہ سے بیان کرتے تھے۔ میں نے ان کو دیکھا ہے اکثر ننگے پاؤں چلتے تھے اور سر پر لمبی ٹوپی رکھتے تھے۔ لوگ کہتے تھے یہ ابدال میں شمار ہوتے ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

میں کہتا ہوں معاویہ سے سب سے آخر میں حدیث بیان کرنے والے یہی ہیں۔ انہوں نے بہت طویل عمر پائی تھی موصوف ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت اسماء کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] فرماتے تھے جس نے ایک دینار (بلا زکوٰۃ) چھوڑا اس نے اپنے جسم پر آگ کا ایک داغ چھوڑا۔

۴۸۶ $\frac{۶۸}{۸}$ امام محمد بن ابی سری عسقلانی (د)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ نامور حافظ حدیث، راستگو اور فلسطین کے محدث ہیں۔ فضیل بن عیاض، معتمر بن سلیمان، رشدین بن سعد، ابن عیینہ، ابن وہب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا بکثرت سماع کیا۔ ان سے ابوداؤد، بکر بن سہل دمیاطی، حسن بن سفیان، علی بن محمد حیحانی، محمد بن حسن بن قتیبہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام یحییٰ بن معین نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں ان کا شمار حفاظ حدیث میں ہوتا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں غلطیاں بہت کرتے ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں ضعیف الحدیث ہیں۔ میں کہتا ہوں ۲۳۸ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے امام سفیان ثوری کا درج ذیل قول حاصل ہوا ہے۔ فرماتے ہیں ہمارے اور رجیہ

کے درمیان تین باتوں میں اختلاف ہے (۱) وہ کہتے ہیں ایمان صرف قول ہے۔ عمل اس میں داخل نہیں، ہم کہتے ہیں
ایمان قول اور عمل دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ (۲) ہم ایمان میں کمی بیشی کے قائل ہیں اور وہ اس کے قائل نہیں۔
ہم کہتے ہیں نفاق اب بھی ہو سکتا ہے لیکن وہ اس کے منکر ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت نعمان بن بشیر کی یہ حدیث بھی ملی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ ع
وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے۔ الحلال بین والحرام بین۔ (الحدیث)

۴۸۷ ۴۹/۸ امام حکم بن موسیٰ بن شبیر زاد بغدادی قنطری (م س ق)

آپ کی کنیت ابو صالح ہے۔ بڑے عابد، زاہد اور نامور حافظ حدیث ہیں۔ اصل میں شہر نسا کے رہنے
ہیں انہوں نے امام مالک کو دیکھا ہے۔ آپ اسماعیل بن عیاش، ہقل بن زیاد، ابن المبارک، ہیثم بن حمید، یحییٰ بن حم
عبدالرحمٰن بن ابی الرجال اور دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے ان کی روایت تعلیقاً اپنی صحیح میں
کی ہے۔ امام مسلم، ابوداؤد، احمد بن حسن صوفی، احمد بن علی مروزی، ابویعلیٰ موصلی مطین، ابن ابی الدنیا، بغوی اور عبد
بن احمد ان سے فیضیاب ہوئے۔ ائمہ کبار میں سے امام احمد بن حنبل اور امام علی بن مدینی نے ان سے روایت لی ہے۔
امام یحییٰ بن معین اور عجلی نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: صدوق ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں ثقہ، کثیر الحد
صالح اور فن حدیث میں پختہ کار ہیں۔ بزازی کا پیشہ اختیار کیا تھا۔ میں کہتا ہوں آپ شوال ۲۳۲ھ میں فوت ہوئے
ان کی ایک حدیث مسند احمد میں موجود ہے اور وہ حدیث (امام احمد کے لڑکے) عبداللہ نے بھی ان سے سنی ہے۔ و
کہتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ سے یہ مرفوع حدیث ہے کہ جس پر قے غالب آجائے اس کے ذمہ روزے کی قضا نہیں ہے
اور جو خود بخود قے لے اس پر قضا واجب ہے۔ یہ حدیث غریب اور فرد ہے اس کو ابن ماجہ نے عن ابی زرعۃ عن الح
بیان کیا ہے۔ چنانچہ یہ ہمیں دو درجے بدل عالی کے طریق سے حاصل ہوئی ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: ہم سے علی بن محمد حبیبی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے صالح بن محمد نے سریج بن یونس
سے بیان کیا پھر فرمایا یہ ثقہ ہیں ثقہ ہیں اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔ میں نے یحییٰ بن ا
کے متعلق پوچھا تو فرمایا ثقہ ہیں ثقہ ہیں اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں ان کے بعد تیسرے شخص
حکم بن موسیٰ بھی ثقہ اور مامون ہیں۔ ان تینوں نے کثرت عبادت سے اپنے جسموں کو فنا کر ڈالا تھا۔

۴۸۸ ث/۸ امام محمود بن غیلان مروزی (خ م ت س ق)

آپ کی کنیت ابو احمد ہے۔ بنو عدی کی طرف نسبت ولاء کی وجہ سے عدوی کہلاتے ہیں۔ حافظ، متقن اور
ائمہ حدیث میں سے ایک امام ہیں۔ انہوں نے امام سفیان بن عیینہ، فضل بن موسیٰ سینانی، ولید بن مسلم، ابومعاویہ
وکیع، عبدالرزاق اور دوسرے لوگوں سے فن حدیث حاصل کیا اور ان سے تمام اصحاب صحاح ستہ بجز امام ابوداؤد

Marfa

بن خلف دوری، حسن بن سفیان، بغوی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں ان کو علم حدیث کا ماہر ہونے کی حیثیت سے جانتا ہوں، سنت کی اتباع کرنے والے تھے۔ فتنۂ خلق قرآن کے سلسلہ میں جیل میں رہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں ثقہ ہیں۔ خود فرماتے ہیں مجھ سے امام اسحاق بن راہویہ نے دو حدیثوں کا سماع کیا۔ میں کہتا ہوں انہوں نے رمضان ۲۲۹ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ اور جس نے ان کا سال وفات ۲۴۹ھ بتایا ہے اس نے غلطی کی ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت سعد کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اہلِ مدینہ کے ساتھ کسی طرح کی مکاری کی وہ اس طرح نابود ہو جائے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

۴۸۹ ۱/۱۰ امام حسن بن صبّاح بن محمد بزّار واسطی بغدادی (خ د ت)

آپ کی کنیت ابو علی ہے۔ شہر واسط کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور سنت کا پہاڑ ہیں۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ، ابو معاویہ، مبشر بن اسماعیل، شعیب بن حرب، معن بن عیسیٰ، اسحاق ازرق اور دوسرے بہت سے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابو یعلیٰ، فریابی، عمر بن بجیر بخاری، ابن صاعد اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ان کے تلامذہ میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے ابو عبداللہ محاملی ہیں۔

امام ابو حاتم فرماتے ہیں: صدوق ہیں ان کو بغداد میں عجیب قسم کی بزرگی حاصل تھی۔ امام احمد ان کی بڑی قدر کرتے تھے اور ان کی بزرگی کے معترف تھے۔ عبداللہ اپنے والد امام احمد سے بیان کرتے ہیں کہ ابو علی بزار پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا جس میں وہ کوئی نیک کام سرانجام نہ دیتے ہوں۔ ہم ایک شیخ حدیث کے پاس تحصیل علم کے لیے جمع ہوئے۔ اور اس کے آنے تک بیٹھ کر علمی مذاکرہ کرنے لگتے تو ابن بزار کھڑے ہو کر نماز میں مصروف ہو جاتے تھے۔ حسن بن صباح خود فرمایا کرتے تھے۔ مجھے تین دفعہ مامون کے سامنے پیش کیا گیا۔ ایک دفعہ کسی نے شکایت کی کہ میں امر بالمعروف کرتا ہوں اور مامون نے اس سے منع کر رکھا تھا۔ جب میں سامنے آیا تو بولا تم حسن بزار ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! بولا تم امر بالمعروف کرتے ہو؟ میں نے کہا جی نہیں! میں تو صرف برائی سے منع کرتا ہوں۔ اس پر مجھے پاپیادہ کی سزا دی گئی۔ دوسری دفعہ کسی نے شکایت کی کہ میں حضرت علی کو گالیاں دیتا ہوں۔ میں نے حاضر ہو کر عرض کیا امیر المومنین! میں تو یزید کو اس لیے گالی نہیں دیتا ہوں کہ وہ رشتہ میں آپ کا چچا زاد بھائی ہے۔ پھر میں اپنے آقا اور سردار حضرت علی کو کیسے گالی دے سکتا ہوں؟ اور تیسری بار مجھے فتنۂ خلق قرآن کے سلسلہ میں اس کے پاس روم بھیجا گیا۔ آپ نے ربیع الآخر ۲۴۹ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ پوچھتے رہیں گے حتیٰ کہ کہیں گے یہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا ہے پھر اس کے آگے پوری بات ذکر کی۔

fat.com

یہ حدیث امام بخاری نے بھی بزار سے اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔ ہم نے علو کے ساتھ ان کی موافقت کی ہے۔

۴۹۰ ۲/۸ امام خت الحافظ الحجۃ بلخی سجستانی (خ د ت س)

آپ کی کنیت ابو زکریا، نام یحییٰ بن موسیٰ بن عبدربہ اور لقب "خت" ہے۔ آپ نے سفیان بن عیینہ، ولید بن مسلم، وکیع، ابومعاویہ، یزید بن ہارون اور ان کے طبقہ سے حدیث پڑھی اور تحصیلِ علم کے لیے عبدالرزاق کی طرف سفر کیا اور ان سے امام بخاری، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابومحمد دارمی، موسیٰ بن ہارون، حسن بن سفیان، ابوالعباس سراج اور محمد بن عبداللہ بن یوسف دویری روایت کرتے ہیں۔

امام ابوزرعہ نسائی اور دارقطنی نے ان کی توثیق کی ہے۔ سراج کہتے ہیں، ثقہ اور مامون ہیں۔ موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں آپ کا شمار بہترین مسلمانوں میں ہوتا ہے۔ کہتے ہیں آپ نے ۲۴۰ھ میں انتقال فرمایا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ کانوں کی طرح مختلف خوبیوں کے حامل ہوتے ہیں۔ رگ اثر کرنے والی بات ہوتی ہے۔ اور بری تعلیم بری رگ کی طرح ہے۔

۴۹۱ ۳/۸ امام ہارون حمال بغدادی

آپ کی کنیت ابوموسیٰ ہے۔ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور قابلِ اعتماد عالم ہیں۔ بزازی کے پیشہ سے کسبِ معاش کرتے تھے اور حمال کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ نے سفیان بن عیینہ، معن بن عیسیٰ، ابوسلمہ، سیار بن حاتم، ابن ابی فدیک اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ان کے لڑکے موسیٰ الحافظ، امام مسلم، نسائی، ابوالقاسم بغوی، یحییٰ بن صاعد اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

حافظ خطیب بغدادی فرماتے ہیں۔ موصوف ثقہ، حافظ اور فنِ حدیث کو جاننے والے تھے۔ مروزی کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ سے ہارون حمال کے متعلق پوچھا کہ میں ان سے حدیث لکھوں فرمایا ہاں واللہ ضرور لکھیں۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ جب انہوں نے آپ سے ان کے متعلق پوچھا تو آپ نے سکوت فرمایا تھا۔ بولے مجھے یہ بات معلوم نہیں ابراہیم حربی کہتے ہیں اگر جھوٹ بولنا حلال بھی ہوتا تو ہارون حمال اسے پرہیزگاری کے طور پر چھوڑ دیتے۔ امام نسائی فرماتے ہیں۔ ہارون حمال ثقہ ہیں۔ ابن شاہین کہتے ہیں ہمیں ہمارے پڑوسی احمد بن محمد مؤذن نے بتایا کہ میں نے ہارون بن عبداللہ سے سنا ہے ایک دفعہ امام احمد شام کے وقت آئے اور رات میرے ہاں بسر کی اور فرمانے لگے۔ میں آج دن بھر مشغول رہا ہوں اور تم سائے میں بیٹھ کر حدیث پڑھا رہے تھے اور طلبا ہاتھوں میں قلمیں لیے دھوپ میں بیٹھے تھے آئندہ ایسا نہ کرنا جب بیٹھو تو دوسرے لوگوں کے ساتھ بیٹھو۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں کہ ہم پہلے وقت جمعہ پڑھنے کے لئے جاتے تھے۔ پھر جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔ مطین کہتے ہیں کہ آپ نے ۲۴۳ھ میں انتقال فرمایا۔

۴۹۲ ۲۴۴/۸ امام حامد بن یحییٰ ابن ہانی بلخی (د)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ بہت علم رکھنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ اصل میں بلخ کے رہنے والے ہیں۔ پھر طرطوس میں جا بسے تھے۔ آپ نے سفیان بن عیینہ سے بہت زیادہ علم حدیث حاصل کیا۔ ان کے علاوہ ایوب بن نجار، یحییٰ بن سلیم طائفی، حسین جعفی، عمر بن ہارون بلخی، محمد بن معن غفاری، عبداللہ بن حارث مخزومی اور متعدد دوسرے لوگوں سے بھی اکتساب فیض کیا۔ ان سے ابوداؤد، ابوزرعہ، ابوحاتم، ابن ابی حاتم، جعفر فریابی، ابوخیثمہ علی بن عمرو حرانی اور عمر بن سعید منبجی روایت کرتے ہیں۔

امام ابن حبان فرماتے ہیں آپ اپنے زمانہ میں سفیان بن عیینہ کی احادیث سب سے زیادہ جانتے تھے۔ اپنی مجلس میں ساری عمر فتویٰ دیتے رہے۔ فریابی کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ امام علی بن مدینی سے ان کے متعلق پوچھا تو بہت تعجب سے فرمانے لگے۔ سبحان اللہ! حامد اس وقت تک باقی رہے جب تک ان سے سوال کرنے کی حاجت ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں راست گو ہیں۔

مطین وغیرہ کہتے ہیں ۲۴۲ھ میں فوت ہوئے۔

۴۹۳ ۲۵۰/۸ امام سعید بن نصیر بغدادی وراق (د)

آپ کی کنیت ابو عثمان ہے۔ بغداد کے رہنے والے ممتاز محدث ہیں۔ کتاب البکاء اور کتاب الاحوال کے مصنف ہیں۔ زیادہ تر رقہ اور سرحدی علاقوں میں رہائش پذیر رہے۔ آپ سفیان بن عیینہ، وکیع، ابواسامہ، سیار بن حاتم، [illegible] عبدالوارث، روح بن عبادہ، ابونعیم حتیٰ کہ ان سے نچلے طبقے، قواریری اور محمد بن مصفی حمصی تک سے [illegible] ان سے ابوداؤد و نسائی سنن کے علاوہ دوسری کتابوں میں، ابو عبدالملک تستری، [illegible] ابوشعیب حرانی، سلیمان بن محمد فضل بجلی اور متعدد دوسرے لوگوں نے روایت کرتے ہیں۔

آپ صدوق اور عالم ہیں۔ میں نے ان کے متعلق کوئی جرح معلوم نہیں کی۔

۴۹۴ ۲۴۵/۸ الفقیہ الکبیر امام دحیم عبدالرحمن بن ابراہیم ابن عمرو دمشقی (خ د س ق)

آپ کی کنیت ابوسعید ہے۔ بنو امیہ کی طرف نسبت ولاء کی وجہ سے اموی کہلاتے ہیں۔ امام اوزاعی کے مذہب پر تھے۔ دمشق کے رہنے والے اور ملک شام کے محدث ہیں۔ ۱۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ [illegible] سفیان بن عیینہ، مروان بن معاویہ، ولید بن مسلم، اسحاق ازرق اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، بقی بن مخلد، ابوزرعہ، ان کے دونوں صاحبزادوں عمرو، ابراہیم، محمد بن [illegible] اور دوسرے لوگوں نے حدیث پڑھی۔

Marfat.c

آپ اس علم کو ضبط کرنے والے ائمہ حدیث میں شمار ہوتے ہیں۔ اُردن اور فلسطین میں عہدۂ قضا پر فائز رہے ہیں آخر میں انہیں مصر میں قاضی القضاۃ کے عہدہ کے لیے طلب کیا گیا مگر موت نے مہلت نہ دی اور آپ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ حسن بن علی بن بحر کہتے ہیں، دحیم ٢١٢ھ میں بغداد میں آئے تو میں نے اپنے والد، امام احمد، یحییٰ بن معین اور خلف بن سالم کو ان کے سامنے بچوں کی طرح بیٹھے ہوئے دیکھا۔ خطیب کہتے ہیں آپ امام اوزاعی کے مذہب پر تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: ثقہ ہیں ابوداؤد کہتے ہیں حجت ہیں۔ ان کے زمانہ میں دمشق میں ان جیسا کوئی آدمی نہیں تھا۔ امام نسائی فرماتے ہیں۔ ثقہ اور مامون ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے وہب بن منبہ یا وہب ذماری کا یہ قول ملا ہے ۔ منافق کی صفت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کا سلام لعنت، کھانا حرام اور غنیمت خیانت ہے۔ دن کو شور و غل کرنے والا اور رات کے وقت بے جان لکڑی کی طرح بستر میں پڑا رہنے والا ہوتا ہے۔

موصوف نے ٢٥رمضان المبارک ٢٤٥ھ کو فلسطین میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

٤٩٥ ـ امام خَلَف بن سالِم سندھی (س)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آلِ مُہلّب سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں، علم تجوید کے ماہر اور بغداد کے مایۂ ناز حفاظِ حدیث میں سے ہیں۔ ہشیم، ابوبکر بن عیاش، عبدالرزاق اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے احمد بن ابی خیثمہ، حسن بن علی معمری، ابوالقاسم بغوی اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام نسائی نے سنن میں ان سے ایک آدمی کے واسطے سے روایت ذکر کی ہے۔

آپ ٢٣١ھ میں فوت ہوئے۔ غریب احادیث جمع کرنے کے شائق تھے۔ مروزی کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ سے ان کے متعلق پوچھا تو بولے میں ان کا کوئی جھوٹ نہیں جانتا۔ البتہ محدثین غرائب کے اشتیاق کی وجہ سے ان پر ناراض ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں راست گو ہیں۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں۔ ثقہ اور ثبت ہیں اور مسدد اور حمیدی سے زیادہ پختہ کار ہیں۔ میں کہتا ہوں احمد بن حسن صوفی سے روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں ان کا انتقال ٢٣رمضان المبارک ٢٣١ھ میں ہوا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے یحییٰ بن سعید کا یہ قول ملا ہے۔ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ جس روز حضرت عمار بن یاسر شہید ہوئے۔ ایک جسیم اور قد آور آدمی دونوں صفوں کے درمیان نکلا جو گھوڑے پر سوار تھا اور دردناک آواز سے منادی کر رہا تھا۔ اللہ کے بندو! جنت کی طرف چلو تین دفعہ کہا اور فرمایا جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے [illegible] لوگوں میں جوش و خروش پیدا ہوا اور جم کر لڑنے لگے۔ یہ بزرگ حضرت عمار بن یاسر تھے جو لڑتے لڑتے جلد ہی جامِ شہادت نوش کر گئے۔

Marfa

۴۹۶ ۴۴/۸ امام احمد بن مَنیع بَغَوی ثم البغدادی (ت)

آپ کی کنیت ابوجعفر ہے۔ بہرے ہونے کی وجہ سے اصم کہلاتے تھے۔ بغداد کے رہنے والے مایۂ ناز حافظ حدیث اور حجت ہیں اور ایک مشہور مسند کے مصنف ہیں۔ آپ ہشیم، عباد بن عوام، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابن مبارک اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام بخاری کے سوا تمام اصحاب صحاح ستہ، ان کے پوتے ابوالقاسم البغوی، ابن ماجہ اور ابن صاعد نے روایت کی ہے۔ اور امام بخاری ان سے ایک آدمی کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے پوتے کہتے ہیں: مجھے اپنے دادا کے متعلق خبر ملی ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ ۴۰ سال سے میرا معمول یہ ہے کہ ہر تیسرے دن قرآن ختم کرتا ہوں۔

صالح بن محمد جزرہ اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ بغوی کہتے ہیں ان کی وفات شوال ۲۴۴ھ میں ہوئی اور انہوں نے عمر کی ۸۴ بہاریں دیکھیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ روایت ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے آگے کھانا رکھا جائے اور ادھر نماز کی اقامت ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔

۴۹۷ ۴۹/۸ امام فقیہ ابومُصعَب زُہری عَوفی (ت)

آپ کا اسم گرامی احمد بن ابوبکر ہے۔ پختہ کار علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ اہل مدینہ کے شیخ، ان کے قاضی و محدث ہیں۔ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ امام مالک کے حلقہ درس میں مسلسل حاضر رہے اور ان سے ہی علم فقہ [illegible] ابراہیم بن سعد، یوسف بن ماجشون اور متعدد دوسرے لوگوں سے حدیث پڑھی۔ امام نسائی ان سے [illegible] ہیں۔ ان کے علاوہ باقی اصحاب صحاح ستہ، ابوزرعہ، بقی بن مخلد اور بہت سے دوسرے لوگ ان سے [illegible] فیضیاب ہوئے۔ ان کے تلامذہ میں سب سے آخر میں فوت ہونے والے ابراہیم بن عبدالصمد ہاشمی [illegible] نے ۹۲ سال عمر پائی۔

عبداللہ بن محمد بن فضل صیداوی کہتے ہیں ایک دفعہ کچھ لوگ ابومصعب کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے ہاں بغداد میں ایک شخص ہے جو "لفظی بالقرآن مخلوق" کا قائل ہے۔ بولے یہ ایک خبیث اور جاہل آدمی ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: ابومصعب مؤطا کے روایت کرنے میں ثقہ ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: امام مالک سے سب سے آخر میں ابومصعب اور ابوحذافہ نے مؤطا روایت کیا ہے اور ان دونوں کے مؤطا میں دوسرے راویوں کے مؤطا سے سو حدیثیں زیادہ ہیں۔ زبیر بن بکار کہتے ہیں ابومصعب بالاتفاق اہل مدینہ کے فقیہ ہیں۔ آپ [illegible] فوت ہوئے تو اس وقت عہدۂ قضاء پر فائز تھے۔

لہ متن میں اسی طرح ہے [illegible]

fat.com

مجھے اپنی مختلف اسانید سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے جو اپنے بھائی کو حیا (نہ کرنے) کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: حیا ایمان میں سے ہے۔ یہ حدیث امام بخاریؒ نے امام مالک سے عبداللہ بن یوسف کے واسطہ سے اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔

۴۹۸ — ۸۰/۱۰ الحافظ الکبیر امام ابراہیم بن عبداللہ ھروی (ت ق)

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ اصل میں ہرات کے رہنے والے ہیں۔ پھر بغداد میں آبسے تھے۔ اسماعیل بن جعفر، عبدالرحمٰن بن ابی الزناد، ہشیم، دراوردی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا، فریابی، ابویعلیٰ اور دوسرے بہت سے لوگ فیضیاب ہوئے۔

آپ راست گو، عالم، زاہد، عابد، مسلسل روزہ دار اور جلیل القدر انسان تھے کہ ہشیم کی حدیث سب لوگوں سے زیادہ جانتے تھے۔ صالح جزرہ روایت کرتے ہیں کہ یہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہشیم کی کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جو میں نے ان سے بیس یا اس سے زیادہ مرتبہ نہ سنی ہو۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ہشیم کے دو ہی شاگرد ہیں۔ محمد بن صباح دولابی اور ابراہیم ھروی اور ان دونوں میں ابراہیم زیادہ عقلمند ہیں۔ لیکن امام ابو داؤد نے ان کو ضعیف کہا ہے۔
رمضان المبارک ۲۴۴ھ میں آپ فوت ہوئے اس وقت سو کے پیٹے میں تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوسعید کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نچلے لوگ اہل درجات یا اہل علیین کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم دور آسمان کے کنارے میں چمکنے والے ستارے کو دیکھتے ہو ابوبکر اور عمرؓ بھی ان میں داخل ہیں اور یہ دونوں بہت خوش قسمت ہیں۔

۴۹۹ — ۸۱/۸ الحافظ الکبیر امام اسحاق بن ابی اسرائیل مروزی (د س)

آپ کی کنیت ابویعقوب ہے۔ بغداد کے محدث اور ممتاز عالم ہیں۔ آپ شریک، حماد بن زید، جعفر بن سلیمان، کثیر بن عبداللہ ایلی اور دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوداؤد، امام بخاری نے ادب المفرد میں، ابوالعباس سراج، ابویعلی موصلی، ابن ناجیہ بغوی، حسن بن سفیان، ان کے شیخ عبدالرحمٰن بن مہدی اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا ہے۔

عبدوس بن عبداللہ نیشاپوری نے کہا ہے آپ بہت بڑے حافظ ہیں حفظ اور تورع میں بے نظیر ہیں ان پر قرآن کے غیر مخلوق ہونے میں توقف کی تہمت ہے مصعب زبیری کہتے ہیں۔ مجھ سے اسحاق بن ابی اسرائیل نے کہا میں نے قرآن کے بارہ میں جو کچھ کہا ہے۔ شک کی بناء پر نہیں کہا لیکن جس طرح مجھ سے پہلے لوگوں نے سکوت کیا ہے میں نے بھی سکوت اختیار کیا ہے۔ ابوالقاسم بغوی کہتے ہیں۔ ثقہ اور مامون ہیں۔ لیکن ذرا کم عقل ہیں۔
صالح جزرہ کہتے ہیں۔ صدوق ہیں یہ اتنا سمجھتے تھے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ پھر توقف کرتے تھے۔ شاہین بن سمیدع کہتے ہیں:

Marfa

میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا فرماتے تھے اسحاق بن ابی اسرائیل مشہور توقف کرنے والے ہیں لیکن حدیث کے عالم اور عقلمند ہیں۔ زکریا ساجی کہتے ہیں: صدوق ہیں محدثین نے انہیں توقف کی وجہ سے ترک کر دیا ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔ ابن قانع کہتے ہیں آپ شعبان ۲۴۵ھ میں فوت ہوئے۔

علی بن حسین بن حبان کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کی کتاب میں دیکھا ہے کہ ابو زکریا اور ابن ابی اسرائیل قابل اعتماد مسلمان ہیں۔ ابن ابی اسرائیل جب بھی کسی سے کوئی حدیث سنتے اس کو اپنی تختیوں یا اپنی کتاب میں ضبط کر لیتے تھے۔ قواریری سے زیادہ پختہ کار تھے کہتے ہیں: امام یحییٰ بن معین نے ان سے بہت حدیثیں لکھی ہیں۔

۵۰۰ $\frac{۸۲}{۸}$ الحافظ العلامۃ امام حرملہ بن یحییٰ تُجیبی

آپ کی کنیت ابو حفص ہے۔ بنو تجیب کی طرف نسبت کی وجہ سے تجیبی کہلاتے ہیں مصر کے رہنے والے ممتاز فقیہ ہیں آپ کو امام شافعی سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ آپ نے مشہور محدث امام عبداللہ بن وہب سے ایک لاکھ یا اس سے زیادہ احادیث روایت کی ہیں۔ نیز ایوب بن سوید، بشر بن بکر تنیسی اور ابو عبداللہ شافعی سے اکتساب فیض کیا۔ اور ان سے امام مسلم، ابن ماجہ، قزوینی، بقی بن مخلد، حسن بن سفیان، ابن قتیبہ عسقلانی اور متعدد دوسرے افراد روایت کرتے ہیں۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: مصر میں ایک بزرگ حرملہ رہتے ہیں جو ابن وہب کی احادیث سب لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں۔ ابو عمرو کندی کہتے ہیں: مصر میں ابن وہب سے ملنے والا ان سے زیادہ کوئی نہیں ... جب ابن وہب کو عہدہ قضا کے لیے طلب کیا گیا تو وہ ان کے گھر میں ایک سال تک چھپے رہے تھے۔ ہارون بن سعید کہتے ہیں ایک دفعہ مشہور فقیہ اشہب نے حرملہ کی طرف دیکھا تو فرمایا یہ مصر میں حاضر ہونے والے سب لوگوں سے بہتر ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں یہ قابل حجت نہیں ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں میں نے حرملہ کی بہت سی احادیث کی تحقیق کی ہے۔ مجھے ایسی کوئی حدیث نہیں ملی جس کی وجہ سے ان کو ضعیف کہا جائے جو آدمی ابن وہب کو اپنے گھر چھپائے رکھے اور ان سے ان کی ساری احادیث لکھ لے تو کچھ مستبعد نہیں کہ اس کے پاس بعض وہ احادیث ہوں جو دوسروں کے پاس نہیں ہیں میں نے عبداللہ بن محمد فرہاذانی سے ان کے متعلق پوچھا تو بولے ضعیف ہیں۔ ابو یونس کہتے ہیں: آپ ۱۶۶ھ میں پیدا ہوئے اور شوال ۲۴۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا اور یہ ابن وہب کی بیان کردہ احادیث کو سب سے زیادہ لکھنے والے تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن زبیر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رضاع وہی معتبر ہے جس سے بچہ کا پیٹ بھر جائے۔

fat.com

۵۰۱ $\frac{۸۳}{۸}$ الحافظ الکبیر امام یحییٰ بن جعفر بن اَعیَن بَیکندی (خ)

آپ کی کنیت ابو زکریا ہے۔ بخارا کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث ہیں، آپ نے سفیان بن عیینہ، وکیع، یزید بن ہارون، عبدالرزاق اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اپنے زمانہ کے ائمہ حدیث میں سے ہیں اور ان سے امام بخاری، عبیداللہ بن واصل، محمد بن ابو حاتم وراق اور دوسرے لوگوں نے حدیث پڑھی۔

آپ شوال سنہ ۲۴۳ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۵۰۲ $\frac{۸۴}{۸}$ امام عَمرو بن علی بن بَحر بن کُنیز البصری الفلّاس

آپ کی کنیت ابو حفص ہے۔ بنو باہلہ کے ممتاز فرد اور بصرہ کے رہنے والے اعلیٰ پایہ کے حافظِ حدیث اور پختہ کار چوٹی کے عالم ہیں۔ سنہ ۱۶۰ھ سے کچھ بعد پیدا ہوئے۔ یزید بن زریع، عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی، سفیان بن عیینہ، معتمر بن سلیمان اور ان کے طبقہ سے بہت زیادہ حدیث کا سماع کیا۔ اپنے علم کو بہت اچھے طریقہ سے پڑھنے اور ضبط کرنیوالے تھے اور ان سے اصحاب صحاح ستہ اور ان کے شیخ عفان نے حدیث حاصل کی ہے۔ امام نسائی ان سے بالواسطہ بھی روایت کرتے ہیں۔ ابو زرعہ، محمد بن جریر، ابن صاعد، محاملی، ابو روق ہزانی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے بھی ان سے استفادہ کیا ہے۔

امام نسائی فرماتے ہیں ثقہ، حافظ اور فنِ حدیث کے جاننے والے ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں، علی بن مدینی سے زیادہ اچھی حدیث بیان کرتے تھے۔ عباس عنبری کہتے ہیں: میں نے علم حدیث ان سے ہی سیکھا ہے۔ حجاج بن شاعر کہتے ہیں، عمرو بن علی کو اس کی پرواہ نہیں کہ وہ حدیث، اپنی کتاب سے بیان کریں یا زبانی یادداشت سے۔ ابو زرعہ کہتے ہیں: یہ فن حدیث کے شاہسواروں میں سے ہیں۔ ہم نے بصرہ میں ان سے، علی بن مدینی اور شاذکونی سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ فلاس خود فرماتے ہیں ایک دفعہ میں حماد بن زید کی مجلس میں حاضر ہوا اور میں حسین و جمیل بچہ تھا، کسی آدمی نے میرے گال پر ہاتھ رکھا، میں وہاں سے بھاگا اور پھر کبھی نہیں گیا۔ ابنِ اشکاب کہتے ہیں: میں نے فلاس جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا وہ ہر فن کو اچھی طرح جانتے تھے۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ میں نے سکہ فروشی (تبادلہ کرنسی) کا کام کبھی نہیں کیا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ کی یہ روایت ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میرے اہل بیت سے ایک ایسا آدمی جس کا نام میرا نام ہوگا عرب کا بادشاہ نہیں بنے گا دنیا فنا نہیں ہوگی۔

فلاس نے ذی قعدہ سنہ ۲۴۹ھ میں سامرا میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ یہ اصفہان میں کئی دفعہ آئے تھے۔

۵۰۳ $\frac{۸۵}{۸}$ الحافظ الشہیر امام سلیمان بن داوٗد مُنقَری شاذکُونی

آپ کی کنیت ابو ایوب ہے۔ یکتائے زمانہ حفاظِ حدیث سے ہیں مگر کمزور ہیں۔ حماد بن زید، عبدالوارث، عبدالواحد

بن زیاد اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوقلابہ رقاشی، ابومسلم کجی، حسن بن سفیان اور ابویعلیٰ روایت کرتے ہیں۔ دونوں متاخر الذکر بزرگ ان کے متعلق تدلیس سے کام لیتے تھے اور ان پر پردہ ڈالنے کے لیے صرف حدثنا سلیمان ابوایوب کہتے تھے۔ عمرو ناقد کہتے ہیں۔ ایک دفعہ شاذکونی بغداد آئے تو امام احمد مجھ سے فرمانے لگے آؤ چل کر سلیمان سے فن نقد رجال سیکھیں۔ حنبل کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ سے سنا ہے فرماتے تھے رجال کو ہم سب سے زیادہ یحییٰ بن معین جانتے ہیں۔ مسائل ہم سب سے زیادہ شاذکونی کو یاد ہیں اور لمبی لمبی احادیث کو علی بن مدینی خوب یاد رکھتے ہیں: عباس عنبری کہتے ہیں: چھوٹی احادیث کا شاذکونی کو اور بڑی بڑی احادیث کا علی مدینی کو زیادہ علم ہے۔ زکریا ساجی کہتے ہیں: ان سب سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے شاذکونی ہیں۔ صالح بن محمد جزرہ سے شاذکونی کے متعلق پوچھا گیا تو کہنے لگے میں نے ان سے بڑا حافظ کوئی نہیں دیکھا لیکن حدیث بیان کرنے میں جھوٹ بولتے تھے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: میں نے ان پر جھوٹ کا تجربہ کیا ہے۔ امام نسائی اور دوسرے محدثین کہتے ہیں کہ قابل اعتماد نہیں ہیں: ابن عدی کہتے ہیں: میں نے عبدان سے ان کے متعلق پوچھا تو بولے اللہ کی پناہ ہے کہ ان پر کوئی تہمت لگائی جا سکے۔ ان کی کتابیں ضائع ہو گئی تھیں اس لئے زبانی حدیث بیان کیا کرتے تھے۔

مطین اور دوسرے محدثین بیان کرتے ہیں کہ ان کا انتقال ۲۳۴ھ میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: شاذکونی نے ہمارے پاس پیغام بھیجا تھا کہ امام حسن کی فقہ کا کوئی ایسا مسئلہ بتاؤ جو مجھے یاد نہ ہو۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں روزہ نہیں رکھا تھا۔

۵۰۴　$\frac{16}{6}$　الامام الحجۃ عبداللہ محمد بن اسماء الضبعی البصری

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ بڑے عابد، زاہد تھے۔ انہوں نے اپنے چچا جویریہ بن اسماء، مالک بن انس، ابن مبارک اور ایک دوسری جماعت سے حدیث کا سماع کیا۔ اور امام بخاری، مسلم، یوسف قاضی، ابویعلیٰ، ابویعلیٰ وغیرہ دوسرے لوگوں نے ان سے استفادہ کیا۔

ابوحاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ ابن وارہ کہتے ہیں: میں نے ابن مدینی کے سامنے ان کا تذکرہ کیا تو انہوں نے ان کی بڑی عظمت بیان کی۔ احمد بن ابراہیم دورقی کہتے ہیں: میں نے بصرہ میں ان سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ میں کہتا ہوں ۲۳۱ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور عوالی میں سے ہے۔ میں نے اسے دو دفعہ مسند ابویعلیٰ میں اور ایک دفعہ سوالات ابن حمدان میں سنا ہے۔

۵۰۵ ۸۷/۸ امام عُبَیدُاللہ بن معاذ بَصری (خ م د س)

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ بنو عنبر کے ایک فرد، بصرہ کے رہنے والے، حجت اور بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے اپنے والد معتمر بن سلیمان، یحییٰ قطان، وکیع اور متعدد دوسرے لوگوں سے علمِ حدیث حاصل کیا اور ان سے امام مسلم، ابو داؤد، ابو زرعہ، زکریا ساجی، جعفر فریابی، بغوی اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

امام ابو داؤد فرماتے ہیں: انہیں دس ہزار احادیث یاد تھیں۔ یہ اشعث کی احادیث جو ان کے پیچیدہ مسائل سمیت اور معتمر اور خالد کی احادیث پر مشتمل تھیں۔ میں نے انہیں اپنے لڑکوں کو سفیان کی احادیث پڑھاتے ہوئے سنا ہے۔ آپ بڑے فصیح البیان تھے۔ ابو حاتم رازی کہتے ہیں، ثقہ ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں وہ ۲۳۷ھ میں فوت ہوئے۔ امام بخاری اور امام نسائی نے ایک آدمی کے واسطہ سے ان کی حدیث ذکر کی ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عمران بن حصین کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنے بعد تم سے سب سے بڑا خطرہ زبان دان منافق کا ہے۔

۵۰۶ ۸۸/۸ امام محمد بن حُمَید بن حَیّان رازی (د ت ق)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ شہر رے کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ یعقوب قمی، ابن مبارک، جریر، فضل سینانی اور دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ یہ علم کا سمندر ہیں۔ لیکن بے اعتبار ہیں۔ منکر حدیثیں بہت بیان کرتے ہیں۔ ان سے امام ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، محمد بن محمد باغندی، محمد بن جریر، بغوی اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔

عبداللہ بن امام احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا ہے فرماتے تھے جب تک محمد بن حمید زندہ ہیں رے میں علم حدیث زندہ رہیگا۔ ابو زرعہ کہتے ہیں جسے محمد بن حمید سے علم حاصل کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ اسے دس ہزار احادیث کے لیے نیچے اترنا پڑے گا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: ان کی حدیث میں نظر ہے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: ہم انہیں متہم گردانتے تھے۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں اگر امام احمد حقیقتِ حال سے واقف ہوتے تو ان کی تعریف نہ کرتے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں جھوٹ بولنے کے سلسلہ میں، میں نے شاذکونی اور ابن حمید سے زیادہ ماہر کوئی نہیں دیکھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: قابلِ اعتماد نہیں ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے سائب کی یہ حدیث ملی ہے کہتے ہیں۔ مجھ سے سعد نے پوچھا بھتیجے! تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: بولے قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ پڑھا کرو۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے۔ قرآن خوش آوازی سے پڑھو۔ جو شخص خوش آوازی سے قرآن نہیں پڑھے گا وہ ہم سے نہیں۔ نیز قرآن پڑھتے وقت رویا کرو اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی شکل بنالو۔

Marfa

مجھے ایک دوسری سند سے ابن ابی ملیکہ سے یہ حدیث یوں پہنچی ہے کہتے ہیں: عبیداللہ نے کہا ایک دفعہ میں اور عبداللہ بن سائب ایک جگہ بیٹھے تھے۔ ہمارے پاس ابولبابہ آئے اور فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قرآن خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں۔

ایک دوسری سند سے ابن ابی ملیکہ یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں۔ یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اور بھی کئی طریقوں سے منقول ہے۔

۵۰۷ ٨٩/٨ امام عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن جعفر جعفی مُسندی (خ ت)

آپ کی کنیت ابوجعفر ہے۔ نسبت ولاء کی وجہ سے جعفی کہلاتے ہیں۔ بخارا کے رہنے والے ثقہ، حافظ حدیث اور حجت ہیں۔ مسند احادیث سے وابستگی کی بنا پر مسندی کے لقب سے مشہور ہیں۔ ابن عیینہ، مروان بن معاویہ اور اسحاق ازرق سے حدیث کا سماع کیا۔ عبدالرزاق کے پیچھے یمن گئے۔ ان کے نزدیک ان سب سے زیادہ مقدم شیخ فضیل بن عیاض ہیں۔ اور ان سے امام بخاری، ذہلی، ابوزرعہ، عبیداللہ بن واصل، محمد بن نصر مروزی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

ابوحاتم کہتے ہیں: صدوق ہیں۔ امام حاکم فرماتے ہیں: یہ اپنے زمانہ میں ماوراء النہر کے علاقہ میں بلا نزاع حدیث کے امام تھے اور امام بخاری کے استاذ ہیں۔ ذیقعدہ ۲۲۹ھ میں فوت ہوئے۔ ہماری سند سے ان کی حدیث صحیح بخاری میں موجود ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے اپنے خاوند سے خلع کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک حیض مدت گذارنے کا حکم دیا۔

یہ حدیث بہت غریب ہے اور اس کی سند میں مذکور ایک راوی حمدان ثقہ ہیں اور تاریخ بغداد میں [illegible] سے مذکور ہے کہ امام بخاری نے فرمایا مجھ سے حسن بن شجاع نے کہا تھا: جب آپ کو ان [illegible] حاصل ہے تو آپ سے کوئی حدیث کیسے فوت ہوسکتی ہے؟

۵۰۸ ٩٠/٨ امام عبداللہ بن ابی الاسود بن محمد بن حمید بصری (خ د)

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ بصرہ کے رہنے والے، تجوید کے ماہر، بلند پایہ حافظ حدیث اور مشہور محدث امام عبدالرحمان بن مہدی کے بھانجے ہیں۔ شہر ہمدان کے قاضی تھے۔ انہوں نے امام مالک، ابوعوانہ، جعفر بن سلیمان، یزید بن زریع اور اپنے دادا ابوالاسود حمید بن اسود سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری، ابوداؤد، ابن ابی الدنیا، یعقوب فسوی اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔

حافظ ابوبکر خطیب کہتے ہیں: حافظ اور متقن ہیں۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ان میں کوئی عیب نہیں انہوں نے بچپن میں ابوعوانہ سے حدیث کا سماع کیا اور اس وقت طلب حدیث میں مصروف تھے۔

fat.com

میں کہتا ہوں امام موصوف کا ۶۰ سال کی عمر میں جمادی الاخری ۲۲۳ھ میں انتقال ہوا۔

۵۰۹ ‏‎‎‎۹۱/۸ امام ابومعمر منقری (ع)

آپ کا اسمِ گرامی عبداللہ بن عمرو بن ابی الحجاج ہے بنو منقر سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور پختہ کار عالم ہیں۔ اپاہج (ٹانگوں سے معذور) تھے۔ انہوں نے ابوالاشہب جعفر عطاردی، عبدالوارث، عبثر اور ایک دوسری جماعت سے فنِ حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام بخاری اور ابوداؤد نے بلا واسطہ اور باقی اصحابِ صحاح ستہ نے ایک آدمی کے واسطہ سے روایت لی ہے۔ امام دارمی، ابوزرعہ اور دوسرے لوگ بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالوارث کے سوا ان کے کسی استاذ کی ان سے صحاح ستہ میں کوئی روایت نہیں ہے اور یہی عبدالوارث کی حدیث میں سب سے زیادہ پختہ کار ہیں۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ثقہ اور ثبت ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: صدوق اور متقن ہیں لیکن حافظ نہیں تھے۔ مگر ابوزرعہ کہتے ہیں ثقہ اور حافظ تھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ عبدالصمد سے زیادہ پختہ ہیں۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: ثقہ اور صحیح الکتاب ہیں۔ قدر کی طرف مائل تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں آپ ۲۲۴ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث پہنچی ہے کہتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ آپ ہمیشہ رکوع کے بعد قنوت کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے انتقال کے بعد میں آپ سے جدا ہوا۔

۵۱۰ ‏‎‎‎۹۲/۸ الامام الحجۃ محمد بن عبداللہ بن عمار موصلی (س)

آپ کی کنیت ابوجعفر ہے۔ آپ موصل کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث اور موصل کے شیخ ہیں۔ آپ نے ابوبکر بن عیاش، سفیان بن عیینہ، معافی بن عمران، عیسیٰ بن یونس اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ رجال اور علل میں انہوں نے ایک مبسوط کتاب تصنیف کی ہے۔ ان سے امام نسائی، جعفر فریابی، باغندی، ابویعلیٰ اور دوسرے لوگوں نے فنِ حدیث حاصل کیا۔ تجارت کے لئے اکثر بغداد آیا کرتے تھے۔ عبید العجل ان کی بہت تعظیم کرتے تھے اور ان کا مرتبہ بہت اونچا بتاتے تھے۔

امام نسائی فرماتے ہیں: ثقہ ہیں اور علمِ حدیث جانتے ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: اچھے حافظ والے، علم میں تحقیق سے کام لینے والے، اہلِ فضل اور کثیر الحدیث تھے۔ یزید بن محمد ازدی کہتے ہیں۔ ابن عمار موصل کے رہنے والے اور حدیث اور علل حدیث کو خوب سمجھنے والے تھے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے بہت سفر کئے اور بڑا علم جمع کیا۔ عبید العجل کہتے ہیں: میں نے سنا ہے ابویوسف قلوسی اسماعیل قاضی سے کہہ رہے تھے محمد بن عبداللہ بن عمار علمِ حدیث میں علی بن مدینی کے ہم پلہ ہیں۔ عبید العجل ان کی بہت شان بیان کرتا تھا۔ لیکن ابن عدی کہتے ہیں: میں نے

ابویعلی سے سنا ہے وہ ان کے متعلق بری رائے رکھتے تھے اور کہتے تھے انہوں نے میرے ماموں کے خلاف جھوٹی شہادت دی تھی۔ میں کہتا ہوں آپ ۸۰ سال عمر پا کر ۲۴۲ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے واسطے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ ان سے کسی آدمی نے کہا آپ جہاد میں کیوں شریک نہیں ہوتے؟ بولے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے۔ اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے۔ توحید کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ امام نسائی نے ابن عمار سے یہ حدیث اپنی کتاب میں ذکر کی ہے۔

۵۱۱ $\frac{۹۳}{۸}$ امام احمد بن صالح طبری مصری (خ د)

آپ کی کنیت ابوجعفر ہے۔ طبرستان کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور چوٹی کے عالم ہیں۔ آپ نے آخر میں مصر میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ ابن یونس کہتے ہیں، صالح طبرستان کے فوجی تھے ان کے ہاں احمد مصر میں پیدا ہوئے میں کہتا ہوں آپ نے سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن وہب، ابن ابی فدیک، عبدالرزاق اور اس طبقہ کے دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام بخاری، ابوداؤد، صالح جزرہ، ابواسماعیل ترمذی، ابوبکر بن ابی داؤد اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

صالح جزرہ کہتے ہیں، مصر میں فن حدیث ان کی مانند اچھی طرح جاننے والا اور کوئی نہیں تھا۔ یہ فقہ، حدیث و نحو کے جامع عالم تھے۔ ثوری، شعبہ اور زہری کی احادیث میں عالمانہ بحث کیا کرتے تھے۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں جب آپ فرات سے گذریں تو آگے احمد بن صالح جیسا کوئی آدمی نہیں ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ امام بخاری فرماتے [illegible] ہیں۔ ان میں کلام کرنے والوں کے پاس میں نے کوئی دلیل نہیں دیکھی۔ احمد عجلی کہتے ہیں ثقہ اور فن حدیث [illegible] یعقوب فسوی کہتے ہیں: میں نے ایک ہزار سے زیادہ شیوخ سے حدیث لکھی ہے۔ لیکن میرے اور اللہ تعالیٰ کے مابین میری حجت دو آدمی احمد بن صالح اور احمد بن حنبل ہیں۔ حافظ ابن وارہ فرمایا کرتے تھے۔ بغداد میں احمد بن حنبل، کوفہ میں ابن نمیر اور مصر میں احمد بن صالح دین کے ستون ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ حجت اور پختہ کار ہیں جن لوگوں نے ان میں کلام کیا ہے ان کی بات کا کوئی اعتبار نہیں۔ ہاں بقول خطیب ان میں تکبر اور ترشی تھی جس کی وجہ سے نسائی کو ان کی مجلس میں [illegible] کا نشانہ بننا پڑا تھا۔ جس سے ان دونوں کے باہمی تعلقات خراب ہو گئے۔ میں کہتا ہوں: میں نے اپنی تاریخ میں احمد بن صالح کے [illegible] مفصل حالات بیان کئے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہ کی یہ حدیث پہنچی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں آپ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنی چادر بچھاؤ، میں نے اپنی چادر بچھا دی، آپ نے اس میں اپنے ہاتھ سے چلو بھر کر کوئی چیز ڈالی اور فرمایا اس کو اپنے سینے [illegible]

fat.com

سے لگا لو۔ چنانچہ میں نے چادر اپنے سینہ سے لگالی اور اس کے بعد میں کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔
انہوں نے ذی قعدہ ۲۴۹ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

۵۱۲ ۹۴/۸ امام ابو کُریب ہمدانی کوفی (ع)

آپ کا اسمِ گرامی محمد بن عبد العلاء ہے۔ قابلِ اعتماد حافظِ حدیث اور کوفہ کے محدث ہیں۔ انہوں نے ابن عیینہ، ابن مبارک، ہشیم، عمرو بن عبید، حاتم بن اسمٰعیل اور اس طبقہ کے دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے اصحاب صحاح ستۃ، عبداللہ بن احمد، فریابی، ابن خزیمہ، ابوعروبہ، محمد بن قاسم محاربی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔
ابن نمیر کہتے ہیں: عراق میں ابو کریب سے زیادہ حدیث جاننے والا کوئی نہیں اور نہ ہمارے شہر کی حدیث سے ان سے زیادہ کوئی واقف ہے۔ ابن عقدہ حفظ اور کثرتِ حدیث میں ابو کریب کو اپنے تمام مشائخ پر مقدم سمجھتے تھے۔ اور کہتے تھے ان کی تین لاکھ حدیثیں کوفہ میں پڑھائی جاتی تھیں۔ موسیٰ بن اسحاق کہتے ہیں: میں نے ابو کریب سے ایک لاکھ حدیث کا سماع کیا ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: صدوق ہیں۔ ابراہیم بن ابوطالب کہتے ہیں: مجھ سے محمد بن یحییٰ نے پوچھا آپ نے عراق میں سب سے بڑا حافظِ حدیث کسے پایا ہے۔ میں نے کہا: میں نے امام احمد کے بعد ابو کریب جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ابوعمرو خفاف نیساپوری کہتے ہیں: میں نے امام ابو اسحاق بن راہویہ کے بعد اپنے اساتذہ میں ابو کریب سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ ابو کریب خود فرماتے ہیں میں دمشق میں یحییٰ بن حمزہ کے پاس پڑھنے کے لیے آیا، لیکن انہیں عہدۂ قضا سے منسلک دیکھا تو میں نے ان سے حدیث کا سماع کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ مطین کہتے ہیں: ابو کریب مرنے سے پہلے وصیت کر گئے تھے کہ ان کی کتابیں قبر میں ان کے ساتھ دفن کر دی جائیں۔ چنانچہ وہ دفن کر دی گئیں۔ آپ نے ۸۷ سال عمر پا کر جمادی اخریٰ ۲۴۸ھ میں جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔
مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت علی کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی۔ اس میں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہوں گی۔ جو آدمی جس تصویر کو خریدے گا[1] اسی میں داخل ہو جائے گا۔ اس بازار میں حورِ عین کا مجمع ہوگا جس میں وہ ایسی خوش الحانی سے یہ نغمے گائیں گی جو آج تک مخلوقِ خدا نے نہیں سنے: ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی ہلاک نہیں ہوں گی۔ ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ ہم نازک اندام ہیں کبھی فقر و فاقہ میں مبتلا نہیں ہوں گی۔ وہ انسان خوش قسمت ہے جو ہمارے حصہ میں آیا۔ اور ہم اس کے حصہ میں آئیں۔
یہ حدیث ابن فضیل نے عبدالرحمان بن اسحاق سے روایت کی ہے لیکن اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔

---

[1] ترمذی کی روایت میں ہے جو آدمی جس تصویر کو پسند کرے گا۔

۵۱۳ ۹۵/۷ الحافظ الکبیر امام صدقۃ بن الفضل مروزی

آپ کی کنیت ابوالفضل ہے۔ بلند پایہ حافظ حدیث اور مرو کے شیخ ہیں۔ انہوں نے ابوحمزہ محمد بن میمون سکری، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن وہب، حفص بن غیاث اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام بخاری، دارمی، ابوالموجہ، محمد بن عمرو اور اہل خراسان روایت کرتے ہیں۔ امام، حجت اور حدیث کے عالم تھے اور ان کے تلامذہ میں سے آخر میں فوت ہونے والے محمد بن نصر مروزی ہیں۔ عباس عنبری کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے خراسان میں صدقہ بن فضل اور عراق میں احمد بن حنبل ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ ۲۲۶ھ اور ایک قول کے مطابق ۲۲۳ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے ان کی عالی حدیث نہیں ملی۔ جس کو ہم نے صحیح میں سنا ہو۔

۵۱۴ ۹۶/۷ امام محمد بن ابان بلخی (ش ۴)

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ بلخ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور حجت عالم ہیں۔ مشہور محدث امام وکیع کے مستملی ہیں۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ، ابوخالد احمر، عبداللہ بن وہب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے تمام اصحاب صحاح ستہ، ابن خزیمہ، ابوالعباس سراج، محمد بن عبداللہ بن یوسف دویری اور بہت سے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔ امام مسلم ان کی حدیث اپنی صحیح کے علاوہ دوسری کتابوں میں لائے ہیں۔ علم حدیث میں کتابیں تصنیف کرنے والے اماموں میں سے ایک امام ہیں اور علم و حفظ کے ساتھ مشہور ہیں۔ انہوں نے محرم ۲۴۴ھ میں شہر بلخ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے متعدد احادیث ملی ہے۔ پہلی حضرت انس کی روایت سے کہ ... اکیلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ان کے پیچھے ایک عورت کھڑی تھی۔ بعد میں لوگ ... شریک ہوئے۔ اس حدیث کی سند میں منقول ایک راوی اسمٰعیل بن مسلم عبدی صدوق ہیں۔ امام مسلم ان کی حدیث صحیح میں لائے ہیں۔ یہ ایک دوسرے ضعیف راوی اسمٰعیل بن مسلم مکی کے ہم نام ہیں۔ یہ دونوں ... ہیں اور اپنے شیوخ کی وجہ سے ایک دوسرے سے پہچانے جاتے ہیں۔

دوسری حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلائے گا۔

تیسری حدیث عبداللہ بن طلحہ کی ہے کہ ایک دفعہ ام سلیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے ایسے کلمات سکھائیں جو میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمدللہ اور دس دفعہ اللہ اکبر کہا کرو اس کے بعد اپنی حاجت کا سوال کرو۔ اللہ تعالیٰ ہاں ہاں کہہ کر تمہاری حاجت پوری کرے گا۔

محمد بن ابان کہتے ہیں: ہم سے ابراہیم بن طلحہ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ...

fat.com

اتنا بڑا فرشتہ ہے۔ کہ اگر اُسے اجازت مل جائے تو وہ تمام آسمانوں اور زمینوں کو اپنے انگوٹھے کے گڑھے میں رکھ سکتا ہے۔

٥١٥ ‏٩٠/٨ امام عبید اللہ بن سعید سرخسی (خ م س)

آپ کی کنیت ابو قدامہ ہے۔ سرخس کے رہنے والے یکتائے روزگار حافظِ حدیث ہیں۔ بنو یشکر سے نسبتِ ولاء رکھتے ہیں۔ بعد میں نیسابور میں جا بسے تھے۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ، اسحاق ازرق، یحیٰی بن سعید قطان، حفص بن غیاث اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ کہتے ہیں ان کی حماد بن زید سے ملاقات ہوئی ہے مگر یہ صحیح نہیں، امام بخاری، مسلم، جعفر فریابی، نسائی ابن خزیمہ، سراج اور دوسرے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

امام نسائی فرماتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں: ہم نے جن لوگوں سے حدیث لکھی ہے ان میں ان جیسے کم ہی تھے۔ ابراہیم بن ابو طالب کہتے ہیں۔ ہمارے پاس نیسابور میں ابو قدامہ سے زیادہ پختہ کار اور حدیث کو زیادہ ضبط کرنے والا کوئی نہیں آیا۔ ابن حبان کہتے ہیں سرخس میں پہلے پہل انہوں نے ہی حدیث کو رواج دیا ہے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی دعوت دی ہے۔ یحیٰی ذہلی فرماتے ہیں یہ فاضل اور بہترین امام تھے۔ میں کہتا ہوں آپ ٢٤١ھ میں فربر میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے اور یعقوب دورقی کے ذریعے سلام بن ابو مطیع کا یہ قول پہنچا ہے کہ میں نے ایوب سے سنا ہے۔ جب ان کی مجلس میں مرجیہ فرقہ کا ایک آدمی بیٹھا ہُوا ان سے پوچھ رہا تھا کہ بتائیے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں و آخرون مرجون لامر اللہ اما یعذبھم و اما یتوب علیہم میں جن لوگوں کا ذکر ہُوا ہے یہ مومن ہیں یا کافر؟ ایوب نے کہا جاؤ قرآن پڑھو جس آیت میں نفاق کا ذکر پاؤ مجھے اس کا اپنی جان پر ڈر ہے۔

٥١٦ ‏٩٨/٨ الحافظ المُسنَد العدنی (م ت س ق)

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور اسم گرامی محمد بن یحیٰی ہے۔ مکہ مکرمہ میں ہی اقامت گزین ہوئے۔ فضیل بن عیاض، سفیان بن عیینہ، دراوردی، معتمر اور ان کے طبقہ سے حدیث حاصل کی۔ ایک مسند کے مصنف ہیں۔ بہت طویل عمر پائی اور ٧٧ حج کئے اپنے زمانہ کے شیخ الحرم تھے۔ عبادت گذار اور صالح بزرگ تھے۔ طواف کرنے سے تھکتے نہیں تھے۔ ان سے امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، مفضل جندی، علی بن عبد الحمید غضائری اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام ان سے ایک آدمی کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں۔

ابو حاتم کہتے ہیں: صدوق اور صالح ہیں اور ان میں کچھ غفلت ہے۔ میں نے ان کے پاس ایک موضوع حدیث دیکھی ہے۔ جسے یہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ حسن بن احمد بن لیث کہتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ انہوں نے ٦٠ سال مسلسل طواف کیا ہے۔

موصوف ٢٤٣ھ کے آخر میں فوت ہوئے۔

رحمہ اللہ تعالیٰ

t.com

۵۱۷ ۹۹/۸ شیخ الاسلام امام اشج کندی کوفی (ع)

آپ کی کنیت ابوسعید اور نام گرامی عبداللہ بن سعید بن حصین ہے۔ کوفہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور محدث کوفہ ہیں۔ تفسیر اور مختلف کتابوں کی مصنف ہیں۔ ہشیم، ابوبکر بن عیاش، عبداللہ بن ادریس، عقبہ بن خالد اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث حاصل کی۔ اور ان سے اصحاب صحاح ستہ، ابن خزیمہ، ابویعلی، زکریا ساجی، عمر بجیری، عبدالرحمن بن ابی حاتم اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

امام ابوحاتم نے ان کا تذکرہ کیا تو فرمایا: یہ اپنے زمانہ کے امام تھے۔ محمد بن احمد بن بلال شطوی کہتے ہیں: میں نے ان سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ امام نسائی فرماتے ہیں صدوق ہیں۔ آپ نے ۹۰ سال سے زیادہ عمر پا کر ربیع الاول [illegible] میں انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اس سال مندرجہ ذیل مشاہیر نے بھی داعی اجل کو لبیک کہا۔

احمد بن منصور زاج مروزی، اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید بصری، حسن بن عبدالعزیز [illegible] بن یزید عبدی، زہیر بن محمد بن قمیر المروزی الحافظ، ابوطالب زید بن اخزم البصری الحافظ، سلیمان بن [illegible] عباس ابوالفضل ریاشی، علی بن خشرم مروزی، محمد بن حسان ابوجعفر البغدادی الازرق، محمد بن منصور [illegible] و محمد بن وزیر الواسطی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] گائیوں میں ایک سال کا بچھڑا یا ایک سال کی بچھڑی بطور زکوٰۃ دینا واجب ہے اور [illegible] دو سال کی گائے دینا ہے۔

۵۱۸ [illegible] الامام القاضی البحرانی

آپ کی کنیت ابوالفضل اور نام عباس بن یزید بن ابی حبیب ہے۔ آپ [illegible] حافظ حدیث اور رجال روایت اور معرفۃ الحدیث کے جامع ہیں۔ آپ نے یزید بن زریع [illegible] عبدالرزاق اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے ابن ماجہ، ابن صاعد، ابن ابی حاتم [illegible] وراق اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوایوب انصاری کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] انزال ہونے سے غسل واجب ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نسائی [illegible]

[illegible] بن احمد الحافظ کہتے ہیں: بحرانی شہر ہمدان میں آئے اور وہاں [illegible] تصنیف [illegible]

ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کے ساتھ شہر ہمدان میں ان سے حدیث لکھی [illegible]

Marfat.c

راست گوئی سے۔ محمد بن اسحاق مسوحی اصبہانی کہتے ہیں: میں علم حدیث حاصل کرنے کے لیے بصرہ میں آیا تو وہاں کے محدثین نے مجھ سے پوچھا کیا تمہارے ہاں عباس بن یزید بحرانی ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو وہ بولے پھر تم یہاں ہمارے پاس کیا لینے آئے ہو؟ دارقطنی کہتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں۔ ابونعیم حافظ کہتے ہیں: بحرانی کا لقب عباسویہ ہے اور یہ مشہور حافظ حدیث تھے میں کہتا ہوں عرصہ تک ہمدان کے قاضی رہے۔ وہاں بغداد اور اصبہان میں حدیث پڑھایا کرتے تھے۔

ابن مخلد کہتے ہیں ۲۵۸ھ میں فوت ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ازہری کہتے ہیں: عباس بحرانی کے متعلق امام دارقطنی سے پوچھا گیا تو بولے محدثین نے ان میں کلام کیا ہے۔

۵۱۹ ۱۰۱/۱ الحافظ الفقیہ ابن السرح المصری (م د س ق)

آپ کی کنیت ابوطاہر اور نام احمد بن عمرو بن عبداللہ ابن سرح ہے۔ بنو امیہ سے نسبت ولاء کی وجہ سے اموی کہلاتے ہیں۔ مصر کے رہنے والے اعلیٰ پایہ کے حافظ حدیث اور فقیہ ہیں۔ انہوں نے موطا کی ایک شرح بھی لکھی ہے۔ سفیان بن عیینہ عبداللہ بن وہب، سعید آدم اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابوبکر بن ابی داؤد عبدالرحمن بن احمد رشدینی اور کچھ دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار کبار علماء میں ہوتا ہے۔ آپ ذی قعدہ ۲۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

ان سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ غریب حدیث مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سارے انسان سردار ہیں۔ مرد اپنے گھر کا سردار ہے اور عورت اپنے گھر کی سردار ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قصداً مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنی جگہ آگ میں بنالے۔

۵۲۰ ۱۰۲/۸ الحافظ الکبیر الدورقی البغدادی (م د ت ق)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام احمد بن ابراہیم ہے۔ بہت بڑے حافظ حدیث اور فن تجوید کے ماہر تھے۔ مشہور محدث یعقوب دورقی کے بھائی ہیں۔ دورقی ٹوپیاں بنانے کی وجہ سے ان کو دورقی کہا جاتا ہے۔ ان کے والد بہت بڑے صوفی اور عبادت گذار تھے۔ کہتے ہیں اس زمانہ میں تصوف اور عبادت اختیار کرنے والے کو دورقی کہا جاتا تھا۔ انہوں نے ہشیم، یزید بن زریع، جریر، حفص بن غیاث اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ہیثم بن خلف، احمد بن محمد باہلی اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔ انہوں نے کتابیں تصنیف کیں علم جمع کیا۔ سمجھدار حافظ حدیث اور بہترین مصنف تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں صدوق ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے امام شعبہ کا یہ قول ملا ہے فرماتے ہیں: میں نے جب بھی عمرو بن مرہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میرے دل میں یہی خیال آیا کہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ان کی دعا قبول ہو جائے گی۔

t.com

اسی سند کے ساتھ ان کے ذریعے امام شعبہ کا یہ قول بھی ملا ہے کہ ایوب حدیث کے متعلق سوال کرنے کے لیے سعید بن جبیر میں پیدل چل کر آیا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے قیس بن مسلم کی حدیث جو وہ طارق بن شہاب سے روایت کرتے ہیں، بیان کی کہ ایک عورت نے حج کا ارادہ کیا پھر کہنے لگے اس جیسی کوئی سند ہو تو پیش کرو۔

اپنی عمر کے اسی سال پورے کرنے کے بعد آپ شعبان ۲۴۶ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۲۱ $\frac{۱۰۳}{۸}$ ان کے بھائی یعقوب بن دَوْرَقی (ع)

آپ کی کنیت ابو یوسف ہے۔ بہت بڑے حافظ حدیث، محدث، امام اور عراق کے محدث ہیں۔ انہوں نے مشہور محدث اور فقیہ مصر امام لیث بن سعد کو بغداد میں دیکھا ہے۔ انہوں نے ابراہیم بن سعد، ہشیم، عیسیٰ بن یونس، عبد العزیز دراوردی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے اصحاب صحاح ستہ، تمام مطرز، یحییٰ بن صاعد، ابو عبداللہ محاملی، ابن مخلد اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام نسائی نے ان سے ایک آدمی کے واسطے سے بھی روایت کی ہے۔

امام نسائی اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: ثقہ، حافظ حدیث اور متقن تھے۔ انہوں نے ایک مسند بھی تصنیف کی ہے۔ آپ ۹۰ سال کی عمر کو پہنچ کر ۲۵۲ھ میں فوت ہوئے۔ اپنے بھائی سے دو سال بڑے تھے۔

مجھے اپنی مختلف اسانید سے ان کے ذریعے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے ہوئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اللّٰھم انی اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب وسوء المنظر فی الاھل والمال اللّٰھم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاھل اللّٰھم اطولنا الارض وھون علینا السفر۔

امام نسائی نے ان ہی یعقوب کے واسطے سے یہ حدیث اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے۔

۵۲۲ $\frac{۱۰۴}{۸}$ امام ہَنّاد بن سری بن مُصْعَب تمیمی دارمی (م ۴)

آپ کی کنیت ابو السری ہے۔ آپ بلند پایہ حافظ حدیث، اہل علم کے مقتدا، بہت بڑے امام اور شیخ الکوفہ ہیں۔ انہوں نے ابو الاحوص، سلام، شریک بن عبداللہ، اسماعیل بن عیاش، ابو بکر، ہشیم اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام بخاری کے سوا تمام اصحاب صحاح ستہ، ابو زرعہ، عبدان، ابو العباس سراج اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔

امام احمد سے پوچھا گیا: ہم کوفہ میں حدیث کس سے لکھیں؟ فرمایا ہناد کے حلقہ درس کو لازم پکڑو۔ قتیبہ کہتے ہیں: میں نے وکیع کو دیکھا ہے کہ جتنی وہ ہناد کی تعظیم کرتے تھے اتنی کسی کی نہیں کرتے تھے۔ پھر ان سے اہل و عیال کی خیریت پوچھا کرتے تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث۔ اے اللہ! میں تجھ سے نر اور مادہ خبیث جنوں کی شرارت سے پناہ مانگتا ہوں۔ یہ روایت امام ترمذی نے ہناد سے اپنی جامع میں ذکر کی ہے۔

احمد بن سلمہ نیسا پوری کہتے ہیں: ہناد خوفِ خدا سے بہت رویا کرتے تھے۔ ایک دن وہ ہمیں پڑھا کر فارغ ہوئے تو وضو کرکے مسجد میں آئے اور سورج ڈھلنے تک نماز میں مصروف رہے اس دن میں ان کے ساتھ مسجد میں تھا، پھر گھر گئے، وضو کیا اور آکر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر کھڑے ہوکر عصر تک نماز پڑھتے رہے۔ بلند آواز سے قرأت کرتے اور زار زار روتے جاتے تھے۔ پھر عصر کی نماز پڑھ کر مغرب کی نماز تک قرآن مجید سامنے رکھ کر تلاوت کرتے رہے۔ میں نے ان کے ایک ہمسائے سے کہا، آپ کا عبادت پر اس قدر صبر تعجب خیز ہے؟ وہ بولا دن میں ان کی عبادت کا ستر سال سے یہی معمول ہے اگر تم ان کی رات کی عبادت دیکھ لو تو تمہارے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہے۔ انہوں نے زندگی بھر شادی نہیں کی اور نہ گھر میں کبھی کوئی کنیز رکھی۔ لوگ انہیں راہب کوفہ کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں انہوں نے ۹۱ سال عمر پاکر ربیع الآخر ۲۴۳ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ زہد میں انہوں نے ایک ضخیم کتاب تصنیف کی ہے۔

۵۲۳ $\frac{۱۰۵}{۸}$ الحافظ الحجۃ امام زیاد بن ایوب طوسی ثم بغدادی (خ د ت س)

آپ کی کنیت ابو ہاشم اور لقب دلویہ ہے۔ حفظ و اتقان کی وجہ سے آپ کو شعبۃ الصغیر کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے ہشیم، عباد بن عوام، ابوبکر بن عیاش، ابن ادریس، مروان بن شجاع اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ، ابن صاعد، محاملی اور دوسرے لوگ حتیٰ کہ امام احمد بن حنبل بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔

اسحاق بن ادریس کہتے ہیں روئے زمین پر زیاد بن ایوب سے زیادہ قابلِ اعتماد کوئی نہیں ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: صدوق ہیں، مروزی کہتے ہیں: امام احمد نے ہم سے کہا زیاد سے حدیث لکھو یہ شعبہ صغیر ہیں۔ خود کہتے ہیں: میں ۱۶۶ھ میں پیدا ہوا اور ۱۸۱ھ میں حدیث پڑھنی شروع کی۔ میں کہتا ہوں۔ آپ ربیع الاول ۲۵۲ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی مختلف اسانید سے ان کے ذریعے حضرت ابن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد کی دو رکعتیں اور مغرب کے بعد کی دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتے تھے۔

۵۲۴ $\frac{۱۰۶}{۸}$ امام عمرو بن عثمان بن سعد بن کثیر حمصی (د س ق)

آپ قابلِ اعتماد حافظِ حدیث اور محدثِ حمص ہیں۔ اسمٰعیل بن عیاش، سفیان بن عیینہ اور بقیہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابوبکر بن ابی داؤد، ابو عروبہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

آپ ۲۵۵ھ میں فوت ہوئے۔ میرے لئے ان کی عالی حدیثیں کتاب البعث لابی بکر بن سلیمان سجستانی میں موجود ہیں۔ یہ ان لوگوں سے ہیں جن کو علوِ اسناد کے ساتھ ساتھ معرفت اور اتقان بھی حاصل ہے۔ اسی طرح ان کے بھائی یحییٰ بن عثمان بھی ثقہ اور عالی الاسناد تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت کعب بن مالک کی درج ذیل حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ قیامت کے دن قبروں سے نکلیں گے میں اپنی امت کو لے کر ایک ٹیلے پر بیٹھوں گا۔ وہاں میرا رب مجھے سبز حلہ پہنائے گا۔ پھر اجازت ملنے پر اللہ تعالیٰ کی وہ حمد وثنا بیان کروں گا جو اللہ چاہے گا۔ یہی مقام مقام محمود ہوگا۔ اس کی سند ٹھیک ہے لیکن متن غریب ہے۔

۵۲۵ امام محمد بن رافع قُشیری نیشاپوری (خ م د ت س)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ بنو قشیر کی طرف نسبتِ ولاء کی وجہ سے قشیری کہلاتے ہیں۔ نیشاپور کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث، چوٹی کے عالم اور مقتدا ہیں۔ آپ نے سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن ادریس، نضر بن شمیل، عبدالرزاق اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے سنت کی ترویج میں قول اور عمل کوشش کی۔ اور ان سے ابن ماجہ کے سوا تمام اصحاب صحاح ستہ، ابوزرعہ اور ابوخزیمہ نے روایت کی ہے۔ حاجب بن [illegible] طوسی ان لوگوں میں سے ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ سب سے آخر میں انہوں نے ان سے حدیث کا سماع کیا ہے اور ان سے ثقفیات میں سب سے عالی واقع ہونے والی یہی سند ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی پر سے گزرے جو پیدل چل رہا تھا اور ایک اونٹ کو ہانکے لیے جا رہا تھا۔ آپ نے پوچھا تو کہنے لگا یہ قربانی کا [illegible] آپ نے اس کو حکم دیا کہ اس پر سوار ہو جائے۔

جعفر بن احمد حافظ کہتے ہیں: میں نے محدثین میں محمد بن رافع سے زیادہ رعب والا کوئی محدث نہیں دیکھا۔ یہ اپنے گھر میں صنوبر کے درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے تھے۔ محدثین اور [illegible] کے طالب علم اپنے مرتبوں سمیت ان کے سامنے حسب مراتب اس طرح خاموش بیٹھتے تھے۔ جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ کتاب ہاتھ میں لے کر خود قرأت کرتے تھے ان کے احترام اور جلالت کے پیش نظر کسی کو بولنے یا مسکرانے کی ہمت نہیں ہوتی تھی اگر کسی کو بولنے کی ضرورت پڑتی تو کھڑے ہو کر بات کرتا تھا۔

زکریا بن دلویہ کہتے ہیں ایک دفعہ امیر بلخ نے ان کی خدمت میں پانچ ہزار درہم بھیجے مگر آپ نے [illegible] کر واپس کر دیئے کہ سورج دیواروں کے سروں تک پہنچ چکا ہے ابھی تھوڑی دیر میں غروب ہو جائے گا۔ احمد بن [illegible] کہتے ہیں: مجھے ابن رافع نے بتایا کہ میں نے عبدالرزاق سے سنا ہے وہ کہتے تھے میں نے معمر سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے یمن میں انگور کا ایک اتنا بڑا گچھا دیکھا ہے جسے ایک خچر مشکل سے اٹھا سکتا تھا۔ امام مسلم اور امام نسائی فرماتے

ہیں۔ ابنِ رافع ثقہ اور مامون ہیں۔
زنجویہ کہتے ہیں: محمد ذی الحجہ ۲۴۵ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالےٰ

۵۲۶ ۱۰۸/۸ الحافظ الکبیر امام محمد بن بَشّار بُندار عَبدی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ بصرہ کے رہنے والے بہت بڑے حافظِ حدیث تھے۔ کپڑا بننے کا کام کرتے تھے۔ شہر بصرہ کی حدیث کو خوب جانتے اور بہت عمدہ ضبط کرنے والے تھے۔ اپنی والدہ کی خدمت کے پیشِ نظر انہوں نے زندگی میں طلبِ حدیث کے لیے کوئی سفر نہیں کیا ہاں ان کی وفات کے بعد مختلف ملکوں کے سفر پر گئے۔ مرحوم بن عبدالعزیز عطار عبدالعزیز زمّی، معتمر بن سلیمان، غندر، یحییٰ بن سعید عمر بن علی مقدمی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے تمام اصحاب صحاح ستہ، بغوی، ابنِ خزیمہ، ابوالعباس سراج، ابنِ صاعد، ابنِ داؤد اور دوسرے بہت سے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔

ارغیانی کہتے ہیں: میں نے خود ان سے سنا ہے فرماتے تھے مجھ سے پانچ پشت کے لوگوں نے حدیث لکھی ہے اور میں نے ۱۸ سال کی عمر میں حدیث پڑھانی شروع کر دی تھی۔ ابوحاتم کہتے ہیں: صدوق ہیں۔ عجلی کہتے ہیں: ثقہ اور کثیر الحدیث تھے۔ کپڑے بننے کے کام کرتے تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: میں نے بندار سے ۵۰ ہزار حدیثیں لکھی ہیں لیکن اس فن میں ابوموسیٰ ان سے زیادہ پختہ ہیں۔ اور اگر محمد بن بشار اغلاط سے محفوظ نہ ہوتے تو لوگ ان کی حدیث چھوڑ دیتے۔ ابنِ خزیمہ کہتے ہیں: میں نے خود بندار کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں اس مسندِ تدریس پر اس وقت تک نہیں بیٹھا جب تک میں نے اپنی لکھی ہوئی تمام حدیثیں حفظ نہیں کر لیں۔ امام ابنِ خزیمہ اپنی کتاب التوحید میں لکھتے ہیں: ہم سے اپنے وقت میں علم اور خصوصاً حدیث کے امام محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ہے۔ میں کہتا ہوں رجب ۲۵۲ھ میں آپ فوت ہوئے رحمہ اللہ تعالےٰ۔

جنہوں نے ان کو ضعیف کہا ہے ان کی بات کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ خود فرمایا کرتے تھے میری پیدائش اس سال ہوئی جس میں حماد بن سلمہ کا انتقال ہوا۔ ان کی وفات کے سال مندرجہ ذیل حفاظِ حدیث کا بھی انتقال ہوا۔

محمد بن منصور جواز، عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث، محمد بن یحییٰ بن عبدالکریم ازدی، محمد بن عبداللہ بن سوید بن منجوف اور مستعین رحمہم اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوضِ کوثر کے آبخوروں کی تعداد آسمان کے تاروں جتنی ہے۔

۵۲۷ ۱۰۹/۸ امام محمد بن مُثنیٰ عَنَزی بصری

آپ کی کنیت ابوموسیٰ ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث اور حجت ہیں۔ ٹانگوں سے معذور اور "محدث

بصرہ کے لقب سے مشہور تھے۔ یزید بن زریع، معتمر بن سلیمان، سفیان بن عیینہ اور غندر سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے تمام اصحاب صحاح ستہ، ابن صاعد، ابن خزیمہ، محاملی اور دوسرے بہت سے لوگ فیضیاب ہوئے۔ امام نسائی ان سے ایک آدمی کے واسطہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

صالح جزرہ کہتے ہیں: میں ان کو بندار سے مقدم سمجھتا ہوں اور ان کی عقل میں قدرے فتور تھی۔ ابوعروبہ حرانی کہتے ہیں: میں نے بصرہ میں ابوموسیٰ اور یحییٰ بن حکیم سے زیادہ پختہ کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ابوموسیٰ کا ۲۵۲ھ میں انتقال ہوا۔ ان کی پیدائش اور ان کی وفات ان کے شہر کے مشہور محدث امام محمد بن بشار کے ساتھ ہوئی۔ طلب علم میں یہ دونوں ساتھی رہے رحمۃ اللہ علیہما۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں آئے تو اوپر کی جانب سے داخل ہوئے اور نیچے کی طرف سے تشریف لے گئے۔ یہ حدیث ابوموسیٰ سے پانچوں اماموں نے روایت کی ہے۔

۵۲۸ ۱۱۰/۸ الامام المجتہد ابو ثور کلبی بغدادی (د ق)

آپ کا اسم گرامی ابراہیم بن خالد ہے۔ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور مجتہد تھے۔ ابوعبداللہ ان کی کنیت ہے۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ، عبیدۃ بن حمید، ابومعاویہ، وکیع، شافعی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابوداؤد، ابن ماجہ، محمد بن اسحاق السراج، قاسم مطرز، محمد بن صالح بن ذریح اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔

ابوبکر اعین کہتے ہیں: میں نے ان کے متعلق امام احمد سے پوچھا تو فرمانے لگے: میں ان کو پچاس سال سے سنت کے ساتھ پہچانتا ہوں اور یہ میرے نزدیک امام ثوری کے مثل ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ، مامون اور فقیہ ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ فقہ، علم و فضل اور تورع میں دنیا کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔ [illegible] کتابیں تصنیف کیں، احادیث سے فروعی احکام استنباط کئے اور سنت پر [illegible] کہتے ہیں آپ نے صفر ۲۴۰ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں معلوم ہو کہ پہلی صف میں کھڑے ہونے میں [illegible] تو قرعہ اندازی کے ذریعے [illegible] کرتے۔

امام ابن ماجہ نے ابوثور کے واسطے سے یہ حدیث اپنی سنن میں درج کی ہے۔

۵۲۹ ۱۱۱/۸ امام اسحاق بن موسیٰ انصاری خطمی مدنی (م ت س ق)

آپ کی کنیت ابوموسیٰ ہے۔ [illegible] حافظ حدیث، نامور فقیہ اور نیسابور کے قاضی تھے۔ سفیان بن عیینہ [illegible] معن بن عیسیٰ سے حدیث کا سماع کیا۔ حدیث کے اماموں میں سے ایک جماعت [illegible]

fat.com

کا ذکر کیا تو ان کی تعریف میں بہت مبالغہ کیا۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں: ثقہ ہیں۔ امام مسلم، ترمذی، نسائی، فریابی، ابن خزیمہ، ان کے صاحبزادے موسیٰ بن اسحاق اور دوسرے لوگوں نے ان سے حدیث کی تحصیل کی۔ امام ترمذی جب حدثنا الانصاری کہتے ہیں تو اس سے یہی انصاری مراد ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں آپ ۲۴۴ھ میں ضلع حمص کے ایک قصبہ حوسیہ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عثمان کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

۵۳۰ ۱۱۲/۸ امام حارث بن مسکین مصری (د س)

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ ممتاز حافظ حدیث، نامور فقیہ، دیار مصر کے عالم اور اس کے قاضی ہیں، بنو امیہ کے ساتھ نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ انہوں نے مشہور فقیہ امام لیث کو دیکھا ہے اور ان سے کوئی مسئلہ بھی پوچھا ہے۔ ابن وہب اور ابن قاسم سے فن فقہ حاصل کیا اور ان دونوں سے نیز سفیان بن عیینہ، بشر بن عمر، اشہب اور متعدد دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام ابوداؤد، نسائی، ابویعلیٰ، محمد بن زبان، ابن داؤد اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

امام احمد نے ان کی تعریف کی ہے۔ اور ان کے حق میں بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ ان میں کوئی عیب نہیں ایک دفعہ فرمایا یہ اصبغ سے بہتر اور افضل ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں۔ ثقہ اور مامون ہیں۔ خطیب کہتے ہیں ثقہ، ثبت اور فقیہ تھے۔ انہیں فتنہ خلق میں بغداد لے جایا گیا اور قید کیا گیا لیکن یہ اپنے نظریئے پر جمے رہے اور حکومت کے دباؤ میں نہ آئے اس لیے متوکل کے خلیفہ بننے تک جیل میں رہے۔ متوکل نے انہیں رہا کرنے کے بعد مصر کا قاضی مقرر کر دیا۔ پھر انہوں نے ۲۴۵ھ میں عہدۂ قضا سے استعفیٰ دے دیا جو قبول کر لیا گیا۔ ۹۶ سال عمر پا کر ربیع الاول ۲۵۰ھ میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ علم میں امامت، زہد اور عبادت کے ساتھ ساتھ حق کی بات کہنے والے اور انصاف قائم کرنے والے قاضی تھے۔

۵۳۱ ۱۱۳/۸ امام یحییٰ بن حکیم البصری المُقوّم (د س ق)

آپ کی کنیت ابو سعید ہے۔ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور حجت ہیں۔ آپ سفیان بن عیینہ، غندر، قطان اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی داؤد، ابن خزیمہ، عمر بن بجیر اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: حافظ اور متقن ہیں۔ نسائی کہتے ہیں: ثقہ اور حافظ ہیں۔ ابن ابی عروبہ کہتے ہیں: میں نے بصرہ میں ان سے اور ابن مثنیٰ سے زیادہ پختہ کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ابوموسیٰ نے ان کو عبادت اور پرہیزگاری کے ساتھ موصوف بتایا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: انہوں نے بہت علم جمع کیا۔ اور کتابیں تصنیف کیں۔ پھر فرمایا آپ ۲۵۶ھ میں فوت ہوئے۔ میں کہتا ہوں ان کی عمر ۸۰ سال سے زیادہ تھی۔ مجھے ان کی عالی حدیث حاصل ہوئی ہے۔

Marfa

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے داؤد بن ابو ہند کی یہ حدیث ملی ہے۔ کہتے ہیں: میں، حسن اور ثابت تینوں اسحاق بن عبداللہ بن حارث ہاشمی کے پاس گئے ثابت نے اُن سے کہا اے ابو یعقوب! ابو سعید کو کندھے والی حدیث سنائیے، فرمانے لگے مجھے ام حکیم بنت زبیر نے بتایا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا کرتی تھیں۔ آپ اکثر اس کے ہاں تشریف لاتے تھے۔ اور کبھی کبھی کھانا بھی اس کے پاس تناول فرماتے تھے اس کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آپ اس کے ہاں آئے تو اس نے شانے کا گوشت پیش کیا آپ نے شوربا پیا اور گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۵۳۲ $\frac{117}{1}$ امام ابراہیم بن سعید جَوہَری (م ۴)

آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ طبرستان کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور بہت بڑے عالم ہیں۔ بغداد میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ آپ نے سفیان بن عیینہ، عبدالوہاب ثقفی، مروان بن معاویہ، ابو معاویہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے بجز امام بخاری تمام اصحاب صحاح ستہ، ابو طاہر بن فیل، ابن جوصا، ابن صاعد اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام نسائی نے ان سے کتاب الخصائص میں ایک آدمی کے واسطہ سے روایت کی ہے اور ان کو ثقہ کہا ہے۔

عبداللہ بن جعفر بن خاقان کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن سعید سے حضرت ابو بکر صدیق کی ایک حدیث کے متعلق سوال کیا تو اپنی کنیز سے کہنے لگے مسند ابو بکر کی تیئسویں جزء نکال لاؤ۔ میں نے متعجب ہو کر پوچھا حضرت ابو بکر سے تو پچاس صحیح حدیثیں بھی ثابت نہیں۔ ان کی اتنی زیادہ حدیثیں کہاں سے آگئیں جو حدیث میرے پاس کم از کم سو سندوں سے نہ ہو تو مجھے اس میں یتیم سمجھو۔ خطیب کہتے ہیں آپ ثبت، ثقہ اور بہت حدیث جمع کرنے والے تھے۔ انہوں نے ایک مسند بھی تصنیف کی ہے۔ ابراہیم بن عبداللہ کہتے ہیں ان کے والد سعید لائق اعتماد، باعب اور متقی انسان تھے۔ ایک دفعہ نیشے ساتھ جمع کرنے کے لیے چار سو آدمی لے گئے تھے جن میں اسماعیل بن عیاش اور [illegible] بھی ان میں تھا۔ [illegible] بحالت رباط ۲۴۴ھ فوت ہوئے۔ بعض نے ان کی وفات کا سال ۲۴۳ھ اور بعض نے ۲۴۷ھ [illegible]

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو موسیٰ اشعری کی یہ حدیث ملی ہے [illegible] اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر اس کو چھوڑتا نہیں پھر آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (وکذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى وهى ظالمة)

امام ترمذی نے یہ حدیث ابراہیم کے واسطے سے اپنی جامع میں ذکر کی ہے۔

۵۳۳ $\frac{115}{1}$ امام عمر بن شَبَّۃ بن عُبَیدۃ نُمَیری بَصری

آپ کی کنیت ابو زید ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث، قابل اعتماد مورخ اور بہت بڑے عالم ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ یوسف بن عطیہ، غندر، یحییٰ بن سعید قطان، عبدالوہاب ثقفی اور متعدد دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن ماجہ، ابن صاعد، محاملی، محمد بن احمد اثرم، محمد بن مخلد اور دوسرے لوگ

فیضیاب ہوئے۔
آپ سیر، مغازی اور رزمیہ واقعات کے متعلق وسیع معلومات رکھتے تھے۔ بصرہ کی تاریخ لکھی اور اسی طرح مدینہ منورہ کے حالات میں بھی ایک کتاب تصنیف کی۔ امام دارقطنی اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ آپ نے ۸۹ سال عمر پاکر جمادی الاخریٰ ۲۶۲ھ میں سامرا میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ان کی عالی حدیثیں مجھے حاصل ہوئی ہیں۔ اسی سال مسند اصفہان ابوجعفر محمد بن عاصم ثقفی نے بھی انتقال کیا۔ یہ ایک مشہور کتاب کے مصنف تھے۔
مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت کعب بن مالک کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حرم مدینہ کے اونچے اونچے مشہور پہاڑوں پر نشان لگانے کے لیے بھیجا چنانچہ میں نے ذات الجیش کے پہاڑ، مشیرف، مخیض کے پہاڑوں حفیا، عشیرا، اور تعلمت پر نشانات لگا دیئے۔

۵۳۴ ۱۱۶/۸ امام زکریا بن یحییٰ بن صالح بلخی لؤلؤی (خ)

آپ کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث، نامور فقیہ، حجت اور چوٹی کے عالم ہیں۔ ابو مطیع حکم بن عبداللہ، وکیع، ابواسامہ، عبداللہ نمیر اور ان کے طبقہ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام بخاری، احمد بن سیار، یحیی بن منصور ہروی، فریابی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔
آپ ان اہلِ علم میں سے ایک ہیں جن کے متعلق ان کے شیخ قتیبہ نے فرمایا تھا خراسان کے کامل اور ماہر نوجوان یہ چار افراد ہیں۔ یحییٰ بن زکریا بلخی، حسن بن شجاع، دارمی اور بخاری ابنِ حبان کہتے ہیں ثقہ ہیں، علم و فضل اور سنت کے حامل تھے اہلِ بدعت کی خوب تردید کرتے تھے۔ انہوں نے ایک لکھی ہے جس کا نام کتاب الایمان ہے۔ آخری ایام کہولت میں ذی الحجہ ۲۳۰ھ اور ایک قول کے مطابق ۲۳۲ھ میں آپ نے انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ
مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے جعفر بن حیان کا یہ قول ملا ہے کہ کسی نے امام حسن بصری سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ اب نفاق موجود نہیں ہے۔ بولے اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میں نفاق سے بری ہوں تو یہ چیز مجھے زمین کے برابر سونے سے زیادہ محبوب ہے۔

۵۳۵ ۱۱۷/۸ امام اسحاق بن بہلول بن حسّان تنوخی انباری

آپ کی کنیت ابو یعقوب ہے۔ ممتاز حافظ اور ناقدِ حدیث ہیں۔ اپنے والد، سفیان بن عیینہ، ابومعاویہ، ابن علیہ، وکیع اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابراہیم حربی، جعفر فریابی، ابن صاعد، محاملی اور ان کے پوتے یوسف بن یعقوب ازرق اور دوسرے لوگوں نے اکتسابِ فیض کیا۔
خطیب کہتے ہیں انہوں نے فنِ فقہ میں ایک کتاب لکھی ہے اور ان سے اقوالِ مختارہ منقول ہیں نیز فنِ قرأت میں ایک کتاب لکھی ہے اور ایک مسند کبیر بھی تصنیف کی ہے۔ ثقہ اور قابلِ اعتماد تھے۔ ان کے صاحبزادے بہلول بن

اسحاق کا بیان ہے۔ میرے والد کو خلیفہ متوکل نے اپنے ہاں بلایا۔ ان سے حدیث کا سماع کیا اور انہیں زمین جاگیر میں دی جس سے سالانہ ۱۲ ہزار درہم کی آمدنی ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے نذرانے اور تحائف پیش کئے۔ یہی بہلول کہتے ہیں کہ انہوں نے بغداد میں ۰۰ ہزار احادیث درس دیا جن میں سے ایک حدیث میں بھی غلطی نہیں کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے ۵۰ ہزار احادیث زبانی بیان کیں۔ طویل عمر پائی اور ۸۸ برس پورے کرنے کے بعد ذی الحجہ ۲۵۲ھ میں انبار میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت حکیم بن حزام کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس چیز کے بیچنے سے منع کر دیا جو میرے پاس موجود نہیں ہے۔ یہ حدیث محمد بن سیرین نے حکیم بن حزام سے نہیں سنی۔

۵۳۶ $\frac{118}{8}$ امام نصر بن علی جہضمی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابو عمر ہے۔ عرب کے مشہور قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے ہیں۔ ممتاز حافظ حدیث اور بہت بڑے عالم ہیں۔ نوح بن قیس، یزید بن زریع، مرحوم بن عبدالعزیز عطار، بشر بن مفضل، فضیل بن سلیمان، سفیان بن عیینہ اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے تمام اصحاب صحاح ستہ، زکریا ساجی، ابن خزیمہ، ابن ابی داؤد، ابن صاعد، ہارون حضرمی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

امام احمد فرماتے ہیں: ان میں کوئی عیب نہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں وہ مجھے فلاں سے زیادہ محبوب ہیں۔ ان سے حافظ بھی زیادہ ہیں اور قابل اعتماد بھی زیادہ۔ امام نسائی کہتے ہیں: ثقہ ہیں۔ ابن ابی داؤد کہتے ہیں: خلیفہ مستعین نے منصب قضا پر فائز کرنے کے لیے ان کو بلا بھیجا۔ جب حاکم بصرہ نے ان کو بلا کر خلیفہ کی پیشکش سے آگاہ کیا تو فرمانے لگے پہلے مجھے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کر لینے دو یہ کہہ کر گھر آئے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر یوں دعا کی الہٰی اگر تیرے ہاں میرے لئے کچھ خیر و برکت ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔ یہ دعا کر کے سو گئے جب لوگ انہیں جگانے لگے تو دیکھا کہ روح جسد عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔

آپ نے ربیع الآخر ۲۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۳۷ $\frac{119}{8}$ الحافظ الحجۃ امام محمد بن عبداللہ بن مبارک المخرمی بغدادی (خ د س)

آپ کی کنیت ابو جعفر ہے۔ قریش سے نسبت ولاء کی وجہ سے قرشی کہلاتے ہیں۔ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ حلوان کے قاضی رہے ہیں۔ وکیع، یحییٰ بن سعید قطان، ابو معاویہ، اسحاق ازرق، ابو اسامہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابو بکر بن خزیمہ، ابن صاعد، محاملی اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔ امام نسائی ان سے احمد بن علی کے واسطے سے بھی روایت کرتے ہیں۔

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے کہا جب مخرم میں ایک نوجوان رہتے ہیں جن کو لوگ محمد بن عبداللہ کہتے ہیں ان سے جا کر حدیث لکھو۔ باغندی کہتے ہیں: حافظ اور متقن ہیں۔ امام نسائی اور دوسرے لکھتے ہیں: ثقہ ہیں۔ سنا ہے

کہتے تھے۔ ایک دفعہ امام علی بن مدینی بغداد میں تشریف لائے تو استفادہ کے لیے لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے دوران گفتگو کسی نے ان سے پوچھا آپ نے سب سے زیادہ دانا اور عاقل کس کو پایا ہے فرمانے لگے مخرمی نوجوان کو خطیب کہتے ہیں آثار صحابہ کو سب سے زیادہ یاد رکھنے والے اور حدیث کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے واسطہ سے امام عبدالرحمٰن بن مہدی کا یہ قول ملا ہے فرماتے تھے۔ ابو واقد لیثی صالح بن محمد بن زائدہ ہیں۔

۲۵۴ھ میں جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: مجھے سب لوگوں سے زیادہ علم ہے کہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق کون ہے؟ یہ بات سن کر لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے اور عرض کرنے لگے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ہمیں بھی بتائیے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ! ہر اس مسلمان کو بخش دے جو تجھ پر ایمان لاتا ہے اور کسی چیز کو تیرا شریک نہیں بناتا۔

۵۳۸ ۱۲۰/۸ امام احمد بن سنان بن اسد بن حیان القطان واسطی

آپ کی کنیت ابو جعفر ہے۔ شہر واسط کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور حجت ہیں۔ ایک مسند کے مصنف ہیں۔ ابو معاویہ ضریر، وکیع، عبدالرحمٰن بن مہدی اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بجز ترمذی، تمام اصحاب صحاح ستہ، ان کے اپنے صاحبزادے جعفر بن احمد، ابن خزیمہ، ابن صاعد، علی بن عبداللہ بن مبشر اور عبدالرحمان بن ابی حاتم نے حدیث کا سماع کیا۔

ابو حاتم کہتے ہیں: ثقہ اور صدوق ہیں۔ عبدالرحمٰن بن ابی حاتم کہتے ہیں: یہ اپنے اہل زمانہ کے امام ہیں: جعفر کہتے ہیں: میں نے اپنے والد احمد بن سنان سے سنا ہے فرماتے تھے دنیا کا ہر بدعتی اہل حدیث کا دشمن ہے۔ جب کوئی آدمی بدعت نکالتا ہے حدیث کی حلاوت اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

ایک قول کے مطابق آپ ۲۵۶ھ اور ایک دوسرے قول کے مطابق اس کے بعد فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو میل کی مسافت ہے۔

۵۳۹ ۱۲۱/۸ محدث مکہ امام حلوانی خلال (خ م د ت ق)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ اور اسم گرامی حسن بن علی بن محمد ہے۔ مکہ معظمہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ آپ نے ابو معاویہ، وکیع بن جراح، معاذ بن ہشام اور دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ عبدالرزاق کی طرف سفر کر کے گئے بہت علم حاصل کیا اور اس کی تحصیل میں بہت تکلیفیں اٹھائیں۔ آپ بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ ابراہیم

t.com

بن اور م کہتے ہیں : آج دنیا میں تین ہی کامل استاد باقی رہ گئے ہیں۔ ذہلی خراسان میں، ابن الفرات اصفہان میں اور حلوانی مکہ میں ۔ میں کہتا ہوں نسائی کے سوا تمام اصحاب ستہ، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوالعباس سراج، محمد بن مجد اور ان کے سوا دوسرے لوگوں نے حدیث کا سماع کیا۔ ابوداؤد کہتے ہیں آپ رجال کے بڑے عالم تھے مگر اپنا علم استعمال نہیں کرتے تھے یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں ثقہ، ثبت اور متقن تھے ۔

امام حلوانی ۲۴۲ھ ماہ ذی الحجہ میں فوت ہوئے ۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ کے ہاں تشریف لے گئے جب وہ بیمار تھی اور فرمایا حج کرو اور یہ کہہ کر شرط کرلے کہ یا اللہ ! جہاں تو مجھے روک لے گا میں حلال ہو جاؤں گی ۔

نیز اپنی سند سے مجھے ان کے ذریعے حضرت سعد کی یہ حدیث بھی ملی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے حضرت علی سے فرماتے تھے تمہارا مرتبہ میرے نزدیک وہ ہے جو ہارون کا مرتبہ موسیٰ کے نزدیک تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے ۔

۵۴۰ ۱۲۲/۸ امام محمد بن مسعود بن یوسف ابن العجمی (د)

آپ کی کنیت ابوجعفر ہے ۔ بلند پایہ حافظ حدیث اور طرطوس کے محدث ہیں یحییٰ بن یونس یحییٰ بن سعید قطان اور اس طبقہ کے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ عبدالرزاق کی طرف سفر کیا۔ طلب حدیث میں بہت کوشش کی اور مقام حاصل کیا اور ان سے ابوداؤد، جعفر فریابی، محمد بن وضاح اندلسی، حاجب بن ارکین، ابوالعباس سراج، ابن ابی عاصم اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے ۔

خطیب اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابن وضاح نے ان کا تذکرہ کیا تو فرمایا میں نے ان سے زیادہ حدیث جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ بلند مرتبہ عالم فاضل ہیں اور امام احمد سے ان کی ملاقات ہوئی ہے ۔

میں کہتا ہوں موصوف ۲۴۰ھ تک زندہ رہے ۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ وہ ظہر، عشاء اور صبح کی آخری رکعت میں قنوت کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی معمول تھا ۔

۵۴۱ ۱۲۳/۸ الامام الثبت العنبری البصری (م، ت)

آپ کی کنیت ابوالفضل اور نام گرامی عباس بن عبدالعظیم ہے ۔ بصرہ کے رہنے والے تھے ۔ حافظ حدیث تھے آپ نے یحییٰ بن سعید، معاذ بن ہشام، یزید بن ہارون، ابن مہدی، عبدالرزاق اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے اصحاب صحاح ستہ، بقی مخلد، ابن خزیمہ، عمر بن بجیر، زکریا ساجی اور دوسرے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں مگر

امام بخاری ان سے تعلیقاً روایت کرتے ہیں۔
امام نسائی فرماتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں۔ محمد بن مثنی سمسار کہتے ہیں آپ مسلمانوں کے سردار ہیں۔ میں کہتا ہوں: آپ کا شمار اہل بصرہ کے عاقل فاضل شرفاء میں ہوتا تھا۔ ۲۲۶ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ
مجھے ان کی عالی حدیثیں حاصل ہوئی ہیں۔

۵۴۲ $\frac{۱۲۴}{۸}$ امام اسحاق بن منصور کوسج مروزی (خ م ت س ق)

آپ کی کنیت ابو یعقوب ہے۔ مرو کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور بلند پایہ فقیہ ہیں۔ آپ نے آخر میں نیشاپور میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح، عبدالرزاق، فریابی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ امام احمد اور امام اسحاق سے فارغ التحصیل ہوئے اور ان سے ابو داؤد کے سوا سب اصحاب صحاح ستہ، ابو العباس سراج، ابن خزیمہ، احمد بن حمدون اعمشی اور بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔
امام مسلم فرماتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: ثقہ اور ثبت ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: انہوں نے امام احمد اور اسحاق بن راہویہ سے فقہ کے مسائل تحریر کیے تھے۔ حسان بن محمد فقیہ کہتے ہیں: میں نے اپنے مشائخ سے سنا ہے فرماتے تھے اسحاق کوسج کو پتہ چلا کہ امام احمد نے ان میں سے بعض مسائل سے رجوع کر لیا ہے۔ انہوں نے تمام نوشتے ایک تھیلے میں بند کیے اور کندھے پر ڈالے اور امام صاحب کی طرف پیدل چل کھڑے ہوئے۔ پھر ان مسائل کا امام صاحب کے ان خطوط سے مقابلہ کیا جو ان کے استفسا پر وہ انہیں وقتاً فوقتاً لکھا کرتے تھے۔ انہیں یہ معلوم کرکے کہ ان خطوط میں ان تمام مسائل کی تصدیق موجود ہے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔
انہوں نے جمادی الاولیٰ ۲۵۱ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۴۳ $\frac{۱۲۵}{۸}$ الحافظ الفقیہ الکبیر الحسن بن محمد بن الصبّاح البغدادی الزعفرانی (خ ۴)

آپ کی کنیت ابو علی ہے۔ بغداد کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور بہت بڑے فقیہ ہیں۔ درب زعفران کی طرف نسبت کی وجہ سے زعفرانی کہلاتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ، عبیدۃ بن حمید، محمد بن ابی عدی، ابو معاویہ ضریر اور اسماعیل بن علیہ سے حدیث کا سماع کیا۔ امام شافعی سے فقہ کا فن سیکھا اور ان کے قدیم قول کے یہی ناقل ہیں۔ اور ان سے امام مسلم کے علاوہ تمام اصحاب صحاح ستہ، زکریا ساجی، ابن خزیمہ، ابو عوانہ اسفرائینی، محمد بن مخلد، ابو سعید ابن الاعرابی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔
امام نسائی فرماتے ہیں: ثقہ ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: احمد بن حنبل اور ابو ثور امام شافعی سے پڑھنے کے لیے حاضر ہوتے تو یہ زعفرانی ہی ان کے سامنے قرأت کرتے تھے۔ زعفرانی کا اپنا بیان ہے کہ ایک دفعہ امام شافعی نے ان سے کہا اپنے لئے کوئی پڑھنے والا تلاش کرو، تم میں سے کون پڑھے گا؟ تو میرے سوا ان کے سامنے پڑھنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔

حالانکہ میں اس وقت ان سب سے کم عمر تھا اور ابھی تک میرے منہ پر داڑھی نہیں آئی تھی۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ بہت فصیح و بلیغ تھے۔ مزنی کہتے ہیں: میں نے امام شافعی سے سنا ہے فرماتے تھے: میں نے بغداد میں ایک دیہاتی کا شتہ دار دیکھا ہے جو زباندانی میں اتنا ماہر تھا کہ وہ میرے مقابلہ میں عربی اور میں اس کے مقابلہ میں دیہاتی معلوم ہوتا تھا۔ آپ زعفرانی سے متعلق اپنا یہ تاثر ظاہر فرماتے تھے۔

آپ آخر شعبان ۲۶۰ھ میں بغداد میں فوت ہوئے اور تقریبا ۹۰ سال عمر پائی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ہلال بن یساف کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی کو زخم لگا۔ آپ نے دو دفعہ فرمایا: اس کے علاج کے لیے ڈاکٹر بلاؤ۔ اس پر لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ ڈاکٹر کے علاج سے فائدہ ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کے لیے شفا نہ اتاری۔ یہ اعلیٰ درجہ کی مرسل روایت ہے۔

۵۴۴ $\frac{۱۲۶}{۶}$ امام عبدالوہاب بن عبدالحکیم بن نافع الوراق (د ت س)

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ نسا کے رہنے والے محدث اور پیشوا ہیں۔ پھر بغداد میں سکونت پذیر ہو گئے تھے بہت بڑے عبادت گذار تھے۔ یحییٰ بن سلیم طائفی، معاذ بن معاذ، ابوحمزہ اور ایک دوسری جماعت سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن صاعد، بغوی، ابوعبداللہ محاملی اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام نسائی نے ان کی توثیق کی ہے۔ حسن بن عبدالوہاب کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو تبسم سے زیادہ کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ان کو کبھی مذاق کرتے ہوئے سنا ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھے والدہ سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا۔ کبھی قرآن کا حافظ بھی اس طرح ہنس سکتا ہے؟ امام احمد نے عبدالوہاب کا ذکر کیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے ان کی نظیر کم ہی دیکھنے میں آئی ہے۔ میں کہتا ہوں: یہ امام احمد کے ساتھ مخصوص ہو کر رہتے تھے۔ ابن ... نے امام احمد سے سنا ہے فرماتے تھے: یہ صالح آدمی ہیں ان جیسے لوگوں کو حق بات معلوم کرنے کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔

آپ ذی قعدہ ۲۵۱ھ میں فوت ہوئے اور تقریبا ۹۰ سال عمر پائی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر میری امت کے وہ عمل پیش کیے گئے جن پر اجر ملتا ہے۔ ان میں وہ کوڑا کرکٹ بھی تھا جس کو کوئی آدمی مسجد سے نکال دے۔ اور مجھ پر میری امت کے گناہ کا سبب بننے والے عمل بھی پیش کیے گئے ان میں مجھے سب سے بڑا گناہ یہ نظر آیا کہ کسی آدمی کو قرآن یا اس کی کوئی آیت حفظ ہو، پھر وہ اسے بھلا دے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کے متعلق امام بخاری سے مذاکرہ کیا تو انہوں نے اسے نہیں پہچانا۔ امام علی بن مدینی نے انکار کیا ہے کہ مطلب نے ابن عباس سے سنا ہے۔ امام احمد سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے بعد کس سے سوال کریں؟ فرمایا عبدالوہاب سے سوال کرو۔

اعتقادیات میں عبدالوہاب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور اس کا علم دنیا اور آخرت دونوں کو محیط ہے۔

۵۴۵ $\frac{۱۲۷}{۸}$ امام یونس بن عبدالاعلیٰ صَدَفی مصری (م س ق)

آپ کی کنیت ابوموسیٰ ہے۔ دیارِ مصر کے عالم، بلند پایہ حافظِ حدیث، نامور فقیہ اور مشہور مقری ہیں۔ سنہ ۱۷۰ھ کے آخر میں پیدا ہوئے۔ ورش اور دوسرے قاریوں سے قرآن مجید پڑھا اور سفیان بن عیینہ، ولید بن مسلم، ابن وہب، معن بن عیسیٰ، ابوضمرہ، امام شافعی اور متعدد دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ نیز امام شافعی سے علم فقہ حاصل کیا اور ان سے ابواسامہ تجیبی، ابن خزیمہ اور ابن جریر طبری نے فنِ قرأت سیکھا اور امام مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابوبکر بن زیاد، ابن ابی حاتم، ابوطاہر مدینی اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث میں استفادہ کیا۔

امام شافعی فرماتے ہیں: میں نے مصر میں یونس سے زیادہ عقلمند کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ یحییٰ بن حسان کہتے ہیں یہ اسلام کا ایک رکن ہیں۔ امام نسائی اور دوسرے محدثین کہتے ہیں: ثقہ ہیں۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے سنا ہے یونس کو ثقہ کہتے تھے اور ان کا شان اونچا بیان کرتے تھے۔

میں کہتا ہوں: امام شافعی کے واسطے سے ان کی یہ حدیث منکر ہے کہ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاملہ سختی سے سخت ہوتا جائے گا، دنیا پیچھے ہٹتی جائے گی، لوگ بخیل سے بخیل تر ہوتے جائیں گے۔ قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہو گی اور عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی مہدی نہیں۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے اسی یونس کے واسطے سے اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔

آپ ربیع الاول ۲۶۴ھ میں فوت ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۴۶ $\frac{۱۲۸}{۸}$ الحافظ النسّابۃ امام زُبیر بن بکّار القُرشی المکّی (ق)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ نامور حافظِ حدیث، مکہ معظمہ کے قاضی اور علم الانساب کے ماہر ہیں۔ قریش کے قبیلہ بنو اسد سے تعلق رکھتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ، ابوضمرہ انس بن عیاض، نضر بن شمیل، عبداللہ بن نافع صائغ اور دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا، اسماعیل وراق، قاضی محاملی، یوسف ازرق اور چند دوسرے آدمی روایت کرتے ہیں۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: ثقہ ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: ثقہ، ثبت، انساب اور متقدمین کے حالات کو خوب جاننے والے ہیں۔ انہوں نے قریش کے نسب نامہ میں ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے۔ آپ ذی قعدہ ۲۵۶ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدقِ دل سے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ کہے اور اسی اعتقاد پر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔ اُسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روکے گی۔

t.com

۵۴۷ ۱۲۹/۸ امام ابوالتقی یزنی حمصی (دس ق)

آپ کا اسم گرامی ہشام بن عبدالملک ہے۔ ممتاز حافظ حدیث اور فن تجوید کے ماہر ہیں۔ محدث حمص کے لقب سے مشہور ہیں۔ اسماعیل بن عیاش، بقیہ، محمد بن حرب ابرش اور متعدد دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابو عروبہ حرانی، ابن جوصاء اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

نسائی کہتے ہیں: ثقہ ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: علم حدیث کو خوب ضبط کرنے والے ہیں۔ کہتے ہیں آپ ۲۵۱ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوامامہ کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں: منافق وہ ہے جس میں یہ عیب پائے جائیں۔ (۱) بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۲) وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (۳) اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے (۴) غنیمت حاصل ہو تو اس میں سرقہ کرے۔ (۵) جب کسی بات کا حکم دیا جائے تو نافرمانی کرے (۶) دشمن سے مقابلہ ہو تو بزدلی دکھائے۔ جس میں یہ سب عیب پائے جائیں وہ پورا منافق ہے اور جس میں کچھ پائے جائیں اس میں اتنا ہی نفاق موجود ہے۔

یہ حدیث موقوف ہے اور صحیح ہے۔

۵۴۸ ۱۳۰/۸ امام حافظ علی بن حسن نیشاپوری ذہلی

آپ کی کنیت ابوالحسن اور لقب افطس ہے۔ نامور حافظ حدیث، ایک مسند کے مصنف اور نیشاپور کے محدث ہیں۔ آپ نے ابو خالد الاحمر، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن ادریس، جریر بن عبدالحمید، محاربی وغیرہ سے سماع کیا۔ اور ان سے ابراہیم بن محمد بن سفیان، محمد بن سلیمان بن فارس اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: اپنے زمانہ میں نیشاپور کے شیخ تھے۔ اور ۲۵۱ھ میں فوت ہو گئے تھے۔

ابوحامد بن شرقی کہتے ہیں: متروک الحدیث ہیں۔

خلاصۂ کلام اس طبقہ میں ذکر ہونے والے اہل علم نامور اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ ممکن ہے ان کے علاوہ بہت سے لوگ لکھنے سے رہ گئے ہوں۔ کیونکہ اس زمانہ میں اس علم کے قدردان ایک ایک مجلس میں احادیث نبویہ لکھنے کے لیے دس دس ہزار سے بھی زیادہ تعداد میں حاضر ہوا کرتے تھے اور ان میں تقریباً دو سو ایسے تھے جو امام بننے والے تھے جن میں مختلف فنون کی کامل اہلیت موجود ہوتی تھی۔ افسوس! اس زمانہ میں حدیث طلب کرنے والے ناپید ہو گئے ہیں اور ان کے جانشین ایسے طلبہ رہ گئے ہیں جنہیں دیکھ کر دشمن حدیث مذاق کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر تحقیق و جستجو سے کام لینے کی بجائے فروعات میں تقلید کے خوگر ہو گئے ہیں اور اکثر سوچے سمجھے یونانیوں کے فلسفہ اور متکلمین کی راہ پر جھک پڑے ہیں۔ اب یہ صورت ہے کہ خواہشات کی اتباع طبیعتوں میں رچ گئی ہے اور علم دین سے

جانے کی علامات نمودار ہوگئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو اپنی فکر میں لگ جائے، زبان بند رکھے، قرآن حکیم کی تلاوت کرے، اپنے زمانہ پر آنسو بہائے، صحیحین کے مطالعہ میں مصروف رہے، اور موت کے ناگہانی حملہ سے پہلے پہلے اپنے رب کی عبادت کر لے۔ الٰہی! توفیق عطا فرما اور اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔

t.com

نواں طبقہ

۵۴۹ $\frac{1}{9}$ شیخ الاسلام امام محمد بن یحییٰ ذہلی نیشاپوری

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ حافظ نیشاپور کے لقب سے مشہور ہیں۔ بنو ذہل کی طرف نسبت کی بنا پر ذہلی کہلاتے ہیں۔ ۱۷۰ھ کے بعد پیدا ہوئے۔ دونوں حفصوں سے حدیث کا سماع کیا لیکن ان سے روایت کرنا ترک کر دیا۔ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، شام، مصر، عراق، رَی، خراسان، یمن اور جزیرہ میں جا کر عبدالرحمن بن مہدی، اسباط بن محمد، ابو داؤد طیالسی، عبدالرزاق اور دوسرے بہت سے لوگوں سے فیضیاب ہوئے اور فن حدیث میں کمال حاصل کیا اور ان سے بخاری، مسلم کے سوا اصحاب صحاح ستہ، ان کے دونوں استاذ سعید بن ابی مریم اور نفیلی، ابو زرعہ، ابن خزیمہ، سراج، ابو حامد بن الشرقی، ابو حامد بن بلال، ابو علی میدانی، محمد بن حسین قطان اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ملک خراسان میں آپ [illegible] اور اتباع سنت کے ساتھ ساتھ علم کی سرداری بھی ان پر ختم ہے۔

محمد بن سہل بن عسکر کہتے ہیں: ہم ایک دفعہ امام احمد کی خدمت میں حاضر تھے امام محمد بن یحییٰ ذہلی تشریف لائے تو امام احمد نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔ یہ دیکھ کر لوگ تعجب کرنے لگے مگر انہوں نے بیٹوں اور اپنے شاگردوں سے کہا ابوعبداللہ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث لکھو۔ محمد بن داؤد مصیصی کہتے ہیں: ہم امام احمد کے پاس [illegible] امام ذہلی نے ایک ضعیف حدیث بیان کی۔ اس پر امام احمد نے فرمایا: آپ جیسے آدمی کو ایسی حدیث [illegible] یہ سن کر امام ذہلی شرمندہ ہوئے تو امام احمد نے کہا اے ابوعبداللہ میں نے آپ کی بدولت [illegible] امام احمد فرماتے ہیں: میں نے امام زہری کی احادیث کو محمد بن یحییٰ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔

میں کہتا ہوں: امام ذہلی نے زہری کی احادیث پر خاص توجہ کی تھی۔ ان کی تفصیل میں بہت [illegible] بڑی محنت سے ان کو کتابوں میں جمع کیا۔ امام ذہلی خود فرماتے ہیں: مجھے علی بن مدینی نے کہا: آپ زہری کے وارث ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ اپنے زمانہ کے لوگوں کے امام ہیں۔ ابوبکر بن زیاد کہتے ہیں: یہ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔ حسین بن حسین کہتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ سے سنا ہے فرماتے تھے: میں نے [illegible] اور اس کی طلب میں ڈیڑھ لاکھ درہم خرچ کیے ہیں۔ میں بصرہ میں آیا تو مجھے شہر کے دروازے پر یحییٰ بن [illegible] ابن خزیمہ فرماتے ہیں: ہم سے امام زمانہ محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ امام دارقطنی کا بیان ہے: جو شخص اپنے دل کا قصور معلوم کرنا چاہتا ہے وہ محمد بن یحییٰ کی تصنیف کردہ کتاب "علل حدیث زہری" [illegible]

fat.com

نصر خفاف کہتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمانے لگے، مجھے معاف کر دیا ہے۔ میں نے پھر پوچھا آپ کی حدیث کے ساتھ کیا کیا؟ بولے وہ سونے کے پانی سے لکھی گئیں اور علیین میں بھیجدی گئیں۔

تقریباً ۹۰ سال عمر پاکر آپ نے ربیع الاوّل ۲۵۸ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ان کی احادیث کی روایت کردہ ایک اعلیٰ جزء سبط سلفی کے پاس موجود ہے۔

اسی سال درج ذیل مشاہیر نے بھی جام اجل نوش کیا۔

احمد بن بدیل یامی کوفی قاضی ہمدان، محدث احمد بن سنان قطان، محدث احمد بن حفص بن عبداللہ سلمی نیشاپوری محدث حمید بن ربیع خزاز کوفی اور شیخ الصوفیہ یحییٰ بن معاذ رازی واعظ۔ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عمران بن حصین کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی، اس میں بھول گئے اور سہو کے دو سجدے کیے۔ پھر تشہد پڑھا اور سلام پھیرا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور شیخ کی اپنے تلامذہ سے منفرد روایت ہے۔ ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے محمد بن یحییٰ کے واسطہ سے اپنی کتابوں میں ذکر کی ہے۔ ہم نے علو کے ساتھ ان کی موافقت کی ہے۔

۵۵۰ ۲/۵ امام ربانی محمد بن اسلم بن سالم کندی طوسی

آپ کی کنیت ابوالحسن اور لقب شیخ المشرق ہے۔ کندہ قبیلہ کی طرف نسبتِ ولاء کی وجہ سے کندی کہلاتے ہیں۔ یعلیٰ بن عبید، ان کے بھائی محمد، جعفر بن عون، یزید بن ہارون، عبیداللہ بن موسیٰ، مقری اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ انہوں نے ایک کتاب مسند تصنیف کی ہے اور بہت عمدہ تصنیف کی ہے۔ ان کا شمار لائقِ اعتماد حفاظِ حدیث اور اولیاء ابدال میں ہوتا ہے۔ میں نے ان کی چالیس حدیثیں عالی سند کے ساتھ سنی ہیں۔ ان کے سب سے پہلے استاذ نضر بن شمیل ہیں اور ان سے ابراہیم بن ابی طالب، حسین بن محمد قبانی، ابنِ خزیمہ، ابن ابی داؤد، محمد بن وکیع طوسی اور دوسرے لوگوں نے اکتسابِ فیض کیا ہے۔

محمد بن رافع کہتے ہیں: میں محمد بن اسلم طوسی کے پاس گئے۔ تو میں نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے ملتا جلتا پایا۔ ابنِ خزیمہ کہتے ہیں: ہم سے اس امت کے ربانی محمد بن اسلم نے حدیث بیان کی ہے۔ محمد بن اسلم کے خادم محمد بن قاسم طوسی کہتے ہیں: میں نے اسحاق بن راہویہ سے سنا ہے کسی نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان فعلیکم بالسواد الاعظم کے متعلق پوچھا تو فرمانے لگے اس کا مصداق محمد بن اسلم، ان کے شاگرد اور ان کے پیرو ہیں۔ میں نے پچاس سال سے کوئی ایسا عالم نہیں سنا جو ان سے زیادہ سنت کی اتباع کرنے والا ہو۔ ابنِ خزیمہ نے ایک دفعہ فرمایا مجھے محمد بن اسلم نے حدیث سنائی۔ اور یہ وہ شخص ہیں جن کی نظیر میری آنکھوں نے نہیں دیکھی۔ احمد بن نصر نیشاپوری کہتے ہیں: مجھے کسی نے بتایا ہے کہ ان کے جنازہ میں دس لاکھ انسانوں نے شرکت کی۔

میں کہتا ہوں: میں نے ان کے فضائل و مناقب تاریخ اسلام میں تفصیل کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ آپ امام احمد بن حنبل کے ہم مرتبہ ہیں۔ آپ نے محرم ۲۴۲ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قوم میں کوئی قطع رحمی کرنے والا ہو، اس قوم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں اترتی۔ محمد بن حمید کی سلیمان بن یزید سے ابو معاویہ نے متابعت کی ہے۔ سلیمان کی کنیت ابو آدم ہے اور یہ ایک ضعیف راوی ہے۔ بعض نے ان کو سلیمان بن زید کہا ہے۔

۵۵۱ ۳/۹ امام عبد بن حُمَید بن نصر کَشّی (م ت)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ ایک مسند کبیر، تفسیر اور دوسری کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کا پورا نام عبد الحمید ہے لیکن تخفیف کی وجہ سے عبد کہا جاتا ہے۔ انہوں نے سنہ ۲۰۰ھ میں جوانی کے عالم میں طلب علم کے لیے سفر کیا اور یزید بن ہارون، محمد بن بشر عبدی، علی بن عاصم، ابن ابی فدیک، حسین بن علی جعفی، ابو اسامہ، عبدالرزاق اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام مسلم، ترمذی، عمر بن بجیر، بکر بن مرزبان، ابراہیم بن خزیم شاشی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

امام بخاری اپنی صحیح کے باب علامات النبوۃ میں ان کی حدیث تعلیقاً لائے ہیں۔ اور ان کا نام عبد الحمید ذکر کیا ہے۔ ان کا شمار قابل اعتماد ائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔ ان کی سند کا انتخاب ہمیں اونچے جزوں کے ساتھ حاصل ہوا ہے۔ آپ ۲۴۹ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اسی سال بغداد کے شیخ ابو علی حسن بن صباح بزار، جزیرہ کے محدث ابو سلیمان ایوب بن محمد الوزان اور دوسرے بڑے علماء میں سے ایک جماعت کا انتقال ہوا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت جابر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جتنی زمین پر دیوار کرلے وہ اسی کی ہو جائے گی۔

۵۵۲ ۴/۹ سمرقند کے شیخ الاسلام امام دارمی سمرقندی (ت)

آپ کی کنیت ابو محمد اور اسم گرامی عبداللہ بن عبدالرحمان ہے۔ سمرقند کے رہنے والے، ممتاز حافظ حدیث اور ایک بلند قدر مسند کے مصنف ہیں۔ یہ کتاب عبد بن حمید کی مسند کے انتخاب کے درجہ کی ہے۔ ۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ اسی سال خراسان کے شیخ و محدث امام عبداللہ بن مبارک کا انتقال ہوا۔ آپ نے نضر بن شمیل، یزید بن ہارون، سعید بن عامر، جعفر بن عون، زید بن یحییٰ بن عبید دمشقی، وہب بن جریر اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ تحصیل علم کے لیے حرمین شریفین، خراسان، شام، عراق اور مصر کا سفر کیا اور ان سے امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، [illegible]

امام نسائی سنن کے سوا دوسری کتابوں میں، حفص بن احمد بن فارس اصفہانی، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عیسیٰ بن عمر سمرقندی اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔

خطیب کہتے ہیں: کثرت سے سفر کرنے اور حدیث کو حفظ کرنے والے اماموں میں سے ایک امام ہیں، ثقاہت، تورع اور زہد کے ساتھ موصوف ہیں۔ سمرقند کے قاضی مقرر ہوئے تو ایک ہی جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے بعد مستعفی ہو گئے۔ خطیب آگے لکھتے ہیں: انتہائی عقلمند اور انتہائی عالم فاضل تھے۔ دیانتداری، بردباری، اجتہاد، عبادت اور دنیا کے تھوڑے مال پر صبر کرنے میں ضرب المثل تھے۔ ایک مسند تفسیر اور کتاب الجامع کے مصنف ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: ثقہ اور صدوق ہیں۔ امام احمد نے ایک دفعہ ان کا ذکر کیا تو فرمایا: ان پر دنیا پیش کی گئی لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا۔ رجاء بن مرجیٰ کہتے ہیں: میں نے شاذکونی، ابن راہویہ اور ایک دوسری جماعت کا بھی نام لیا کو دیکھا ہے مگر عبداللہ دارمی سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا ہے فرماتے تھے: عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی اپنے زمانہ کے امام ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے شادی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔

امام دارمی نے ۸ ذی الحجہ ۲۵۵ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اسی سال مندرجہ ذیل علمائے کرام کا بھی انتقال ہوا۔

نیشاپور کے محدث ابوعبدالرحمٰن، عبداللہ بن ہاشم طوسی، واسط کے محدث محمد بن حرب نشائی، دمشق کے محدث موسیٰ بن عامر بن عمارہ بن خریم مری دمشقی روایہ ولید، بکر بن مضر سے آخری روایت کرنے والے عبدالغنی بن رفاعہ لخمی مصری اور کرامیہ کے رئیس محمد بن کرام۔

۵۵۳ $\frac{۵}{۹}$ جبلِ علم امام ترمذی کبیر (خ ت)

آپ کی کنیت ابوالحسن اور اسم گرامی احمد بن حسن بن جنیدب ہے۔ ترمذ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔

آپ نے یعلیٰ بن عبید، ابوالنضر، عبداللہ بن موسیٰ، سعید بن ابی مریم اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ بہت سا علم حاصل کیا اور بڑے سفر کیے۔ اور ان سے امام بخاری، ترمذی، ابوعیسیٰ، ابن خزیمہ وغیرہ نے فن حدیث حاصل کیا اور ان سے علل، رجال اور فقہ کے مسائل حل کیے۔ ان کا شمار امام احمد کے تلامذہ میں ہوتا ہے۔ امام بخاری ان سے اپنی صحیح کی کتاب المغازی میں امام احمد کے واسطہ سے روایت لائے ہیں۔

آپ نے ۲۴۰ھ سے کچھ سال بعد فوت ہوئے۔

رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۵۴ $\frac{6}{9}$ امام عبدالملک بن حبیب اَندُلسی قُرطُبی

آپ کی کنیت ابو مروان ہے۔ آپ بہت بڑے فقیہ اور ملک اندلس کے عالم ہیں۔ ۱۷۰ھ کے بعد پیدا ہوئے۔ صعصعہ بن سلام، غازی بن قیس اور زیاد شبطون سے علم حاصل کیا۔ پھر حج کرنے کے لیے آئے تو عبدالملک بن ماجشون، اسد السنہ، اصبغ بن فرج اور ان کے طبقہ سے سماع کیا اور علم کثیر حاصل کرنے کے بعد اندلس کی طرف مراجعت کی اور ان سے بقی بن مخلد، محمد بن وضاح، یوسف مغامی، مطرف بن قیس اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ مالکی مذہب کے آپ تھے اور متعدد مشہور کتابوں کے مصنف تھے لیکن حدیث کو اچھی طرح ضبط کرنے والے نہیں تھے صرف مناولات پر قناعت کرتے تھے۔ ابن الفرضی کہتے ہیں: فقیہ، نحوی، شاعر، مورخ، علم الانساب کے ماہر، زبان آور اور تمام فنون علم میں دسترس رکھنے والے تھے۔ ابن بشکوال کہتے ہیں: فقیہ مغرب سحنون کو خبر ملی کہ ابن حبیب کا انتقال ہو گیا ہے تو فرمایا: اندلس کے عالم فوت ہو گئے بلکہ بخدا ساری دنیا کے عالم فوت ہو گئے۔ صدفی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں: ابن حبیب نے بہت علم جمع کیا تحصیل حدیث میں بھی قابل اعتماد تھے مگر اس میں تمیز نہیں کر سکتے تھے اور نہ علم رجال سے واقف تھے۔ احمد بن محمد بن عبدالبر کہتے ہیں: یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اندلس میں عمل بالحدیث کو رائج کیا لیکن صحیح اور ضعیف حدیث کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔ ان کے اور یحییٰ بن یحییٰ لیثی کے باہمی تعلقات خراب تھے۔ یہ یحییٰ کی بڑی مخالفت کرتے تھے۔ انہیں یحییٰ بن یحییٰ کے ساتھ باہم مشورہ اور غور و فکر کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ جب یحییٰ کا انتقال ہو گیا تو یہ ریاست علم میں منفرد حیثیت کے مالک بن گئے۔

کہتے ہیں ۲۳۵ھ کے آخر میں فوت ہوئے۔ سعید بن فحلون کہتے ہیں: ماہ رمضان المبارک ۲۳۸ھ میں انتقال کر گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے ربیعہ بن محمد بن حارث تیمی کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص کسی کی طرف سے حج نہیں کر سکتا مگر بیٹا اپنے باپ کی طرف سے حج کر سکتا ہے۔

۵۵۵ $\frac{7}{9}$ امام عُبَید اللہ بن فَضالہ نسائی

آپ کی کنیت ابو قدید ہے۔ بلند پایہ حافظ حدیث اور فن تجوید کے ماہر قاری ہیں۔ انہوں نے یزید بن ہارون، عبداللہ انصاری، مکی بن ابراہیم، مقری، نیشاپور میں یحییٰ بن یحییٰ اور شام میں ابوالیمان سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام نسائی، ابن ابی حاتم، حسن بن سفیان اور دوسرے لوگوں نے علم حدیث لیا۔

امام نسائی فرماتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے عقبہ بن عبد سلمی کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اور جنت کے متعلق سوال کیا، آپ نے جواب دیا اور ساتھ ہی حوض کوثر کا تذکرہ فرمایا۔ اس پر اس دیہاتی نے

پوچھا کیا جنت میں پھل بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اس میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے۔ (الحدیث)

۵۵۶ ۹/۹ امام رباطی الاشقر خراسانی (خ م د س ت)

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اسم گرامی احمد بن سعید اور لقب اشقر ہے۔ خراسان کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ نیشا پور میں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے وکیع بن جراح، عبدالرزاق، وہب بن جریر، سعید بن عامر، اسحاق سلولی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا، اور ان سے ابن ماجہ کے سوا تمام اصحاب صحاح ستہ، ابوالعباس سراج، ابن خزیمہ اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

والی خراسان ابن طاہر کی طرف سے ایک سرائے کے ناظم تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب یہ امام احمد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ان کی آمد پر کسی گرمجوشی کا اظہار نہیں کیا بلکہ فرمایا جب کل کو ندا آئے گی کہ ابن طاہر اور اس کے اعوان و انصار کہاں ہیں؟ تو سوچو تم کہاں ہوگے۔

ایک قول کے مطابق آپ ۲۴۳ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتی ہیں: کہ پہلے پہل حضر اور سفر میں دو دو رکعت نماز فرض تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حضر کی نماز میں دو دو رکعت کا اضافہ ہو گیا مگر فجر کی نماز طولِ قرأت کی وجہ سے اپنی حالت پر رہی اور اسی طرح دن کے وتر ہونے کی وجہ سے مغرب کی نماز بھی پہلی حالت پر رہی۔

امام حاکم فرماتے ہیں: میں نے ابو علی حافظ سے سنا ہے فرماتے تھے۔ بخدا رباطی ان ائمہ دین میں سے ہیں جن کی اقتدا کی جاتی ہے۔ خلیلی کہتے ہیں: حافظِ حدیث اور متقن ہیں۔ محمد بن علی صفار کہتے ہیں: اگر حسن بصری زندہ ہوتے تو اسحاق بن راہویہ کے محتاج ہوتے اور میں نے اسحاق کے بعد احمد رباطی جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

۵۵۷ ۹/۹ محدثِ جرجان امام محمد بن عمیرؒ

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ جرجان کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ ہرات میں مستقل سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ اسحاق ازرق، یزید بن ہارون، عبدالرزاق اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے محمد بن عبدالرحمان شامی، محمد بن شاذان، ابو یحییٰ بزاز اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔

مجھے خبر ملی ہے کہ انہیں ستر ہزار احادیث حفظ تھیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۵۵۸ ۱/۱۰ امام زید بن اخزم طائی بصری (خ ۴)

آپ کی کنیت ابوطالب ہے۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان،

t.com

عبدالرحمٰن بن مہدی، معاذ بن ہشام اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام مسلم کے سوا تمام اصحاب صحاح ستہ، ابوعروبہ، عبداللہ بن محمد وہب، بغوی، ابن صاعد اور محاملی روایت کرتے ہیں۔

امام نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ جب زنگیوں نے بصرہ کو لوٹا اور اس کے باشندوں کا قتل عام کیا تو انہیں بھی ذبح کر ڈالا۔ یہ ۲۵۷ھ کا واقعہ ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک آدمی کسی نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے وہ نماز ہی میں مصروف ہوتا ہے۔

۵۵۹ ۱۱/۹ امام احمد بن نصر قرشی نیشاپوری (ت س)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ ممتاز حافظ حدیث، نیشاپور کے فقیہ اور وہاں کے زاہد اور متقی ہیں۔ انہوں نے ابن نمیر، نضر بن شمیل، ابن ابی فدیک اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے سلمہ بن شبیب، ابوبکر بن خزیمہ، ابوعروبہ حرانی اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

حاکم کہتے ہیں: یہ اپنے زمانہ میں نیشاپور میں اہل حدیث کے فقیہ تھے۔ اور امام ابن خزیمہ نے رحلت سے پہلے علم فقہ ان سے حاصل کیا۔

آپ نے ۲۴۵ھ میں انتقال فرمایا: رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے ان کی حدیث امام ابن خزیمہ کے واسطے سے ملی ہے۔ ان کے ساتھ درج ذیل علماء کرام بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

احمد بن عبدہ ضبی بصری، مقری مکہ ابوالحسن احمد بن محمد بن عون قواس نبال، مشہور مفسر قرآن سدی کے نواسے اسماعیل بن موسیٰ فزاری، عبداللہ بن عمران عابدی مکی اور شیخ الصوفیہ ذوالنون مصری وغیرہ۔

۵۶۰ ۱۲/۹ امام علی بن نصر بن علی جہضمی

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ ممتاز حافظ اور ناقد حدیث ہیں۔ بصرہ کے محدث اور ایک محدث کے بیٹے ہیں۔ ابوعاصم نبیل، وہب بن جریر، یزید بن ہارون اور ان کے طبقہ سے علم حدیث پڑھا۔ ان سے بجز امام بخاری [illegible] تمام اصحاب صحاح ستہ، جعفر فریابی، ابوبکر بن ابی داؤد اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔ ہاں امام بخاری اپنی تاریخ میں ان سے روایت کرتے ہیں۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے ان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ان کی توثیق کی اور ان کی مدحت و ثنا میں مبالغہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حافظ اور صاحب حدیث ہیں۔

آپ ۲۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ اسی سال ان کے والد، شیخ مصر حارث بن مسکین، ابوالولید [illegible]

احمد بن عمرو بن سرح، مقری مکہ ابوالحسن احمد بن محمد بزی، محدث شیعہ عباد بن یعقوب رواجنی اور متعدد کتب کے مصنف عمرو بن بحر جاحظ نے بھی داعی اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی سنتیں بھول جائے۔ وہ سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے۔

۵۶۱ $\frac{13}{9}$ حافظ کبیر امام حسن بن شجاع بلخی

آپ کی کنیت ابوعلی ہے۔ آپ نے عبیداللہ بن موسیٰ، مکی بن ابراہیم، ابومسہر غسانی، ابوالولید طیالسی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ طلب علم کے لیے بہت سفر کیے۔ ان سے ابوزرعہ، ابوالعباس سراج، محمد بن زکریا بلخی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔ امام بخاری نے اپنی جامع صحیح میں جو یہ کہا ہے حدثنا الحسن نا اسماعیل بن الخلیل تو ظاہر یہی ہے کہ اس سے یہی حسن مراد ہیں۔ امام ترمذی ان سے ایک آدمی کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں۔

امام قتیبہ فرماتے ہیں: خراسان کے نوجوان چار ہیں دارمی، بخاری، زکریا لؤلؤی اور حسن بن شجاع دوسرے کہتے ہیں معرفتِ ابواب میں کوئی دوسرا آدمی ابنِ شجاع کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ امام احمد ان کو حفظ و ضبطِ حدیث ہیں۔ ابوزرعہ کا ہمپایہ شمار کرتے تھے۔ عالم شباب میں فوت ہو جانے کی وجہ سے زیادہ مشہور نہیں ہوئے۔ ان کی عمر انچاس برس تھی۔

محمد بن جعفر بلخی کہتے ہیں: آپ نصف شوال ۲۴۴ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۶۲ $\frac{14}{9}$ امام رجاء بن مرجی مروزی (دق)

آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ مرو کے رہنے والے اور بعض کہتے ہیں سمرقند کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث چوٹی کے عالم اور بغداد کے مفید ہیں۔ نضر بن شمیل، یزید بن ابو حکیم عدنی، ابونعیم، ابوالیمان اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابوداؤد، ابنِ ماجہ، ابوالعباس سراج، یحییٰ بن صاعد، محاملی اور دوسرے لوگوں نے فنِ حدیث سیکھا۔ ہمیں ان کی عالی حدیث حاصل ہے۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: ثقہ اور حافظِ حدیث ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: ثقہ ہیں اور علمِ حدیث اس کی معرفت اور حفظ میں امامت کے درجہ پر فائز ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: انہوں نے جمادی اول ۲۴۹ھ کیں بغداد میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ام الدرداءؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے۔ فرماتی ہیں: مجھے میرے آقا نے بتایا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب کوئی آدمی اپنے بھائی کے حق میں غائبانہ دعا کرتا ہے، تو فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

t.com

نیز عبداللہ بن شرجیل کی یہ حدیث پہنچی ہے۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک کمبل اوڑھ کر نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک آدمی کو فرمایا تم یہ کمبل لے لو اور مجھے اپنا کمبل دے دو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ کا کمبل میرے کمبل سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں مجھے معلوم ہے لیکن اس میں سرخ دھاریاں ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ یہ مجھے نماز میں فتنہ میں ڈال دیں گی۔

۵۶۳ $\frac{15}{9}$ امام سلمہ بن شبیب نسائی نیشاپوری (م ۴)

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ نیشاپور کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور طلب علم کے لیے بہت سفر کرنے والے تھے۔ آخر میں مکہ معظمہ میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے یزید بن ہارون، ابوداؤد، ابواسامہ، زید بن ... یعلیٰ بن عبید، مروان بن محمد طاطری، عبدالرزاق اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری کے سوا تمام اصحاب صحاح ستہ، ابوحاتم، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ہارون رویانی، حاتم بن محبوب اور دوسرے لوگوں نے روایت لی ہے۔

کہتے ہیں امام احمد بن حنبل نے بھی ان سے حدیث لی ہے۔

امام نسائی کہتے ہیں ان میں کوئی عیب نہیں ہے۔

آپ رمضان المبارک ۲۴۷ھ میں فوت ہوئے۔ وفات سے ایک سال پہلے مصر آئے تھے اور اہل مصر کو ان سے علم حاصل کرنے کا موقع ملا تھا۔ انہی کی احادیث میں ان کی عالی حدیث موجود ہے۔ اس سال مشہور نحوی اور ادیب ابو عثمان مازنی اور خلیفہ متوکل علی اللہ بن معتصم کا انتقال ہوا تھا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے۔ کہتے ہیں حضرت ابوطلحہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا پکایا اور مجھے آپ کو بلانے کے لیے بھیجا۔ جب میں نے پیغام دیا تو آپ نے فرمایا: سب آئیں؟ میں نے کہا جی ہاں چنانچہ آپ تشریف لائے۔ آدمی ہمراہ لے کر آئے۔ ابوطلحہ کی بیوی نے ... پاس کھانا بہت کم ہے۔ آپ نے فرمایا جلدی نہ کرنا اور میرے آنے سے پہلے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور دس دس آدمیوں کو اندر آ کر کھانے کی اجازت دی ... اس طرح سب نے کھانا کھایا اور کچھ بچ بھی رہا۔

۵۶۴ $\frac{16}{9}$ امام احمد بن فرات رازی (د)

آپ کی کنیت ابومسعود ہے۔ شہر رے کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث، اصفہان کے محدث اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ انہوں نے عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ، یزید بن ہارون، ابن ابی فدیک اور عبدالرزاق سے حدیث کا سماع کیا اور اساتذہ فن سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کیے۔ اور ان سے ابوداؤد، ابن ابی عاصم فریابی، عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن مندہ، عبداللہ بن جعفر بن فارس اور دوسرے لوگوں نے حدیث بیان کی ہے۔

fat.com

ابراہیم بن محمد طیان کہتے ہیں: میں نے ابومسعود سے سنا ہے فرماتے تھے: میں نے ایک ہزار سات سو اساتذہ سے ۱۵ لاکھ احادیث لکھی ہیں۔ ان میں سے پانچ لاکھ میں نے اپنی تصانیف میں درج کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: میرے خیال میں مسند احادیث کو ابنِ فرات سے زیادہ جاننے والا کوئی آدمی باقی نہیں رہا۔ ابوعروبہ حرانی کہتے ہیں: یہ حفظ میں ابوبکر بن ابوشیبہ اور اور پختگی میں احمد بن سلیمان رہاوی کے برابر ہیں۔ ابنِ عدی کہتے ہیں: میرے علم میں ان کی ایک روایت بھی منکر نہیں ہے راست گو اور حافظِ حدیث ہیں۔ اثرم کہتے ہیں: میں نے احمد بن حنبل سے سنا ہے فرماتے تھے: نیلگوں آسمان کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو ابومسعود رازی سے زیادہ یاد رکھنے والا کوئی نہیں ہے۔ ابومسعود کا اپنا بیان ہے کہ میں نے بارہ سال کی عمر میں حدیث لکھنا شروع کی تھی اور ۱۸ سال کی عمر میں میرے حفظ وضبط کا چرچا دور ونزدیک پھیل چکا تھا۔ کسی نے ابوبکر امین سے پوچھا ابومسعود اور شاذکونی سے زیادہ حافظ کون ہے؟ بولے مسند احادیث ابومسعود کو زیادہ یاد ہیں۔ اور منقطع شاذکونی کو۔

میں کہتا ہوں آج کل جزء ابن الفرات بہت اعلیٰ کتاب سمجھی جاتی ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سب عورتوں سے ہمبستری کی اور آخر میں ایک ہی دفعہ غسل کر لیا۔

آپ نے شعبان ۲۵۸ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ نیز اس سال بہت سے مشاہیر کا انتقال ہوا جن میں سے قابلِ ذکر درج ذیل ہیں۔

حفص بن عمرو ربالی، فضل بن یعقوب رخامی، محمد بن اسمٰعیل حسانی، محمد بن عمر ابو مذعور، عبدہ بن عبداللہ صفار کوفی، ابوعبیدہ بن ابی السفر۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

۵۶۵ $\frac{17}{9}$ امام احمد بن ازہر بن منیع بن سلیط العبدی النیسابوری (س ق)

آپ کی کنیت ابوالازہر ہے۔ نیشاپور کے رہنے والے قابلِ اعتماد حافظِ حدیث ہیں۔ طلبِ علم کے لیے بہت سفر کئے اور مختلف ممالک میں گھومے پھرے۔ حج کے موقعہ پر سفیان بن عیینہ کو دیکھا مگر ان سے حدیث کے سماع کا اتفاق نہیں ہوا۔ ابنِ نمیر، یعلی اور محمد ابنائے عبید، اسباط بن محمد، عبدالرزاق، ابوضمرہ لیثی، وہب بن جریر اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام نسائی، ابنِ ماجہ، ابنِ خزیمہ، ابوحامد بن شرقی، محمد بن حسین قطان اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ان کے رفیقانِ سفر محمد بن رافع اور ذہلی نے بھی ان سے حدیث بیان کی ہے خود کہا کرتے تھے مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث لکھی ہے۔

ابوالازہر علمائے محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: صدوق ہیں۔ امام نسائی اور دارقطنی کہتے ہیں: لا بأس بہ۔ ابن شرقی کہتے ہیں: مجھ سے کسی نے کہا تم عراق کی طرف سفر کیوں نہیں کرتے؟ میں نے کہا میں وہاں جا کر کیا کروں؟ جب کہ ہمارے پاس ناقدینِ حدیث ذہلی، ابوالازہر اور احمد بن یوسف موجود ہیں۔ کہتے ہیں: جب امام یحییٰ بن معین نے ابوالازہر

t.com

پر ان کے فضائل میں عبدالرحمٰن سے بیان کردہ احادیث کا انکار کیا تو اس نے کہا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب تک میں ایک درہم صدقہ میں نہیں دوں گا یہ حدیث بیان نہیں کروں گا۔

موصوف ۲۶۳ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے شیبانی کی یہ حدیث ملی ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو رجم کیا ہے؟ بولے ہاں میں نے پھر پوچھا سورت نور کے اترنے سے پہلے یا بعد؟ فرمایا یہ مجھے معلوم نہیں۔

۵۶۶ $\frac{18}{9}$ امام محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم مصری د س

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ مصر کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور اپنے زمانہ کے فقیہ ہیں۔ ۱۸۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ابن وہب، ابوضمرہ، ابن ابی فدیک، شافعی، اشہب، اسحاق بن فرات اور متعدد دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ علم فقہ اپنے والد اور امام شافعی سے سیکھا۔ ان سے امام نسائی، ابن خزیمہ، ابن صاعد، ابن ابی حاتم، ابوبکر بن زیاد، اصم اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

امام نسائی فرماتے ہیں: ثقہ ہیں اور ایک دفعہ لا باس بہ کہا۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں نے فقہائے صحابہ اور تابعین کے اقوال کو ان سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں ثقہ ہیں، صدوق ہیں اور امام مالک کے تلامذہ میں سے مصر کے ایک فقیہ ہیں۔ ابو اسحاق شیرازی کہتے ہیں: فتنہ خلق قرآن میں ان کو مشورہ معتزلی قاضی ابن ابی داؤد کے پاس لے جایا گیا۔ لیکن انہوں نے اس کی کوئی بات نہیں مانی۔ بالآخر ان کو واپس بھیج دیا گیا۔ مصر میں علم کی ریاست ان پر ختم تھی۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں: یہ اسناد کو اچھی طرح یاد نہیں رکھتے تھے۔

میں کہتا ہوں انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے رد علی الشافعی، کتاب احکام القرآن [illegible] العراق وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

آپ ۲۶۸ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابن عباس کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں کہ ان سے ام ہانی نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی کہ میرا بھائی علی کہتا ہے کہ وہ ایک ایسے آدمی کو قتل کرے گا جسے میں پناہ دے چکی ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا جس کو تم نے پناہ دی ہے اس کے لیے پناہ ہے۔

سعید بن عثمان کہتے ہیں: میں نے محمد بن عبداللہ کو ایک چھوٹے سے خچر پر دیکھا جس پر وہ اس طرح سوار تھے کہ ان کی دم کے بال اکھڑے ہوئے تھے کہ رستے میں راستہ دو راستہ تک وہ پڑھتے جا رہے تھے اور ان کے بدن پر کپڑے ہوتے تھے حالانکہ اگر چاہتے تو قیمتی لباس پہن سکتے تھے کیونکہ امیر کبیر تھے لیکن متواضع، منکسر المزاج اور قابل اعتماد عالم تھے اہل مصر کسی کو ان کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔

۵۶۷ ۱۹/۹ امام احمد بن سعید بن صخر دارمی سرخسی (خ م د ت ق)

آپ کی کنیت ابوجعفر ہے۔ سرخس کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ انہوں نے نضر بن شمیل، عبد الصمد بن عبد الوارث، جعفر بن عون اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے نسائی کے سوا تمام اصحاب صحاح ستہ روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی ان سے ایک آدمی کے واسطہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عثمان کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بے سینگ کی بکری سینگ والی سے بدلا لے گی۔

ان سے ان کے شیوخ میں سے محمد بن مثنی عنزی اور متاخرین میں سے ابوبکر بن خزیمہ روایت کرتے ہیں سرخس کے قاضی بھی رہے ہیں۔ علم میں سربرآوردہ تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ہمارے پاس ان سے بڑا کوئی خراسانی فقیہ نہیں آیا۔

ابوعمرو مستملی کہتے ہیں: ہم بیماری کے دنوں میں ان کی بیمار پرسی کے لیے گئے تو انہوں نے دس ہزار درہم کی وصیت کی اور متعدد غلام آزاد ہوئے۔

میں کہتا ہوں آپ ۲۶۳ھ میں فوت ہوئے اور اس سال درج ذیل علماء نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

زاہد عراق سری بن مغلس سقطی، علی بن شعیب سمسار، علی بن مسلم طوسی، مقری رے محمد بن عیسیٰ تیمی، محمد بن یحییٰ بن ابی حزم قطعی، یوسف بن قطان رازی، ہارون بن سعید ایلی اور احمد بن سعید ہمدانی مصری۔

۵۶۸ ۲۰/۹ امام ابراہیم بن یعقوب جوزجانی (د ت س)

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ بلند پایہ حافظِ حدیث، نزیلِ دمشق اور اس کے محدث ہیں۔ حسین بن علی جعفی، یزید بن ہارون، جعفر بن عون، شبابہ اور ان کے طبقہ سے بہت زیادہ علم حاصل کیا اور امام احمد بن حنبل سے فن فقہ کی تحصیل کی اور ان سے ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابوزرعہ، محمد بن جریر، ابن جوصا، ابوبشر دولابی اور دوسرے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔

امام نسائی نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: انہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ وہاں منبر پر بیٹھ کر حدیث بیان کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل ان سے خط و کتابت کرتے تھے جس سے ان کو بڑی قوت حاصل ہوتی تھی اور ان کے مکتوب منبر پر لوگوں کو پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ ابن عدی کہتے ہیں: حضرت علی پر حملے کیا کرتے تھے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: قابل اعتماد حافظِ حدیث اور مختلف کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی طبیعت میں حضرت علی سے انحراف تھا۔

ابو دحداح کہتے ہیں: آپ ذیقعدہ ۲۵۹ھ میں فوت ہوئے بعض دوسرے لوگوں نے سالِ وفات ۲۵۶ھ بتایا

t.com

۔۔ انہوں نے مضطرب کے بیان میں ایک کتاب تصنیف کی ہے۔

۵۶۹ ۲۱/۹ امام حجاج بن شاعر ثقفی بغدادی (م د)

آپ کی کنیت ابو محمد اور اسم گرامی حجاج بن یوسف بن حجاج ہیں۔ قبیلہ بنو ثقیف سے تعلق رکھتے ہیں اور بغداد میں رہنے والے یکتائے روزگار حافظ حدیث اور اس فن کے امین ہیں۔ ان کے والد لقب الشاعر کے لقب سے مشہور تھے۔ [illegible] نے ابو داؤد طیالسی، یعقوب بن ابراہیم، ابو نضر، حجاج اعور اور ان کے طبقے سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابو داؤد، بقی بن مخلد، ابو یعلیٰ، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محاملی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: ثقہ اور حافظ ہیں۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں: یہ بخاری جیسے سو آدمیوں سے بہتر ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ابو عبید محاملی کا یہ قول ملا ہے۔ کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ ایک دفعہ حجاج بن شاعر کو کسی کو کہتے ہوئے سنا۔ اللہ کے دشمن! تو جھوٹ کہتا ہے۔ اللہ کے دشمن! تو جھوٹ کہتا ہے۔ ان سے اس [illegible] پوچھا گیا تو بولے میں نے پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کے لیے اپنے عضو کو نالی میں رکھ کر پیشاب کیا ہے۔ شیطان آکر کہتا ہے کہ تیری پیٹھ پر پیشاب کے چھینٹے پڑ گئے تھے۔ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ ایک دن اسی حال سے [illegible] اس کے آخر میں پرنالہ تھا ان کو شک پڑ گیا کہ نامعلوم میرے کپڑوں پر چھینٹے پڑے ہیں یا نہیں جب [illegible] نہ کر سکے تو آکر پرنالے کے نیچے بیٹھ گئے اور [illegible] لگے اب میرا شک دور ہو گیا ہے۔

میں کہتا ہوں: موسوسین کو پیش آنے والے واقعات میں سے یہ ایک عجیب واقعہ ہے۔

صالح جزرہ کہتے ہیں میں نے حجاج بن شاعر سے سنا، فرماتے تھے: میری ماں نے مجھے [illegible] روٹیاں پکا کر [illegible] نے خشک کر کے ایک تھیلے میں ڈال لیں اور علم پڑھنے کے لیے شہر [illegible] میں شبابہ کی خدمت میں [illegible] میں سو دن رہا اور ہر روز ایک روٹی دجلہ میں بھگو کر کھا لیتا تھا۔ جب روٹیاں ختم ہو گئیں تو [illegible]

ابن قانع کہتے ہیں آپ رجب ۲۵۹ھ میں فوت ہوئے۔ اسی سال [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] نے اسحاق بن وہب علاف واسطی، بشر بن مطر سامری، علی بن [illegible] [illegible] محمود بن [illegible] اور اسحاق بن ابراہیم لؤلؤ البغوی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

۵۷۰ ۲۲/۹ امام حمید بن زنجویہ ازدی نسائی

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ نساء کے رہنے والے ماہر حافظ حدیث اور کتاب الاموال اور کتاب [illegible] کے مصنف ہیں۔ انہوں نے نضر بن شمیل، یزید بن ہارون، جعفر بن عون، سعید [illegible] اور ان کے طبقے سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابو داؤد سجستانی، نسائی، ابراہیم حربی، ابن صاعد، محمد بن خریم دمشقی [illegible]

[illegible] دوسرے لوگ [illegible]

ابو عبید کہتے ہیں: ہمارے پاس خراسان کے نوجوانوں سے ابن زنجویہ اور احمد بن شبویہ جیسا آدمی نہیں آیا۔ امام نسائی فرماتے ہیں: حمید ثقہ ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں۔ انہوں نے نسار میں عمل بالسنۃ کو رائج کیا۔ ایک دوسرے محدث نے کہا ہے یہ ثقہ، حجت اور کبار علماء میں سے ہیں۔

آپ ۲۵۱ھ میں فوت ہوئے ان کے والد کا نام مخلد بن قتیبہ ہے۔

۵۷۱ ۲۲/۹ امام خُشَیش بن اَصرم نسائی (د س)

آپ کی کنیت ابو عاصم ہے۔ نسار کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث، حجت اور کتاب الاستقامہ کے مصنف ہیں۔ انہوں نے اس کتاب میں اہل بدعت کا رد کیا ہے۔ عبداللہ بن بکر، روح بن عبادہ، عبدالرزاق اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابوداؤد، نسائی، علی بن محمد بن علان، ابوبکر بن ابی داؤد، احمد بن عبدالوارث عسال اور دوسرے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔

امام نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ رمضان ۲۵۳ھ میں مصر میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۷۲ ۲۴/۹ امام زُہیر بن محمد بن قُمَیر مَروَزی نزیل بغداد (ق)

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ مرو کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور اہل علم کے پیشوا ہیں۔ بغداد میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے روح بن عبادہ، ابو النضر، عبدالرزاق، عبیداللہ بن موسیٰ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابن ماجہ، احمد بن عمر بزار، ابن صاعد، محاملی اور حسین بن عیاش روایت کرتے ہیں۔

سراج کہتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: ثقہ، راست گو، پرہیزگار اور زاہد تھے۔ آخر عمر میں بغداد سے نکل کر طرطوس کی سرحدی چھاؤنی میں منتقل ہو گئے۔ اور فوت ہونے تک وہیں رہے تھے۔ ابو القاسم بغوی کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کے بعد ان سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ میں نے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے چالیس سال سے گوشت کی خواہش ہے لیکن میں نہیں کھاتا۔ جب روم میں فاتحانہ داخل ہوں گا تو وہاں کی غنیمت سے گوشت کھاؤں گا۔ محمد بن زہیر کہتے ہیں: میرے والد رمضان المبارک میں ۹۰ دفعہ قرآن حکیم ختم کرتے تھے۔

آپ ۲۵۷ھ کے آخر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۷۳ ۲۵/۹ امام اَعْیُن بغدادی

آپ کی کنیت ابوبکر اسم گرامی محمد بن ابی عتاب حسن بن ظریف بغدادی ہے۔ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور ایک پختہ کار عالم ہیں۔ روح بن عبادہ، یزید بن ہارون، فریابی اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام مسلم نے اپنی صحیح کے مقدمہ میں ابن ابی الدنیا، بغوی، سراج اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

ابنِ حبان نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد بن حنبل کو جب ان کی وفات کی خبر ملی تو فرمایا میں ان پر رشک کرتا ہوں فوت ہوگئے اور حدیث کے سوا کسی دوسرے علم کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔

جمادی الاخری سنہ ۲۴۰ھ میں شروع بڑھاپے میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالےٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے ورتار کا یہ قول ملا ہے۔ کہتے ہیں: میں نے امام شعبہ سے پوچھا آپ نے ابو زبیر کی حدیث کیوں چھوڑ دی ہے؟ بولے میں نے ان کو وزن کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے تولتے وقت کوئی چیز اپنے حق سے زیادہ لے لی تھی۔ اس لیے میں ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔

۵۷۴ $\frac{۲۶}{۹}$ امام فضل بن سہل الاعرج بغدادی (ذ ش م دت ن)

آپ کی کنیت ابو العباس اور لقب اعرج ہے۔ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ ان کے مشائخ میں سے ہیں حسین بن علی جعفی، ہاشم بن قاسم، شبابہ بن سوار اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ابن ماجہ کے سوا تمام اصحاب صحاح ستہ، ابن صاعد، محاملی، محمد بن مخلد اور دوسرے بہت سے ان سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ [illegible] اور اتقان کے ساتھ موصوف ہیں۔

امام نسائی اور دوسرے محدثین نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ [illegible] کوئی فرد اور غریب حدیث بھی ان سے فوت نہیں ہوتی تھی۔ احمد بن حسین صوفی کہتے ہیں: فضل بن سہل حفظ حدیث کے سلسلہ میں ایک آفت تھے۔ میں کہتا ہوں: آپ نے تقریباً ۸۰ سال عمر پاکر صفر سنہ ۲۵۵ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ہمیں ان کی عالی موافقات حاصل ہوئی ہیں۔

۵۷۵ $\frac{۲۷}{۹}$ الحافظ الکبیر صاعقہ فارسی بغدادی

آپ کی کنیت ابو یحییٰ، نام گرامی محمد بن عبدالرحیم اور لقب صاعقہ ہے۔ [illegible] کی وجہ سے عدوی عمری کہلاتے ہیں۔ فارس کے رہنے والے تھے [illegible] سکونت پذیر ہوگئے تھے۔ یزید بن ہارون، روح بن عبادہ، ابو احمد زبیری، عفان اور ان کے طبقہ سے بہت سی حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام مسلم اور ابن ماجہ کے سوا باقی اصحاب صحاح ستہ، ابو بکر بن ابی داؤد، ابن صاعد، [illegible] محاملی اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔

خطیب کہتے ہیں: متقن، ضابط، عالم اور حافظ حدیث تھے۔ محمد بن [illegible] کہتے ہیں: ان کے [illegible] قوی حافظہ کی وجہ سے ان کا لقب صاعقہ (بجلی) پڑ گیا تھا۔ بڑے کام کا [illegible] تھے۔ امام [illegible] فرماتے ہیں: ثقہ ہیں۔ سنہ ۱۸۵ھ میں پیدا ہوئے اور شعبان سنہ ۲۵۵ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو سعید کی یہ حدیث ملی ہے [illegible]

رہ سکتا ہوں جب کہ صور پر مقرر شدہ فرشتہ نے صور کو اپنے منہ میں رکھ لیا ہے اور پھونک مار دینے کی اجازت کا منتظر کھڑا ہے کہ ادھر اجازت ملے اور ادھر وہ پھونک مار دے۔ صحابہؓ نے کہا ہم کیا کہیں؟ فرمایا یہ کہو حسبنا اللہ نعم الوکیل۔

۵۷۶ ۲۸/۹ امام محمد بن عبد الملک بن زنجویہ بغدادی غزال

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور امام احمد کے تلمیذِ خاص ہیں۔ طلبِ علم کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کیے ہیں۔ انہوں نے یزید بن ہارون، عبدالرزاق، محمد بن یوسف فریابی، زید بن حباب، جعفر بن عون اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے اصحابِ سننِ اربعہ، ابویعلیٰ، ابنِ صاعد، محاملی کے دونوں صاحبزادے اور عبدالرحمان بن ابی حاتم اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔

امام نسائی اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ علمِ حدیث ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔

آپ جمادی اُخریٰ ۲۵۸ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

متعدد مواقع پر ہمیں ان کی عالی احادیث حاصل ہوئی ہیں۔

۵۷۷ ۲۹/۹ امام محمد بن یحییٰ بن موسیٰ الاسفرائینی (م)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ متقن اور حافظِ حدیث ہیں۔ حیویہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ انہوں نے سعید بن عامر ضبعی، ابوالنضر، ابوعاصم، عبیداللہ بن موسیٰ، ابومسہر اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابوالعباس سراج، ابنِ خزیمہ، ابوعوانہ اسفرائینی اور محمد بن محمد بن رجار روایت کرتے ہیں۔ ابوعوانہ فرمایا کرتے تھے: ایک محمد بن یحییٰ ہمارے ہیں اور ایک محمد بن یحییٰ تمہارے ہیں۔ ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی مذکور کا ہم پلہ اور نظیر قرار دیتے تھے۔

میں کہتا ہوں ظاہر یہ ہے کہ حیویہ ان کے والد یحییٰ کا لقب ہے۔ آپ نے ۸ ذی الحجہ ۲۵۹ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ان کے واسطہ سے میری حدیث مسندِ ابی عوانہ میں مذکور ہے۔

۵۷۸ ۳۰/۹ شیخ الاسلام وامام الحفاظ امام محمد بن اسماعیل بخاری (ت)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یمان جعفی کی طرف نسبتِ ولاء کی وجہ سے جعفی کہلاتے ہیں۔ جامع الصحیح اور دیگر کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ شوال ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۵ھ میں پہلے پہل حدیث کا سماع شروع کیا۔ بچپن ہی میں امام عبداللہ بن مبارک کی تمام تصانیف ازبر کر لیں۔ سر سے والد کا سایہ اُٹھ جانے کی بنا پر یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ محمد بن سلام بیکندی اور محمد بن یوسف بیکندی سے اپنے شہر کی مروی احادیث کا سماع کرنے کے بعد ۲۱۰ھ میں

اپنی والدہ ماجدہ اور بھائی کے ساتھ سفر پر نکلے۔ بلخ میں مکی بن ابراہیم، بغداد میں عفان، مکہ معظمہ میں مقری، شام میں ابو المغیرہ اور فریابی، بصرہ میں ابو عاصم، کوفہ میں عبید اللہ بن موسیٰ، عسقلان میں آدم، حمص میں ابو الیمان اور دمشق میں [illegible] سے حدیث کا سماع کیا۔ ابھی آپ کی داڑھی نہیں نکلی تھی کہ آپ نے حدیث کی تعلیم دینا اور کتابیں تصنیف کرنا شروع کر دی تھیں۔

آپ ذکاوت، علم اور تورع و عبادت میں سربرآوردہ روزگار تھے۔ اور ان سے امام ترمذی، فقیہ محمد بن نصر مروزی، صالح بن محمد جزرہ، مطین، ابن خزیمہ، ابو قریش محمد بن جمعہ، ابن صاعد، ابن ابی داؤد، ابو عبد اللہ فربری، ابو حامد بن [illegible] منصور بن محمد بزدوی، ابو عبد اللہ محاملی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے فن حدیث سیکھا۔

آپ نحیف الجسم تھے نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد، رنگ گندمی تھا۔ خود فرماتے ہیں جب میں [illegible] سال میں داخل ہوا تو میں نے اپنے شیخ عبید اللہ بن موسیٰ کے زمانہ میں قضایا الصحابہ والتابعین اور ان کے فتاویٰ کی کتاب تصنیف کرنا شروع کر دی تھی۔ اور اسی دوران میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس [illegible] تاریخ کبیر لکھی۔ نیز فرماتے ہیں: میں نے ایک ہزار سے زیادہ شیوخ سے حدیث لکھی ہے۔

امام صاحب کے مناقب بیان کرتے ہوئے ان کے وراق محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں [illegible] اور ایک دوسرے محدث سے سنا ہے فرماتے تھے۔ امام بخاری اپنی نوجوانی میں حدیث کا سماع کرنے کے لیے [illegible] حلقہ ہائے درس میں حاضر ہوا کرتے تھے لیکن دوسرے طلبا کی طرح لکھتے نہیں تھے۔ اس وقت [illegible] انہیں ملامت کی کہنے لگے آپ لوگوں نے مجھے بہت ملامت کی ہے۔ اچھا تو آپ نے [illegible] لائیے [illegible] اپنی تحریر کردہ احادیث نکالیں جو تعداد میں پندرہ ہزار سے زیادہ تھیں [illegible] سنا دیں اور ہم نے ان کے حفظ کے مطابق اپنی کتابوں کی اصلاح کی۔ پھر فرمانے لگے آپ کہتے [illegible] بے کار گھوم پھر کر اپنا وقت ضائع کرتا ہوں؟ اب تم مجھے کہاں پر کوئی شخص فوقیت [illegible] ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے تھے مجھے ایک لاکھ [illegible] اور دو لاکھ [illegible] زیر آسمان کے نیچے امام بخاری سے زیادہ حدیث جاننے والا کوئی نہیں [illegible] ایک الگ ضخیم کتاب میں تحریر کیے ہیں جو عجائبات پر مشتمل ہیں۔

آپ، امام مسلم، ابوداؤد اور ترمذی سب کے سب مقری کی کتاب اربعین کے [illegible] عید الفطر کی رات ۲۵۶ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا اور اسی سال [illegible] عبد اللہ بن یزید مقری اور محمد بن عثمان بن کرامہ نے انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے شقیق کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں کہ [illegible] کے ساتھ تھا۔ دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: قیامت سے پہلے چند دن [illegible] میں جہالت اترے گی، علم اٹھ جائے گا اور ہرج زیادہ ہو جائے گا اور ہرج کا معنی قتل ہے۔

امام مسلم نے یہ حدیث اسی سند سے اپنی صحیح میں [illegible]

fat.com

الاعمش یوں سمجھو کہ میری سند میں ذکر ہونے والے راوی ابوالوفت نے یہ امام مسلم سے سُنی ہے۔

۵۷۹　$\frac{۳۱}{۹}$　حافظ العصر امام ابوزُرعہ رازی　(س ت ن)

آپ کا اسمِ گرامی عبیداللہ بن عبدالکریم بن یزید ہے۔ بنسبتِ ولاء کی وجہ سے قرشی کہلاتے ہیں۔ شہرِ رے کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے ابونعیم، قبیصہ، خلاد بن یحییٰ، مسلم بن ابراہیم، قعنبی، محمد بن سابق اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کرنے کے لیے حرمین، عراق، شام، جزیرہ، خراسان اور مصر کا سفر کیا۔ حفظ و ذکاء، دین و اخلاص اور علم و عمل میں یکتائے روزگار تھے۔ ان سے ان کے شیوخ میں سے حرملہ، ابوحفص فلاس اور ایک جماعت، مسلم، ان کے خالہ زاد بھائی حافظ ابوحاتم، ترمذی، ابنِ ماجہ، نسائی، ابنِ ابی داؤد، ابوعوانہ، سعید بن عمرو بردعی، ابنِ ابی حاتم، محمد بن حسین قطان اور دوسرے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔ السابق واللاحق میں ابراہیم بن اورمہ حافظ کا فلاس کے واسطے سے ابوزرعہ سے روایت کرنا ثابت ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن احمد سے سنا ہے فرماتے تھے ایک دفعہ امام ابوزرعہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو میرے والد کہنے لگے بیٹا! میں اپنے نوافل کی بجائے اس شیخ کے ساتھ مذاکرہ علمیہ کو غنیمت سمجھتا ہوں صالح بن محمد کہتے ہیں: میں نے ابوزرعہ سے سنا　　فرماتے تھے، میں نے ابنِ ابی شیبہ سے ایک لاکھ اور ابراہیم بن موسیٰ سے بھی ایک لاکھ احادیث لکھی ہیں۔ میں نے پوچھا کیا آپ ان میں سے مجھے ایک ہزار احادیث زبانی لکھا سکتے ہیں؟ فرمانے لگے نہیں ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ اگر ان میں سے کوئی حدیث میرے سامنے پڑھی جائے تو میں اس کو پہچان سکتا ہوں۔ امام ابوزرعہ سے ایک آدمی نے فتویٰ پوچھا کہ اس نے اس بات پر طلاق دینے کی قسم کھائی ہے کہ آپ کو ایک لاکھ حدیث یاد ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو ایک لاکھ حدیث یاد نہیں تو میری بیوی کو طلاق) آپ بولے اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو۔ ابنِ ابی شیبہ کہتے ہیں: میں نے ابوزرعہ سے بڑا حافظ کوئی نہیں دیکھا، صغانی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک ابوزرعہ امام احمد کے ہم پلہ ہیں۔ علی بن جنید کہتے ہیں: میں نے ابوزرعہ سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔ امام ابویعلیٰ موصلی فرماتے ہیں: ابوزرعہ کا دیکھنا ان کی غائبانہ ناموری سے بہت زیادہ ہے۔ ان کے پاس مسائل، رجال اور تفسیر کا بہت زیادہ علم محفوظ تھا۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: میں نے ابوزرعہ سے سنا ہے فرماتے تھے مجھے مختلف قرأت کے متعلق دس ہزار احادیث یاد ہیں۔ یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ سے زیادہ متواضع کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ عبدالواحد بن غیاث کہتے ہیں ابوزرعہ نے اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ابوحاتم فرماتے ہیں ابوزرعہ نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا اور میں کوئی ایسا آدمی نہیں جانتا جو اس علم کو ان کی طرح سمجھتا ہو۔ ان جیسا زاہد میں نے کم ہی دیکھا ہے۔

امام ابوزرعہ نے سن شیخوخت کو پہنچنے کے بعد ۲۶۴ھ میں جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اس سال محدثِ مصر احمد بن عبدالرحمان بن وہب بحشل، امام ابوابراہیم مزنی فقیہ اور امام یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی تینوں کا مصر میں انتقال ہوا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوامامہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انسان! تیرے لیے زائد چیز کا خرچ کر دینا بہتر ہے اور اس کو بند رکھنا برا ہے۔ رزق کفاف پر تجھے کوئی ملامت نہیں۔ پہلے اپنے اہل و عیال پر خرچ کر اور اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔

ہمیں یہ حدیث عبدالملک سے ایک دوسری سند ابن عساکر سے بھی ملی ہے۔

۵۸۰ ۳۲/۹ محدثِ جزیرہ امام رُہاوی (اس)

آپ کی کنیت ابوالحسین نام احمد بن سلیمان اور لقب محدث جزیرہ ہے۔ ممتاز اور قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ زید بن حباب، جعفر بن عون، مسکین بن بکیر، یحییٰ بن آدم اور بعد کے لوگوں سے بہت زیادہ علم حاصل کیا۔ آپ حدیث کا خزانہ تھے ان سے امام نسائی، ابوعروبہ، محمد بن عبداللہ مکحول وغیرہ روایت کرتے ہیں نیز انہوں نے عبدالرحمان بن ابی حاتم کی طرف بہت سی احادیث لکھ کر بھیجیں اور ان کو ان کی روایت کی اجازت دی۔

آپ ۲۶۱ھ میں فوت ہوئے۔ امام نسائی نے ان کا تذکرہ کیا تو فرمایا ثقہ، مامون اور حدیث کو یاد رکھنے والے امام استاذ ہیں۔ اس سال مشاہیر علماء میں سے مندرجہ ذیل کا بھی انتقال ہوا۔

شیخ واسط شعیب بن ایوب صریفینی، ابوشعیب صالح بن زیاد طوسی مقری جزیرہ، محدث علی بن حرب اور ان کے بھائی اور ابویزید بسطامی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عمران بن حصین کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے ایک آدمی سے پوچھا کیا تم نے اس مہینہ کے آخری دنوں کے روزے رکھے ہیں؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: رمضان ختم ہونے کے بعد ان کے بدلے دو دن کے روزے رکھ لینا۔ امام مسلم نے ان کی سند سے یہ حدیث اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔

۵۸۱ ۳۳/۹ امام احمد بن سیّار بن ایوب مَروَزی (س)

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ مرو کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث، امام، فقیہ اور بڑی سمجھ والے ہیں۔ انہوں نے عثمان بن مہران، عفان بن مسلم، سلیمان بن حرب، یحییٰ بن بکیر، صفوان بن صالح اور ان کے طبقہ سے مختلف علاقوں میں جا کر حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے محمد بن نصر مروزی، نسائی، ابن خزیمہ، محمد بن عقیل بلخی، ابوالعباس دغولی، حاجب بن احمد طوسی اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

امام بخاری نے عن احمد عن محمد بن ابی بکر المقدمی سے جو روایت کی ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سند میں احمد بن سیار مراد ہیں۔ انہوں نے مرو کی تاریخ میں ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں میں نے سنا ہے میرے والد ان کی تعریف میں مبالغہ کرتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ یہ بہت بڑے فقیہ اور عالم ہیں۔

Marfat.c

... یہ مذہب ہیں ... ب توجیہ تھے اور ان کی توجیہات میں سے یہ ہے کہ یہ صرف جمعہ کے لیے اذان ا...
تکبیر تحریمہ ... رفع یدین کے وجوب کے قائل تھے۔ بعض ائمہ ان کو علم وفضل میں امام عبداللہ بن مبارک سے تشبیہ دیتے ...
آپ ... سال عمر پاکر ۲۶۶ھ میں فوت ہوئے۔

اس سال ایک عمر رسیدہ شیخ احمد بن شیبان رملی، مسند احمد بن یونس بن مسیب ضبی اصفہانی، محدثِ بلخ عیسیٰ بن احمد عسقلانی اور فقیہ مصر محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم کا انتقال ہوا۔

امام احمد بن یسار اپنے زمانہ میں حدیث کے امام اور علم کے خزانہ تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ زہد، دانائی اور عبادت میں ... ممتاز تھے۔ امام دارقطنی نے ان کی توثیق کی ہے۔

۵۸۲ $\frac{۳۴}{۹}$ الامام القُدوۃ العجلی کوفی

آپ کی کنیت ابوالحسن اور اسم گرامی احمد بن عبداللہ بن صالح عجلی ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ طرابلس الغرب جا بسے تھے۔ آپ نے اپنے والد، حسین بن علی جعفی، شبابہ، محمد بن یوسف فریابی، یعلیٰ بن عبید اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ان کے صاحبزادے صالح نے اپنی کتاب فی الجرح والتعدیل میں روایت کی ہے اور یہ بہت مفید کتاب ہے۔ جو ان کے وسیع حافظہ پر دلالت کرتی ہے۔ عباس دوری نے ان کا تذکرہ کیا تو فرما... لگے ہم ان کو امام احمد اور امام یحییٰ کا ہمثل سمجھتے تھے۔

میں کہتا ہوں ان سے سعید بن عثمان، عثمان بن حدید البیری، سعید بن اسحاق اور مسندِ اندلس محمد بن فطیس غافقی نے علم حدیث حاصل کیا ہے۔ یہ فرمایا کرتے تھے جو شخص کہے کہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے اور جو حضرت علی کی رجعت پر ایمان رکھتا ہے وہ بھی کافر ہے۔ کہتے ہیں یہ فتنہ خلق قرآن میں مغرب کی طرف بھاگ گئے اور خلوت گزینی اور عبادت گذاری کے لیے وہیں مقیم ہوگئے۔

آپ ۱۸۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۶۱ھ میں طرابلس میں فوت ہوئے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے مجھے ان ... کوئی حدیث حاصل نہیں ہوئی۔ اور میرے خیال میں انہوں نے چند حکایات کے سوا کوئی حدیث بیان بھی نہیں کی۔

۵۸۳ $\frac{۳۵}{۹}$ امام عیسیٰ بن شاذان بصری قطان

آپ ایک ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ عبداللہ بن رجاء، ابوعمرو حوضی اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوداؤد، ابوعروبہ، علی بن عبداللہ بن مبشر، ابن ابی داؤد اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ابوعبید کہتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے حنبلی سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ میں نے کہا عیسیٰ بن شاذان بھی نہیں؟ فرمانے لگے عیسیٰ بن شاذان بھی نہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الامین

کا ایمان، ان کی فقہ اور ان کی حکمت پائیدار ہے۔ آپ ۲۴۲ھ کے بعد تک زندہ رہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۸۴ ۳۶/۹ امام عمار بن رجاء تغلبی استر آبادی

آپ کی کنیت ابو یاسر ہے۔ نامور حافظ حدیث اور ایک مسند کے مصنف ہیں۔ یزید بن ہارون، محمد بن بشر عبدی، حسین جعفی، زید بن حباب، یحییٰ بن آدم، حریمی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ نے بہت سا علم جمع کیا اور کتابیں تصنیف کیں اور لمبی عمر پائی۔ اور ان سے ابونعیم بن عدی، احمد بن محمد بن معروف، ان کے آخری شاگرد محمد بن حسین ادیب بندار بن ابراہیم قاضی، جعفر بن شہزیل اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابو سعد ادریسی کہتے ہیں: یہ فاضل، دیندار اور کثیر العبادت والزہد تھے۔ ان کی قبر زیارت گاہ عام ہے۔

آپ ۲۶۷ھ میں جرجان میں فوت ہوئے۔

۵۸۵ ۳۰/۹ امام وزدولی جرجانی

آپ کی کنیت ابو یعقوب اور اسم گرامی اسحاق بن ابراہیم بن موسیٰ ہے۔ راست گو حافظ حدیث اور ایک مسند کے مصنف ہیں۔ طلب علم کے لیے سفر کیا اور عبید اللہ بن موسیٰ، سعد بن عبد الحمید، آدم بن ابی ایاس اور ایک بڑی جماعت سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے عبد الرحمٰن بن عبد المؤمن جرجانی، ابراہیم بن موسیٰ جرجانی، محمد بن احمد بن حفص اور کچھ دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ ثقہ تھے ۲۵۹ھ میں فوت ہوئے۔ میرے لیے ان کی روایت کردہ احادیث میں سے کسی حدیث کی تخریج ثابت

۵۸۶ ۳۱/۹ امام رمادی بغدادی (ثقہ)

آپ کی کنیت ابو العباس، نام فضل بن یعقوب بغدادی ہے۔ بغداد کے رہنے والے ثقہ حافظ ہیں۔ آپ نے حجاج اعور، محمد بن یوسف فریابی، اور حسن بن یحییٰ، اسد السنۃ، یزید بن یحییٰ دمشقی، یحییٰ بن سکن اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری، ابن ماجہ، ابن صاعد، محاملی، ابن خزیمہ، ابن مخلد اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام دارقطنی کہتے ہیں ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میں نے ان سے حدیث لکھی ہے اور ثقہ ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ ۲۵۸ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبد اللہ بن مسعود کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ اس حدیث کے راوی یحییٰ بن سکن منفرد ہیں۔

نیز اس سند سے حضرت عبد اللہ بن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں سب سے بڑی سورت سورۃ البقرہ ہے اور اس میں سب سے بڑی آیت آیۃ الکرسی ہے۔

fat.com

۵۸۷ $\frac{۳۹}{۹}$ امام بحرانی قیسی بصری (ع)

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام محمد بن معمر بن ربعی ہے۔ آپ بصرہ کے رہنے والے قابلِ اعتماد حافظِ حدیث ہیں۔ ابو اسامہ، حرمی بن عمارہ، روح بن عبادہ اور ان کے طبقہ سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ اور ان سے تمام اصحابِ صحاح ستہ، ابن ابی عاصم، ابوبکر بن ابی داؤد، ابن خزیمہ اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔

آپ ۲۵۶ھ میں فوت ہوئے۔ بحرانی کبیر جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور جن کا نام عباس ہے۔ ان سے دو سال بعد تک زندہ رہے۔

۵۸۸ $\frac{۴۰}{۹}$ امام حاشد بن اسماعیل غزال بخاری

آپ غزال کے لقب سے مشہور ہیں۔ بخارا کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث، شاش کے محدث اور حدیث کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔ انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ، وہب بن جریر، مکی بن ابراہیم اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ انہوں نے طلبِ علم کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کیے۔ اور ان سے محمد بن یوسف فربری، بکر بن منیر، محمد بن اسحاق سمرقندی، احمد بن محمد بن آدم شاشی اور دوسرے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔ ہیثم بن کلیب ان سے نہیں ملے۔

آپ ۲۶۱ھ اور ایک قول کے مطابق ۲۶۲ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

عباس بن سورہ کہتے ہیں۔ میں نے ابوجعفر مسندی سے سنا ہے کہتے ہیں ہمارے حافظِ حدیث تین ہی شخص ہیں محمد بن اسماعیل، حاشد بن اسماعیل اور یحییٰ بن سہیل۔

میں کہتا ہوں ابن سہیل نے سفر کیے اور ابو عاصم نبیل اور ان جیسے دوسرے اہلِ علم سے حدیث کا سماع کیا۔ لیکن ان کو شہرت حاصل نہیں ہوئی۔ اور نہ مجھے ان کے مناسب حالات ملے ہیں۔

۵۸۹ $\frac{۴۱}{۹}$ حافظ رمادی بغدادی (ق)

آپ کی کنیت ابوبکر اسم گرامی احمد بن منصور ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور حجت ہیں۔ ہمیں ان کی بہت حدیثیں ملی ہیں۔ انہوں نے یزید بن ہارون، ابوداؤد، زید بن حباب، ابوالنضر، عبدالرزاق اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ نے ایک مسند بھی تصنیف کی ہے۔ آپ حفظ اور معرفت کے ساتھ موصوف تھے اور ان سے ابن ماجہ، اسماعیل قاضی، محاملی، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابوعوانہ، اسماعیل صفار اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابوحاتم نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابن اردمہ اصفہانی کہتے ہیں اگر کوئی آدمی یہ کہے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ہے اور دوسرا کہے ہم سے رمادی نے حدیث بیان کی ہے تو دونوں برابر ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ نے ۸۳ سال عمر پائی اور ربیع الثانی ۲۶۵ھ میں انتقال کیا۔ اسی سال مسندِ بغداد سعدان بن نصر

t.com

مخرمی، مسند موصل علی بن حرب طائی، محدث عبداللہ بن ایوب مخرمی، شیخ صوفیہ ابوحفص نیساپوری اور فقیہ مغرب محمد بن سحنون مالکی نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۵۹۰ $\frac{۴۲}{۹}$ امام احمد بن یوسف بن خالد نیشاپوری (م دس ق)

آپ کی کنیت ابوالحسن اور لقب حمدان ہے۔ آپ ممتاز حافظ حدیث اور محدث نیساپور ہیں۔ آپ نے حفص بن عبداللہ ابوالنضر، محمد بن عبید طنافسی، عبدالرزاق اور ایک دوسری جماعت سے حدیث کا سماع کرنے کے لیے کوفہ، بصرہ، حجاز، یمن شام اور جزیرہ کا سفر کیا اور ان سے امام مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابوحامد ابن الشرقی، ابوحامد بن بلال محمد بن حسین قطان اور دوسرے لوگوں نے حدیث بیان کی ہے۔ خود فرمایا کرتے تھے میں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے تیس ہزار احادیث لکھی ہیں۔

میں کہتا ہوں ان کی عدالت اور جلالت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ انہوں نے ۸۲ سال عمر پائی اور ۲۶۴ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمۃ اللہ تعالےٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے غفرانك (الٰہی! میں تیری مغفرت کا خواستگار ہوں)

ایک دوسری سند سے حضرت ام حبیبہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ وضو کرے۔

۵۹۱ $\frac{۴۳}{۹}$ الحافظ المتقن سَمُّوْیَہ عبدی اِصْفہانی

آپ کی کنیت ابوبشر اور اسم گرامی اسماعیل بن عبداللہ ہے۔ اصفہان کے رہنے والے موثق اور حافظ ہیں۔ آپ نے حسین بن حفص، بکر بن بکار، ابونعیم، ابومسہر غسانی، سعید بن ابی مریم، علی بن عیاش اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے محمد بن احمد بن یزید، ابوبکر بن ابی داؤد، عبداللہ بن جعفر بن احمد بن فارس اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابوالشیخ کہتے ہیں۔ حدیث کے حافظ اور ضابط تھے۔ فن حدیث میں علماء ان سے مذاکرات کیا کرتے تھے۔ ابونعیم حافظ کہتے ہیں آپ کا شمار حفاظ حدیث اور فقہاء میں ہوتا ہے۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں: صدوق ہیں۔ میں کہتا ہوں: جو شخص ان کے روایت کردہ فوائد میں غور کرے گا اس کو اس علم سے ان کی وابستگی کا علم ہو جائے گا۔ آپ ۲۶۷ھ میں فوت ہوئے اور اسی سال اسحاق بن ابراہیم بن شاذان فارسی، مسند مصر بحر بن نصر خولانی، مسند عباس بن عبداللہ ترقفی، مسند محمد بن عزیز ایلی، تلمیذ طیالسی یونس بن حبیب اصفہانی اور محدث شہیر یحییٰ بن محمد بن یحییٰ ذہلی نے انتقال فرمایا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمرو کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہر صدی میں میری امت میں سابقون (سبقت کرنے والے) ہوں گے۔

یہ حدیث بہت غریب ہے اور اس کی سند صالح ہے۔

۵۹۲ ۴۴/۹ الحافظ الکبیر امام ابو حاتم رازی

آپ کا اسم گرامی محمد بن ادریس بن منذر حنظلی ہے۔ رے کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث اور چوٹی کے عالم ہیں۔ ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ خود فرماتے ہیں: میں نے ۲۰۹ھ میں حدیث لکھنا شروع کر دی تھی۔

میں کہتا ہوں: انہوں نے داڑھی نکلنے سے پہلے سفر کیا اور عبید اللہ بن موسیٰ، محمد بن عبد اللہ انصاری، اصمعی، ابو نعیم، ہوذہ بن خلیفہ، عفان، ابو مسہر اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور عرصہ دراز تک سفر میں رہے۔ خود فرماتے ہیں: میں اپنے پہلے سفر میں سات سال گھر سے باہر رہا اور ایک ہزار فرسنگ سے زیادہ پیدل چلا۔ پھر میں نے میلوں کی گنتی چھوڑ دی اور بیس سال کی عمر میں بحرین سے مصر تک، وہاں سے رملہ تک اور وہاں سے طرطوس تک پیدل سفر کیا۔

میں کہتا ہوں آپ عبید اللہ سے ان کی وفات سے دو مہینہ پہلے ملے۔ خود کہتے ہیں میں نے نفیلی سے ۱۴ ہزار احادیث لکھیں اور مجھ سے محمد بن مصفی نے بعض احادیث کا سماع کیا اور ان سے یونس بن عبد الاعلیٰ، محمد بن عوف طائی، ابو داؤد، نسائی، ابو عوانہ، [illegible] علی بن ابراہیم قطان، ابو عمرو احمد بن محمد بن حکیم، عبد الرحمٰن بن حمدان جلاب، عبد المومن خلف نسفی اور بہت سے دوسرے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔

موسیٰ بن اسحاق انصاری قاضی کہتے ہیں۔ میں نے ابو حاتم سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ احمد بن سلمہ حافظ کہتے ہیں میں نے محمد بن یحییٰ کے بعد حدیث کو ابو حاتم سے زیادہ یاد رکھنے اور اس کے معنی کو زیادہ جاننے والا کوئی نہیں دیکھا امام نسائی فرماتے ہیں: ثقہ ہیں ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے ابو الولید طیالسی کے دروازے پر اعلان کیا کہ جو شخص مجھے غریب احادیث سنائے میں اسے فی حدیث ایک درہم انعام دوں گا۔ وہاں امام ابو زرعہ اور ان سے کم عمر کے بہت سے لوگ موجود تھے۔ میری غرض یہ تھی کہ کوئی مجھے ایسی غریب حدیث بتائے جو میں نے ابھی تک نہیں سنی تو میں اس کے بیان کرنے والے محدث کی خدمت میں جاؤں اور ان سے بالمشافہ وہ روایت سنوں مگر کسی کو مطلوبہ حدیث بیان کرنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔ نیز میں نے اپنے والد سے سنا ہے فرماتے تھے ایک دفعہ امام محمد بن یحییٰ ذہلی (جو امام زہری کی احادیث کے خصوصی عالم تھے) رے تشریف لائے تو میں نے انہیں امام زہری کی ۱۳ احادیث سنائیں جن میں سے وہ صرف تین حدیثیں جانتے تھے۔

خود فرماتے ہیں: میں ۲۱۴ھ میں بصرہ میں رہتا تھا میں نے اپنے سارے کپڑے بیچ دیئے۔ ان کی قیمت بھی ختم ہو گئی تو میں نے دو دن فاقے میں بسر کیے۔ پھر میں نے اپنے ساتھی کو صورتِ حال سے آگاہ کیا تو وہ بولا میرے پاس صرف ایک دینار ہے۔ چنانچہ اس نے اس میں سے نصف مجھے دے دیا۔ ایک دفعہ ہم سمندر سے باہر نکلے تو ہمارا سفر خرچ ختم ہو گیا۔ ہم تین دن کچھ کھائے بغیر پیدل چلتے رہے اور ہم اپنے جسموں میں کمزوری محسوس کرنے لگے۔ ہمارے ایک

ساتھی عمر رسیدہ بزرگ تھے وہ تو بیہوش ہو کر گر گئے ہم نے انہیں ہلانے اور ہوش میں لانے کی بہتیری کوشش کی لیکن بے سود رہی۔ باقی دونوں ساتھی مایوس ہو کر چل پڑے لیکن ابھی تین میل کا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ میں بھی بیہوش ہو کر گر پڑا میرا ساتھی مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کو دور ساحل پر ایک کشتی نظر آئی جس سے مسافر نیچے اتر رہے تھے اس نے کپڑا ہلا ہلا کر انہیں اپنی طرف متوجہ کیا چنانچہ وہ آئے اور اسے پانی پلایا۔ اس نے کہا میرے دو رفیق راستہ میں گرے پڑے ہیں [illegible] چنانچہ مجھے ہوش آئی تو میں نے دیکھا کہ ایک آدمی میرے منہ پر پانی کے چھینٹے ڈال رہا ہے [illegible] پھر وہ لوگ ہمارے بزرگ ساتھی کو بھی لے آئے اور جب تک ہمارے جسموں میں طاقت نہ آئی [illegible] وہیں ٹھیرے رہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس بن مالک کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں ایک دفعہ [illegible] میں حضرت ابوبکر صدیق نے سورت بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ میں نے سوچا [illegible] پڑھنے لگے تو ہم نے کہا سو آیتیں پڑھیں گے۔ لیکن انہوں نے ساری سورت ختم کر کے دم لیا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگ صحابہ کو دیکھا کہ گرنے کے لیے جھک رہے ہیں۔

امام ابوحاتم نے ۸۲ سال عمر پا کر شعبان ۲۷۷ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا اور اسی سال [illegible] محدث کوفہ محمد بن حسین بن ابی الحنین کوفی صاحب المسند نے انتقال کیا۔

۵۹۲   ۲۵/۹   امام ابن البرقی زہری مصری

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور اسم گرامی محمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم زہری ہے [illegible] سے زہری کہلاتے ہیں۔ مصر کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث، نامور فقیہ اور [illegible] ابی سلمہ تنیسی، اسد بن موسیٰ، عبدالملک بن ہشام، محمد بن یوسف فریابی، ابو عبداللہ [illegible] سماع کیا۔ اور امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین سے بھی یہ علم حاصل کیا۔ آپ [illegible] عمر بن بجیر اور ایک اور جماعت نے روایت کی ہے۔

امام نسائی فرماتے ہیں: لا باس بہ۔ ابن یونس کہتے ہیں ثقہ ہیں [illegible] انہیں برقی اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ برقہ شہر میں تجارت کے لیے جایا کرتے تھے [illegible]

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن [illegible] کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کوئی چیز [illegible] ساتھی سے جدا نہ ہو اسے اختیار ہے اگر وہ چیز لینا چاہے تو لے [illegible] کر سکتا ہے، لیکن جب اس سے جدا ہو جائے تو [illegible]

Marfat.c

۵۹۴ ۴۶/۹ مذکورُ الصدر کے بھائی امام احمد بن عبداللہ بَرقی

آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے بھائی کی طرح عمرو بن سلمہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ اور معرفۃ الصحابہ میں ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ جب کہ ان سے احمد بن علی مدائنی روایت کرتے ہیں۔ آپ متقنین حفاظ میں شمار ہوتے ہیں۔

ان کو رمضان المبارک ۲۷۰ھ میں گھوڑے نے دولتی ماری تھی جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ امام طبرانی کو وہم ہوا ہے حالانکہ وہ ان سے بکثرت احادیث روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے سیرت کی کتاب ان کے بھائی عبدالرحیم بن عبداللہ سے سنی اور غلطی سے یہ سمجھا کہ ان کا نام احمد ہے۔

۵۹۵ ۴۷/۹ الحافظ الکبیر امام اَثرم اِسکافی

آپ کی کنیت ابو بکر، اسمِ گرامی احمد بن محمد بن ہانی اور لقب اثرم ہے۔ امام احمد بن حنبل کے تلمیذ خاص، نامور حافظِ حدیث اور چوٹی کے عالم ہیں۔ ابو نعیم، ہوذہ بن خلیفہ، احمد بن اسحاق حضرمی، عبداللہ بن بکر سہمی، عبداللہ بن صالح مصری عفان، ابو الولید، قعنبی مسدد اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ جب کہ ان سے امام نسائی سنن میں، موسیٰ بن ہارون، ابن صاعد، علی بن ابی طاہر قزوینی، عمر بن محمد بن عیسیٰ جوہری، احمد بن محمد بن شاکر اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔ انہوں نے علل حدیث میں بھی ایک کتاب لکھی ہے اور ان کا شمار یگانۂ روزگار حفاظ میں ہوتا ہے۔

ابو بکر خلال کہتے ہیں: آپ جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ جب عاصم بن علی بغداد میں تشریف لائے تو انہوں نے کوئی ایسا آدمی تلاش کیا جو کتابوں سے فوائد نکال کر ان کو دے مگر ابو بکر جیسا کوئی آدمی نہ ملا۔ تاہم یہ اپنی نو عمری کی وجہ سے ان کو پسند نہ آئے۔ لیکن جب انہوں نے تنقید کرنا شروع کی کہ یہ غلط ہے اور یہ وہم ہے تو عاصم بہت خوش ہوئے اثرم عجیب قسم کے بیدار مغز اور ہوشیار تھے۔ حتیٰ کہ امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین کہتے تھے یوں لگتا ہے کہ ان کے والدین میں سے ایک ضرور جن ہے۔ ابو بکر بن صدقہ کہتے ہیں: میں نے ابراہیم اصفہانی سے سنا ہے فرماتے تھے۔ اثرم ابو زرعہ سے زیادہ حدیث کو حفظ اور ضبط کرنے والے تھے۔ محمد بن اشکاب کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ایوب مقابری سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اثرم کے والدین میں سے ایک جن تھا۔ حسن بن علی بن عمر فقیہ کہتے ہیں۔ ایک دفعہ خراسان سے دو محدث حج کرنے کے لیے آئے ان میں سے ایک ایک طرف بیٹھ کر ایک مجمع کو حدیث لکھانے لگے اور اسی طرح دوسرے ایک طرف بیٹھ کر دوسرے مجمع کو حدیث لکھانے لگے۔ اثرم درمیان میں بیٹھ گئے اور جو کچھ دونوں نے لکھایا سب لکھ لیا۔

میں کہتا ہوں میرا خیال ہے کہ انہوں نے ۲۶۰ھ کے بعد داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اور اپنے پیچھے سنن میں ایک

t.com

نفیس کتاب چھوڑ گئے جس سے ان کی امامت اور وسیع حافظ کا پتہ چلتا ہے۔

مجھے اپنی سند سے ابنِ صاعد کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث ملی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو اس میں کچھ زیادتی یا کمی ہو گئی جب فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں کوئی نئی تبدیلی ہوئی ہے۔ اس پر آپ نے منہ پھیرا اور دو سجدے کیے۔

ابنِ صاعد نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوبکر اثرم نے محمد بن منہال عن یزید کے واسطے سے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں۔ ہم نے کہا کہ آپ نے اتنی رکعت نماز پڑھی ہے۔ اور باقی حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۹۶ $\frac{۴۸}{۹}$ امام قُبَیطہ بَصری

آپ کی کنیت ابو علی نام حسن بن سلیمان اور لقب قبیطہ ہے۔ بصرہ کے رہنے والے [illegible] حافظ حدیث ہیں آپ نے مصر میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ اور ابو نعیم، ابو غسان نہدی، عبداللہ بن یوسف تنیسی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ جبکہ ابوبکر بن خزیمہ، ابوبکر بن زیاد نیساپوری اور ایک دوسری جماعت ان سے حدیث بیان کرتی ہے۔ ابنِ یونس نے ان کو قوتِ لفظ کے ساتھ موصوف کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ۲۶۱ھ میں مصر میں فوت ہوئے۔

۵۹۷ $\frac{۴۹}{۹}$ امام داوٗد بن علی اَصفہانی بغدادی

آپ کی کنیت ابو سلیمان ہے۔ اصفہان کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور مجتہد فقیہ ہیں۔ [illegible] کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ اور عمرو بن مرزوق، قعنبی، سلیمان بن حرب، [illegible] عبدی سے حدیث کا سماع کیا۔ امام شافعی سے علم فقہ سیکھا اور بہت سی کتابیں تصنیف [illegible] جانتے تھے۔ خطیب کہتے ہیں: پرہیزگار، امام اور عبادت گذار، زاہد تھے۔ ان کی کتابوں میں [illegible] محفوظات ہے لیکن ان سے روایتیں بہت کم مروی ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے [illegible] یعقوب داودی اور عباس بن احمد مذکر حدیث بیان کرتے ہیں۔

ابو اسحاق طبقات الفقہاء میں لکھتے ہیں: آپ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور اسحاق [illegible] زہد اور قناعت کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ ثعلب کہتے ہیں: داود کی عقل اس کے علم سے زیادہ [illegible] ہیں ان کی مجلس میں ۴۰۰ جبہ پوش حاضر رہتے تھے۔ ابو عمرو احمد بن مبارک مستملی کہتے ہیں میں نے داود کو اسحاق بن راہویہ کی بات رد کرتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ ان کی ہیبت کی وجہ سے ان سے [illegible] کی بات رد نہیں کر سکتا تھا۔

میں کہتا ہوں امام احمد بن حنبل نے داود کو اپنے ہاں آنے سے روک دیا تھا اور موصوف انہیں اس لیے [illegible] تھے کہ وہ قرآن کو محدث کہتے تھے۔ ابن کامل کہتے ہیں: آپ رمضان المبارک ۲۷۰ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے واسطے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ جب کہ بیوہ کو اپنے معاملے میں اختیار ہے۔ جب تک وہ اپنے اولیاء کو ناراض نہ کرے جب اولیاء سے راضی کرنے اور وہ انہیں ناراض کرنے کی کوشش کرے۔ تو اس کا معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش کر دیا جائے۔

اس سند میں عباس منکر نا قابل اعتماد ہیں۔

۵۹۸ $\frac{۵۰}{۹}$ الحافظ الحجۃ امام صاغانی بغدادی (م ۴)

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام محمد بن اسحاق ہے۔ آپ نامور حافظ حدیث حجت اور محدث بغداد ہیں۔ یزید بن ہارون، روح بن عبادہ، یعلی بن عبید، ابومسہر، سعید بن ابی مریم اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام بخاری کے سوا تمام اصحاب صحاح ستہ، ابن خزیمہ، ابوعوانہ، اسماعیل صفار، ابوالعباس اصم، شجاع بن جعفر اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں۔ آپ پختہ کار اور صدوق ہیں۔ ابومزاحم خاقانی کہتے ہیں۔ ابوبکر صاغانی کو اپنے وقت میں امام یحییٰ بن معین کے ساتھ تشبیہ دی جاتی تھی۔ ابوبکر خطیب کہتے ہیں پختہ کار، متقن، وسیع الروایت اور دین میں پکے تھے نیز سنت پر کاربند ہونے کی وجہ سے مشہور تھے۔

ابن کامل کہتے ہیں آپ نے صفر ۲۷۰ھ میں انتقال کیا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت زید بن ثابت کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کا پتہ نہ دوں؟ کثرت سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کرو۔

۵۹۹ $\frac{۵۱}{۹}$ امام محمد بن اشکاب بغدادی (خ د س)

آپ کی کنیت ابوجعفر ہے۔ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ مشہور محدث امام علی بن حسین بن ابراہیم بن زعلان کے بھائی ہیں اور ان سے عمر میں چھوٹے ہیں۔ انہوں نے ابونضر، عبدالصمد بن عبدالوارث، اسماعیل بن عمر اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ جب کہ ان سے امام بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن صاعد، محاملی، محمد بن مخلد اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابوحاتم کہتے ہیں آپ صدوق ہیں۔ ایک قول کے مطابق انہوں نے ۸۰ سال عمر پاکر بروز عاشورا ۲۶۱ھ میں انتقال کیا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیمار کی بیمارپرسی کرے اور اس کے پاس سات مرتبہ یوں کہے اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک۔ اگر اس کی موت نہیں آئی تو ضرور شفایاب ہو جائے گا۔

Marfa

۶۰۰ ⁵²⁄₉ الحافظ الکبیر امام ابن وارہ رازی

آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور نام محمد بن مسلم بن عثمان بن وارہ ہے۔ آپ نے ابو عاصم، فریابی، ابو نعیم، ابو مغیرہ، عبداللہ بن [illegible] اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے نسائی، امام بخاری صحیح کے سوا دوسری کتابوں میں، محمد بن مسیب ارغیانی، ابوبکر بن مجاہد، ابن ابی حاتم اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں ثقہ اور صدوق ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ابوزرعہ ان کی بہت تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے۔ فضلک رازی کہتے ہیں: میں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے سنا ہے فرماتے تھے جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں سب سے بڑے حافظ ابن الفرات، ابن وارہ اور ابوزرعہ ہیں۔ نسائی کہتے ہیں ثقہ اور علم حدیث کے ماہر ہیں۔ [illegible] کہتے ہیں [illegible] محدث گذرے ہیں۔ ان کے زمانہ میں روئے زمین پر ان جیسا کوئی آدمی نہیں تھا۔ اور وہ یہ ہیں ابو حاتم، ابوزرعہ اور ابن وارہ۔ ابن خراش کہتے ہیں۔ ابن وارہ اس فن کے عالم، ضابط اور امین تھے۔ ایک رات میں ان کے پاس تھا ابو اسحاق [illegible] اور ان کے اساتذہ کا ذکر آیا تو فوراً ان میں سے [illegible] شیوخ کے نام گنا دیئے۔ عثمان بن خرزاذ کہتے ہیں میں نے [illegible] سے سنا ہے فرماتے تھے میرے پاس محمد بن مسلم آئے اور دوران گفتگو کھڑی باتیں کرنے لگے میں نے پوچھا کس شہر کے رہنے والے ہو؟ بولے رے کا رہنے والا ہوں۔ آپ کو میری خبر نہیں ملی؟ آپ نے میری خبر نہیں سنی؟ [illegible] کے لیے [illegible] کرنے والا ہوں۔ میں نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت ابن ابی الشعر [illegible] نے روایت کی ہے؟ بولے [illegible] اساتذہ نے۔ میں نے کہا کس کس نے؟ بولے ابونعیم اور قبیصہ نے۔ یہ سنتے ہی میں نے [illegible] اے غلام! مجھے [illegible] میں نے اس [illegible] سے لگائے۔ اور کہا مجھے اندیشہ ہے کہ تم میرے پاس سے [illegible] ہمارے [illegible] تم سے حدیث بیان کی ہے۔ زکریا ساجی کہتے ہیں: ابن وارہ ابو کریب کے پاس آئے [illegible] ہی کہنے لگے آپ کو میری خبر نہیں پہنچی؟ آپ کو میری خبر نہیں ملی؟ [illegible] طلب [illegible] میں ابن وارہ ہوں۔ یہ سن کر ابو کریب کہنے لگے وارہ وما وارہ وما ادراک ما وارہ [illegible] سے اٹھو جاؤ بخدا میں تمہیں اور جس قوم میں تم ہو گے حدیث نہیں بیان کروں گا۔ ابن [illegible] کہتے ہیں ابن وارہ نے ابو کریب کے دروازے پر دستک دی۔ انہوں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ تو بولے میں علم حدیث کی [illegible] کا باپ ابن وارہ ہوں۔

میں کہتا ہوں یہ رمضان المبارک ۲۷۰ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے [illegible] کا یہ قول ملا ہے فرماتے ہیں حضرت علی یہ انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے یاقوت کی دل کے لیے، فیروزہ کی آنکھ کے لیے، چینی لوہے کی قوت کے لیے اور عقیق کی [illegible] کے لیے۔ یاقوت کی انگوٹھی پر لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین، فیروزہ کی انگوٹھی پر اللہ الملک، لوہے کی انگوٹھی پر العزۃ للہ اور عقیق کی انگوٹھی پر [illegible] لا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ نقش تھا۔

[illegible]

ہوتا ہے کہ اسی نے اس کو وضع کیا ہے۔

۶۰۱ ۵۳/۹ امام یعقوب بن شیبہ بن صلت سدوسی بصری

آپ کی کنیت ابو یوسف ہے۔ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور بہت بڑے عالم ہیں۔ آخر میں بغداد میں جا بسے تھے۔ المسند الکبیر المعلل کے مصنف ہیں۔ اس سے اچھی کوئی مسند نہیں لکھی گئی مگر ناتمام رہی۔ انہوں نے علی بن عاصم، یزید بن ہارون، روح بن عبادہ، ابو بدر سکونی، ابو النضر اور ان کے بعد کے لوگوں سے حدیث کا بہت سماع کیا۔ حتی کہ امام یحییٰ بن معین کے تلامذہ اور ان کے طبقہ کے لوگوں سے بھی حدیثیں لکھیں اور ان سے ان کے پوتے محمد بن احمد بن یعقوب، یوسف بن یعقوب ازرق اور ایک دوسری جماعت نے استفادہ کیا ہے۔

خطیب بغدادی اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ آپ حدیث کے کبار علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ وسیع دنیا کے مالک اور حسین و جمیل تھے۔ ازہری کہتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ انہوں نے چالیس لحاف ان کاتبوں کے لیے تیار کرائے جو مسند کی تبییض کے سلسلہ میں رات کو ان کے گھر رہتے تھے۔ مسند کی تخریج پر انہیں دس ہزار دینار خرچ کرنا پڑے تھے۔ ازہری کا بیان ہے کہتے ہیں ان کی مسند میں سے مصر میں صرف حضرت ابو ہریرہؓ کی مسند کے دو سو جزء دیکھے گئے۔ ازہری کہتے ہیں ان کی مسند میں سے عشرہ مبشرہ، عبداللہ بن مسعود، عمار، عباس اور بعض موالی کے مسند پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

میں کہتا ہوں مجھے پتہ چلا ہے کہ ان کے لکھے ہوئے حضرت علیؓ کے مسند پانچ جلدوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ ابن کامل کہتے ہیں یہ فقیہ اور عالم ہونے کے ساتھ ساتھ باہیبت سردار بھی تھے۔ احمد بن معذل اور حارث بن مسکین کے تلامذہ میں سے ہیں خلق قرآن کے مسئلہ میں توقف کے قائل تھے۔

میں کہتا ہوں آپ ربیع الاول ۲۶۲ھ میں فوت ہوئے۔ مجھے ان کی مسند کی صرف ایک جلد دستیاب ہوئی ہے یہ ایک دفعہ عراق کے قاضی مقرر ہوئے تھے پھر توقف کی وجہ سے انہیں کسی اور جگہ حاکم مقرر نہیں کیا گیا۔

۶۰۲ ۵۴/۹ امام محمد بن سنجر جرجانی

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ بہت بڑے حافظ حدیث ہیں۔ ان کی حدیث ہمیں مشکل ہی سے حاصل ہوئی ہے مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت علیؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں تنزیل السجدۃ اور ھل اتی علی الانسان پڑھا کرتے تھے۔

میں نے اپنے شیخ قطب کی کتاب تاریخ مصر اور دوسری کتابوں سے نقل کیا ہے کہ محمد بن عبداللہ بن سنجر جرجانی صاحب المسند نے یزید بن ہارون، فریابی، ابو مغیرہ خولانی، ابو نعیم، ابو عاصم، خالد بن مخلد، اسد بن موسیٰ اور حمیدی سے حدیث کا سماع کیا ہے ان سے عیسیٰ بن مسکین، احمد بن عمرو بن منصور، محمد بن مسیب ارغیانی، محمد بن دلیل، عبدالجبار بن احمد سمرقندی، ابراہیم بن محمد بن ضحاک، عبدالرحمٰن بن احمد رشدینی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

t.com

ابن السنی کی کتاب "القناعۃ" میں ابراہیم بن محمد بن ضحاک کی ابن سنجر سے روایت کردہ ایک حدیث مذکور ہے۔ قطب الدین کہتے ہیں میرے پاس ان کی تصنیف مسند علی موجود ہے جس میں وہ یعلی بن عبید، یزید ابن ہارون اور دوسرے بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں ابن سنجر ثقہ ہیں۔ ابن سنجر کا اپنا بیان ہے کہ میں نے طلب حدیث کے لیے سفر کیا تو اسحاق کوسج بھی میرے ساتھ تھے۔ اس وقت میرے پاس نو ہزار دینار تھے۔ اسحاق کوسج مجھے حدیث لکھ کر دیتے تھے۔ وہ جس شہر میں جاتے شادی کر لیتے اور میں ان کی طرف سے مہر ادا کرتا تھا۔

میں کہتا ہوں ابن سنجر نے مصر کی عملداری میں قطابہ نامی ایک بستی میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابن یونس کہتے ہیں آپ ربیع الاول ۲۵۸ھ میں فوت ہوئے۔

۶۰۳ $\frac{۵۵}{۹}$ امام عباس بن محمد بن حاتم دُوری بغدادی

آپ کی کنیت ابوالفضل ہے۔ بنو ہاشم کی طرف نسبت ولاء کی وجہ سے ہاشمی کہلاتے ہیں۔ نامور حافظ حدیث ہیں۔ امام یحییٰ بن معین سے شرف تلمذ رکھتے ہیں۔ آپ ۱۸۵ھ میں پیدا ہوئے۔ حسین بن علی جعفی، یعقوب بن ابراہیم، عبدالوہاب بن عطاء، شبابہ، یحییٰ بن ابی بکیر اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے اصحاب سنن اربعہ، ابوبکر بن بخری، ابوالعباس اصم، اسماعیل صفار اور دوسرے لوگوں نے حدیث بیان کی ہے۔

امام نسائی فرماتے ہیں ثقہ ہیں۔ اصم کہتے ہیں میں نے اپنے اساتذہ میں ان سے اچھی حدیث بیان کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ میں کہتا ہوں انہوں نے امام یحییٰ بن معین سے روایت کرنے والے رجال میں ایک مجلد میں ایک بہت مفید کتاب لکھی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہیں اس علم میں خوب بصیرت حاصل تھی۔

صفر ۲۷۱ھ میں فوت ہوئے اور اسی سال محمد بن حماد طہرانی اور محمد بن سنان قزاز نے انتقال فرمایا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے معاویہ بن قرۃ عن ابیہ کی روایت ملی ہے کہتے ہیں [illegible] درخت پر چڑھے تو دوسرے صحابہ ان کی باریک باریک پنڈلیاں دیکھ کر ہنسنے لگے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] دونوں پنڈلیاں میزان میں احد پہاڑ سے بھاری ہیں۔

۶۰۴ $\frac{۵۶}{۹}$ الامام المسند ابوقِلابۃ الرَّقاشی

آپ کا اسم گرامی عبدالملک بن محمد بن عبداللہ رقاشی ہے۔ آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور نامور امام ہیں۔ بڑے عابد [illegible] تھے اور محدث بصرہ کے لقب سے ملقب تھے ۱۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ یزید بن ہارون، عبداللہ بن [illegible] انصاری، ابو عاصم اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ والد کی وراثت اور اپنی [illegible] کے پیش نظر [illegible] طرف متوجہ ہو گئے تھے اور ان سے ابن ماجہ، ابن صاعد، ابوبکر نجاد، ابو سہل بن زیاد، قطان، ابراہیم بن علی [illegible] اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

Marfat.c

امام دارقطنی فرماتے ہیں: صدوق ہیں لیکن زبانی حدیث بیان کرنے کی وجہ سے غلطیاں بہت کرتے ہیں۔ احمد بن کامل قاضی کہتے ہیں ان کے متعلق یہ حکایت مشہور ہے کہ دن اور رات میں چار سو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔ ابن کامل قاضی کہتے ہیں ان کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ انہوں نے ۶۰ ہزار حدیث زبانی بیان کیں۔ ابو عبید آجری کہتے ہیں میں نے ان کے متعلق امام ابوداؤد سے پوچھا تو فرمایا امین اور مامون ہیں۔ میں نے ان سے حدیث لکھی ہے۔ محمد بن جریر کہتے ہیں میں نے ابو قلابہ سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ ان کی عالی احادیث غیلانیات میں مذکور ہیں۔ ان میں سے ان کے واسطہ سے ابو جحیفہ کی ایک یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو کسی چیز سے ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

کہتے ہیں ابو قلابہ کی والدہ نے جب کہ یہ ان کے پیٹ میں تھے خواب میں دیکھا کہ اس نے ایک ہدہد کو جنم دیا ہے معبر نے کہا اگر تمہارا یہ خواب صحیح ہے تو تم ایک ایسے بچے کو جنم دو گی جو کثرت سے نماز پڑھے گا۔

۶۰۵ ۵۷/۹ الحافظ الکبیر امام ابو اُمیہ بغدادی ثم طرسوسی

آپ کا نام گرامی محمد بن ابراہیم بن مسلم بغدادی ہے۔ بہت بڑے حافظ حدیث اور ایک مسند کے مصنف ہیں۔ انہوں نے عبداللہ بن بکر سہمی، عبدالوہاب بن عطاء، روح بن عبادہ، جعفر بن عون، ابو مسہر اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابو عوانہ، ابن جوصاء، ابوبکر بن زیاد نیساپوری، ابو علی حصائری، عثمان بن محمد سمرقندی اور دوسرے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔

امام ابوداؤد اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ فقیہ ابوبکر بن خلال نے ان کا ذکر کیا تو فرمایا حدیث میں امام ہیں اور بہت بلند قدر ہیں۔

مجھے ان کی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے حلال مال سے مسجد تعمیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر تعمیر کرتا ہے۔

ابو سعید بن یونس کہتے ہیں انہوں نے جمادی الاخری ۲۷۳ھ میں طرطوس میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

میں کہتا ہوں مجھے ان احادیث کے سوا جو ثقفیات میں مذکور ہیں۔ ان کی عالی احادیث کے دو جزء دستیاب ہوئے ہیں۔

۶۰۶ ۵۸/۹ امام محمد بن عوف بن سفیان طائی حمصی (د)

آپ کی کنیت ابو جعفر ہے آپ شہر حمص کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں، محدث شام کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ نے عبیداللہ بن موسیٰ، فریابی، ابو المغیرہ، ابو مسہر، آدم بن ابی ایاس، عبدالسلام بن عبدالحمید سکونی اور دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابوداؤد، ابن جوصاء، عبدالرحمان بن ابی حاتم، خیثمہ بن سلیمان، عبدالغافر بن سلامہ اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ شام کی صحیح اور ضعیف حدیث کے عالم ہیں۔ ابن جوصاء کا ان پر ہی اعتماد ہے اور وہ خاص طور پر

اہل حمص کی حدیث ان سے ہی پوچھتے تھے۔

میں کہتا ہوں بہت سے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے اور ان کے علم و عقل کی تعریف کی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے بھی ان سے ایک حدیث سنی ہے جو انہوں نے ان کو اپنے والد سے بیان کی تھی۔

آپ ۲۷۳ھ کے وسط میں فوت ہوئے اور اسی سال محدث کوفہ ابو عمرو احمد بن عبد الجبار عطاردی، محدث حمص ابو عتبہ احمد بن فرج حجازی حمصی، محدث نیشاپور ابو احمد محمد بن عبد الوہاب عبدی فراء وغیرہ نے انتقال کیا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت واثلہ بن اسقع کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹی قسم کھانے سے ملک بنجر ہو جاتے ہیں۔

۶۰۷ $\frac{۵۹}{۹}$ الامام الحجۃ الفسوی الفارسی (ت س)

آپ کی کنیت ابو یوسف اور اسم گرامی یعقوب بن سفیان بن جوان فارسی ہے۔ آپ ممتاز حافظ حدیث اور التاریخ الکبیر والمشیخہ کے مصنف ہیں۔ آپ نے ابو عاصم، انصاری، مکی بن ابراہیم، عبید اللہ بن موسیٰ، ابو مسہر، حیان بن ہلال، سعید بن ابی مریم اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، ابن ابی حاتم، محمد بن حمزہ بن عمارہ، عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ نحوی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے طلب حدیث کے لیے تیس سال سفر کیا۔ ابو زرعہ دمشقی کہتے ہیں: عقلمند اور باوقار انسانوں میں سے ہمارے پاس یعقوب بن سفیان آئے جن کی مثال دیکھنے سے اہل عراق عاجز آ گئے۔ اور دوسرے حرب بن اسماعیل ہیں اور یہ مجھ سے لکھنے والے میرے تلامذہ میں سے ہیں۔ محمد بن داؤد فارسی کہتے ہیں وہ ایک نیک انسان یعقوب بن سفیان نے حدیث بیان کی ہے کہتے ہیں یہ حضرت عثمان کی شان میں کچھ نازیبا الفاظ کہتے تھے مگر یہ صحیح نہیں۔

انہوں نے ابو حاتم رازی سے ایک مہینہ پہلے ۲۷۷ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ [illegible] ان کی [illegible] میں مذکور ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو آپ پوچھتے یہ ہدیہ ہے یا صدقہ ہے؟ اگر جواب ملتا کہ ہدیہ ہے تو آپ اپنا ہاتھ بڑھاتے اور اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ صحابہ سے فرماتے تم کھا لو۔

۶۰۸ $\frac{۶۰}{۹}$ الحافظ الحجۃ امام یوسف بن سعید بن مسلم مصیصی (س)

آپ کی کنیت ابو یعقوب ہے مصیصہ کے رہنے والے حافظ حدیث اور ثبت ہیں۔ انہوں نے حجاج بن محمد، عبید اللہ بن موسیٰ، ابو مسہر، ہوذہ بن خلیفہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام نسائی، ابن صاعد، ابو بکر بن زیاد اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔

امام نسائی فرماتے ہیں: ثقہ اور حافظِ حدیث ہیں۔ عبدالرحمٰن بن ابی حاتم کہتے ہیں: ثقہ اور صدوق ہیں۔ آپ جمادی الاخری ۲۷۱ھ میں فوت ہوئے۔ مجھے ان کی موافقات حاصل ہوئی ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے عمران بن حصین کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر لعنت بھیجنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس کے بیان کرنے میں ابن مصعب منفرد ہیں۔

۶۰۹ ۶۱/۹ شیخ الاسلام امام حربی بغدادی

آپ کی کنیت ابو اسحاق اور اسم گرامی ابراہیم بن اسحاق ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور چوٹی کے عالم ہیں۔ ۱۹۸ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ابونعیم، ہوذہ بن خلیفہ، عفان، عبداللہ بن صالح عجلی، ابوعبید، مسدد اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ امام احمد سے فقہ کا علم حاصل کیا بلکہ آپ ان کے کبار تلامذہ میں سے ہیں اور ان سے ابن صاعد، ابوبکر نجاد، ابوبکر شافعی، عمر بن جعفر ختلی، عبدالرحمٰن بن عباس ذہبی، ابوبکر قطیعی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

ابوخطیب کہتے ہیں: آپ علم میں امام اور زہد میں سرکردہ تھے۔ فقہ کو جاننے والے اور احکام میں صاحبِ بصیرت تھے حدیث کے بلند پایہ حافظ اور اس کی علل کے ماہر تھے، فنونِ ادب کو ضبط کرنے والے اور لغت کے جامع تھے "غریب الحدیث" اور اس کے سوا بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ آپ اصل میں مرو کے رہنے والے تھے۔ ثعلب کہتے ہیں: میں پچاس سال سے جانتا ہوں کہ ابراہیم حربی لغت اور نحو کی کسی مجلس سے غیر حاضر نہیں رہے۔ سلمی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے ابراہیم حربی کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ان کو زہد اور علم و ورع میں امام کے ہم پلہ سمجھا جاتا تھا۔ کہتے ہیں: ایک دفعہ خلیفہ معتضد نے امام حربی کی خدمت میں دس ہزار درہم بھیجے مگر انہوں نے واپس کر دیئے پھر ایک دفعہ ایک ہزار دینار بھیجے وہ بھی واپس کر دیئے اور لینے سے انکار کر دیا۔ خود ابراہیم کا اپنا بیان ہے کہ میں نے کبھی کوئی شعر نہیں پڑھا مگر اس کے بعد تین دفعہ قل ہو اللہ احد پڑھتا ہوں۔ عبداللہ بن امام احمد کہتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے کہا: ابراہیم حربی کی خدمت میں جاؤ تاکہ وہ تمہیں فرائض کی تعلیم دیں۔ حاکم کہتے ہیں: میں نے محمد بن صالح قاضی سے سنا ہے فرماتے تھے خراسان نے فقہ، حدیث، ادب اور زہد میں ابراہیم حربی جیسا کوئی آدمی پیدا نہیں کیا یعنی یہ ان تمام فنون میں ماہر تھے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں یہ ہر علم میں ماہر اور راست گو امام ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ نے ذی الحجہ ۲۸۵ھ میں جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ اور اسی سال مسندین امام اسحاق بن ابراہیم دبری امام عبدالرزاق کے تلمیذِ خاص اور شیخ ادب عربی ابوالعباس مبرد نے وفات پائی۔ ہمیں امام حربی کی متعدد تصانیف حاصل ہوئی ہیں۔

غیلانیات میں ان کی روایت کے مطابق اپنی سند سے مجھے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاصل نہ ہونے والی چیز کے ساتھ اپنے آپ کو بہرہ ور ظاہر کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

۶۱۰ ۶۲/۹ الحافظ العالم امام ختلی

آپ کی کنیت ابو اسحاق اور نام ابراہیم بن عبداللہ بن جنید ہے۔ آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور ممتاز عالم تھے بغداد میں رہائش پذیر تھے۔ آپ نے سعید بن ابی مریم، ابو نعیم، ابو الولید، عمرو بن مرزوق، یحییٰ بن بکیر اور نفیلی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ امام یحییٰ بن معین سے رجال کے متعلق سوال کیا کرتے تھے۔ بہت سا علم جمع کیا اور متعدد کتابیں تصنیف کیں اور ان سے ابو العباس بن مسروق، محمد بن قاسم کوکبی، ابوبکر خرائطی، احمد بن محمد آدمی اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

خطیب نے ان کو ثقہ کہا ہے نیز کہتے ہیں کہ زہد اور رقائق میں انہوں نے کئی کتابیں لکھی ہیں۔ میں کہتا ہوں مجھے ان کی صحیح صحیح تاریخ وفات معلوم نہیں ہوئی۔ خیال ہے کہ انہوں نے ۲۶۰ھ کے لگ بھگ انتقال فرمایا۔

۶۱۱ ۶۳/۹ محدث الدیار المصریہ امام المرادی المؤذن

آپ کی کنیت ابو محمد اور نام ربیع بن سلیمان بن عبدالجبار ہے۔ بنو مراد سے نسبت ولاء کی وجہ سے مرادی کہلاتے ہیں امام شافعی کے شاگرد رشید اور ان کے علم کے ناقل ہیں۔ آپ ۱۷۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ابن وہب، شعیب بن لیث، بشر بن بکر، یحییٰ بن حسان، اسد السنۃ اور ایک دوسری جماعت سے حدیث کا سماع کیا جبکہ ان سے اصحاب سنن روایت کرتے ہیں لیکن امام ترمذی کی روایت ایک آدمی کے واسطے سے ہے اور ابو زرعہ رازی، ابو حاتم، ابن ابی حاتم، زکریا ساجی، طحاوی، ابوبکر بن زیاد، حسن بن حبیب حصائری، ابو العباس اصم اور دوسرے بہت سے لوگوں نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

ابن یونس نے ان کی توثیق کی ہے۔ خود کہتے ہیں: ابن وہب کے بعد جس محدث نے بھی مصر میں حدیث کا درس دیا میں اس کا مستملی ہوتا تھا۔ آپ شوال ۲۷۰ھ میں فوت ہوئے اور ان سے سب سے آخر میں حدیث پڑھنے والے ابو الفوارس ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے ان میں سے جس کا قرعہ نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے۔

امام نسائی نے یہ حدیث ربیع کی سند سے اپنی سنن میں ذکر کی ہے پس ہم نے ان سے علو کے ساتھ موافقت کی ہے

۶۱۲ ۶۴/۹ امام ابو اللیث شیبانی بخاری

آپ کا اسم گرامی عبداللہ بن شریح بن حجر ہے۔ بخارا کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور مشہور محدث ابو عبیدہ کے والد ہیں۔ آپ نے عبدان بن عثمان، وہب بن زمعہ، احمد بن حفص فقیہ، محمد بن سلام بیکندی، حبان بن موسیٰ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ سہل بن بشر کہتے ہیں: میں نے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے عراق کے سو اوپر احادیث زبانی یاد کی ہیں۔ محمد بن یزید مروزی کہتے ہیں: میں نے ابو اللیث حافظ کو امام عبدان کی مجلس میں ان کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا ہے اور

fat.com

میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ امام عبدان ان کی بہت تعظیم کرتے تھے۔

میں کہتا ہوں: میں ابوالیث کو نہیں جانتا۔ میں نے یہ ترجمہ غنجار کی تاریخ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ انہوں نے ان کی تاریخ وفات نہیں لکھی۔

۶۱۳ $\frac{65}{9}$ امام مسلم بن حجاج قشیری صاحب الصحیح (ت)

آپ کی کنیت ابوالحسین اور لقب حجۃ الاسلام ہے۔ نیشاپور کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ کہتے ہیں ۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۱۸ھ میں پہلے پہل حدیث کا سماع کرنا شروع کیا۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، قعنبی، احمد بن یونس یربوعی، اسماعیل بن ابی اویس، سعید بن منصور، عون بن سلام، امام احمد بن حنبل اور دوسرے لوگوں سے بہت علم حاصل کیا۔ اور ان سے امام ترمذی نے ایک حدیث، ابراہیم بن ابی طالب، ابن خزیمہ، سراج، ابن صاعد، ابوعوانہ، ابوحامد بن الشرقی، ابوحامد احمد بن حمدان الاعمشی، ابراہیم بن محمد بن سفیان فقیہ، مکی بن عبدان، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن مخلد عطار اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حبیب بن ابی عمرہ کی یہ حدیث ملی ہے۔ کہتے ہیں: میں نے امام سعید بن جبیر سے کچھ قرض لینا تھا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا مجھ سے قرض کا تقاضا نہ کرنا میں خود تمہارے گھر دے آؤں گا۔ کیونکہ میں نے حضرت ابن عباس سے سنا ہے فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کا حق لے کر چلے اور اس کے گھر جاکر ادا کرے تو ہر قدم کے بدلہ میں اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ اور جو شخص راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دے اسے صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور پھر ہر نیکی صدقہ ہے۔

خطیب کہتے ہیں اس سند میں ذکر ہونے والے راوی فضل نے اس کے سوا کوئی مسند حدیث بیان نہیں کی۔ اسحاق کوسج نے امام مسلم سے کہا جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے لیے زندہ رکھے ہم خیر سے محروم نہیں ہوں گے۔ احمد بن سلمہ کہتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم کو دیکھا ہے کہ وہ صحیح حدیث کے جاننے میں امام مسلم کو اپنے زمانہ کے مشائخ سے مقدم سمجھتے تھے۔ حسین بن منصور کہتے ہیں میں نے اسحاق بن راہویہ سے سنا ہے کہ انہوں نے امام مسلم کا تذکرہ کیا اور فارسی زبان میں کہا یہ کیسے ماہر آدمی ہیں۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں حفاظِ حدیث میں سے قابلِ اعتماد حافظ ہیں۔ میں نے رے میں ان سے حدیث لکھی ہے۔ میرے والد فرماتے تھے صدوق ہیں۔ ابوقریش حافظ کہتے ہیں دنیا میں چار حافظِ حدیث ہیں۔ ان میں سے ایک امام مسلم کو ذکر کیا۔ ابوعمرو بن حمدان کہتے ہیں: میں نے ابن عقدہ سے پوچھا امام بخاری اور امام مسلم سے زیادہ حافظِ حدیث کون ہیں تو بولے محمد بھی عالم ہیں۔ اور مسلم بھی عالم ہیں۔ میں نے یہ سوال کئی دفعہ دہرایا تو کہنے لگے امام محمد بخاری سے شامی راویوں کے متعلق غلطی ہو جاتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے ان کی کتابیں لے کر پڑھی ہیں کسی جگہ ایک راوی کو کنیت سے ذکر کرتے ہیں اور دوسری جگہ اس کو نام سے ذکر کرتے ہیں اور اس طرح ان کو دو آدمی خیال کرتے ہیں۔ امام مسلم سے علل میں ایسی غلطی نہیں ہوئی کیونکہ انہوں نے مسند روایتیں لکھی ہیں اور مقطوع اور مرسل نہیں لکھیں۔ محمد بن ماسرجسی کہتے ہیں۔

t.com

میں نے امام سے سنا ہے فرماتے تھے، میں نے اس صحیح کو اپنی تین لاکھ سنی ہوئی احادیث سے تصنیف کیا ہے۔ احمد بن سلمہ کہتے ہیں میں نے امام مسلم کے ساتھ اس صحیح کے تصنیف کرنے میں پندرہ سال تعاون کیا ہے اور یہ بارہ ہزار حدیث پر مشتمل تھی۔ حافظ ابو علی نیشاپوری فرماتے ہیں: آسمان کے نیچے مسلم کی کتاب سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں شاید ابو علی کو صحیح بخاری دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ابن شرقی کہتے ہیں: میں محمد بن یحییٰ کی مجلس میں حاضر تھا جب انہوں نے یہ اعلان کیا کہ جو شخص (لفظی بالقرآن مخلوق) کا قائل ہے وہ ہماری مجلس میں نہ آئے تو میں نے امام مسلم کو دیکھا کہ وہ مجلس سے اٹھ کر باہر چلے گئے۔ ابوبکر خطیب کہتے ہیں امام مسلم امام بخاری کی حمایت کرتے تھے اسی سبب سے ان کے اور امام ذہلی کے درمیان وحشت پیدا ہو گئی۔ امام حاکم کہتے ہیں امام مسلم نے درج ذیل کتابیں لکھی ہیں۔

(۱) المسند الکبیر علی الرجال۔ میرا خیال ہے یہ کتاب ان سے کسی نے نہیں سنی۔ (۲) کتاب الجامع علی الابواب۔ اس کا کچھ حصہ میں نے دیکھا ہے۔ (۳) کتاب الاسماء والکنی (۴) کتاب التمییز (۵) کتاب العلل (۶) کتاب الوحدان (۷) کتاب الافراد (۸) کتاب الاقران (۹) کتاب سوالاتہ احمد بن حنبل (۱۰) کتاب حدیث عمرو بن شعیب (۱۱) کتاب الانتفاع باہب السباع (۱۲) کتاب مشائخ مالک (۱۳) کتاب مشائخ الثوری (۱۴) کتاب مشائخ شعبہ (۱۵) کتاب من لیس لہ الا راو واحد (۱۶) کتاب المخضرمین (۱۷) کتاب اولاد الصحابۃ (۱۸) کتاب اوہام المحدثین (۱۹) کتاب الطبقات (۲۰) کتاب افراد الشامیین۔

ابن شرقی کہتے ہیں میں نے امام مسلم سے سنا ہے فرماتے تھے، میں نے اپنی اس مسند کتاب (صحیح مسلم) میں جو حدیث ذکر کی ہے یا جو چھوڑی ہے وہ کسی دلیل کے پیش نظر ذکر کی یا چھوڑی ہے۔

امام مسلم کا ۲۶۱ھ میں انتقال ہوا۔ اور ان کی قبر زیارت گاہ عوام ہے۔

۶۱۴ ۶۶/۹ امام حمدان البغدادی الوراق

آپ کی کنیت ابو جعفر، اسم گرامی محمد بن علی اور لقب حمدان ہے۔ بغداد کے رہنے والے [illegible] میں بے نظیر ہیں۔ عبید اللہ بن موسیٰ، ابو نعیم، عبد اللہ بن رجا، قبیصہ، معاویہ بن عمرو اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابن صاعد، ابن مخلد، اسماعیل صفار، ابو الحسن بن ثوبان اور ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

خطیب کہتے ہیں، آپ فاضل، حافظ، عارف اور قابل اعتماد ہیں۔ ابن [illegible] اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا امام احمد کے متعلقہ تلامذہ میں سے ہیں۔ ابن منادی کہتے ہیں۔ حمدان بن علی کی [illegible] تصنیفات [illegible] ہیں۔ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ انہوں نے اپنے مرض الموت میں کہا میرا جسم [illegible] دارقطنی کہتے ہیں ثقہ ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ ۲۷۲ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعہ [illegible] حدیث ملی ہے [illegible] انہوں نے [illegible] فرمایا: [illegible] جس کو کسی [illegible] ہو۔

صفار کی احادیث کے چھٹے حصے میں ایسی احادیث ہیں جو انہوں نے ان سے روایت کی ہیں۔

۶۱۵ $\frac{۶۷}{۹}$ الامام الثبت سید الحفاظ ابوداؤد سجستانی (ت س)

آپ کا اسم گرامی سلیمان بن اشعث بن اسحاق سجستانی ہے۔ آپ پختہ کار امام اور حفاظ حدیث کے سردار ہیں۔ سنن اربعہ میں سے اہم کتاب سنن ابی داؤد کے مؤلف ہیں۔ خود فرماتے ہیں میں ۲۰۲ھ میں پیدا ہوا اور ۲۲۰ھ میں مشہور محدث عفان کا بغداد میں جنازہ پڑھا۔ ابوعمرو ضریر، مسلم بن ابراہیم، قعنبی، عبداللہ بن رجاء، ابوالولید طیالسی، احمد بن یونس، ابوجعفر نفیلی، ابوتوبہ حلبی، سلیمان بن حرب اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور تحصیل علم کے لیے حجاز، شام، مصر، عراق، جزیرہ، ثغر اور خراسان وغیرہ دور دراز ممالک کا سفر کیا۔ اور ان سے امام ترمذی، نسائی، ان کے صاحبزادے ابوبکر بن ابو داؤد، ابوعوانہ، ابوالبشیر دولابی، علی بن حسن بن عبد، ابواسامہ، محمد بن عبدالملک، ابوسعید ابن الاعرابی، ابوعلی لؤلؤی، ابوبکر ابن داسہ، ابوسالم محمد بن سعید جلودی اور ابوعمرو احمد بن علی نے اکتساب فیض کیا۔ مؤخر الذکر سات ان سے ان کی کتاب سنن کے راوی ہیں۔ محمد بن یحییٰ صولی، ابوبکر نجاد اور محمد بن احمد بن یعقوب متوثی وغیرہ نے بھی ان سے روایت کی ہے ان کے امام شیخ احمد بن حنبل نے ان سے عتیرہ کی حدیث لکھی ہے۔ انہوں نے ان کو اپنی کتاب (سنن ابی داؤد) دکھائی تو انہوں نے اس کو پسند کیا۔

محمد بن اسحاق صاغانی کہتے ہیں: امام ابوداؤد کے لیے حدیث اس طرح نرم تھی جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا نرم تھا۔ ابراہیم حربی نے بھی آپ کے متعلق یہی بات کہی ہے۔ حافظ موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: ابوداؤد دنیا میں حدیث اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے افضل آدمی کوئی نہیں دیکھا۔ ابن داسہ کہتے ہیں: میں نے ابوداؤد سے سنا ہے میں نے اپنی کتاب میں صحیح، اس سے ملتی جلتی اور اس کے قریب قریب احادیث درج کی ہیں اور جن میں زیادہ کمزوری ہے میں نے اس کا موقعہ پر ذکر کر دیا ہے اور ہمیں اطلاع ملی ہے کہ امام ابوداؤد عمل کرنے والے علماء سے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض علماء ان کو چال ڈھال، گفتار و کردار اور اخلاق و عادات میں امام احمد کے ساتھ اور امام احمد کو وکیع، وکیع کو سفیان، سفیان کو منصور، منصور کو ابراہیم، ابراہیم کو علقمہ اور علقمہ کو حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔ اور علقمہ کہتے ہیں: عبداللہ بن مسعود گفتار و کردار اور اخلاق و عادات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ حاکم ابوعبداللہ کہتے ہیں: امام ابوداؤد بلا نزاع اپنے زمانہ میں اہل حدیث کے امام ہیں۔ ابن داسہ کہتے ہیں امام ابوداؤد کی ایک آستین کشادہ اور دوسری تنگ ہوتی تھی۔ ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو بولے کشادہ کتابیں رکھنے کے لیے ہے دوسری استعمال میں نہیں آتی اس لیے چھوٹی رکھی ہے۔

امام ابوداؤد اپنی کتاب سنن میں لکھتے ہیں: میں نے مصر میں ایک بہت لمبی ککڑی دیکھی۔ میں نے اسے ماپا تو ۱۳ بالشت لمبی نکلی اور سنن نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے ایک دفعہ اتنی بڑی نارنگی دیکھی ہے جو درمیان سے کاٹ کر دو ٹکڑوں کی طرح ایک اونٹ پر لدی ہوئی تھی۔ امام ابوداؤد کے بیٹے کہتے ہیں: میں نے اپنے باپ سے سنا ہے فرماتے تھے۔ بہترین کلام وہ ہے جو کان میں بلا اجازت داخل ہو جائے۔

t.com

امام ابوداؤد نے ۱۶ شوال ۲۷۵ھ میں بصرہ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ زنگیوں کے فتنہ کے بعد خلیفہ کے بھائی نے ان سے وہاں آباد ہونے کی درخواست کی تھی، تاکہ ان کی وجہ سے بصرہ علم سے معمور ہو جائے۔

زکریا ساجی کہتے ہیں: کتاب اللہ اصل اسلام ہے اور سنن ابوداؤد عہد نامۂ اسلام ہے۔ امام ابوداؤد خود فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۵ لاکھ احادیث لکھی ہیں، اپنی سنن کا ان سے انتخاب کیا ہے۔ اور اس میں ۴ ہزار ۸ سو احادیث درج کی ہیں۔

یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ آپ ملک سجستان کے رہنے والے ہیں: جس کی سرحد ایک طرف مکران اور دوسری جانب سندھ سے ملی ہوئی ہیں اور وہ ہرات سے آگے ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ بصرہ کے قریب سجستان نامی ایک بستی کے باشندہ ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے مجاہد کا یہ قول ملا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے تھے کہ قرآن میں سب سے پہلے منسوخ ہونے والی آیت آیۃ القبلہ ہے اور دوسرے نمبر پر روزہ کا پہلا طریقہ ہے، پہلے عاشورا کا روزہ فرض تھا رمضان کی وجہ سے منسوخ ہو گیا۔

۶۱۶ $\frac{۶۸}{۹}$ امام سلیمان بن سیف حَرّانی (س)

آپ کی کنیت بھی ابوداؤد ہے۔ حران کے رہنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں اور محدث حران کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ نے یزید بن ہارون، جعفر بن عون، سعید شعبی، عبداللہ بن بکر سہمی، وہب بن جریر اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور اچھے طریقہ سے بہت زیادہ علم حاصل کیا اور ان سے امام نسائی نے بکثرت احادیث روایت کی ہیں اور ان کی توثیق بھی کی ہے۔ ان کے علاوہ ابوعروبہ، ابوعوانہ، ابونعیم جرجانی، محمد بن مسیب ارغیانی، ابوعلی محمد بن سعید حافظ اور دوسرے لوگوں نے بھی ان سے استفادہ کیا ہے۔

ابن عقدہ نے ان کی تاریخ وفات شعبان ۲۷۲ھ بیان کی ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کیا کرو یہ تنگدستی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کی میل کو دور کرتی ہے۔ یہ حدیث امام نسائی نے سلیمان کے واسطہ سے اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔

۶۱۷ $\frac{۶۹}{۹}$ امام ابن ابی غَرزہ غِفاری کوفی

آپ کی کنیت ابوعمرو اور نام احمد بن حازم غفاری ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے بلند پایہ اور ماہر حفاظ حدیث ہیں۔ انہوں نے ایک مسند تصنیف کی ہے جس کی ایک جلد ہمیں بھی حاصل ہو گئی ہے۔ جعفر بن عون، یعلیٰ بن عبید، عبیداللہ بن موسیٰ اور ان کے طبقہ کے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے مطین، محمد بن علی بن دحیم شیبانی، ابراہیم بن عبداللہ بن ابی العزائم ان

fat.com

عقدہ حافظ اور دوسرے لوگوں نے حدیث بیان کی ہے۔ ابنِ حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے آپ حدیث کو خوب ضبط کرنے والے تھے۔ میں کہتا ہوں آپ ذی الحجہ ۳۰۳ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے: یعنے حضرت ابوایوب انصاری کی یہ حدیث ملی ہے کہ حضرت ابوایوب ملک شام میں جہاد کرنے کے لیے گئے جب نزع کا وقت قریب آیا تو فرمانے لگے جب میں مرجاؤں تو مجھے اٹھا کر اپنے ساتھ لے جانا۔ پھر جب دشمن سے لڑنے لگو تو مجھے اپنے قدموں میں دفن کر دینا۔ میں آج تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اگر یہ میری موجودہ حالت نہ ہوتی تو میں کبھی نہ سناتا۔ میں نے آپ سے سنا ہے فرماتے تھے: جو شخص مرا اور اس نے شرک نہیں کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ مگر اس کے باوجود اصحاب صحاح ستہ نے اس کو اپنی کتابوں میں ذکر نہیں کیا۔

۶۱۸ ۲۷/۹ امام احمد بن مُلاعِب مَخرُمی بغدادی

آپ کی کنیت ابوالفضل ہے۔ بغداد کے رہنے والے لائقِ اعتماد حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے عبداللہ بن بکر سہمی، ابونعیم، عفان، مسلم بن ابراہیم اور عبدالصمد بن نعمان سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابومحمد ابنِ صاعد، اسماعیل صفار، نجاد، ابوعمرو بن سماک اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ابنِ عقدہ کہتے ہیں: میں نے احمد بن ملاعب سے سنا ہے فرماتے تھے جب تک مجھے قرآن کی طرح حدیث یاد نہیں ہوتی میں اسے بیان نہیں کرتا۔ ابنِ عقدہ کہتے ہیں: میں نے ان کو فاء اور واو کے درمیان فرق کرتے دیکھا ہے۔ ابنِ خراش اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ ہمیں ان کی عالی حدیثوں کا ایک جزء ملا ہے۔

آپ جمادی الاولیٰ ۲۷۵ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابنِ عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔ اس حدیث کی سند ٹھیک ہے۔

۶۱۹ ۲۸/۹ امام احمد بن ابی خَیثَمہ زُہَیر بن حَرب نَسائی ثم بغدادی

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ آپ نسا کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث اور حجت ہیں۔ اور نامور حافظِ حدیث کے بیٹے ہیں۔ آپ نے بعد میں بغداد میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ التاریخ الکبیر کے مصنف ہیں۔ انہوں نے اپنے والد، ابونعیم، ہوذہ بن خلیفہ، عفان، مسلم بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے بغوی، ابنِ صاعد، محمد بن مخلد، اسماعیل صفار، ابوسہل قطان، احمد بن کامل اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: ثقہ، عالم، متقن، حافظ جنگی واقعات کو جاننے اور ادب کو روایت کرنے والے ہیں۔ انہوں نے علم حدیث امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین، علم الانساب مصعب، جنگی واقعات علی بن مدینی اور ادب محمد بن سلام جمحی سے حاصل کیا۔ میں نے ان کی تاریخ کے سوا اتنے زیادہ فائدوں کی حامل کوئی کتاب نہیں دیکھی۔

Marfa

ابن منادی کہتے ہیں: ۹۰ سال کی عمر کو پہنچ کر آپ جمادی الاولی ۲۷۹ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عباس کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔

۶۲۰ ۴۲/۹ الفقیہ الحافظ العلامہ البرتی القاضی

آپ کی کنیت ابو العباس اور نام احمد بن محمد بن عیسی ہے۔ نامور فقیہ، بلند پایہ حافظ حدیث اور ثبت تھے۔ ۲۰۰ھ سے پہلے پیدا ہوئے اور ابو نعیم، مسلم بن ابراہیم قعنبی، ابو عمر حوضی، ابو الولید طیالسی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ محمد بن حسن کے شاگرد ابو سلیمان جوزجانی سے فقہ حنفی کا درس لیا جب کہ ان سے ابن صاعد، اسماعیل صفار، ابن البختری، ابوبکر نجاد، ابو سہل بن زیاد اور ایک دوسری جماعت نے کسب فیض کیا۔

خطیب کہتے ہیں: بغداد کے قاضی رہے ہیں ثقہ، ثبت اور حجت تھے۔ ان کی نیکوکاری اور عبادت گذاری کا چرچا دور و نزدیک پھیلا ہوا تھا۔ ابو عمر قاضی کہتے ہیں میں نے قاضی اسمعیل کو دیکھا ہے وہ ان کی بہت تعظیم کرتے تھے اور ان سے ان کے گھر کا حال و احوال پوچھتے تھے۔ جب یہ اٹھ کر چلے گئے تو کہنے لگے یہ اپنے گھر میں ذکر و عبادت میں مصروف رہتے ہیں قاضی ایسے ہی ہونے چاہئیں، ہمارے جیسے نہیں۔ میں کہتا ہوں میں نے برتی کی لکھی ہوئی مسند ابو ہریرہ بڑی عالی سند کے ساتھ پڑھی ہے۔ آپ ذی الحجہ ۲۸۰ھ میں فوت ہوئے اور اسی سال محدث رقہ ہلال بن علاء بن ہلال رقی نے بھی انتقال فرمایا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمرو کی یہ حدیث ملی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن لگ گیا تو مدینہ منورہ میں الصلوۃ جامعۃ کی منادی کی گئی۔ آپ نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے پھر سجدہ فرمایا اور ایک رکعت میں دو رکوع کیے پھر تشہد میں بیٹھے تا آنکہ روشنی ہوگئی۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں آپ نے اس سے پہلے کبھی اتنا لمبا سجدہ اور رکوع نہیں کیا تھا۔

۶۲۱ ۴۲/د امام احمد بن مہدی بن رستم اصفہانی

آپ کی کنیت ابو جعفر ہے۔ آپ اصفہان کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث اور عابد زاہد تھے۔ آپ نے ابو نعیم، قبیصہ، ابو الیمان، سعید بن ابی مریم، مسلم بن ابراہیم اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے محمد بن یحیی بن مندہ، احمد بن ابراہیم، احمد بن معبد سمسار اور ایک دوسری جماعت نے روایت کی ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں آپ بہت مالدار تھے انہوں نے اہل علم پر تین لاکھ درہم خرچ کیے تھے۔

محمد بن یحیی بن مندہ کہتے ہیں: ہمارے شہر میں ۴۰ سال سے کسی ایسے محدث نے حدیث بیان نہیں کی جو ان سے زیادہ قابل اعتماد ہو۔ انہوں نے ایک مسند تصنیف کی ہے۔ کثرت عبادت کی وجہ سے ۴۰ سال ان کے لیے بستر نہیں بچھایا گیا۔ ابن مہدی ذکر کرتے ہیں: بغداد میں ایک رات ان کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ وہ بھی

ہے اور امتحان میں مبتلا ہوگئی ہے۔ خدا کے لیے مجھ پر پردہ ڈالو۔ کسی نے زبردستی میری عصمت لُوٹی ہے جس کے نتیجہ میں مجھے حمل ہوگیا ہے۔ مجھے رسوا نہ کرنا۔ میں نے آپ کے متعلق کہہ رکھا ہے کہ آپ میرے خاوند ہیں۔ میں خاموش ہو رہا۔ چند روز کے بعد ہمارے محلہ کے امام صاحب اور کچھ دوسرے ہمسائے آئے اور لڑکے کی پیدائش پر مجھے مبارک باد دی۔ میں نے ان کا شکریہ ا[دا] کیا۔ اور امام صاحب کو اس عورت کو پہنچانے کے لیے دو دینار دیئے۔ اسی طرح میں ہر مہینہ باقاعدہ اس کی طرف دو دینار بھیج[تا] رہا۔ جب بچہ دو سال کا ہُوا تو قضاء الٰہی سے فوت ہوگیا۔ لوگوں نے پھر آکر مجھ سے تعزیت کی۔ میں نے بھی اللہ تعالےٰ کی تقدیر پر رضامندی کا اظہار کیا۔ چند دن گذرنے کے بعد وہ عورت آئی اور کہنے لگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی لغزشوں پر پردہ ڈالے یہ اپنے روپے لے لو۔ میں نے کہا یہ روپے میری طرف سے بچہ کے لیے تحفہ کے طور پر دیے گئے ہیں۔ اور اب تم اس کی وارث ہو۔ آپ نے ۲۷۲ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماموں وارث ہوتا ہے۔

۶۲۲ ۲۷۴/۹ امام ابواحمد فَرّا نیشاپوری (دس)

آپ کا اسمِ گرامی محمد بن عبدالوہاب ہے۔ آپ نیشاپور کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور بہت بڑے عالم ہیں اور عربی زبان کے نامور ادیب ہیں۔ آپ نے حفص بن عبداللہ، محاضر بن مورع، جعفر بن عون، یعلیٰ، شبابہ بن سوار، حفص بن عبدالرحمٰن الفقیہ، واقدی اور اصمعی سے علمِ حدیث کا سماع کیا۔ آپ علم کا بہت ذخیرہ جمع کرنے والے اور حجت ہیں۔ انہوں نے ادب، اصمعی اور ابوعبید سے، حدیث ابنِ مدینی اور امام احمد سے اور علمِ فقہ اپنے والد اور علی بن عثام سے حاصل کیا۔ ان علوم میں فتویٰ دیتے تھے۔ اور ان میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ ان سے ابوالنضر ہاشم بن ہاشم نے حدیث لکھی ہے۔ میں کہتا ہوں ابوالنضر ان کے شیوخ میں سے ایک شیخ ہیں۔ بشر بن حکم، ذہلی، نسائی، ابنِ خزیمہ، حسن بن یعقوب بخاری، ابوعبداللہ بن اخرم اور دوسرے لوگوں نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

امام مسلم نے ان کی توثیق کی ہے اور صحیح کے علاوہ دوسری کتابوں میں ان سے حدیث بھی ذکر کی ہے ابواحمد کے متعلق مذکور ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے بادشاہوں کا ذکر کیا اور فرمانے لگے الٰہی! ان کو میرا نام بھلا دے اور ان میں سے جو مجھے یاد کرنا چاہے اس کا دل سخت کر دے تاکہ وہ مجھے یاد نہ کرسکے۔ صحیح بخاری میں ایک سند اس طرح آئی ہے حدثنا ابواحمد نا ابو غسان اور اس کے بعد ایک حدیث ذکر کی ہے۔ بعض کہتے ہیں اس ابواحمد سے یہی ابواحمد فرا مراد ہیں۔ بعض کے نزدیک مرار بن حمویہ اور بعض کے نزدیک محمد بن یوسف بیکندی مراد ہیں۔

آپ ۲۷۲ھ میں فوت ہُوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ اُدھار خریدا اور اس کے پاس لوہے کی ایک زرہ رہن رکھی اس حدیث کو امام بخاری نے محمد سے روایت کیا ہے اور اس

t.com

کا نسب ذکر نہیں کیا اور وہ یعلیٰ بن عبید سے روایت کرتے ہیں۔

۶۲۳ ۵/۹ امام فضلک صائغ رازی

آپ کی کنیت ابوبکر، اسم گرامی فضل بن عباس اور لقب فضلک ہے۔ رے کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور ائمہ میں سے ایک ناقد امام ہیں۔ طلب علم کے لیے مختلف ممالک میں گھومے اور کتابیں تصنیف کیں۔ انہوں نے عیسیٰ قالون، عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی مدینی، قتیبہ بن سعید اور ان کے طبقہ سے فن حدیث سیکھا۔ اور ان سے ابوعوانہ، ابوبکر خرائطی، محمد بن مخلد عطار، محمد بن جعفر مطیری اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔

مروزی کہتے ہیں: میرے پاس شیراز سے ایک مکتوب آیا کہ فضلک نے اس علاقہ میں کہا ہے کہ ایمان مخلوق ہے مجھے یہ بھی پتہ چلا کہ وہاں کے لوگوں نے انہیں سرکاری اہل کاروں کے ذریعے شہر سے نکال دیا ہے۔ میں کہتا ہوں آپ صفر ۲۷۰ھ میں فوت ہوئے۔

رہا ایمان کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کا مسئلہ تو اس میں بحث کی گنجائش ہے جس کا یہ مقام نہیں ہے اس میں سکوت ہی بہتر ہے۔ خطیب کہتے ہیں: قابل اعتماد اور پختہ کار حافظ حدیث ہیں بغداد میں رہا کرتے تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمرو کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محرم عورت سے بدکاری کرے وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

اس سند میں منقول ایک راوی عبدالعزیز کو میں ابھی تک نہیں پہچان سکا کہ کون ہے۔

۶۲۴ ۶/۹ امام حنبل بن اسحاق بن حنبل شیبانی

آپ کی کنیت ابوعلی ہے۔ آپ قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ امام احمد کے چچا زاد بھائی اور شاگرد رشید ہیں۔ انہوں نے ابونعیم، عفان، محمد بن عبداللہ انصاری، سلیمان بن حرب، حمیدی، مسدد اور دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا نیز تاریخ میں ایک اچھی کتاب تصنیف کی، اور دوسرے فنون میں بھی کتابیں لکھیں۔ ان سے ابن صاعد، ابوبکر خلال، محمد بن مخلد، عثمان بن سماک، محمد بن عمرو اور ایک دوسری جماعت نے فیض حاصل کیا۔

خطیب کہتے ہیں: ثقہ اور ثبت ہیں۔ ابن منادی کہتے ہیں: حنبل واسط شہر میں گئے اور وہاں سے جمادی الاولیٰ ۲۷۳ھ میں ان کی وفات کی خبر آئی۔

میں کہتا ہوں ہم نے ان کی تصنیف کردہ کتاب الفتن کا ایک جزء، کتاب المحنۃ کا ملا اور ان کی حدیث کا ایک جزء سنا ہے۔

موصوف نے تقریباً ۸۰ سال عمر پاکر انتقال کیا۔

رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۲۵ ‏‏۲۷۳/۹ امام طَرسُوسی

آپ کی کنیت ابوبکر اور اسم گرامی محمد بن عیسیٰ بن یزید ہے۔ آپ قبیلہ بنو تمیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ طرسوس کے رہنے وا
کامل حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے طلب علم کے لیے بہت سفر کیے اور مختلف ممالک میں دور دور تک گھومے اور اصفہان، خراسان
اور بلخ کے شہروں میں حدیث کی تعلیم دیتے رہے۔ آپ ابونعیم، ابوعبدالرحمٰن مقری، عفان، ابوالیمان اور ایک دوسری جماعت
سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابوعوانہ، ابنِ خزیمہ، ابوالعباس دغولی، مکی بن عبدان، عبداللہ بن ابراہیم بن الصباح اصفہانی
اور محمد بن احمد مجبوبی نے روایت کی ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں یہ سفر، فہم اور تحقیق و تثبت میں مشہور محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ اہلِ مرو نے ان سے بہت استفادہ
کیا ہے۔ لیکن ابنِ عدی نے ان کے متعلق کہا ہے کہ ان کا حدیث میں چوری کرنے والے لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔

میں کہتا ہوں تقریباً ۹۰ سال عمر پاکر آپ ۲۷۶ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے حضرت جابر کی یہ حدیث ملی ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا اہلِ جنت
سوئیں گے؟ آپ نے فرمایا نیند موت کی بہن ہے۔ اور اہلِ جنت نہیں مریں گے۔

یہ حدیث بہت غریب ہے۔

اور مجھے ان کے ذریعے حضرت جابر کی یہ حدیث ملی ہے کہ سلیمان کی والدہ نے سلیمان سے کہا بیٹے! رات کو زیادہ نہ سونا
کیونکہ رات کو زیادہ سونا قیامت کے دن آدمی کو فقیر کر دے گا۔

۶۲۶ ‏‏۲۸۳/۹ امام دَیرعَاقُولی بَغدادی قطّان

آپ کی کنیت ابویحییٰ اور نام عبدالکریم بن ہیثم ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے راست گو حافظِ حدیث ہیں۔ مختلف
ممالک میں طلب علم کے لیے بہت گھومے اور بہت سی احادیث لکھیں۔ نیز ابونعیم، سلیمان بن حرب، حکم بن نافع، مسلم بن ابراہیم
اور حمیدی سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابنِ صاعد، ابنِ سماک، ابوسہل قطان اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابنِ کامل کہتے ہیں: ہم نے ان سے حدیث لکھی ہے ثقہ اور مامون ہیں۔ میں کہتا ہوں ہمیں ان کی حدیث میں تالیف
کردہ کتاب کی پہلی جلد ملی ہے۔ خطیب نے ان کا ذکر کیا تو کہا ثقہ اور ثبت ہیں۔ آپ ۸۰ سال کی عمر کو پہنچ کر ۲۷۸ھ میں
فوت ہوئے۔ اور اسی سال بغداد میں اپنے زمانہ کے مسند موسیٰ بن سہل بن کثیر وشاء اور ابویعلیٰ محمد بن شداد مسمعی نے داعیٔ
اجل کو لبیک کہا۔ اور یہ دونوں ابوبکر شافعی کے سب سے بڑے استاد تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالےٰ
نے ہر انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ پیدا کیے ہیں۔ جو شخص ان جوڑوں کی گنتی کے مطابق اللہ اکبر، الحمد للہ، لا الٰہ الا
اللہ، سبحان اللہ اور استغفر اللہ کہے اور مسلمانوں کے راستہ سے پتھر ہٹائے یا امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کرے یا

راستے سے کانٹے ہٹائے تو وہ شخص اپنی جان کو دوزخ کی آگ سے دور کر لیتا ہے۔

امام مسلم نے یہ حدیث عن الحلوانی عن ابی توبہ اپنی صحیح میں ذکر فرمائی ہے۔

۶۲۷ ۲۹/۹ الحافظ الفقیہ المیمونی جزری

آپ کی کنیت ابوالحسن اور نام عبدالملک بن عبدالحمید ہے۔ رقہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور [illegible] اپنے شہر کے عالم اور مفتی ہیں اور امام احمد بن حنبل کے کبار تلامذہ میں سے ہیں۔ محمد بن عبید طنافسی، اسحاق ازرق، [illegible] حجاج بن محمد، قعنبی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ امام نسائی نے ان سے حدیث لی ہے اور ان کی توثیق کی ہے۔ ابو عوانہ اسفرائینی، ابوبکر بن زیاد، ابوعلی محمد بن سعید رقی اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی ان سے استفادہ کیا ہے۔ [illegible] علماء میں شمار ہوتے ہیں۔

ربیع الاول ۲۷۴ھ میں فوت ہوئے۔ اسی سال امام ابن عیینہ کے آخری شاگرد محمد بن عیسیٰ بن حیان مدائنی کا بھی بغداد میں انتقال ہوا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے وہ فرماتی تھیں میری خواہش ہے کہ جس طرح سودہ نے اجازت لی تھی میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی اور صبح کی نماز منیٰ میں پڑھتی اور لوگوں کے آنے سے پہلے رمی جمار سے فارغ ہو جاتی۔

۶۲۸ ۳۰/۹ امام عُبَیدُاللہ بن واصل بن عبدالشکور بخاری

آپ کی کنیت ابوالفضل ہے۔ بخارا کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور [illegible] والے نامور بہادر ہیں۔ نیز محدث بخارا کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ نے [illegible] بن عثمان، یحییٰ بن یحییٰ، مسدد اور عبدالسلام بن مطہر سے بہت زیادہ علم حاصل کیا۔ اور [illegible] کتابوں میں۔ صالح بن محمد جزرہ، عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی فقیہ اور [illegible]

آپ [illegible]ھ میں پیدا ہوئے اور شوال [illegible]ھ اور ایک قول کے مطابق [illegible]ھ میں [illegible] نوش فرمایا۔

۶۲۹ ۳۱/۹ امام محمد بن اسمٰعیل سُلمی ترمذی

آپ کی کنیت ابواسمٰعیل ہے۔ آپ ترمذ کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث ہیں۔ آپ نے [illegible] ابونعیم، قبیصہ، سلیمان بن ابراہیم، حمیدی، سعید بن ابی مریم اور ان کے طبقہ سے بہت زیادہ اور بہت [illegible] کی کتابیں تصنیف کیں اور ان سے امام ترمذی اپنی جامع میں، امام نسائی اپنی [illegible]

نجاد، ابوعبداللہ بن مخرم اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام نسائی فرماتے ہیں ثقہ ہیں۔ دارقطنی کہتے ہیں ثقہ اور صدوق ہیں۔ ابوحاتم نے ان میں کلام کیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں آپ سمجھدار، متقن اور سنت کی اتباع میں مشہور ہیں۔ ابن منادی کہتے ہیں آپ رمضان المبارک ۲۶۰ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت سعد کی یہ حدیث ملی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ اس وقت قریش کی عورتیں اپنی حاجت بڑھ چڑھ کر پیش کر رہی تھیں اور ان کی آواز آنحضرتؐ کی آواز سے اونچی ہو رہی تھی۔ جب آپ نے ان کو اجازت دی تو سب بھاگ کر پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ حضرت عمر اندر آئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ (الحدیث)

اس حدیث کو شیخین نے ابراہیم بن سعد عن صالح کے واسطے سے صحیحین میں ذکر کیا ہے۔ اور امام لیث بن سعد نے بھی اپنی جلالتِ قدر اور عمر رسیدہ ہونے کے باوجود اس کو یزید بن الہاد عن ابراہیم بن سعد عن صالح سے روایت کیا ہے اس طرح اس حدیث کا دارومدار صالح پر ہے۔

۶۳۰ $\frac{۸۲}{۹}$ امام ابوالاحوص بغدادی (ق)

آپ کا اسم گرامی محمد بن ہیثم بن حماد ہے۔ بغداد کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث، حجت اور عکبرا کے قاضی ہیں۔ ابو نعیم، عبداللہ بن رجار، مسلم بن ابراہیم، نفیلی اور بہت سے دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے ابن ماجہ، ابن صاعد، ابوعوانہ، عثمان بن سماک، ابوبکر الکانی، ابوبکر شافعی اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

دارقطنی کہتے ہیں: قابلِ اعتماد حفاظِ حدیث میں سے ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ جمادی الاولی ۲۷۹ھ میں عکبرا میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول! میں ان لوگوں کی طرف سے آیا ہوں۔ جن کے گلہ بانوں کے پاس (خشک سالی کی وجہ سے) زادِ راہ نہیں رہا اور نہ ان کے نر جانوروں میں کوئی حرکت باقی ہے۔ آپ یہ سن کر منبر پر تشریف لائے اور یوں دعا کی۔ اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریعا مریئا طبقا غدقا عاجلا غیر رائث (الٰہی! ہم پر مدد دینے والا، فصل اور گھاس اگانے والا، موسلا دھار برسنے والا اور خوشگوار مینہ برسا جو جلدی آئے اور دیر نہ لگائے۔ یہ کہہ کر آپ نیچے آئے پھر جس طرف سے کوئی آتا عمدہ بارش ہونے کی خبر سناتا۔

امام ابن ماجہ نے ابوالاحوص سے اس حدیث کے سوا کوئی اور حدیث اپنی سنن میں ذکر نہیں کی۔

۶۳۱ $\frac{۸۳}{۹}$ امام ابومعین رازی

آپ کا اسم گرامی حسین بن حسین رازی ہے۔ ابومحمد بن ابوحاتم نے ان کا یہ نام بتایا ہے۔ امام حاکم نے ان کا نام محمد بن حسین لکھا ہے۔ رے کے رہنے والے بہت عمدہ حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے سعید بن ابی مریم، موسیٰ بن اسمٰعیل، احمد بن

t.com

یونس، یحییٰ بن بکیر، ابوتوبہ ربیع بن نافع اور بہت سے لوگوں سے سماع کیا اور فنونِ حدیث میں مہارت حاصل کی اور ان سے ابونعیم بن عدی، محمد بن فضل محمد آبادی، ابن ابی حاتم، یوسف بن ابراہیم ہمدانی اور احمد بن قشمرد روایت کرتے ہیں۔

ابوعبداللہ حاکم کہتے ہیں: آپ کبار حفاظِ حدیث میں سے ہیں۔ دوسرے کہتے ہیں آپ ۲۸۲ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے صفوان کا یہ قول ملا ہے۔ جب مجھے پیٹ بھرنے کو ایک روٹی اور پینے کے لیے پانی کا ایک گلاس مل جائے تو پھر مجھے دنیا اور اہلِ دنیا سے کوئی سروکار نہیں۔

۶۳۲ $\frac{۹۴}{۹}$ امام کیلجہ بغدادی انماطی

آپ کی کنیت ابوبکر، نام محمد بن صالح اور لقب کیلجہ ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے مسلم بن ابراہیم، عفان، سعید بن ابی مریم، تبوذکی، محبوب بن موسیٰ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابن صاعد، محاملی، اسمٰعیل صفار اور ایک دوسری جماعت نے روایت کی ہے۔

خطیب کہتے ہیں: حافظ اور متقن ہیں۔ امام ابوداؤد سے ان کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا صدوق ہیں۔ فضل بن انس نے محمد بن صالح کو دیکھ کر کہا تمہارے پاس علم کی کھری پڑتال کرنے والے آئے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں: احمد بن صالح بغداد کے رہنے والے اور قابلِ اعتماد ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: بلاشبہ ان کا نام محمد ہے۔ ابن مخلد بھی ان کا نام احمد بتاتے ہیں۔ ابن حنبل کہتے ہیں۔ حافظ ابوبکر محمد بن صالح کا مکہ معظمہ میں ۲۷۱ھ میں انتقال ہوا۔ میں نے وہیں سے آپ سے مسند نہیں لکھتے تھے

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے ابوصالح کا یہ قول ملا ہے کہ بنواسد کے ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ میں بغداد میں حضرت ابوذر سے ملا انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے: میری امت سے میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ ان میں سے ہر شخص چاہے گا کہ وہ دنیا اور اہل دے کر مجھے ایک نظر دیکھ لے۔

۶۳۳ $\frac{۹۵}{۹}$ امام ابن دیزیل کسائی ہمدانی

آپ کی کنیت ابواسحاق اور نام ابراہیم بن حسین ہے۔ تحصیلِ علم کے لیے بہت سفر کرنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ ان کا لقب دابہ عفان اور سیفنہ تھا۔ سیفنہ ایک پرندہ ہے جو درخت پر بیٹھتا ہے تو اس کے پتے کھا جاتا ہے۔ ایسے ہی ابراہیم جس شیخ کے پاس جاتے اس کا سارا علم حاصل کر لیتے تھے۔ انہوں نے ابومسہر، عفان، ابونعیم، مسلم بن ابراہیم، قالون، علی بن عیاش اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابوعوانہ، احمد بن ہارون بردیجی، احمد بن مروان دینوری، الحسن علی بن ابراہیم قطان، عبدالرحمٰن بن حمدان جلاب، احمد بن اسحاق بن نیخاب اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ حاکم کہتے ہیں آپ ثقہ اور مامون ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے عبداللہ بن بریدہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ ایک رات حضرت ذہبی اہل ثروت سے بات

fat.com

معلوم کرنے کے لیے گھوم رہے تھے۔ ایک جگہ دیکھا کہ کچھ عورتیں آپس میں باتیں کر رہی ہیں۔ اور ایک دوسری سے پوچھ رہی ہیں کہ مدینہ میں سب سے زیادہ حسین مرد کون ہے؟ ایک عورت بولی ابوذؤیب سب سے زیادہ حسین ہے۔ صبح ہوئی تو حضرت عمرؓ نے ابوذؤیب کے متعلق دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بنو سلیم کا ایک آدمی ہے۔ جو واقعی بہت حسین ہے حضرت عمرؓ نے اسے دیکھا تو فرمایا بخدا! تو سچ مچ عورتوں کے حق میں بھیڑیا ہے۔ دو یا تین مرتبہ یہ کہا۔ پھر فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جس شہر میں میں رہتا ہوں تم اس میں نہیں رہ سکتے۔ اس نے کہا اگر آپ نے مجھے باہر ہی بھیجنا ہے تو جہاں میرے چچا زاد بھائی کو بھیجا ہے وہاں مجھے بھی بھیجدیں۔ آپ نے اسے اپنا سامان تیار کرنے کا حکم دیا۔ اور پھر اُسے بصرہ بھیج دیا۔

انہوں نے اپنی کتاب اتنی اچھی صحت کے ساتھ ضبط کی تھی کہ وہ محدثین میں ضرب المثل کا حکم رکھتی تھی۔

محدث ہمدان صالح بن احمد کہتے ہیں: میں نے علی بن عیسیٰ سے سنا ہے فرماتے تھے الاسناد الذی یأتی بہ ابن دیزیل

لو کان فیہ ان لا یؤکل، لصحۃ اسنادہ

کہتے ہیں انہوں نے ابوحمزہ کی ابن عباس سے روایت کردہ حدیث عفان سے چار سو مرتبہ سنی تھیں، قاسم بن ابی صالح کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن دیزیل سے سنا ہے فرماتے تھے۔ مجھے امام یحییٰ بن معین نے کہا مجھ سے لیث کا وہ نسخہ بیان کرو جو وہ ابن عجلان سے روایت کرتے ہیں: روایت ہے کہ ابن دیزیل ایک رات حدیث لکھنے بیٹھے تو اس میں اس قدر مستغرق ہوئے کہ دو رات اور ایک دن مسلسل لکھتے رہے حتیٰ کہ ان سے جمعہ اور دوسری نمازیں فوت ہوگئیں۔ مگر یہ روایت ثابت نہیں۔

آپ آخر شعبان ۲۸۱ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوبکرہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو حسن آپ کی کمر یا گردن پر بیٹھ جاتے آپ اسے نرمی سے اٹھاتے تاکہ گر نہ پڑے۔ ایسا کئی دفعہ ہوا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ نے عرض کیا کہ آج آپ نے حسن کے ساتھ وہ سلوک کیا کہ پہلے کسی کے ساتھ ایسا نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا یہ دنیا میں میرا پھول ہے اور میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۶۳۴ ۸۶/۹ امام رُعاب طَیالسی

آپ کی کنیت ابوموسیٰ اور نام عیسیٰ بن عبداللہ بن سنان ہے اور رعاب ان کا لقب ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے قابل اعتماد حافظِ حدیث ہیں۔ اس فن کے ماہر اور اسے خوب ضبط کرنے والے ہیں۔ عبیداللہ بن موسیٰ، عفان، مقری، ابونعیم، حمیدی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے اسمٰعیل صفار، ابن البختری، احمد بن کامل اور ابوبکر شافعی مستفید ہوئے۔ امام دارقطنی نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابوالحسین بن المنادی کہتے ہیں، آپ حفاظِ حدیث میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے شوال ۲۷۲ھ میں جانِ جان آفریں کے سپرد کی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو بہت پسند تھا

اسے گھیا بھی کہتے ہیں۔

۶۳۵ ۹/۱۰ امام محمد بن حماد طہرانی رازی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ رے کے رہنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث اور اس کی تحصیل کے لیے دور دراز ملکوں میں گھومنے والے بلند پایہ محدث ہیں۔ العبد الصالح کی پاکیزہ صفت کے ساتھ موصوف ہیں۔ انہوں نے آخر میں عسقلان میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے عبدالرزاق بن ہمام، عبیداللہ بن موسیٰ، عبیداللہ بن عبدالمجید حنفی، ابوعاصم نبیل اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور علم کی جستجو اور تلاش میں عراق، شام اور یمن وغیرہ کی ادیہ پیمائی کی۔ اور ان سے ابن ماجہ اپنی سنن میں، ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت اور عبدالرحمٰن بن ابی حاتم روایت کرتے ہیں۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: آپ ثقہ اور لائق اعتماد ہیں۔ میں نے ان سے رے، بغداد اور سکندریہ میں حدیث لکھی ہے۔ دارقطنی کہتے ہیں: ثقہ ہیں۔ ابواحمد بن عدی کہتے ہیں: میں نے فقیہ منصور سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے اپنے شیوخ میں سے کسی کے متعلق یہ آرزو نہیں کی کہ میں علم وفضل میں ان کا مقام حاصل کروں بجز تین کے [illegible] محمد بن حماد [illegible] ہیں۔ ۸۰ سال سے کچھ زیادہ عمر پا کر ربیع الثانی ۲۷۱ھ میں آپ نے انتقال کیا۔

۶۳۶ ۹/۱۰ امام بشر بن موسیٰ اسدی بغدادی

آپ کی کنیت ابوعلی ہے۔ بغداد کے رہنے والے پختہ کار محدث ہیں۔ ابواسامہ کی مجلس میں حاضر ہوئے مگر [illegible] کی وجہ سے ان کے قول حدثنا ہشام بن عروہ کے سوا کچھ نہ لکھ سکے۔ روح بن عبادہ سے [illegible] خطبی نے سماع کیا۔ انہوں نے کہا حدثنا روح نا حبیب بن الشہید عن الحسن قال ثمن الجنۃ لا الہ الا اللہ یعنی جنت کی قیمت لا الٰہ الا اللہ ہے۔ ابونعیم، ہوذہ بن خلیفہ، مقری، حسن اشیب، اصمعی [illegible] حمیدی، عفان اور ان کے طبقہ سے حدیث کا بہت سماع کیا۔ اور ان سے محمد بن مخلد [illegible] ابوبکر قطیعی، طبرانی اور ان کے سوا دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابوخلال کہتے ہیں: امام احمد ان کی بہت عزت کرتے تھے اور ایک دفعہ ان کو [illegible] امام حمیدی کی طرف ایک مکتوب بھی دیا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں۔ آپ ثقہ اور عقلمند ہیں۔ آپ ۱۹۰ھ میں پیدا ہوئے اور ربیع الاول ۲۸۸ھ میں انتقال فرمایا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرۃ کی یہ حدیث ملی ہے کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے اور بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔

fat.com

۶۳۷ ‏ ۱۹/۹ امام ہلال بن علاء بن ہلال الباہلی الرقی (س)

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ بنو باہلہ کی طرف نسبتِ ولار کی وجہ سے باہلی کہلاتے ہیں۔ آپ رقہ کے رہنے والے نام
حافظِ حدیث اور راست گو ادیب ہیں۔ جزیرہ کے محدث ابن المحدث ہیں۔ انہوں نے اپنے والد، حجاج بن محمد، محمد بن مصعب
قرقسانی، ابو جعفر نفیلی، عبداللہ بن جعفر اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے نسائی، ابوبکر نجاد، خیثمہ طرابلسی، محم
بن صموت اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ حفاظِ حدیث استفادہ کے لیے ان کی طرف سفر کرتے تھے۔ یہ بڑے اچھے شعر کہتے
تھے۔ امام نسائی کہتے ہیں: لیس بہ بأس اپنے باپ سے منکر روایتیں بیان کرتے ہیں۔ معلوم نہیں یہ ان کا یا ان کے والد کا نقص
ہے۔ یوم النحر ۲۸۰ھ میں فوت ہوئے۔ (اصل کتاب میں یوم النحر کے بعد الثالث کا لفظ تحریر ہے۔ جس کی کوئی وجہ سمجھ میں
نہیں آئی)

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت علی کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرما
ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے
زیادہ پاکیزہ ہے۔

خیثمہ نے ہلال سے ان کے اپنے یہ شعر سنے ہیں:۔

اقبل معاذیر من یاتیک معتذرا ∴ ان بر عندک فیما قال او فجرا

فقد اطاعک من ارضاک ظاہرہ ∴ وقد اجلک من یعصیک مستترا

جو شخص تمہارے پاس معذرت کرے اس کی معذرت قبول کرو۔ خواہ وہ تمہارے نزدیک سچا ہو یا جھوٹا ∴ جو تمہیں ظاہر میں
راضی کرتا ہے وہ تمہارا فرمانبردار ہی ہے۔ نقصان دہ وہ ہے جو در پردہ نافرمانی کرے۔

۶۳۸ ‏ ۹۰/۹ امام حرب بن اسمٰعیل کرمانی

آپ ممتاز حافظِ حدیث، نامور فقیہ اور امام احمد کے شاگرد رشید ہیں۔ انہوں نے ابو الولید طیالسی، حمیدی، سعید بن
منصور، ابو عبید اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے تقدم کے باوجود ابو حاتم، عبداللہ بن اسحاق نہاوندی،
قاسم بن محمد کرمانی، ابوبکر خلال وغیرہ فیضیاب ہوئے۔ آپ ۲۸۰ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے ان کی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص
اپنے ظلم کرنے والے کے حق میں بددعا کرتا ہے وہ اس سے انتقام لے لیتا ہے۔

۶۳۹ ‏ ۹۱/۹ امام عبداللہ بن شبیب ربعی مدنی

آپ کی کنیت ابو سعید ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے اور بہت احادیث بیان کرنے والے حافظِ حدیث ہیں۔

نامور مورخ ہیں۔ اور علم کا خزانہ رکھنے کے ساتھ کمزور ہیں۔ ابو جابر محمد بن عبد الملک، عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی، اسماعیل بن ابی اویس، اسحاق بن محمد فروی، ایوب بن سلیمان اور دوسرے لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے [illegible] ہونے کے باوجود زبیر بن بکار، ابو زرعہ، ابراہیم حربی، ابن صاعد محاملی، ابو روق ہزانی اور دوسرے لوگوں نے روایت [illegible] ہے۔ ابو احمد حاکم کہتے ہیں آپ ضعیف الحدیث ہیں۔ فضلک رازی کہتے ہیں: ان کا قتل کرنا حلال ہے [illegible] آپ ۲۶۰ھ سے پہلے فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حاکم وقت کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچ لے اس کے پاس کوئی حجت نہیں ہے اور جو شخص [illegible] کر مرتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

۶۴۰ $\frac{۹۲}{۹}$ امام ابن سُمیع دِمشقی

آپ کی کنیت ابو القاسم اور نام محمود بن ابراہیم بن قاسم بن سمیع ہے۔ دمشق کے رہنے والے [illegible] ہیں۔ کتاب الطبقات کے مصنف ہیں۔ انہوں نے اسماعیل بن ابی اویس، یحییٰ بن حمزہ، ابو جعفر نفیلی [illegible] کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابو حاتم، ابو زرعہ دمشقی، ابو الحسن بن جوصا، اور دوسرے لوگ [illegible]

ابو حاتم کہتے ہیں: آپ صدوق ہیں۔ میں نے دمشق میں ان سے زیادہ [illegible] آدمی کوئی نہیں دیکھا [illegible] ہیں۔ جمادی الاخریٰ کے آخری دنوں میں آپ ۲۵۹ھ میں دمشق میں فوت ہوئے۔

۶۴۱ $\frac{۹۳}{۹}$ امام موسیٰ بن قُریش بن نافع تمیمی

آپ کی کنیت ابو عمران ہے۔ بخارا کے رہنے والے، طلب حدیث میں دور دراز ممالک کی [illegible] حدیث ہیں۔ انہوں نے ابو نعیم، مسلم بن ابراہیم، علی بن عیاش، عبداللہ بن صالح [illegible] حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے امام مسلم اپنی صحیح میں، حسین بن حسن [illegible] اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ابن ماکولا نے ان کی تاریخ وفات ۲۵۵ھ بتائی ہے۔

۶۴۲ $\frac{۹۴}{۹}$ الحافظ الامام تمتام الضبی البصری التمار

آپ کی کنیت ابو جعفر، نام محمد بن غالب اور لقب تمتام ہے۔ بصرہ کے رہنے والے [illegible] میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ اور کھجوروں کا بیوپار کرتے تھے۔ انہوں نے ابو نعیم، مسلم بن ابراہیم، عفان [illegible] طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ نیز بہت علم حاصل کیا اور ثقہ ہیں [illegible] اور ان سے [illegible] بن سماک، ابو سہل قطان، ابو بکر شافعی، ابو بکر [illegible] اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

Marfat.com

امام دارقطنی فرماتے ہیں: آپ ثقہ اور جید عالم ہیں۔ کبھی فرمایا ثقہ اور مامون ہیں مگر غلطی کر جاتے ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ رمضان المبارک ۲۵۳ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی میت پر تین صفیں نماز جنازہ پڑھیں اور اس کے حق میں سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول ہو جاتی ہے۔

۶۴۳　$\frac{95}{9}$　امام ابوالموجہ فزاری مروزی

آپ کا اسم گرامی محمد بن عمرو بن موجہ ہے۔ مرو کے رہنے والے قابلِ اعتماد حافظِ حدیث ہیں۔ لغت کے ماہر تھے۔ انہوں نے سعید بن منصور، سعید بن سلیمان، علی بن جعد، صدقہ بن فضل، عبدان بن عثمان اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ انہوں نے تحصیلِ علم کے لیے خراسان، عراق اور حجاز کا سفر کیا۔ ابنِ ابی حاتم نے ان کا مختصر تذکرہ لکھا ہے ان سے ابن ابی حاتم، حسن بن محمد بن حلیم، علی بن محمد حبیبی، بکر بن محمد صیرفی ابوبکر بن ابی النصر اور مرو کے دوسرے بہت سے لوگ ان سے مستفید ہوئے۔

آپ ۲۸۲ھ میں مرو　میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابنِ عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو سیدھے ہاتھوں کے ساتھ سوال کرو۔ الٹے ہاتھوں کے ساتھ سوال نہ کرو اور فارغ ہونے کے بعد ہاتھوں کو منہ پر پھیر لو۔

حاکم نے یہ حدیث مستدرک میں ذکر کی ہے اس کا ایک راوی صالح کمزور ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ فیہ نظر۔

۶۴۴　$\frac{96}{9}$　امام شہید حیکان ذہلی نیشاپوری

آپ کی کنیت ابوزکریا، نام یحییٰ اور لقب حیکان ہے۔ نیشاپور کے رہنے والے بلند پایہ محدث اور حافظ کبیر محمد بن یحییٰ ذہلی کے بیٹے ہیں۔ اپنے والد کے بعد نیشاپور کے امام، وہاں کے مفتی اور رضاکاروں کے امیر تھے۔ انہوں نے عبادت کے لیے ایک الگ مکان بنا رکھا تھا۔ یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن حرب، احمد بن یونس، مسدد، علی بن جعد، اسمٰعیل بن ابی اویس اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ان کے والد، ابنِ خزیمہ، ابوعبداللہ بن اخرم، محمد بن صالح بن ہانی، ابراہیم بن اسمٰعیل، احمد بن محمد، شعیب، احمد بن علی بن حسنویہ، اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔

حاکم کہتے ہیں۔ نیشاپور میں فتویٰ اور ریاست میں امام بن امام تھے۔ میں نے ابنِ ہانی سے سنا ہے ہم حدیث لکھنے کے لیے رمضان المبارک میں یحییٰ بن محمد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شوال ۲۶۷ھ میں وہ قتل ہو گئے۔ ان کے بعد حدیث کی مجالس سونی پڑ گئیں اور دواتیں غائب ہو گئیں۔ کوئی شخص دوات اور کاپی لے کر چلنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ ۲۷۰ھ تک یہی حالت رہی۔ پھر اس سال ابوعثمان سعید بن اسماعیل زاہد کی مساعی سے مشہور محدث سری بن خزیمہ کو دعوت دی گئی۔ اور ایک مجلسِ املاء کے انعقاد کا اہتمام کیا گیا۔ ابوعثمان خود ہاتھ میں دوات لے کر اس مجلس کا اعلان کرتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا

کہ بے شمار لوگ حاضر ہوئے اور یہ مجلس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ محمد بن عبدالوہاب فرا کہتے ہیں: ہم اور ہماری آنے والی نسلیں امام یحییٰ کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ وہ باطل کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو گئے اور ہم اپنے گھروں میں اطمینان کے ساتھ اپنے رب کی عبادت میں مصروف رہے۔ صالح جزرہ نے اپنے ایک مکتوب میں امام ابن ابی حاتم کو لکھا: آج علوم دین خصوصاً علم حدیث بہت مظلوم و مقہور ہے۔ حاملین حدیث اور اس کے کاتب ان مصائب سے دوچار ہیں جو ابوزکریا کے قتل کے بعد ان پر ٹوٹی ہیں۔ وہ اور ان کے والد سفر آخرت پر روانہ ہو گئے مگر اپنے پیچھے انہوں نے اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا۔ خدام حدیث دم بخود ہو کر گھروں میں دبے پڑے ہیں۔ اور سنت کا اظہار کرنے والی ایک جماعت نے راہ بغاوت اختیار کی ہے اور اپنے ملوک کے دین کی کھلم کھلا حمایت کرنے پر کمربستہ ہے۔

ابن شرقی کہتے ہیں: میں نے ذہلی سے سنا ہے اپنے بیٹے کا ذکر کر رہے تھے فرماتے تھے ابوزکریا تو والد ہیں۔ ابواحمد حاکم اپنے شیوخ سے نقل کرتے ہیں، ذہلی فرمایا کرتے تھے: میں نے علماء اور ان کے بیٹوں کو دیکھا ہے لیکن اپنے بیٹے یحییٰ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ احمد بن عبداللہ خجستانی کہتا ہے: میں جیل میں یحییٰ کے پاس آیا۔ میں انہیں کچھ سبق سکھانا چاہتا تھا انہیں قتل کا ارادہ نہیں تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر ان کی داڑھی پکڑی تو انہوں نے میرا خصیہ اس زور سے دبایا کہ مجھے اپنی موت کا یقین ہو گیا۔ اتنے میں مجھے اپنے موزے میں رکھی ہوئی چھری یاد آگئی۔ میں نے وہ نکالی اور اس سے ان کا پیٹ چاک کر دیا۔

میں کہتا ہوں یہ احمد ایک باغی آدمی تھا جس نے ظلم کی انتہا کر دی تھی۔ یحییٰ اس سے لڑنے کے لیے نکلے مگر اپنی فوج کی قلت کے پیش نظر بھاگ کھڑے ہوئے۔ بالآخر پکڑے گئے اور جیل میں قید کر دیئے گئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوبکر صدیق کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا ورثہ تقسیم نہیں ہوگا ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۶۴۵ ۹/۹ امام کدیمی بصری

آپ کی کنیت ابوالعباس اور نام محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی ہے بصرہ کے رہنے والے بہت حدیث بیان کرنے والے عمر رسیدہ حافظ حدیث ہیں۔ محدث بصرہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ کدیمی بہت مشہور ہیں۔ ابوداؤد طیالسی، ازہر السمان اور اپنے سوتیلے والد روح بن عبادہ سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ اور ان سے ابن الانباری، اسماعیل صفار، ابوبکر شافعی، ابوبکر بن خلاد نصیبی، ابوبکر قطیعی اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔ کہا کرتے تھے میں نے بصرہ کے ایک ہزار ایک سو چھتیس شیوخ سے حدیث لکھی ہے۔ حج کے لیے گیا تو عبدالرزاق کو دیکھا لیکن ان سے حدیث کا سماع نہیں کر سکا۔

خود کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں، امام ابن مدینی اور شاذکونی تینوں سیر کرنے کے لیے نکلے۔ جبکہ حماد بن زید نے اس سے منع کر رکھا تھا۔ ہم ابھی باہر جا کر بیٹھے ہی تھے کہ وہ بھی آ گیا اور ہمیں پکڑ لیا۔ میں سب سے چھوٹا تھا اس نے مجھے منہ کے بل گرا دیا۔ میں نے کہا اے امیر! پہلے مجھ سے ایک حدیث سن لو حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اہل زمین پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ کہا اسے پھر بیان کرو۔ میں نے اسے دہرایا

کہا تو بولا نہیں یہ یاد ہے اور پھر سیر کرنے کے لیے نکلتے ہو۔

ابن عدی کہتے ہیں کدیمی پر وضع حدیث کی تہمت لگی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: شاید اس نے ایک ہزار سے زائد جھوٹی حدیثیں وضع کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: ہمارے اکثر مشائخ نے اس سے روایت بیان کرنا چھوڑ دیا ہے۔ امام ابوداؤد نے اس کو وضع حدیث سے متہم کیا ہے۔ موسیٰ بن ہارون کعبہ کا غلاف پکڑ کر کہتے تھے الٰہی! گواہ رہیے کدیمی کذاب ہے اور جھوٹی حدیثیں وضع کرتا ہے۔ قاسم بن مطرز کہتے ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کدیمی سے جھگڑا کروں گا اور کہوں گا یہ تیرے نبی پر جھوٹ بولا کرتا تھا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: وضع کے ساتھ متہم ہے۔ لیکن اسمٰعیل خطبی کہتے ہیں ثقہ ہے۔ میں نے اس کے حلقۂ درس سے بڑا مجمع کہیں نہیں دیکھا۔

۱۰۰ سال عمر پاکر جمادی اولیٰ ۲۸۶ھ میں آپ فوت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سے درگذر فرمائے۔ اس سال بہت سے ائمہ حدیث نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۶۴۶ $\frac{۹۰}{۹}$ امام حارث بن محمد بن اُسامہ تمیمی بغدادی

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ ایک مسند کے مصنف ہیں لیکن انہوں نے اس کو باقاعدہ مرتب نہیں کیا۔ آپ ۱۸۶ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے یزید بن ہارون، عبدالوہاب خفاف، علی بن عاصم، عبداللہ بن بکر، روح بن عبادہ، ابو بدر سکونی، واقدی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابوجعفر طبری، ابوبکر نجاد، ابن خلاد نصیبی، ابوبکر شافعی، عبداللہ بن حسین نضری شیخ مرو اور دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔

یہ جاننے کے باوجود کہ یہ حدیث پڑھانے پر پیسے لیتے ہیں۔ ابراہیم حربی اور ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے۔ دارقطنی کہتے ہیں صدوق ہیں۔ حدیث پڑھانے پر پیسے اس لیے لیتے تھے کہ فقیر تھے اور بہت سی بیٹیوں کے باپ تھے۔ لیکن ابوالفتح ازدی اور ابن حزم نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

میں کہتا ہوں آپ نے ۹۷ سال عمر پائی اور ۲۸۲ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اگر میں لیلۃ القدر معلوم کر لوں تو کیا دعا مانگوں؟ فرمایا یوں کہو اللھم انی اسألک العفو والعافیہ الٰہی! میں تجھ سے معافی مانگتی ہوں اور صحت کا سوال کرتی ہوں۔

امام نسائی نے یہ حدیث درج ذیل سند سے اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔

عن یونس عن ابن وہب عن سعید بن ابی ایوب عن عبدالرحمان بن مرزوق، عن الجریری عن ابن بریدۃ عن عائشہ

پس ہمیں یہ حدیث بہت عالی سند سے حاصل ہوئی ہے۔

٦٤٧ ٩٩/٩ الحافظ المسند امام ابو مُسلم کجّی

آپ کا نام گرامی ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ کتاب السنن اور بقیۃ الشیوخ کے مصنف ہیں۔ ابو عاصم نبیل، انصاری، اصمعی، بدل بن محبر، مسلم بن ابراہیم اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے نجاد، فاروق خطابی، حبیب قزاز، ابوبکر قطیعی، ابوالقاسم طبرانی، ابومحمد بن ماسی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت معاذ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

دارقطنی اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ یہ عقلمند اور حدیث کے ماہر فاضل بزرگ تھے۔ جرمی نے ان کی بہت تعریف کی ہے۔ کہتے ہیں جب یہ حدیث پڑھانے لگے تو دس ہزار درہم صدقہ کیے۔ فاروق خطابی کہتے ہیں جب ہم نے ان سے کتاب السنن کا سماع ختم کیا تو انہوں نے ایک ہزار دینار خرچ کیے۔ احمد بن جعفر ختلی کہتے ہیں جب کجی بغداد آئے تو انہوں نے حدیث املا کرانے کے لیے رحبہ غسان میں ایک مجلس منعقد کی جس میں سات مستملی متعین تھے جو ایک دوسرے تک ان کا کلام پہنچاتے تھے اور لوگ کھڑے کھڑے لکھ رہے تھے پھر اس پلاٹ کی پیمائش کی گئی اور قلم دوات لے کر لکھنے والے محدثین کا حساب لگایا گیا تو ان کی تعداد چالیس ہزار سے کچھ زیادہ تھی۔ ویسے دیکھنے والے ان کے علاوہ تھے۔ یہ واقعہ صحیح ہے۔ خطیب نے اس کو اپنی تاریخ میں ثقہ ناقل سے نقل کیا ہے۔ اور انہوں نے ختلی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہتے ہیں آپ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

جعفر بن محمد بن محمد طیبی کہتے ہیں۔ ہم بغداد میں ابومسلم کجی کے پاس حاضر ہوئے اور انہیں پتہ چلا کہ ہم لوگ نو وارد ہیں تو انہوں نے ان کی بہت تعظیم بیان کی اور فرمانے لگے۔ آپ لوگ ان کو سید المسلمین کیوں نہیں کہتے ... بڑی عزت کی پھر پوچھا: آپ لوگ اب کیا چاہتے ہیں؟ ہم نے کہا ابن مسعود کی احادیث اور آثار کی روایت ... کر انہوں نے یہ چیزیں ہمیں زبانی لکھوا دیں۔

تقریباً سو سال عمر پا کر محرم ۲۹۲ھ میں آپ بغداد میں فوت ہوئے اور ان کی میت دفن کرنے کے لیے بصرہ لائی گئی۔

٦٤٨ ١٠٠/٩ الحافظ الحجۃ الامام الدارمی سجستانی

آپ کی کنیت ابوسعید اور نام عثمان بن سعید بن خالد ہے۔ آپ سجستان کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور ثبت ہیں۔ ہرات اور اس ملک کے کرانی قدر محدث ہیں۔ انہوں نے ابوالیمان حمانی، سعید بن ابی مریم، سلیمان بن حرب کبی وحاظی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ مختلف ممالک کا سفر کیا اور امام علی بن مدینی، یحییٰ بن معین، امام احمد، امام اسحاق بن راہویہ جیسے اساطین علم سے اس فن کی تکمیل کی اور ان سے ابو عمرو احمد بن محمد حیری، محمد بن یوسف ...

بن محمد بن عبدوس طرائفی، ابونصر محمد بن احمد فقیہ، حامد رفا اور دوسرے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔

ابوالفضل یعقوب بن قراب کہتے ہیں: ہم نے عثمان بن سعید جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور خود انہوں نے بھی اپنے جیسا کوئی انسان نہیں دیکھا۔ ابوحامد اعمش کہتے ہیں: میں نے ان جیسا نیز ذہلی اور فسوی جیسا بھی کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ایک دوسرے محدث کہتے ہیں: یہ ابراہیم حربی کی نظیر ہیں۔

میں کہتا ہوں: انہوں نے سوالات عن الرجال لیحیٰ بن معین، ایک مسند کبیر اور جہمیہ کی تردید میں دوسری بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں اور کہتے ہیں کہ مشہور بدعتی ابن کرام کا انہوں نے ہی مقابلہ کیا اور اس کو ہرات سے نکال کر دم لیا۔ ایک قول کے مطابق اندازاً ۲۰۰ھ میں آپ پیدا ہوئے۔ خود ان کا اپنا بیان ہے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا جو آپ سے حسد کرتا تھا۔ اگر آپ کے پاس علم نہ ہوتا تو آپ کیا ہوتے؟ تو آپ نے اسے جواب دیا: میرا ارادہ تو حصولِ علم سے بڑا نامی کا تھا۔ لیکن نیک نامی اور زینت کا سبب بن گیا ہے۔ آپ ذی الحجہ ۲۸۰ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت جابر کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر موسیٰ علیہ السلام آجائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرنے لگو تو گمراہ ہو جاؤ گے اور وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پالیتے تو میری اتباع کرتے۔

۶۴۹ $\frac{۱۰۱}{۹}$ امام علی بن عبدالعزیز بن مرزبان بن سابور بغوی

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ بلند پایہ حافظِ حدیث، ایک عمدہ مسند کے مصنف اور شیخ الحرم ہیں۔ آپ نے ابونعیم، عفان، قعنبی، مسلم بن ابراہیم، ابوعبید اللہ اور دوسرے لوگوں سے حدیث کا بہت زیادہ سماع کیا اور ان سے ان کے بھائی ابوالقاسم بغوی، علی بن محمد بن مہرویہ قزوینی، ابوعلی حامد رفاء، ابوالحسن بن سلمہ قطان، عبدالمؤمن بن خلف نسفی، طبرانی اور دوسرے بے شمار حضرات مستفید ہوئے۔ آپ نے ۹۰ سال سے کچھ زیادہ عمر پائی۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں: صدوق ہیں۔ لیکن امام نسائی ان سے اس لئے ناراض ہیں کہ حدیث پڑھانے پر اجرت لیتے تھے۔ مگر وہ فقیر اور خانہ کعبہ کے مجاور تھے۔ ابن السنی کہتے ہیں: مجھے پتہ چلا ہے کہ جب ان پر اس معاملہ میں عتاب کیا جاتا تو فرماتے اے میری قوم! میں اخشبین (دو پہاڑ ہیں) کے درمیان رہتا ہوں۔ جب حاجی لوگ حج سے فارغ ہو کر واپس چلے جاتے ہیں تو ابوقبیس قعیقعان (پہاڑ) بلند آواز سے پوچھتا ہے اب کون لوگ باقی رہ گئے ہیں جواب ملتا ہے کہ صرف کعبہ کے مجاور باقی رہ گئے ہیں تو وہ کہتا ہے پھر میں اب ان پر گرتا ہوں۔

آپ ۲۸۶ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے عبداللہ بن سلمہ کا یہ قول ملا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں دعا کیا کرتے تھے الٰہی! ہمیں عدل، ہدایت اور سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھ، اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما، ایسی حالت میں کہ ہم لوگوں کے لیے ہدایت یافتہ رہنما ثابت ہوں، ہم تجھ سے راضی ہو جائیں اور تو ہم سے راضی رہ۔ نہ خود گمراہ ہوں، اور نہ

دوسروں کو گمراہ کریں۔

۶۵۰　$\frac{۱۰۲}{۹}$　امام عثمان بن خرزاذ انطاکی

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ بلند پایہ حافظِ حدیث، حجت اور انطاکیہ کے محدث ہیں۔ انہوں نے عفان، ابو الولید طیالسی عمرو بن مرزوق، سعید بن عفیر، سعید بن منصور اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام نسائی نے حدیث بیان کی ہے اور ان کو ثقہ کہا ہے۔ ابو عوانہ، ابن جوصا، خیثمہ طرابلسی، ہشام بن محمد کندی اور دوسرے لوگوں نے بھی آپ سے استفادہ کیا ہے۔ نیز طبرانی کو اجازت دی ہے۔

محمد بن حمویہ اہوازی کہتے ہیں: میں نے جتنے محدث دیکھے ہیں موصوف ان سب سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے تھے ابو عبداللہ حاکم کہتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں۔ آپ نے ذی الحجہ ۲۸۲ھ میں انتقال فرمایا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابن عمر کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں اتنی تاخیر کی کہ سونے والے سو گئے اور کچھ لوگ بیدار ہو کر تہجد کی تیاری کرنے لگے۔ پھر آپ تشریف لائے۔ اقامت ہوئی اور آپ نے نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا اگر میری امت پر مشقت کا خطرہ نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ وہ اس وقت نماز پڑھا کریں۔

۶۵۱　$\frac{۱۰۳}{۹}$　امام ابو زُرعہ دِمشقی

آپ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن بن عمرو بن عبداللہ نصری ہے۔ قابل اعتماد حافظ حدیث اور محدث شام ہیں۔ آپ نے ہوذہ بن خلیفہ، ابو نعیم، احمد بن خالد وہبی، ابو مسہر غسانی، عفان، سلیمان بن حرب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ سے ابو داؤد، ابن صاعد، ابو العباس اصم، طحاوی، علی بن ابی العقب، طبرانی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابو زرعہ کا اپنا بیان ہے۔ میں نے بچپن میں ابو مسہر سے ہم نشینی کی تھی جس سے وہ بہت خوش ہوئے۔ ابن ابی حاتم نے ابو زرعہ کا ذکر کیا تو فرمایا۔ وہ نوجوانوں کے شیخ ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: صدوق ہیں۔

آپ جمادی اخری ۲۸۱ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے طاؤس کی یہ حدیث ملی ہے۔ کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے پوچھا لوگ ذکر کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سر دھوؤ خواہ جنبی نہ بھی ہو، اور خوشبو استعمال کرو کیا یہ سچ ہے؟ بولے غسل کے متعلق تو یہ بات درست ہے۔ خوشبو کے متعلق مجھے علم نہیں۔

امام بخاری نے یہ روایت ہم سے بیان کی ہے۔

fat.com

۶۵۲ ۱۰۴/۹ شیخ الاسلام امام اسماعیل القاضی

آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں مشہور محدث بصرہ حماد بن زید کی اولاد میں سے ہیں۔ جنواز دسے نسبت ولاء کی وجہ سے ازدی کہلاتے ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف اور عراق میں بسنے والے مالکیوں کے شیخ اور عالم ہیں۔ آخر میں بغداد میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپ سنہ ۱۹۹ھ میں پیدا ہوئے آپ نے محمد بن عبداللہ انصاری، قعنبی، مسلم، عبداللہ بن رجاء، اسمٰعیل بن ابی اویس اور قالون سے حدیث کا سماع کیا اور مؤخر الذکر سے علم قرأت بھی سیکھا۔ احمد بن معذل سے فقہ، اور علی بن مدینی سے حدیث اور علل حدیث کا فن حاصل کیا اور ان سے ابو بکر نجاد، ابو بکر شافعی، حسن بن محمد بن کیسان، ابو بحر بربہاری اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے ان سے علم فقہ بھی سیکھا۔ خطیب کہتے ہیں: عالم، متقن اور فقیہ تھے۔ انہوں نے امام مالک کے مذہب کی خوب شرح کی ہے اور اس کے دلائل مہیا کیے ہیں۔ ایک مسند کے مصنف ہیں۔ علوم القرآن میں بھی ایک کتاب لکھی ہے۔ ایوب اور امام مالک کی احادیث بھی الگ الگ کتاب میں جمع کیں۔ میں کہتا ہوں: انہوں نے ایک مؤطا بھی تصنیف کیا ہے اور تقریباً دو سو جزء پر مشتمل ایک ضخیم کتاب محمد بن حسن شیبانی کے رد میں لکھی ہے جو مکمل نہیں ہوئی۔

میں کہتا ہوں انہوں نے بغداد کو اپنا وطن بنا لیا تھا اور وہاں وفات تک عہدۂ قضاء پر متمکن رہے۔ اپنے اقران و اماثل ت لے گئے اور آسمان علم پر آفتاب نصف النہار بن کر چمکے۔ احکام القرآن میں ایک ایسی شاندار کتاب لکھی ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ کتاب معانی القرآن اور کتاب القرأت بھی تصنیف کی ہے۔

امام ابو العباس مبرد کہتے ہیں: اسماعیل قاضی علم صرف مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ ایک دفعہ یحییٰ بن اکثم نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو بولے اسماعیل قاضی کیا آئے ہیں سارا مدینہ ہی آ گیا ہے امام نسائی نے اپنی کتاب الکنیٰ میں ایک سند یوں ذکر کی ہے عن ابراہیم بن موسیٰ نا اسمٰعیل القاضی نا علی بن المدینی۔

ذی الحجہ سنہ ۲۸۲ھ میں اچانک داعی اجل کو لبیک کہا۔

ان کی عالی روایتیں غیلانیات میں مذکور ہیں۔

۶۵۳ ۱۰۵/۹ امام جعفر بن محمد بن ابی عثمان طیالسی بغدادی

آپ کی کنیت ابو الفضل ہے۔ جید حافظ حدیث ہیں۔ انہوں نے عفان، مسلم بن ابراہیم، عارم، اسحاق بن محمد فروی، سلیمان بن حرب اور ان کے بعد دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابن صاعد، اسماعیل صفار، نجاد، ابن نجیح اور ابو بکر شافعی حدیث بیان کرتے ہیں۔

ان کی عالی حدیث غیلانیات میں پائی جاتی ہے۔ احمد بن منادی کہتے ہیں: حفظ و اتقان اور راست گوئی میں مشہور تھے۔ خطیب کہتے ہیں ثقہ، پختہ کار، خوش خط اور پڑھانے میں سخت مزاج تھے۔

.com

آپ رمضان المبارک ۲۸۱ھ میں فوت ہوئے۔

۶۵۴ $\frac{106}{9}$ الحافظ الامام الجوال الشعرانی بیہقی

آپ کی کنیت ابومحمد اور نام فضل بن محمد بن مسیب ہے۔ یمن کے بادشاہ باذام کی نسل سے ہیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب پڑھ کر اسلام قبول کیا تھا۔ سلیمان بن حرب، قالون عیسیٰ، سعید بن ابی مریم، عبداللہ بن صالح، اسماعیل بن ابی اویس، ابوتوبہ حلبی، ابوجعفر نفیلی اور دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابن خزیمہ، ابن شرقی، علی بن ممشاذ، ابو عبداللہ اخرم، محمد بن مؤمل اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ان کے پوتے اسماعیل بن محمد بن فضل نے بھی ان سے استفادہ کیا ہے۔

ابن المؤمل کہتے ہیں: ہم لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ اندلس کے سوا کوئی ملک ایسا نہیں جس میں فضل شعرانی طلب حدیث کے لیے نہ گئے ہوں۔ حاکم کہتے ہیں: یہ فقیہ اور عابد ہونے کے ساتھ ساتھ ادیب اور علم الرجال کے ماہر بھی تھے۔ بے تکلف شعر کہا کرتے تھے اس لیے شعرانی کے لقب سے ملقب ہوئے۔ ابن ماکولا کہتے ہیں: انہوں نے خلف سے فن قرات سیکھی، نیز امام احمد کی تاریخ اور سید مصیصی کی تفسیر کے خوب ماہر تھے۔ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: محدثین نے ان میں کلام کیا ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں صدوق ہیں اور غالی شیعہ ہیں۔ حاکم کہتے ہیں: ثقہ ہیں۔ انہیں طعن کرنے والوں کے پاس کوئی حجت نہیں۔

آپ نے ۲۸۲ھ کی ابتدا میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔

خلاصہ کلام اس زمانہ میں اور اس سے کچھ عرصہ بعد تک ائمہ حدیث کی کثیر تعداد موجود تھی جن کے [illegible] کا بھی یہاں ذکر نہیں ہوا۔ اور ان میں سے اکثر کا تذکرہ میری کتاب تاریخ اسلام میں آگیا ہے۔ اسی طرح علمائے اہل رائے [illegible] کی بھی فراوانی تھی۔ معتزلہ، شیعہ اور متکلمین میں اور جو سلف صالحین کا طریقہ اتباع سنت چھوڑ کر معقولات کی [illegible] بھی اساطین علم خاصی تعداد میں موجود تھے۔ ہاں فقہا میں تقلید نے راہ پالی تھی۔ اور اسی [illegible] تھی۔ فسبحان من لہ الخلق والامر۔ بس اے بزرگ! خدا کے لیے اپنے حال پر [illegible] ہوئے ان حفاظ حدیث کو نظر سے مت دیکھو۔ ان میں نقص تلاش کرنا چھوڑ دے اور ان [illegible] قیاس نہ کر۔ جن ائمہ کا میں نے تذکرہ کیا ہے۔ خدا کے فضل سے ان میں کوئی بھی ایسا نہیں [illegible] علم نہ رکھتا ہو۔ ہمارے زمانہ کے کبار محدثین میں سے کوئی بھی علم و معرفت میں ان کا مقابلہ کرنے کا اہل نہیں [illegible] کرتم سے اگر اور کچھ نہ بن پڑے تو یہ کہنے پر آمادہ ہو کہ احمد اور ابن مدینی [illegible] محدث تھے۔ فقہ اور اصول فقہ سے ناواقف تھے۔ رائے و قیاس سے نابلد تھے۔ معانی، بیان [illegible] انہیں تو اللہ تعالیٰ کی حجتیں دلیل و برہان کے ساتھ معرفت حاصل نہیں تھی اور نہ فقہائے امت میں شمار ہوتے تھے۔

[illegible] نام لیتے ہوئے خاموش رہو اور اگر بولنا ہی ہے تو علم سے بولو۔ درحقیقت نفع بخش علم وہی ہے جو ان محدثین کے ذریعہ حاصل ہوا [illegible] فقہ کے مقابلہ میں تمہاری نسبت [illegible]

fat.com

ہے ان کے مقام کو نہ تم پا سکتے ہو نہ ہم لیکن اہل فضل ہی جانتے ہیں۔ جس کے دل میں خدا کا خوف موجزن ہے۔ اسے اپنے نفس کا علم اور اپنے قصور کا اعتراف ہے اور جو جہالت اور فخر کی بنا پر ڈھینگیں مارنے کا عادی اور جاہ طلبی کی وجہ سے شرارت وفساد کا دلدادہ ہے اسے اپنے حال پر چھوڑ دو اس کا انجام وبال اور خسران کے سوا کچھ نہیں۔

نسأل اللہ العفو والسلامۃ۔

t.com

دسواں طبقہ

اس میں ننانویں حفاظ حدیث کا ذکر ہے۔

۶۵۵ $\frac{1}{10}$ امام ابراہیم بن اُورَمہ اِصفہانی

آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ اصفہان کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور اپنے زمانہ میں بغداد کے مفید ہیں۔ انہوں نے محمد بن بکار، صالح بن حاتم بن وردان، عاصم بن نضر، عمرو بن علی فلاس اور ان کے طبقہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے ابوبکر بن ابی الدنیا، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابوبکر باغندی اور ایک دوسری جماعت روایت کرتی ہے۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں ثقہ، حافظ اور عقلمند ہیں۔ ابن المنادی کہتے ہیں میں نے ان کا سا علم رکھنے والا کوئی آدمی نہیں دیکھا عباس دوری کی احادیث کا انتخاب کر رہے تھے کہ بیمار ہو گئے۔ ابونعیم حافظ کہتے ہیں ابراہیم معرفت اور حفظ حدیث میں اپنے معاصرین پر فوقیت رکھتے تھے۔ بغداد میں رہتے تھے اور لوگ ان سے فوائد لکھتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کی حدیث زیادہ مشہور نہیں ہوئی کیونکہ وہ صرف پچپن سال زندہ رہے۔ ابن منادی اور دوسرے محدثین کہتے ہیں آپ ۲۶۶ھ کے آخر میں فوت ہوئے۔

میں کہتا ہوں اس سال فقیہ صالح بن احمد بن حنبل شیبانی قاضی اصفہان، محدث ابوجعفر محمد بن عبدالملک بن مروان دقیقی واسطی اور علامہ محمد بن شجاع بن ثلجی بغدادی صاحب التصانیف نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] سے منع فرمایا۔

۶۵۶ $\frac{2}{10}$ شیخ الاسلام بَقی بن مُخلَد قُرطبی

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ قرطبہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ ہیں۔ ایک بہت بڑی مسند اور عظیم الشان تفسیر کے مصنف ہیں جس کے متعلق ابن حزم کہتے ہیں کہ اس جیسی تفسیر آج تک نہیں لکھی گئی۔ رمضان المبارک ۲۰۱ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ لیثی قرطبی، ابو مصعب زہری، یحییٰ بن بکیر، ابراہیم بن منذر حزامی، زہیر بن عباد، صفوان بن صالح، یحییٰ بن عبدالحمید حمانی، ابن نمیر اور ابن ابی شیبہ سے حدیث کا سماع کیا۔ تحصیل علم کے لیے مشرق و مغرب کے ممالک چھان مارے۔ ان کے شیوخ کی تعداد دوسو اسی سے کچھ زیادہ ہے۔ اور ان سے ان کے صاحبزادے احمد، احمد بن عبداللہ اموی، اسلم بن عبدالعزیز، محمد بن عمر بن لبابہ، حسن بن سعید، عبداللہ بن یونس قبری اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

Marfat.c

یہ امام، چوٹی کے عالم، پیشوا اور مجتہد تھے کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ ثقہ، صالح، عابد، تہجد گذار اور خوفِ خدا سے رونے والے تھے اور اپنے زمانہ میں عدیم النظیر تھے۔ احمد بن ابی خیثمہ نے ان کا ذکر کیا تو کہا ہم ان کو مکنسہ کہا کرتے تھے۔ کیا جس شہر میں بقی موجود ہے اس میں کسی اور مجتہد کے آنے کی حاجت ہے؟ ابوالولید فرضی کہتے ہیں بقی نے اُندلس کو علم حدیث سے بھر دیا ہے ابوعبدالملک قرطبی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں: بقی دراز قامت تھے درمیان سے ناک اُبھری ہوئی اور نتھنے تنگ تھے۔ داڑھی بھاری اور لچھے دار تھی۔ بڑے منکسر المزاج اور متواضع تھے اور ہمیشہ جنازوں میں شرکت کے عادی تھے۔ کہا کرتے تھے میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو طلب علمی کے زمانہ میں کئی کئی دن کرنب (ایک سبزی) کے پتے کھا کر گذارا کرتا تھا اسے روٹی میسر نہیں تھی۔ خود کہتے ہیں جب میں عراق سے واپس آیا تو یحیٰی بن بکیر نے مجھے اپنے پہلو میں بٹھایا اور مجھ سے سات حدیثوں کا سماع کیا۔ اہلِ حدیث کا مذہب جاری کرنے کی وجہ سے متعصب لوگ ان کے خلاف ہو گئے تھے اور ہر وقت ان کی ایذا رسانی کے درپے رہتے تھے۔ امیرِ اندلس محمد بن عبدالرحمان نے ان کو اُن کے شر سے بچایا۔ ان کی کتابوں کو نقل کرایا اور علم حدیث کے نشر و اشاعت کی کھلی چھٹی دی۔ بقی کہا کرتے تھے میں نے مسلمانوں کے لیے ایسا بیج بو دیا ہے جو خروج دجال کے وقت ہی اُکھڑے گا۔

ابن حزم کہتے ہیں بقی امام احمد کے تلمیذ خاص تھے اور بخاری، مسلم اور نسائی کے ہم پایہ تھے۔ بقی کہتے ہیں میں طلب علم کے لیے جس کے پاس گیا پا پیادہ ہی گیا۔ ان کی خیر خواہی، عبادت اور ایثار و قربانی کے واقعات زبان زد عوام تھے۔ کپڑے تک محتاجوں کو دے دیتے تھے، مستجاب الدعوات بھی تھے۔ کہتے ہیں ہر رات تیرہ رکعت میں قرآنِ کریم ختم کیا کرتے تھے اور عمر بھر میں ستر جنگوں میں شریک ہوئے۔

آپ نے جمادی الاخریٰ ۲۷۶ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اس سال علامہ ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری صاحب التصانیف محدث مکہ محمد بن اسماعیل بن سالم صائغ، محدثِ دمشق یزید بن محمد بن عبدالصمد دمشقی اور مسند ابوبکر محمد بن احمد بن ابی العوام بن یزید ریاحی نے بھی جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت علی کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں: اگر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھول جاتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں۔ میں نے آپ سے سنا ہے فرماتے تھے مجھے جبرائیل نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد! جو شخص آپ پر دس دفعہ درود پڑھے گا وہ میرے غضب اور میری ناراضگی سے امن میں رہیگا۔

۶۵۷ $\frac{۳}{۱۰}$ الامام القُدوۃ المَروزی البَغدادی

آپ کی کنیت ابوبکر اور اسم گرامی احمد بن محمد بن حجاج ہے۔ بغداد کے رہنے والے گرامی قدر پیشوا اور نامور فقیہ ہیں، شیخ بغداد کے لقب سے مشہور ہیں۔ امام احمد کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ ان کے والد خوارزمی اور والدہ مروذیہ تھیں۔ زمانہ دراز امام احمد کی صحبت میں رہے اور علم و عمل میں کمال پیدا کیا۔ محمد بن منہال ضریر، محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبداللہ قواریری، امام احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، سریج بن یونس اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے ابوبکر خلال الفقیہ، محمد بن مخلد عطار، محمد بن عیسیٰ بن ولید اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔

t.com

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کو قید میں ذریعہ پوچھ کر اے یوسف! جب تیرے بھائیوں نے تیرے قتل کا منصوبہ بنایا تھا تو تجھے قتل سے کس نے بچایا تھا؟ کہا میرے رب نے۔ پھر پوچھا جب ایک عورت کے متعلق تمہارے دل میں خطرہ پیدا ہوا تو اس سے تجھے کس نے بچایا تھا؟ کہا میرے رب نے۔ فرمایا پھر مجھے چھوڑ کر مخلوق سے مدد کیوں چاہی ... گئی جس سے میں نے اپنے دل میں راحت محسوس کی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ... تجھے سات سال جیل میں پڑے رہنا پڑے گا۔

نیز ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث بھی ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے سوا امت کے کچھ لوگ جنت میں جائیں گے اور کچھ دوزخ میں مگر میری ساری امت جنت میں جائے گی۔

اسحاق بن داؤد کہتے ہیں ... ابو محمد ... کے ... امام ... کی ... جب ... کہتے ہیں ... کسی کو نہیں جانتا جس نے دین کی طرف سے ... سے زیادہ مدافعت کی ہو ... کے لیے نکلے تو ... انہیں ... کی جانب روانہ کرنے کے لیے نکلے راستے میں ... رہے مگر وہ پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے تھے ... پہنچ گئے ... تو معلوم ہوا کہ ... کرنے کے لیے وہاں تک پہنچ گئے۔

حماد بن اسحاق ... ان ... کے ... سے ... حاصل کیے مگر ... سنت کی امامت کے درجہ پر فائز ہوئے۔ اس سلسلہ میں ان کو ... جلالت و عظمت حاصل تھی۔

نیز اسی سال محدث بغداد یحییٰ بن ابی طالب اور جعفر بن زبرقان رحمہم اللہ تعالیٰ فوت ہوئے۔

ابن قتیبہ

علم کا خزانہ ہیں مگر چونکہ حدیث کی خدمت میں ان کی مساعی چنداں قابل ذکر نہیں ... ان کا تذکرہ نہیں کیا۔

۶۵۱ $\frac{2}{10}$ الامام الحافظ الترمذی السلمی

آپ کی کنیت ابو عیسیٰ اور نام ... محمد بن عیسیٰ بن سورہ ہے۔ آپ ترمذ کے رہنے والے ... حافظ ... الجامع اور کتاب العلل کے مصنف ہیں ... آخر عمر میں ... کی وجہ سے نابینا ہو گئے تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو، نہ مذاق کرو اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جسے پورا کرنے کی نیت نہ ہو۔

ابو عیسیٰ کہتے ہیں: اس سند میں مذکور راوی عبدالملک میرے نزدیک عبدالملک بن بشیر ہیں۔

میں کہتا ہوں، ہلکے پھلکے مذاق کی رخصت ہے۔

آپ نے قتیبہ بن سعید، ابو مصعب، ابراہیم بن عبداللہ ہروی، اسماعیل بن موسیٰ سدی، سوید بن نصر، علی بن حجر، محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، عبداللہ بن معاویہ جمحی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور رفقۂ حدیث کا فن امام بخاری سے حاصل کیا۔ اور ان سے مکحول بن فضل، محمد بن محمود بن عنبر، حماد بن شاکر، عبد بن محمد (یہ سب نسفی ہیں)، ہیثم بن کلیب شاشی، احمد بن علی بن حسنویہ، ابوالعباس محبوبی اور ان کے سوا بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔

ابن حبان کتاب الثقات میں لکھتے ہیں: ابو عیسیٰ نے علم حدیث جمع کیا۔ اس فن میں کتابیں تصنیف کیں، زبانی محفوظ رکھا اور مذاکرے کیے۔ ابو سعد ادریسی کہتے ہیں: امام ابو عیسیٰ کا حافظہ ضرب المثل تھا۔ امام حاکم فرماتے ہیں: میں نے عمر بن علک سے سنا ہے فرماتے تھے۔ امام بخاری فوت ہوئے تو اپنے پیچھے علم وحفظ اور ورع وزہد میں ابو عیسیٰ جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑ گئے خشیت الٰہی سے اس قدر روتے کہ نابینا ہو گئے۔ اور کئی سال اسی حالت میں زندہ رہے۔ ہمارے شیخ ابن دقیق العید فرماتے ہیں کہ ترمذ کا تلفظ تا اور میم کے کسرہ کے ساتھ اتنا زبان زد عوام ہے کہ تواتر کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ موتمن ساجی کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن محمد انصاری کو تا کے ضمہ کے ساتھ بولتے سنا ہے۔ امام ابو عیسیٰ کا اپنا بیان ہے میں نے یہ کتاب تصنیف کی تو اسے حجاز، عراق اور خراسان کے علماء کے سامنے پیش کیا۔ سب نے اسے پڑھ کر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ جس گھر میں یہ کتاب (جامع ترمذی) موجود ہے یوں سمجھو کہ اس میں خود نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کلام کر رہے ہیں۔ ابو نصر عبدالرحیم بن عبدالحق یوسفی فرماتے ہیں۔ جامع ترمذی کی احادیث چار قسم کی ہیں۔ ایک قسم کی صحت یقینی ہے۔ ایک قسم ابوداؤد اور نسائی کی شرط پر ہے جیسا کہ بیان ہوا۔ ایک قسم کی علت اور کمزوری انہوں نے بیان کر دی ہے اور ایک چوتھی قسم ہے اس کی حقیقت بھی انہوں نے واضح کر دی ہے اور فرمایا ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں کوئی حدیث ایسی درج نہیں جس پر کسی نہ کسی فقیہ نے عمل نہ کیا ہو۔

کہتے ہیں بعض محدثین نے ابو عیسیٰ کا امتحان لیا اور اپنی چالیس غریب حدیثیں ان کے سامنے پڑھیں۔ جو ابو عیسیٰ نے اسی وقت زبانی پڑھ کر سنا دیں۔ اس پر وہ بولے میں نے آپ جیسا کوئی محدث نہیں دیکھا۔ ادریسی اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ ابو عیسیٰ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے مکہ کے راستہ میں ایک شیخ کی حدیث کے دو جزء لکھے۔ اتفاقاً میری ان سے ملاقات ہو گئی میں نے ان سے وہ احادیث بیان کرنے کے لیے درخواست کی جو انہوں نے منظور فرمالی میں سمجھتا تھا کہ ان کی احادیث کے لکھے ہوئے دونوں جزء میرے پاس ہیں لیکن بدقسمتی سے میرے ہاتھ میں دو سفید جزء تھے جن میں کچھ بھی تحریر نہیں تھا۔ شیخ وہ احادیث مجھے سنانے لگے لیکن جب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں دو سفید جزء ہیں تو فرمایا تمہیں شرم نہیں آتی؟ میں نے امر واقعہ بیان کیا اور عرض کیا آپ فکر نہ کریں آپ کی یہ کوشش رائیگاں نہیں گئی۔ مجھے آپ کی بیان کردہ تمام حدیثیں حفظ ہو گئی ہیں، لیکن وہ میری بات ماننے کے لیے تیار نہیں تھے اس لیے بولے پڑھ کر سناؤ۔ میں نے پڑھ کر سنا دیں۔ تو ان کو پھر بھی اطمینان نہ ہوا اور کہنے لگے تم نے یہ پہلے یاد کر رکھی ہوں گی۔ میں نے عرض کیا آپ دوسری احادیث بیان کر کے دیکھ لیں، چنانچہ انہوں نے چالیس احادیث اور بیان کیں۔ میں نے وہ بھی انہیں پڑھ کر سنا دیں اور ایک حرف کی بھی غلطی نہیں کی۔

امام ابو عیسیٰ سے امام بخاریؒ وغیرہ نے بھی حدیث کا سماع کیا ہے۔

آپ نے ۱۳ رجب ۲۷۹ھ میں اپنے شہر ترمذ میں ہی داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

اس سال مسند محدث احمد بن خلیل بن ثابت برجلانی جو بغداد کے ایک محلہ برجلان کی طرف منسوب ہیں، مسند ابراہیم بن عبداللہ عبسی قصار کوفی امام وکیع کے آخری شاگرد، محدث مکہ ابو یحییٰ عبداللہ بن احمد بن ابی میسرہ اور بغداد میں ۹۰ سال پا کر محدث جعفر بن محمد شاکر دارِ فنا کو چھوڑ کر دارِ بقار کی طرف سدھائے۔

۶۵۹ ۵/۱۰ الحافظ الکبیر امام ابنِ ماجہ قزوینی

آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور اسم گرامی محمد بن یزید ہے اور ابن ماجہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ سنن، تفسیر اور تاریخ کے مصنف ہیں۔ ملک خراسان کے محدث ہیں۔ آپ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور محمد بن عبداللہ بن نمیر، جبارہ بن مغلس، ابراہیم بن منذر حزامی، عبداللہ بن معاویہ، ہشام بن عمار، محمد بن رمح، داؤد بن رشید اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے محمد بن عیسیٰ ابہری، ابو عمرو احمد بن محمد بن حکیم، ابوالحسن قطان، سلیمان بن یزید فامی، احمد بن روح بغدادی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

خود فرماتے ہیں: میں نے اپنی یہ سنن تصنیف کرنے کے بعد امام ابو زرعہ کے سامنے پیش کی تو مطالعہ کے بعد فرمانے لگے میرا خیال ہے کہ اگر یہ لوگوں کے ہاتھ میں پہنچ گئیں تو حدیث کی موجودہ ساری کتابیں یا ان میں سے اکثر بے کار ہو جائیں گی پھر فرمایا شاید اس میں پوری تیس حدیثیں بھی ایسی نہیں جن کی سند انتہائی کمزور ہے۔ ابو یعلیٰ خلیلی کہتے ہیں: ابن ماجہ بہت قابل اعتماد ہیں ان کی جلالت قدر پر سب کا اتفاق ہے ان کا قول حجت ہے معرفت اور حفظ میں بلند مقام پر فائز ہیں۔ تحصیل حدیث کے لیے آپ نے کوفہ، بصرہ، مکہ معظمہ، شام اور مصر جیسے دور دراز ممالک کے سفر کیے۔

میں کہتا ہوں ابو عبداللہ کی کتاب "سنن ابن ماجہ" بہت اچھی کتاب ہے اگر اس میں انتہائی کمزور [illegible] ہی کم ہیں) اندراج نہ ہوتا تو بہت خوب تھا۔

آپ نے ۲۲ رمضان المبارک ۲۷۳ھ میں سفر آخرت اختیار کیا۔ سنن ابن ماجہ میں ۳۲ کتابیں ہیں اور ابوالحسن القطان شاگرد رشید امام ابن ماجہ کے قول کے مطابق اس میں ایک ہزار پانچ سو باب اور چار ہزار احادیث محفوظ ہیں۔ اسی سال ۲۷۳ھ میں محدث نصیبین امام اسحاق بن سیار نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت جابر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے تو اس کو سورج ڈوبتا ہوا نظر آتا ہے وہ آنکھیں مل کر اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ یہ حدیث حافظ ضیاء نے ابن قدامہ سے اپنی کتاب مختارہ میں روایت کی ہے۔

۶۶۰ ۶/۱۰ الحافظ الحجۃ امام احمد بن سلمہ بزاز نیسابوری

آپ کی کنیت ابوالفضل ہے اور لقب عدل ہے۔ آپ نیشاپور کے رہنے والے جلیل القدر حافظ حدیث اور ثبت

fat.com

ہیں۔ بزازی کا کاروبار کرتے تھے۔ طلب حدیث میں بلخ اور بصرہ تک امام مسلم کے ہمسفر تھے۔ قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن معاویہ، ابوکریب، عثمان بن ابی شیبہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ان کے اساتذہ ابوزرعہ اور ابن وارہ کے علاوہ ابوحامد بن شرقی، ابوالفضل محمد بن ابراہیم اور ایک دوسری جماعت نے استفادہ کیا۔ صحیح مسلم جیسی ایک کتاب مستخرج کے مصنف ہیں شیخ ابوالقاسم نصر آبادی کہتے ہیں: میں نے امام ابوعلی ثقفی کو خواب میں دیکھا۔ مجھے کہتے تھے: احمد بن سلمہ کی صحیح کو لازم پکڑو۔ ان کا اپنا بیان ہے ایک دفعہ میرے والد نے امام اسحاق بن راہویہ کی دعوت کی ان کی غرض یہ تھی کہ ان سے میرے امام قتیبہ کے پاس جانے کے سلسلہ میں مشورہ لیں۔ چنانچہ کہنے لگے میرا یہ لڑکا امام قتیبہ کی خدمت میں جانے کے لیے مصر ہے آپ کی اس بارہ میں کیا رائے ہے؟ اور انہوں نے میرے ساتھ اپنی شفقت اور محبت کا ذکر بھی کیا۔

امام اسحاق نے میری طرف دیکھا اور فرمایا یہ میری مجلس میں میرے نزدیک بیٹھتے ہیں اور مجھ سے بہت کچھ سماع کر چکے ہیں۔ ابو رجاء نے جتنے اہل علم سے مل کر علم حاصل کیا ہے ہم نہیں کر سکے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ انہیں اجازت دیدیں ممکن ہے یہ کسی دن بہت نفع حاصل کریں۔ انہوں نے جمادی اخری ۲۸۶ھ میں وفات پائی۔

اس سال شیخ الصوفیہ ابوسعید خراز، سیرت کے راوی ابوسعید عبدالرحیم بن عبداللہ بن عبدالرحیم بن برقی، شاعر دوران ابو عبادہ ولید بن عبید طائی بحتری، مسند احمد بن علی بغدادی خراز، احمد بن معلی دمشقی قاضی، یمن میں امام عبدالرزاق کے تلامذہ ابراہیم بن سوید سامی، ابراہیم بن برہ صنعانی، حسن بن عبدالاعلیٰ بوسی، محمد بن وضاح قرطبی اور کچھ دوسرے مشاہیر نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۶۱ ۲/۱۰ امام ابراہیم بن ابی طالب نیسابوری

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ آپ نیشاپور کے رہنے والے گرامی قدر حافظ حدیث اور شیخ خراسان ہیں۔ آپ نے اسحاق بن راہویہ، محمد بن ابان بلخی، محمد بن مہران، داؤد بن رشید، ابومصعب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابن خزیمہ، ابوالولید حسان بن محمد اور ان کے شہر کے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔ آپ عظیم الشان امام تھے۔ امام حاکم کہتے ہیں معرفت حدیث اور رجال میں اپنے زمانہ کے امام ہیں۔ شیوخ اور علل حدیث کو جمع کیا۔ امام احمد کی خدمت میں حاضر ہو کر مذاکرے کیے اور ان سے حدیث کی کتابت کی۔ ان کو بچپن میں امام ابوعلی نیشاپوری نے دیکھا تو فرمایا میں نے آج ایک ایسا شیخ دیکھا ہے کہ میری آنکھوں نے ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ محمد بن یعقوب حافظ کہتے ہیں۔ ہمارے اس شہر نے تین آدمی پیدا کیے ہیں۔ محمد بن یحییٰ، مسلم اور ابراہیم بن ابی طالب۔ احمد بن اسحاق فقیہ کہتے ہیں: میں نے محدثین میں ابراہیم بن ابی طالب سے زیادہ ہیبت ناک آدمی کوئی نہیں دیکھا۔ ہم ان کی مجلس میں اس طرح خاموش بیٹھتے تھے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھتے ہیں۔ ایک دفعہ ابوزکریا عنبری نے چھینک لی۔ اور اس کو چھپانے کی بہت کوشش کی تو میں نے آہستہ سے ان کے کان میں کہا ڈرو مت تم خدا تعالیٰ کے سامنے تو نہیں بیٹھے ہو۔ ابن شرقی کہتے ہیں خراسان نے پانچ باکمال آدمی پیدا کیے ہیں۔ دارمی، بخاری، محمد بن یحییٰ، مسلم، اور ابراہیم بن ابی طالب۔ امام حاکم کہتے ہیں: ابراہیم نے ایک دکان ستر درہم ماہوار کرایہ پر دے رکھی تھی۔ اس سے اپنا خرچ چلاتے

تھے۔ انہوں نے کتاب العلل بلا معاوضہ املا کرادی تھی۔

آپ نے رجب ۲۹۵ھ میں انتقال کیا۔

ہمیں ان کے واسطے سے حضرت علی کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی! اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور سیدھا چلنے کا سوال کرو۔ ہدایت کا سوال کرتے وقت ٹھیک رستے پر جانے اور سیدھا چلنے کا سوال کرتے وقت تیر سیدھا کرنے کا تصور اپنے دماغ میں رکھو۔

اس سال شیخ الصوفیہ ابوالحسن احمد بن محمد نوری، مسند بغداد ابوشعیب عبداللہ بن حسن بن احمد بن ابی شعیب حرانی اور فقیہ عراق ابوجعفر محمد بن احمد بن نصر ترمذی شافعی بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ مؤخرالذکر کی عمر نوے سال تھی۔

۶۶۲ $\frac{۸}{۱۰}$ الحافظ الامام الابّار بغدادی

آپ کی کنیت ابوالعباس، نام احمد بن علی بن مسلم اور لقب "ابار" ہے۔ بغداد کے رہنے والے جلیل القدر محدث ہیں۔ آپ مسدد، علی بن جعد، شیبان بن فروخ، امیہ بن بسطام، وحیم اور دوسرے لوگوں سے حدیث بیان کرتے ہیں اور ان سے دعلج، ابوبکر نجاد، ابوسہل بن زیاد قطیعی اور دوسرے لوگوں نے فیض حاصل کیا۔

خطیب کہتے ہیں: ثقہ، حافظ، متقن اور اچھے مذہب والے تھے۔ جعفر خلدی کہتے ہیں: ابار سب سے بڑے زاہد تھے انہوں نے قتیبہ کی خدمت میں جانے کے لیے اپنی والدہ سے اجازت مانگی، اس نے اجازت نہ دی جب وہ فوت ہوئی تو بلخ کے سفر پر روانہ ہوئے مگر اس وقت امام قتیبہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے تھے لوگ ان سے اس مصیبت پر تعزیت کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں آپ تاریخ اور دوسری بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۱۵ شعبان ۲۹۰ھ میں فوت ہوئے۔

اس سال حسن بن سہل مجوز تلمیذ ابوعاصم، محمد بن زکریا غلابی اخباری، محمد بن عباس مؤدب و [illegible] نے وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

یہ سب امام طبرانی کے اساتذہ ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے مالک بن صعصعہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن میں بیت اللہ کے پاس نیم بیداری کی حالت میں سویا ہوا تھا کہ میں نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا ان تینوں میں سے ایک درمیان والا ہے۔ چنانچہ مجھے باہر لایا گیا اور میرا سینہ چاک کیا گیا۔ پھر سونے کے ایک تھال میں زمزم کا پانی لایا گیا۔ میرا دل نکال کر اس میں دھویا گیا۔ پھر اپنی جگہ پر رکھا گیا اور اس میں ایمان اور حکمت بھر دی گئی۔ پھر میرے پاس ایک سفید جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا اس کا نام براق تھا۔ اس پر مجھے سوار کیا گیا اور ہم چل پڑے حتیٰ کہ آسمان دنیا پر آ گئے۔ (الحدیث)

امام بخاری نے یہ حدیث اپنی صحیح میں بہت سے چار مقام پر ذکر کی ہے۔ ہم نے اپنی سند میں ان کے ساتھ موافقت کی ہے۔

fat.com

۶۶۳ ۹/۱۰ الحافظ الکبیر امام ابن عاصم شیبانی

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام احمد بن عمرو بن ابی عاصم ہے۔ بہت بڑے حافظ حدیث، مشہور زاہد اور شہر اصفہان کے قاضی تھے۔ آپ نے اپنے نانا ابوسلمہ تبوذکی، ابوالولید، ہدبہ بن خالد، ہشام بن عامر، ازرق بن علی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ بہت طویل سفر کیے اور مفید اور نافع کتابیں تصنیف کیں۔ اور ان سے احمد بن بندار شعار، احمد بن معبد سمسار، ابومحمد بن حیان الحافظ، ابواحمد عسال، محمد بن احمد کسائی، عبدالرحمان بن محمد بن سیاہ اور دوسرے بہت سے اصفہانی لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں آپ صدوق ہیں: ۱۶ سال تک اصفہان کے قاضی رہے۔ پھر ان کے اور علی بن متویہ کے درمیان تنازع ان کے معزول ہونے کا سبب بنا کہتے ہیں بصرہ میں زنگیوں کے فتنہ میں ان کی تمام کتابیں ضائع ہوگئی تھیں اور انہوں نے اپنی قوی یادداشت کے باعث پچاس ہزار حدیثیں دوبارہ لکھ لیں۔ ابن الاعرابی "طبقات النساک" میں لکھتے ہیں: میں نے اس شخص سے سنا ہے جو بیان کرتا تھا۔ کہ ابن ابی عاصم کو شفیق بلخی کے ایک ہزار مسئلے زبانی یاد تھے۔ آپ حدیث اور فقہ کے حافظ تھے۔ ظاہر حدیث پر عمل کرنا ان کا مذہب تھا۔ آپ رائے و قیاس کے قائل نہیں تھے۔ ابونعیم حافظ کہتے ہیں: اہل ظاہر کے مذہب پر کاربند تھے، صالح بن احمد کے بعد قاضی مقرر ہوئے۔

ربیع الاول ۲۸۷ھ میں آپ فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ۔ ان کی بہت سی کتابیں ہمارے ہاتھ آگئی تھیں۔ ابوموسیٰ مدینی نے ایک مستقل کتاب میں ان کی مفصل سوانحعمری لکھی ہے نیز اسی سال نبیط بن شریط کے نسخہ کا مالک جس کا واضع احمد بن اسحاق بن ابراہیم بن نبیط بن شریط اشجعی کوفی ہے مصر میں فوت ہوا یہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہ ۲۰۰ھ میں پیدا ہوا تھا مگر یہ جھوٹا اور کذاب ہے۔

مجھے ان کے ذریعے حضرت سمرہ بن جندب کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال کی آذان سن کر اور صبح کاذب دیکھ کر سحری کھانا بند نہ کرو بلکہ کناروں میں پھیلنے والی صبح صادق نمودار ہو جائے تو پھر کھانے سے ہاتھ اٹھالو۔

۶۶۴ ۱۰/۱۰ شیخ ماوراء النہر امام جزرہ بغدادی اسدی

آپ کی کنیت ابوعلی، نام صالح بن محمد بن عمرو بن حبیب اور لقب جزرہ ہے۔ بغداد کے رہنے والے بہت بڑے عالم اور پختہ کار حافظ حدیث ہیں۔ بخارا میں سکونت رکھتے تھے، آپ ۲۰۵ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ حجاز، شام، مصر، خراسان اور ماوراء النہر کے دور دراز شہروں میں گھوم پھر کر سعید بن سلیمان سعدویہ، خالد بن خداش، علی بن جعد، ابونصر تمار، یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل، یحییٰ حمانی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام مسلم صحیح کے سوا دوسری کتابوں میں، ابونصر محمد بن محمد فقیہ، خلف بن محمد خیام، ابواحمد علی بن محمد حبیبی، بکر بن محمد دخمیسنی، احمد بن سہل، محمد بن محمد بن صابر اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے ۲۶۶ھ میں بخارا میں مستقل رہائش اختیار کرلی تھی۔ وہاں کے حاکم ان کی بہت تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: آپ ثقہ، حافظ اور عارف ہیں۔ ابوسعد ادریسی کہتے ہیں: صالح کے زمانہ میں عراق اور خراسان میں

t.com

ان جیسا قوی الحافظہ میں کوئی دوسرا آدمی نہیں جانتا۔ ماوراءالنہر کے علاقہ میں آئے تو عرصہ دراز تک زبانی حدیث بیان کرتے رہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے کسی نے ان کی غلطی نہیں پکڑی۔ میں نے حافظ ابن عدی کو دیکھا ہے کہ وہ ان کی بہت تعظیم کرتے تھے اور ان کی جلالتِ قدر کے معترف تھے۔

خطیب فرماتے ہیں: یہ مدت مدید تک زبانی حدیث بیان کرتے رہے اور اپنے پاس کوئی کتاب نہیں رکھتے تھے۔ پختہ کار، صدوق اور ظرافت پسند تھے۔ سہل بن شاذویہ کہتے ہیں، میں نے امیر خالد بن احمد کو سنا ابوعلی سے پوچھ رہے تھے آپ کا لقب جزرہ پڑنے کی وجہ کیا ہے؟ بولے ہمارے ہاں ایک محدث عمر بن زرارہ تشریف لائے انہوں نے عبداللہ بن بسر کی یہ حدیث بیان کی کہ ان کے پاس مریضوں کے لیے ایک خرزہ (خرمہرہ) تھا۔ میں اس مجلس میں حاضر نہیں تھا۔ میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی تو میرے منہ سے غلطی سے خرزہ کی بجائے جزرہ نکل گیا یہ سن کر حاضرین ہنس پڑے اس وقت سے میرا لقب جزرہ پڑ گیا۔ میں نے اپنی تاریخ میں جزرہ کا مفصل تذکرہ کیا ہے اور ان کے کچھ نوادرات بھی ذکر کئے ہیں۔

آپ نے ذی الحجہ ۲۹۳ھ میں جان جانِ آفریں کے حوالے کی۔ اسی سال مسند اصفہان محمد بن اسد مدنی امام طیالسی کے آخری شاگرد، مسند محمد بن عبدوس بن کامل سراج اور مسند نیشاپور داؤد بن حسین بیہقی نے سفر آخرت اختیار کیا۔ رحمۃ اللہ علیہم۔

۶۶۵ $\frac{11}{10}$ الحافظ المسند امام ابن الضریس بجلی رازی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور اسم گرامی محمد بن ایوب بن یحییٰ بن ضریس ہے۔ رے کے رہنے والے جلیل القدر حافظ حدیث اور کتاب فضائل القرآن کے مصنف ہیں۔ ۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور قعنبی، مسلم بن ابراہیم، ابوالولید طیالسی، محمد بن کثیر عبدی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے احمد بن اسحاق بن نیخاب، اسماعیل بن نجید، عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب رازی اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

بعض علماء نے کہا ہے میں نے محمد بن ایوب سے سنا ہے فرماتے تھے، جب میں آخری مرتبہ ... تو میں نے حدیث لکھنے والے کاتبوں کو دس ہزار درہم اُجرت دی۔ عبدالرحمان بن ابی حاتم اور خلیلی نے ان کی توثیق کی ہے اور کہا ہے یہ محدث ابن محدث ہیں اور ان کے دادا یحییٰ امام سفیان ثوری کے شاگرد ہیں۔

میں کہتا ہوں میں نے روح مروی سے ان کی عالی حدیثیں بطور اجازت سنی ہیں۔ آپ عاشورا کے دن ۲۹۴ھ میں رے میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی پیئے۔

یہ حدیث ابوداؤد نے مسلم بن ابراہیم کے واسطے سے اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔ ہم نے علو کے ساتھ ان کی موافقت کی ہے اور امام مسلم نے بھی اسے اپنی صحیح میں بواسطہ ابن ابی شیبہ عن وکیع عن ہشام ذکر کیا ہے۔ میرے لیے ان کی عالی حدیثیں جزء ابن نجید میں مذکور ہیں۔

fat.com

۶۶۶ — ۱۲/۱۰ — الحافظ القدوۃ امام ابوعمرو مُستملی نیسابوری

آپ کا اسم گرامی احمد بن مبارک ہے۔ نیشاپور کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث اور نامور زاہد ہیں۔ آپ مستجاب الدعوات تھے قتیبہ بن سعید، یزید بن صالح، احمد بن حنبل، سہل بن عثمان عسکری، عبیداللہ قواریری اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے ابوحامد ابن الشرقی، زنجویہ بن محمد، محمد بن صالح اور اہلِ نیشاپور فیضیاب ہوئے۔

فنِ حدیث کے عالم تھے اور ۲۲۳ھ سے لے کر آخر زندگی تک بطور مستملی کام کرتے رہے۔ ابوبکر ضبعی کہتے ہیں، ابوعمرو قائم اللیل اور صائم النہار تھے۔ میں کہتا ہوں ان سے ابوعبداللہ بن اخرم اور محمد بن داؤد زاہد نے بھی حدیث بیان کی ہے۔ ان کے واسطہ سے ہماری احادیث مزکیات میں مذکور ہیں۔ آپ نے جمادی اخریٰ ۲۸۴ھ میں انتقال فرمایا۔

اس سال قعنبی سے موطا کے راوی فقیہ اسحاق بن حسن حربی، ابوخالد عبدالعزیز بن معاویہ قرشی، ہشام بن علی سیرافی، یزید بن ہیثم باد اور محمود بن فرج اصفہانی زاہد نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۶۶۷ — ۱۳/۱۰ — امام محمد بن جابر بن حمّاد مروزی

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ مرو کے رہنے والے جلیل القدر حافظِ حدیث اور ممتاز فقیہ ہیں۔ امام حاکم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے انھوں نے حالتِ کہولت میں انتقال کیا۔ میں کہتا ہوں بلکہ بوڑھے ہو کر فوت ہوئے۔ ہدبہ بن خالد، شیبان بن فروخ، ابومصعب، علی بن مدینی، احمد بن حنبل، اسحاق، حبان بن موسیٰ، علی بن حجر اور احمد بن صالح سے حدیث کا سماع کیا۔ تحصیلِ علم کے لیے مصر، شام، حجاز اور عراق جیسے دور دراز ممالک کے سفر کیے۔ اور ان سے امام بخاری اپنی تاریخ میں، ابنِ خزیمہ، ابوحامد ابنِ شرقی، ابوالعباس دغولی اور ابوالعباس محبوبی روایت کرتے ہیں۔

آپ نے ۲۳ شوال ۲۷۹ھ میں مرو میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۶۸ — ۱۴/۱۰ — الحافظ المؤذن امام حکیم ترمذی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام محمد بن علی بن حسن ہے۔ ترمذ کے رہنے والے نامور زاہد اور مشہور حافظِ حدیث ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ اپنے والد، قتیبہ بن سعید، حسن بن عمر بن شقیق، صالح بن عبداللہ ترمذی، یحییٰ بن موسیٰ خت، عتبہ بن عبداللہ مروزی، عباد بن یعقوب رواجنی اور ان کے طبقہ سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فنِ حدیث پر بہت توجہ مبذول کی اور اس کی تحصیل کے لیے مختلف ممالک کے سفر کیے۔ اور ان سے یحییٰ بن منصور قاضی، حسن بن علی اور علماء نیشاپور نے روایت کی ہے۔ موصوف نیشاپور ۲۸۵ھ میں آئے تھے۔

سلمی کہتے ہیں: اہلِ ترمذ نے ان کو کتاب ختم الولایۃ اور کتاب علل الشریعۃ کے وجہ سے شہر سے نکال دیا تھا۔ وہ کہتے تھے ان کا دعوی ہے کہ اب اولیاء ختم ہو گئے ہیں اور یہ ولایت کو نبوت سے افضل سمجھتے تھے اور دلیل میں وہ حدیث پیش کرتے

Marfa

تھے جس میں "یغبطھم النبیون والشھداء" آیا ہے۔ کہتے تھے اگر ولی افضل نہ ہوتے تو انبیاء اور شہداء ان پر رشک نہ کرتے۔ یہ ترمذ سے نکل کر بلخ آ گئے۔ یہاں کے لوگوں نے مذہب میں موافقت کی وجہ سے ان کی بہت تعظیم و تکریم کی۔

میں کہتا ہوں یہ تقریباً ۸۰ سال زندہ رہے۔

۶۶۹ $\frac{15}{10}$ امام احمد بن نَصر بن عبد الوہاب

آپ کی کنیت ابو الفضل ہے۔ نیشاپور کے رہنے والے جلیل القدر حافظِ حدیث اور اس فن کے ممتاز امام ہیں۔ شیبان، ابو مصعب، سہل بن عثمان، اسحاق بن راہویہ، محمد بن خالد اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ امام حاکم فرماتے ہیں یہ بعض کے علماء میں فنِ تجوید کے ماہر تھے۔ امام بخاری جب نیشاپور تشریف لائے تو ان کے اور ان کے بھائی محمد بن نصر کے ہاں فروکش ہوئے امام حاکم نے یہ بھی کہا ہے کہ امام بخاری اپنی صحیح میں ان دونوں کی حدیث بیان کرتے ہیں یہ دونوں بھائی اسناد اور سماع تک شریک ہیں۔

میں کہتا ہوں امام بخاری احمد سے بڑے ہیں اور ان سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام بخاری کے سوا ابو حامد ابن الشرقی محمد بن یعقوب بن اخرم، احمد بن اسحاق صیدلانی، محمد بن صالح بن ہانی، ابو الفضل محمد بن ابراہیم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام بخاری ایک حدیث میں کہتے ہیں کہ اس کا کچھ حصہ مجھے احمد نے درست کرایا ہے۔ اور اس سے احمد بن نصر مراد ہیں۔ امام احمد بن حنبل مراد نہیں ہیں۔ امام بخاری نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے "حدثنا محمد نا عبید اللہ بن معاذ" امام حاکم کہتے ہیں اس محمد سے مراد محمد بن نصر ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ ۲۹۰ھ کے قریب قریب فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ جب ابوجہل نے کہا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک الخ تو یہ آیت نازل ہوئی وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم الآیۃ امام بخاری نے یہ حدیث احمد بن نضر سے بیان کی ہے اور امام مسلم نے علو کے ساتھ عبید اللہ سے ذکر کی ہے۔

۶۷۰ $\frac{16}{10}$ امام محمد بن وَضّاح بن بُزَیع

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ قرطبہ کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث ہیں اور اندلس کے خلیفہ اول عبد الرحمن الداخل اموی کے موالی ہیں۔ قرطبہ میں ۱۹۹ھ یا ۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ لیثی، اسماعیل بن ابی اویس، زہیر بن عباد، اصبغ بن فرج، حرملہ، اسحاق بن ابی اسرائیل، یعقوب بن کاسب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ انہوں نے ایک دفعہ پہلے سفر کیا اور آدم بن ابی ایاس اور ان کے طبقہ کے دوسرے محدثین سے ملاقات بھی کی۔ لیکن اس وقت حصول تعلیم کی طرف توجہ نہ کی پھر دوبارہ سفر کیا اور حجاز، شام، عراق اور مصر کے ساطین علم کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا علوم دین اور فنون حدیث سے آراستہ ہو کر وطن کی طرف مراجعت کی۔ ان کی اور بقی کی مساعی سے ملک اندلس دار الحدیث بن گیا۔

ابن فرضی کہتے ہیں: آپ حدیث کے عالم اور اس کی اسانید میں بصیرت رکھتے تھے۔ علل حدیث پر ماہرانہ کلام کرتے

Marfat.c

تھے۔ رجال کے متعلق بہت واقعات جانتے تھے۔ عابد، زاہد، عفیف اور علم حدیث کی نشر و اشاعت میں بہت صبر کرنے والے تھے۔ ان کی ذات سے اہلِ اندلس کو بہت نفع ہُوا۔ احمد بن حباب ان کو اپنے زمانہ کے سب علماءؒ سے مقدم سمجھتے تھے اور ان کی بہت تعظیم کرتے ان کی عقلمندی، پرہیزگاری اور فضیلت کے بڑے مداح تھے۔ لیکن حدیث کا بکثرت رد کرنے کی وجہ سے ان پر ناراض تھے۔ ابنِ فرضی کہتے ہیں: اکثر ثابت شدہ حدیث کے متعلق کہہ دیتے تھے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے۔ بہت غلطیاں کرتے تھے جو اہلِ علم کے ہاں ان کے متعلق محفوظ ہیں۔ تصحیف بھی بکثرت کرتے تھے۔ ادب اور علم فقہ سے بھی ناواقف تھے۔

میں کہتا ہوں: احمد بن خالد بن حباب، قاسم بن اصبغ، محمد بن عبد الملک بن ایمن، ابو عمر احمد بن عبادہ، محمد بن مسور فقیہ اور اُندلس کے دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ ابنِ حزم کہتے ہیں۔ ابن وضاح روزہ میں چار چار دن تک وصال کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں آپ نے محرم ۲۸۹ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابنِ عمرؓ کی یہ روایت ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا، اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ احرام باندھا مکہ معظمہ میں آئے تو آپ نے فرمایا جس کے پاس قربانی نہیں ہے وہ حلال ہو جائے۔ ان لوگوں کے سوا جن کے پاس قربانی تھی، سب لوگ حلال ہو گئے۔ آنحضرتؐ کے پاس قربانی تھی اس لیے آپ حلال نہیں ہوئے۔

۶۷۱ ۱۲/۱۰ امام قاسم بن محمد بن قاسم بن محمد بن سیار اَندَلُسی قُرطُبی

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ قرطبہ کے رہنے والے جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ خلیفہ ولید بن عبد الملک کے مولیٰ تھے۔ ابنِ وضاح اور بقی کی طرح یہ بھی اندلس کے محدثین اور فقہا کے شیخ ہیں۔ آپ نے ابراہیم بن منذر حزامی، ابراہیم بن محمد شافعی، ابو الطاہر بن سرح، حارث بن مسکین اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ابنِ عبد الحکم کی خدمت میں عرصہ دراز تک رہے حتیٰ کہ علم فقہ میں مہارت حاصل کر لی اور امامت اور اجتہاد کے مرتبہ پر فائز ہو گئے۔ کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے بلکہ مقلدین کی تردید میں کتاب الایضاح فی الرد علی المقلدین تصنیف کی تھی۔ اور ان سے احمد بن حباب، محمد بن عمر بن لبابہ، ان کے صاحبزادے محمد بن قاسم، محمد بن عبد الملک بن ایمن اور سعید بن عثمان اعیانی روایت کرتے ہیں۔

ابن الفرضی کہتے ہیں: آپ ابن عبد الحکم کے حلقۂ درس میں دیر تک رہے ان سے اور مزنی سے علم فقہ انتہائی تحقیق اور محنت سے حاصل کیا۔ اس میں اتنی بصیرت پیدا کی کہ تقلید کی بجائے اجتہاد اور اتباعِ دلیل کا مسلک اختیار کیا۔ البتہ ان کا امام شافعی کے مذہب کی طرف کچھ رجحان تھا۔ حسنِ نظر اور دلیل و حجت کی پیروی میں سارے اندلس میں کوئی ان کا ثانی نہیں تھا۔ احمد بن خالد کہتے ہیں، میں نے قاسم جیسا فقہ کا ماہر کوئی نہیں دیکھا۔ محمد بن عبد اللہ بن قاسم زاہد کہتے ہیں: میں نے اندلس کے امامِ حدیث بقی بن مخلد سے سنا ہے فرماتے تھے: قاسم بن محمد، محمد بن عبد اللہ بن حکم سے بڑے عالم تھے۔ اسلم بن عبد العزیز کہتے ہیں: میں نے ابن الحکم سے سنا ہے فرماتے تھے ہمارے پاس اہلِ اندلس میں سے قاسم بن محمد سے بڑا کوئی عالم نہیں آیا۔ ابنِ عبد البر کہتے ہیں: قرطبہ میں قاسم بن محمد اور احمد بن خالد بن حباب سے بڑا فقیہ کوئی نہیں ہے۔

قاسم ۲۷۶ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۷۲ $\frac{18}{10}$ حافظ الامام الخشنی اللغوی القرطبی

آپ کی کنیت ابوالحسن اور نام محمد بن عبدالسلام بن ثعلبہ ہے۔ قرطبہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور ممتاز لغوی ہیں۔ مختلف کتابوں کے مصنف ہیں۔ یحییٰ بن یحییٰ لیثی، محمد بن ابی عمر عدنی، سلمۃ بن شبیب، محمد بن بشار اور ان کے طبقہ سے بہت زیادہ روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے اسلم بن عبدالعزیز، محمد بن قاسم، قاسم بن اصبغ، ان کے صاحبزادے محمد بن محمد خشنی اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ میں سفر حج میں حضرت ابوطلحہ کا ردیف تھا۔ راستہ میں چلتے وقت ابوطلحہ کا گھٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے سے چھو جاتا تھا۔ آپ حج اور عمرہ دونوں کے لیے لبیک پکارتے تھے۔

میں کہتا ہوں آپ ثقہ اور عظیم الشان شخصیت کے مالک تھے۔ علم حدیث میں اتنا اونچا مقام رکھتے تھے کہ مشہور محدث بقی بن مخلد اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ ان کا تذکرہ ہوتا تھا۔ انہیں قاضی القضاۃ کا منصب پیش کیا گیا لیکن انہوں نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے ان عہدوں سے آزاد رہ کر اندلس میں علم حدیث کی خوب نشر و اشاعت کی۔ آپ تقریباً ۸۰ سال عمر پا کر ۲۸۶ھ میں فوت ہوئے۔ موت میں ان کے ساتھ رفاقت کرنے والے محدثین کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

اسی سال ان کے ساتھ ان کے ہم نام ابوعبداللہ محمد بن عبدالسلام وراق محدث نیشاپور کا انتقال ہوا۔ یہ بزرگ شیخ خراسان یحییٰ بن یحییٰ تمیمی کے شاگرد ہیں بڑے عابد، زاہد تھے۔ انہوں نے ان سے ان کی کتابوں کا اور امام اسحاق بن راہویہ سے ان کی تفسیر کا سماع کیا۔ روزہ اور قیام کے عادی تھے۔ خدا پرست اور قابل اعتماد عالم تھے۔ ان سے ابوحاتم ابن [illegible] بن حسن اور ایک دوسری جماعت روایت کرتی ہے۔

آپ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۷۳ $\frac{19}{10}$ الحافظ الکبیر امام خیاط السنۃ سجزی

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمان، نام زکریا بن یحییٰ بن ایاس اور لقب خیاط السنہ ہے۔ سجستان کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث اور قابل اعتماد محدث ہیں۔ آپ نے دمشق میں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے قتیبہ بن سعید، شیبان بن فروخ، صفوان بن صالح، بشر بن ولید، اسحاق بن راہویہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ طلب علم کے لیے بہت دور دراز ممالک کے سفر کیے۔ امام نسائی ان سے بہت زیادہ روایت بیان کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ ابن جوصا، ابو علی بن یزدان، امام طبرانی اور دوسرے لوگ بھی ان سے مستفید ہوئے۔

امام نسائی فرماتے ہیں۔ ثقہ ہیں۔ عبدالغنی ازدی کہتے ہیں ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ میں کہتا ہوں: آپ نے ۹۴ سال

fat.com

عمر پا کر ۲۸۹ھ میں داعئ اجل کو لبیک کہا۔ اور اسی سال ابو عبد الملک احمد بن ابراہیم قرشی بسری دمشقی، مسند احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ سلمی دمشقی اور انس بن سلم دمشقی نے بھی دنیا چھوڑ کر آخرت کا سفر کیا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو ہریرہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے مل کر فرمایا۔ جبرائیل خبر لایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ام کلثوم کو آپ کے نکاح میں دے دیا ہے۔ اس کا مہر رقیہ کے مہر کے برابر ہے اور وہ آپ کی صحبت میں اتنا عرصہ رہے گی جتنا عرصہ رقیہ رہی ہے۔

۶۷۴ $\frac{20}{10}$ شیخ الاسلام امام محمد بن نَصر مَروَزِی فقیہ

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ مرو کے رہنے والے نامور فقیہ اور جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن راہویہ، یزید بن صالح، صدقہ بن فضل، شیبان بن فروخ، سعید بن عمرو اشعثی، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ہشام بن عمار اور دوسرے بہت سے لوگوں سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا۔ اور اس فن میں درجۂ کمال حاصل کیا۔ خطیب نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے عبدان بن عثمان مروزی سے حدیث بیان کی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ صحابہ اور بعد کے لوگوں کے اختلاف کو سب محدثین سے زیادہ جانتے تھے۔ اور ان سے ابو العباس سراج، ابو حامد ابن الشرقی، ابو عبد اللہ بن اخرم، ابو نصر محمد بن محمد فقیہ، محمد بن اسحاق سمرقندی اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پوچھا عائشہ! تمہارے پاس کھانے کے لیے کوئی چیز موجود ہے؟ میں نے کہا میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ فرمایا اچھا تو میں پھر روزہ رکھ لیتا ہوں۔

امام مسلم نے یہ حدیث ابو کامل سے اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں، یہ اپنے زمانہ میں بلا نزاع اہل حدیث کے امام ہیں۔ ابو بکر صیرفی کہتے ہیں، یہ اگر کتاب القسامہ کے سوا اور کوئی کتاب تصنیف نہ کرتے تو یہی ان کے سب لوگوں سے بڑے فقیہ ہونے کا کافی ثبوت ہوتا۔ صبغی کہتے ہیں: ہم نے یحییٰ بن یحییٰ کے بعد خراسان کے فقہاء میں محمد بن نصر سے زیادہ عقلمند کوئی امام نہیں دیکھا۔ ابن عبد الحکم کہتے ہیں: محمد بن نصر تو مصر میں بھی امام ہیں۔ خراسان میں بھلا کیسے امام نہیں ہوں گے؟ ابو عبد اللہ بن اخرم کہتے ہیں، محمد بن نصر ۲۶۰ھ میں اپنے دوسرے سفر سے واپس آئے تو تجارت کے لیے اپنا مال ایک مضارب کو دے دیا۔ اور خود عبادتِ الٰہی اور خدمتِ علم میں مصروف ہو گئے۔ پھر ۲۷۵ھ میں سمرقند چلے گئے۔ ابن قتیبہ کہتے ہیں، میں نے محمد بن یحییٰ سے کئی دفعہ سنا ہے جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے ابو عبد اللہ مروزی سے پوچھو۔ ابو بکر صبغی کہتے ہیں محمد بن نصر امام ہیں، میں نے کوئی آدمی ان سے اچھی نماز پڑھتا نہیں دیکھا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ ایک دفعہ ایک بھڑ ان کی پیشانی پر ڈنگ مارنے لگی جس سے آپ کے چہرے پر خون بہنے لگا، مگر آپ نے حرکت نہیں کی۔ ابن اخرم کہتے ہیں: بسا اوقات مکھی ان کے کان پر بیٹھ کر کاٹتی جس سے خون بہنے لگتا مگر آپ اس کو اپنے بدن سے نہ اڑاتے۔ ہم ان کے خشوع اور بہترین طریقہ پر نماز پڑھنے سے تعجب کرتے تھے۔ اپنی ٹھوڑی سینہ سے

لگا لیتے اور ایسے کھڑے ہو جاتے جیسے کوئی لکڑ کا ستون ہے۔ بڑے خوبصورت تھے چہرہ اس طرح سرخ تھا جیسے اس پر انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہیں۔ مزید برآں اس پر سفید داڑھی بہت بھلی معلوم ہوتی تھی۔

محمد بن عبدالوہاب ثقفی کہتے ہیں: حاکم خراسان اسماعیل بن احمد آپ کو سالانہ چار ہزار درہم وظیفہ دیتا تھا۔ اتنی ہی رقم آپ کے بھائی احمد اور اتنی ہی سمرقند کے عوام آپ کی نذر کرتے تھے۔ مگر آپ کا اہل و عیال نہیں تھا۔ اس لیے ساری رقم غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیتے تھے کسی نے کہا اگر آپ یہ مال محفوظ رکھیں تو کسی آڑے وقت بہت مفید ہو سکتا ہے۔ بولے مصر میں میرے لباس، خوراک اور کاغذ پر سالانہ ۲۰ درہم خرچ ہوتے تھے جب وہ نہیں تو یہ بھی نہیں رہیں گے۔ سلیمان حافظ کہتے ہیں محمد بن نصر ایسے امام ہیں جن کو آسمان سے توفیق نصیب ہوتی ہے۔ یحییٰ بن یحییٰ اور عبدان سے سماع کیا۔ نیز موصوف نے تعظیم قدر الصلوٰۃ میں ایک کتاب تصنیف کی ہے۔

ان کا اپنا بیان ہے میں مصر سے نکلا تو میرے ساتھ ایک لونڈی بھی تھی۔ بحری جہاز پر سوار ہوا اور مکہ معظمہ جانا چاہتا تھا راستہ میں جہاز ڈوب گیا جس میں میری ۲ ہزار جلد کتابیں تلف ہو گئیں۔ خدا خدا کر کے میں اپنی لونڈی کو لے کر ایک جزیرہ میں گیا جہاں کسی انسان کا نام و نشان نہیں تھا۔ مجھے پیاس کا غلبہ ہوا مگر کہیں پانی نہ مل سکا۔ ناچار موت کی انتظار میں لونڈی کی ران پر سر رکھ کر لیٹ گیا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں ایک آدمی پانی کا پیالہ بھر کر لایا جو میں نے بھی پیا اور اپنی لونڈی کو بھی پلایا مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ آدمی کہاں سے آیا اور کہاں چلا گیا۔

وزیر ابوالفضل بلعمی کہتے ہیں: میں نے امیر اسماعیل بن احمد سے سنا ہے فرماتے تھے ایک دفعہ میں سمرقند میں لوگوں کی شکایات سن رہا تھا کہ امام محمد بن نصر بھی وہاں تشریف لے آئے میں ان کی تعظیم و تکریم کے لیے کھڑا ہو گیا جب وہ چلے گئے تو میرا بھائی اسحاق مجھے ملامت کرنے لگا کہ تم رعیت کے ایک آدمی کے لیے کھڑے کیوں ہوئے؟ اس کے بعد جب میں سویا تو میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میرا بھائی بھی میرے ساتھ موجود تھا۔ آپ نے مجھے بازو سے پکڑا اور فرمایا محمد بن نصر کی تعظیم کرنے کی وجہ سے تیری اور تیرے بیٹوں کی حکومت قائم رہے گی اور اس کی حکومت ان کا [illegible] کی بنا پر جاتی رہے گی۔

امام ابن حزم فرماتے ہیں: سب سے بڑا عالم وہ ہے جو احادیث کو سب سے زیادہ جمع کرنے اور سب سے زیادہ ضبط کرنے والا ہو پھر ان کے معنوں اور ان کی صحت کو سب سے زیادہ جاننے والا ہو نیز اجماعی اور اختلافی مسائل سے بھی خوب آگاہ ہو اور ہم نہیں جانتے کہ یہ صفت صحابہ کرام کے بعد محمد بن نصر سے بڑھ کر کسی اور شخص میں پائی جاتی ہے اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی حدیث وہی ہے جو محمد بن نصر مروزی کے پاس ہے تو اس نے کوئی خلاف واقعہ بات نہیں کی۔

۶۷۵ ۲۱/۱۰ الحافظ العلامہ امام بزار بصری

آپ کی کنیت ابوبکر اور اسم گرامی احمد بن عمرو بن عبدالخالق ہے۔ آپ بصرہ کے رہنے والے بہت بڑے عالم اور

fat.com

جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ المسند الکبیر المعلل کے مصنف ہیں۔ آپ نے ہدبہ بن خالد، عبدالاعلیٰ بن حماد، حسن بن علی بن راشد، عبداللہ بن معاویہ جمحی، محمد بن یحییٰ بن فیض زمانی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے عبدالباقی بن قانع، محمد بن عباس بن نجیح، ابوبکر ختلی، عبداللہ بن حسن، ابوالشیخ اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آخر عمر میں علمِ حدیث کی نشر و اشاعت کے لیے اصفہان، شام اور دیگر اطراف و جوانب کا سفر کیا۔ امام دارقطنی نے ان کا ذکر کیا تو ان کی بہت تعریف کی اور فرمایا ثقہ ہیں۔ زیادہ تر ان کا اعتماد حافظہ پر تھا اس لیے کبھی غلطی کر جاتے ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ نے ۲۹۲ھ میں انتقال فرمایا۔ اور اسی سال امام نسائی کے استاذ محدث قاضی ابوبکر احمد بن علی بن سعید مروزی، خلف کے شاگرد مقری بغداد ادریس بن عبدالکریم حداد اور بغداد میں قاضی ابو خازم عبدالحمید بن عبدالعزیز حنفی نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ موخر الذکر کا شمار وقت کے بہترین قاضیوں میں ہوتا تھا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت حمید کی یہ حدیث ملی ہے کہ میں نے ثابت سے پوچھا، جو شخص اقامت ہو جانے کے بعد بات کرے اس کا کیا حکم ہے؟ بولے میں نے حضرت انس سے سنا ہے فرماتے تھے۔ ایک دن نماز کی اقامت کے بعد ایک شخص آنحضرت صلی اللہ کے سامنے آیا اور دیر تک آپ سے مصروفِ گفتگو رہا۔

۶۷۶ $\frac{۲۲}{۱۰}$ امام ابوعمرو خفاف نیسابوری

آپ کا اسم گرامی احمد بن نصر بن ابراہیم ہے۔ آپ نیشاپور کے رہنے والے اور محدثِ خراسان کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ نے اسحاق بن راہویہ، ابومصعب زہری، یعقوب بن کاسب، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، ابوکریب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا بہت زیادہ سماع کیا۔ اور ان سے ابوحامد ابن الشرقی، احمد بن ابی بکر حیری، محمد بن احمد بن حمدون، ابوبکر صبغی اور دوسرے بہت سے لوگ فیضیاب ہوئے۔

ابوزکریا عنبری کہتے ہیں: آپ پہلے پہل زہد اور ترکِ دنیا کی طرف مائل تھے اور اولیاء و ابدال کی خدمت میں رہا کرتے تھے پھر علم کی طرف متوجہ ہوئے۔ تو اس میں وہ مقام حاصل کیا جس پر سرفراز تھے۔ ان کی اولاد نہیں تھی جب بوڑھے ہوئے تو اپنا سارا مال صدقہ کر دیا۔ جس کی قیمت کا اندازہ پچاس لاکھ درہم ہے۔

صبغی کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے کہ ابوعمرو ایک لاکھ حدیث کے مذاکرہ کا حق خوب ادا کرتے ہیں۔ تیس سے کچھ زیادہ سال ان کا معمول یہ رہا کہ سال میں چھ مہینہ روزہ رکھتے تھے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: میں نے احمد بن اسحاق فقیہ سے سُنا ہے فرماتے تھے ایک دفعہ میں ابوعمرو کے ساتھ قاضی ابوذر کے پاس گیا۔ جب آپ اٹھ کر جانے لگے تو قاضی نے کہا چند منٹ اور تشریف رکھیئے۔ اتنے میں ابواحمد بن یاسین بابلی اندر آئے قاضی نے انہیں اپنی بائیں جانب بٹھایا۔ پھر شیخ ابوعمرو سے مخاطب ہو کر بولے۔ شیخ محترم! آپ کے اور ابواحمد کے درمیان وحشت اور باہم ناراضگی کی خبریں بادشاہ کو ناگوار گذرتی ہیں کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ آپ دونوں آپس میں صلح کر کے بادشاہ کی مسرت اور خوشی کا باعث ہوں۔ اس پر ابوعمرو بولے کیا قاضی نے مجھے اسی لیے روکا ہے؟ قاضی نے اثبات میں جواب دیا اس پر ابوعمرو نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ابواحمد کا سر

ننگا کیا پھر اپنی کف دست پر زبان پھیر کر ابو احمد کو دو تین دھولیں رسید کر دیں اور کہا بادشاہ سے کہنا ابو احمد تو میرا بیٹا ہے ابو احمد نے قاضی سے کہا قاضی صاحب! کیا یہ درست ہے؟ قاضی نے نفی میں جواب دیا اور جب بادشاہ ابو ابراہیم کو یہ واقعہ سنایا تو وہ بہت ہنسا اور کہا شیخ سے دوبارہ اس قسم کی درخواست نہ کرنا۔

امام حاکم کہتے ہیں: میں نے ابو الطیب کرابیسی سے سنا ہے فرماتے تھے: میں نے امام الائمہ حضرت امام ابن خزیمہ سے سنا ہے جس دن ابو عمر خفاف کا انتقال ہوا۔ برملا کہتے تھے خراسان میں ان سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں تھا۔ ابو العباس سراج کہتے ہیں میں نے ابو عمر سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ حدیث بڑی تیزی سے بیان کرتے تھے۔ مقطوع اور مرسل روایتوں کے بیان کرنے میں بھی ایسی ہی روانی سے کام لیتے تھے۔ محمد بن مؤمل ماسرجسی کہتے ہیں: میں نے ابو عمرو خفاف سے سنا ہے فرماتے تھے۔ حاکم خراسان عمرو بن لیث مجھ سے کہا کرتے تھے چچا! اگر میرا کوئی عمل اپنی مرضی کے خلاف دیکھو تو مجھے گلے سے پکڑ لو تاکہ میں آپ کی خواہش کے مطابق کام کرنے لگوں۔

میں کہتا ہوں: آپ بڑے عظیم المرتبت لوگ تھے ان کے حکم کی تعمیل کرتے تھے اور انہیں زین الاشراف کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ شعبان ۲۹۹ھ میں فوت ہوئے اور اسی سال سنی کے بیٹے کے ماموں محدث محمد بن حامد بن سہل بن انس بن مالک دمشقی اور شیخ الصوفیہ ممشاد دینوری نے انتقال کیا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا بہت دھیان فرماتے تھے اور شعبان اور رمضان کے روزے رکھتے تھے۔ یہ حدیث صحیح ہے البتہ ربیعہ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

۷۷۷ $\frac{۲۲}{۱۰}$ امام عبداللہ بن اُبَی خوارزمی

آپ خوارزم کے قاضی اور نامور حافظ حدیث ہیں۔ طلب حدیث کے لیے بہت گھومے۔ مختلف ممالک کے سفر کیے اور فضیلت کے اونچے درجہ پر فائز ہوئے۔ آپ نے احمد بن یونس یربوعی، سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، سلیمان ابن بنت شرحبیل اور امام اسحاق بن راہویہ کی خدمت میں رہ کر اکتساب فیض کیا۔ اور ان سے امام بخاری نے کتاب الضعفاء میں اور برقانی کے دونوں استادوں محمد بن علی ساقی خوارزمی اور ابو العباس محمد بن احمد بن حمدان حیری نے حدیث بیان کی ہے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس سند سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ اخبرنا عبداللہ نا سلیمان بن عبدالرحمٰن۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سند میں ذکر ہونے والے راوی عبداللہ یہی عبداللہ بن ابی خوارزمی ہیں۔

تقریباً ۹۰ سال کی عمر کو پہنچ کر آپ ۲۹۰ھ سے کچھ سال بعد فوت ہوئے

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت زید بن خالد کی یہ حدیث ملی ہے کہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز (لقطہ) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا پہلے اس کی تھیلی اور رسی کو خوب پہچان لو پھر اس کی تشہیر کرو اگر اس کا مالک آ جائے اور اس کی تھیلی اور رسی کو پہچان لے تو اس کے حوالے کر دو ورنہ وہ تمہاری ہے۔

امام مسلم نے یہ حدیث اسحاق کوسج عن حبان عن حماد کے واسطہ سے اپنی صحیح میں بیان کی ہے۔

۶۷۸ ۲۴/۱۰ الامام العلامۃ البوشنجی عبدی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام محمد بن ابراہیم بن سعید ہے۔ بہت بڑے عالم، گرامی قدر حافظِ حدیث اور مالکی مسلک
کے نامور فقیہ تھے۔ آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ نے دور دراز ممالک کے سفر کر کے یحییٰ بن بکیر، یوسف بن ع
نفیلی، روح بن صلاح، محمد بن سنان عوقی، مسدد بن مسرہد، اسماعیل بن اویس، سعید بن منصور، احمد بن یونس، ابوالنضر تمار، امیہ
بسطام، محمد بن منہال اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے محمد بن اسحاق صاغانی، ابوعبداللہ بخاری، ابن خزیمہ، ا
حامد ابن الشرقی، ابوبکر صبغی، دعلج سجزی، اسمٰعیل بن نجید اور بہت سے دوسرے لوگوں نے حدیث بیان کی ہے۔ آپ ایک دف
داؤد بن علی ظاہری کے پاس آئے تو انہوں نے ان کی بہت عزت کی اور اپنے تلامذہ سے فرمایا تمہارے پاس وہ آدمی آیا ہے
تمہیں فائدہ پہنچائے گا اور خود اسے استفادہ کی حاجت نہیں۔

امام بخاریؒ نے تفسیر سورت بقرہ کے آخر میں ایک سند یوں بیان کی ہے حدثنا محمد نا النفیلی نا مسکین بن بکیر عن شعبۃ اس
کے پہلے راوی بوشنجی ہیں۔ بعض نے کہا ہے ذہلی ہیں۔ ابوزکریا عنبری کہتے ہیں میں حسین قبانی کے جنازہ میں حاضر ہوا۔ نماز جنا
امام ابوعبداللہ بوشنجی نے پڑھائی۔ جب وہ واپس جانے لگے اور ان کا گھوڑا لایا گیا تو حافظ ابوعمرو خفاف نے ان کی لگام پک
ابن خزیمہ نے رکاب تھامی اور ابراہیم بن ابی طالب اور جارودی ان کے کپڑے ٹھیک کرنے لگے۔ آپ نے ان کو خدمت
بجالانے سے منع نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں، عربی ادب اور عربی زبان کے بہت ماہر تھے۔ ابوبکر بن جعفر کہتے ہیں میں نے سنا ہے اپنے مستمل
کہتے تھے مذمت سے بچنا چاہتے ہو تو میرے الفاظ کو دہرانا لازم سمجھو۔ ابوعبداللہ بن اخرم کہتے ہیں میں نے امام بوشنجی سے
سنا ہے فرماتے تھے ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ہے اور ان کے تذکرہ سے منہ بھر جاتا ہے۔ خود فرماتے ہیں: مجھے
لیث کے بیٹوں — خراسان کے بادشاہوں — صفار اور اس کے بھائی نے سات لاکھ درہم کے تحائف اور نذرانے پیش
کیے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمرو کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
رشک کے قابل دو شخص ہیں ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا ہو وہ اس پر عمل کرتا ہے اس کے حلال کو حلال اور
کے حرام کو حرام جانتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کے ساتھ اپنے عزیزوں سے صلہ رحمی کرتا
اور اس کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے کاموں میں خرچ کرتا ہے۔ ان پر ہر آدمی رشک کر سکتا ہے کہ وہ بھی ان جیسا ہو جائے
جس شخص میں یہ چار خصلتیں پائی جائیں اگر اس کو دنیا نہ بھی ملے تو اس کے لیے کوئی نقصان نہیں ہے۔ حسنِ خلق، عفت، ال
گوئی اور امانت کی نگہداشت۔

امام بوشنجی ۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے، ۲۹۰ھ کے آخری دن انتقال فرمایا اور ۲۹۱ھ کے پہلے دن دفن ہوئے اس سال

شیخ القراء محمد بن عبدالرحمٰن قنبل مکی، شیخ الادب احمد بن یحییٰ ثعلب، محدثِ مکہ محمد بن علی صائغ، محمد بن احمد بن براء عبدی، محمد بن احمد بن نصر معاویہ بن عمرو اَودی کے نواسے اور مقری دمشقی ہارون بن موسیٰ اخفش نے جانِ جانِ آفرین کے سپرد کی۔ رحمۃ اللہ علیہم

۶۷۹ ۲۵/۱۰ امام ابنِ اُختِ غزالی بغدادی

آپ کی کنیت ابوبکر اور اسم گرامی محمد بن علی ہے۔ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ آپ آخر میں مصر جا بسے تھے۔ آپ نے سعید بن داؤد زبیری، احمد بن عبدالملک حرانی، احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے ابوجعفر طحاوی، علی بن احمد علان اور ان کے سوا دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: حدیث کے حافظ تھے اور اسے خوب سمجھتے تھے۔ مصر میں حدیث پڑھاتے رہے پھر مصر کے زیریں حصہ میں ایک بستی میں چلے گئے اور وہاں آپ نے ربیع الاول ۲۶۴ھ میں وفات پائی۔ حدیث کا فن اچھی طرح جانتے تھے۔ خطیب نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کی ایک غریب حدیث بھی بیان کی ہے۔

۶۸۰ ۲۶/۱۰ امام یوسف القاضی البصری ثم البغدادی

آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے ابومحمد یوسف بن یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید ازدی۔ آپ بصرہ کے رہنے والے جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ عرب کے مشہور قبیلہ بنو ازد کی طرف نسبت ولاء کی وجہ سے ازدی کہلاتے ہیں۔ کتاب السنن کے مصنف ہیں۔ ۲۰۸ھ میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں علم پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ آپ نے مسلم بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، مسدد، شیبان بن فروخ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابوعمرو بن سماک، ابن قانع، دعلج، ابوبکر شافعی، طبرانی، ابن ماسی، علی بن محمد بن کیسان اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

خطیب کہتے ہیں: آپ ثقہ، صالح اور عفیف تھے۔ بڑے بارعب تھے۔ ان کے فیصلے مبنی بر صداقت ۔۔۔ ۲۷۶ھ میں بصرہ اور واسط کے قاضی مقرر ہوئے اور بعد ازاں مشرقی علاقہ کی قضا بھی ان کے سپرد کر دی گئی۔

آپ نے رمضان المبارک ۲۹۷ھ میں سفرِ آخرت اختیار کیا۔ اس سال ابومسہر کے شاگرد شیخِ مسند دمشق عبدالرحمٰن بن قاسم بن رواسی ہاشمی، محدثِ کوفہ عبید بن غنام کوفی اور کتاب الزہرہ کے مصنف فقیہ محمد بن داؤد بن علی ظاہری نے دنیا سے منہ موڑ کر دارِ بقا کی طرف کوچ کیا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے واسطہ سے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ رکھتے وقت سحری کھایا کرو، سحری کھانے میں برکت ہے۔

۶۸۱ ۲۷/۱۰ امام محمد بن عثمان بن ابی شیبہ عَبسی کوفی

آپ کی کنیت ابوجعفر ہے۔ کوفہ کے رہنے والے باکمال حافظِ حدیث ہیں۔ محدثِ کوفہ کے لقب سے یاد کیے جاتے

fat.com

تھے۔ آپ نے اپنے والد، احمد بن یونس اور اپنے دونوں چچاؤں ابوبکر اور قاسم، علی بن مدینی، یحییٰ حمانی، یحییٰ بن معین، سعید بن عم
اشعثی، منجاب بن حارث اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ بہت سا علم جمع کیا اور کتابیں تصنیف کیں اور ان سے ابو عم
بن سماک، ابو علی بن صواف، ابوبکر شافعی، سلیمان طبرانی، حسین بن عبید دقاق، سعد ناقد اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

صالح جزرہ کہتے ہیں ثقہ ہیں: ابن عدی کہتے ہیں: میں نے ان کی کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی جس کو بطورِ مثال پیش کر دا
اور یہ جس طرح کہ عبدان نے مجھے بتایا ہے "لا بأس بہ" ہیں۔ مگر عبداللہ بن احمد نے ان کو کذاب کہا ہے اور ابنِ خراش نے ان
کو وضع سے متہم کیا ہے۔ مطین کہتے ہیں یہ تو موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہیں جو ہر جھوٹی چیز کو نگل جاتا ہے۔ برقانی کہتے ہیں:
میں تو ہمیشہ یہی سنتا رہا ہوں کہ یہ مجروح ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت علی کی یہ روایت ملی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
قسم کھالی تھی کہ جب تک قرآن حفظ نہیں کر لوں گا اپنی کمر سے چادر نہیں اتاروں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا جب تک پورا
قرآن مجید حفظ نہیں کیا اپنی چادر نہیں اتاری۔

یہ بھی جمادی الاولیٰ ۲۹۷ھ میں فوت ہوئے۔ ابنِ منادی نے ان کی وفات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہم نے اہلِ حدیث
کے شیوخ سے سنا ہے کہ محمد بن عثمان، موسیٰ بن اسحاق، مطین اور عبید بن غنام کی موت کے ساتھ کوفہ کی حدیث بھی مر گئی۔
میں کہتا ہوں ان سب کا ایک ہی سال میں انتقال ہوا۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

۶۸۲ $\frac{۲۸}{۱۰}$ الحافظ الکبیر مُطیَّن حضرمی کوفی

آپ کی کنیت ابوجعفر اور اسمِ گرامی محمد بن عبداللہ بن سلیمان ہے۔ کوفہ کے رہنے والے بہت بڑے حافظِ حدیث ہیں۔
انہیں مشہور محدث اور امام ابونعیم کو دیکھنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے احمد بن یونس، یحییٰ حمانی، یحییٰ بن بشر حریری، سعید بن
عمرو اشعثی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ علم کا خزانہ تھے۔ ان سے ابوبکر نجاد، ابوقاسم طبرانی، ابوبکر اسماعیلی، علی بن حسان دُمیٰ
علی بن عبدالرحمن بکائی اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

انہوں نے ایک مسند اور حدیث کی کچھ دوسری کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ان کی ایک کتاب کا نام تاریخ صغیر ہے۔ ابوبکر
بن دارم حافظ کہتے ہیں: میں نے مطین سے ایک لاکھ حدیثیں لکھی ہیں۔ امام دارقطنی سے ان کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا ثقہ ہیں
اور علم کا پہاڑ ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور ربیع الآخر ۲۹۷ھ میں آپ نے انتقال فرمایا۔

ابوجعفر عبسی نے مطین میں کلام کیا ہے اور ان کے تقریباً تین وہم بیان کیے ہیں لیکن ایک دوسرے کے بارہ میں
معاصرین کے کلام کا کچھ اعتبار نہیں بہرحال مطین مطلقاً ثقہ ہیں اور خود عبسی ایسے نہیں ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت علی کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! کیا میں
تمہیں چند کلمے نہ سکھاؤں؟ پھر مصائب و شدائد دور کرنے والے چند کلمات ذکر کیے۔

۶۸۳ ۲۹/۱۰ الحافظ الحجۃ المروزی القاضی (س)

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام احمد بن علی بن سعید ہے۔ بنو امیہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ بلند پایہ حافظ حدیث اور ثبت ہیں۔ آپ نے علی بن جعد، ابو نصر تمار، کامل بن طلحہ، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل، ابراہیم بن حجاج سامی، سوید بن سعید اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے امام ابوعبدالرحمٰن نسائی روایت کرتے ہیں اور ان کے بارہ میں لا باس بہ کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ ابوعوانہ، ابن جوصاء، ابوعلی بن معروف، ابوالقاسم طبرانی، ابواحمد مفسر اور دوسرے لوگوں نے بھی ان سے استفادہ کیا۔

آپ علم کا خزانہ تھے آپ کا شمار لائق اعتماد محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ نے کئی مسند اور دوسری مفید کتابیں تصنیف کی ہیں۔ دمشق میں نائب قاضی رہے ہیں اور قضائے حمص کے منصب پر بھی فائز ہوئے تقریباً ۹۰ سال عمر پائی۔ ۱۵ ذوالحجہ ۲۹۲ھ میں آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں مسجد سے سر باہر نکال دیتے تھے اور میں اس کو خطمی کے ساتھ دھو دیتی تھی۔ اور میں حیض میں مبتلا ہوتی تھی۔

یہ حدیث امام نسائی نے احمد بن علی کے واسطہ سے اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔

ابوبکر کے طبقہ کے امام محمد بن یحییٰ مروزی ایک دوسرے شیخ ہیں جو صدوق ہیں اور ۲۹۳ھ سے پہلے بغداد میں [illegible] اور عاصم بن علی سے حدیث بیان کرتے رہے ہیں۔

۶۸۴ ۳۰/۱۰ الحافظ الصدوق امام بحشل واسطی رزاز

آپ کی کنیت ابوالحسن اور نام اسلم بن سہل بن سلم ہے۔ شہر واسط کے محدث اور راست گو حافظ حدیث [illegible] کے مصنف بھی ہیں۔ اپنے نانا بقیہ، اپنے والد کے چچا سعید بن زیاد، محمد بن ابونعیم، سلیمان بن [illegible] طبقہ کے ان لوگوں سے جو ۲۳۰ھ کے بعد موجود تھے حدیث کا سماع کیا اور ان سے محمد بن عثمان بن سمعان، محمد بن [illegible] بن یوسف، ابراہیم بن یعقوب ہمدانی، علی بن حمید بزاز، محمد بن جعفر بن لیث واسطی، ابوالقاسم طبرانی اور دوسرے لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔

خمیس حافظ کہتے ہیں: یہ واسط میں محلہ رزازین کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے رزاز کہلاتے ہیں۔ وہاں ایک [illegible] اسی نام سے مشہور تھی۔ آپ قابل اعتماد اور پختہ کار امام حدیث تھے۔ ان کی حدیث درجہ صحت کے لائق ہے۔ آپ ۲۹۲ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابن عباس کی یہ حدیث ملی ہے: [illegible] یعنی یہ کھلے میدان میں اُگنے والا ایک ایسا درخت ہے جس پر کسی پہاڑ یا غار کا سایہ نہیں پڑتا اور طلوع سے لے کر غروب تک اس پر سورج کی کرنیں برابر پڑتی ہیں ایسے درخت کا تیل بہت روشن ہوتا ہے۔

۶۸۵ ۳۱/۱۰ امام عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور حجت ہیں۔ امام العلماء حضرت امام احمد بن حنبل شیبانی کے صاحبزادے اور عراق کے نامور محدث ہیں، آپ ۲۱۳ھ میں پیدا ہوئے اپنے والد بزرگوار سے حدیث کا بہت زیادہ سماع کیا۔ نیز امام شعبہ کے شاگرد یحییٰ بن عبدویہ، ہیثم بن خارجہ، محمد بن ابوبکر مقدمی، شیبان بن فروخ اور ان کے طبقہ سے اکتسابِ فیض کیا۔ جب کہ ان کے والد نے ان کو علی بن جعد سے سماع کرنے سے منع کر دیا تھا۔ اور ان سے امام نسائی، ابن صاعد، ابوبکر نجاد، دعلج، اسحاق کاذمی، ابوعلی ابن الصواف، ابوبکر شافعی، احمد بن محمد لنبانی، ابوبکر قطیعی اور دوسرے بہت سے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔

خطیب کہتے ہیں آپ لائق اعتماد، پختہ کار اور سمجھدار تھے۔ احمد بن منادی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں: دنیا میں کوئی شخص عبداللہ بن احمد سے زیادہ اپنے باپ سے روایت کرنے والا نہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے مسند سنی اس میں تیس ہزار احادیث درج ہیں۔ اور دو ثلث تک تفسیر کا سماع کیا جس میں ایک لاکھ چوبیس ہزار احادیث مذکور ہیں۔ باقی تفسیر بطور وجادہ حاصل کی۔ ان کے علاوہ تاریخ، الناسخ والمنسوخ، حدیث شعبہ، المقدم والمؤخر من کتاب اللہ، جوابات القرآن، المناسک الکبیر اور حدیث الشیوخ وغیرہ کا ان سے سماع کیا۔ ہم ہمیشہ اپنے اکابر اساتذہ سے سنتے آئے ہیں وہ شہادت دیتے تھے کہ عبداللہ کو رجال، علل حدیث اور اسماء رواۃ کی معرفت تامہ حاصل ہے وہ طلب علم میں مسلسل مصروف رہے ہیں حتی کہ بعض محدثین مبالغہ سے کام لیتے ہیں اور کثرت اور معرفت میں ان کو اپنے والد پر مقدم سمجھتے ہیں۔ مسیب بن سلیم کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن احمد سے پوچھا آپ نے اپنے والد سے کتنی حدیثیں سنی ہیں؟ بولے ایک لاکھ پندرہ ہزار۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: مجھ سے امام احمد نے کہا میرا بیٹا عبداللہ علم حدیث میں بڑا خوش نصیب واقع ہوا ہے مجھ سے ایسی احادیث کے متعلق مذاکرہ کرتا ہے جو مجھے بھی یاد نہیں ہوتیں۔ عباس دوری کہتے ہیں۔ مجھ سے امام احمد فرمانے لگے: اے عباس! عبداللہ نے بہت علم محفوظ کر لیا ہے۔ ابوعلی ابن الصواف عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ جس چیز کے متعلق میں کہوں کہ میرے والد نے یوں کہا ہے وہ میں نے ان سے دو یا تین دفعہ اور کم از کم ایک دفعہ سنی ہوتی ہے۔

میں کہتا ہوں: عبداللہ اپنے والد امام احمد کی عمر کو پہنچ کر جمادی آخرہ سن ۲۹۰ھ میں فوت ہوئے ان کے جنازہ میں لوگ بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۸۶ ۳۲/۱۰ العلامۃ المحدث امام ثعلب بغدادی

آپ کی کنیت ابوالعباس اور نام احمد بن یحییٰ ہے۔ بنو شیبان سے نسبتِ ولاء کی وجہ سے شیبانی کہلاتے ہیں۔ بغداد کے رہنے والے ممتاز محدث اور شیخ اللغۃ والعربیۃ ہیں۔ علماء کوفہ میں سب سے فائق ہیں۔ انہوں نے ابراہیم بن منذر حزامی، محمد بن سلام جمحی، عبیداللہ بن عمر قواریری، محمد بن الاعرابی اور ان کے علاوہ ایک جماعت سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے نفطویہ،

محمد بن عباس یزیدی، علی اخفش، احمد بن کامل، ابوعمرو زاہد محمد بن مقسم اور دوسرے لوگوں نے حدیث بیان کی ہے۔

آپ سنہ ۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶ سال کی عمر میں تعلیم حاصل کرنا شروع کی حتیٰ کہ علم ادب میں کمال پیدا کیا۔ اگر اس وقت [illegible] حدیث پڑھتے تو عفان اور ان کے اقران سے سماع کر سکتے تھے۔ میں نے اس کتاب میں ان کا تذکرہ اس لیے کیا ہے کہ یہ کہتے تھے کہ میں نے قواریری سے ایک لاکھ حدیث کا سماع کیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں ثعلب ثبت، متدین، صالح اور مشہور یادداشت [illegible] کی وجہ سے مشہور تھے۔

میں کہتا ہوں موصوف بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں کہتے ہیں اپنے پیچھے چھ ہزار دینار چھوڑ کر انہوں نے جمادی الاولیٰ [illegible] سنہ ۲۹۱ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ باکمال ادیب اور لغت عرب کے ماہر ہونے کے باوجود ان کے کلام میں لحن پایا جاتا [illegible] تاہم علمی برتری اور فوقیت کی وجہ سے سنہ ۲۲۵ھ سے ہی طلبہ ان کے حلقہ درس میں جوق در جوق آنا شروع ہو گئے تھے۔ [illegible] وادب امام مبرد فرماتے ہیں: علماء کوفہ میں سب سے بڑے عالم ثعلب تھے جب ان کے پاس مشہور ادیب و لغوی [illegible] کیا گیا تو بولے یہ تو ان کے علم کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچتے۔

ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ مال و دولت کے ہوتے ہوئے بھی انہوں نے عسرت افلاس کی زندگی بسر کی۔

۶۸۷ $\frac{۳۳}{۱۰}$ الحافظ العلامۃ امام معمری بغدادی

آپ کی کنیت ابوعلی اور نام حسن بن علی بن شبیب ہے۔ بغداد کے رہنے والے نامور حافظ [illegible] اور بڑے [illegible] ہیں۔ اپنے نانا ابوسفیان معمری کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے معمری کہلاتے ہیں اور ابوسفیان کو [illegible] ہونے کے باعث معمری کہا جاتا تھا۔ انہوں نے خلف بن ہشام، ابونصر تمار، علی بن مدینی، شیبان بن فروخ [illegible] اور عراق، شام اور مصر کے دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے ابوبکر نجاد [illegible] مفید اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

خطیب کہتے ہیں آپ علم کا خزانہ تھے فہم و فراست میں مشہور اور حفظ و یادداشت [illegible] غریب احادیث اور کچھ ایسی چیزیں لے کر آئے ہیں جن کے بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ دارقطنی کہتے ہیں [illegible] حافظ ہیں لیکن موسیٰ بن ہارون نے ان پر جرح کی ہے۔ ان کی آپس میں ایک دوسرے سے دشمنی تھی اس لیے [illegible] احادیث کا [illegible] کیا ہے اور ان کو اپنی کتابوں سے نکال دیا ہے اور ان کی روایت ترک کر دی ہے۔ عبدان [illegible] میں معمری جیسا حدیث کا عالم کوئی نہیں دیکھا۔ ابن عقدہ کہتے ہیں: میں نے امام عبداللہ [illegible] کہا واللہ جھوٹ نہیں بولتے۔ ابن عدی کہتے ہیں حدیث بہت جانتے تھے اور [illegible] عبدان کہتے ہیں کہ انہوں نے ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور ان کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے کہ [illegible] اور بعض متنوں میں اضافہ کر دیتے ہیں تو یہ چیز بغداد کے اہل علم میں بالعموم پائی جاتی ہے اور ان [illegible] میں بھی موجود ہے۔ وہ موقوف کو مرفوع اور مرسل کو موصول کر دیتے ہیں اور بعض [illegible]

fat.com

یں کہتا ہوں جب ان کے نزدیک رفع یا وصل ثابت ہوتا ہے تو ایسا کرتے ہوں گے مگر اس میں شک نہیں کہ اس طرح کی
عمل رخصت غیر مناسب ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حبیب بن مسلمہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلب قاتل کو
دے دیا تھا۔

امام حاکم کہتے ہیں میں نے ابوبکر بن ابی دارم حافظ سے سنا ہے فرماتے تھے جب موسیٰ بن ہارون نے معمری پر انکار کیا
بعد ان کے درمیان قاضی اسمٰعیل کے مفاہمت کرانے کے بعد ان کا معاملہ قاضی یوسف کے سامنے پیش ہوا تو میں اس وقت
بغداد میں تھا۔ موسیٰ بن ہارون نے کہا یہ شاذ حدیثیں ہیں جو ثقات سے روایت کی گئی ہیں۔ ان کا کتابوں سے نکال دینا ضروری
ہے۔ معمری کہنے لگے میری یہ عادت ہے کہ جب میں کسی شیخ کے پاس جس کا کوئی عیب مجھے معلوم نہیں کوئی غریب حدیث
لکھتا ہوں تو اس کو اس کی کتاب میں پڑھتا ہوں اور اس کو زبانی یاد رکھتا ہوں میں اس کو دوسری احادیث میں شامل
نہیں کرتا۔

احمد بن کامل کے بیان کے مطابق آپ محرم ۲۹۵ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ حدیث اور اس کی تالیف و
تصنیف میں امام تھے۔ خدا پرست تھے۔ قصر خلافت کی قضا اور اس سے متعلقہ امور کے نگران رہے ہیں۔

۶۸۸ $\frac{۳۴}{۱۰}$ امام قاضی موسیٰ بن اسحاق بن موسیٰ انصاری خطمی

آپ کی کنیت ابوبکر ہے نامور فقیہ اور مایہ ناز حافظ حدیث ہیں۔ شافعی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ پہلے نیشاپور
اور پھر اہواز کے قاضی رہے ہیں۔ قالون سے قرآن پڑھا اور ان کے شاگردوں میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے انہوں
نے ان سے اور احمد بن یونس، علی بن جعد، اپنے والد اسحاق بن موسیٰ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے
عبدالباقی بن قانع، حبیب قزاز، ابو محمد بن ماسی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

موصوف جلیل القدر علماء میں شمار ہوتے تھے۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں، میں نے ان سے حدیث لکھی ہے ثقہ اور صدوق
ہیں۔ احمد بن کامل کہتے ہیں: فصیح زبان اور کثیر السماع تھے۔ ان کے اخلاق و عادات لائق تعریف تھے۔ مذہب شافعی
کے پیرو تھے۔ احمد بن موسیٰ کہتے ہیں میرے والد کہتے تھے میں نے ابوکریب سے تین لاکھ احادیث کا سماع کیا ہے۔ ابن المنادی
کہتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ انہوں نے ۱۸ سال کی عمر میں لوگوں کو قرآن پڑھانا شروع کر دیا تھا۔ کہتے ہیں خلیفہ معتضد نے
اپنے وزیر کو قاضی موسیٰ اور قاضی اسمٰعیل کے متعلق وصیت کی تھی اور کہا تھا ان کی بدولت اہل زمین سے بلا دور ہوتی ہے
آپ تقریباً سو سال عمر پا کر ۲۹۵ھ میں اہواز میں فوت ہوئے۔ واللہ یرحمہ

مجھے اپنی سند سے ان کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
رمضان کے کچھ روزے رہ جاتے تو آپ ذی الحجہ میں ان کی قضا دیتے۔

۶۸۹ $\frac{۳۵}{۱۰}$ امام موسیٰ بن ہارون بن عبداللہ بن مروان بغدادی

آپ کی کنیت ابوعمران ہے۔ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور حجت ہیں۔ بزازی کا کام کرتے تھے۔ عراق کے محدث اور محدث ابن محدث ہیں۔ انہوں نے اپنے والد، علی بن جعد، احمد بن حنبل، یحییٰ حمانی، خلف بن ہشام اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اس علم کو جمع کیا اور مختلف کتابیں تصنیف کیں۔ اور ان سے ابوسہل قطان، ابو طاہر ذہلی، جعفر خلدی، ابوبکر شافعی، دعلج، طبرانی، ابوبکر ضبعی، قاضی ابوطاہر ذہلی اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرۃؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پالی اس نے صبح کی نماز پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت پالی اس نے عصر کی نماز پالی۔

ضبعی کہتے ہیں ہم نے حفاظ حدیث میں موسیٰ بن ہارون سے زیادہ بارعب اور زیادہ پرہیزگار کوئی نہیں دیکھا۔ خطیب کہتے ہیں: ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ عبدالغنی بن سعید حافظ کہتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر اپنے اپنے زمانہ میں سب سے بہتر کلام کرنے والے علی بن مدینی، موسیٰ بن ہارون اور دارقطنی ہیں۔ امام حاکم فرماتے ہیں: میں نے ابوسہل بن زیاد سے سنا ہے فرماتے تھے۔ اسمٰعیل قاضی موسیٰ بن ہارون کو اپنے پاس اپنی جاء پائی پر بٹھا لیتے تھے اور جو کچھ وہ طلب کرتے تھے یہ ان کے ساتھ ان کی کتاب پر دیکھتے جاتے تھے۔ کہتے ہیں موسیٰ حج بہت کرتے تھے ایک سال بغداد میں اور سال مکہ معظمہ میں مقیم رہتے تھے۔

ان کی پیدائش سنہ ۲۱۴ھ میں اور وفات سنہ ۲۹۴ھ میں واقع ہوئی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ

۶۹۰ $\frac{۳۶}{۱۰}$ امام ابوخلیفہ جمحی بصری

آپ کا اسم گرامی فضل بن حباب ہے۔ بصرہ کے رہنے والے قابل اعتماد محدث ہیں۔ انہوں نے محمد بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، مسدد، ابوالولید طیالسی، حفص بن عمر حوضی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ بہت کثیر الحدیث ہیں۔ اپنے زمانہ کے طبقہ سے بہت زیادہ استفادہ کیا۔ ان سے ابوبکر جعابی، طبرانی، اسماعیلی، ابن عدی، ابوالشیخ، ابواحمد الغطریفی اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

انہوں نے چند مہینے کم سو سال عمر پائی اور جمادی الاولیٰ سنہ ۳۰۵ھ میں انتقال کیا۔ اسی سال نیشاپور میں امام اسحاق کے شاگرد محدث عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، جرجان میں محدث عمران بن موسیٰ بن مجاشع سختیانی اور محدث قاسم بن ابوزکریا بن زکریا البغدادی مطرز نے وفات پائی۔

ابوالخلیفہ اچھی سوجھ بوجھ کے مالک تھے اور بہت علوم و فنون جانتے تھے۔

fat.com

۶۹۱ $\frac{۳۷}{۱۰}$ امام علی بن حُسین بن جُنَید رازی

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ رے کے رہنے والے پختہ کار حافظِ حدیث ہیں۔ امام مالک کی احادیث جمع کرنے کی وجہ سے اپنے شہر میں "مالکی" کے لقب سے مشہور تھے۔ رجال اور علل سے خوب واقف تھے۔ ابوجعفر نفیلی، صفوان بن صالح، ابومصعب، معافی بن سلیمان، محمد بن عبداللہ بن نمیر اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، احمد بن اسحاق صبغی، دعلج، ابواحمد عسال، اسمٰعیل بن نجید اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں موصوف ثقہ اور صدوق ہیں، ابویعلیٰ خلیلی کہتے ہیں: امام مالک کے علم کے حافظ ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ امام زہری کی احادیث کے بھی خوب ماہر تھے۔

آپ ۲۹۱ھ کے آخر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پر منافقین کی حملہ آور فوجوں کے بارہ میں یوں بددعا کی اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اللھم اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم و زلزلھم۔ اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے جلد حساب لینے والے ان فوجوں کو شکست دے الٰہی! ان کو شکست دے اور ان کے پاؤں اکھاڑ دے۔

۶۹۲ $\frac{۳۸}{۱۰}$ الحافظ المُتقن امام عُبید العِجل بغدادی

آپ کی کنیت ابوعلی اور نام حسین بن محمد بن حاتم ہے۔ بغداد کے رہنے والے علم حدیث کے حافظ اور ضابط ہیں۔ امام یحیٰی بن معین کے تلمیذ رشید تھے۔ داؤد بن رشید، ابراہیم بن عبداللہ ہروی، یعقوب بن حمید بن کاسب، محمد بن عبداللہ بن عمار اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابوبکر شافعی، طبرانی، عثمان بن سنقہ اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

حافظ خطیب فرماتے ہیں، حافظ اور متقن ہیں۔ ابن المنادی کہتے ہیں، آپ بالخصوص مسند احادیث کے یاد کرنے میں سب سے آگے تھے۔ ابن قانع کہتے ہیں آپ صفر ۲۹۴ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت جابرؓ کی مندرجہ ذیل دو حدیثیں ملی ہیں۔ حضرت ابوسلمہؓ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہؓ کو سورۂ نجم کے آخر میں سجدہ کرتے دیکھا تو ان سے پوچھا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ بولے اگر میں نے آپ کو سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں اس میں سجدہ نہ کرتا۔

ابوالزبیر کہتے ہیں: حضرت جابر سے حضرت علی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: حضرت علی کے ساتھ بغض و عداوت رکھنے کی وجہ سے منافقین کی شناخت ہوتی تھی۔

t.com

۶۹۳ $\frac{۳۹}{۱۰}$ امام محمد بن نصر بن سلمہ بن جارود بن یزید نیسابوری

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ اپنے جدِ امجد کی طرف نسبت کی وجہ سے جارودی کہلاتے ہیں۔ نیسابور کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث اور نامور فقیہ ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا جب بادل نہ ہوں تو کیا تمہیں سورج اور چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں کچھ دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اسی طرح تم اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔ امام مسلم نے یہ حدیث اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔

انہوں نے اسحاق بن راہویہ، سوید بن سعید، محمد بن عبدالملک بن ابوالشوارب، اسماعیل بن بنت السدی، ابوکریب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابن خزیمہ، ابوحامد ابن الشرقی اور ابوالفضل محمد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میں نے ان سے رے میں سماع کیا ہے صدوق اور حافظ تھے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: حفظ، کمال اور سرداری میں اپنے وقت کے شیخ تھے۔ ان کے والد اور ان کے اہل بیت حنفی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ کہتے ہیں طلب علم میں امام مسلم کے رفیق سفر تھے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: امام محمد بن یحییٰ ذہلی اپنی تصنیفات میں ... ان کے انتقال میں ابوبکر جارودی سے مدد لیتے تھے اور رات کو انہیں اپنے گھر سلاتے تھے۔

آپ نے ربیع الاول ۲۹۱ھ میں وفات پائی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت براءؓ کی یہ حدیث بھی ملی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیابان میں ایک مردہ جانور کے پاس آئے تو فرمایا جس طرح یہ اپنے مالکوں کے نزدیک حقیر ہے دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔

جارودی کہتے ہیں اس سند میں ذکر ہونے والے راوی محمد بن بکر کو مصیصی کہا جاتا ہے۔ [illegible]

امام حاکم فرماتے ہیں یہ حدیث مستورد بن شداد کی روایت سے محفوظ ہے۔

مجھے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ حدیث بھی ملی ہے فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تو نفل کی نماز پڑھتے تھے۔

۶۹۴ $\frac{۴۰}{۱۰}$ امام ابومعشر بخاری ضریر

آپ کا اسمِ گرامی حمدویہ بن خطاب بن ابراہیم ہے۔ آپ بخارا کے رہنے والے تھے۔ ثقہ حافظ حدیث اور امام بخاری کے مستملی ہیں۔ انہوں نے محمد بن سلام بیکندی، ابوجعفر مسندی، یحییٰ بن جعفر، ابوقدامہ سرخسی اور ان کے طبقے سے حدیث کا سماع کیا۔ میرے خیال میں انہوں نے طلب حدیث کے لیے سفر نہیں کیا۔ ان سے ابو محمد بن احمد بن ... روایت کرتے ہیں

اہل بخارا روایت کرتے ہیں۔

۶۹۵ ۴۱/۱۰ الحافظ الکبیر عَبْدُوس نیسابوری

آپ کی کنیت ابو محمد، نام عبیداللہ بن محمد بن مالک اور لقب عبدوس ہے۔ نیسابور کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث ہیں۔ بعد میں سمرقند میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ غنجار تاریخ بخارا میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ، ابن راہویہ، ابن ابی الشوارب، عمرو بن زرارہ اور فلاس سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ غنجار نے ان کے اساتذہ کی ایک اور جماعت کے نام بھی ذکر کئے ہیں۔ اور ان سے محمد بن محمد بن نصر مروزی، عمر بن بجیر، سہل بن شاذویہ اور ان کے سوا دوسرے محدثین روایت کرتے ہیں۔ ابو عمرو محمد بن اسحاق بن جمیلہ سمرقندی کہتے ہیں کہ عبدوس حافظ نے ۲۹۲ھ میں سمرقند میں انتقال فرمایا۔ جبکہ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ شعبان ۲۸۳ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۹۶ ۴۲/۱۰ الحافظ تمیم بن محمد بن طُمْغَاج

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن اور اسم گرامی تمیم بن محمد ہے۔ طوس کے رہنے والے بلند مرتبہ حافظ اور ثقہ محدث ہیں۔ امام حاکم نے ان کے بارے میں کہا: آپ قابل اعتماد محدث ہیں اور مصنف بھی ہیں۔ انہوں نے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، شیبان بن فروخ، ابراہیم بن حجاج، محمد بن رمح، ابن زغبہ، علی بن حجر، ہدبہ بن خالد اور ان کے طبقہ کے دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ایک بڑی مسند جمع کی۔ اور ان سے محمد بن زہیر، علی بن حمشاذ، ابو عبداللہ بن اخرم، محمد بن عباس بخاری اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

نیز ابو النضر فقیہ اور محمد بن ابراہیم بن منذر صاحب الخلافیات، نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ امام حاکم نے ان کے واسطہ سے حضرت عائشہ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں چار چیزوں سے بے نیاز نہیں رہ سکتیں آنکھ نظر سے، زمین بارش سے، عورت مرد سے اور صاحب علم علم سے۔

ابو القاسم بن منذہ نے بیان کیا کہ حافظ تمیم نے ۲۹۰ھ کے بعد انتقال فرمایا۔

۶۹۷ ۴۳/۱۰ الحافظ الکبیر امام خفّاف نیسابوری

آپ کی کنیت ابو یحییٰ، نام زکریا بن داؤد بن بکر اور لقب خفاف ہے۔ نیسابور کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث ہیں۔ امام حاکم کہتے ہیں: یہ اپنے زمانہ میں علم و فضل میں دوسرے محدثین سے آگے تھے اور سند کبیر کے مصنف تھے۔ انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن صالح فراء، علی بن جعد، ابو مصعب زہری، ابو بکر بن ابی شیبہ، اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابو حامد ابن الشرقی، حسن بن یعقوب، محمد بن صالح بن ہانی، محمد بن داؤد بن سلیمان، علی بن عیسیٰ اور ان کے علاوہ ایک دوسری روایت کرتی ہے۔ آپ ۲۸۶ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۶۹۸ ۴۴/۱۰ الحافظ الماہر امام نصرک کِندی بغدادی

آپ کی کنیت ابو محمد، نام نصر بن احمد بن نصر اور لقب نصرک ہے۔ بغداد کے رہنے والے ماہر حافظ حدیث ہیں آپ آخر میں بخارا میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ محمد بن بکار بن ریان، عبدالاعلیٰ بن محمد نرسی، عبیداللہ قواریری اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابوالعباس بن عقدہ، خلف بن محمد خیام اور ایک دوسری جماعت نے استفادہ کیا۔ ایک مسند کے مصنف ہیں اور اس علم کے امام ہیں۔

ابوالفضل سلیمانی کہتے ہیں، محدثین میں مشہور تھا کہ یہ صالح بن محمد جزرہ سے حدیث زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔ مگر ان پر شراب نوشی کی تہمت لگی ہوئی تھی۔ میں کہتا ہوں مجھے ان کی کوئی حدیث نہیں ملی۔

آپ ۲۹۳ھ میں فوت ہوئے اور اسی سال ابراہیم بن علی ذہلی، یحییٰ بن یحییٰ نیسابوری کے شاگرد داؤد بن حسین بیہقی بن محمد طہمانی مروزی، فضل بن عباس بن مہران اصفہانی، امام طیالسی کے آخری شاگرد عمر رسیدہ بزرگ محمد بن اسد مدینی، محمد بن عبدوس بن کامل سراج اور تمیم بن ہمام طبرانی کا انتقال ہوا۔

مجھے ان کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کا نام کرم نہ رکھو کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

اس سند کے راوی سہل کہتے ہیں جب امام مسلم بخارا میں تشریف لائے تو میں نے ان کو یہ حدیث محمد بن سہل کے واسطہ سے بیان کی چنانچہ انہوں نے اس کو سنا اور ان کے واسطہ سے اس کو بیان کیا۔

میں کہتا ہوں اس کی سند ضیق المخرج اور فرد ہے۔ محمد بن احمد تک اس حدیث کی سند ذیل ہی ہے محمد بن احمد کے یوں بیان کرتے ہیں۔ حدثنا منصور بن جریر نا عبداللہ بن محمد ابن الشرقی نا مسلم حدثنی ابو عبداللہ ابن سہل [illegible] حدیث بیان کی ہے۔

۶۹۹ ۴۵/۱۰ امام ابن ابی الدُّنیا بغدادی

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام عبداللہ بن محمد ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے۔ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن ابی الدنیا قرشی اموی۔ بنوامیہ کی طرف نسبت ولاء کی وجہ سے اموی قرشی کہلاتے ہیں۔ بغداد کے رہنے والے راست گو عالم اور ممتاز محدث ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۲۰۸ھ میں پیدا ہوئے اور سعید بن سلیمان، علی بن جعد، سعید بن محمد جرمی، خلف بن ہشام، خالد بن خداش، عبداللہ بن خیران صاحب مسعودی، ابوخیثمہ، عبیداللہ عیشی اور دوسرے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے تقدم کے باوجود حارث بن ابی اسامہ، احمد بن محمد لنبانی، حسین بن صفوان بردعی، ابوبکر بن ابی داؤد احمد بن خزیمہ، ابوبکر شافعی اور دوسروں نے کسب فیض کیا۔

امام ابن ابی حاتم فرماتے ہیں وہ راست گو ہیں۔ میں نے اپنے والد کے ساتھ ان سے حدیث لکھی ہے۔ خطیب کہتے

ہیں۔ انہوں نے بہت سے خلیفوں کے بیٹوں کو تعلیم دی ہے۔ ابنِ کامل کہتے ہیں آپ خلیفہ معتضد کے اتالیق ہیں۔ ابوذر قاسم بن داؤد کہتے ہیں۔ مجھے ابن ابی الدنیا نے بتایا ایک دفعہ مکتفی اپنی تختی ہاتھ میں لیے ہوئے اپنے والد موفق کے پاس گیا اس نے کہا کیا بات ہے۔ تم اپنی تختی خود لے کر کیوں آرہے ہو؟ بولا میرا غلام مر گیا ہے اور مدرسہ میں آنے جانے سے نجات پا گیا ہے۔ موفق نے کہا یہ تمہارا کلام نہیں ہے ہارون رشید نے ایک دفعہ اپنے لڑکوں کی تختیاں پیش کرنے کا حکم دیا۔ جب پیش کی گئیں تو اس نے اپنے ایک لڑکے سے پوچھا تمہارے غلام کو کیا ہوا وہ تمہاری تختی لے کر نہیں آیا؟ لڑکا بولا وہ مر گیا ہے اور مدرسہ میں آنے جانے سے چھوٹ گیا ہے۔ اس پر ہارون نے کہا یوں لگتا ہے کہ تمہیں مدرسہ میں پڑھنے سے موت آسان نظر آتی ہے؟ بولا جی ہاں! ہارون نے کہا پھر تم مدرسہ چھوڑ دو۔ اتنے میں میں بھی آگیا وہ پوچھ رہا تھا۔ تمہیں اپنے استاذ سے محبت ہے یا نہیں؟ بولا میں ان سے کیسے محبت نہ کروں وہ پہلے شخص ہیں جس نے میری زبان پر ذکر الٰہی جاری کیا پھر ان میں یہ خوبی ہے کہ جب چاہیں ہنسا دیں اور جب چاہیں رُلا دیں۔ یہ سن کر اس نے اپنے غلام کو حکم دیا۔ راشد! ان کو میرے پاس لاؤ۔ کہتے ہیں اس نے مجھے اس کے سامنے حاضر کر دیا۔ چنانچہ میں نے اس کو گذشتہ خلفاء کے ایسے رقت انگیز واقعات اور مواعظ سنائے کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ پھر میں نے اس کو دیہاتیوں اور بدوؤں کے لطائف اور نوادرات سنانے شروع کیے تو زور زور سے ہنسنے لگا اور بولا تم نے مجھے بدنام کر دیا ہے تم نے مجھے بدنام کر دیا ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ روایت ملی ہے کہتے ہیں: ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پاس سے ایک آدمی گذرا تو کسی نے کہا یہ دیوانہ ہے آپ نے فرمایا دیوانہ وہ ہے جو گناہ پر اصرار کرے یہ تو بیماری میں مبتلا ہے۔

میں کہتا ہوں ابن بخاری سے ان کی روایت انتہائی عالی ہے۔ ان کے اور ان کے درمیان صرف چار واسطے ہیں۔ آپ نے جمادی الاولیٰ سنہ ۲۸۱ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی اور اسی سال مالکی عالم محمد بن ابراہیم ابن المواز نے بھی اسکندریہ میں وفات پائی۔

۷۰۰ $\frac{46}{10}$ الحافظ العلامہ امام العنبری طوسی

آپ کی کنیت ابو اسحاق اور اسمِ گرامی ابراہیم بن اسماعیل ہے۔ آپ بہت بڑے حافظِ حدیث اور ایک مسند کے مصنف ہیں۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن راہویہ، قتیبہ، عبید اللہ قواریری، ہشام بن عمار، حرملہ، ابو مصعب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں خراسان، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، مصر، شام، عراق اور جزیرہ کا سفر کیا۔ جب کہ ان سے ابو نضر فقیہ، ابو الحسن بن زہیر، محمد بن صالح بن ہانی اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

ابو نضر کہتے ہیں: میں نے اپنے قلم سے ان کی مسند کو دو سو دس سے کچھ زیادہ جزوں میں تحریر کیا۔ امام حاکم نے ان کا تذکرہ کیا تو فرمایا یہ طوس میں اپنے زمانہ میں باکمال محدث تھے۔ اپنے شیخ محمد بن اسلم کی خدمت میں سب سے زیادہ حاضر باش اور طلب حدیث میں سب سے زیادہ سفر کرنے والے تھے۔ نامور زاہد تھے۔ تاریخ حلب کے مصنف نے

t.com

ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

آپ غالباً ۳۰۹ھ سے پہلے فوت ہوئے۔

۷۰۱ $\frac{۴۷}{۱۰}$ الحافظ الکبیر امام حسین بن فہم بغدادی

آپ کی کنیت ابو علی ہے۔ بغداد کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث ہیں۔ انہوں نے کتاب الطبقات کے مصنف ابن سعد، خلف بن ہشام، محمد بن سلام جمحی، یحییٰ بن معین، مصعب بن عبداللہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے احمد بن معروف خشاب، احمد بن کامل، اسماعیل خطبی اور ابو علی طوماری فیضیاب ہوئے کسی کو [illegible] حدیث پڑھاتے تھے۔

ابن کامل کہتے ہیں: مجلس کا انتظام بہت اچھا کرتے تھے۔ کئی قسم کے علوم و فنون جانتے تھے [illegible] کی احادیث خوب یاد رکھتے تھے۔ تاریخی واقعات، انساب، شعر اور علم الرجال کے ماہر تھے۔ بڑے فصیح تھے۔ فقہ میں ان کے معلومات متوسط درجہ کے تھے۔ مجھ سے کہتے تھے میں نے علم الرجال امام یحییٰ بن معین سے سیکھا ہے اور ایک [illegible] جماعت کا نام بھی لیا جن سے یہ فن حاصل کیا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں یہ قوی نہیں ہیں۔

خطبی کہتے ہیں آپ ۲۱۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۸۹ھ میں انتقال کیا۔

نیز اسی سال مسند مصر ابو یزید یوسف بن یزید قراطیسی، مسند دمشق ابو عبدالملک احمد بن ابراہیم بن [illegible] بن سہل و سیاطی اور خلیفہ معتضد باللہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

۷۰۲ $\frac{۴۸}{۱۰}$ الحافظ الامام القبانی نیسابوری

آپ کی کنیت ابو علی اور نام حسین بن محمد بن زیاد ہے۔ نیسابور میں علم حدیث [illegible] بن عثمان، ابراہیم بن منذر، منصور بن ابی مزاحم، ابو مصعب، ابن ابی شیبہ اور ان [illegible] بخاری نے اپنی صحیح میں ان سے روایت ذکر کی ہے۔ کہتے ہیں حدثنا حسین [illegible] ہیں حسین سے مراد یہی امام قبانی ہیں۔ ایک قول کے مطابق حسین بن یحییٰ بن جعفر بیکندی [illegible] کیونکہ احمد بن منیع کی سند قبانی کے پاس تھی۔ دوسرے یہ نیسابور میں امام بخاری کے ہاں [illegible] کے علاوہ ملیح سجزی، محمد بن یعقوب بن اخرم، ابوالفضل محمد بن ابراہیم ہاشمی، یحییٰ بن محمد [illegible] استفادہ کیا۔

امام حاکم کہتے ہیں یہ علم حدیث کے ایک رکن اور دنیا کے حافظ تھے [illegible] مسند تصنیف کی اور ابواب، تاریخ اور کنی میں بھی کتابیں لکھی ہیں۔ قبانی خود کہتے ہیں [illegible] زبان میں اس [illegible] کہا جاتا ہے جس کے ساتھ بڑی بھاری چیزوں کو تولا جاتا ہے [illegible]

کرتے تھے۔ تاہم اس کے ساتھ انہیں عار دلائی جاتی تھی اور وہ قبانی کے نام سے مشہور ہو گئے تھے۔ بلادِ فارس سے وہ اس کو ساتھ لائے تھے۔ ابو عبداللہ بن اخرم کہتے ہیں: امام مسلم کے بعد اہل حدیث ابوعلی قبانی کے پاس جمع ہوتے تھے۔ محمد بن ہانی کہتے ہیں: میں نے حسین سے سنا ہے فرماتے تھے، میں نے سریج بن یونس سے امام بخاری کو ایک حدیث سنائی میں نے کسی طالب علم کی کتاب میں دیکھا کہ اس نے وہ حدیث امام بخاری سے سنی ہے اور امام بخاری مجھ سے بیان کرتے ہیں۔ موصوف ۲۸۹ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت معاذ بن جبل کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ (الحدیث)

یہ حدیث امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس سند سے ذکر کی ہے۔ عن اسحاق عن یحییٰ بن آدم عن ابی الاحوص۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث بھی ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں الم تنزیل السجدہ اور ھل اتیٰ علی الانسان پڑھا کرتے تھے۔

یہ حدیث امام مسلم نے اپنی صحیح میں اس سند سے ذکر کی ہے۔ عن ابی الطاہر عن ابن وہب عن ابراہیم نحوہ۔

۷۰۳ $\frac{79}{10}$ الحافظ الثبت البارع امام اسماعیلی نیسابوری

آپ کی کنیت ابوبکر، نام محمد بن اسماعیل بن مہران اور لقب اسماعیلی ہے۔ نیسابور کے رہنے والے باکمال اور پختہ کار حافظ حدیث ہیں۔ ان کے بعد ایک اور اسماعیلی ہوئے ہیں۔ جو طلب علم میں ابن عدی کے رفیق سفر تھے۔ انہوں نے ہشام بن عمار، حرملہ، عیسیٰ بن حماد، احمد بن ابی الحواری، ابونعیم حلبی، اسحاق بن موسیٰ خطمی، اسحاق بن راہویہ، یحییٰ بن طلحہ یربوعی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور اس سلسلہ میں مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، شام، مصر، کوفہ، بصرہ، بغداد، نیسابور اور دوسرے شہروں کے سفر کیے ان سے ابوالعباس سراج، ابوحامد ابن الشرقی، ابوبکر احمد بن علی رازی، ابوعبداللہ اخرم، دعلج، ابن نجید، علی بن حمشاذ، ابوالعباس محمد بن حمدان نزیل خوارزم، احمد بن اسحاق صیدلانی، ان کے اپنے صاحبزادے احمد بن محمد بن اسماعیل اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ نیشاپور میں کثرت، رحلت اور شہرت کی بنا پر حدیث کے ایک رکن ہیں۔ بصری اور شامی علماء سے بہت اچھی حدیث بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے امام زہری کی احادیث بڑے عمدہ طریقے سے جمع کی ہیں۔ ایسے ہی امام مالک، یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن دینار اور موسیٰ بن عقبہ کی احادیث کو بھی جمع کیا ہے۔ قابل اعتماد اور امانتدار ہیں۔ ابراہیم بن ابی طالب کہتے ہیں: جس طرح اسماعیلی نے امام مالک کی احادیث کی عمدہ تخریج کی ہے کسی نے نہیں کی۔ انہوں نے بہت اعلیٰ تخریج کی ہے۔ احمد بن محمد بن اسماعیل کہتے ہیں میرے والد صفر ۲۸۹ھ میں بیمار ہوئے اور اس کے بعد مسلسل بیمار رہے حتیٰ کہ ذی الحجہ ۲۹۵ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

t.com

امام حاکم فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن یوسف کو امام اسماعیل سے حدیث کا سماع میسر نہ آنے پر کئی دفعہ افسوس کا اظہار کرتے دیکھا ہے۔ کہتے تھے ہم ان کے پاس اس وقت پہنچے جب وہ لقوہ کی وجہ سے بیمار تھے اور آخر زندگی تک اسی عارضہ میں مبتلا رہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھویا جائے۔ پہلی مرتبہ مٹی سے مانجا جائے اور بلی منہ ڈالے تو ایک مرتبہ برتن دھویا جائے۔

۷۰۴ ۵۰/۱۰ الحافظ الثبت امام ابن عَبدُوس سلمی بغدادی

آپ کی کنیت ابواحمد اور نام محمد بن عبدوس بن کامل ہے۔ بغداد کے رہنے والے پختہ کار اور امانت دار حافظ حدیث ہیں۔ امام عبداللہ بن احمد کے دوست ہیں۔ ان کے والد کا نام عبدالجبار ہے۔ انہوں نے علی بن جعد، داؤد بن عمرو ضبی، ابن حبان، ابوبکر بن ابی شیبہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے جعفر خلدی، ابوبکر نجاد، دعلج سجزی، ابن قانع، طبرانی اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابوالحسین ابن المنادی کہتے ہیں: ابن عبدوس حفظ اور حدیث کا بہترین علم رکھنے والے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اہل ضبط اور قابل اعتماد ہونے کی وجہ سے لوگوں نے ان سے بہت استفادہ کیا۔ ان کا عبداللہ بن احمد بن حنبل کے ساتھ بھائیوں جیسا سلوک تھا۔ رجب کے آخر یا شعبان کے شروع میں ۲۹۳ھ میں وفات پائی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت جابر بن عبداللہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ ہمیں مشرک تاجروں کے قتل کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔

۷۰۵ ۵۱/۱۰ الحافظ الناقد ابنِ خراش بغدادی

ان کی کنیت ابومحمد، نام عبدالرحمٰن بن یوسف اور ابن خراش لقب ہے۔ مرو کے رہنے والے ہاکمال ناقد اور نامور حافظ حدیث ہیں۔ بغداد میں رہائش رکھتے تھے۔ انہوں نے عبدالجبار بن عاصم، خالد بن یوسف سمتی، محمد بن علی فدوس، حسن بن عرفہ، حرملہ بن یحیٰی، ابوالتقی ہشام بن عبدالملک حمصی، نصر بن علی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ طلب علم کے لیے خراسان سے مصر تک سفر کیا۔ اور ان سے ابوسہل قطان، ابوالعباس بن عقدہ، بکر بن محمد صیرفی وغیرہ مستفید ہوئے۔

بکر بن محمد کہتے ہیں: میں نے ان سے سنا ہے کہتے تھے میں طلب علم میں دوران سفر پانچ دفعہ اپنا پیشاب پینے پر مجبور ہوا۔ ابونعیم بن عدی کہتے ہیں: میں نے ابن خراش سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ ابن عدی جرجانی کہتے ہیں: وہ سلف کے پیرو تھے۔ امید ہے کہ وہ قصداً جھوٹ نہیں بولتے ہوں گے۔ میں نے ابن عقدہ سے سنا ہے کہتے تھے

[illegible]

میں نے عبدان سے کہتے ہوئے سنا ہے۔ ابن خراش نے ہمارے ہاں ایک سرمایہ دار کے سامنے شیخین کے عیوب اور نقائص
لکھے ہوئے دو جزء پیش کیے تو اس نے اس کو دو ہزار درہم بطور نذرانہ عطا کیے۔ جن سے اس نے اپنے لیے ایک حجرہ تعمیر
اور تعمیر سے فارغ ہوتے ہی انتقال کر گئے۔

ابو زرعہ محمد بن یوسف کہتے ہیں " ابن خراش رافضی تھا اور شیخین کے مثالب میں اس نے کتابیں لکھی ہیں۔ ابن عدی
ہیں: میں نے عبدان سے سنا ہے فرماتے تھے۔ میں نے ابن خراش سے حدیث - ماترکنا صدقۃ - کے متعلق پوچھا تو کہنے
یہ حدیث باطل ہے۔ اس کا راوی مالک بن اوس متہم بالکذاب[1] ہے۔ پھر عبدان نے کہا یہ مرسل اور منقطع احادیث کو موصول
موقوف احادیث کو مرفوع کی صورت میں روایت کرتے تھے۔

میں کہتا ہوں جاہل رافضی تو حدیث اور سیرت کو نہیں جانتے اور ان کی قدر وقیمت سے ناواقف ہیں لیکن اے
کے باکمال حافظ! اگر تم سفر میں اپنا پیشاب پینے کے متعلق سچ کہتے ہو تو تمہارا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا عذر ہوگا؟ تم
خدا کی رضا نصیب نہ ہو اگر تم کتاب وسنت کے تمام نشیب وفراز سے واقف ہونے کے باوجود راہ راست سے برگشتہ
ہو تو تم زندیق ہو اور دین حق کے دشمن ہو۔

ابن خراش نے اللہ تعالیٰ کے غضب کی طرف ۲۸۳ھ میں انتقال کیا۔

اسی سال " الدیباج " کے مصنف امام اسحاق بن ابراہیم بن سنین ختلی، شیخ الصوفیہ سہل بن عبداللہ تستری، مشہور
حافظ حدیث ابوبکر محمد بن محمد کے والد محمد بن سلیمان بن حارث باغندی اور محدث محمد بن غالب بن حرب تمتام نے داعی
کو لبیک کہا۔

۷۰۶ $\frac{۵۲}{۱۰}$ امام محمد بن محمد بن رجاء سندی

آپ کی کنیت ابوبکر اسفرائینی ہے۔ ایک صحیح کے مصنف ہیں جو امام مسلم کی کتاب پر تخریج ہے۔ انہوں نے اسحاق
بن راہویہ، احمد بن حنبل، علی بن مدینی، ابن نمیر، ابوبکر بن ابی شیبہ اور ان جیسے دوسرے آئمہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور اس
سلسلہ میں سفر کی بہت صعوبتیں برداشت کیں اور ان سے ابوعوانہ، ابو حامد ابن الشرقی، محمد بن صالح بن ہانی، ابن الاخرم
نضر محمد بن محمد اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام حاکم فرماتے ہیں: دیانتدار، پختہ کار اور اپنے زمانہ میں معاصرین پر سبقت لے جانے والے تھے۔ انہوں نے اپنے
دادا رجاء سے سماع کیا ہے۔ امام حاکم نے ایک دوسری جماعت کا بھی ذکر کیا ہے جن سے انہیں سماع کا موقعہ ملا۔ موصل

[1] یہاں حاشیہ پر یہ نوٹ تحریر ہے اس کتاب کے کل نسخہ میں " بالکذاب " کا لفظ قلم زد ہے۔ ہم نے لسان المیزان کی طرف رجوع
کیا تو اس میں حرف عین ص۲۴۵-۲۴۴ ج ۳ میں لکھا ہے۔ میں نے پوچھا آپ اس حدیث کے کس راوی کو متہم گردانتے ہیں؟ بولے
مالک بن اوس کو، میں کہتا ہوں شاید انہوں نے یہ بات زہر کا میں کہی ہے۔ کیونکہ میں نے ان کی تاریخ میں مالک بن اوس بن حدثان
کا تذکرہ دیکھا ہے۔ اس میں ان کو ثقہ لکھا ہے۔ کذا فی میزان الاعتدال ص۱۱۱ ج ۲ (م۔ د)

سنہ ۲۸۶ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالے

میں کہتا ہوں انہوں نے ۹۰ سال عمر پائی تھی۔

۶۰۷ ۵۳/۱۰ امام ابراہیم بن مَعْقَل بن حَجَّاج نَسَفی

آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ نسف کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث ہیں اور وہاں کے ممتاز قاضی اور نامور عالم ہیں۔ مسند کبیر اور تفسیر وغیرہ مختلف کتابوں کے مصنف ہیں۔ انہوں نے قتیبہ بن سعید، جبارہ بن مغلس، ہشام بن عمار اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور امام بخاری سے ان کی جامع الصحیح پڑھی۔ مستغفری کہتے ہیں: فقیہ، حافظ حدیث، علما کے اختلاف سے باخبر، عفیف اور معصیت و گناہ سے محفوظ تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادے سعید، محمد بن زکریا اور عبدالمؤمن بن خلف جو سب نسف کے رہنے والے ہیں روایت کرتے ہیں۔

آپ ذی الحجہ ۲۹۵ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالی

خلیلی کہتے ہیں ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ضحیٰ کی نماز پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا گھر بناتا ہے۔

یہ حدیث امام ترمذی نے ابو کریب سے بیان کی ہے اور کہا: موسیٰ بن فلاں بن انس عن ثمامہ۔

۶۰۸ ۵۴/۱۰ امام عَبْدان بن محمد بن عیسیٰ مَروَزی

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ مرو کے رہنے والے نامور فقیہ اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ انہوں نے قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن مسعود جحدری، علی بن حجر، ابو کریب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور اس مقصد کے لیے حرمین اور عراق کا سفر کیا اور ان سے عمر بن علک، ابن الشرقی، ابو العباس دغولی، یحییٰ بن منصور قاضی، ابو احمد عسال، ابو حاتم طبری اور ان کے سوا دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ مرو کے مفتی اور وہاں کے عالم اور زاہد تھے۔ مصر کا سفر کیا اور امام شافعی کے تلامذہ سے علم فقہ حاصل کیا اور مذہب میں کمال پیدا کیا۔ نیز موطا اور دوسری کتابیں تصنیف کیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت جابر کی یہ حدیث ملی ہے کہ ایک صحابی کے اونٹنی سے گرنے سے ان کی موت واقع ہو گئی ان کو اسی طرح اپنے کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کیا گیا اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے اور ان کی اس سے اعلیٰ حدیثیں معجم طبرانی میں مذکور ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: حافظ، ثقہ اور زاہد تھے۔ آپ ۲۲۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۹۳ھ میں وفات پائی۔

ابن سمعانی کہتے ہیں: یہ پہلے شخص ہیں جس نے خراسان میں شافعی مذہب رائج کیا اور احمد بن سیار کے بعد فتاوی،

اور مشکلات میں یہی مرجع تھے۔

میں کہتا ہوں امام طبرانی کی ان سے مکہ معظمہ میں ملاقات ہوئی۔

۷۰۹ ۵۵/۱۰ رحلۃ الوقت امام عبدان اہوازی جوالیقی

آپ کی کنیت ابو محمد، نام عبداللہ بن احمد بن موسیٰ اور لقب عبدان ہے۔ اہواز کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ انہوں نے ابو کامل جحدری، محمد بن بکار بن ریان، سہل بن عثمان عسکری، ہشام بن عمار، خلیفہ بن خیاط، ابوبکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ اور ان کے ہمعصروں سے حدیث کا سماع کیا، اور ان سے ابن قانع حمزہ کنانی، ابوالقاسم طبرانی، ابوبکر اسماعیلی، ابو عمرو بن حمدان، ابوبکر بن مقری اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر آئے اُس وقت اس کا ایک عزیز نزع کی حالت میں جان دے رہا تھا۔ آپ نے اس (عائشہ) کی پریشانی دیکھی تو فرمایا اپنے عزیز پر دیکھ اور پریشانی کا شکار مت ہو اس صدمہ پر صبر کرنا تیری نیکیوں میں شمار ہوگا۔

اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں لیکن یہ منکر ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے ہشام سے اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔ ہم نے علو کے ساتھ اس کی موافقت کی ہے۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اونچی آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔ حافظ ابو علی نیشاپوری فرماتے ہیں: میں نے چار آدمی ہی حدیث کے امام دیکھے ہیں۔ ابراہیم بن ابی طالب، عبدان اہوازی اور ابو عبدالرحمن نسائی ان میں سے عبدان کو ایک لاکھ حدیث زبانی یاد تھی۔ میں نے اپنے اساتذہ میں ان سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ حمزہ حافظ کہتے ہیں: میں نے عبدان سے سنا ہے فرماتے تھے میں ایوب کی حدیث کے لیے ۱۸ دفعہ بصرہ میں آیا اور جس طرح دوسرے محدثین حدیث جمع کرتے ہیں میں نے بھی جمع کی مگر چونکہ مؤطا عالی سند کے ساتھ مجھے نہیں ملا اس لیے میں امام مالک اور ابو حصین کی حدیث جمع کرنے سے قاصر رہا۔ ہاں میں نے بشر بن مفضل کی ۷ سو احادیث لکھی ہیں جو اس سے زیادہ لکھنا چاہتا ہے۔ وہ لکھے ابن حبان کہتے ہیں۔ عبدان ہمارے پاس عسکر مکرم میں آئے بہت تنگ دست اور پریشان حال تھے۔ ابن عدی کہتے ہیں عبدان بڑے نیک نام ہیں۔ میں کہتا ہوں عبدان سے غلطی سرزد ہوئی ہے اور قدرے وہم میں بھی مبتلا ہوئے ہیں۔ البتہ راست گو ہیں۔ انہوں نے ۹۰ سال عمر پائی اور ۳۰۶ھ کے آخر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

اسی سال ۵۷ سال عمر پاکر فقیہ عراق ابو العباس احمد بن عمر بن سریج شافعی، مسند بغداد ابو عبداللہ احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی تقریباً سو سال کی عمر کو پہنچ کر، شیخ الصوفیہ احمد بن یحییٰ بن جلاء، مسند علی بن اسحاق بن زاطیا مخزومی، قاضی محمد بن خلف جن کا لقب وکیع ہے اور محدث قزوین محمد بن مسعود اسدی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

رحمہ اللہ علیہم اجمعین

۷۱۰　　۵۶/۱۰　　امام عبداللہ بن محمد بن علی بلخی

آپ کی کنیت ابو علی ہے۔ آپ نامور حافظِ حدیث، ممتاز عالم اور بلخ کے محدث ہیں۔ آپ نے قتیبہ بن سعید، ابراہیم بن یوسف، علی بن حجر، ہدبہ بن عبدالوہاب اور ایک دوسری جماعت سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابن قانع، جعابی، ابوبکر شافعی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ کتاب العلل اور کتاب التاریخ کے مصنف ہیں۔ آخر عمر میں نیسابور اور بغداد میں حدیث پڑھاتے رہے۔ احمد بن خضر شافعی کہتے ہیں: جب عبداللہ بن محمد بلخی نیسابور میں وارد ہوئے تو وہاں کے علماء ان کے ساتھ مذاکرہ کرنے سے عاجز آگئے۔ آخر جعفر بن محمد بن نصر سے احادیث حج کے بارہ میں مذاکرہ ہوا۔ عبداللہ انہیں بڑی روانی سے پڑھ دیتے۔ پھر جعفر نے پوچھا کیا آپ کو سلیمان تیمی کی حضرت انس سے بیان کردہ یہ حدیث یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے لبیک پکاری؟ یہ سن کر عبداللہ حیران رہ گئے اور کوئی جواب نہ دے سکے۔ جعفر نے کہا ہم سے یہ حدیث یحییٰ بن حبیب نے معتمر عن ابیہ کے واسطہ سے بیان کی ہے۔ آپ ۲۹۴ھ میں قرامطہ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ اللہ انہیں برباد کرے۔

ابو عبداللہ کہتے ہیں ۲۹۵ھ کے آخر میں فوت ہوئے۔ ابوبکر خطیب کہتے ہیں: حفظ و اتقان، ثقاہت اور کثرت حدیث کے امام ہیں اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ میں کہتا ہوں میرے پاس جزء ابن قانع کی دسویں جلد میں ان کی حدیث موجود ہے۔ اور تمام نے اپنے فوائد کی تیسری جلد میں اپنے والد سے ان کی ایک روایت ذکر کی ہے اور میرے پاس جزء ابن قسیم میں بھی ان کی روایت عبداللہ بن محمد بزاز کے واسطہ سے موجود ہے۔ جن کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔

۷۱۱　　۵۷/۱۰　　امام عبدالرحمن بن محمد بن سلمہ رازی

آپ کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ رے کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث اور اصفہان کی جامع مسجد کے امام ہیں، مسند اور تفسیر کے مصنف بھی ہیں۔ سہل بن عثمان، عبدالعزیز بن یحییٰ، حسین بن عیسیٰ [illegible] اور ان کے طبقہ سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ اور ان سے ابو احمد عسال، ابو الشیخ، طبرانی اور دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔

قابل اعتماد محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ ۲۹۱ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۷۱۲　　۵۸/۱۰　　الحافظ الامام ابو سعد ہروی

آپ کا اسم گرامی یحییٰ بن منصور ہے۔ بڑے بڑے علماء میں سے ایک ہیں۔ آپ نے علی بن مدینی، امام احمد بن حنبل، اسحاق، ابان بن موسیٰ، ابن نمیر، ابو مصعب، یعقوب بن کاسب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابو العباس بن عقدہ، ابو عبداللہ بن اخرم، محمد بن صالح بن ہانی اور ایک دوسری جماعت نے اکتساب فیض کیا۔ ان کے تلامذہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہونے والے احمد بن موسیٰ غیرانی ہیں۔

امام حاکم اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں۔ ابو سعد ہروی حافظ اپنے شہر میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ ماہ شعبان میں ہرات میں فوت ہوئے۔ دوسرے محدثین کے قول کے مطابق انہوں نے ذی الحجہ ۲۹۲ھ میں وفات پائی اور یہی قول راجح ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ یحییٰ بن ابی نصر ہیں بغداد میں حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔ ان سے اہل بغداد میں ابو عمرو بن سماک خطبی اور ابوبکر شافعی نے علم حدیث حاصل کیا۔ موصوف ثقہ، حافظ، صالح اور زاہد تھے۔ اسحاق بن یعقوب قراب سے نقل کرتے ہیں کہ ان کی وفات شعبان ۳۰۲ھ میں واقع ہوئی کما مر۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبد اللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ وہ اکثر لَا وَمُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ کہہ کر قسم کھاتے تھے۔

۷۱۳ $\frac{59}{10}$ الحافظ الرّحال الہسنجانی الرازی

آپ کی کنیت ابو اسحاق اور نام ابراہیم بن یوسف ہے۔ رے کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ طلب علم کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کیے اور طالوت بن عباد، عبد الوہاب بن غیاث، ہشام بن عمار اور اس طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ انہوں نے سو سے زیادہ جلدوں میں ایک مسند لکھی ہے۔ جو ان سے میسرہ بن علی قزوینی نے روایت کی ہے ان سے بہت سے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ ان میں قابل ذکر یہ ہیں ابوبکر اسمٰعیل، ابو علی حسن نیساپوری، ابو احمد بن عدی، احمد بن علی دیلمی اور ان کے آخری شاگرد عباس بن حسین صفار۔

امام ابو علی نیسابوری کہتے ہیں: آپ ثقہ اور مامون ہیں۔ ابو الشیخ کہتے ہیں ۳۰۱ھ میں فوت ہوئے۔ مجھے ان کی عالی حدیثیں اجازت کے ذریعے حاصل ہوئی ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ بولتا ہے وہ اپنا مقام جہنم میں بناتا ہے۔

یہ حدیث امام مسلم نے ابن حساب سے روایت کی ہے۔

۷۱۴ $\frac{60}{10}$ شیخ الوقت امام فریابی ترکی

آپ کی کنیت ابوبکر نام جعفر بن محمد حسن ہے۔ بہت بڑے حافظ حدیث، دینور کے قاضی اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ترکستان سے چل کر مصر آئے۔ اور علی بن مدینی، ابو جعفر نفیلی، قتیبہ، اسحاق، ہدبہ بن خالد، ہشام بن عمار، سلیمان ابن بنت شرحبیل، ابوبکر و عثمان پسران ابو شیبہ، عبد الاعلیٰ بن حماد، شیبان بن فروخ، محمد بن ابوبکر مقدمی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے نجاد، ابو علی ابن الصواف، ابو طاہر ذہلی قاضی مصر، ابوبکر شافعی، قطیعی، ابن عدی اسماعیلی، جعابی، ابو الفضل زہری اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ قابل اعتماد اور امانت دار تھے۔

Marfa

ابن صواف کہتے ہیں: میں نے فریابی سے سنا ہے فرماتے تھے: میں نے جن محدثین سے ملاقات کی ہے۔ دو کے سوا حدیث ان سب کی زبان سے سنا ہے۔ ایک ابو مصعب ہیں ان کی زبان موٹی ہو گئی تھی جس سے ان کے لیے بولنا مشکل تھا اور دوسرے معلی بن مہدی موصلی ہیں۔ اور میں نے پہلے پہل سنہ ۲۲۴ھ میں حدیث لکھنا شروع کی تھی۔ ابو حفص زیات روایت کرتے ہیں۔ جب امام فریابی بغداد آئے تو باجوں گاجوں سے ان کا استقبال کیا گیا۔ اور "شارع المنار" میں مجلس درس کے انعقاد کا اعلان کیا گیا اور لوگوں کو سماع حدیث کی دعوت دی گئی۔ اختتام مجلس پر حاضرین کا اندازہ کیا گیا تو ان کی تعداد تقریباً تیس ہزار تھی۔ اس مجلس میں ۳۱۶ مستملی دوسروں تک آواز پہنچانے والے تھے۔

ابو الفضل زہری کہتے ہیں: جب میں نے امام فریابی سے حدیث کا سماع کیا۔ اس وقت قلم دوات لے کر لکھنے والے تقریباً دس ہزار محدثین ان کے حلقہ میں حاضر ہوتے تھے۔ سماع پر اکتفا کرنے والے ان کے علاوہ تھے۔ اب ان میں سے میرے سوا کوئی باقی نہیں رہا۔ میں کہتا ہوں انہوں نے ان سے سنہ ۲۹۰ھ میں سماع کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں ہم فریابی کے حلقہ درس میں شریک ہوتے تھے اور اس میں حاضرین کی تعداد دس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔ خطیب کہتے ہیں آپ علم کا خزانہ تھے۔ فہم و فراست سے موصوف تھے۔ طلب علم کے لیے انہوں نے مشرق و مغرب کی خاک چھانی اور چوٹی کے علماء کے خرمن علم سے خوشہ چینی کی۔ ثقہ اور حجت تھے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں فریابی نے شوال سنہ ۳۰۰ھ میں حدیث پڑھانا ترک کر دیا تھا۔ ابو علی نیسابوری حافظ کہتے ہیں: میں بغداد میں آیا اس وقت فریابی زندہ تھے۔ لیکن حدیث پڑھانا ترک کر چکے تھے۔ ہم نے کئی دفعہ ان کی خدمت میں حاضری دی۔ ان سے استفادہ کے لیے کوشش کی مگر سوائے حسرت اور ناکامی کے کچھ حاصل نہ ہوا۔

میں کہتا ہوں آپ سنہ ۲۰۷ھ میں پیدا ہوئے اور محرم سنہ ۳۰۱ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ انہوں نے خدا انہیں غریق رحمت کرے اپنی زندگی میں اپنی قبر کھدو رکھی تھی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت حسن بصری کا یہ قول ملا ہے۔ واقف کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا اے ابو سعید! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اب نفاق ختم ہو چکا ہے یا انہیں نفاق سے کوئی خطرہ نہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا بخدا! اگر مجھے یقین ہو جائے کہ میں نفاق سے بری ہوں تو یہ مجھے اتنے سونے سے بہتر ہے جس سے زمین بھر جائے۔

۷۱۵ $\frac{۶۱}{۱۰}$ الحافظ الامام البلخی بیکندی

آپ کی کنیت ابو بکر اور ابو عبداللہ ہے اور نام محمد بن علی بن طرخان ہے۔ بلخ کے رہنے والے امور حافظ حدیث ہیں۔ بعد میں بیکند میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے قتیبہ، لوین، ہشام بن عمار اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ طلب علم میں بڑی ہمت اور بڑے ولولہ کے ساتھ دور دراز ممالک کے سفر کیے اور بہت زیادہ حدیث کی تخریج کی۔ ابن ماکولا نے ان کے دادا جعفر کے تذکرہ میں اس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ موصوف بلخ کے بڑے حافظ حدیث اور ان ...

اچھی کتابوں کے مصنف تھے۔
رجب ۲۸۹ھ میں فوت ہوئے۔
ان سے ان کے صاحبزادے ابوبکر حسن بن علی طوسی، ابوحرب محمد بن احمد حافظ اور دوسری ایک جماعت نے استفادہ کیا۔
میں کہتا ہوں قاسم بن مندہ کے قول کے مطابق آپ ۷۷ سال زندہ رہے۔

۷۱۶ $\frac{۶۲}{۱۰}$ امام حسین بن اِدریس بن مُبارک بن ہَیثَم انصاری ہروی

آپ کی کنیت ابوعلی ہے۔ ہرات کے رہنے والے قابلِ اعتماد حافظِ حدیث ہیں۔ سعید بن منصور، سوید بن سعید، سوید بن نصر، ہشام بن عمار، عثمان بن ابی شیبہ، داؤد بن رشید اور ان کے طبقہ سے حدیث کا بہت زیادہ سماع کیا۔
مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت رافع بن خدیج کی یہ حدیث ملی ہے کہ ہمارے پاس ظہیر آئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج ہمیں ایک نفع بخش کام سے منع کر دیا ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا کام ہے؟ آنحضرت نے جو فرمایا ہے وہی حق ہے بولے آپ نے ہم سے پوچھا تم اپنی زمین کو کیا کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا پانی کی نالیوں پر اگنے والی فصل اور کچھ من کھجور اور جو لے کر دوسروں کو کاشت کے لیے دے دیتے ہیں۔ فرمایا ایسا نہ کیا کرو خود کاشت کرو یا بلا معاوضہ کسی کو کاشت کے لیے دو یا اپنے پاس بیکار پڑی رہنے دو۔
یہ حدیث امام مسلم نے بطریق عن ابی مسہر عن ابن حمزہ اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔
ان سے بشر بن محمد مدنی، منصور بن عباس، محمد بن عبداللہ بن خمیرویہ، ابوحاتم بن حبان، ابوبکر نقاش اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔
انہوں نے علمِ حدیث کی تحصیل میں بہت توجہ مبذول کی، علم کا ایک خزانہ اپنے قلب ودماغ میں محفوظ کر لیا اور تاریخ بخاری کی طرز پر ایک تاریخ تصنیف کی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں ثقہ ہیں۔ ابوالولید باجی نے لا بأس بہ کہا ہے۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں یہ ابن خرم کے لقب سے مشہور ہیں۔ انہوں نے بواسطہ خالد بن ہیاج اپنی احادیث کا ایک مجموعہ میرے پاس بھیجا۔ اس میں بکثرت باطل روایتیں درج تھیں، معلوم نہیں یہ خرابی ان کی اپنی طرف سے ہے یا خالد کی طرف سے۔
میں کہتا ہوں حسین بذاتِ خود ثقہ ہیں۔ ابونصر فامی کہتے ہیں ۳۰۱ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ
مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت معاذ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں کہ وہ اور دوسرے صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شام کی سرحد پر گئے۔

۷۱۷ $\frac{۶۳}{۱۰}$ الحافظ المُفید ابن ناجیہ بَرْبَری بغدادی

آپ کی کنیت ابومحمد اور نام عبداللہ بن ناجیہ بن نجیہ ہے۔ بغداد کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے

t.com

سوید بن سعید، ابو معمر ہذلی، عبدالواحد بن غیاث، عبدالاعلیٰ بن حماد، ابوبکر بن ابی شیبہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا، نیز بہت سا علم جمع کیا اور کتابیں تصنیف کیں۔ اور ان سے ابوبکر شافعی، ابن جعابی، ابوالقاسم بن نحاس، اسحاق نعالی محمد بن مظفر، عمر بن زیات اور متعدد دوسرے لوگوں نے استفادہ کیا۔ خطیب کہتے ہیں: قابل اعتماد، پختہ کار اور علم حدیث کے خوب واقف کار ہیں۔ مسند کبیر کے مصنف ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ مسند تھے۔ حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں۔ مجھے خلف بن قاسم نے ابن ناجیہ کی مسند دی جو ایک سو بتیس جزء میں مکمل ہوئی تھی۔ یہ ان سے سلم بن فضل کے واسطہ سے روایت کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں آپ رمضان المبارک ۳۰۱ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت علی کی یہ روایت ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد قرآن مجید بلند آواز کے ساتھ پڑھنے سے منع فرمایا اس سے نماز پڑھنے والے غلطیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔

۷۱۸ ۶۴/۱۰ الحافظ السامی ہروی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔ ہرات کے رہنے والے بلند پایہ حافظ ہیں۔ انہوں نے احمد بن یونس یربوعی، ابراہیم بن محمد شافعی، اسماعیل بن ابی اویس، احمد بن حنبل اور اس طبقہ کے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا ہے۔ اور ان سے ان کے سب سے بڑے استاذ ابن حبان، بشر بن محمد مزنی، عباس بن فضل نضروی اور اکثر اہل ہرات نے استفادہ کیا۔ آپ ۳۰۱ھ میں فوت ہوئے۔

اسی سال میں سوید سے ان کے مؤطا کے راوی احمد بن محمد بن جعد وشاء اور دیگر متعدد علماء محدثین بھی دار فنا سے دار بقا کو سدھارے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت زید بن ثابت کی یہ حدیث ملی ہے کہتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ جو میں نے پندرہ دن کے اندر اندر سیکھ لی آپ نے فرمایا بخدا! مجھے یہود کی تحریر پر یقین نہیں۔ زید کہتے ہیں جب میں نے ان کی خط و کتابت سیکھ لی تو یہود کی طرف بھیجنے کے لیے آپ کے تمام خطوط میں ہی لکھتا تھا اور جب ان کے خطوط آتے تو میں ہی آپ کو پڑھ کر سناتا تھا۔ امام بخاری نے اس کو تعلیقاً ذکر کیا ہے اور کہا ہے وقال خارجۃ۔

میں کہتا ہوں: ابن ابی الزناد امام صاحب کی شرط پر نہیں ہیں۔ پھر بھی اس کو بصیغہ جزم ذکر کیا ہے اور عبدالرحمٰن اس کے بیان کرنے میں متفرد ہیں۔ نیز ان کے واسطے سے مجھے حضرت عائشہ کی یہ حدیث بھی ملی ہے فرماتی ہیں عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتی تھیں۔ پھر وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس لوٹتی تھیں اس وقت اندھیرے کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتے تھے۔

۷۱۹ ‏ $\frac{۶۵}{۱۰}$ شیخ الاسلام الحافظ الامام نسائی خراسانی

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمان اور اسمِ گرامی احمد بن شعیب بن علی بن سنان ہے۔ آپ خراسان کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور سنن اربعہ میں سے مشہور و معروف کتاب "سنن نسائی" کے مؤلف ہیں۔ عمدۃ فقنا پر فائز رہے ہیں۔ ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے اور خراسان، عراق، حجاز، مصر، شام اور جزیرہ جیسے دور دراز ممالک کی جادہ پیمائی کرنے کے بعد قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، ہشام بن عمار، عیسیٰ بن زغبہ، محمد بن نصر مروزی، ابوکریب، سوید بن نصر شاہ اذان جیسے دوسرے اساطینِ علم سے حدیث کا سماع کیا اور اس علم میں کمال پیدا کیا۔ آپ معرفت، اتقان اور علو اسناد میں منفرد تھے۔ آپ نے مصر میں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابوبشر دولابی، ابوعلی حسین بن محمد نیساپوری حمزہ کنانی، حسن بن خضر سیوطی، ابوبکر بن السنی، ابوالقاسم طبرانی، محمد بن معاویہ بن احمر اندلسی، حسن بن رشیق، محمد بن عبداللہ بن حیویہ اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

آپ نے ۲۳۰ھ میں ۱۵ سال کی عمر میں امام قتیبہ کی طرف سفر کیا اور خود کہتے ہیں کہ میں ان کی خدمت میں ایک سال اور دو مہینے رہا۔ آپ مصر میں زقاق القنادیل میں رہتے تھے۔ بڑے خوبصورت تھے۔ بڑھاپے کے باوجود چہرہ لال سرخ تھا۔ بہت خوش پوشاک تھے۔ دھاریدار اور سبز نوبی چادریں استعمال کرتے تھے۔ عورتوں سے استمتاع کے دلدادہ تھے۔ آپ کی چار بیویاں تھیں جن کے پاس باری باری رہتے تھے۔ کنیزیں ان کے علاوہ تھیں۔ بڑے بڑے مرغ بکثرت کھاتے تھے۔ جن کو پہلے گھر میں پال کر موٹا کیا جاتا تھا۔

ایک دفعہ کسی طالب علم نے کہا ابوعبدالرحمٰن کا چہرہ سرخ اور تروتازہ ہے میرا خیال ہے نبیذ استعمال کرتے ہوں گے دوسرے نے کہا نہ معلوم عورتوں کے ساتھ دبر میں مجامعت کرنے کے متعلق ان کا کیا مذہب ہے؟ ان سے پوچھا گیا تو فرمانے لگے۔ نبیذ حرام ہے اور دبر میں جماع کے بارہ میں کوئی صحیح چیز ثابت نہیں ہاں محمد بن کعب قرظی عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ جدھر سے چاہو اپنی کھیتی کو پانی دو اور ان کے اس قول سے تجاوز کرنا ہرگز جائز نہیں۔

ابن ذہبی کہتے ہیں، عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع کرنے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت ثابت ہے۔ اور میں نے اس سلسلہ میں ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ اس میں جو احادیث ذکر کی ہیں ان میں سے اکثر میں نے وزیر بن خنزابہ سے سنی ہیں اور وہ امام نسائی کے تلمیذ خاص محمد بن موسیٰ ماموںی سے روایت کرتے ہیں۔ اس نے کہا میں نے کچھ لوگوں کو امام ابوعبدالرحمٰن پر یہ اعتراض کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے حضرت علی کے فضائل میں تو کتاب الخصائص لکھی ہے شیخین کے فضائل میں کوئی کتاب تصنیف نہیں کی۔ جب میں نے لوگوں کا یہ اعتراض ان کے سامنے بیان کیا تو فرمانے لگے۔ میں دمشق آیا تو یہاں علی کے مخالفین کی کثرت تھی۔ میں نے یہ دیکھ کر اس امید پر کتاب الخصائص لکھی کہ انہیں اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ راہِ راست پر لے آئے گا۔ پھر انہوں نے اس کے بعد فضائلِ صحابہ رض میں ایک کتاب تصنیف کی۔ میرے سامنے کسی نے ان سے کہا آپ معاویہ کے فضائل میں کوئی کتاب کیوں نہیں لکھتے؟

t.com

بولے میں ان کے متعلق کیا لکھوں ؟ کیا وہ حدیث لکھوں جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا : اللھم لا تشبع بطنہ ۔ الٰہی! اس کے پیٹ کو کھانے سے نہ بھرنا ۔) یہ سن کر سائل خاموش ہو گیا ۔ میں کہتا ہوں یقیناً اس میں حضرت معاویہ کی اس لحاظ سے فضیلت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدایا ! جس پر میں نے لعنت کی ہے یا جسے میں نے گالی دی ہے اس کو اس کے حق میں پاکیزگی اور رحمت بنا دے ۔

حافظ خراسان ابو علی نیساپوری فرماتے ہیں : ہم سے بلا نزاع حدیث کے امام ابو عبدالرحمن نسائی نے حدیث بیان کی ہے ۔ حافظ ابو طالب احمد بن نصر فرماتے ہیں : جس چیز پر امام نسائی صبر کر سکتے ہیں ۔ اس پر دوسرا کون صبر کر سکتا ہے ؟ ان کے پاس قتیبہ کے واسطے سے ابن لہیعہ کی ایک ایک باب کے متعلق حدیث موجود تھی لیکن انہوں نے ان کو کسی کتاب میں تحریر نہیں کیا ۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں : امام نسائی کے زمانہ میں علم حدیث میں جتنے قابل ذکر لوگ موجود تھے یہ ان سب پر مقدم تھے ۔

امام نسائی محمد بن امین کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا فلاں صاحب کہتے ہیں : جو شخص اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (انني انا الله لا اله الا انا فاعبدني) کے متعلق کہے کہ یہ مخلوق ہے وہ کافر ہے فرمانے لگے اس نے سچ کہا ۔ امام نسائی فرماتے ہیں : میں بھی اس کا قائل ہوں ۔ ابن طاہر کہتے ہیں : میں نے سعد بن علی زنجانی سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کی توثیق کی ۔ میں نے کہا امام نسائی نے تو ان کو ضعیف کہا ہے بولے بیٹا ! رجال کے بارہ میں ابو عبدالرحمن کی شرط بخاری و مسلم کی شرط سے بھی زیادہ سخت ہے ۔ حافظ محمد بن مظفر فرماتے ہیں ۔ میں نے مصر میں اپنے اساتذہ سے سنا ہے وہ امام نسائی کے دن رات عبادت الٰہی میں منہمک رہنے کی شہادت دیتے تھے اور یہ کہ وہ امیر مصر کے ساتھ جہاد کے لیے نکلے اس سفر میں ان کی بہادری اور سنت نبوی اور مسلمان قیدیوں کو فدیہ دے کر رہائی دلانے کے واقعات زبان زد عوام تھے ۔ سلطان مصر جس کی معیت میں جہاد کر رہے ہوئے تھے) کی مجلسوں سے کنارہ کش رہتے تھے ۔ کھانے پینے کے معاملہ میں بڑے وسیع الاطراف تھے [illegible] ماحول میں گذری آخر میں دمشق میں خوارج کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا ۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں : ابوبکر ابن الحداد شافعی کثیر الحدیث محدث تھے اور امام نسائی کے علاوہ کسی سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے میں نے ان کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجت بنا لیا ہے ۔ حمزہ عقبی مصری اور دوسرے محدثین سے مروی ہے کہ جب امام نسائی آخر عمر میں دمشق آئے اور کسی نے ان سے حضرت معاویہ اور ان کے فضائل کے متعلق سوال کیا تو بولے کیا معاویہ کے لیے اتنا کافی نہیں ہے کہ برابر سرابر نجات پا جائیں چہ جائے کہ ان کی فضیلت بیان کی جائے ؟ یہ سن کر لوگ مشتعل ہو گئے اور انہیں مار مار کر مسجد سے نکال دیا حتی کہ ان کے خصیتین پر چوٹیں لگائیں جس کے صدمہ سے بیمار ہو گئے اور اسی حالت میں انہیں مکہ معظمہ لایا گیا جہاں داعی اجل کو لبیک کہا روایت میں اسی طرح کا مذکور ہے ۔ مگر صحیح یہ ہے کہ انہیں رملہ میں پہنچایا گیا تھا ۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں : مصر سے حج کے لیے نکلے دمشق میں مصیبت میں مبتلا ہونے اور شہادت کا رتبہ پہنچی

fat.com

اسی حالت میں مکہ معظمہ لے جانے کا حکم دیا وہاں پہنچ کر وفات پائی اور صفا اور مروہ کے درمیان دفن ہوئے۔ ان کی وفات شعبان ۳۰۳ھ میں واقع ہوئی۔

آپ اپنے زمانہ میں تمام مشائخ مصر سے زیادہ فقیہ اور حدیث اور رجال کے زیادہ عالم تھے۔ ابوسعید بن یونس اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں: نسائی امام، حافظ حدیث اور پختہ کار تھے۔ ذی قعد ۳۰۲ھ میں مصر سے نکلے اور ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں پیر کے روز فلسطین میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے امام ابوزرعہ مقدسی کے واسطہ سے امام نسائی کی پوری سنن مجتبیٰ کا سماع کیا ہے۔

۷۲۰ $\frac{۶۶}{۱۰}$ الحافظ الثبت امام انماطی نیسابوری

آپ کی کنیت ابو اسحاق اور نام ابراہیم بن اسحاق ہے۔ نیسابور کے رہنے والے پختہ کار حافظِ حدیث ہیں۔ ایک ضخیم تفسیر کے مصنف اور دور دراز ممالک کے سفر کرنے والے تھے۔ اسحاق بن راہویہ، عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن رماح، محمد بن حمید رازی، لوین، ہارون حمال اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابن الشرقی، ابوعبداللہ اخرم، یحییٰ بن محمد عنبری اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔

آپ ۳۰۳ھ میں فوت ہوئے۔

۷۲۱ $\frac{۶۷}{۱۰}$ الحافظ الامام بُشتی نیسابوری

آپ کی کنیت ابو یعقوب اور نام اسحاق بن ابراہیم بن نصر ہے۔ بشتی کے لقب سے مشہور ہیں۔ انھوں نے قتیبہ بن سعید، اسحاق، ہشام بن عمار، عبداللہ بن عمران عابدی اور متعدد دوسرے اہلِ علم سے حدیث کا سماع کیا۔ ایک مسند کے مصنف ہیں۔ ان سے محمد بن صالح بن ہانی، محمد بن ابراہیم ہاشمی، محمد بن احمد بن یحییٰ نے روایت کیا۔ آپ ثقہ ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کس سال وفات پائی۔ ۳۰۳ھ تک زندہ تھے۔

ان کے ہمنام اسحاق بن ابراہیم بستی (بالسین المہملۃ) کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ بہت بڑے محدث اور دور دراز ممالک کے سفر کرنے والے تھے۔ انھوں نے محمد بن صباح بزار اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔

۷۲۲ $\frac{۶۸}{۱۰}$ یکتائے روزگار امام اِسفرائینی نیسابوری

آپ کی کنیت ابو یعقوب اور اسمِ گرامی اسحاق بن موسیٰ بن ابی عمران ہے۔ نیشابور اور اس کے بعد اسفرائن کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ امام حاکم نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ اور لکھا ہے بہت دور دراز ممالک کا سفر کرنے والے ائمہ حدیث میں سے ایک امام ہیں۔ علمِ فقہ امام مزنی سے حاصل کیا اور حدیث کا سماع قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسحاق، ابن حمید، منصور بن ابی مزاحم، محمد بن بکار بن ریان، ہشام بن عمار اور زنبہ سے کیا۔ ان سے ابوعمرو حیری، مؤمل بن حسن، ابو

t.com

عوانہ اسفرائینی، محمد بن عبدک مستفید ہوئے۔

ہمیں ان سے محمد بن یعقوب اور محمد بن صالح بن ہانی نے حدیث بیان کی ہے۔ ۲۹۶ھ میں فوت ہوئے۔

۷۲۳ ۶۹/۱۰ حافظ امام حُصَیری نیسابوری

آپ کی کنیت ابو محمد اور نام جعفر بن احمد بن نصر ہے۔ نیسابور کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں جصیری کے لقب سے مشہور اور علم حدیث کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔ انہوں نے اسحاق بن راہویہ، ابوکریب، ابومروان عثمانی ابومصعب زہری اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابن الشرقی، احمد بن خضر شافعی، محمد بن شرقی، محمد بن ابراہیم شافعی اور ابو عمران بن حمدان روایت کرتے ہیں۔

امام حاکم فرماتے ہیں، ان کے پوتے محمد بن احمد سکری نے مجھ سے کہا میرے دادا نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا ایک حصہ میں نماز پڑھتے تھے، ایک حصے میں سوتے تھے اور تیسرے حصہ میں کتابیں لکھتے تھے، وفات سے پہلے تین دن بیمار رہے مگر ان میں بھی قرآن پاک کی تلاوت سے غفلت نہیں کی۔ امام حاکم نے ان کی تعریف میں بے حد مبالغہ کرنے کے بعد فرمایا ہے۔

۳۰۳ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تقریباً تیس دجال اور کذاب رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کرنے والے پیدا نہیں ہوں گے۔ قیامت قائم نہیں ہوگی۔

۳۰۳ھ میں بغداد میں فوت ہونے والے اعلام میں سے احمد بن حسین بن اسحاق صوفی صغیر، مقری ابوجعفر حمدان فرج تحصیل علم کے لیے مختلف ممالک میں گھومنے والے محدث ابوالحسین عبداللہ بن محمد بن یونس سمنانی، ابوخنس عمر ... سقطی بغدادی اور بصرہ میں فوت ہونے والوں میں سے شیخ المعتزلہ محمد بن عبدالوہاب ابوعلی جبائی ہیں۔

۷۲۴ ۷۰/۱۰ امام حسن بن سُفیان بن عامر شَیبانی

آپ کی کنیت ابوالعباس ہے۔ نسا کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور شیخ خراسان ہیں۔ مسند کبیر اور اربعین کے مصنف ہیں۔ انہوں نے اسحاق، یحییٰ بن معین، شیبان بن فروخ، قتیبہ، عبدالرحمٰن بن سلام جمحی، سہل بن عثمان، حبان بن موسیٰ اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ نیز امام ابن ابی شیبہ سے ان کی تصانیف، امام اسحاق بن راہویہ سے ان کی مسند کے بیشتر حصہ اور امام ابوثور سے ان کی کتاب السنن کا سماع کیا۔ اور ان کے مذہب پر فتوے دیا کرتے تھے۔ تفسیر محمد بن ابی بکر مقدمی سے سنی۔ ان کے سب سے بڑے استاذ ہیں جن سے بہت استفادہ کیا سعید بن یزید فراء ہیں اور ان سے ابن خزیمہ، یحییٰ بن منصور قاضی، حافظ ابوعلی، محمد بن ابراہیم ہاشمی، ابوبکر اسماعیلی، ابوحاتم بن حبان، ابوعمرو بن حمدان، ابواحمد بن غطریف اور ان کے پوتے اسحاق بن سعد بن حسن مستفیض ہوئے

جعفر بن محمد کہتے ہیں: میں نے حسن بن سفیان سے سنا ہے فرماتے تھے۔ اگر میں عرصہ دراز تک حبان بن موسیٰ کے ہاں مصروف تعلیم نہ رہتا تو تم سے ابوالولید طیالسی اور سلیمان بن حرب سے بلاواسطہ احادیث بیان کرتا۔ میں کہتا ہوں دیر تک حبان سے امام عبداللہ بن مبارک کی کتابیں پڑھتے رہنے سے مذکورہ بالا اساتذہ کے شرف تلمذ سے محروم رہے۔ حافظ ابوعلی فرماتے ہیں: میں نے حسن بن سفیان سے سنا ہے فرماتے تھے۔ میں والدہ کی خدمت کی وجہ سے امام یحییٰ بن یحییٰ سے استفادہ نہیں کر سکا وہ مجھے گھر سے باہر جانے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔ مگر مجھے ان کی بجائے اللہ تعالیٰ نے ابو خالد فرار سے اکتساب فیض کا موقعہ عطا فرمایا۔ یہ یحییٰ سے زیادہ مسند احادیث بیان کرتے تھے۔ امام حاکم فرماتے ہیں۔ اپنے زمانہ میں خراسان کے محدث تھے۔ اور تحقیق، کثرت حدیث، فہم، فقہ اور فنون ادب میں اپنے معاصرین سے بہت آگے تھے۔

امام ابن حبان فرماتے ہیں: حسن نے طلب علم کے لیے طویل سفر کیے۔ کتابیں تصنیف کیں اور نہایت احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ حدیث کی تعلیم دی۔ ان کی دیانتداری اور عمل بالسنہ پر سختی ضرب المثل تھی۔ حافظ ابوبکر احمد بن علی رازی کہتے ہیں۔ امام حسن کی دنیا میں نظیر نہیں تھی۔ امام حاکم فرماتے ہیں: میں نے محمد بن داؤد بن سلیمان سے سنا ہے فرماتے تھے ہم امام حسن بن سفیان کی مجلس میں حاضر تھے کہ ابن خزیمہ، ابوعمرو ابن الحیری اور احمد بن علی رازی فراوہ کو جاتے ہوئے ادھر آنکلے اور رازی شیخ سے کہنے لگے میں نے اس کتاب میں آپ کی احادیث تحریر کی ہیں بولے لائیے اور پڑھیے۔ رازی نے پڑھنا شروع کیا اور کسی مناسب موقعہ پر ان کی سند میں کوئی اور سند داخل کردی۔ شیخ نے ان کی اصلاح کی، تھوڑی دیر کے بعد اس نے پھر ایسا کیا۔ شیخ نے پھر اصلاح کی جب تیسری مرتبہ ایسا ہوا تو فرمانے لگے کیا کرتے ہو؟ میں نے دو دفعہ تمہاری یہ حرکت برداشت کی ہے میں نوے سال کا بوڑھا ہوں مجھے پریشان کرتے ہو؟ خدا سے ڈرو مشائخ کے ساتھ ایسی حرکت مت کرو کہیں کسی کی بددعا کا شکار نہ ہو جانا۔ یہ سن کر ابن خزیمہ بولے ہوش کرو شیخ کو اذیت نہ پہنچاؤ اس پر رازی نے کہا میں آپ کو دکھانا چاہتا تھا کہ ابوالعباس اپنی حدیث کو جانتے ہیں۔

بالو نامی بستی میں جو نسا سے تو میل کی فاصلہ پر ہے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ تاریخ وفات رمضان المبارک سنہ ۳۰۳ھ ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: تدفین کے وقت میں وہاں موجود تھا۔

میں نے امام حسن بن سفیان کی کتاب اربعین ابوالفضل بن عساکر سے پڑھی ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عباس کی یہ حدیث بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر بلا عذر مسجد میں نہ آئے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے عبدالحمید سے ذکر کی ہے۔ ہم نے علو کے ساتھ ان کی موافقت کی ہے۔

۷۲۵ ؁ حافظ فقیہ ابن شیرویہ نیسابوری

آپ کی کنیت ابومحمد اور اسم گرامی عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن شیرویہ ہے۔ آپ نیسابور کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث، نامور فقیہ اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ انھوں نے اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن معاویہ جمحی،

عمرو بن زرارہ، ابو کریب، احمد بن منیع اور ان کے طبقے سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے محمد بن یعقوب اخرم، حسین بن علی الحافظ اور اہل نیسابور روایت کرتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے انہوں نے امام محمد بن بشار بندار سے بہت زیادہ استفادہ کیا۔ حتی کہ وہ کہنے لگے اے ابن شیرویہ! تم نے مجھے میرا سارا علم لے کر مفلس کر دیا ہے اور تجھے کاتبوں نے مفلس و قلاش بنا دیا ہے۔ احمد بن خضر شافعی کہتے ہیں میں نے ابن خزیمہ سے سنا ہے فرماتے تھے۔ میں بچپن میں ابن شیرویہ کو مناظرہ کرتے دیکھتا تو دل ہی دل میں کہتا کیا میں کبھی اتنا علم حاصل کر سکوں گا۔ جتنا ابن شیرویہ نے حاصل کیا ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابنِ عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت اپنے نکاح کے سلسلہ میں اپنے ولی سے زیادہ بااختیار ہے۔ کنواری لڑکی کا نکاح اس سے پوچھ کر کیا جائے اور اس کا سکوت رضامندی کی علامت ہے۔

مجھے ان کے واسطہ سے مجاہد کی یہ حدیث بھی ملی ہے کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس کو تین دفعہ قرآن سنایا۔ ہر آیت پر ٹھیرتا اور ان سے پوچھتا یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اور اس کا واقعہ کیا ہے؟ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

ابنِ شیرویہ تقریباً ۹۰ سال عمر پاکر ۳۰۵ھ میں فوت ہوئے اور تمام محدثین کے نزدیک بالاتفاق ثقہ اور قابل اعتماد تھے۔ ۳۰۵ھ میں علماء کی ایک جماعت نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ان میں سے قابل ذکر یہ ہیں مسند اصفہان ابو عبداللہ محمد بن نصیر بن ابان مدینی انہوں نے تقریباً ۹۰ سال یا اس سے زیادہ عمر پائی اور مقری ہارون بن علی مزوق۔

۷۲۶ ۲/۱۰ امام ابو یعلیٰ موصلی تمیمی

آپ کا اسم گرامی احمد بن علی بن مثنیٰ ہے۔ آپ موصل کے رہنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث، محدث جزیرہ اور مسند کبیر کے مصنف ہیں۔ علی بن جعد، یحییٰ بن معین، محمد بن منہال ضریر، غسان بن ربیع، ابراہیم بن حجاج سامی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور اپنے شیوخ کے حالات میں معجم شیوخ نامی ایک کتاب تین جلدوں میں تصنیف کی۔ اور ان سے ابو حاتم بن حبان، ابو علی نیسابوری، حمزہ بن محمد کنانی، ابوبکر اسماعیلی، ابوبکر بن مقری ابو عمرو بن حمدان، نصر بن احمد مرجی، محمد بن نصر نحاس اور دوسرے بہت سے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی یہ حدیث ملی ہے آپ فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان نے جیش العسرۃ کی تیاری کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا چندہ پیش کیا وہ اس وقت موجود تھے۔ یہ رقم سونے کے سات سو اوقیہ پر مشتمل تھی۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کا ایک راوی ابراہیم ضعیف ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو اس رقم کی قیمت ہیں ہزار دینار بنتی ہے۔ یزید بن محمد ازدی کہتے ہیں۔ ابو یعلیٰ راست گو، امانتدار، متدین اور حلیم الطبع تھے۔ ان کی وفات پر سارا شہر بند ہو گیا اور جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ ایک دفعہ ابو عمرو حیری نے امام ابو یعلیٰ کا تذکرہ کیا اور ان کی

حسن بن سفیان پر فضیلت بیان کی تو کسی نے اعتراض کیا کہ ان کو حسن پر فضیلت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے جب کہ حسن کی سند ان کی سند سے بڑی ہے اور اُن کے شیوخ اِن کے شیوخ سے اعلیٰ ہیں؟ بولے امام یعلیٰ لوجہ اللہ حدیث پڑھاتے تھے اور حسن حدیث پڑھانے پر اُجرت لیتے تھے۔

ابنِ حبان نے ان کی توثیق کی ہے اور کہا ہے وہ صاحبِ اتقان اور متدین تھے۔ نیز فرمایا ان کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف تین نفوس کا واسطہ ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: میں نے دیکھا ہے کہ حافظ ابوعلی امام ابویعلیٰ کے ضبط اور حفظِ حدیث پر تعجب کرتے تھے۔ ان کی وسعتِ معلومات کا یہ عالم تھا کہ بہت کم حدیثیں ان پر مخفی رہتی تھیں۔ امام حاکم فرماتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں۔ حافظ ابوعلی فرماتے ہیں۔ اگر ابویعلیٰ بشر بن ولید سے ابویوسف کی کتابیں پڑھنے میں مشغول نہ ہوتے تو بصرہ میں جا کر سلیمان بن حرب اور ابوالولید طیالسی سے شرفِ تلمذ حاصل کر لیتے۔ سمعانی کہتے ہیں: میں نے اسماعیل بن محمد بن فضل حافظ سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے مسند عدنی، مسند ابن منیع اور ان کے علاوہ اور بھی کئی مسندیں پڑھی ہیں مگر ان سب کی حیثیت نہروں کی ہے اور مسند ابویعلیٰ ایک سمندر ہے جس میں سب نہریں آملتی ہیں۔ میں کہتا ہوں ہم نے نصف جزء کے سوا مسند ابویعلیٰ کا اجازتِ عالیہ کے ساتھ سماع کیا ہے اور ابنِ بخاری کے لیے ان کی عالی حدیث "امالی جوہری" میں مذکور ہے۔

آپ شوال سنہ ۲۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ پندرہ سال کی عمر میں طلبِ علم کے لیے سفر کیا۔ اور ۲۲۵ھ میں احمد بن حاتم طویل سے بغداد میں حدیث کا سماع کیا۔ طویل زندگی پائی اور منفرد شخصیت کے حامل تھے یہی وجہ ہے کہ لوگ دور دراز ملکوں سے سفر کرتے ان کی خدمت میں پہنچتے اور ان سے استفادہ کرتے تھے۔ ۳۰۷ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔

اسی سال چوٹی کے علماء کی ایک جماعت نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ان میں قابلِ ذکر یہ ہیں۔

حافظ زکریا ساجی، ان کا ذکر آگے آرہا ہے۔ محدث جعفر بن محمد بن سبا واسطی قطان، جعفر بن احمد بن عاصم دمشقی، حافظ مفید جعفر بن محمد بن موسیٰ نیشاپوری، یہ پاؤں سے لنگڑے تھے سفر کی حالت میں حلب میں فوت ہوئے۔ لوگ ان کو جعفرک کہتے تھے۔ مسند ابوعلی حسن بن طیب شجاعی بلخی یہ بغداد میں فوت ہوئے۔ مقری مصر ابوبکر بن مالک بن سیف تجیبی، محمد بن صالح بن ذریح عکبری، معمر ابوجعفر محمد بن علی بن مخلد بن فرقد اصفہانی، محدث محمود بن محمد واسطی، مسند ابوعمران موسیٰ بن سہل جونی محدث بصرہ، متقن ابومحمد ہیثم بن خلف بن محمد دوری ثم بغدادی اور قتیبہ کے تلمیذ خاص ابوزکریا یحییٰ بن زکریا نیشاپوری ان کا مصر میں انتقال ہوا۔

۷۲۷ ۳/۱۰ الامام الحافظ الساجی بصری

آپ کی کنیت ابویحییٰ، اسم گرامی زکریا بن یحییٰ اور لقب ساجی ہے۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور بصرہ کے محدث ہیں۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، ہدبہ بن خالد، ابوالربیع زہرانی، عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی، طالوت بن عباد، سلیمان بن داؤد مہری اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ بہت سا علم جمع کیا اور کتابیں تصنیف کیں۔ ان سے ابواحمد بن عدی

Marfa

ابوبکر اسماعیلی، ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان، قاضی یوسف میانجی، عبداللہ بن محمد بن سقا، واسطی، یوسف بن یعقوب نجیری، علی بن لؤلؤ وراق اور ان کے علاوہ ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ابوالحسن اشعری اصولی نے ان سے "تحریر مقالۃ اہل الحدیث والسلف" پڑھا ہے۔ انہوں نے علماء الحدیث میں ایک کتاب تصنیف کی ہے جو اس فن میں ان کے تبحر پر دلالت کرتی ہے۔ تقریباً ۹۰ سال عمر پا کر ۳۰۷ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوسعید کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو اپنے آگے سے گذرنے نہ دے اگر وہ رکنے پر بھی باز نہ آئے تو اس کو سختی سے پیچھے ہٹائے اس کے ساتھ شیطان ہے۔ احمد بن زکریا کہتے ہیں میرے والد فرماتے تھے۔ سنت کے مطابق وہ بات ہے جس پر میں نے تمام اہل حدیث کو جن سے میری ملاقات ہوئی پایا ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور جس وقت اور جس طرح چاہتا ہے اپنی مخلوق کے نزدیک آجاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی عقائد کے متعلق کئی باتیں ذکر کیں۔

۷۲۸ ۲۴/۱۰ امام محمد بن جریر بن کثیر طبری

حافظ ابوجعفر طبری چوٹی کے علماء میں سے ایک عالم، امام اور علم کا منفرد پہاڑ ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف اور طبرستان کے شہر آمل کے رہنے والے ہیں۔ آپ تحصیل علم کے لیے قریہ قریہ اور بستی بستی گھومے اور محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، ابوہمام سکونی، اسحاق بن ابی اسرائیل، اسماعیل بن موسیٰ سدی، محمد بن حمید رازی، احمد بن منیع، ابوکریب، ہناد بن سری اور دیگر بہت سے علماء سے حدیث کا سماع کیا اور قاریوں کی ایک جماعت سے علم تجوید بھی حاصل کیا۔ اور آپ سے مخلد باقرحی، احمد بن کامل، ابوالقاسم طبرانی، عبدالغفار حضینی، ابوعمرو بن حمدان اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا۔

مرتبہ و مقام | حافظ ابوبکر خطیب لکھتے ہیں کہ علامہ ابن جریر اماموں میں سے ایک بلند مرتبہ امام تھے۔ ان کے قول پر عمل کیا جاتا تھا اور علم و فضل میں مہارت کی بنا پر لوگ ان کی رائے کو ترجیح دیتے تھے۔ آپ کتاب اللہ کے حافظ، اس کے معنوں کو جاننے اور احکام قرآن کو سمجھنے والے تھے۔ احادیث رسول، ان کی صحیح اور ضعیف اسانید اور ان کے ناسخ اور منسوخ کے عالم تھے۔ صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کے حالات سے واقف اور لوگوں کی تاریخ اور جنگی واقعات سے باخبر تھے۔ اقوام عالم کی تاریخ میں آپ نے ایک مبسوط اور مشہور زمانہ کتاب اپنے پیچھے چھوڑی اور کتاب اللہ کی تفسیر میں ایک کتاب لکھی ہے جس کی نظیر دیکھنے میں نہیں آئی۔ آپ نے تہذیب الآثار نامی ایک ایسی بے مثال کتاب لکھنا شروع کی تھی کہ اس موضوع پر میں نے آج تک دوسری کوئی کتاب نہیں دیکھی لیکن بدقسمتی سے یہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکی۔ نیز آپ نے فروع اور اصول میں بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ اور فقہاء کے اقوال پر بھی کتاب لکھی ہے۔ بعض مسائل میں آپ منفرد ہیں جن میں کسی نے آپ کی متابعت نہیں کی۔

آپ ۲۲۴ھ میں پیدا ہوئے۔ کہتے ہیں کہ امیر المومنین مکتفی باللہ نے وقف کرنے کا ارادہ کیا اور یہ ارادہ ایک

fat.com

ایسی کتاب لکھی جائے جس میں وقف کے بارہ میں تمام علماء کے اقوال جمع ہوں۔ ان کے سامنے امام ابن جریر کا نام پیش کیا گیا کہ وہ یہ کام باحسن وجوہ انجام دے سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ سے درخواست کی گئی اور آپ نے امیرالمؤمنین کی خواہش کے مطابق ایک کتاب تحریر فرمادی۔ اس پر خلیفہ نے آپ کو انعام دینا چاہا مگر آپ نے لینے سے انکار کردیا۔ خلیفہ نے کہا اگر آپ انعام نہیں لینا چاہتے تو کوئی اور فرمائش ضرور کریں۔ آپ نے فرمایا میں امیرالمؤمنین سے درخواست کرتا ہوں کہ جمعہ کے دن لوگوں کو مانگنے سے منع کردیں۔ چنانچہ آپ کی خواہش کے مطابق جمعہ کے دن مانگنے سے حکماً روک دیا گیا۔ اسی طرح خلیفہ کے وزیر نے آپ سے فقہ کی ایک کتاب لکھنے کی درخواست کی چنانچہ آپ نے اس کے کہنے پر فن فقہ میں "کتاب الخفیف" لکھ دی۔ وزیر نے اس کے صلہ میں ایک ہزار اشرفی بھیجی۔ مگر آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا۔

کثرت تصانیف | آپ بڑے لکھنے والے تھے اور ان گنت کتابوں کے مصنف ہیں۔ کہتے ہیں آپ کی چالیس سال تحریروں کا اندازہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ ہر روز چالیس ورق لکھتے تھے۔ آپ کے شاگرد رشید ابو محمد فرغانی کہتے ہیں کہ امام طبرانی کے شاگردوں نے آپ کے سن بلوغت سے لے کر وفات تک کی تصانیف کا اندازہ کیا تو ثابت ہوا کہ آپ ساری عمر فی یوم چودہ ورق لکھتے رہے۔

علامہ ابو حامد اسفرائینی فرماتے ہیں اگر کسی شخص کو علامہ ابن جریر کی تفسیر حاصل کرنے کے لیے چین تک کا سفر کرنا پڑے تو اس کے لیے یہ سودا مہنگا نہیں۔ حافظ حسینک کہتے ہیں۔ ایک دفعہ امام ابن خزیمہؒ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے ابن جریر سے کچھ لکھا ہے میں نے کہا جی نہیں وہ فتنہ کی وجہ سے باہر نہیں نکلتے تھے اور ان کے مخالف حنابلہ ان کے پاس جانے نہیں دیتے تھے۔ فرمانے لگے تم نے بہت برا کیا ہے۔ امام ابوبکر بن بالویہ کہتے ہیں: میں نے امام الائمہ امام ابن خزیمہ سے سنا ہے فرماتے تھے۔

میں روئے زمین پر کوئی ایسا آدمی نہیں جانتا جو علامہ ابن جریر سے زیادہ علم رکھتا ہو اور ان کے خلاف حنابلہ کا رویہ محض معاندانہ اور ظالمانہ تھا۔ ابو محمد فرغانی کہتے ہیں۔ باوجود سخت ترین ابتلاء کے حق بات کے اظہار میں علامہ ابن جریر پر کسی ملامت گر کی ملامت کا مطلقاً اثر نہیں ہوتا تھا۔ اہل دین اور اہل علم آپ کے علم و فضل اور آپ کے زہد اور ترک دنیا کے معترف تھے۔ آپ نے ساری عمر اسی جائداد کی آمدنی پر قناعت کی جو آپ کے لیے آپ کے والد طبرستان میں چھوڑ گئے تھے۔ عبداللہ بن احمد سمسار کہتے ہیں ایک دفعہ علامہ ابن جریر نے اپنے شاگردوں سے کہا اگر میں دنیا کی تاریخ لکھوں تو تم لوگ بخوشی اس کا مطالعہ کرو گے۔ وہ بولے حضرت! وہ کتنی بڑی ہوگی؟ آپ نے فرمایا کوئی تیس ہزار ورق یعنی ساٹھ ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی۔ شاگردوں نے عرض کیا جناب والا! اس کو تو پورا پڑھنے سے پہلے لوگوں کی عمریں ختم ہو جائیں گی۔ آپ نے فرمایا انا للہ! علم کا شوق اور اس کو حاصل کرنے کی ہمت مر گئی۔ پھر آپ نے تین ہزار ورق پر مشتمل تاریخ کی کتاب لکھی اور جب تفسیر لکھنے لگے تو پھر ان سے یہی بات کہی گئی اور ان کا یہی جواب سن کر تفسیر بھی تاریخ کی طرح مختصر ہی لکھی۔

ترک تقلید فرغانی کہتے ہیں۔ آپ نے بغداد میں دو سال امام شافعی کے مسلک کی خوب اشاعت کی اور خود بھی اسی مسلک پر گامزن رہے۔ پھر جب ان کے علم میں وسعت پیدا ہوئی اور اجتہاد کے دائرہ میں قدم رکھا تو کسی خاص مسلک کی تقلید سے کنارہ کش ہو گئے اور اپنے اجتہادات پر عمل کرنے لگے اور ان ہی کو اپنی تصانیف کے اوراق پر پھیلا دیا۔

یہی فرغانی کہتے ہیں ایک دفعہ آپ کو عہدۂ قضا پیش کیا گیا تو آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ امام محمد بن علی بن سہل فرماتے ہیں میں نے علامہ ابن جریر سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو ہدایت کے امام نہیں سمجھتا وہ واجب القتل ہے۔ فرغانی کہتے ہیں کہ مندرجہ ذیل کتابیں آپ کے ہاتھوں پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔

(۱) تفسیر ابن جریر (۲) تاریخ ابن جریر (۳) کتاب القرآت (۴) کتاب العدد والتنزیل (۵) کتاب اختلاف العلماء (۶) کتاب تاریخ الرجال (۷) کتاب لطیف القول فی الفقہ۔ یہ کتاب آپ کے مختارات پر مشتمل ہے اور نہایت عمدہ ہے (۸) کتاب الخفیف (۹) کتاب التبصیر فی الاصول۔

مندرجہ ذیل کتابیں لکھنا شروع کیں مگر تکمیل سے پہلے انتقال فرما گئے۔

(۱) کتاب تہذیب الآثار: یہ آپ کی عجیب ترین کتاب ہے۔ اس میں آپ نے پہلے حضرت ابوبکرؓ کی کل صحیح احادیث جمع کیں اور ہر حدیث کے تحت اس کے علل اور اسانید پر بحث کی۔ اس سے فقہی مسائل کا استنباط کیا اور ان میں علماء کا اختلاف اور ان کے دلائل بالتفصیل بیان کیے۔ نیز حل لغات پر بھی کام کیا۔ اس طریقہ پر عشرہ مبشرہ، اہل بیت اور موالی کی مسندات پوری کر لی تھیں اور ابن عباسؓ کی کچھ مسند حدیثیں لکھنے پائے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

(۲) اسی طرح کتاب البسیط لکھنا شروع کی تھی اس کی صرف کتاب الطہارت ہی پندرہ سو اوراق پر پھیل گئی۔ کتاب الصلوٰۃ کا اکثر حصہ لکھ لیا اسی طرح کتاب الاحکام والمحاضر والسجلات کا حصہ بھی لکھ لیا تھا کہ آپ کا انتقال ہو گیا اور کتاب نامکمل رہ گئی۔

جب آپ کو پتہ چلا کہ ابن ابی داؤد نے حدیث غدیر خم میں کلام کیا ہے اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے تو آپ نے کتاب الفضائل لکھی اور اس میں اس حدیث کی صحت پر سیر حاصل بحث کی۔

میں کہتا ہوں: میں نے ایک جلد پر مشتمل ابن جریر کی یہ کتاب دیکھی ہے جس میں اس حدیث کے تمام طرق اور تمام سندیں جمع کر دی ہیں۔ اس کتاب میں اس حدیث کی اتنی زیادہ سندیں دیکھ کر حیرت میں ڈوب گیا۔ فرغانی کہتے ہیں جب آپ نے عہد شباب میں قدم رکھا تو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے رخت سفر باندھا اور والد ماجد کی اجازت سے اپنے شہر آمل کو چھوڑا اور علمی تشنگی بجھانے کے لیے نکل پڑے۔ مسافر پر حاضری دی جس شہر میں بھی گئے آپ کے والد محترم آپ کو برابر خرچ پہنچاتے رہے۔ آپ نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ والد ماجد کی طرف سے خرچ آنے میں دیر ہو گئی تو مجھے اپنی قمیص کی دونوں آستینیں بیچنا پڑیں۔ میں کہتا ہوں امام صاحب کے اتنے فضائل و مناقب ہیں کہ اگر میں چاہوں تو ان کی سیرت پر بیسیوں ورق لکھ سکتا ہوں۔

ایک علمی سند کا حل خوب سنیے۔ حاکم ابن خزیمہ کہتے ہیں مجھے ابن مرزوق کے غلام نے بتایا کہ ایک دفعہ میرے آقا نے

fat.com

ایک لونڈی خریدی اور اس سے میری شادی کر دی۔ مگر جتنی مجھے اس سے محبت تھی۔ اتنی ہی اسے مجھ سے نفرت تھی اس کے مسلسل دل آزار رویہ سے میں تنگ آ گیا اور میں نے کہا میں کب تک تمہاری بدسلوکی برداشت کروں گا۔ اگر باز نہ آئی تو میں تجھے تین طلاق دے دوں گا۔ اور جو بات تو مجھ سے کہے گی وہی بات میں تجھ سے کہہ دوں گا۔ یہ سنتے ہی اس نے جھٹ کہہ دیا۔ انت طالق ثلاثا یعنی میری طرف سے تجھے تین طلاق ہیں۔ اب تو میں بڑی الجھن میں پھنس گیا (اگر وعدہ کے مطابق اس کو انت طالق ثلاثا کہتا ہوں تو عورت ہاتھ سے جاتی ہے اور اگر نہیں کہتا تو بات کا کچا اور وعدہ کا جھوٹا ٹھیرتا ہوں۔) کسی نے علامہ ابن جریر کی خدمت میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی الجھن ان کے سامنے بیان کی۔ آپ نے فرمایا تم یہ کہو "انت طالق ثلاثا ان طلقتک" (یعنی اگر میں تجھے طلاق دوں تو تین طلاق دوں گا۔ اس طرح تم جھوٹے بھی نہیں ہو گے اور طلاق بھی واقع نہیں ہو گی) اور بیوی کو اپنے گھر آباد رکھو۔

ابن عقیل نے یہ حل ذکر کیا ہے۔ پھر کہا اس کا ایک اور حل بھی ہے اور وہ یہ کہ تم بعینہٖ وہ لفظ کہو جو عورت نے کہے ہیں یعنی "انت طالق ثلاثا" تا کی زبر کے ساتھ ایسا کہنے سے (عورت کو) طلاق واقع نہیں ہو گی (کیونکہ عورت کو طلاق دیتے وقت انتِ طالق تا کی زیر کے ساتھ کہا جاتا ہے)

علامہ ابن جوزی نے اس الجھن کا یہ حل پیش کیا ہے کہ اس پر عورت جیسی بات کہنا فی الفور لازم نہیں بلکہ موت سے کچھ منٹ پہلے تک تاخیر کر سکتا ہے۔

میں کہتا ہوں اگر وہ عورت کو انتِ طالق ثلاثا سوال کی نیت سے کہے تو پھر بھی طلاق واقع نہیں ہو گی (یعنی وہ پوچھتا ہے کہ کیا تمہیں تین طلاقیں ہو چکی ہیں ؟) اسی طرح اگر وہ یہی جملہ کہے اور نیت یہ کرے کہ میں نے تجھے نکاح کی بجائے اپنی قید سے آزاد کر دیا ہے یا وہ طلاق سے طلق (پیدائش کے وقت دردِ زہ) مراد لے تو طلاق واقع نہیں ہو گی۔

اور جو لوگ قسم کے سبب اور قسم کھانے والے کی نیت کا لحاظ رکھتے ہیں وہ اس کا ایک جواب اس طرح دیتے ہیں کہ جو بات عورت نے کہی ہے وہ بات خاوند کے لیے کہنی لازم نہیں کیونکہ حالات کے پیشِ نظر طلاق اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کا ارادہ یہ ہے کہ عورت جب اس کو کوئی تکلیف وہ بات کہے گی تو وہ اس کو ویسی بات کہ کر تکلیف پہنچائے گا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب وہ عورت کو "انت طالق ثلاثا" کہے گا تو یہ جواب عورت کیلیے تکلیف دہ نہیں بلکہ یہ خاوند کے لیے تکلیف دہ اور عورت کے لیے باعثِ مسرت ہے (اور یہ اس کی نیت کے خلاف ہے) اسی طرح ہر صاحب علم ملکہ بلقیس کے حق میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "واوتیت من کل شیئٍ" (اس کو ہر چیز دی گئی) سے داڑھی اور مردانہ اعضائے تناسل مستثنیٰ سمجھتا ہے اور قوم عاد کو تباہ کرنے والی آندھی کے متعلق اللہ تعالےٰ کے فرمان تدمر کل شیئٍ (اس نے سب چیزوں کو تباہ کر دیا۔) سے آسمانوں اور پہاڑوں کو مستثنیٰ جانتا ہے کیونکہ اس آندھی نے ان کو تباہ نہیں کیا۔ پس ظاہر ہوا کہ جب کوئی متکلم کُل جیسا عام لفظ بولے گا تو اس کے عموم سے وہ چیزیں خارج ہوں گی۔ جو بداہتہً مستثنیٰ ہے اور یہ فصاحت کے خلاف نہیں بلکہ فصحاء کے کلام میں بکثرت مستعمل ہے

کیونکہ متکلم نے اپنے عام قول میں اس کو داخل کرنے کا قطعاً ارادہ نہیں کیا اور ہر شخص بداہتہ جانتا ہے کہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ فلاں عورت جو کچھ کہے گی میں بھی وہی کہوں گا اور اس عورت نے کلمہ کفر کہا اور رسولوں کو گالیاں دیں۔ اور وہ اس کے جواب میں اس جیسا کلمہ کفر کہنے اور رسولوں کو گالیاں دینے سے خاموش رہا تو وہ حانث نہیں ہو گا۔ ہاں اگر اس نے قسم کھاتے وقت کلمہ کفر اور رسولوں کو گالیاں دینے کی نیت کی ہے تو حانث ہو جائے گا مگر اس قسم کی گمراہی سے خدا کی پناہ! امام داؤد ظاہری، علامہ ابن حزم اور شیعہ وغیرہ بعض علماء کے نزدیک صورت مسئولہ میں نادم کے حانث ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور وہ عورت ہر حالت میں اس کی بیوی ہے۔ کیونکہ یہ حضرات طلاق پر مبنی قسموں کو لغو سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قسم کے سوا کسی قسم کو جائز نہیں جانتے۔

اور ہمارے زمانہ کے علماء میں سے ایک امام فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے طلاق کی قسم کھائی ہے

تو جس فعل کی اس نے قسم کھائی ہے اس کے کرنے پر اس پر قسم کا کفارہ لازم آتا ہے۔ بیوی کو طلاق نہیں ہوگی۔ ہاں اگر اس نے ایسے کام پر طلاق کی قسم کھائی جس کا تعلق ترغیب یا منع سے نہیں یا اس نے شرط کرتے وقت جزاء کا ارادہ کیا ہے۔ قسم کا ارادہ نہیں کیا۔ مثلاً یوں کہا اگر تو نے زنا کیا تو تجھے طلاق ہے یا اگر تو نے نماز ترک کی تو تجھے میری طرف سے طلاق ہے تو ایسی صورت میں عورت سے مذکورہ بالا فعل صادر ہونے پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

مگر سب غلام آزاد کرنے یا پیدل حج کے لیے جانے یا سارا مال صدقہ کرنے کی قسم پر تو بعض سلف کی طرف سے کفارہ دینے کا فتوے ہمیں معلوم ہے لیکن جہاں تک ہماری یادداشت کام کرتی ہے۔ طلاق کی قسم کھی نے پر کسی عالم نے کفارہ کا فتوے نہیں دیا۔

علامہ ابن جریر، حافظ ابن خزیمہ، ابن صاعد اور حافظ عبدالرحمن بن ابی حاتم، حافظ ابوالحسن مقدسی کے چھٹے طبقہ کے علماء سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس میں انہوں نے چالیس حفاظ حدیث کا ذکر کیا ہے۔

وفات ابن کامل کا بیان ہے کہ علامہ ابن جریر طبری نے ۳۱۰ھ میں ماہ شوال ختم ہونے سے دو دن پہلے اتوار کے روز شام کے وقت جان جان آفرین کے سپرد کی اور محلہ رحبہ یعقوب میں اپنے گھر میں ہی سپرد خاک کیے گئے۔

آپ نے اپنے بالوں کو کبھی خضاب نہیں لگایا۔ آپ کا رنگ گندم گوں سیاہی مائل تھا۔ بلکہ یوں کہیے کہ بدن پر سیاہی غالب تھی۔ آنکھیں موٹی موٹی، جسم کمزور اور پتلا دبلا تھا، دراز قامت اور فصیح البیان تھے۔ آپ کے جنازہ میں اس قدر ہجوم اور عقیدتمندوں کی اتنی بھیڑ تھی کہ ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور آپ کی قبر پر کئی مہینے دن اور رات نماز جنازہ پڑھی گئی۔

ادباء اور دین پسند حضرات کے مرثیے آپ کی وفات پر بہت سے ادباء اور دین پسند حضرات نے مرثیے کہے اور اشعار میں اپنے تاثرات بیان کرکے آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔

امام ابوسعید بن الاعرابی نے کہا:

حدث مفظع وخطب جلیل　　دق عن مثله اصطبار الصبور

آپ کی موت بڑا خوفناک حادثہ اور شدید ترین صدمہ تھی کہ اس میں انتہائی صابر کا صبر بھی جواب دے گیا۔

قام ناعی العلوم اجمع　　لما قام ناعی محمد بن جریر

جب موت کی خبر دینے والے نے کھڑے ہو کر امام محمد بن جریر کی موت کا اعلان کیا تو اس نے جملہ علوم و فنون کی موت کی خبر دی۔

اور ابن درید نے ایک پرسوز قصیدہ کہا جس میں لکھتے ہیں:

۱- ان المنیة لم تتلف به رجلا　　بل اتلفت علما للدین منصوبا
۲- کان الزمان به تصفو مشاربه　　والآن اصبح بالتکدیر مقطوبا
۳- کلا وایامه الغر التی جعلت　　للعلم نورا وللتقوی محاریبا
۴- اودی ابوجعفر والعلم فاصطحبا　　اعظم بذا صاحبا اوذاك مصحوبا
۵- ودت بقاع بلاد الله لوجعلت　　قبرا له فحباها جسمه طیبا

(۱) موت نے ان کو ہلاک کر کے ایک آدمی کو ہی ہلاک نہیں بلکہ دین کے ایک بلند و بالا پہاڑ کو چکنا چور کر دیا۔ (۲) ان کی زندگی میں زمانہ کے تمام گھاٹ صاف و شفاف تھے مگر اب ان کے مرنے کے بعد گدلے اور میلے ہو گئے ہیں۔ (۳) یقیناً ان کے روشن اور چمکتے ہوئے زمانہ نے علم کے لیے نور اور تقویٰ و پرہیزگاری کے لیے محرابیں بنا دیں (۴) امام ابوجعفر ہلاک ہو گئے اور ان کے ساتھ علم بھی ہلاک ہو گیا دونوں اکٹھے ہی گئے یہ ساتھ جانے والا اور جن کے ساتھ گیا کتنے عظیم المرتبت تھے۔ (۵) روئے زمین کے تمام ٹکڑے چاہتے تھے کہ اس کی قبر بنیں اور ان کا جسم ان کو اپنی خوشبو سے معطر کر دے۔

مجھے ان کی سند سے حضرت جابر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا موت کے وقت لا الٰہ الا اللہ پر خاتمہ ہوا وہ جنت میں داخل ہو گا۔

۷۲۹ ۵/۱۰ امام فِرَبیانی یا فَرَہاذانی

آپ کی کنیت ابو محمد اور اسم گرامی عبد اللہ بن محمد بن سیار ہے۔ آپ قابلِ اعتماد حافظِ حدیث اور علمائے عجم میں سے ایک نامورِ عالم ہیں۔ مختلف شہروں میں جا کر قتیبہ بن سعید، ہشام بن عمار، دحیم، محمد بن وزیر، ابو کریب، عبد الملک بن شعیب بن لیث بن سعد اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے محمد بن حسن نقاش مقری، ابو احمد بن عدی ابوبکر اسماعیلی، بشر بن احمد اسفرائینی، ابو عمرو بن حمدان اور دوسرے محدثین روایت کرتے ہیں۔

ابنِ عدی کہتے ہیں، طلبِ علم میں آپ امام نسائی کے رفیقِ سفر تھے۔ علم الرجال کے بڑے ماہر اور پختہ کار تھے۔ میں نے ان سے حرملہ کی کچھ احادیث لکھانے کے لیے کہا تو بولے حرملہ ضعیف ہے۔ پھر مجھے ان کی تین احادیث املا کرائیں اور

t.com

اس سے زیادہ کچھ نہ بتایا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمرو کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ف
باپ کی رضامندی میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور باپ کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔

امام فریابی کا تین سو سے کچھ سال بعد انتقال ہوا۔

۷۳۰ $\frac{۲۶}{۱۰}$ الحافظ الثقہ المقری امام مطرز بغدادی

آپ کی کنیت ابوبکر اور اسم گرامی قاسم بن زکریا بن یحییٰ ہے۔ بغداد کے رہنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث
قرآن حکیم کے نامور مدرس اور مقری۔ مطرز کے لقب سے مشہور تھے۔ انہوں نے عمران بن موسیٰ قزاز، سوید بن سعید، محمد
صباح جرجرائی، ابوہمام سکونی، اسحاق بن موسیٰ انصاری، مجاہد بن موسیٰ، ابوکریب اور متعدد دوسرے محدثین سے حدیث
سماع کیا۔ ابوحمدان علی طیب اور ابوعمرو دوری سے قرآن کریم پڑھا۔ شیخ اہوازی جو غضائری کے لقب سے مشہور ہیں
کہتے ہیں کہ انہوں نے ان سے قرآن سیکھا۔ اور ان سے ابوالحسین ابن المنادی، جعفر خلدی، جعابی، ابوبکر شافعی، عبدالص
بن جعفر، محمد بن مظفر، ابوحفص بن زیات اور متعدد دوسرے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔

خطیب کہتے ہیں، ثقہ اور ثبت ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: قاسم مطرز مصنف، مقری اور عقلمند دانشور ہیں۔
ابن منادی کہتے ہیں۔ قاسم ۱۷ صفر ۳۰۵ھ میں فوت ہوئے۔ انہوں نے اس سال بالکل حدیث نہیں پڑھائی۔ الحدیث
اور راست گو تھے مسند، مسائل اور علم الرجال میں بہت کتابیں تصنیف کرنے والے تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے سات دفعہ دھوئے۔

یہ سند غریب اور عالی ہے۔

۷۳۱ $\frac{۲۲}{۱۰}$ الحافظ الرحال امام سمنانی خراسانی

آپ کی کنیت ابوالحسن اور نام عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن یونس ہے۔ آپ بلند پایہ حافظ حدیث، بہت سفر
کرنے والے اور اپنے فن کے امین ہیں۔ خراسان میں چوٹی کے اہل حدیث عالم تھے۔ اسحاق بن راہویہ، ہشام بن عمار،
عیسیٰ بن زغبہ، ابوکریب محمد بن علاء، اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے حافظ ابوعبداللہ محمد بن یعقوب
ابوعمرو بن حمدان، ابواحمد بن عدی، ابوبکر اسماعیلی، ابوعمرو بن مطر اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ علم حدیث کے بہت
ماہر تھے۔ شعر و سخن میں بھی ممتاز تھے ۳۰۳ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابن عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
جمعہ یا کسی دوسری نماز سے ایک رکعت پالے، اس نے ساری نماز پالی۔

fat.com

۷۳۲ ۸/۱۰ امام سعدی مروزی

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن اور نام عبداللہ بن محمود بن عبداللہ ہے۔ مرو کے رہنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث اور محدثِ مرو ہیں۔ انہوں نے حبان بن موسیٰ مروزی، علی بن حجر، محمود بن غیلان، عمر بن شبہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابو منصور ازہری، فقیہ احمد بن سعید معدانی، قاضی ابو الفضل حدادی اور دوسرے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔ ان سے امام الائمہ امام ابن خزیمہ نے بھی سماع کیا ہے اور وہ ان کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام حاکم فرماتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں۔

۳۱۱ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ہیں جن سے اکثر لوگ خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھاتے اور گھاٹے میں رہتے ہیں۔ ایک صحت ہے اور دوسری فراغت ہے۔

خلیلی کہتے ہیں ان کے والد محمود نے امام سفیان بن عیینہ سے حدیث کا سماع کیا ہے اور ان سے ان کے لڑکے عبداللہ روایت کرتے ہیں جو اس علم کے حافظ اور عالم ہیں۔

۷۳۳ ۹/۱۰ الحافظ الکبیر امام بُجَیری ہمدانی سمرقندی

آپ کی کنیت ابو حفص، نام عمر بن محمد بن بجیر اور لقب محدثِ ماوراء النہر ہے۔ سمرقند کے رہنے والے بہت بڑے حافظِ حدیث ایک صحیح کے مصنف اور تفسیر وغیرہ بہت سی کتابوں کے مؤلف ہیں۔ ۲۲۳ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محمد بھی حدیث کے عالم اور اس کی طلب میں دور دراز ممالک کا سفر کرنے والے تھے۔ عارم اور ان کے طبقہ کے محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ انہیں اپنے صاحبزادے ابو حفص کی تعلیم کی بہت فکر تھی۔ اسی غرض کے لیے وہ انہیں کئی دفعہ مختلف ممالک کے سفر پر لے گئے۔ ابو حفص نے عیسیٰ بن حماد زغبہ، بشر بن معاذ عقدی، عمرو بن علی فلاس، احمد بن عبدہ ضبی، امام دارمی کے ماموں محمد بن معاویہ اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے محمد بن صابر، محمد بن بکر دہقان، محمد بن احمد بن عمران شاشی، محمد بن علی مؤدب، معمر بن جبرائیل کرمینی، اعین بن جعفر سمرقندی، عیسیٰ بن موسیٰ کسائی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

یہ طلب علم کے لیے مصر گئے تو انہیں وہاں کے مشہور محدث احمد بن صالح کا جنازہ شہر سے باہر نکلتا ملا اور اس میں حاضر ہوئے۔ ابو سعد ادریسی کہتے ہیں۔ صاحبِ علم و فضل، پسندیدہ اور فنِ حدیث میں پختہ کار تھے۔ طلب حدیث میں پوری توجہ سے کام لیتے تھے۔ اور اس کے حصول کے لیے ہمیشہ کمر بستہ رہتے تھے۔

میں کہتا ہوں بعد دیار کی وجہ سے میں ان کی کوئی عالی حدیث حاصل نہیں کر سکا۔ راست گو ہیں اور اس حسن حدیث

Marfa

کے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ اپنی سند سے حضرت ابوسعید سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نمازوں کے ساتھ ایک زائد نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ آگاہ رہو یہ فجر کی دو سنتیں ہ
ابن بجیر ۲۳۱ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت جنت میں داخل ہوگی، بجز اس کے جس نے جنت میں داخل ہونے سے انکار کیا۔ صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ! جنت میں داخل ہونے سے کون انکار کرے گا؟ فرمایا جس نے میری فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نا کی اس نے جنت میں داخل ہونے سے انکار کیا۔

۷۳۴ $\frac{۸۰}{۱۰}$ الحافظ الکبیر شیخ الاسلام امام ابن خُزیمہ سُلَمی نیسابوری

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام محمد بن اسحاق ابن خزیمہ ہے۔ خراسان کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث، شیخ الاسلام اور ناموں کے امام ہیں۔ ۲۲۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اور بچپن سے ہی تحصیل حدیث میں ہمہ تن مصروف ہوگئے۔ کبار اسحاق بن راہویہ اور محمد بن حمید سے سماع کا شرف حاصل کیا۔ چونکہ بچہ تھے اور اس وقت ان کا حفظ و اتقان بھی زیادہ نہیں تھا اس لیے ان سے بلاواسطہ حدیث بیان نہیں کرتے۔ ان کے علاوہ محمود بن غیلان، عتبہ بن عبداللہ یحمدی مرو محمد بن ابان مستملی، اسحاق بن موسیٰ خطمی، علی بن حجر، احمد بن منیع، ابوقدامہ سرخسی، بشر بن معاذ، ابوکریب، عبدالجبار علاء اور ان کے طبقہ سے حدیث کا بہت زیادہ سماع کیا اور علم میں پختگی اور تبحر حاصل کرنے کے بعد بہت سی لاجواب تصنیف کیں۔ آپ کا نام مشہور ہوگیا اور آپ کے زمانہ میں خراسان میں امامت فی الحدیث اور حفظ و اتقان آپ ختم ہوگیا۔

امام بخاری اور امام مسلم بھی صحیحین کے سوا دوسری کتابوں میں ان سے حدیث کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ ان آپ کے شیخ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، احمد بن مبارک مستملی، ابراہیم بن ابی طالب، ابوعلی نیسابوری، اسحاق بن سعید نسو ابوعمرو بن حمدان، ابوحامد احمد بن محمد بن بالویہ، ابوبکر احمد بن مہران مقری، محمد بن احمد بن لبصیر اور ان کے پوتے محمد بن فض بن محمد اور دوسرے ان گنت لوگ فیضیاب ہوئے۔

ابوعثمان حیری کہتے ہیں: امام ابن خزیمہ نے ہمیں بتایا جب میں کوئی کتاب تصنیف کرتا چاہتا تو پہلے نماز میں مص ہوتا پھر دعا استخارہ کرتا۔ اطمینان قلب حاصل ہونے پر لکھنا شروع کر دیتا تھا۔ پھر ابوعثمان کہتے اللہ تعالیٰ ا خزیمہ کی وجہ سے اہل نیسابور سے بہت سی مصیبتیں دور کرتا ہے۔ ابوبکر محمد بن جعفر کہتے ہیں: میں نے امام ابن خز سے سنا ہے کسی نے ان سے پوچھا آپ کو یہ علم کثیر کیسے حاصل ہوا؟ بولے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زمزم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لیے میں نے جب زمزم کا پانی پیا تو م نے اللہ تعالیٰ سے نفع مند علم کا سوال کیا تھا۔

اخلاق واوصاف ابوبکر بن بالویہ کہتے ہیں : میں نے امام ابن خزیمہ سے سنا ہے ان سے کہا گیا کاش ! آپ حمام میں جا کر بال صاف کر لیں۔ فرمانے لگے میرے نزدیک یہ ثابت نہیں ہُوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی حمام میں داخل ہوئے اور بال صاف کیے۔ میری لونڈی قینچی سے میرے بال صاف کر دیتی ہے۔ آپ کے پوتے محمد بن فضل کہتے ہیں۔ جہاں تک بس چلتا میرے دادا کوئی چیز ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ سب مال اہلِ علم پر خرچ کر دیتے تھے۔ بخل کرنا بالکل نہیں جانتے تھے اور محتاجوں پر صدقہ کرتے وقت دس اور بیس میں تمیز نہیں کرتے تھے۔ ابوبکر محمد بن سہل طوسی کہتے ہیں میں نے ربیع بن سلیمان سے سنا ہے ایک دفعہ ہم سے پوچھا کیا تم ابن خزیمہ کو جانتے ہو؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا، فرمایا یہ اتنے بڑے عالم ہیں کہ جتنا انہوں نے ہم سے فائدہ اُٹھایا ہے ہم نے اس سے کہیں زیادہ ان سے استفادہ کیا ہے۔ محمد بن اسمٰعیل سکری کہتے ہیں : میں نے امام ابنِ خزیمہ سے سنا ہے فرماتے تھے میں مزنی کی مجلس میں حاضر تھا کسی نے ان سے شبہ عمد کے متعلق سوال کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں قتل کی دو ہی صورتیں عمد اور خطا بیان کی ہیں۔ آپ نے اس کی تین قسمیں کہاں سے بنالی ہیں؟ اور اس سلسلہ میں ایک ضعیف راوی علی بن زید بن جدعان سے حجت پکڑتے ہیں؟ مزنی تو خاموش ہو رہے میں نے اس مناظر سے کہا یہ حدیث صرف علی بن زید ہی نہیں بلکہ ایوب اور خالد حذاء بھی روایت کرتے ہیں، وہ بولا پھر عقبہ بن اوس کون ہیں؟ میں نے کہا یہ بصرہ کے ایک شیخ ہیں جن سے امام محمد بن سیرین باایں ہمہ جلالتِ قدر روایت کرتے ہیں۔ یہ سن کر امام مزنی سے کہنے لگا۔ مناظرہ آپ کرتے ہیں یا یہ؟ بولے جب حدیث کا ذکر آئے تو مناظر یہ ہیں کیونکہ یہ اس کا علم مجھ سے زیادہ رکھتے ہیں دوسرے مباحث میں میں گفتگو کروں۔

طلب علم کے لیے ارتحال آپ کے پوتے محمد بن فضل کہتے ہیں : میں نے اپنے دادا سے سنا ہے فرماتے تھے۔ میں نے امام قتیبہ بن سعید سے اکتسابِ فیض کرنے کے لیے اپنے والد سے سفر کرنے کی اجازت طلب کی تو فرمانے لگے پہلے قرآن پڑھ لو پھر تمہیں ان کے پاس جانے کی اجازت دوں گا۔ میں نے تھوڑے ہی عرصہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا تو فرمانے لگے ابھی کچھ صبر کرو ایک دفعہ قرآن مجید تراویح میں سنالو پھر جانا میں نے یہ بھی کر لیا۔ عید الفطر کے بعد انہوں نے مجھے جانے کی اجازت دے دی۔ میں پہلے مرو گیا اور ابھی مرو الروذ میں امام ہشیم کے تلمیذ محمد بن ہشام سے ہی سماع کر رہا تھا کہ ہمیں امام قتیبہ کے انتقال کی خبر ملی اور یوں میں ان سے کسبِ فیض سے محروم رہا۔

امام ابوعلی نیسابوری فرماتے ہیں : میں نے امام ابنِ خزیمہ جیسا کوئی عالم نہیں دیکھا۔ ابواحمد حسینک کہتے ہیں۔ میں نے امام الائمہ ابوبکر بن خزیمہ سے سنا ہے علی بن خشرم کے واسطہ سے امام اسحاق بن راہویہ کے متعلق بیان کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھے ستر ہزار حدیث ازبر یاد ہے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ کو کتنی احادیث یاد ہیں؟ میرے سر پر دھول مار کر بولے کیسے فضول سوال کرتے ہو پھر فرمایا بیٹا ! میں نے سفید کاغذ پر سیاہی سے جو کچھ لکھا ہے اسے خوب جانتا ہوں۔ امام ابوعلی نیساپوری کہتے ہیں امام ابن خزیمہ کو اپنی احادیث سے استنباط کردہ فقہی مسائل اس طرح یاد تھے جس طرح حافظ کو قرآن کی کوئی سورت یاد ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں یہ امام اپنے زمانہ میں دریکدانہ تھے۔ ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی کہتے ہیں میں نے روئے زمین پر بجز امام ابنِ خزیمہ ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جسے فنِ حدیث میں اس قدر مہارت ہو کہ اسے صحیح الفاظ

اور زیادات حدیث اس طرح یاد ہوں کہ گویا حدیث کی سب کتابیں اس کے سامنے کھلی پڑی ہیں۔

امام حاکم نے اپنی سند سے اپنی تاریخ میں امام عبدالرحمٰن بن مہدی کے والد مہدی کا ایک قول ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن اپنے شیخ امام سفیان ثوری کے ہاں مسلسل دس دن یا اس سے بھی زیادہ رہتے تھے۔ پھر جب کبھی ایک آدھ گھنٹہ کے لیے ہمارے پاس آئے تو فوراً امام سفیان کا قاصد بلانے کے لیے آجاتا۔ چنانچہ وہ ہمیں چھوڑ کر پھر ان کے ہاں چلے جاتے۔ اس کی سند میں ایک راوی محمد مبہم ہے جو ابن سنان سے روایت کرتا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ راوی بلاشبہ امام ابن خزیمہ ہیں کیونکہ مجھ سے امام ابن خزیمہ کے واسطہ سے ابو احمد دارمی نے یہی قول ابن سنان سے بیان کیا ہے۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں ابن خزیمہ پختہ کار اور بے نظیر عالم تھے۔ ابو بشر کہتے ہیں: امام ابن خزیمہ کے کسی اہل علم پڑوسی نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت کی ایک تختی دیکھی جسے ابن خزیمہ صاف کر کے اجلا بنا رہے ہیں۔ معبر نے اس خواب کی تعبیر میں کہا یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرے گا۔ ابوالعباس بن سریج کے پاس کسی نے امام ابن خزیمہ کا تذکرہ کیا تو فرمانے لگے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے علمی نکات موچنے (ایک آلہ) کے ذریعہ نکال لیتے ہیں۔ ابو زکریا یحییٰ بن محمد عنبری کہتے ہیں میں نے امام ابن خزیمہ سے سنا ہے فرماتے تھے جب صحیح حدیث مل جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ہوتے ہوئے کسی کا قول قابل التفات نہیں۔

محمد بن صالح بن ہانی کہتے ہیں: میں نے امام ابن خزیمہ سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص سات آسمانوں کے اوپر اللہ تعالیٰ کے مستوی ہونے کا اقرار نہیں کرتا وہ کافر ہے اس کا قتل کرنا جائز ہے اور اس کا مال لوٹنا حلال ہے۔ ابوالولید فقیہ کہتے ہیں میں نے امام ابن خزیمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اسے مخلوق کہے وہ کافر ہے اس سے توبہ کرائی جائے اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ قتل کر دیا جائے اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔

امام حاکم کتاب علوم الحدیث میں فرماتے ہیں۔ امام ابن خزیمہ کے فضائل ومناقب میرے پاس بہت سے [illegible] ہیں۔ مختلف مسائل اور فتاویٰ کے علاوہ ان کی تصنیفات کی تعداد ایک سو چالیس سے زیادہ ہے۔ مسائل اور فتاویٰ الگ سو جزو میں جمع کیے گئے ہیں۔ آپ نے بریرہ کی حدیث سے مستنبط ہونے والے فقہی مسائل تین جلد پر مشتمل ایک کتاب میں ضبط کیے ہیں۔

عبداللہ بن خالد اصفہانی کہتے ہیں: امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم سے امام ابن خزیمہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا افسوس! ہمارے متعلق ان سے پوچھنا چاہیے۔ ہم سے ان کے متعلق پوچھنے کی حاجت نہیں وہ ایسے امام ہیں جن کی سب لوگ اقتدا کرتے ہیں۔ ابوبکر محمد بن علی شاشی فقیہ کہتے ہیں: میں ایک دفعہ امام ابن خزیمہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ ابوبکر نقاش مقری نے ان سے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ جب مزنی اور ابن عبدالحکم کے درمیان نزاع واقع ہوا تو کسی نے مزنی سے کہا کہ یہ امام شافعی کا رد کرتے ہیں۔ بولے اس کی کیا مجال جو کچھ کرتا ہے محمد بن اسحاق [illegible] ہے تو امام ابن خزیمہ بولے ہاں! کچھ ایسا ہی معاملہ ہے۔ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد مضارب کہتے ہیں میں نے امام ابن خزیمہ کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے کہا اسلام کی خدمت پر اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ بولے [illegible]

پر جبرائیلؑ نے بھی مجھے یہی کہا ہے۔

امام حاکم نے ان کی سیرت اور مکمل حالات بیان کیے ہیں اور اپنے بائغ میں ان کی ایک عظیم الشان دعوت کا ذکر کیا ہے جس کی علماء کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی اس میں آپ خود نیسابور کے ایک ایک بازار اور ایک ایک گلی کوچہ میں تشریف لے گئے اور لوگوں کو دعوت میں شرکت کی تاکید کی۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ لوگ بڑی خوشی کے ساتھ دعوت میں شریک ہونے کے لیے آپ کے ساتھ ہولیے اور اتنے ان گنت اور بے حساب لوگ جمع ہُوئے کہ دعوت میں تیار ہونے والے کھانے کے علاوہ سارے شہر سے حلوہ، کباب، بھُنا ہُوا گوشت اور دیگر ماکولات اور مشروبات بھی منگوانے پڑے یہ ایسی دعوت تھی کہ کوئی بادشاہ ہی ایسی دعوت دے سکتا ہے دوسرے کسی شخص کے بس کی بات نہیں۔

امام ابوعلی ثقفی نے علم و کمال کے باوجود چند مسائل میں امام الائمہ (ابن خزیمہ) کی مخالفت کی جن میں مسئلہ توفیق اور خزلان، مسئلہ ایمان اور مسئلہ لفظ بالقرآن سرفہرست ہیں اس مخالفت کا انجام یہ ہُوا کہ جمہور ان کے خلاف ہوگئے۔ ان کو اپنی زندگی کے باقیماندہ دن گھر میں چھپ کر گذارنے پڑے اور اس عرصہ میں انہیں بڑے بڑے مصائب کا سامنا کرنا پڑا حالانکہ یہ عظیم الشان دانشور تھے۔

اور یہ کوئی نئی بات نہیں چھوٹے اور بڑے مسائل میں ہمیشہ علماء میں اختلاف رہا ہے۔ اس سے صرف وہی بچ سکتا ہے جس کو اللہ تعالےٰ کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونے اور فضولیات سے کنارہ کش رہنے کی توفیق عطا فرمائے واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

مجھے امام ابن خزیمہ کی عالی احادیث کے متعدد اجزاء اجازۃً حاصل ہُوئے ہیں۔ آپ نے ۸۹ سال کی عمر میں ۲ ذیقعدہ ۳۱۱ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

مجھے اپنی سند ان کے ذریعے حضرت عمرؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذیل کلمات کہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھنے اور دس لاکھ گناہ مٹانے کا حکم دیتے ہیں نیز اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کیا جاتا ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شیٍٔ قدیرٌ۔

نیز ان کے واسطہ سے مجھے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ حدیث ملی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت نہیں ڈالے گا۔

اس حدیث کو امام نسائی نے امام مالک کی احادیث کے مجموعہ میں بسند عن خیاط السنۃ عن علی بن معبد ذکر کیا ہے اور مجھے یہ بدل عالی کے طور پر حاصل ہُوئی ہے۔

۷۳۵ ۸۱/۱۰ شیخ خراسان امام سراج نیسابوری

آپ کی کنیت ابوالعباس اور اسم گرامی محمد بن اسحاق بن ابراہیم ہے۔ قبیلہ ثقیف کی طرف نسبت ولاء کی وجہ سے

ثقفی کہلاتے ہیں خراسان کے رہنے والے قابلِ اعتماد حافظِ حدیث اور ایک مشہور مسند اور تاریخ کے مصنف ہیں۔ ۲۱۶ھ میں پیدا ہوئے ان کو نامور محدث یحیٰی بن تمیمی کو دیکھنے کا شرف حاصل ہے۔ قتیبہ بن سعد، اسحاق بن راھویہ، محمد بن بکار بن ریان، داؤد بن رشید، ابوکریب، محمد بن عمرو زینج، حسن بن عیسٰی بن ماسرجس، محمد بن حمید، عمرو بن زرارہ، ابوہمام سکونی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا ان سے امام بخاری، امام مسلم صحیحین کے سوا دوسری کتابوں میں، ابوحاتم، ابن ابی الدنیا، ابوعمرو بن سماک، ابواسحاق مزکی، ابوعلی حافظ، احمد بن حسن مخلدی، خلیل بن احمد سجزی، عبیداللہ بن محمد قاضی، عبداللہ بن احمد صیرفی، ابوالحسن احمد بن محمد قنطری خفاف اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ہمیں سندِ عالی کے ساتھ ان کی مسند کے متعدد اجزاء کا سماع حاصل ہے۔

مجھے اپنی سند سے جس میں امام بخاری ان سے روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ پڑھنے کے لئے آئے اسے غسل کرنا چاہیئے۔

ابوبکر بن جعفر مزکی کہتے ہیں میں نے سراج سے سنا ہے فرماتے تھے ایک دفعہ امام بخاری نے میری کتاب تاریخ کا مطالعہ کیا اور اس سے اپنے ہاتھ سے چند صفحات لکھے جو میں نے ان کو پڑھ کر سنائے۔ خود سراج اپنی چند کتابوں کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے یہ امام مالک کے ستر ہزار مسائل لکھے پڑے ہیں اور جب سے ان کو لکھا ہے مجھے ان سے گزرنے کا بھی اتفاق نہیں ہوا۔ حسان بن محمد فقیہ کہتے ہیں ایک دفعہ سراج ابوعمرو خفاف کے ہاں آئے تو ابوعمرو نے کہا اے ابوالعباس آپ نے یہ مال کیسے جمع کیا؟ بولے یہ میری اور میرے دونوں بھائیوں ابراہیم اور اسماعیل کی زندگی بھر کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہے ہم نے روکھا سوکھا کھایا اور موٹا جھوٹا پہنا تب کہیں جا کر ہمارے پاس یہ تھوڑا بہت مال جمع ہوا ہے لیکن اے ابوعمرو تم بتاؤ تم نے یہ عظیم مال کیسے جمع کیا؟ یہ بڑے امیر کبیر تھے پھر ان کے مناسب حال یہ شعر پڑھے :

اتذکر اذ لحافک جلد شاۃ ... واذ نعلاک من جلد البعیر

وہ وقت یاد کرو جب اوڑھنے کے لئے تمہارے پاس بکری کی کھال کی چادر تھی اور پہننے کے لئے تمہارے جوتے اونٹ کے چمڑے کے تھے۔

فسبحان الذی اعطاک ملکا ... وعلمک الجلوس علی السریر

اس خدا کی تسبیح بیان کرو جس نے تمہیں بادشاہی عطا کی اور تمہیں تخت پر بیٹھنا سکھایا۔

خوارزم میں ابوالعباس بن حمدان نے بتایا کہ میں نے سراج سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک لمبی سیڑھی پر چڑھ رہا ہوں ابھی ۹۹ سیڑھیاں ہی چڑھ پایا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی پھر میں نے یہ خواب بیان کیا اس نے یہی تعبیر کی کہ تم ۹۹ سال زندہ رہو گے۔ ابن حمدان کہتے ہیں ایسا ہی ہوا میں کہتا ہوں آپ ۹۹ سال کو نہیں پہنچے کیونکہ ابواسحاق مزکی کا یہ قول بیان کرتے ہیں کہ میری ولادت ۲۱۶ھ میں ہوئی ہے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بارہ ہزار دفعہ قرآن حکیم ختم کیا اور بارہ ہزار قربانیاں ذبح کیں اور ان کی وفات ۳۱۳ھ میں ہوئی ہے۔

محمد بن احمد دقاق کہتے ہیں میں نے امام سراج کو دیکھا ہے کہ ہمیشہ ہفتہ یا دو ہفتہ کے بعد ایک بکری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف سے ذبح کرتے تھے اور اس کا گوشت علمائے حدیث کو کھلاتے تھے۔ ابو سہل صعلوکی کہتے ہیں کہ اپنے فن میں یگانہ اور اپنے مرتبہ میں کامل ترین محدث ابو العباس سراج نے ہم سے حدیث بیان کی ہے ابو عبد اللہ اخرم کہتے ہیں ابو العباس سراج صحیح مسلم پر تخریج لکھنے میں مجھ سے مدد لیا کرتے تھے۔ میں حدیث کے بارے میں ان کی کثرتِ معلومات اور بہترین اصول پہ دنگ رہ جاتا تھا جب انہیں عالی حدیث مل جاتی تو فرماتے ہم یہ ضرور لکھیں گے اگر میں کہتا یہ تو ہمارے امام (مسلم) کی شرط پر نہیں تو فرماتے اس کے بارہ میں میری سفارش قبول کر لو۔

ابو عمرو بن نجید کہتے ہیں میں نے دیکھا ہے ابو العباس سراج شہر میں سوار ہو کر نکلے تو عباس مستملی ان کے آگے آگے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے جاتے آپ اسے حکم دیتے عباس! یہ بدل دو عباس یہ توڑ دو۔

حاکم کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا ہے فرماتے تھے جب زعفرانی نیساپور میں آیا اور خلقِ قرآن کی تبلیغ کرنے لگا تو میں نے کئی دفعہ سراج سے سنا ہے جب وہ بازار میں نکلتے تو لوگوں سے کہتے زعفرانی پر لعنت بھیجو چنانچہ لوگ اس پر لعنت بھیجنے کے لئے نعرے لگانے لگتے۔ آخر تنگ آکر وہ شہر چھوڑ کر بخارا چلا گیا۔ ابو الحسن خفاف کہتے ہیں ہمیں حدیث املا کراتے وقت ابو العباس سراج نے فرمایا: جو شخص اقرار نہ کرے اور اس بات پر ایمان نہ لائے کہ اللہ تعجب کرتا ہے اور ہنستا ہے نیز ہر رات آسمان دنیا پر اتر کر منادی کرتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کو دوں تو وہ زندیق اور کافر ہے اس سے توبہ کرائی جائے اگر توبہ کرلے تو بہتر ہے ورنہ اس کی گردن اڑا دی جائے۔

امام حاکم کہتے ہیں میں نے ابو سعید بن ابی بکر بن ابی عثمان سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے جب نیساپور میں فرقہ کلابیہ کا فتنہ زور پکڑنے لگا تو ابو العباس سراج بچوں کا امتحان لیتے تھے اور کلابیہ فرقہ کے تعلق رکھنے والے لوگوں کے بچوں کو حدیث نہیں پڑھاتے تھے چنانچہ مجھے ایک دفعہ مجلس میں کھڑا کر لیا اور حکم دیا کہ میں کہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے کلابیہ فرقہ سے اپنی بیزاری کا اعلان کرتا ہوں میں نے عرض کیا اگر میں یہ کہوں گا تو میرا باپ میرا کھانا بند کر دے گا یہ سن کر ہنس پڑے اور فرمانے لگے اسے رہنے دو۔

ابو زکریا عنبری کہتے ہیں میں نے سنا ہے ابو بکر عمر و خفاف امام ابو العباس سراج سے کہہ رہے تھے اگر کسی وقت آکر آپ بادشاہ کو نصیحت کریں تو یہ آپ کا ایک عظیم کارنامہ ہوگا چنانچہ آپ ایک روز وقت نکال کر تشریف لے گئے اس وقت ابو عمر بھی بادشاہ کے پاس موجود تھا آپ کو دیکھکر بولا یہ ہمارے بزرگ اور شہر کے بہت بڑے عالم تشریف لائے ہیں بادشاہ سلامت کو ان کے پند و نصائح سے بہت فائدہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا امیر والا جاہ! اقامت طاق ہے حرمین شریفین میں اقامت طاق کہنے کا دستور ہے مگر ہماری جامع مسجد میں یہ دوہری کہی جاتی ہے، حالانکہ دین حرمین سے ہی یہاں آیا ہے۔ یہ سن کر بادشاہ ابو عمر اور دوسرے حاضرین شرمندہ ہوئے کیونکہ وہ شہر کے متعلق ان سے کچھ سننا چاہتے تھے پھر جب انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا مجھے خدا تعالیٰ سے شرم آتی تھی کہ میں دنیا کے باب میں کچھ کہوں اور دین کے متعلق چپ سادھ لوں۔

ابو الولید حسان فقیہ کہتے ہیں میں نے ابو العباس سراج سے سنا ہے ایک دفعہ بغداد سے چلے آنے پر افسوس کا اظہار کر رہے تھے کسی نے پوچھا پھر آپ وہاں سے چلے کیوں آئے فرمانے لگے۔ میرے بھائی وہاں پچاس برس رہے جب فوت ہوئے تو میں نے گلی میں ایک آدمی کو سنا جو دوسروں سے پوچھ رہا تھا کون فوت ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا یہاں ایک

t.com

اجنبی رہتا تھا اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ میں نے کہا انا للہ! مدت مدید اور عرصہ بعید تک یہاں رہنے اور تعلیمی اور کاروباری سلسلہ میں شہرت رکھنے کے باوجود وہ اجنبی ہی رہے یہی چیز میرے وہاں سے چلے آنے کا باعث ہوئی۔

آپ کا انتقال ۳۱۳ھ میں ہوا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے مسور بن مخرمہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی لڑکی کی شادی علی بن ابی طالب سے کر دیں۔ میں اجازت نہیں دوں گا، میں کبھی بھی اجازت نہیں دوں گا۔ ہاں اگر علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے شادی کرنا چاہے تو یہ اس کی مرضی! فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑہ ہے جو چیز اسے شک میں ڈالتی ہے وہ مجھے بھی شک میں ڈالتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دیتی ہے وہ چیز میرے لیے بھی اذیت کا باعث ہے۔

اس حدیث کو پانچوں اماموں نے قتیبہ بن سعید سے روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے سعید جرمی اور امام مسلم نے امام احمد سے اس کو روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے اس کو اس سند سے بیان کیا ہے۔ عن یعقوب بن ابراہیم بن ابیہ عن الولید بن کثیر عن ابن حلحلۃ عن الزہری عن علی بن الحسین عن المسور فکان عبدالمعز الھروی سمعہ منھما۔

۷۳۶ $\frac{۸۲}{۱۰}$ الحافظ المسند امام ابن مُکرَم البغدادی ثم البصری

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام محمد بن حسین بن مکرم ہے۔ بغداد کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ بعد میں بصرہ میں سکونت اختیار کر لی اور وہیں بشر بن ولید کندی، محمد بن بکار بن ریان، منصور بن ابی مزاحم، عبیداللہ قواریری اور ان کے طبقے سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے محمد بن مخلد، ابوالقاسم طبرانی، ابن عدی، ابن السنی، ابن المقری اور... لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابراہیم بن فہد کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں بغداد سے ابن مکرم سے بڑا کوئی محدث عالم نہیں آیا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں ثقہ ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ نے ۳۰۹ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمۃ اللہ علیہ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عثمان کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی ضرورت یہ ہے کہ اسے پیٹ بھرنے کے لیے روکھا سوکھا کھانا گرمی سردی سے بچانے کے لیے مکان اور بدن ڈھانپنے کے لیے کپڑا میسر ہو اس کے علاوہ جو چیز ہے وہ ضرورت سے زائد ہے۔

۷۳۷ $\frac{۸۳}{۱۰}$ امام باغندی الواسطی ثم البغدادی

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام محمد بن محمد بن سلیمان ہے۔ واسط کے رہنے والے یکتائے زمانہ حافظ حدیث اور محدث عراق ہیں۔ بعد میں بغداد میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ علی بن مدینی، شیبان بن فروخ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ہشام بن عمار، سوید بن سعید اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے دعلج، محمد بن مظفر، عمر بن شاہین

fat.com

ابوبکر ابن المقری، علی بن المحاملی، ابوبکر احمد بن عبدان، عبید اللہ بن بواب اور دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔
خطیب کہتے ہیں: مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ اپنی اکثر روایتیں زبانی بیان کیا کرتے تھے۔ خود فرماتے ہیں: میں نے
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بارہ میں تین لاکھ سوالوں کے جواب دیئے ہیں۔ ابن شاہین کہتے ہیں ایک دفعہ ابوبکر
الباغندی نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہنے کے بعد قرأت کرنے کے بجائے کہنے لگے۔ اخبرنا محمد بن
لوین ہم نے پیچھے سے سبحان اللہ کہا تو قرأت کرنے لگے۔ ابوبکر اسماعیلی کہتے ہیں میں ان پر جھوٹ کی تہمت تو نہیں لگا
لیکن بہت بُرے طریقہ سے تدلیس کرتے ہیں اور الفاظ میں تصحیف کرنے کے بھی عادی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے
اکثر شیوخ کو دیکھا ہے ان سے حجت پکڑتے ہیں اور ان کی بیان کردہ حدیث کو صحیح میں درج کرتے ہیں۔ محمد بن احمد
زہیر حافظ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہیں اگر موصل میں ہوتے تو تم ان سے علم حاصل کرنے کے لیے وہاں جاتے اب چونکہ ہر وقت
پاس رہتے ہیں تم ان سے استفادہ میں تساہل سے کام لیتے ہو۔ حمزہ سہمی کہتے ہیں: میں نے احمد بن عبدان سے باغندی
کے متعلق پوچھا تو بولے صحیح اور ضعیف حدیث کو خلط ملط کر دیتے ہیں۔ تدلیس کے بھی عادی ہیں۔ لیکن ابوبکر بن ابی داؤد
سے بڑے حافظ حدیث ہیں۔ میں نے امام دارقطنی سے پوچھا تو فرمانے لگے تدلیس بہت کرتے ہیں اور جو حدیثیں نہیں سنیں
بھی بیان کر دیتے ہیں۔ امام دارقطنی اپنی کتاب "ضعفاء" میں لکھتے ہیں یہ مدلس اور حدیث کو خلط ملط کرنے والے ہیں
اپنے کسی استاد کے واسطہ سے کسی محدث کی حدیث سنتے ہیں پھر درمیان سے اپنے استاد کا واسطہ گرا دیتے ہیں کثیرا
ہیں لالکائی کہتے ہیں ان کے متعلق مشہور ہے کہ یہ زبانی حدیث اس قدر روانی کے ساتھ پڑھتے تھے جیسے کوئی تیز رفتار
حافظ قرأت کر رہا ہو حتیٰ کہ ان کے سر سے ان کی ٹوپی گر جاتی تھی۔
میں کہتا ہوں ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں معراج کی
رات موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا وہ سرخ ٹیلہ کے پاس اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔
یہ حدیث امام مسلم نے اپنی صحیح میں شیبان سے روایت کی ہے۔ ہم نے ایک درجہ اُوپر ہو کر ان کی موافقت کی

۷۳۸ $\frac{۸۴}{۱۰}$ الحافظ الکبیر المسند امام بغوی بغدادی

آپ کی کنیت ابوالقاسم اور اسم گرامی عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز ہے۔ بستی بغ کے رہنے والے بہت بڑے حافظ
حدیث اور قابل اعتماد عالم ہیں۔ پھر بغداد میں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی۔ مشہور اور بلند پایہ محدث احمد بن منیع کے نواسے
ہیں۔ رمضان المبارک ۲۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے چچا علی اور دادا عبدالعزیز کی توجہ اور کوشش سے چھوٹی عمر میں حدیث
کا سماع شروع کر دیا اور علی بن جعد، علی بن مدینی، امام احمد بن حنبل، ابونصر تمار، شیبان بن فروخ، داؤد بن عمرو ضبی، یحییٰ
بن عبدالحمید حمانی، سوید بن سعید اور دوسرے بہت سے لوگوں سے جن کی تعداد تین سو سے متجاوز ہے حدیث کا سماع کیا
ایک عظیم ذخیرۂ علم جمع کرنے کے بعد معجم الصحابہ اور جعدیات وغیرہ کتابیں تصنیف کیں۔ آپ نے طویل عمر پائی اور دنیا
میں منفرد حیثیت کے مالک بن گئے۔ ان سے ابن صاعد، جعابی، قطیعی، اسماعیلی، ابوحفص بن شاہین، عمر کتانی، ابن مظفر

دارقطنی، ابوالقاسم بن حبابہ، ابوطاہر مخلص، عبدالرحمن بن ابی شریح ہروی، ابومسلم کاتب اور دوسرے بے شمار لوگ فیضیاب ہوئے۔ خود فرماتے ہیں: میں نے ابوعبید کو دیکھا اور ان کے جنازے میں شریک ہوا ہوں۔ میں نے پہلے پہل ۲۲۵ھ میں حدیث لکھنا شروع کی اور اپنے چچا کے ساتھ عاصم بن علی کی مجلس میں حاضر ہوا۔

حافظ احمد بن عبدان کہتے ہیں میں نے امام بغوی سے سنا ہے فرماتے تھے۔ ایک دن میں نے اپنے دل میں کچھ تنگی محسوس کی سکون قلب کے لیے دریا کے کنارے پر چلا گیا میرے ہاتھ میں امام یحییٰ بن معین کی ایک جلد تھی میں اس کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ امام موسیٰ بن ہارون ادھر آنکلے۔ مجھے دیکھ کر پوچھنے لگے یہ کیا پڑھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا امام یحییٰ بن معین کی احادیث کی ایک جلد ہے۔ یہ سن کر انہوں نے کتاب میرے ہاتھ سے لی اور دریا میں پھینک دی۔ اور کہا کیا تم امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی کو جمع کرنا چاہتے ہو؟ امام ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: ابوالقاسم بغوی اس قابل ہیں کہ ان کی حدیث صحیح میں داخل کی جائے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: امام بغوی حدیث پہ کم ہی گفتگو کرتے ہیں۔ لیکن جب کلام کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے لکڑی میں میخ ٹھونک دی۔ ابن عدی کہتے ہیں۔ بغوی عالم حدیث اور وراق تھے اور چچا کے لیے کتابیں لکھا کرتے تھے اور ہمیشہ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی اپنی کتابیں فروخت کر دیا کرتے تھے۔ ابن عدی نے پہلے ان کو ضعیف کہنے کی کوشش کی تھی پھر آخر میں ان کو قوی کہا ہے اور لکھا ہے انہوں نے طویل عمر پائی تھی۔ لوگ انکے محتاج ہوئے اور انہیں قبول کر لیا۔ اگر میں نے یہ شرط نہ کی کہ جس راوی میں کسی نے کلام کیا ہے اسے ضرور ذکر کروں گا تو میں ان کا ذکر نہ کرتا۔

میں کہتا ہوں جن ائمہ نے صحیح حدیث کی تخریج کی ہے۔ ان میں سے اکثر نے ان کے ساتھ حجت پکڑی ہے۔ جیسے اسماعیلی، دارقطنی اور برقانی وغیرہ۔ ایک سو تین سال تک زندہ رہے تھے خطیب کہتے ہیں: قابل اعتماد، پختہ کار، سمجھدار اور فن حدیث کو جاننے والے تھے سلمی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے ان کے متعلق پوچھا تو فرمانے لگے۔ ثقہ [illegible] اور امام ہیں۔ دوسرے مشائخ کی نسبت غلطیاں کم کرتے ہیں۔ ابویعلی خلیلی کہتے ہیں امام بغوی عمر رسیدہ بزرگ ہیں۔ [illegible] میں ایک سو شیخ سے حدیث لینے میں متفرد ہیں۔ ان میں جہم بن موسیٰ، طالوت بن عباد اور نعیم بن [illegible] خلیلی نے یہ بھی کہا یہ حدیث کے حافظ اور اس کو خوب جاننے والے ہیں۔ انہوں نے اپنے چچا کی [illegible] تصنیفات کی ہے ان کے معاصرین نے حسد کی بناء پر ان کی آخر عمر میں ان پہ ایسی جرح کی ہے جو ان کے حق میں [illegible] نہیں ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں میں نے امام بغوی سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ایک ہزار شیخ کے لیے کتابیں لکھی ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ انہوں نے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندی کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا یہ دیکھ کر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں بعد میں آپ نے اپنی انگوٹھی اتار دی اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں پھر آپ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی تو اس کی انگلی پہ مارا حتیٰ کہ اس نے بھی اتار پھینکی۔

یہ حدیث بغوی نے ایک دوسری سند کے ساتھ زہری سے یوں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اس کی انگلی پہ [illegible] اس نے وہ انگوٹھی [illegible]

منصور نے اس کو مرسل بیان کیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ابوالعباس ابنِ شحنہ دنیا میں وہ آخری شخص ہیں جنہوں نے امام بغوی کی عالی حدیث روایت کی۔
ان دونوں کے درمیان صرف چار راویوں کا واسطہ ہے۔

امام بغوی عید الفطر کی رات ۳۱۷ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اسی سال اصفہان میں ابوعلی حسن بن محمد بن حسن وارکی، فقیہ بصرہ احمد بن سلیمان زبیری بصری شافعی، محدث مصر
علی بن احمد بن سلیمان بن صیقل علان اور ان کے رفیق ابوبکر بن محمد بن زبان بن حبیب حضرمی نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک

۷۳۹ $\frac{۸۵}{۱۰}$ الحافظ القُدوۃ امام ابنِ مَتُّوبہ اَصْفہانی

آپ کی کنیت ابواسحاق اور نام ابراہیم بن محمد بن حسن بن متویہ ہے۔ اصفہان کے رہنے والے ممتاز حافظِ حد
اور جامع اصفہان کے امام ہیں۔ محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، بشر بن معاذ عقدی، احمد بن منیع، ہشام بن خالد
عبدالجبار بن علاء، محمد بن ہاشم بعلبکی اور اس طبقہ کے دوسرے محدثین نے حدیث کا سماع کیا۔ طلبِ علم میں آپ کے سفر
کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ پرہیزگار، عابد، قائم اللیل اور صائم النہار تھے۔ حدیث کو خوب سمجھتے اور خوب یاد رکھتے تھے
ابنِ فیرہ طیان اور آبہ کے القاب سے مشہور تھے۔ ان سے ابوعلی بن ہارون، طبرانی، ابواحمد عسال، ابوالشیخ اور ابن المق
روایت کرتے ہیں۔

مؤخرالذکر کہتے ہیں: یہ پہلے شیخ ہیں جن سے میں نے حدیث لکھی ہے۔ ابوالشیخ کہتے ہیں: آپ صدق اور راست
گوئی کی کان تھے۔ جمادی آخرہ ۳۰۲ھ میں فوت ہوئے۔

میں کہتا ہوں ابنِ متویہ کے علاوہ اسی نام ونسب کے ابراہیم بن محمد بن حسن اصفہانی ایک دوسرے محدث ہیں
جنہوں نے ہناد بن سری، احمد بن فرات اور ایک دوسری جماعت سے اکتسابِ فیض کیا ہے اور ہمدان میں رہتے تھے
اور ان سے جبرائیل بن محمد، نصر بن حازم اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

۷۴۰ $\frac{۸۶}{۱۰}$ الحافظ الرِّحَال امام ابنِ مَنْدَہ اصفہانی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام محمد بن یحییٰ بن مندہ ہے اور مندہ کا نام ابراہیم بن ولید بن سندہ بن بطہ بن استنبا
ہے۔ بنو عبد کے مولیٰ ہیں۔ اصفہان کے رہنے والے، طلبِ حدیث میں بہت سفر کرنے والے ممتاز حافظِ حدیث اور نامور محدث
ابوعبداللہ محمد بن اسحاق کے دادا ہیں۔ اسماعیل بن موسیٰ فزاری سدی، عبداللہ بن معاویہ، محمد بن سلیمان لوین، ابوکریب محمد بن
علاء، ہناد بن سری اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابواحمد عسال، ابوالقاسم طبرانی، ابوالشیخ، ابواسحاق
بن حمزہ اور محمد بن احمد بن عبدالوہاب مستفید ہوئے۔

نوجوانی کے عالم میں مشہور محدث احمد بن فرات سے مباحثہ کیا کرتے تھے۔ اور مشکلات میں ان کی طرف مراجعت کرتے

تھے۔ ابوالشیخ کہتے ہیں یہ ہمارے شیوخ کے استاذ اور ان کے امام ہیں۔ انہوں نے سہل بن عثمان سے ملاقات کی ہے۔ آپ نے رجب ۳۰۱ھ میں وفات پائی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے ابوزیاد کی یہ حدیث ملی ہے کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہؓ سے پیاز کھانے کے متعلق مسئلہ پوچھا تو فرمانے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں جو کھانا کھایا تھا اس میں پیاز پڑا ہوا تھا۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند صالح ہے۔ امام احمد نے اس کو اپنی مسند میں حیوۃ حمصی عن بقیہ کے واسطہ سے ذکر کیا ہے۔

نیز مجھے ان کے واسطہ سے عبداللہ بن عتبہ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے پہلے کچھ پڑھنا اور لکھنا سیکھ لیا تھا۔

اس حدیث کے راوی عبداللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ نے ان کو برکت دی تھی اور ان کے حق میں نیک دعا کی تھی۔

میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمی ہونے اور لکھنا پڑھنا نہ جاننے کے باوجود تھوڑی بہت کتابت سے واقفیت میں کوئی اشکال نہیں۔ معلوم یوں ہوتا ہے کہ کاتبان وحی اور احادیث لکھنے والے صحابہ کو بکثرت کتاب و سنت املاکرانے اور بادشاہوں کی طرف خطوط لکھوانے سے آپ نے اتنی کتابت سیکھ لی تھی کہ ایک دو لفظ لکھ سکیں۔ جیساکہ صلح حدیبیہ میں آپ نے اپنا اسم مبارک محمد بن عبداللہ لکھ لیا تھا۔ اور اتنا معمولی لکھ پڑھ لینا آپ کے اُمی ہونے کے منافی نہیں یہ ایسا ہے جیسے بہت سے بادشاہ ان پڑھ ہوتے ہیں لیکن دستخط کرنا جانتے ہیں۔

۷۴۱ ۲۹۶/۱۰ الحافظ الناقد امام محمد بن ابی بکر نسائی ثم بغدادی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ نسا کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور بلند پایہ ناقد فن ہیں۔ آخر میں بغداد میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے نصر بن علی جہضمی، عباد بن یعقوب، عمرو بن علی فلاس اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے احمد بن کامل، ابوبکر بن مقسم مقری، ابوالقاسم طبرانی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

ابن کامل کہتے ہیں ہمیں ہمارا آئمہ حدیث کے زندہ رہنے کو دوست رکھتا ہوں جو یہ ہیں۔ امام ابن جریر، محمد بن ہارون، ابو عبداللہ بن ابی خیثمہ اور عمری میں نے ان سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ خطیب کہتے ہیں ان کے والد ابوبکر اپنی تاریخ تصنیف کرنے میں ان سے مدد لیا کرتے تھے۔ خطیب نے یہ بھی کہا ہے کہ ذی قعدہ ۲۹۶ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن ابی اوفےٰ کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں اپنی داڑھی کو ہاتھ لگاتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ حدیث عبداللہ بن اوفیٰ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے اور فلاس اس کے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۴۲ ۸۸/۱۰ الحافظ الناقد امام بَرذَعی اَزدِی

آپ کی کنیت ابو عثمان اور نام سعید بن عمرو ہے۔ عرب کے مشہور قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے ہیں اور ضلع آذربائیجان کے ایک قصبہ برذعہ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ برذعی کہلاتے ہیں۔ نامور حافظ اور ناقد حدیث ہیں۔ ابو کریب، عبدۃ بن عبداللہ، ابو سعید اشج، عمرو بن علی صیرفی، بندار، ابن وہب کے بھتیجے احمد اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ امام ابو زرعہ کی صحبت میں بہت عرصہ رہے اور ان ہی سے سندِ فراغت حاصل کی۔ اور ان سے حفص بن عمر اردبیلی، احمد بن طاہر میانجی، حسن بن علی بن عباس، ابراہیم بن احمد میمذی اور دوسرے لوگوں نے کسبِ فیض کیا۔ ابنِ عقدہ کہتے ہیں: آپ ۲۹۲ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مجھے اپنی سند کے ساتھ ان کا یہ قول پہنچا ہے فرماتے ہیں۔ جب میں مصر سے واپس آیا تو پھر امام ابو زرعہ کی خدمت میں ٹھہر گیا اور ان کو مزنی کی کتاب سنانے لگا۔ میں امام شافعی کے خلاف جب کوئی ان کا قول پڑھتا تو امام ابو زرعہ مسکرا پڑتے اور فرماتے: تمہارے شیخ نے کوئی بہتر مسلک اختیار نہیں کیا اور ان کے لیے اپنے دعوٰی سے عہدہ برآ ہونا ممکن نہیں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے بھی ان سے کچھ سنا ہے؟ بولے نہیں! میں ان کی مجلس میں صرف دوران رہا ہوں۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ انہوں نے مشہور اختلافی مسئلہ "لفظی بالقرآن مخلوق" میں کچھ کلام کیا ہے جب عبدالرحیم ان کے پاس جانے لگے تو میں نے ان سے کہا اس کے متعلق ان سے پوچھنا وہ کہتے ہیں ان سے پوچھا تو رو پڑے اور معاذاللہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۷۴۳ ۸۹/۱۰ امام یحییٰ بن زکریا بن یحییٰ اَعرَج نیسابوری

آپ کی کنیت ابو زکریا ہے۔ نیسابور کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث ہیں۔ طلب علم کے لیے دور دراز ممالک میں بہت گھومے پھرے اور امام اسحاق بن راہویہ، علی بن حجر، قتیبہ، محمد بن طریف، یحییٰ خت، یعقوب دورقی، یونس بن عبدالاعلیٰ اور ان کے طبقہ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور ان سے ان کے بھتیجے ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن حیوۃ تلمیذ نسائی، ابو حامد ابن الشرقی، ابنِ عقدہ، مکی بن عبدان اور متعدد لوگ روایت کرتے ہیں۔

کہتے ہیں امام نسائی نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ ابنِ یونس کہتے ہیں آپ حافظِ حدیث، عالم فاضل اور سمجھدار تھے ذی قعدہ ۳۰۷ھ میں مصر میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۷۴۴ ۹۰/۱۰ امام ابوالاذان بغدادی

آپ کا اسمِ گرامی عمر بن ابراہیم ہے۔ بغداد کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن حکیم مقوم، اسماعیل بن مسعود، عبداللہ بن محمد بن مسور زہری اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے امام نسائی جو عمر میں ان سے بڑے ہیں۔ ابنِ قانع، عبداللہ بن اسحاق خراسانی، مظفر بن یحییٰ، ابوالقاسم طبرانی اور دوسرے لوگوں نے

t.com

استفادہ کیا۔

خطیب اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ اسماعیلی کہتے ہیں یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ ابوالاذان اور ایک یہودی کے درمیان کسی معاملہ میں جھگڑا ہو گیا ابوالاذان کہنے لگے آؤ ہم دونوں آگ میں ہاتھ ڈالیں جو حق پر ہو گا اس کا ہاتھ نہیں جلے گا۔ چنانچہ دونوں نے آگ میں ہاتھ ڈالا۔ یہودی کا ہاتھ جل گیا اور ان کا ہاتھ سلامت رہا۔

آپ ۶۳ سال عمر پا کر ۲۹۰ھ میں فوت ہوئے۔

۷۴۵ 91/10 الحافظ الباہر امام قرطمہ بغدادی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ، نام محمد بن علی اور لقب قرطمہ ہے۔ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ انہوں نے محمد بن حمید رازی، ابوسعید اشج، زعفرانی، محمد بن یحییٰ ذہلی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ تحصیل علم کے لیے حجاز، شام، خراسان، عراق اور مصر جیسے دور دراز ممالک کے سفر کیے۔ آپ حفظ و اتقان میں ایک آیت تھے۔ ان سے روایت کم آتی ہے ابن عقدہ کہتے ہیں میں نے داؤد بن یحییٰ سے سنا ہے فرماتے تھے لوگوں میں ابوزرعہ اور ابوحاتم حفظ و اتقان کے لحاظ سے مشہور ہیں مگر میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے قرطمہ سے زیادہ قوی الحافظہ کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ ان کے گھر گیا تو مجھے کتابیں دکھا کر کہنے لگے ان میں سے جو کتاب چاہو نکال لو میں زبانی پڑھ کر سنا دوں گا۔ میں نے ایک کتاب نکال کر کہا یہ کتاب الاشربہ ہے انہوں نے روانی کے ساتھ آخر باب سے اول کی طرف پڑھنا شروع کی اور اسی طرح ساری کتاب ختم کر ڈالی۔

خطیب کہتے ہیں ان کا انتقال ۲۹۰ھ میں ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۷۴۶ 92/10 امام ابن صدقہ بغدادی

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام احمد بن محمد بن عبداللہ بن صدقہ ہے۔ بغداد کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ ان کے پاس مسائل کا ایک مجموعہ تھا۔ جو انہوں نے امام احمد بن حنبل سے اس وقت پوچھے تھے جب انہوں نے حدیث پڑھانا بند کر دی تھی۔ انہوں نے اسماعیل بن مسعود جحدری، محمد بن مسکین یمامی، محمد بن وہب حرانی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتی ہیں تصویریں بنانے والے ایسے عذاب میں مبتلا ہوں گے کہ اہل دنیا میں سے کسی کو ایسا عذاب نہیں ہو گا ان سے کہا جائے گا جو تصویریں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو۔

ان سے ابن قانع، ابوبکر شافعی اور ابوالقاسم طبرانی روایت کرتے ہیں۔ ابوبکر خلال نے ان سے سماع کیا ہے آپ ضبط و اتقان کے ساتھ موصوف تھے۔ مختلف قاریوں سے متعدد قراتوں کے راوی ہیں۔ ابوالحسن بن منادی نے

ہیں۔ انتہائی ضابط اور حاذق تھے۔

محرم ۲۹۳ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالے۔

۷۴۷ $\frac{۹۳}{۱۰}$ امام بَرْدِیجی بَرْذعی

آپ کی کنیت ابوزکریا اور نام احمد بن ہارون بن روح ہے۔ برذعہ کے رہنے والے پختہ کار حافظِ حدیث ہیں۔ آخر میں بغداد میں رہائش اختیار کرلی تھی۔ آپ نے ابوسعید اشج، علی بن اشکاب، ہارون بن اسحاق ہمدانی، بحر بن نصر خولانی اور دوسرے متعدد لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ مختلف ممالک میں خوشہ چینی کی اور متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ اور ان سے ابوبکر شافعی، ابن لؤلؤ الوراق، ابوعلی بن صواف اور دوسرے لوگ مستفید ہوئے۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: ثقہ ہیں اور علم کا پہاڑ ہیں۔ حاکم کہتے ہیں: ان سے ہمارے شیخ حافظ ابوعلی نیسابوری نے مکہ معظمہ میں ۳۰۳ھ میں حدیث کا سماع کیا۔ امام حاکم نے اسی طرح کہا ہے۔ حالانکہ بردیجی ۳۰۱ھ میں فوت ہوچکے تھے۔ واللہ اعلم۔ اس کے بعد امام حاکم نے کہا ہے: یہ محمد بن یحییٰ کے پاس آئے اور افادہ اور استفادہ میں مصروف رہے۔ ہم ان کے زمانہ میں آئمہ حدیث میں کوئی ایسا امام نہیں پاتے جن سے انہوں نے حدیث کا انتخاب نہ کیا ہو۔ خطیب کہتے ہیں: قابلِ اعتماد، سمجھدار اور حافظِ حدیث تھے۔ احمد بن کامل کہتے ہیں: رمضان المبارک ۳۰۱ھ میں بغداد میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا کہ آمدنی ضمانت کے بدلہ میں ہے۔

۷۴۸ $\frac{۹۴}{۱۰}$ امام ابنِ اَخْرَم اِصبہانی

آپ کی کنیت ابوجعفر اور نام محمد بن عباس بن ایوب ہے۔ ابنِ اخرم کے لقب سے مشہور ہیں فقیہ اور محدث تھے۔ ابوکریب، زیاد بن یحییٰ حسانی، عمار بن خالد، علی بن حرب، مفضل بن غسان غلابی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابواحمد عسال، عبداللہ بن محمد بن عمر، ابومحمد بن حیان اصفہانی، ابوالشیخ اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن یوسف اصبہانی روایت کرتے ہیں۔ میں نے ان کی وصیت میں لکھا ہوا دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور اس کا علم دنیا اور آخرت کو محیط ہے۔ نیز کہتے ہیں جو شخص "لفظی بالقرآن مخلوق" کا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے۔

ظاہر ہے کہ انہوں نے لفظ سے ملفوظ مراد لیا ہے اور ملفوظ قرآن مجید ہے جو مقروء، متلو، مکتوب، مسموع اور سینوں میں محفوظ ہے۔ اور لفظ سے قاری کا تلفظ مراد نہیں لیا کیونکہ قرآن کے ساتھ تلفظ کرنا قاری کا کسب ہے اور تلفظ، تلاوت ... اور حفظ بندے کے صفات اور اس کے افعال ہیں اور بندوں کے سب افعال مخلوق ہیں لیکن سلف لفظ پر خلق ... کا اطلاق نہیں رکھتے کیونکہ اندیشہ ہے کہ جو شخص "لفظی بالقرآن مخلوق" کہے اور لفظ سے قرآن مراد لے تو وہ جہمی ہے۔

... میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالے۔

t.com

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوذر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین ... آسمان کے درمیان ۵۰۰ سال کی مسافت ہے اور اس آسمان اور اگلے آسمان کے درمیان بھی ۵۰۰ سال کی مسافت ... اسی طرح سات آسمانوں تک ہر دو آسمانوں کے درمیان اتنی مسافت ہے زمینوں کا بھی یہی حال ہے اپنی سات ز... تک ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ پانچ سو سال کی مسافت ہے، پھر ساتویں آسمان سے عرش تک کی مسافت ان ... کی مجموعی مسافت کے برابر ہے اگر تم (سب سے نچلی) زمین کو کھودو تو تم اس کو یعنی اللہ تعالیٰ کے علم کو پا لو ... گے۔

اس کی سند میں ابونصر مجہول ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔ بیہقی نے اس کو الاسماء والصفات میں ذکر کیا ہے۔

۷۴۹ ۹۵/۱۰ امام شَکَّر ہَرَوی

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن، نام محمد بن منذر بن سعید اور لقب شکر ہے۔ آپ ہرات کے رہنے والے دور ... ممالک کا سفر کرنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ محمد بن رافع، علی بن خشرم، احمد بن عیسیٰ مصری، محمد بن ... رمادی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ہر فن علم سے خوشہ چینی کی۔ کتابیں لکھیں اور ان میں تقدم ... حاصل کیا۔ ان سے ابوالولید حسان بن محمد، ابوعمرو بن مطر، ابوبکر احمد بن علی رازی اور ان کے علاوہ ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

ربیع الاول یا ربیع الثانی ۳۰۳ھ میں ہرات میں انتقال کیا۔

اس سال مشاہیر آئمہ حدیث میں سے بھی ایک جماعت نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ ...

۷۵۰ ۹۶/۱۰ امام عَسکَری رازی

آپ کی کنیت ابوالحسن اور نام علی بن سعید بن عبداللہ ہے۔ رے کے رہنے والے ... حافظ حدیث ہیں ... نے ابوحفص فلاس، محمد بن مثنیٰ، یعقوب دورقی، زبیر بن بکار اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابو ... حافظ، ابوبکر قباب، ابوعمرو بن حمدان، ابوعمرو بن مطر اور اہل اصفہان اور اہل رے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ... آخر میں میمون رازی نے حدیث پڑھی۔ انہیں ان کی تصنیف کردہ "کتاب السرائر" ... کئی کتابیں لکھی ہیں۔

موصوف ۳۰۵ھ میں رے میں فوت ہوئے اور ایک قول کے مطابق ان کا سال وفات ... ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے جابر بن عبداللہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... آفتاب کے وقت ستر دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ بخش دیتا ہے۔

یہ حدیث منکر ہے اس کی راوی بانہ اور اس کے باپ کا پتہ نہیں کون ہیں۔

۷۵۱ ‏ ۹۷/۱۰ امام علی بن سعید بن بشیر رازی

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ رے کے رہنے والے باکمال حافظ حدیث ہیں۔ مصر میں رہائش پذیر ہو گئے تھے اور محدث مصر کہلاتے تھے۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، جبارہ بن مغلس، بشر بن معاذ عقدی، عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح، محمد بن ہاشم بعلبکی، نوح بن عمرو سکسکی اور ان کے طبقہ سے حدیث پڑھی اور ان سے ابوسعد ابن الاعرابی، عبداللہ بن جعفر بن ورد، محمد بن احمد بن خروف ابوالقاسم طبرانی، حسن بن رشیق اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

حمزہ سہمی کہتے ہیں، میں نے ان کے متعلق امام دارقطنی سے پوچھا تو فرمایا اچھے دین دار نہیں تھے۔ میں نے مصر میں سنا تھا یہ ایک گاؤں کے حاکم تھے جب وہاں کے اہلِ ذمہ نے خراج ادا کرنے میں لیت و لعل کیا تو انہوں نے ان کے سب خنزیر جمع کر کے مسجد میں بند کر دیئے۔ میں نے پوچھا یہ حدیث میں کیسے تھے؟ بولے انہوں نے کئی حدیثیں ایسی بیان کی ہیں کہ ان میں کسی نے ان کی متابعت نہیں کی۔ ابن یونس کہتے ہیں سمجھدار اور حافظ حدیث تھے۔

آپ ذی قعدہ ۲۹۶ھ میں فوت ہوئے اور علیک کے لقب سے مشہور تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجوم میں دیکھنے سے منع فرمایا ہے۔

ان کی متابعت ابونصر تمار نے ایک ضعیف راوی عقبہ سے کی ہے۔

۷۵۲ ‏ ۹۸/۱۰ امام جعفرک نیسابوری اعرج

آپ کی کنیت ابومحمد، نام جعفر بن محمد بن موسیٰ اور لقب جعفرک ہے۔ آپ نیسابور کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے تحصیلِ علم کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کیے۔ اور آخر میں حلب میں سکونت اختیار کر لی اور وہیں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انسؓ کی یہ حدیث پہنچی ہے۔ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے۔ نہ بہت لمبے اور نہ بالکل پست قامت، رنگ سفید سرخی مائل تھا انتہائی سفید نہیں تھا اور نہ گندمی تھا۔ بال نیم گھنگھرالے تھے نہ بالکل چھلے دار تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ چالیس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز ہوئے۔ نبوت کے بعد دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں بسر کیے۔

آپ نے حسن بن عرفہ، عبداللہ بن ہاشم، محمد بن یحییٰ ذہلی، علی بن حرب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا علم حاصل کیا اور ان سے حافظ ابواسحاق بن حمزہ اصفہانی، حافظ ابوعلی نیسابوری، ابوبکر اسماعیلی، ابن المقری اور دوسرے لوگ روایت کرتے

بہت سے ائمہ نے ان کی توثیق کی ہے اور حفظ و معرفت کے ساتھ ان کی تعریف کی ہے۔

Marfa

۷۵۳ $\frac{99}{10}$ امام جارُودی اَصْفہانی

آپ کی کنیت ابوجعفر اور اسم گرامی احمد بن علی بن محمد بن جارود ہے۔ انہوں نے طلب علم کے لیے بہت سفر کیے [illegible]
متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ ابوسعید اشج، عمر بن شبہ، ہارون بن اسحاق، احمد بن فرات اور بہت سے اصفہانی محدثین [illegible]
روایت کرتے ہیں۔ اس فن میں بہت ماہر تھے۔ ان سے ابواسحاق بن حمزہ، ابوالقاسم طبرانی، ابوالشیخ، عبدالرحمن بن محمد بن سیا[illegible]
اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۲۹۹ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۷۵۴ $\frac{100}{10}$ امام جعفر بن احمد بن سنان واسطی

آپ قابل اعتماد حافظ حدیث اور حافظ ابوجعفر قطان کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے اپنے والد، تمیم بن منتصر، ابو [illegible]
کریب محمد بن علاء، ھناد بن سری، سلیمان بن عبیداللہ غیلانی، محمد بن بشار اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ا[illegible]
سے ابوبکر بن مقری، ابن عدی، ابوعمرو بن حمدان، قاضی یوسف میانجی اور ان کے سوا دوسرے بہت سے لوگ مستفید ہو[illegible]

آپ نے ۳۰۰ھ میں انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمرو کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما[illegible]
اللہ تعالیٰ علم اس طرح نہیں قبض کرے گا کہ اس کو لوگوں کے سینوں سے نکال لے بلکہ علم کا قبض علماء کے فوت ہونے سے
ہوگا۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہل رئیسوں کو اپنا راہنما بنا لیں گے۔ ان سے مسئلے پوچھیں گے، وہ بغی[illegible]
علم کے فتویٰ دیں گے۔ اس طرح خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۷۵۵ $\frac{101}{10}$ امام رُویانی

آپ کی کنیت ابوبکر اور اسم گرامی محمد بن ہارون ہے۔ آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور [illegible] کے مصنف ہیں
ابوربیع زہرانی، اسحاق بن شاہین، ابوکریب محمد بن حمید، فلاس، [illegible] اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث
بیان کرتے ہیں اور ان سے ابوبکر اسماعیلی، ابراہیم بن احمد [illegible] جعفر بن عبداللہ بن فناکی اور دوسرے لوگ فیضیاب
ہوئے۔ ابویعلیٰ خلیلی نے ان کی توثیق کی ہے اور بیان کیا ہے کہ فن فقہ میں متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔

موصوف ۳۰۷ھ میں فوت ہوئے۔

محمد بن احمد صحاف کہتے ہیں: میں نے ابوالعباس بکری سے سنا ہے فرماتے تھے ایک دفعہ [illegible]
محمد بن نصر اور رویانی تحصیل علم کے لیے اکٹھے مصر گئے وہاں ان کے پاس زاد ختم ہوگیا اور نوبت فاقہ کشی تک [illegible]
باہمی مشورہ سے طے پایا کہ قرعہ اندازی کی جائے اور جس کے نام قرعہ نکلے وہ شہر سے کھانا مانگ کر لائے [illegible]

fat.com

رعہ اندازی کی گئی۔ اور قرعہ امام ابن خزیمہ کے نام نکلا وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے بھائیو! ذرا صبر سے کام لو پہلے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ یہ کہہ کر وہ نماز پڑھنے لگے۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ حاکم مصر کا ایک خواجہ سرا ہاتھ میں شمع لیے ہوئے ان کے دروازہ پر دستک دے رہا ہے۔ انہوں نے دروازہ کھولا تو وہ اندر آتے ہی بولا۔ آپ میں سے محمد بن نصر کون ہیں؟ جواب ملا یہ ہیں اس نے پچاس پونڈ کی ایک تھیلی ان کے ہاتھ میں تھما دی پھر بولا ابن جریر کون ہیں؟ ان کو بھی پچاس پونڈ کی ایک تھیلی دے دی پھر اسی طرح ایک تھیلی امام ابن خزیمہ اور رویانی کے حوالے کرتے ہوئے بولا کل دوپہر کے وقت حاکم مصر یلولہ کر رہے تھے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ اس شہر میں محمد نامی چار بزرگ بھوکے ہیں اور فاقہ نے ان کو بے حد نڈھال ر دیا ہے۔ اس نے یہ تھیلیاں آپ کے پاس بھیجی ہیں اور آپ کو قسم دے کر کہا ہے کہ یہ مال ختم ہو جائے تو اس کو اطلاع ی جائے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت سہل بن سعد کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک نڈی زنا سے حاملہ ہو گئی۔ اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا میرے ساتھ ایک اپاہج (لولے) نے یہ حرکت کی ہے۔ اس ے پوچھا گیا تو اس نے زنا کا اقرار کر لیا۔ مقدمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے فرمایا یہ کوڑے رداشت کرنے کے قابل نہیں ہے اس لیے کھجور کا ایک خوشہ لے کر جس میں سو ڈوڑے ہوں، اس کو ایک دفعہ مار دیا ے چنانچہ آپ کے فرمان کے مطابق عمل کیا گیا۔

امام نسائی نے اس حدیث کو ابو حازم کے واسطہ سے ذکر کیا ہے۔

۷۵۱ ۔ ۱۰۲/۱۰ العلامۃ الجوال امام دینوری

آپ کی کنیت ابو محمد اور نام عبداللہ بن وہب ہے۔ دینور کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور بہت بڑے عالم ں تحصیل علم کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کیے۔ اور ابو عمیر بن نحاس، یعقوب دورقی، ابو سعید اشج، محمد بن ولید بسری، د بن عبدالرحمان بن وہب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ مختلف اقالیم میں گھوم پھر کر ہر خرمن علم سے شہ چینی کی۔ اور ان سے تقدم کے باوجود جعفر فریابی، ابو علی نیسابوری، قاضی یوسف میانجی، قاضی ابو بکر ابہری، عمر ن سہل دینوری اور ان کے آخری شاگرد عبداللہ بن سعید بروجردی نے اکتساب فیض کیا۔

حافظ ابو علی نیسابوری کہتے ہیں: مجھے اطلاع ملی ہے کہ امام ابوزرعہ ابن وہب کے ساتھ مذاکرہ کرنے سے عاجز آ اتے تھے۔ ابن عدی کہتے ہیں۔ ابن وہب حدیث کے حافظ تھے لیکن میں نے عمر بن سہل سے سنا ہے وہ ان پر جھوٹ ی تہمت لگاتے تھے اور میں نے ابن عقدہ سے سنا ہے فرماتے تھے ابن وہب نے میرے پاس امام ثوری سے اپنی غریب حادیث کے دو جزء بھیجے ان میں سے میں نے صرف دو حدیثیں پہچانیں اور میں انہیں متہم سمجھتا ہوں۔ امام دارقطنی فرماتے یں متروک الحدیث ہیں۔

ابو علی حافظ کہتے ہیں: میں نے ابن وہب دینوری سے سنا ہے فرماتے تھے۔ میں ایک دفعہ امام ابوزرعہ کے پاس آیا۔

تو میں نے دیکھا کہ ایک خراسانی آدمی ان کے سامنے موضوع احادیث بیان کر رہا ہے۔ امام موصوف فرماتے تھے یہ باتیں اور بے بنیاد ہے اس پر وہ ہنستا اور کہتا جو حدیث ان کو یاد نہیں اس کے متعلق کہہ دیتے ہیں یہ باطل اور بے بنیاد ہے۔ میں نے کہا بھائی! تمہارا مذہب کیا ہے؟ بولا حنفی المذہب ہوں۔ میں نے کہا امام ابوحنیفہ نے حماد سے کون کون سی حدیث بیان کی ہے؟ یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے امام ابوزرعہ سے پوچھا آپ کو امام ابوحنیفہ کی ما سے کوئی حدیث یاد ہے؟ تو انہوں نے فوراً ان کی کئی احادیث پڑھ کر سنا دیں۔ میں نے اس خراسانی سے کہا تجھے شرم نہیں آتی۔ امام المسلمین کے سامنے موضوع حدیثیں پڑھتے ہو اور تجھے اپنے امام کی ایک حدیث بھی یاد نہیں؟ امام ابوزرعہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور میرے سر کو بوسہ دیا۔ ابن عدی کہتے ہیں محدثین میں سے ایک قوم نے ابن وہب کو قبول کیا اور اس کو راست گو مانا ہے۔

میں کہتا ہوں آپ ۳۰۸ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے عبیداللہ بن محمد بن ہارون کا یہ قول ملا ہے کہ میں نے امام شافعی سے مکہ معظمہ میں سنا ہے فرماتے تھے مجھ سے جو چاہو پوچھو میں تمہیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے جواب دوں گا۔ اس پر کسی نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! اس شخص کے بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں جس نے احرام کی حالت میں بھڑ کو مار ڈالا ہو؟ بولے وما آتاکم الرسول فخذوہ ہمیں ابن عیینہ نے اپنی سند سے حضرت حذیفہ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد جو دو آدمی خلیفہ ہوں گے ان کی اقتدا کرو۔ یعنی ابوبکر اور عمر کی۔ یہ حدیث اسی طرح مختصر بیان ہوئی ہے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمرو کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا۔ غریب لوگ خوش قسمت ہیں کسی نے پوچھا اے اللہ کے نبی! غریب کون ہیں؟ آپ نے فرمایا بہت سارے بُرے لوگوں میں چند نیکوکار غریب ہیں۔ یعنی نافرمان فرمانبرداروں سے زیادہ ہوں گے۔

جناب حدانی سے بہت کم حدیثیں آتی ہیں۔ میں نے اس کی بہت تلاش کی ہے مگر محدثین کے ہاں ایک دوسرے راوی جنید بن عمرو حدانی کا ذکر بھی ملتا ہے مگر یہ بھی غیر معروف ہے۔

۵۷۔ $\frac{۱۰۴}{۱۰}$ الحافظ الامام علی بن سراج حرشی بصری

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ بنو حرش کی طرف نسبت کی وجہ سے حرشی کہلاتے ہیں۔ آپ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ ابو عمیر بن نحاس، یوسف بن بحر، سعید بن ابی زیدون قیسرانی، سعید بن عمرو سکونی، فہد بن سلیمان اور دوسرے بہت سے ائمہ سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ اور ان سے ابوبکر شافعی، ابوبکر اسماعیلی، ابو احمد عسال، ابوبکر جعابی، ابوعمرو بن حمدان، علی بن عمر سکری اور بہت سے دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں۔ ان کو حدیث اچھی طرح ضبط تھی۔ خطیب کہتے ہیں۔ وہ حالات سے واقف اور حدیث کے حافظ تھے۔ دارقطنی یہ بھی کہتے ہیں شراب اور نبیذ پینے کے عادی تھے

میں کہتا ہوں آپ ربیع الاول ۳۰۸ھ میں فوت ہوئے اور اسی سال درج ذیل علمائے نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔
المسند ابو علی حسن بن محمد بن عنبر بغدادی وشاء، ادیب جعفر بن قدامہ الکاتب کتب کثیرہ کے مصنف، ابو حبیب عباس بن قاضی احمد بن محمد بن عیسیٰ بورتی، فقیہ محمد بن مفضل بن سلمہ بن عاصم ضبی اور محدث مکہ مفضل بن محمد بن ابراہیم جندی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ کسی آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میں خلوت میں نماز پڑھ رہا تھا کسی آدمی نے مجھ کو اس حالت میں دیکھ لیا اس سے مجھے مسرت اور خوشی ہوئی۔ آپ نے فرمایا تم سرا و علانیہ دو ثواب کے مستحق ہو۔

۷۵۸ ۱۰۴/۱۰ الحافظ الامام مُہَلَّبی اَزُدی

آپ کی کنیت ابو محمد اور نام عبدالرحمٰن بن عبدالمؤمن بن خالد ہے۔ آپ ممتاز حافظِ حدیث اور جرجان کے محدث ہیں۔ محمد بن زنبور، محمد بن حمید رازی اور ابراہیم بن موسیٰ وزدولی سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابن عدی، اسماعیلی، احمد بن ابی عمران جرجانی، ابوالحسن قصری اور متعدد دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ جرجان کے رؤساء اور علماء میں شمار ہوتے تھے۔ ابنِ ماکولا کہتے ہیں ثقہ اور فنِ حدیث کے ماہر تھے۔ انہوں نے بتایا ہے آپ محرم ۳۰۹ھ میں فوت ہوئے۔

میں کہتا ہوں اس سال مسندِ بغداد عمر بن اسماعیل بن ابی غیلان ثقفی بغدادی میں عمر رسیدہ محدث ابو یحیٰی عبد بن علی بن مرزوق سیرجی نقاب، ابو بکر محمد بن حسن بن مکرم بغدادی یہ بصرہ میں رہا کرتے تھے، اور کتبِ کثیرہ کے مصنف امام ابو بکر محمد بن خلف بن مرزبان نے بھی انتقال فرمایا۔

۷۵۹ ۱۰۵/۱۰ الحافظ الحجۃ امام تُستَری

آپ کی کنیت ابو جعفر اور نام احمد بن یحییٰ بن زہیر ہے۔ آپ بلند پایہ حافظِ حدیث، حجت اور چوٹی کے عالم تھے۔ انہوں نے ابو کریب، محمد بن حرب نشائی، حسین بن ابی زید دباغ، محمد بن عمار رازی، عمرو بن عیسیٰ ضبعی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ قلب و دماغ میں علم کا عظیم ذخیرہ جمع کیا۔ کتابیں تصنیف کیں، رواۃ کی جرح و تعدیل میں مہارت حاصل کی اور اس فن میں مرتبۂ کمال پر فائز ہوئے۔ اور ان سے ابو حاتم بن حبان، ابو اسحاق، ابوالقاسم طبرانی، ابو بکر بن مقری اور دوسرے ائمہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

امام حاکم فرماتے ہیں: میں نے جعفر بن احمد مراغی سے سنا ہے فرماتے تھے ایک دفعہ عبدان اہوازی نے ابنِ زہیر کی کسی حدیث کا انکار کیا تو یہ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے یہ میری کتاب حاضر ہے۔ آپ کو ابنِ عون عن الزہری عن سالم سے اعلیٰ سند کہاں ملے گی؟ اس پر عبدان نے معذرت چاہی اور کہا اے ابو جعفر! میں آپ کی حدیث کو غریب سمجھا تھا۔ حافظ ابو عبداللہ بن مندہ کہتے ہیں: میں نے دنیا میں ابو اسحاق بن حمزہ سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ اور

Marfa

میں نے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے دنیا میں ابوجعفر تستری سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ اور ابوجعفر کہتے تھے میں نے دنیا میں ابوزرعہ سے بڑا کوئی حافظِ حدیث نہیں دیکھا اور ابوزرعہ فرماتے تھے۔ میں نے دنیا میں امام ابوبکر بن ابی شیبہ سے بڑا کوئی نہیں دیکھا۔ ابن المقری کہتے ہیں۔ ہم سے تاج المحدثین احمد بن یحییٰ بن زہیر نے حدیث بیان کی ہے پھر ان کی ایک حدیث ذکر کی۔

میں کہتا ہوں آپ کا انتقال ۳۱۰ھ میں ہوا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت حذیفہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی وفات سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے ایک دن روزہ رکھے وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس شخص کا خاتمہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسکین کو کھانا کھلانے پر ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اس سال درج ذیل محدثین کرام کا بھی انتقال ہوا۔

علامہ ابن جریر، ابن منیع سے مسند کے راوی ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن جمیل مقری بغدادی، ابوعلی حسن بن حسین بن علی صواف، مسند مصر ابوشیبہ داؤد بن ابراہیم بن یزید بغدادی، مسند کوفہ ابوالحسن علی بن عباس بن ولید بجلی مقانعی، محدثِ شام ابوالعباس محمد بن حسن بن قتیبہ عسقلانی، شیخ القراء ابوعمران موسیٰ بن جریر رقی نحوی اور ولید بن ابان اصبہانی الحافظ۔

۷۶۰ $\frac{۱۰۶}{۱۰}$ الحافظ العالم امام دولابی رازی وراق

آپ کی کنیت ابوبشر اور نام محمد بن احمد بن حماد بن سعید بن مسلم انصاری ہے۔ آپ حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے احمد بن ابوشریح رازی، محمد بن منصور جواز، محمد بن بشار، ہارون بن اسحاق، محمد بن ایوب اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور اس سلسلہ میں حرمین، عراق، مصر اور شام وغیرہ ممالک کی طرف سفر کیا۔ آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان سے عبدالرحمان بن ابوحاتم، عبداللہ بن عدی، ابن حبان، حسن بن رشیق، ہشام بن محمد بن مرہ، سلیمان طبرانی، محمد بن عبداللہ بن حیویہ، ابوبکر بن احمد بن منصور، ابوبکر بن مقری اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: بعض محدثین نے ان میں کلام کیا ہے۔ مگر ان میں بجز خیر کوئی چیز ثابت نہیں ہوئی۔ ابن عدی کہتے ہیں۔ ابن حماد دولابی نعیم بن حماد پر ان کے اہل الرائے کے حق میں تشدد کرنے کی وجہ سے جرح کرتے تھے۔ ہم میں کہتا ہوں انہوں نے منکر روایتیں بیان کرنے کے باوجود نعیم بن حماد پر جھوٹ کی تہمت لگا کر بے جا زیادتی اور مبالغہ کیا ہے۔ ابوسعید بن یونس کہتے ہیں۔ ابوبشر اہل فن میں ہیں مگر ان کو ضعیف بتایا جاتا ہے۔ آپ ذی قعدہ ۳۱۰ھ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام عرج میں فوت ہوئے۔

fat.com

میں کہتا ہوں ان کا سال پیدائش ۲۲۴ھ ہے۔ ان کے ہمنام کوفہ کے ایک دوسرے حافظ حدیث محمد بن احمد بن حماد امام دارقطنی کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کی عمر ۶۳-۶۳ سال ہے۔

امام مسلم نے یہ حدیث ابوغسان زنیج کے واسطہ سے اپنی صحیح میں درج فرمائی ہے۔

۷۶۱ $\frac{۱۰۷}{۱۰}$ الحافظ الصدوق الرحال امام غازی جُرجانی

آپ کی کنیت ابوالحسن، نام محمد بن ابراہیم بن شیب اور لقب محدث جرجان ہے۔ جرجان کے رہنے والے بلند پایہ راست گو حافظ حدیث ہیں۔ آپ نے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، عمرو بن علی فلاس، محمد بن یحییٰ ذہلی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابن عدی، اسماعیلی، ابواحمد حاکم اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ قابل اعتماد محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ متعین طور پر ان کا سال وفات معلوم نہیں ہو سکا۔ مگر آپ ۳۱۰ھ سے کچھ سال بعد فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابن عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان المبارک آتا ہے تو جنت کے سب دروازے کھل جاتے ہیں۔ جہنم کے تمام دروازے بند ہو جاتے ہیں اور سرکش شیطان پابند سلاسل کر دیئے جاتے ہیں۔ الحدیث

۷۶۲ $\frac{۱۰۸}{۱۰}$ امام حِیری نیسابوری

آپ کی کنیت ابوجعفر اور نام احمد بن حمدان بن علی بن سنان ہے۔ نیسابور کے رہنے والے عابد زاہد حافظ حدیث ہیں پیشوائی کے مرتبہ پر فائز اور مستجاب الدعوات تھے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ میرے والد عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا اس کو کہو اس سے رجوع کرے حتیٰ کہ وہ پاک ہو پھر ایک دوسرا حیض گذارے۔ پاک ہونے کے بعد اگر طلاق دینا چاہے تو قبل از جماع طلاق دے اور اگر اپنے پاس رکھنا چاہے تو ایسا کر سکتا ہے۔

یہ حدیث اس سند کے ساتھ غریب ہے۔ اس کو حافظ ابن عقدہ نے ان ہی ابوجعفر حیری کے واسطہ سے روایت کیا ہے۔ آپ نے عبداللہ بن ہاشم طوسی، عبدالرحمن بن بشر بن حکم، محمد بن یحییٰ ذہلی، احمد بن ازھر، عبداللہ بن ابی میسرہ، احمد بن ابی غرزہ غفاری اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور صحیح مسلم کی شرط پر ایک صحیح تصنیف کی ہے۔ ان سے ان کے دونوں صاحبزادے شیخ خوارزم محمد اور ابوعمر محمد، حسان بن احمد فقیہ، حافظ ابوعلی، عبداللہ بن سعد اور دوسرے لوگ

روایت کرتے ہیں۔

ان کے صاحبزادے ابوعمرو بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عمر رسیدہ ہونے کے باوجود ابو یعلیٰ سے محمد بن عباد بن ابی عیینہ کی حدیث لینے کے لیے موصل اور عمران بن موسیٰ بن مجاشع سے تحویل قبلہ کی حدیث لینے کے لیے جرجان تک سفر کیا۔ میرے والد شب زندہ دار تھے اور ان کے سب لڑکے عابد زاہد تھے۔ ان کے نواسے شیخ ابو بشر حلوانی یگانہ روزگار محدث اور شیخ الحرم تھے۔ آپ ۲۸۶ھ تک زندہ رہے۔ ابو جعفر کا امام ابن خزیمہ سے چند روز پہلے ۳۱۱ھ میں انتقال ہوا۔

سلمی کہتے ہیں: ابو جعفر، ابو حفص نیسابوری اور شاہ شجاع کی صحبت میں رہے ہیں اور شیخ اہل بغداد جنید ان سے خط و کتابت کیا کرتے تھے۔ ابو عثمان کہا کرتے تھے جو شخص خدا سے ڈرنے والے لوگوں کا طریقہ دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ ابو جعفر کو دیکھ لے۔ رحمۃ اللہ علیہ

۷۶۳ $\frac{۱۰۹}{۱۰}$ الحافظ الثقہ امام سَختیانی جُرجانی

آپ کی کنیت ابو اسحاق اور نام عمران بن موسیٰ بن مجاشع ہے۔ آپ جرجان کے رہنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث اور محدث جرجان ہیں۔ انہوں نے ہدبہ بن خالد، ابراہیم بن منذر حزامی، سوید بن سعید، ابو الربیع زہرانی، ابو کامل جحدری اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابراہیم بن یوسف ہسنجانی، ابو عبد اللہ بن اخرم، حافظ ابو علی نیسابوری، ابو عمرو بن نجید، ابو عمرو بن حمدان اور دوسرے بہت سے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔

آپ ثقہ، پختہ کار اور کتب کثیرہ کے مصنف تھے۔ تقریباً ۱۰۰ سال عمر پاکر رجب ۳۰۵ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت سعد کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کسی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ہر روز ایک ہزار نیکی کمائے؟ صحابہ نے عرض کی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا سو دفعہ سبحان اللہ کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ دور ہو جائیں گے۔

۷۶۴ $\frac{۱۱۰}{۱۰}$ امام جَونی بَصری

آپ کی کنیت ابو عمران اور نام موسیٰ بن سہل ہے۔ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ طلب حدیث کے لیے سفر کرنے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے عبد الواحد بن غیاث، محمد بن ابی معشر، طالوت بن عباد، ہشام بن عمار اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ موصوف بغداد میں رہائش پذیر تھے۔ امام دارقطنی نے ان کی توثیق کی ہے اور ان سے وکیع، محمد بن مظفر، علی بن عمر سکری، ابوبکر بن ختری اور دوسرے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔

آپ رجب ۳۰۶ھ میں فوت ہوئے۔ علماء اور ناقدین حدیث میں شمار ہوتے ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے تو پہلے وضو کر لیتے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۷۶۵ ۱۱۱/۱۰ امام ابنِ قُتَیبہ عَسقَلانی

آپ کی کنیت ابوالعباس اور اسم گرامی محمد بن حسن بن قتیبہ ہے۔ عسقلان کے رہنے والے قابلِ اعتماد حافظِ حدیث او[ر] فلسطین کے محدث ہیں۔ آپ نے صفوان بن صالح مؤذن، ابراہیم بن ہشام غسانی، ہشام بن عمار، یزید بن عبداللہ بن موہب رملی، محمد بن رمح، عیسیٰ بن حماد، حرملہ بن یحییٰ، محمد بن یحییٰ زمانی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابن عد[ی] حافظ ابوعلی نیساپوری، قاضی یوسف میانجی، ابوبکر بن مقری اور ان کے سوا دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ ۳۱۰ھ میں فوت ہوئے۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے اور میں گڑیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

اسی طرح ان کے واسطے سے مجھے اپنی سند سے حضرت تمیم داری کی یہ حدیث پہنچی ہے فرماتے ہیں: میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے رومیوں کا کوئی شہر انطاکیہ کی طرح پُررونق نہیں دیکھا اور نہ ہی کوئی ایسا شہر دیکھا ہے جس میں اس سے زیادہ بارش ہوتی ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں ایک غار میں عصا موسیٰ، تورات، تختیو[ں] کے ٹکڑے اور مائدہ سلیمان بھی محفوظ ہے۔ حتیٰ کہ آپ نے فرمایا دن اور رات کے ختم ہونے سے پہلے میری نسل سے ایک آدمی یہاں آباد ہوگا اس کا نام میرا نام ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔ اس کا جسم میرے جسم سے او[ر] اس کے اخلاق و عادات میرے اخلاق و عادات سے ملتے ہوں گے۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔

یہ حدیث منکر اور ضعیف الاسناد ہے۔ خطیب اس کو اپنی تاریخ میں بسند عن احمد بن الحسن بن خیرون عن ابن بطحا لائے ہیں۔

۷۶۶ ۱۱۲/۱۰ امام ہَیثَم بن خَلَف دُوری

آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ آپ قابلِ اعتماد حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے عبدالاعلیٰ بن حماد، عبیداللہ بن عمر قواریری، اسحاق بن موسیٰ، ابن حمید، عثمان بن ابی شیبہ اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان سے ابوبکر شافعی، عبدالعزیز بن جعفر خرقی، علی بن لؤلؤ، ابوعمرو بن حمدان اور دوسرے لوگ فیضیاب ہوئے۔

اسماعیلی کہتے ہیں آپ پختہ کار تھے۔ احمد بن کامل کہتے ہیں۔ اپنے سفید بالوں کو خضاب نہیں لگاتے تھے۔ حدیث بہت زیادہ بیان کرتے تھے۔ انہیں اپنی کتابیں خوب ضبط تھیں۔ ابن المنادی کہتے ہیں: آپ نے صفر ۳۰۷ھ میں انتقال فرمایا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے مسروق کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہؓ سے اختیار کا

Marfa

مسئلہ پوچھا تو فرمانے لگیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دے دیا تھا۔ ہم نے آپ کے پاس رہنا پسند کیا تو کیا اس سے طلاق ہو گئی ؟

۷۶۷ $\frac{113}{10}$ امام ابو قُرَیش اَصَم قُہِستانی

آپ کا اسم گرامی محمد بن جمعہ بن خلف ہے۔ قہستان کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور حجت ہیں۔ آپ نے محمد بن حمید رازی، احمد بن منیع، یحییٰ بن حکیم مقوم، ابو کریب، عبد الجبار بن علاء، احمد بن مقدام، محمد بن زنبور اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے ابو بکر شافعی، حافظ ابو علی نیساپوری، ابو سہل صعلوکی، احمد بن محمد بن بالویہ، ابو حامد احمد بن سہل انصاری اور ان کے سوا دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

آپ کبار علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ مسند کبیر کے مصنف ہیں۔ کتب فقہ کے طریقہ پر ابواب وار ایک کتاب لکھی اور امام مالک، سفیان اور شعبہ کی احادیث میں علیحدہ علیحدہ کتابیں تصنیف کیں۔ بیدار مغز، سمجھدار، حافظ حدیث، صاحب اتقان اور مذاکرہ کے پابند تھے۔ خطیب کہتے ہیں ضابط، حافظ، متقن اور کثیر السماع والرحلۃ تھے۔ آپ نے ابواب اور رجال پر مسند کتابیں تالیف کیں اور ائمہ کی احادیث کو الگ الگ کتابوں میں جمع کیا۔ ان کی احادیث کے متعلق حفاظ حدیث سے مذاکرہ کرتے تو ان پر غالب آجاتے تھے۔ حاکم کہتے ہیں میں نے حافظ ابو علی نیساپوری سے سنا ہے۔ فرماتے ہیں ہم سے حافظ ثقہ امین ابو قریش نے حدیث بیان کی ہے۔

میں کہتا ہوں تقریباً ۹۰ سال عمر پاکر ۳۰۳ھ میں آپ نے قہستان میں انتقال فرمایا اور اس سال مندرجہ ذیل حفاظ حدیث بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ ابو العباس احمد بن عبداللہ بن سابور دقاقی، ابو الحباب احمد بن [illegible] ہمام بن محمد بن احمد ازدی زعفرانی، ابو محمد عبداللہ بن زیدان بجلی کوفی، ابو الحسن علی بن [illegible] احمد بن ابی عمران نسوی اور ابو الولید محمد بن ادریس شامی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پسلی کی طرح (ٹیڑھی) ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے لگے گا تو توڑ دے گا اور اگر تو اس کو اپنی حالت پر رہنے دے تو اس کی کجی ہوتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

۷۶۸ $\frac{114}{10}$ قُدوۃُ المحدّثین امام ابن ابی داؤد سجستانی

آپ کی کنیت ابو بکر اور اسم گرامی عبداللہ بن حافظ کبیر امام ابو داؤد سجستانی ہے۔ قبیلہ ازد کی طرف نسبت کی وجہ سے ازدی کہلاتے ہیں۔ سجستان کے رہنے والے تھے۔ بلند پایہ حافظ حدیث اور بہت بڑے عالم ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ اقلیم سجستان میں پیدا ہوئے اور خراسان، عراق، حجاز، مصر، شام اور [illegible] ابو کریب، عیسیٰ بن حماد، احمد بن صالح، ابن سرح، محمد بن یحییٰ ذہلی، علی بن خشرم، محمد بن اسلم، اور ان کے طبقہ سے

حدیث کا سماع کیا۔ علوم و فنون میں کمال پیدا کیا اور اپنے اقران و اماثل سے سبقت لے گئے۔ اور ان سے ابن مظفر، دارقط
ابو عمر بن حیویہ، ابو احمد حاکم، ابو حفص بن شاہین، ابو القاسم بن حبابہ، عیسیٰ بن وزیر، ابو طاہر مخلص، محمد بن عمر بن زنبور، ابو مسلم
اور دوسرے بہت سے لوگ حدیث بیان کرتے ہیں۔

آپ ۲۳۰ھ میں پیدا ہوئے اور اپنی خداداد ذہانت اور والد ماجد کی کوشش اور توجہ سے ۲۴۰ھ میں ۱۰ سال کی عمر
ہی حدیث کا سماع کیا شروع کر دیا۔ خود فرمایا کرتے تھے۔ میں نے امام اسحاق بن راہویہ کا جنازہ دیکھا ہے۔ نیز فرمایا جب
تحصیل علم کے لیے کوفہ گیا تو میرے پاس صرف ایک درہم تھا اور میں نے اس کے ۳۰ مد (تقریباً ۲۱ سیر) باقلا خرید
ان کو کھاتا تھا اور امام اشج سے حدیث لکھتا تھا۔ یہ باقلا ختم ہونے سے پہلے میں نے تیس ہزار احادیث لکھ لی تھیں۔ جن
میں مقطوع اور مرسل بھی شامل تھیں۔

ابو بکر بن شاذان کہتے ہیں ایک دفعہ امام ابن ابی داؤد اصفہان (اور ایک نسخہ میں سجستان ہے) تشریف لائے
تو لوگوں نے اُن سے حدیث بیان کرنے کے لیے کہا بولے میرے پاس میری کتاب نہیں ہے۔ وہ کہنے لگے ابن ابی داؤ
اور کتاب کی احتیاج ہو کہتے ہیں جب انھوں نے یہ کہ کر مجھے غیرت دلائی تو میں نے ان کو زبانی تیس ہزار احادیث املا کر
دیں۔ پھر اس کے بعد جب میں بغداد آیا تو بغداد کے محدثین کہنے لگے سجستان گئے ہیں اور ان سے مذاق کر آئے ہیں
پھر انھوں نے چھ دینار دے کر ایک تیز رفتار قاصد سجستان بھیجا تاکہ وہ احادیث لکھوا لائے۔ جب وہ احادیث کتابوں
میں لکھی ہوئی آئیں تو جانچ پڑتال کرنے کے لیے حفاظ حدیث کے سامنے پیش کی گئیں۔ انھوں نے چھ احادیث میں میری
غلطی کی نشاندہی کی۔ ان میں بھی تین اسی طرح تھیں جس طرح میں نے بیان کی تھیں اور تین میں واقعی مجھ سے غلطی ہوئی
تھی۔ ابو القاسم ازہری نے ابن شاذان سے اسی طرح یہ واقعہ سجستان کا بتایا ہے۔ مگر حافظ ابو علی نیسابوری اور دوسر
محدثین نے خود امام ابن ابی داؤد سے یہ واقعہ اصفہان کا بیان کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے ازہری سے وہم ہو گیا ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں میں نے حافظ ابو علی نیسابوری سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے امام ابی داؤد کو یہ فرماتے ہوئے سنا
ہے کہ ایک دفعہ میں نے اصفہان میں ۳۶ ہزار احادیث زبانی املا کرائیں۔ محدثین نے ان میں سے سات احادیث میں
میرا وہم بتایا۔ جب گھر آ کر میں نے اپنی کتابیں دیکھیں تو ان میں سے پانچ احادیث اسی طرح تھیں جس طرح میں نے
ان کو لکھائی تھیں۔

حافظ ابو محمد خلال کہتے ہیں: ابن ابی داؤد اپنے والد امام ابو داؤد سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے تھے۔ حافظ صالح
بن احمد ہمدانی کہتے ہیں: ابن ابی داؤد اہل عراق کے امام تھے۔ بادشاہ نے ان کے حدیث بیان کرنے کے لیے منبر رکھوا
دیا تھا۔ ان کے زمانہ میں عراق میں ان سے اعلیٰ سند والے کئی مشائخ موجود تھے لیکن حفظ و اتقان میں جس مقام پر یہ پہنچے
تھے وہ نہیں پہنچے تھے۔ ابن شاہین کہتے ہیں: امام ابن ابی داؤد ہمیں حدیث املا کرایا کرتے تھے لیکن میں نے کبھی ان کے
ہاتھ میں کتاب نہیں دیکھی زبانی املا کرایا کرتے تھے۔ نابینا ہونے کے بعد منبر پر بیٹھ جاتے اور ان کا بیٹا ابو معمر ہاتھ
میں کتاب لے کر نچلی سیڑھی پر بیٹھ جاتا تھا اور ان سے کہتا تھا، فلاں حدیث بیان کیجیے آپ بڑی روانی کے ساتھ

t.com

وہ حدیث بیان کرتے اور اس طرح پوری مجلس ختم کر دیتے۔ ایک دن آپ نے ہمیں حدیث "الفتون" زبانی پڑھ کر سنائی۔ اس پر ابو تمام زینبی کھڑے ہو کر کہنے لگے: خدا آپ کا بھلا کرے میں نے آپ جیسا قوی الحافظ کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ممکن ہے ابراہیم حربی آپ کا جواب ہو۔ فرمانے لگے امام حربی کو جو کچھ یاد تھا وہ مجھے یاد ہے لیکن میں نجوم جانتا ہوں اور وہ نجوم نہیں جانتے تھے۔

خطیب کہتے ہیں ابن ابی داؤد کو ان کے والد امام ابوداؤد سجستان سے لے کر نکلے اور خراسان، جبال، اصفہان، فارس، بصرہ، بغداد، کوفہ، مدینہ، مکہ، شام، مصر، جزیرہ اور سرحدی مقامات جیسے دور دراز مشرقی اور مغربی شہروں میں اپنے ساتھ لیے پھرے تاکہ مختلف شیوخ سے حدیث کا سماع کریں۔ اور علم و فن کو ضبط تحریر میں لائیں۔ انہوں نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد بغداد میں سکونت اختیار کر لی۔ اور مسند، سنن، تفسیر، قراءات، ناسخ و منسوخ اور ان کے علاوہ اور بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ آپ نامور فقیہ، ممتاز عالم اور بلند پایہ حافظ حدیث تھے۔

میں کہتا ہوں ابوبکر وسعت علم کے ساتھ قوت نفس کے بھی مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے انہیں اپنے آپ پر بڑا ناز تھا۔ ایک دفعہ وزیر ابوحفص بن عباس نے ان کے اور ابن صاعد کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کی۔ ان دونوں کو ایک مکان میں بلایا۔ جس میں ابن شاہین بھی موجود تھے۔ وزیر نے کہا اے ابوبکر! چونکہ ابومحمد (ابن صاعد) آپ سے بڑے ہیں اس لیے آپ اٹھ کر ان کے پاس آئیں۔ بولے میں ایسا نہیں کروں گا۔ وزیر یہ جواب سن کر خفا ہو گیا اور بولا تم ایک کھوٹے شیخ ہو۔ بولے کھوٹا شیخ وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ جھوٹ بولتا ہے۔ وزیر نے پوچھا کون جھوٹ بولتا ہے؟ ابن صاعد کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے یہ شخص جھوٹ بولتا ہے۔ پھر یہ کہہ کر اٹھ گئے کہ تم سمجھتے ہو کہ مجھے تیرے ہاتھ سے تنخواہ ملتی ہے اس لیے میں اپنے آپ کو تمہارے سامنے ذلیل کروں۔ کہ تمہارے [illegible] تیرے ہاتھ سے کبھی کوئی چیز نہیں لوں گا۔ اس کے بعد خلیفہ مقتدر اپنے ہاتھ سے ان کی تنخواہ [illegible] کے ہاتھ بھیجتے تھے۔

ابو احمد حاکم کہتے ہیں: میں نے ابوبکر سے سنا ہے فرماتے تھے ایک دفعہ میں نے ابوزرعہ سے کہا مجھے امام مالک کی کوئی ایسی غریب حدیث سناؤ جو کسی کو معلوم نہ ہو تو انہوں نے وہب بن کیسان سے حضرت اسماء کی یہ حدیث "لا تحصی فیحصی علیک" بیان کی اور اسے ایک ضعیف راوی عبدالرحمٰن بن شیبہ سے روایت کیا۔ میں نے کہا آپ کے لیے ضروری ہے کہ اس سند کے بجائے آپ یہ حدیث مجھ سے اس سند کے ساتھ لکھیں عن احمد بن صالح عن عبداللہ بن نافع عن مالک میں نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ ناراض ہو گئے اور میرے والد کے پاس میری شکایت کرتے ہوئے بولے دیکھیے ابوبکر مجھے کیا کہتا ہے۔

منقطع سند کے ساتھ مروی ہے کہ مشہور محدث احمد بن صالح بے ریش لڑکوں کو اپنے حلقہ درس میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے اور امام ابوداؤد چاہتے تھے کہ ان کے صاحبزادے ان سے حدیث کا سماع کریں۔ اس لیے انہوں نے [illegible] مصنوعی داڑھی لگا دی۔ جس کی وجہ سے انہیں حلقہ درس میں بیٹھنے اور حدیث کا سماع کرنے کا موقع

مل گیا۔ جب شیخ کو پتہ چلا تو امام ابوداؤد پر ناراض ہوئے اور کہنے لگے میرے ساتھ اس قسم کی جعل سازی اور ہیراپھیری کیوں کی ہے امام ابوداؤد بولے آپ مجھ پر ناراض نہ ہوں میرے لڑکے کا امتحان کر کے دیکھیں اگر وہ علم و فضل میں بڑے بڑے علماء کا مقابلہ نہ کرے تو اس کو بے شک سماعِ حدیث سے محروم کر دیں۔

سلمی کہتے ہیں میں نے دارقطنی سے ابن ابی داؤد کے متعلق پوچھا تو فرمایا ثقہ ہیں لیکن حدیث پر کلام کرتے وقت بہت غلطیاں کرتے ہیں۔ ابونعیم نے ابوبکر کی آزمائش و ابتلاء کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان کو قتل سے نجات دلانے میں محمد بن عبداللہ بن حفص ذکوانی نے بہت کوشش کی تھی ان پر الزام یہ تھا کہ انہوں نے حضرت علی کے حق میں ناشائستہ کلمات کہے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی بلکہ بات صرف یہ تھی کہ نواصب کا قول نقل کرنے میں ان سے کچھ غلطی ہو گئی تھی جس کو مفسدہ پردازوں نے ان کے خلاف چغلی کھانے کا ذریعہ بنایا تھا۔ احمد بن یوسف ازرق کہتے ہیں میں نے امام ابوبکر بن ابی داؤد سے کئی دفعہ یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جن لوگوں کا میرے ساتھ کوئی جھگڑا ہے میں نے ان کو معاف کر دیا ہے۔ مگر جن لوگوں نے مجھ پر حضرت علی سے بغض رکھنے کی تہمت لگائی ہے ان کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے محمد بن ضحاک بن عمرو بن ابی عاصم سے سنا ہے فرماتے تھے میں خدا کے سامنے محمد بن یحییٰ بن مندہ پر شہادت دوں گا کہ اس نے کہا ہے میں خدا کے سامنے ابوبکر بن ابی داؤد پر شہادت دوں گا کہ اس نے کہا ہے: زہری عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ ایک آدمی کے کثرت سے لوگوں کے مکانوں پر چڑھنے کی وجہ سے ناخن گھس گئے تھے۔ الحدیث

میں کہتا ہوں یہ جھوٹی کہانی ہے خدا اس کو غارت کرے جس نے یہ کہانی وضع کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں اگر ہم نے یہ شرط نہ کی ہوتی کہ جس راوی پر کسی قسم کی جرح ہوئی ہے ہم اسے ذکر کریں گے تو میں ابن ابی داؤد کا ذکر نہ کرتا ان پر ان کے والد اور ابراہیم بن اورمہ نے جرح کی ہے۔ شروع جوانی میں ان پر حضرت علی سے بغض رکھنے کی تہمت لگی تھی جس کی وجہ سے ان کو ابن الفرات نے بغداد سے واسط کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد علی بن عیسٰے نے ان کو واپس منگا لیا۔ چنانچہ یہ واپس آکر حدیث کا درس دینے لگے اور حضرت علی کے فضائل بیان کیے۔ پھر حنبلی مذہب اختیار کیا اور ان کے مذہبی راہنما متصور ہونے لگے۔ یہ محدثین کے نزدیک مقبول ہیں۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ ان کے والد نے ان میں کیا خرابی دیکھ کر ان پر جرح کی ہے۔ عبدان کہتے ہیں میں نے امام ابوداؤد سے سنا ہے فرماتے تھے۔ سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ عبداللہ عہدۂ قضا کا طلب گار ہے۔ علی بن حسین بن جنید کہتے ہیں۔ میں نے امام ابوداؤد سے سنا ہے فرماتے تھے میرا لڑکا عبداللہ کذاب ہے۔ آخر میں ابن عدی نے کہا ابن صاعد کہتے تھے اس کے بارہ میں اس کے باپ نے جو کچھ کہا ہے وہی ہمارے لیے کافی ہے۔ محمد بن عبداللہ قطان کہتے ہیں: میں ایک دفعہ ابن جریر کے پاس حاضر تھا کسی شخص نے کہا اب تو ابن ابی داؤد لوگوں کو حضرت علی کے فضائل پڑھ کر سناتے ہیں۔ کہنے لگے پولیس سے ڈر کر ایسا کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں ان کے بارہ میں ابن صاعد کی جرح قابلِ قبول نہیں جس طرح کہ ابن ابی داؤد کی طرف سے ابن صاعد

کی تکذیب ناقابلِ اعتبار ہے۔ ان کے بارہ میں ابنِ جریر کی جرح کا بھی یہی حال ہے۔ ان لوگوں کی آپس میں دشمنی تھی جس کی بنا پر ایک دوسرے پر جرح کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دوسرے پر معاصرین کی جرح میں توقف کیا جاتا ہے۔ رہی ان کے والد کی جرح تو اگر وہ صحیح ہے تو ظاہر یہی ہے کہ ان کا مقصد یہ ہے کہ یہ اپنی بات میں جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ یہ حدیثِ نبوی میں بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ اور ممکن ہے یہ بات انہوں نے عبداللہ کی نوعمری میں کہی ہو۔ بعد میں بڑے ہو کر وہ سیادت کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔

محمد بن عبیداللہ بن شخیر کہتے ہیں: ابن ابی داؤد صوفی منش عابد اور زاہد تھے جس دن فوت ہوئے تین لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگ ان کے جنازہ میں شریک ہوئے۔ ۸۶ سال عمر پا کر ذی الحجہ ۳۱۶ھ میں انہوں نے وفات پائی اور اپنے پیچھے تین لڑکے عبدالاعلیٰ، محمد اور ابومعمر عبیداللہ اور پانچ لڑکیاں چھوڑیں۔ ان پر ۸۰ مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھی گئی جس سال یہ فوت ہوئے اس سال درج ذیل علماء نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

شیخ مصر ابوالحسن بنان بن محمد حمال زاہد، ابوبکر محمد بن خریم عقیلی دمشقی، شیخ النحو ابوبکر محمد بن سری بن سراج نحوی المبرد اور ابوعبداللہ احمد بن ہشام بن عمار دمشقی۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے سوا کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بندے آگ سے آزاد کرے۔

۷۶۹ ۱۱۵/۱۰ الحافظ المجوّد امام عبدوس بن احمد بن عبّاد ثقفی ہمدانی

آپ کی کنیت ابومحمد، نام عبدالرحمان اور لقب عبدوس ہے۔ ہمدان کے رہنے والے بہت بڑے حافظِ حدیث ہیں محمد بن عبید اسدی، یعقوب دورقی، زیاد بن ایوب، ابوسعید اشج، حمید بن ربیع، عبدالرحمان بن ... عباس بن یزید بحرانی، اپنے والد احمد ... بن عباد بن سعید اور متعدد دوسرے لوگوں سے ... ان سے احمد بن صالح، علی بن حسن بن ربیع، جبریل عدل، قاسم بن حسن فلکی، محمد بن ... ابواحمد حافظ ثقفی اور ابواحمد حاکم نے استفادہ کیا۔

شیرویہ تاریخ ہمدان میں لکھتے ہیں: ہمارے شہر کے اکثر اہلِ حدیث ان سے روایت کرتے ہیں۔ ... طرح جانتے تھے۔ ثقہ اور متقن تھے۔ حافظ صالح بن احمد کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا ہے فرماتے تھے ... ہمارے شہر میں فنِ حدیث کی میزان تھے۔

آپ نے صفر ۳۱۲ھ میں انتقال فرمایا۔ ان کا گھر ساجی کے شہر میں تھا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کو وہی کچھ حاصل ہوگا جس کی اس نے نیت کی جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل ...

یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے اس کی ہجرت اس کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

یہ حدیث محمد بن عمرو کی روایت سے غریب ہے۔ وہ اس کو ربیع بن زیاد سے بیان کرنے میں متفرد ہیں۔ میرے خیال میں اس کو ان سے ابن عبید کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ اور وہ صدوق اور راست گو ہیں۔

۷۷۰ $\frac{116}{10}$ حافظ امام ابو عروبہ سُلمی حرانی

آپ کا نام گرامی حسین بن محمد بن ابی معشر مودود ہے۔ حران کے محدث اور ایک تاریخ کے مصنف ہیں۔ انہوں نے پہلے پہل علم حدیث ۲۳۶ھ میں پڑھنا شروع کیا۔ اور مخلد بن مالک سلمسینی، محمد بن حارث رافقی، محمد بن وہب بن ابی کریمہ، اسماعیل بن موسیٰ فزاری، عبد الجبار بن علاء، مسیب بن واضح اور اس طبقہ سے اور بعد کے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ قابل اعتماد اور عقلمند لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ ان سے ابو حاتم بن حبان، ابو احمد بن عدی، ابن المقری، ابو احمد حاکم، محمد بن مظفر، قاضی ابو بکر ابہری اور عمر بن علی قطان نے استفادہ کیا۔ نیز دور دراز سے لوگ ان کی ملاقات کرنے کے لیے آتے تھے۔

ابن عدی کہتے ہیں یہ فن حدیث اور علم الرجال سے خوب واقف تھے۔ اس امتیاز کے ساتھ ساتھ شہر حران کے مفتی تھے۔ میں نے ان سے چند محدثین کے بارہ میں سوال کیا تو مجھے تسلی بخش جواب دیئے۔ ابو احمد اپنی کتاب "الکنی" میں لکھتے ہیں یہ حسین بن محمد بن مودود ہیں۔ ان کو ابو خیثان عبد الرحمان بن عمرو بجلی اور ابو وہب بن مسرح سے سماع حاصل ہے جن آخر کو ہم نے پایا ہے ان سب سے زیادہ پختہ کار اور ان سب سے حدیث کو زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔ فن حدیث، فقہ اور علم کلام میں معرفت تامہ رکھتے تھے۔

ابن عساکر نے امیر المومنین حضرت معاویہ کے حالات میں لکھا ہے کہ ابو عروبہ غالی شیعہ تھے اور بنو امیہ سے سخت عداوت رکھتے تھے۔ میں کہتا ہوں جسے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر سے محبت ہے وہ غالی نہیں ہے ہاں جو ان کے عیوب اور مثالب بیان کرے وہ ضرور غالی ہے اور جو ان دونوں کو کافر کہے (العیاذ باللہ) اس پر کفر کا فتویٰ لگانا اور لعنت کرنا جائز ہے۔ ابو عروبہ میں غایت درجہ کا تشیع کہاں سے آیا؟ ہاں بنو امیہ میں سے ولید اور دوسرے ظالم حکام کو برا بھلا ضرور کہتے تھے۔

قراب نے ان کی وفات ۳۱۸ھ بتائی ہے۔

میں کہتا ہوں انہوں نے تقریباً سو سال عمر پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین دفعہ وضو کیا۔

Marfa

۷۷۱ $\frac{۱۱۷}{۱۰}$ امام یحییٰ بن محمد بن صاعد بن کاتب ہاشمی بغدادی

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ امیر المومنین ابوجعفر منصور کے آزاد کردہ غلام اور قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ …
میں پیدا ہوئے اور خود کہتے ہیں کہ ۲۳۹ھ میں میں نے حسن بن عیسیٰ بن ماسرجس سے حدیث لکھنا شروع کی …
اور لوین، احمد بن منیع، قاضی سوار بن عبداللہ، یحییٰ بن سلیمان بن نضلہ، حسن بن حماد سجادہ، ابو ہمام سکونی، ہارون بن
عبداللہ جمال، ابو عمار حسین بن حریث، عبداللہ بن عمران عابدی، محمد بن زنبور اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث
کا سماع کیا۔ ان سے مرتبہ اور عمر میں بڑا ہونے کے باوجود ابو القاسم بغوی، محمد بن عمر جعابی، ابن المظفر، دارقطنی، ابن
حبابہ، ابوطاہر مخلص، عبدالرحمان بن ابی شریح، ابو مسلم کاتب، ابوذر عمار بن محمد اور دوسرے بہت سے لوگوں نے کسب
فیض کیا۔ یوسف اور احمد ان کے دو بھائی تھے۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: ثقہ، ثبت اور حافظ ہیں۔ احمد بن عبدان شیرازی کہتے ہیں: ان کے پاس علم …
محمد بن محمد باغندی سے زیادہ تھا۔ اور درایت میں کسی کو ان پر برتری حاصل نہ تھی۔ امام ابو علی … فرماتے ہیں
عراق میں ابن صاعد کے اقران میں سے فہم اور ہوشمندی میں کوئی ان کا ہمسر نہیں تھا …
زیادہ اہم ہے اور ان کو فہم و حفظ میں ابن ابی داؤد پر فوقیت حاصل ہے۔ ابن جعابی سے …
کو حدیث یاد تھی؟ وہ مسکرا کر بولے ابو محمد کے متعلق یہ نہیں کہنا چاہیے کہ انہیں حدیث …
تھے۔

ابوبکر فقیہ ابہری کہتے ہیں: ایک دفعہ میں ابن صاعد کے پاس بیٹھا تھا ایک عورت …
میں مرغی گر کر مر گئی ہے۔ پانی پاک ہو گیا یا ناپاک ہے؟ وہ فرمانے لگے: افسوس ہے …
کو ڈھانپ کر نہیں رکھا تھا۔ میں نے اس کو کہا اگر پانی کا رنگ، بو اور مزہ نہیں بدلا …
کہتے ہیں: ابن صاعد بہت بڑے عالم تھے۔ حدیث اور اسلام میں …
احتیاطاً جواب نہیں دیا کیونکہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔

میں کہتا ہوں ابن صاعد رجال اور علل میں بہت عمدہ کلام کرتے تھے …

موصوف نے ذی قعدہ ۳۱۸ھ میں انتقال فرمایا۔

مجھے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابوہریرۃ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت …
کتا کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہیے۔ اور پہلی مرتبہ مٹی سے …
امام ترمذی نے یہ حدیث ایوب بن محمد کے واسطے سے ذکر کی ہے …
ابراہیم راست کو نہیں۔
مجھے ان کے واسطے سے حمید بن عبدالرحمان کی یہ حدیث ملی ہے کہتے ہیں … آنحضرت صلی اللہ علیہ …

کے ایک صحابی حضرت اسید کے پاس گئے۔ تو وہ کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہیں حیا سے خیر کے سوا اور کوئی چیز حاصل نہیں ہوگی۔

(تذکرۃ الحفاظ کی دوسری جلد ختم ہوئی)

t.com

نضّر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاها فأدّاها کما سمعها
الحدیث

تذکرۃ الحفاظ

تالیف

امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد الذہبیؒ

اردو ترجمہ
شیخ الحدیث محمد اسحاقؒ

تقدیم و تہذیب
منیر احمد السلفی

اسلامک پبلشنگ ہاؤس
لاہور، پاکستان

rfat.com